شرح مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء معہ ترمیمات و اصلاحات

مورخہ لنگر تا آخیر فروری سنہ ۱۹۴۰ء

حصہ اوّل

مؤلفہ سید عبدالقادر ایل ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا

درجہ اوّل گورنمنٹ ایڈووکیٹ سکندرآباد دکن

اور جملہ حقوق شرح ہذا بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں۔ اور بغیر دستخط مؤلف شرح مذکور مسروقہ متصور ہوگی۔

شرح مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

یعنی

1055

ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

بترمیمات و اصلاحات تا آخر سنہ ۱۹۳۹ء

جسکو

سید عبد القادر ایل ایل۔ ڈی۔ ایکس مجسٹریٹ درجہ اوّل و
گورنمنٹ ایڈوکیٹ سکنہ پٹیالہ نے

بمعائنہ شرح مجموعہ تعزیرات ہند مسٹر جان ڈی بین صاحب بار ایٹ لا و مسٹر گور صاحب ایم اے۔ ڈی لٹ۔ دی سی۔ آئی۔ ایل ایل دی و اصول قانون و دیگر جمیع مستند کتب قوانین انگریزی باندراج رولنگز آف ہائیکورٹس و چیفکورٹس و پارلیمنٹ تا آخر فروری سنہ ۱۹۴۰ء بحوالہ قوانین انگلستان و بیرون انگلستان تالیف کیا ہے۔ جسکا حصہ مطبوعہ بذریعہ درخواست معہ ترجمہ انگریزی خاص اہم دفعات شرح مجموعہ تعزیرات ہند مطابق شرح واختیار کردہ طرز تحریر بعالیخدمت اونریبل سر بے ڈگلس ینگ صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور۔ بریمارک صاحب اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ لاہور پیش ہوکر

(APPROVED) فرمایا گیا ہے ؎

جن

قیمت ہر دو حصہ مجلد کی قیمت بمقابلہ قیمت وخوبی دیگر غیر مجلد شرح مجموعہ تعزیرات ہند ۱۶ قیمت کے باستفادہ شایقین قانون مبلغ شولہ روپیہ مجلد مقرر کی گئی ہے۔ جو مؤلف شرح مجموعہ تعزیرات ہند مقام ریاست پٹیالہ محلہ گھیر موڈھیاں سید عبد القادر۔ ایل ایل ڈی ایکس مجسٹریٹ درجہ اول سکنہ پٹیالہ سے ملسکتی ہے

بار اول — سنہ ۱۹۴۰ء — تعداد ایڈیشن ۱۰۰۰

To

The Honourable Sir John Douglas Young

Chief Justice

of the High Court of Judicature at Lahore

This work is

by His Lordship's permission

most respectfully dedicated

by

Syed Abdul Qasim, B.A., LL.B.

Ex. Magistrate 1st Class &

Govt Advocate.

Patiala State.

شرح مجموعہ قانون شہادت
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

یہ امر مسلّمہ ہے۔ کہ قانون شہادت وہ قانون اضافی ہے۔ کہ جس کے مطابق قوانین فوجداری و دیوانی ومال ومختصر الامر ومختصر المقام کے جرائم وصورتہائے متعلقہ دیوانی ومال وغیرہ کی تنقیح کرکے اور مقدم چنرہ قانون اضافی سے عدالتیں فیصلہ کرتی ہیں، چنانچہ ایک بیگناہ شخص کو جھوٹی کارسازیوں سے بچانے اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابلہ میں چارہ اور علاج حاصل ہونے کی غرض سے اسمیں قواعد مقرر کئے ہیں۔ جن پر عمل کرنیسے بیگناہ شخص ذمہ وار اور غیر مستحق شخص کامیاب قرار نہیں دیا جاتا ہے یہ وہ قانون ہے۔ کہ جس کے عمل پر تمام ذمہ واریوں وحقوق کے افعال کا انحصار ہوتا ہے۔ جسکی شرح بڑے بڑے مدبران ذی علم وقابل ہستیوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق باندراج رولنگز شایع کیا ہے۔ لیکن رلیٹسٹ رولنگز ما سنہ ۱۹۳۰ء کا اندراج بلحاظ تاریخ تالیف شرح قانون نہیں ہوا ہے۔ اور خصوصاً اردو میں ایسی کوئی شرح قانون شہادت طبع نہیں ہوئی ہے۔ جس سے بمقابلہ انگریزی خوان صاحبانکے تفہیم نقات قانونی ورولنگز آف ہائیکورٹس وچیف کورٹس وپارلیمنٹ تا سنہ ۱۹۳۰ء کے اندراج سے فائدہ حاصل ہووے۔ اور انگریزی خواں صاحبان بھی اس سے استفادہ حاصل کریں۔ اس لئے اس عاجز حاکسار نے جملہ کتب انگریزی قانون شہادت واصول قانون مارکبی ویلیکنٹن وآسٹین ونبہتم صاحبان کا مطالعہ کرکے شرح قانون شہادت اردو جسکو پڑھنے سے جملہ جوڈیشل افسران وصیغہ پولیس واعلےٰ افسران شائقین قانون بسہولت استفادہ حاصل کریں گے۔ تالیف کرنے کا عزم کیا ہے۔

مجموعہ قوانین تعلیمی صیغہ پولیس اپر و لوئر کلاس ٹریننگ سکولز پولیس

یہ مجموعہ قوانین الیٰ

سبق آموز تالیف کیا جائے گا۔ کہ جو قبل ازیں برٹش انڈیا یا کسی نے ٹوسیٹٹس میں تالیف نہ ہوا ہوگا۔ اور وہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ اور اس میں ہر ایک دفعہ متعلقہ کی توضیح وتشریح وتائیدی رلینگز آف ہائیکورٹس کا اندراج ہوگا۔ جو بالخصوص پولیس کے لئے نہایت مفید آلہ ہوگا جس میں ابتدائی اطلاع وکارروائی وتفتیش نتیجہ خیز امور قانونی تائید رولنگز متعلقہ واقعات وحالات مفید تفتیش درج ہوں گے۔ جو عدالت میں موجب تائید قانونی وانصاف رسانی ہوں گے۔ اور مقدمہ کامیاب ہوگا۔"

The work when Completed will cover about three thousaud pages and will be a standard commentary on the Indian Penal Code in Urdu. The writer has taken considerable pains over this compilation and I have no hesitation in recommending that the author's request deserves to be granted.

There is no impertient, criticism in the commentry.

Sd/ Mohammed Munir M. A., L. L. B.

Assistant Government Advocate,

Punjab High court.

Dated Lahore 14-11-39.

Honourable Chief Justice

Punjab High Court

Lahore

Approved

Sd. J. D. Y.

23-11-39.

التماس

یہ سرخی بی صاحبہ ... ۱۸۶۱ء کے بعد جبکہ ... صاحب نے شرح مجموعہ تعزیرات ہند کا ... اس پر فقط سے اوقف نکالا ... مجموعہ تعزیرات ہند کا ... ہے اور بموجب ... کرا گیا ہے ... سے بعض کچھ ... تنبیہ ہو چکی تھی ... نئی طرز پر لکھی جائے کہ ... چاہے کہ اس طرز ... اردو ... ٹریننگ سکول ... گروپ پنجاب کے جملہ ... اردو مجموعہ تعزیرات ہند دیگر متن ... کا بسر زخاص شرح مجموعہ ہذا لکھی جاوے۔ ... سال کی محنت ... حسب ذیل طریق سے شرح تعزیرات ہند لکھی گئی ہے۔

(۱) بخت ہر دفعہ متعلقہ ... ضابطہ فوجداری یا ... دفعات ... جو اسے وارنٹ یا سمن ... یا ششش منعدی ... ہو

دیباچہ تعزیرات ہند

تعریف و استعفادہ اتباع قانون دنیا میں انسان کی ہستی کا اصلی غرض یہ ہے کہ وہ قانون گورنمنٹ سالمین اور گورنمنٹ موجودہ کا اتباع کرتا ہوا اس غائت تولید کو پورا کرے جس کے لئے وہ اس دار الابتلا میں بھیجا گیا ہے بنا بخ اصولاً قانون ایک ایسی اصطلاح ہے جو کہ مستعمل مختلف معانی میں کیا گیا ہے۔ گو یہ معانی ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ تاہم ان سب میں دفعات کے باقاعدہ توالتر کا تصور مشترک ہے۔ اور یہ توالتر ایک ایسے قاعدہ کا محکوم ہے جس کا مخرج کوئی السی طاقت یا شرط یا وسیلہ ہے جس پر اس توالتر کا انحصار ہے۔ اور یہ تصور ایک جماعت انتظامی، پولٹیکل سوسائٹی) میں شامل ہے۔ اور اس جماعت میں ایک کثیر تعداد کا ان ایسے ہر شخص میں جن کو جماعت محکوم پر حکمرانی کرنے کا بیز محدود اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کے حکم کی تعمیل کرنا باقی ارکان پر فرض ہوتا ہے اور اس جماعت انتظام کے نظام کے مجموعہ اختیارات کو حکومت کہتے ہیں۔ اور جہاں ایک حاکم ہوتا ہے اس کو بادشاہ وقت کہتے ہیں۔ اور جہاں کئی حاکم ہوتے ہیں اس کو جماعت حکام یا گورنمنٹ یا سپریم گورنمنٹ کہا جاتا ہے اور بادشاہ کو خود مختار یا کہتے ہیں۔ اور قانون انگلستان میں بادشاہ وقت کے رعایا کو سبجکٹس مقرر کیا گیا ہے کیونکہ رعایا اور اسکے مقبوضات پر جماعت حکام حکومت کرتی ہے۔ اس لئے تمام جماعت انسانی کا فرض ہے کہ قانون کی تابعت کریں۔ اور یہ مرضیٔ الہٰی ہے کہ جس مطلق نے انسان کو قوت ارادی یعنی اختیار عطا فرمایا ہے۔ تاکہ زندگی کے کاروبار میں ہر کام استحسان کرے اور اس کے ساتھ ایسے قواعد بھی واضح کر دیئے ہیں کہ جن سے اختیار انسانی مقید و محدود ہے۔ اور بقدر ضرورت خداوند تعالےٰ نے انسان میں ان قوانین کے ربانت کرنے کی قابلیت دی ہے اور انسان اپنی ضروے خلقت کے مدنی الطبع ہے اسلئے ضروری ہے کہ قانونی حکم مستقل اور جمہور انام کے لئے ہو اور ایک قسم کی سب صورتوں پر محتوی ہو سکے۔ اور قانون کا اتباع مرضی انسانی پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ مرضی واضع قوانین پر منحصر ہے اس لئے ہر فرد بشر پر اتباع قانون کرنا لازم ہے۔ ورنہ نظم حکومت قائم نہیں رہتا ہے۔ اور اسی نظام حکومت کے قیام کے لئے بادشاہ کا فرض اعلیٰ یہ ہے کہ

منظوری طلب وغیرہ۔

(۲) اصول متعلق خاص و غیرہ۔

(۳) شرح۔

(۴) اجزا قانونی ثبوت طلب۔

(۵) امثلہ مشابہ و فاسقہ متعلقہ کی تفریق۔

(۶) نظیر قرار داد شدہ۔

(۷) رولیگز آف ہائیکورٹس تا ۱۹۰۹ء۔

(۸) کم پیرے ٹو رولنگز آف مختلف ہائیکورٹس۔

اور شروع مجموعہ ہذا کے لکھنے میں اصول، اداون، مرعا لعبرت ہندوستان کو صاحب ایم۔ کے۔ ڈی۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بار ایٹ لاء و دیگر مستند کتب قانونی کے مطالعہ سے امداد حاصل کی گئی ہے۔ اور موقعہ بموقعہ بلحاظ ضرورت ضابطہ فوجداری و قانون شہادت و لوکل اینڈ پیشل لاء قانون، صرم شانتر، شرع محمدی و مسٹر مین جرسپروڈنس آف قانون انگلستان و قوانین دیگر ممالک کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے تمانیقین قانون کو ثابت ہوگا۔ کہ قبل ازیں ہندوستان پنجاب میں ایسی طرز مذکور الصدر کی شرع تعزیرات ہند کبھی نہیں لکھی گئی ہے۔ اور اس سے نہ صرف اردو خواں اصحاب ہی استفادہ حاصل کریں گے بلکہ انگریزی خواں اصحاب بھی تفہیم نکات قانونی و پیروی مقدمات و تصفیہ امور متنازعہ میں نہایت خوش اسلوبی سے سہولیت حاصل کر کے مستفید ہوں گے۔ اور مسلمان پولیس ٹریننگ سکول کے لئے یہ مجموعہ سبق آموز ہوگا۔

اور آخیر میں راقم اپنے محترم عالیجناب رابرٹسن و یاکنٹن کول صاحب کے۔ بی ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ بی سابق پرائم منسٹر پٹیالہ کے نیک مشورہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور نیز جناب مسٹر محمد منیر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گورنمنٹ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور کا مشکور ہوں کہ جنھوں نے اپنی چند کتب قانون انگریزی عنایت فرما کر امداد فرمائی ہے۔

خاکسار

سید عبد القادر ایل ایل۔ ڈی

ایکس گورنمنٹ ایڈووکیٹ و منجسٹریٹ درجہ اوّل

محلہ گھیر سوڈھیان پٹیالہ

ہے۔ اس کو جرم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور اس میں بہ تحفظ جسم و مال کے لئے جملہ اشخاص ملازم و غیر ملازم کے لئے شروط استثناء وضع کئے گئے ہیں۔

اور جو دیگر قوانین متعلق تحفظ حقوق جائیداد منقولہ و غیر منقولہ و معاہدات و دیگر جادہ کار قانون کے لئے وضع کئے گئے ہیں اُن کو قانون دیوانی و قانون مال و قانون مختصر الاحکام و مختصر المقام کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور ان جملہ قوانین کا سب سے اول اصول قانون یہ ہے کہ بیگناہ شخص سزا نہ پاجائے اور مدعی کسی استحقاق قانون سے محروم نہ رہ جاوے۔

چنانچہ ایک بیگناہ شخص کو ان ذمہ واریوں سے بچانے کے لئے جو جھوٹی اور ناکافی شہادت سے اس پر عائد ہو سکتی ہیں اور مستحق کے مقابلہ پر چارہ اور علاج حاصل ہونے کی غرض سے مدبران لائق نے ایسے قواعد قائم کئے ہیں کہ جن سے بیگناہ شخص ذمہ وار نہ قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نہ پاجائے اور اس قانون کا نام قانون شہادت (Evidence) رکھا گیا ہے اور اس کا دائرہ فائدہ یہ ہے کہ غیر متعلق اور بیوقت شہادت داخل نہیں ہو سکتی ہے۔ اسلئے ہر ایک نزاع کا فیصلہ بآسانی تھوڑے عرصہ میں ہو جاتا ہے اور اس میں تعداد شہادت پر لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس شہادت کی کیفیت و وقعت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اور ان جملہ قوانین کی غائت یہ ہے کہ پبلک امن و آسائش نیک اعمالی سے آزادانہ زندگی بسر کریں اور بد اعمالیوں سے مجتنب رہیں اور یہی مقصد انسانی وجود کے پیدا ہونے کا ہے کہ وہ ہر ایک قسم کے فسق و فجور و بد اعمالی سے احتراز کرے تاکہ رب العالمین کی خوشنودی کا باعث ہو کر انسان کو جاودانی زندگی عطا ہو جاوے اور وہ مقصد تولید پورا ہو جاوے۔ اور یہ وہ طریق ہے کہ جس سے انسان کو دنیاوی و عاقبت کی آسائش حاصل ہو جاتی ہے۔

اور لفظ قانون دو حصص پر منقسم کیا گیا ہے۔ ایک قانون اصلی اور دوسرا قانون اضافی کہا گیا ہے۔ اور یہ عمارت بھی قانون احکام گورنمنٹ عالمین کے مطابق رکھی گئی ہے۔ کہ اس میں ایک امر کے کرنے و ترک کرنے کے لئے احکامات درج کئے گئے ہیں۔ جن احکامات میں نیک عمل نہ کرنے اور بد اعمالی کا ارتکاب کرنے یا اُن ہدایات کے اتباع کی پابندی نہ کرنے پر احکام سزا درج کئے گئے ہیں۔ اور جو حکم طریق تحقیق اصلیت واقعہ پر اختیار کیا جاتا ہے اس کو قانون اضافی کہتے ہیں اور انہی احکامات و عمارت کی تقلید میں

بپابندی قانون رعیت پر حکومت کرے کیونکہ بادشاہ قانون کا محکوم ہوتا ہے۔ اور بقول مسٹر بلیکسٹن صاحب جب بادشاہ تخت نشین ہوتا ہے تو اس کو اول یہ حلف دیا جاتا ہے اور وہ انجیل مقدس پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ میں انگلستان کے باشندوں اور رعایا متعلقہ و ساکنان پر اُن قوانین کے مطابق حکومت کرونگا۔ جو پیشتر سے مقرر ہو چکے ہیں اور اس کے آئین و رواجات کو ملحوظ رکھونگا اور پھر اس کے بعد رعایا کے مذہب و حقوق پادریان و گرجاؤں کی حفاظت کا اقرار دہوتا ہے۔

اور نیز صاحب ممدوح کہتے ہیں کہ احکامات بنی کی تعمیل بمقابلہ دیگر احکامات کے زیادہ تر واجب التعمیل ہے۔ اور جو قانون احکامات ربانی کے متناقض ہو وہ صحیح نہیں ہو سکتے ہیں اور قانون ربانی قانون کا سب سے اول ماخذ ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ماخذ نہیں ہے۔

نظر بحالات ثابت ہوا کہ جملہ بانیان اصول قانون اس امر پر متفق اللفظ ہیں۔ کہ قانون گورنمنٹ عالمین سب سے مقدم واجب الاتباع ہے اور اسی اصول کو ملحوظ رکھ کر جملہ قوانین گورنمنٹ دنیاوی میں قوانین احکام ربانی کو مقدم رکھ کر قوانین دنیاوی وضع کئے گئے ہیں۔ اور اسی اصلی غائیت تو لیدی کی تکمیل کے لئے ہر ایک زمانہ میں مخاطب رب العالمین باسمائے نبی یا پیغمبر یا رشی یا اوتار مبعوث ہوتے رہے ہیں اور یہ صدور احکامات الہامی بغرض اصلاح اعمال انسانوں کے ان کو پابند ہدایات کرتے رہے ہیں اور باوجود انقضائے زمانہ کثیر بعثت یکے بعد دیگرے اصولاً ہر ایک مرسل یزدانی کے احکام الہامی کا منشاء توحید اور وحدہٗ لاشریک و نیک اعمالی کی پابندی اور افعال ذمیمہ سے اجتناب اور راستبازی و حق شناسی وغیرہ وغیرہ مبعوثین رہا ہے کہ کلیتہً جن کا اندراج کتب مقدس وصحف شاشتر و توریت و زبور و انجیل و قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ اور ان احکامات کے مطابق عمل کرنے یا نہ کرنے کا نتیجہ پیدا ہونا ویسا ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ موجودہ قانون نافذ الوقت کا ہوتا ہے۔ اور یہ جسقدر مجموعہ قوانین گورنمنٹ نے جماعت محکوم کی بہتری کیلئے قوانین وضع کئے ہیں اُن میں کوئی قانون ایسا تدوین نہیں کیا ہے جو مجموعتاً اُن احکامات الہامی کے مخالف ہو جس کا اتباع ہر ایک قوم و مذہب و ملت کے لوگوں پر واجب العمل ٹھہرایا گیا ہے۔

اور موجودہ قانون گورنمنٹ میں جس کام کے کرنے یا نہ کرنے کو قابل سزا قرار دیا گیا

فہرست و فحات مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

مضامین	دفعات	مضامین	صفحات
تمہید		دشخص	۱۱
باب (۱)		عامہ	۱۲
مقدمہ		مملکہ معظمہ	۱۳
نام مجموعہ وحدود و امر و جس میں یہ ہوتا نفوذ ہوگا	۱	ملازم گورنمنٹ	۱۴
سزائے جرائم جن کا ارتکاب دریا میں کرکے	۱۵	برتش انڈیا	
اندر داخل ہو	۱۶	گورنمنٹ انڈیا	
سزائے جرائم جنکا ارتکاب تمرد کرکے جہاز	۱۷	گورنمنٹ	
قوم ہوتا ہے جہاز اسلامی کی	۱۸	سرحد پتھن	
زد سے اسکے دور ہو گیا ہے	۱۹	جج	
بجز صورت مذکورہ دو سطح بذریعہ ان جرائم		آرڈیننس جنس	
کی نسبت جج زمان فلیگ کا ہے	۲۰	سکہ رائج	
بعض قوانین جسپر ایکٹ ہذا نہیں	۲۱	مال یا جائداد منقولہ	
تشریح الفاظ عام کے جو اس مجموعہ میں			
اس مجموعہ میں قوانین مستثنا سے			
مشروط سمجھی جائیں	۶		
استعمال الفاظ سے ارادہ اس تشریح کے			
جو اس مجموعہ میں کسی محل پر کیا ہے	۷		
مذکر و مونث	۸		
واحد و جمع	۹		
شخص	۱۰		
عورت	۱۱		

گورنمنٹ موجودہ نے اس کو قانون اصلی کے نام سے موسوم کیا ہے کہ جس کو قانون اجماع عقل انسانی نے اور بعد زمانہ بہ ملکوں کے لئے قرار دیا ہے اور جس کے ذریعہ سے حقوق اشخاص اور جائیداد اور جرائم اور قرارداد اثر ذات کی محافظت ہوتی ہے اور قانون اضافی اس کو کہا گیا ہے جس کو حاکموں نے بغرض اس کے بنوایا ہے کہ اس کے ذریعہ سے قانون اصلی کی اشاعت طرز بہ تکمیلی کارروائی قائم کی جاسکے جس ضمن کے قانون کو قانون ضمنی اور ضابطہ بھی کہا جاتا ہے۔

اور سب سے اعلیٰ اجزا قانون انسانی قانون ہندوستان ہیں جس کے دو حصے ہیں ایک قانون فوجداری و دیوانی و مال و ریونیو اینڈ سیشل لا کو تکمیل کے لئے عمل کرنا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ غیر متعلق اور وقت بیہودہ داخل نہیں ہو سکتی ہے اور ان مقدمے اور نزاع کا فیصلہ تھوڑے عرصہ میں بخوبی اسلوبی ہو جاتا ہے کہ ہر ایک اہلکار دونوں نافذ العمل گورنمنٹ کی انتظام کرنا عالمین دعا قرار دیا گیا ہے جس کے ہر فرد و بشر پر لازم ہے کہ قانون رب العالمین و قانون مجریہ وقت گورنمنٹ کے مطابق عمل کرے تاکہ انسان کی ہستی کی اصلی غرض پوری مکمل ہو کر گورنمنٹ عالمین و گورنمنٹ موجودہ کی خوشنودی حاصل ہووے۔ اور انسان کو جاودانی زندگی جس کے حصول کے لئے ہر ایک انسان پیدا کیا گیا ہے حاصل ہو جاوے۔ چنانچہ جو شخص قانون گورنمنٹ عالمین و گورنمنٹ موجودہ کے احکام کے مطابق عمل کرے گا وہ اپنی ہستی کی اصلی غرض حاصل کرے گا۔ اور دونوں جہان کی آسائش حاصل کر کے کامیاب زندگی بسر کرے گا۔

اور آخیر میں عجز و انکسار اس بوستان ہستی رب العالمین کی درگاہ میں عرض ہے کہ کاملہ اور بیرے بھائیوں کو جو طلب علم میں مشغول ہیں شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمۃ کے

بنی آدم اعضائے یکدیگرند — کہ در آفرینش ز یک جوہرند

کو دل میں رکھ کر اس مذہب عملی کرنے کو غافل نہ ہوں۔ آمین ثم آمین

خاکسار

سید عبد القادر بی۔ ایل۔ ڈی

ایکس گورنمنٹ ایڈووکیٹ و مجسٹریٹ درجہ اوّل

محلہ گھیر سوڈھیاں پٹیالہ

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	دفعات
(منسوخ ہوئی) ...	۶۲	**باب (۴)**	
مقدار جرمانہ ...	۶۳	**مستثنیات عامہ کے بیان میں**	
جرمانہ ادا نہ ہونیکی صورت میں حکم سزائے قید	۶۴	فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جسپر اُسکا کرنا قانوناً واجب ہو یا جسنے امر وقوعی کی غلط فہمی سے بادکر لیا ہو کہ اُسپر اسکا کرنا قانوناً واجب ہے	۷۶
جرمانہ ادا نہ ہونیکی صورتمیں حد میعاد قید جبکہ	۶۵	جج کا فعل جبکہ وہ عدالت کا کام کر رہا ہو ...	۷۷
جرم کی سزا قید اور جرمانہ دونوں ہیں ...	۶۵	فعل جو کسی کورٹ کی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جائے	۷۸
اُس قید کی قسم جو جاداش عمر اولے جرمانہ ہو	۶۶	فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جو قانون کی رُو سے اُسکے کرنے کا مجاز ہے یا جسنے امر وقوعی کی غلط فہمی سے اپنے تئیں قانوناً اُس کے کرنیکا مجاز	
میعاد قید دصورت عدم ادائے جرمانہ جبکہ جرم	۶۷	یا درکر لیا ہو	۷۹
کی سزا صرف جرمانہ ہے		فعل جو بچے کے لئے نفع میں انتفاع کا بیش آجانا ..	۸۰
ایسی قید کا جرمانہ کے حصہ متناسبہ ادا کر دینے		فعل جس سے گزند پہونچنے کا احتمال ہے لیکن کسی	
پر ختم ہو جانا	۶۹	نیت مجرمانہ کے بغیر اور دوسرا گزند روکنے کیلئے	
جرمانہ جو جز کے اندر یا بعد قید ہی کسی		کیا جائے	۸۱
وقت وصول کیا جا سکتا ہے	۷۰	سات برس سے کم عمر کے طفل کا فعل	۸۲
موت جائداد کو مراعات سے بری نہیں کرتی	۷۱	سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر	
تعدد سزائے جرم جو چند جرموں سے مرکب ہو ..	۷۱	کے طفل کا فعل جو پختہ سمجھ کا نہ ہو	۸۳
اُس شخص کی سزا جو خبر جرموں میں سے ایک کا		اُس شخص کا فعل جسکی عقل میں فتور ہو ...	۸۴
مجرم پایا جائے بلکہ فیصلہ میں یہ بیان نہ کیا		اُس شخص کا فعل جو نشے میں ہو بشرطیکہ اُسکی	
مذکور ہو کہ وہ کس جرم کا مجرم ہے	۷۲	مرضی کے خلاف اُسکو بے مرضی پیدا کر دیگئی ہے	
قید تنہائی	۷۳	عقل کام میں لانے کے قابل نہ ہو	۸۵
حد قید تنہائی	۷۴	جرم جسمیں خاص نیت یا علم درکار ہو اور اُسکا	
سزا کا اضافہ بعض جرموں کے تحت باب ۱۲		ارتکاب وہ شخص کرے جو نشے میں ہو ...	۸۶
یا باب ۱۷ بعد ثبوت سابق جرم کے	الف ۷۵		
دفعہ ۷۱ بجائے سابقہ دفعہ کے بمنشائے دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۱۰ء جدید قائم ہوئی ہے۔			

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	صفحات
"کفالۃ المال" "	۳۰	"حیوان" "	۴۷
"وصیت نامہ" "	۳۱	"مرکب زن" "	۴۸
"الفاظ مرتب یا دال بخلاف قانون"		"برمحل" "	۴۹
"ترک افعال بھی بحیثیت" "	۳۲	"مہینا" "	
"فعل" "	۳۳	"دفعہ ۸" "	۵۰
"ترک" "	"	"حلف" "	۵۱
"وہ افعال جو چند افراد نے بقصد ارادہ مشترک		"یک نیت" "	۵۲
کی پیش رفت میں کئے ہوں" "	۳۴	باب (۳)	
"جس حالت میں کہ ہر فعل مجرمانہ علم یا		سزاؤں کے بیان میں	
"بیشتر بہ ساتھ کے بانی وجہ سے مجرمانہ ہے"	۳۵	"سزائیں" "	۵۳
"نتیجہ جو کچھ فعل سزا اور ترک فعل سے پیدا ہوا ہو"	۳۶	"قابل حکم سزائے موت" "	۵۴
"فقد افعال" " جس جنسے کوئی جرم مرکب ہو		"جبکہ دو یا زیادہ اشخاص ریاستے تیز کے حکم سزا کا جاری	۵۵
"ایک فعل کرنے میں شریک ہونا" "	۳۷	"اہل کمپنی اور اہل مرکبہ کو مشقت قید	
"جو اشخاص اس فعل مجرمانہ سے علیحدہ رہتے		بحالت قید کی سزا کا حکم دیا جانا" "	۵۶
"ہوئے وہ مختلف سزاؤں کے مجرم ہو سکتے ہیں"	۳۸	"مشروط حکم سے ادھر سزا یا دہ یا کم کیوں ہوتے	
"ارادہ" "	۳۹	"سزا دہی کے میعادوں کے احکام" "	۵۷
"جرم" "	۴۰	"سزا دہی کی میعادوں کے اجزا" "	
"قانون مختص الامر" "	۴۱	"جن مجرموں کی نسبت سزائے حبس بعبور	
"قانون مختص المقام" "	۴۲	دریائے شور کا حکم ہو چکا ہو عوض دریائے شور تک	
"خلاف قانون" "	۴۳	"ان کیساتھ کس طرح عمل کیا جائے" "	۵۸
"کرنا قانوناً واجب" "	"	"قید کی جگہ حبس بعبور دریائے شور" "	۵۹
"انفصال" "	۴۴	(حکم سزا ہائے حالتو نہیں ایسی قید کیلئے)	
"جان" "	۴۵	"ہو سکتا ہے جو کلاً یا جزواً سخت یا محض ہو"	۶۰
"موت (ریاہلاکت)" "	۴۶	(منسوخ ہوئی) "	۶۱

خلاصہ مضامین	دفعہ
اعانت کی سزا اگر اس فعل کا ارتکاب جس میں اعانت کیگئی ہے اس اعانت کے سبب سے ہوا ہو اور جہاں اسکی سزا کیلئے کوئی صریح حکم نہ ہو ..	۱۰۹
اعانت کی سزا اگر معاون اس فعل کو نیت مغائر نیت معین سے کرے	۱۱۰
معین کا لائق مواخذہ ہونا بیکہ اعانت ایک فعل میں اور کوئی فعل مغائر کیا جائے	۱۱۱
مشرط	"
معین جسکہ وہ اس فعل کیلئے جسمیں اعانت کیگئی ہے اور اس فعل کیلئے جو کیا گیا ہے کسی سزا کا مستوجب ہو	۱۱۲
معین کا قابل مواخذہ ہونا اس نتیجے کے لئے جو اس فعل سے پیدا ہو جسمیں اعانت کیگئی ہے اور جو نتیجہ مقصود معین سے مغائر ہو ..	۱۱۳
معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو ..	۱۱۴
اس جرم میں اعانت کرنا جسکی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو	۱۱۵
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہو	"
اگر فعل جس سے گزند پہونچے اعانت کے سبب سے کیا جائے	"
اس جرم میں اعانت کرنا جسکی سزا قید ہے	۱۱۶
اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہ ہو۔	"
اگر معین یا معاون سرکار کا ملازم ہو جس پر اس جرم کا روکنا لازم ہے	"
اس جرم کے ارتکاب میں اعانت کرنا جس کو عامہ خلائق یا دس سے زیادہ شخص کریں	۱۱۷
اس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جسکی سزا موت یا حبس دوام بعبور	۱۱۸
دریائے شور ہے	"
اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	"
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	"
سرکاری ملازم جو کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر چھپائے جسکا روکنا اسپر لازمی ہے	۱۱۹
اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	"
اگر جرم کی سزا سے موت ہو	"
اگر جرم کی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو	"
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	"
اس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جس کی سزا قید ہے	۱۲۰
اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	"
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو ..	"
باب ۵ (الف)	
سازش مجرمانہ	
سازش مجرمانہ کی تعریف	(الف) ۱۲۰
سازش مجرمانہ کی سزا	(ب) ۱۲۰
باب ۶	
جرائم خلاف ورزی با سرکار کے بیان میں	
ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اسکا اقدام	

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	صفحہ
فعل جس سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود ہو اور نہ		فعل جس سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود نہ ہو اور نہ	
اُسکے احتمال کا علم ہو اور جو برضامندی کیا گیا ہو	۸۷	خود اختیاری کے دفعہ ۹۳ کا استثناء	۹۳
فعل جس سے ہلاکت مقصود نہ ہو اور جو رضامندی		حد نفاذ استحقاق تنگ	۹۴
نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدہ کیلئے کیا گیا ہو	۸۸	جس حالت میں استحقاق محافظہ خود اختیاری	
فعل جو نیک نیتی سے کسی طفل یا کسی قاتر العقل		جسم ہلاک کرنے پر تجاوز ہے	۱۰۰
کے فائدے کیلئے ولی سے یا ولی کی رضامندی سے		جس حالت میں استحقاق ہلاک کرنے کا	
سرزد ہو	۸۹	کے سوا کسی اور ضرر کے لیئے	۱۰۱
رضامندی خوف یا غلط فہمی کی حالت میں جسکے		استحقاق جسم	
دینے جانیکا علم ہو	۹۰	ہونا اور قائم رہنا	۱۰۲
قاتر العقل کی رضامندی	۹۱	جس حالت میں استحقاق	
طفل کی رضامندی	۹۱	مال ہلاک کرنے پر تجاوز ہے	۱۰۳
اخراج اُن افعال کا جو بلا لحاظ اُس کرنیوالے کے		جس حالت میں استحقاق	
جو پہونچایا گیا جرم ہیں	۹۱	کسی اور شخص کو نقصان پہونچانے	۱۰۴
فعل جو نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدے		استحقاق حفاظت خود اختیاری	
کیلئے بے رضامندی کیا گیا ہے	۹۲	ہونا اور قائم رہنا	۱۰۵
شرائط	۹۱	حملہ ہلاک کے دفعہ میں استحقاق حفاظت	
اعلام جو نیک نیتی سے کیا گیا ہے	۹۳	خود اختیاری جب بے گناہ شخص کو	
فعل جسکے کرنے کیلئے کوئی شخص دھمکیوں سے مجبور کیا گیا	۹۴	خطرہ ہو	۱۰۶
فعل جو کرنیوالے کو غصب کا باعث ہو	۹۵	باب ۵	
استحقاق حفاظت خود اختیاری کے بیان میں		اعانت کے بیان میں	
وہ امور جو حفاظت خود اختیاری میں کئے جا سکتے	۹۶	کسی امر میں اعانت کرنا	
استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم و مال	۹۷	تعریف	۱۰۷
قاتر العقل وغیرہ کے فعل میں استحقاق حفاظت		اعانت بر فعل اندر سے جرائم کی سزا	
خود اختیاری	۹۸	باہر ہوں	۱۰۸

خلاصہ مضامین	دفعات
حسزا	۱۴۳
سلاح مہلک سے مسلح ہوکر کسی مجمع ناجائز کا شریک ہونا	۱۴۴
کسی مجمع ناجائز میں یہ جان کر کہ اس کو متفرق ہوجانیکا حکم ہوچکا ہے خواہ ہونا یا داخل رہنا	۱۴۵
بلوا کرنا	۱۴۶
بلوا کرنے کی سزا	۱۴۷
سلاح مہلک سے مسلح ہوکر بلوا کرنا ..	۱۴۸
مجمع ناجائز کا ہر ایک شریک اس جرم کا مجرم ہے جسکا ارتکاب غرض مشترک کی حمایت کرنا ہو	۱۴۹
کسی مجمع ناجائز میں داخل ہونے کے لئے اشخاص کو اجرت پر رکھنا یا ان کے اجرت پر رکھے جانے میں مساعدت کرنا	۱۵۰
پانچ یا زیادہ شخصوں کے مجمع میں بعد اس کے کہ اسکو متفرق ہونیکا حکم ہوچکا ہو جان بوجھکر داخل ہونا یا رہنا	۱۵۱
کسی سرکاری ملازم پر اسوقت حملہ کرنا یا اسکا مزاحم ہونا جبکہ وہ بلوا وغیرہ کو فرو کرتا ہو	۱۵۲
بلوا کرنیکی غرض سے بہ دی اشتعال دینا	۱۵۳
اگر بلوہ کا ارتکاب ہو	،،
اگر بلوہ کا ارتکاب نہ ہو	،،
طبقات رعایا کے درمیان دشمنی بڑھانی ..	۱۵۳ (الف)
اس زمین کا مالک یا ذخیل جس پر کوئی مجمع ناجائز اکٹھا ہو	۱۵۴
اس شخص کا مستوجب سزا ہونا جس کے نفع کیلئے ارتکاب بلوا ہوا ہو	۱۵۵
اس مالک یا ذخیل کے ایجنٹ کا مستوجب سزا ہونا جسکے نفع کیلئے ارتکاب بلوا ہو ..	۱۵۶
ان لوگوں کو جو کسی مجمع ناجائز کیلئے اجرت پر رکھے گئے ہوں چھپا رکھنا	۱۵۷
کسی مجمع ناجائز یا بلوے میں طرفداری کیلئے اجرت پر رکھا جانا یا مسلح ہوکر پھرنا	۱۵۸
ہنگامہ	۱۵۹
سزائے ارتکاب ہنگامہ	۱۶۰
باب (۹)	
ان جرموں کے بیان میں جو سرکاری ملازموں سے سرزد ہوں یا ان سے متعلق ہوں	
سرکاری ملازم جو کسی عمل منصبی کی بابت اجر مطابق قانون کے سوا اور مایہ الاحتظاظ لے	۱۶۱
فاسد یا خلاف قانون وسیلوں سے سرکاری ملازم پر دباؤ ڈالنے کیلئے مایہ الاحتظاظ لینا	۱۶۲
سرکاری ملازم کے ساتھ رسوخ ذاتی عمل میں لانے کے لئے مایہ الاحتظاظ لینا	۱۶۳
اس اعانت کی سزا جو سرکاری ملازم ان جرایم میں کرے جنکی تعریف دفعہ ۱۶۲ یا ۱۶۳ میں کی گئی ہے	۱۶۴
سرکاری ملازم کسی شخص سے جو کسی مقدمہ یا معاملہ سے تعلق رکھتا ہو جسکو اس سرکاری ملازم	

خلاصہ مضامین	دفعات
باوس میں اعانت کرنا	۱۲۱
سازش ارتکاب اُن جرائم کی جو حسب دفعہ ۱۲۱ قابل سزا ہیں	۱۲۱ (الف)
ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکی نیت سے ہتھیار وغیرہ فراہم کرنا	۱۲۲
جنگ کرنیکی تدبیر کو اسکے سہل کرنیکی نیت سے چھپانا	۱۲۳
گورنر جنرل یا گورنر جنرل کے ممبر وغیرہ کے اختیار جائز کے نفاذ پر مجبور کرنے یا اُس سے باز رکھنے کی نیت سے حملہ کرنا	۱۲۴
سڈیشن یعنے بغاوت	۱۲۴ (الف)
کسی ایشیائی ملک کے والی کے مقابلہ میں جنگ کرنا جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتا ہو	۱۲۵
اُس والی کو ملک میں غارتگری کرنا جو ملکہ معظمہ سے صلح رکھتا ہو	۱۲۶
ایسے مال کو اپنی تحویل میں رکھنا جو جنگ یا غارتگری مذکورہ دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو	۱۲۷
سرکاری ملازم اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو بالارادہ بھاگ جانے دینا	۱۲۸
سرکاری ملازم کا اسیر مذکور کو غفلت سے بھاگ جانے	۱۲۹
اسیر مذکور کے بھاگ جانے میں مدد کرنا یا اُس کو چھڑانا یا پناہ دینا	۱۳۰
باب (۷)	
جرائم متعلقہ افواج بری و بحری و ہوائی کے بیان میں	

خلاصہ مضامین	دفعات
بغاوت میں اعانت کرنا یا کوئی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کو مفسدانہ نیت سے اقدام کرنا	۱۳۱
اعانت بغاوت اگر بغاوت کا ارتکاب اُس اعانت کے سبب سے کیا جائے ..	۱۳۲
اعانت اُس حملہ کی جو کوئی سپاہی یا خلاصی جہازی ہوائی اپنے افسر بالادست پر جبکہ وہ اپنے عہدہ کا کام انجام دے رہا ہو کرے	۱۳۳
اعانت حملہ مذکور کہ ملکہ کا نمک خوار ہو.	۱۳۴
کسی سپاہی یا خلاصی جہازی ہوائی کے نوکری سے بھاگ جانے میں اعانت کرنا	۱۳۵
فراری نوکر کو پناہ دینا	۱۳۶
فراری نوکر کی [illegible]	۱۳۷
بیناخدا کی غفلت سے گرفتار ہونا .	۱۳۸
عدو کو جنگی یا کسی سپاہی یا ملازم جہازی یا ہوائی کی اعانت کرنا .	۱۳۹
اشخاص جو جنگی قیدی کی فوج میں .. سپاہیانہ لباس جنتا یا پہنے ہوئے نشان لئے پھرنا	۱۴۰
باب (۸)	
اُن جرموں کے بیان میں جو آسودگی عامہ خلائق کے مخالف ہیں	
مجمع ناجائز	۱۴۱
کسی مجمع ناجائز کا شریک ہونا	۱۴۲

Punjab Government Gazette, Extraordinary, 25th October 1860, pp. 1-4

خلاصہ مضامین	دفعات
بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرنا	۱۸۰
سرکاری ملازم یا ایسا شخص جو حلف یا اقرار صالح لینے کا اختیار رکھتا ہو حلف یا اقرار صالح جھوٹ بیان کرنا	۱۸۱
سرکاری ملازم سے اس کا اختیار جائز کسی اور شخص کو نقصان پہونچانے کیلئے ناقذ کرانے کی نیت سے جھوٹا خبر دینا	۱۸۲
مال کیلئے جانے پر جو سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رو سے لیا جاتا ہو تعرض کرنا	۱۸۳
مال کی نیلام میں جو سرکاری ملازم کے اختیار کی رو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو مزاحم ہونا	۱۸۴
مال جو سرکاری ملازم کے اختیار کی رو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو خلاف قانون خرید نا یا اس کے لئے بولی دینا	۱۸۵
لوازم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی مزاحمت کرنی	۱۸۶
سرکاری ملازم کے مدد دینے کو تراک کرنا جبکہ "والذین" کی رو سے مدد دینا واجب ہو	۱۸۷
سرکاری ملازم کے باضابطہ مشتہر کئے ہوئے حکم سے انحراف	۱۸۸
سرکاری ملازم کو نقصان پہونچانیکی دھمکی دینا	۱۸۹
کسی شخص کو سرکاری ملازم سے درخواست محافظت کرنے سے باز رہنے کی تحریک کرنے کے لئے نقصان کی دھمکی دینا	۱۹۰

باب (۱۱)
جھوٹی گواہی اور جرائم مخالف معدلت عامہ کے بیان میں

خلاصہ مضامین	دفعات
جھوٹی گواہی دینا	۱۹۱
جھوٹی گواہی بنانا	۱۹۲
جھوٹی گواہی کی سزا	۱۹۳
جرم قابل سزائے موت کے ثابت کرانے کی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا	۱۹۴
اگر بیگناہ شخص اس کے سبب مجرم ثابت ہو جائے۔ اور سزائے موت پا جائے	〃
جرم قابل سزائے حبس بعبور دریائے شور یا قید سے ثابت کرانیکی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا	۱۹۵
جھوٹ جانی ہوئی وجہ ثبوت کو کام میں لانا	۱۹۶
جھوٹا سرٹیفکیٹ جاری کرنا یا اس پر دستخط کرنا	۱۹۷
کسی سرٹیفکیٹ کو جھوٹ جانا ہوا سچے کی حیثیت سے کام میں لانا	۱۹۸
اظہار میں جو قانون کی رو سے وجہ ثبوت کے طور پر لئے جانیکے لائق ہے جھوٹ بیان کرنا	۱۹۹
جھوٹ جانے ہوئے کسی ایسے اظہار کو سچے کی حیثیت سے کام میں لانا	۲۰۰
مجرم کو بچانے کیلئے جرم کی وجہ ثبوت کو غائب کرنا یا جھوٹ خبر دینا	۲۰۱
اگر مستوجب سزائے موت ہو	〃
اگر مستوجب حبس بعبور دریائے شور ہو	۲۰۱

خلاصہ مضامین	دفعہ	خلاصہ مضامین	صفحہ
نے انجام دیا کوئی قیمتی شئے یا بدل حاصل کرے	۱۶۵	بہ تعلق کسی انتخاب کے حق رائے دہندگی	۱۷۱ (ح)
سرکاری ملازم جو کسی شخص کو نقصان پہونچانے		انتخاب کا ناجائز طور پر کرنا یا روکنا	۱۷۱ (ط)
کی نیت سے قانون سے انحراف کرے .. .	۱۶۶	(باب ۱۰)	
سرکاری ملازم جو نقصان پہونچانیکی نیت		سرکاری ملازموں کے متعلق احکام	
سے غلط دستاویز مرتب کرے	۱۶۷	[illegible]	
سرکاری ملازم جو ناجائز طور پر تجارت سے		[illegible]	
سروکار رکھے	۱۶۸	[illegible]	۱۷۲
سرکاری ملازم جو ناجائز طور پر کوئی مال		[illegible]	
خریدے یا اسکے لئے بولی دے .. .	۱۶۹	[illegible]	
سرکاری ملازم بننا	۱۷۰	[illegible]	۱۷۳
فریب کی نیت سے وہ لباس پہننا یا وہ		[illegible]	
نشان لئے پھرنا جسکو سرکاری ملازم استعمال		[illegible]	
کرتا ہو	۱۷۱	[illegible]	
باب ۹ (الف)		[illegible]	
اُن جرموں کے بیان میں جو انتخاب		[illegible]	
سے متعلق ہوں		[illegible]	۱۷۴
"امیدوار" اور "حق انتخاب" کی تعریف	۱۷۱ (الف)	[illegible]	
رشوت ستانی	۱۷۱ (ب)	[illegible]	
انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنا	۱۷۱ (ج)	[illegible]	
انتخاب کے وقت تلبیس	۱۷۱ (د)	[illegible]	
رشوت ستانی کے لئے سزا	۱۷۱ (ہ)	[illegible]	
انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے		[illegible]	
یا تلبیس کے لئے سزا	۱۷۱ (و)	[illegible]	۱۷۸
دروغ بیانی بہ تعلق کسی انتخاب کے	۱۷۱ (ز)	[illegible]	
		[illegible]	۱۷۹

خلاصہ مضامین	دفعہ	خلاصہ مضامین	دفعات
کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے غلط		ایسی صورت میں جواز گرفتاری	
کاغذ سر رشتہ یا نوشتہ مرتب کرے	۲۱۸	میں تو عرض یا مزاحمت کرنا یا بھاگ	
سرکاری ملازم جو عدالت کی کارروائی		جانا یا جس الینا جنکی نسبت اوطرح سے	
میں قاصد طور سے کیفیت وغیرہ خلاف		حکم نامہ	۲۲۵ (ب)
قانون مرتب کرے	۲۱۹	ضرور ناجائز جس صورت میں ضمانتی سے	۲۲۱
وہ شخص جو جانتے بوجھتے یا قصد کیلئے بیرد		ضمانت نامہ شرط ضمانتی مسئلہ	۲۲۰
کرے جو جانتا ہو کہ میں خلاف قانون		قصداً سرکاری ملازم کو غلط کرنی	
عمل کرتا ہوں	۲۲۰	یا سرکاری ملازم جو بحیثیت عدالت	
قصداً ترک گرفتاری اس ہر کاری		کی کارروائی میں اختیار کرے جو	
ملازم کسطرف سے جسپر گرفتاری کرنا واجب ہے	۲۲۱	اہل ہو کر یا اسپر نہیں	۲۲۹
قصداً ترک گرفتاری اس ہر کارے		یا ضمانت (۱۲)	
ملازم کسطرف سے جسکی گرفتاری کا حکم		وہ جس جرم کے ضمانت نامہ پر	
گرفتاری کرنا واجب ہے جسکا نسبت		کوئی شخص اسطرح ضمانتی	
حکم صادر ہوا ہو یا جو جائز		ملکہ معظمہ	
حراست میں رکھا گیا ہو	۲۲۳	ملکہ معظمہ کا	۲۳۰
سرکاری ملازم مقید کرکے جسکی		ملکہ معظمہ	۲۳۱
یا حراست سے بھاگ جانے دینے	۲۲۳	ملکہ معظمہ	۲۳۲
قصور یا مزاحمت جو کوئی شخص		ملکہ معظمہ یا فوجداری	۲۳۳
اپنی گرفتاری جائز میں کرے	۲۲۴	ملکہ معظمہ یا فوجداری	۲۳۴
کسی اور شخص کی گرفتاری جائز		آرپا سامان کو ملکہ معظمہ کے کام میں لانے	
میں قصور یا مزاحمت	۲۲۵	کی غرض سے یا معہ رکھنا	۲۳۵
ایسی صورت میں سرکاری ملازم کی		اگر ملکہ معظمہ کا سکہ	
طرف سے ترک گرفتاری یا جائز جانے		سندوستان میں بادشاہ ہندوستان کے	
دینا جسکی نسبت اوطرح حکم نہ ہو	۲۲۵ (الف)	یا ملکہ معظمہ کی امانت کرنا	

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	دفعات
اگر مستوجب قید کم از دہ سال ہو ۔ ۔	۲۰۱	[illegible]	۲۱۳
جرم کی خبر دینے کو وہ شخص قصداً ترک کرے		[illegible] ۔ ۔	۱۱
جس پر خبر دینا واجب ہے ۔ ۔	۲۰۲	[illegible]	
ارتکاب کئے ہوئے کسی جرم کی نسبت جھوٹ		[illegible] ۔ ۔	۱۱
خبر دینا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۰۳	[illegible]	
وجہ ثبوت کے طور پر کسی دستاویز کا پیش کیا		[illegible] ۔ ۔	۲۱۴
جانا روک دینے کیلئے اُسے ضائع کرنا ۔ ۔	۲۰۴	[illegible] ۔ ۔	۱۱
مقدمے یا استغاثے میں کسی امر یا عملدرآمد		[illegible]	
کی غرض سے جھوٹ موٹ کوئی اور شخص بننا	۲۰۵	[illegible] ۔ ۔	۱۱
ضبطی کے طور پر یا ڈگری کی تعمیل میں کسی		[illegible]	
مال کا فرق کیا جانا روکنے کے لئے اُسے فریب		[illegible]	۲۱۵
کی رو سے دور کرنا یا چھپانا ۔ ۔	۲۰۶	[illegible]	
ضبطی کے طور پر یا ڈگری کی تعمیل میں کسی		[illegible]	۲۱۶
مال کا فرق کیا جانا روکنے کے لئے فریب کی		[illegible] ۔ ۔	۱۱
رو سے اُس کا دعویٰ کرنا ۔ ۔	۲۰۷	[illegible]	
غیر واجب روپیہ کیلئے فریب سے ڈگری جاری		[illegible] ۔ ۔	۱۱
ہونے دینا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۰۸	[illegible]	
کورٹ میں بد دیانتی سے جھوٹا دعوے کرنا	۲۰۹	[illegible] ۔ ۔	۲۱۶ (الف)
غیر واجب روپیہ کیلئے فریب سے ڈگری حاصل کرنا	۲۱۰	[illegible]	
نقصان پہونچانیکی نیت سے جھوٹ دعوی جرم	۲۱۱	[illegible]	۲۱۶ (ب)
پناہ دہی مجرم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۱۲	سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے	
اگر قابل سزائے موت ہو ۔ ۔ ۔	۱۱	یا مال کو ضبطی سے بچانیکی نیت سے	
اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور		ہدایت قانون سے انحراف کرے ۔	۲۱۷
دریائے شور یا قید ہو ۔ ۔	۱۱	سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے یا مال	

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	
حبس جانے ہوئے گورنمنٹ اسٹامپ		امر باعث تکلیف عام	۲۶۸
اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لانا	۲۶۰	غفلتاً وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ	
گورنمنٹ کو نقصان پہونچانے کی		پہنچا نیوالے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو	۲۶۹
نیت سے کسی مادے سے جسپر گورنمنٹ		بداندیشی سے وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ پہنچانے	
اسٹامپ ہو تحریر مٹانا یا دھونا وغیرہ		والے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو۔	۲۷۰
سے وہ اسٹامپ جو اسکے لئے کام میں		قاعدہ کوارنٹین سے انحراف کرنا	۲۷۱
لایا گیا ہے دور کرنا۔	۲۶۱	کھانے یا پینے کی شے میں جس کا بیچنا مقصود	
مستعمل جانے ہوئے گورنمنٹ اسٹامپ کو		ہو آمیزش کرنا	۲۷۲
کام میں لانا	۲۶۲	کھانے یا پینے کی مضر شے کو بیچنا	۲۷۳
اُس نشان کو چھپانا جس سے یہ ظاہر		دواؤں میں آمیزش کرنی	۲۷۴
ہوتا ہے کہ اسٹامپ کام آچکا ہے	۲۶۳	آمیزش کی ہوئی دواؤں کو بیچنا	۲۷۵
مصنوعی اسٹامپ کی ممانعت	۲۶۳ (الف)	کسی دوا کو کسی اور دوائی مفرد یا مرکب	
باب (۱۳)		کی حیثیت سے بیچنا	۲۷۶
اُن جرموں کے بیان میں		عام چشمے یا حوض کے پانی کو گدلا کرنا	۲۷۷
جو باٹوں اور پیمانوں سے متعلق ہیں		ہوا کو مضر صحت کرنا	۲۷۸
تولنے کے جھوٹے آلے کو فریب سے		کسی شارع عام پر بے احتیاطی سے گاڑی	
استعمال کرنا	۲۶۴	چلانا یا سوار ہو کر نکلنا	۲۷۹
جھوٹے ماپ یا پیمانے کو فریب سے استعمال کرنا	۲۶۵	بے احتیاطی سے مرکب تری کو چلانا	۲۸۰
جھوٹے ماپ یا پیمانے کو پاس رکھنا	۲۶۶	جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنے	
جھوٹے باٹ یا پیمانے کا بنانا یا بیچنا	۲۶۷	والا نشان دکھانا	۲۸۱
باب (۱۴)		کسی شخص کو پانی کی راہ اجوے پر غیر مامون	
اُن جرموں کے بیان میں جو عامہ		یا حد سے زیادہ لدے ہوئے مرکب تری میں لیجانا	۲۸۲
خلائق کی عافیت اور سلامتی اور		خشکی یا تری کی عام راہ پر خطرہ یا مزاحمت پہونچانا	۲۸۳
آسایش اور حیا اور عادات پر مؤثر ہیں		زہریلے مادے کی نسبت تغافل کرنا	۲۸۴

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	صفحات
تلبیس سکہ کو اندر لانا یا باہر لیجانا ملکہ معظمہ کے سکہ سے تلبیس سکہ کو اندر لانا یا باہر لے جانا	۲۳۷ ۲۳۸	[illegible] کہ وہ [illegible] کے سکے کی حیثیت سے چلا جائے ملکہ معظمہ کے سکے کی حیثیت سے چلنا کہ وہ [illegible] کی حیثیت سے چلا جائے	۲۴۹ ۲۴۹
قبضے میں لیتے وقت جس سکہ کو جانا		قبضے میں لیتے وقت جس سکہ کو جانا	
کیا ہو کہ یہ تلبیس ہے اسے حوالہ کرنا	۲۳۹	کہ یہ [illegible] اسے [illegible]	۲۵۰
قبضے میں لیتے وقت جس سکہ کو جانا گیا ہو		قبضے میں لیتے وقت [illegible]	
کہ یہ ملکہ معظمہ کے سکہ سے ہے اسے [illegible]	۲۴۰	[illegible] کہ [illegible]	۲۵۱
ایسے سکہ کو اصلی سکے کی حیثیت سے حوالہ کرنا جسکو حوالہ کرنیوالے نے پہلے قبضے میں لیتے		[illegible]	
وقت جانا ہو کہ یہ تلبیس ہے	۲۴۱	یہ مبدل ہے	۲۵۲
اس شخص کا سکہ تلبیس کو پاس رکھنا جسنے اسے قبضے میں لیتے وقت تلبیس جانا ہو	۲۴۲	[illegible]	
اس شخص کا ملکہ معظمہ کے سکہ سے تلبیس سکے کو پاس رکھنا جسنے اسے قبضے میں لیتے وقت		[illegible]	۲۵۳
تلبیس جانا ہو	۲۴۳	[illegible]	
وہ شخص جو ٹکسال میں مامور ہو سکے کو وزن یا ترکیب مقررہ قانون سے مخالف وزن یا ترکیب کا کرے	۲۴۴	[illegible]	۲۵۴
ناجائز طور سے آلہ ضرب سکہ ٹکسال سے لیجانا	۲۴۵	تلبیس کو رفع [illegible]	۲۵۵
فریب یا بددیانتی سے سکے کا وزن گھٹانا یا اسکی ترکیب بدلنا	۲۴۶	تلبیس کو رفع [illegible] کی غرض سے کوئی آلہ یا سامان پاس رکھنا	۲۵۶
فریب یا بددیانتی سے ملکہ معظمہ کے سکے کا وزن گھٹانا یا اسکی ترکیب بدلنا۔ سکے کی صورت کو اس نسبت سے بدلنا کہ	۲۴۷	کوئن [illegible] تلبیس کی غرض سے آلہ یا سامان [illegible]	
		فروخت	۲۵۷
		فروخت تلبیس کوئن [illegible]	۲۵۸
		تلبیس کوئن [illegible] کو پاس رکھنا	۲۵۹

خلاصہ مضمون دفعہ	دفعہ	خلاصہ مضمون دفعہ	دفعہ
قتل انسان خطرناک ہتھیار کے استعمال	۳۰۸	ضرر رسانیدہ	۳۴۰
خودکشی کے ارتکاب کا اقدام	۳۰۹	بالارادہ ضرر پہونچانا	۳۲۱
ٹھگی	۳۱۰	بالارادہ ضرر شدید پہونچانا	۳۲۲
سزا	۳۱۱	بالارادہ ضرر پہونچانے کی سزا	۳۲۳
احتیاط عمل کرانے اور تنبیہ کرنے کو		خطرناک حربوں یا وسیلوں سے الارادہ	
ضرر پہونچانے اور بیجا زبردستی کرنے یا		ضرر پہونچانا	۳۲۴
ڈرانے دھمکانے اور اختیار سے تولہ کے		بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کی سزا	۳۲۵
بیان میں		خطرناک حربوں یا وسیلوں کے ذریعہ	
احتیاط عمل کرانا	۳۱۴	سے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا	۳۲۶
حرکت کی بلا رضامندی احتیاط عمل کرانا	۳۱۵	مال کے متعلق بالجبر کرنے یا کسی شخص	
بلا کفالت جس کا باعث وہ فعل ہو جو احتیاط		ذریعہ پہونچا کر بالجبر کرنے یا کسی شخص	۳۲۷
عمل کرانے کی نیت سے کیا گیا ہے	۳۱۸	ڈرانے دھمکانے سے زبردستی کے	
اگر وہ فعل جورت کی بلا رضامندی کیا گیا	۳۱۹	ذریعہ سے قتل پہونچانا	۳۲۸
فعل جو بیجا زبردستی پہونچانے کے لیے		مال کا استحصال یا بالجبر کرنے یا کسی شخص	
یا جو ایسا ہونے کے لیے اس کا علم رکھتا		خطرناک حربوں یا وسیلوں سے بالارادہ	
یا جو ایسا ہونے کے لیے کافی	۳۲۰	ضرر پہونچانا	۳۲۹
ایسے فعل سے جو قتل الخ کا سبب ہو ضرر		قزاقہ یا استحصال یا بالجبر کرنے یا مال کے	
کی سزا تک پہونچتا ہے کسی حالت میں		واپس کرنے پر مجبور کرنے کے لیے یا بالارادہ	
کیا جانا کہا جاتا ہے	۳۲۱	ضرر پہونچانا	۳۳۰
مال یا جائداد کسی شخص خائف کے		اقرار کرانے یا استحصال یا بالجبر کرنے یا مال	
لیے یا کسی شخص خائف کے	۳۱۷	کرنے پر مجبور کرنے کے لیے بالارادہ ضرر شدید	
ناش کو چیک یا دستخط کہدینے یا دستخط والا	۳۱۸	پہنچانا	۳۳۱
ضرر کے بیان میں		سرکاری ملازم کو ادائے خدمت سے	
ضرر	۳۱۹	ڈرانے دھمکانے کے لیے بالارادہ ضرر پہنچانا	۳۳۲

خلاصہ مضامین

آگ یا آتشگیر مادے کی نسبت [illegible]
بھک سے [illegible]
کرنا۔
گل کی نسبت قواعد کرنا
عمارت کے مسمار کرنے یا [illegible]
کرنیکی نسبت قواعد کرنا
حیوان کی نسبت قواعد کرنا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پاس رکھنا۔
[illegible]
محنتی افعال اور گیت
چھٹی ڈالنے کے دفتر کا کھولنا

باب (۱۸)

اُن جرموں کے بیان میں جو مذہب سے متعلق ہیں

کسی فرقہ کے مذہبی [illegible]
سے کسی عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا
بالارادہ دعدا وقی [illegible]
مذہبی اجتماع کو [illegible]

خلاصہ مضامین	دفعات
برٹش انڈیا سے انسان کو لے بھاگنا۔ ولی جائز کی حفاظت میں سے انسان کو لے بھاگنا	۳۶۰
	۳۶۱
انسان کو بھگا لیجانا	۳۶۲
انسان کو لے بھاگنے کی سزا	۳۶۳
قتل محمد کیلئے انسان کو لے بھاگنا یا بھگا لیجانا	۳۶۴
کسی شخص کو مخفی اور بیجا حبس کرنے کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا	۳۶۵
عورت کو ازدواج وغیرہ پر مجبور کرنے کیلئے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا	۳۶۶
نابالغ لڑکی کو بھسلا لیجانا	(الف) ۳۶۶
لڑکی کو ملک غیر سے منگوانا	(ب) ۳۶۶
کسی شخص کو ضرر شدید پہونچانے یا غلام بنانے وغیرہ کیلئے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا	۳۶۷
بیجا طور پر چھپانا یا حبس میں رکھنا	۳۶۸
دس برس سے کم عمر کے طفل کو اس کے بدن پر سے کوئی شے چرا لینے کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا	۳۶۹
کسی شخص کو غلام کے طور پر خریدنا یا اس کو اپنے قبضے سے جدا کرنا	۳۷۰
عادتاً غلاموں کا کاروبار کرنا	۳۷۱
نابالغ کو فعل شنیع وغیرہ کی غرض سے بیچنا	۳۷۲
نابالغ کو فعل شنیع وغیرہ کی غرض سے خریدنا	۳۷۳
محنت کرنے پر ناجائز اً مجبور کرنا۔	۳۷۴
زنا بالجبر کے بیان میں	
زنا بالجبر	۳۷۵
زنا بالجبر کی سزا	۳۷۶
اُن جرموں کے بیان میں جو خلاف وضع فطری ہیں	
جرائم خلاف وضع فطری	۳۷۷
باب (۱۷)	
اُن جرموں کے بیان میں جو مال سے متعلق ہیں۔	
سرقے کے بیان میں	
سرقہ	۳۷۸
سرقے کی سزا	۳۷۹
مکان سکونت وغیرہ میں سرقہ	۳۸۰
منصبدی یا نوکر کا مال مالک سرقہ کرنا	
جو مال کے قبضہ میں ہے	۳۸۱
سرقے کے ارتکاب کی غرض سے ہلاک کرنے یا ضرر شدید پہونچانے یا مزاحمت کی تیاری کرنے کے بعد سرقہ	۳۸۲
استحصال بالجبر کے بیان میں	
استحصال بالجبر	۳۸۳
استحصال بالجبر کی سزا	۳۸۴
استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لئے کسی شخص کو نقصان کی تخویف	۳۸۵

خلاصہ مضامین	دفعات
سرکاری ملازم کو ادائے خدمت سے ڈرا کر باز رکھنے کیلئے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا	۳۳۳
باعث اشتعال طبع پر بالارادہ ضرر پہنچانا	۳۳۴
باعث اشتعال طبع پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانا	۳۳۵
وہ فعل جو جان یا اور ونکی سلامتی ذاتی کو خطرہ میں ڈالے۔	۳۳۶
ایسے فعل سے ضرر پہونچانا جو جان یا اوروں کی سلامتی ذاتی کو خطرہ میں ڈالے	۳۳۷
ایسے افعال سے ضرر شدید پہونچانا جو جان یا اور ونکی سلامتی ذاتی کو خطرہ میں ڈالے	۳۳۸
مزاحمت بیجا اور حبس بیجا کے بیان میں	
مزاحمت بیجا	۳۳۹
حبس بیجا	۳۴۰
مزاحمت بیجا کی سزا	۳۴۱
حبس بیجا کی سزا	۳۴۲
تین یا زیادہ دن تک حبس بیجا	۳۴۳
دس یا زیادہ دن تک حبس بیجا	۳۴۴
اس شخص کا حبس بیجا جس کی رہائی کے لئے حکمنامہ جاری ہو چکا ہے	۳۴۵
مخفی حبس بیجا	۳۴۶
مال کا استحصال بالجبر کرنے یا فعل خلاف قانون پر مجبور کرنے کے لئے حبس بیجا	۳۴۷

خلاصہ مضامین	دفعات
اقرار کا استحصال بالجبر کرنے یا اس کے واپس کر دینے پر مجبور کرنیکے لئے حبس بیجا	۳۴۸
جبر مجرمانہ اور حملے کے بیان میں	
جبر	۳۴۹
جبر مجرمانہ	۳۵۰
حملہ	۳۵۱
باعث سخت اشتعال طبع کے علاوہ اور طرح پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنے کی سزا	۳۵۲
سرکاری ملازم کو اپنی خدمت ادا کرنے سے ڈرا کر باز رکھنے کے لئے حملہ یا جبر مجرمانہ۔	۳۵۳
کسی عورت کی عفت میں خلل ڈالنے کی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۴
سخت اشتعال طبع کے علاوہ اور طرح پر کسی شخص کو جبر مت کرنیکی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۵
اس مال کے موقع سے ارتکاب کے اقدام میں حملہ یا جبر مجرمانہ جسکو کوئی شخص لئے ہوئے ہو کسی شخص کے حبس بیجا کے اقدام میں حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۶
سخت اشتعال طبع پر حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۸
انسان کو لے بھاگنے اور بھگا لیجانے اور غلام بنانے اور فحش بجبر لینے کے بیان میں	
انسان کو لے بھاگنا	۳۵۹

خلاصہ مضامین	دفعات
برٹش انڈیا سے انسان کو لے بھاگنا۔	۳۶۰
ولی جائز کی حفاظت میں سے انسان کو لے بھاگنا۔	۳۶۱
انسان کو بھگا لیجانا۔	۳۶۲
انسان کو لے بھاگنے کی سزا۔	۳۶۳
قتل عمد کیلئے انسان کو لے بھاگنا یا بھگا لیجانا	۳۶۴
کسی شخص کو مخفی اور بیجا حبس کرنے کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا۔	۳۶۵
عورت کو ازدواج وغیرہ پر مجبور کرنے کیلئے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا۔	۳۶۶
نابالغ لڑکی کو پھسلا لیجانا۔	۳۶۶ (الف)
لڑکی کو ملک غیر سے منگوانا۔	۳۶۶ (ب)
کسی شخص کو ضرر شدید پہونچانے یا غلام بنانے وغیرہ کیلئے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا۔	۳۶۷
لے بھاگے ہوئے یا بھگائے ہوئے شخص کو بیجا طور پر چھپانا یا حبس میں رکھنا۔	۳۶۸
دس برس سے کم عمر کے طفل کو اس کے بدن پر سے کوئی شے چرا لینے کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا۔	۳۶۹
کسی شخص کو غلام کے طور پر خریدنا یا اس کو اپنے قبضے سے جدا کرنا۔	۳۷۰
عادتاً غلاموں کا کاروبار کرنا۔	۳۷۱
نابالغ کو فعل شنیع وغیرہ کی غرض سے بیچنا	۳۷۲
نابالغ کو فعل شنیع وغیرہ کی غرض سے خریدنا	۳۷۳
محنت کرنے پر ناجوازاً طور پر مجبور کرنا۔	۳۷۴
زنا بالجبر کے بیان میں	
زنا بالجبر۔	۳۷۵
زنا بالجبر کی سزا۔	۳۷۶
اُن جبروں کے بیان میں جو خلاف وضع فطری ہیں	
جرائم خلاف وضع فطری۔	۳۷۷
باب (۱۷)	
اُن جبروں کے بیان میں جو مال سے متعلق ہیں۔	
سرقے کا بیان	
سرقہ۔	۳۷۸
سرقے کی سزا۔	۳۷۹
مکان سکونت وغیرہ میں سرقہ۔	۳۸۰
منصدی یا نوکر کا اس مال کو سرقہ کرنا جو اُنکے قبضے میں ہے۔	۳۸۱
سرقے کے ارتکاب کی غرض سے ہلاک کرنے یا ضرر شدید پہونچانے یا مزاحمت کی تیاری کرنے کے بعد سرقہ۔	۳۸۲
استحصال بالجبر کے بیان میں	
استحصال بالجبر۔	۳۸۳
استحصال بالجبر کی سزا۔	۳۸۴
استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لئے کسی شخص کو نقصان کی تخویف	۳۸۵

خلاصہ مضامین	دفعات
سرکاری ملازم کو اداے خدمت سے ڈرا کر باز رکھنے کیلئے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا	۳۳۳
باعث اشتعال طبع پر بالارادہ ضرر پہنچانا	۳۳۴
باعث اشتعال طبع پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانا	۳۳۵
وہ فعل جو جان یا اور ونکی سلامتی ذاتی کو خطرہ میں ڈالے	۳۳۶
ایسے فعل سے ضرر پہونچانا جو جان یا اوروں کی سلامتی ذاتی کو خطرہ میں ڈالے	۳۳۷
ایسے افعال سے ضرر شدید پہونچانا جو جان یا اورونکی سلامتی ذاتی کو خطرے میں ڈالے	۳۳۸
مزاحمت بیجا اور حبس بیجا کے بیان میں	
مزاحمت بیجا	۳۳۹
حبس بیجا	۳۴۰
مزاحمت بیجا کی سزا	۳۴۱
حبس بیجا کی سزا	۳۴۲
تین یا زیادہ دن تک حبس بیجا	۳۴۳
دس یا زیادہ دن تک حبس بیجا	۳۴۴
اس شخص کا حبس بیجا جس کی رہائی کے لئے حکمنامہ جاری ہوچکا ہے	۳۴۵
مخفی حبس بیجا	۳۴۶
مال کا استحصال بالجبر کرنے یا فعل خلاف قانون پر مجبور کرنے کے لئے حبس بیجا	۳۴۷
اقرار کا استحصال یا بالجبر کرنے یا مال کے واپس کردینے پر مجبور کرنیکے لئے حبس بیجا	۳۴۸
جبر مجرمانہ اور حملے کے بیان میں	
جبر	۳۴۹
جبر مجرمانہ	۳۵۰
حملہ	۳۵۱
باعث سخت اشتعال طبع کے علاوہ اور طرح پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنے کی سزا	۳۵۲
سرکاری ملازم کو اپنی خدمت ادا کرنے سے ڈرا کر باز رکھنے کے لئے حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۳
کسی عورت کی عفت میں خلل ڈالنے کی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۴
سخت اشتعال طبع کے علاوہ اور طرح پر کسی شخص کو بیجا محنت کرنیکی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۵
اس مال کے سرقے کے ارتکاب کے اقدام میں حملہ یا جبر مجرمانہ جسکو کوئی شخص لئے ہوئے ہو	۳۵۶
کسی شخص کے حبس بیجا کے اقدام میں حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۷
سخت اشتعال طبع پر حملہ یا جبر مجرمانہ	۳۵۸
انسان کو لے بھاگنے اور بھگا لیجانے اور غلام بنانے اور فحش بجبر لینے کے بیان میں	
انسان کو لے بھاگنا	۳۵۹

خلاصہ مضامین	دفعات	خلاصہ مضامین	دفعات
دغا کی سزا - - -	۴۱۷	کسی مالیت کی مویشی وغیرہ کو پچاس روپے کی مالیت کے کسی حیوان کو مار ڈالنے یا اسکے کسی عضو کو بیکار کر نیسے نقصان رسانی -	۴۲۹
دغا اس علم سے کہ اُس سے زیان بیجا کسی شخص کو پہونچے جس کے استحقاق کی مخالفت مجرم پر واجب ہے - -	۴۱۸	آبیاری کے کاموں میں نقصان پہونچانے سے	
دوسرا شخص بنانے سے دغا کرنیکی سزا	۴۱۹	بطور بیجا پانی کا رُخ پھیر نیسے نقصان رسانی	۴۳۰
مال کے حوالہ کرنے کو دغا اور بد دیانتی سے تحریک کرنا - - -	۴۲۰	شارع عام یا پل یا دریا یا نہر نے آب کو نقصان پہونچانے سے نقصان رسانی -	۴۳۱
فریب آمیز و تلفیوں اور مال کو فریب سے قبضے سے علیحدہ کرنیکے بیان میں		سیلاب پھیلانے یا بند روعام کے روکنے سے جس سے مضرت ہوتی ہو نقصان رسانی	۴۳۲
فرضی ہوں میں تقسیم کے روکنے کے لئے بد دیانتی یا فریب سے مال کو دور کرنا یا چھپانا	۴۲۱	ناٹھ ہو عوض یا نشان سمندری کو تباہ کرنے یا اسکی بیکار بنا دینے کرنی یا کسی قدر بیکار کر دینے سے نقصان رسانی - -	۴۳۳
قرض کو قرض خواہوں کو بیجا نے سے بد دیانتی یا فریب سے روکنا - -	۴۲۲	نشان زمین جو بحکم سرکار قائم ہوا ہو تباہ کرنے یا اسکی بیکار جانے وغیرہ سے	
دیوالہ نکالنے کی بد دیانتی یا فریب سے تکمیل کرنا جسمیں بعض قرضخواہوں کا جھوٹا بیان لکھا ہے -	۴۲۳	نقصان رسانی - -	۴۳۴
مال کو بد دیانتی یا فریب سے دور کرنا یا چھپانا	۴۲۴	بنا کیلئے نک یا بند سے آرجا نیوالے پانی کے متعلق روپیہ تک یا پیداوار کشتکاری کی جو رُپیہ میں دس روپیہ تک مضرت	
نقصان رسانی کے بیان میں			
نقصان رسانی - - -	۴۲۵		
نقصان رسانی کی سزا - -	۴۲۶	پہونچانیکی نیت سے نقصان رسانی - آگ سے یا فلک سے آرجا نیوالے مادے	۴۳۵
نقصان رسانی کے ذریعہ سے پچاس روپیہ تک مضرت پہونچانا - - -	۴۲۷	سے نقصان رسانی گھر وغیرہ کے تباہ کرنیکی نیت سے پھٹے ہوئے مرکب تری یا ۵۰ من کے مرکب تری کو تباہ کرنے یا اُس کے سیطر ہونے میں خلل انداز کی نیت سے نقصان رسانی	۴۳۶
دس روپے کی مالیت کے کسی حیوان کو مار ڈالنے یا اس کے کسی عضو کو بیکار کرنے سے نقصان رسانی	۴۲۸		۴۳۷

خلاصہ مضامین	دفعات
کسی شخص کو ہلاکت یا ضرر شدید کی تخویف کے ذریعے سے استحصال بالجبر	۳۸۶
استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو ہلاکت یا ضرر شدید کی تخویف	۳۸۷
کسی جرم کی تہمت لگانیکی دھمکی سے استحصال بالجبر کرنا جسکی پاداش میں موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور وغیرہ کی سزا مقرر ہے	۳۸۸
استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو جرم کی تہمت لگانیکی تخویف	۳۸۹
سرقہ بالجبر و ڈکیتی کے بیان میں	
سرقہ بالجبر	۳۹۰
جس حالت میں سرقہ سرقہ بالجبر ہے	″
جس حالت میں استحصال بالجبر سرقہ بالجبر ہے	″
ڈکیتی	۳۹۱
سرقہ بالجبر کی سزا	۳۹۲
سرقہ بالجبر کے ارتکاب کا اقدام	۳۹۰
سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں بالارادہ ضرر پہونچانا	۳۹۴
ڈکیتی کی سزا	۳۹۵
ڈکیتی قتل عمد کے ساتھ	۳۹۶
سرقہ بالجبر یا ڈکیتی ہلاک کرنے یا ضرر شدید پہونچانے کے اقدام کے ساتھ	۳۹۷
سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام	۳۹۸
حربہ مہلک سے مسلح ہونیکی حالت میں	۳۹۸

خلاصہ مضامین	دفعات
ڈکیتی کے ارتکاب کیلئے تیاری کرنا	۳۹۹
ڈکیتیوں کے گروہ کے شریک ہونیکی سزا	۴۰۰
چور (۱) کے گروہ میں شریک ہونیکی سزا	۴۰۱
ڈکیتی کے ارتکاب کیلئے جمع ہونا	۴۰۲
مال کے تصرف بیجا مجرمانہ کے بیان میں	
بددیانتی سے مال کا تصرف بیجا	۴۰۳
بددیانتی سے اس مال کا تصرف بیجا جو مرنے کے وقت شخص متوفی کے قبضے میں تھا	۴۰۴
خیانت مجرمانہ کے بیان میں	
خیانت مجرمانہ	۴۰۵
خیانت مجرمانہ کی سزا	۴۰۶
مال بھیجا ہوا لے دینے سے خیانت مجرمانہ	۴۰۷
متعدد لوگوں کے حق میں خیانت مجرمانہ	۴۰۸
سرکاری ملازم یا جہاز کے سوداگر یا ایجنٹ سے خیانت مجرمانہ	۴۰۹
مال مسروقہ کے بیان میں	
مال مسروقہ	۴۱۰
مال مسروقہ بددیانتی سے لینا	۴۱۱
مال مسروقہ بارتکاب ڈکیتی بددیانتی سے لینا	۴۱۲
مال مسروقہ کا عادتاً کاروبار کرنا	۴۱۳
مال مسروقہ چھپانے میں مدد دینا	۴۱۴
دغا کے بیان میں	
دغا	۴۱۵
دوسرا شخص بنانے سے دغا	۴۱۶

خلاصہ مضامین	دفعات
اُن جرموں کے بیان میں جو دستاویزوں اور حرفے یا ملکیت کے نشانوں سے متعلق ہیں	
جعلسازی - - - -	۴۶۳
جھوٹی دستاویز بنانا - -	۴۶۴
جعلسازی کی سزا - - -	۴۶۵
کورٹ کے کاغذ رشتہ یا عام رجسٹر وغیرہ کو جعلی بنانا - - -	۴۶۶
کفالۃ المال یا وصیت نامہ وغیرہ کا جعلی بنانا	۴۶۷
دغا کے لئے جعلسازی - -	۴۶۸
نیکنامی کو گزند پہونچانیکے لئے جعلسازی	۴۶۹
جعلی دستاویز - - -	۴۷۰
جعلی دستاویز کو اصلی دستاویز کی حیثیت سے کام میں لانا - - -	۴۷۱
جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے جو دفعہ ۴۶۷ کی رو سے منوجب سزا ہے ملتبس مہر وغیرہ بنانا یا پاس رکھنا - - -	۴۷۲
جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے جس کی دوسری سزا مقرر ہے ملتبس مہر وغیرہ بنانا یا پاس رکھنا - - -	۴۷۳
دستاویز مذکورہ دفعہ ۴۶۶ یا ۴۶۷ کو جعلی جانکر اور بحیثیت اصلی کام میں لانیکی نیت سے پاس رکھنا - - -	۴۷۴
علامت یا نشان کی تلبیس جو دستاویز اصلی	

خلاصہ مضامین	دفعات
مذکورہ دفعہ ۴۶۷ کی تصدیق کے لئے کام میں آئے یا ملتبس نشان کئے ہوئے مادے کو پاس رکھنا - - -	۴۷۵
علامت یا نشان کی تلبیس جو دستاویزوں سوائے دستاویز مذکورہ دفعہ ۴۶۷ کی تصدیق کے کام میں آئے یا ملتبس نشان کئے ہوئے مادے کو پاس رکھنا - -	۴۷۶
وصیت نامے یا متبنے کرنیکے اجازت نامے یا کفالۃ المال پر فریب سے خط نسخ کھینچنا یا اُس کا تلف کرنا وغیرہ - -	۴۷۷
حساب جھوٹا بنانا - -	۴۷۷ (الف)
حرفے اور ملکیت کے اور دوسرے نشانوں کے بیان میں	
نشان حرفہ - - -	۴۷۸
اسٹامپ ایکٹ مجریہ سنہ ۴۶ و ۴۷ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۵۷ - -	،،
نشان ملکیت - - - -	۴۷۹
جھوٹے نشان حرفے کا کام میں لانا	۴۸۰
جھوٹے نشان ملکیت کا کام میں لانا	۴۸۱
جھوٹے نشان حرفے یا نشان ملکیت کو کام میں لانے کی سزا - -	۴۸۲
اُس نشان حرفہ یا نشان ملکیت کی تلبیس جس کو کوئی اور شخص کام میں لاتا ہے - - - -	۴۸۳

خلاصہ مضامین	دفعات
سزائے نقصان رسانی مذکورہ دفعہ ۴۳۷ جبکہ ارتکاب اُس کا آگ یا بہک سے اُڑ جانیوالے مادے سے ہو	۴۳۸
سرقہ وغیرہ کے ارتکاب کی نیت سے مرکب تری کو کم عمق پانی کی زمین پر یا کنارے پر قصداً ٹکرانے کی علت میں سزا	۴۳۹
ہلاکت یا ضرر پہونچانے کی تیاری کے بعد نقصان رسانی کا ارتکاب	۴۴۰
مداخلت بیجا مجرمانہ کے بیان میں	
مداخلت بیجا مجرمانہ	۴۴۱
مداخلت بیجا بخانہ	۴۴۲
مخفی مداخلت بیجا بخانہ	۴۴۳
مخفی مداخلت بیجا بخانہ بوقت شب	۴۴۴
نقب زنی	۴۴۵
نقب زنی وقت شب	۴۴۶
مداخلت بیجا مجرمانہ کی سزا	۴۴۷
مداخلت بیجا بخانہ کی سزا	۴۴۸
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا موت ہے	
مداخلت بیجا بخانہ	۴۴۹
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے مداخلت بیجا بخانہ	۴۵۰
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا قید ہے	
مداخلت بیجا بخانہ	۴۵۱
ضرر پہونچانے یا حملہ کرنے یا مزاحمت بیجا	

خلاصہ مضامین	دفعات
کرنے کی تیاری کے بعد مداخلت بیجا بخانہ	۴۵۲
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی کی سزا	۴۵۳
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا قید ہے	
مخفی مداخلت بیجا بخانہ	۴۵۴
ضرر پہونچانے یا حملہ کرنے یا مزاحمت بیجا کرنیکی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی	۴۵۵
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب کی سزا	۴۵۶
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا قید ہے مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب	۴۵۷
ضرر پہونچانے یا حملہ کرنے یا مزاحمت بیجا کرنیکی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب	۴۵۸
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی کے ارتکاب کیحالت میں ضرر شدید پہونچانا	۴۵۹
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب میں کل شر کا مستوجب سزا ہیں جبکہ	
ہلاکت یا ضرر شدید کا اُنمیں سے کوئی باعث ہو	۴۶۰
کوئی ظرف توڑ کر یا دیانتی سے توڑ کر کھولنا جس میں مال ہو	۴۶۱
اُسی جرم کی سزا جبکہ محافظ مرتکب ہو	۴۶۲
باب (۱۸)	

خلاصہ مضامین	دفعات
کسی مقدمے کی حقیقت حال جس کا فیصلہ کورٹ میں ہوا یا گواہوں اور اور لوگوں کا طریق عمل جو اُس سے تعلق رکھتے ہوں - -	۴۹۹
عامہ خلائق کے سامنے عمل کا حسن و قبیح سرزنش جو کوئی شخص نیک نیتی کیساتھ کرے جو دوسرے شخص پر اقتدار جائز رکھتا ہو شکایت جو شخص ذی اختیار کے سامنے نیک نیتی سے پیش کی جائے - -	،،
انتظام جو کوئی شخص اپنی یا غیر کی اغراض کی حفاظت کیلئے نیک نیتی سے کرے -	،،
تحذیر کرنا جس سے جس شخص کا فائدہ جس کو تحذیر کیجئے یا عامہ خلائق فائدہ پہنچتا ہے	،،
آلہ حیثیت عرفی کی سزا - -	۵۰۰
کوئی مضمون چھاپنا یا کندہ کرنا جس کا مزیل حیثیت عرفی ہونا علم میں ہونا -	۵۰۱
کسی چھپے ہوئے یا کندہ کئے ہوئے مادے کی فروخت جسمیں کوئی مضمون مزیل حیثیت عرفی ہو - - - -	۵۰۲
باب (۲۲)	
توہین مجرمانہ و توہین مجرمانہ و رنج دہی مجرمانہ کے بیان میں	
توہین مجرمانہ	۵۰۳

خلاصہ مضامین	دفعات
ہتک خلق اندازی کی نیت سے توہین بالقصد	۵۰۴
بیانات جو منجر بہ نقصان رسانی عام ہوں	۵۰۵
تخویف مجرمانہ کی سزا - -	۵۰۶
اگر دہمکی ہلاکت یا ضرر شدید وغیرہ پہنچانے کے لئے ہو - - -	،،
کسی بے نام مکاتبے سے تخویف مجرمانہ -	۵۰۷
فعل جو کسی شخص کو یہ باور کرنیکی تحریک سے کہ وہ مورد غضب الٰہی کیا جائیگا کرایا گیا	۵۰۸
لفظ یا حرکت یا فعل جس سے کسی عورت کی تنہ ساری کی توہین منظور ہے -	۵۰۹
عامہ خلائق کے سامنے کسی متشنی کا نمائشی	
باب (۲۳)	
جرموں کے ارتکاب کرنیکے اقدام کے بیان میں	
اُن جرموں کے ارتکاب کے اقدام کی سزا جن کی پاداش میں حبس بعبور دریائے شور یا قید مقرر ہو - - -	۵۱۱

خلاصہ مضامین	دفعات
تلبیس ایسے نشان کی جو سرکاری ملازم کام میں لاتا ہے	۴۸۴
کسی نشان حرفہ یا نشان ملکیت کی تلبیس کیلئے کسی آلہ کا بنانا یا پاس رکھنا	۴۸۵
ایسے اسباب کا بیچنا جس پر تلبیس نشان حرفہ یا نشان ملکیت رہے	۴۸۶
کسی ظرف پر تجویز اسباب سے کوئی جھوٹا نشان بنانا	۴۸۷
کسی ویسے جھوٹے نشان کے کام میں لانیکی سزا	۴۸۸
نشان ملکیت میں نقصان پہونچانے کی نیت سے کارسازی کرنی	۴۸۹
کرنسی نوٹوں اور بنک نوٹوں کے بیان میں	
کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کی تلبیس	۴۸۹ (الف)
جعلی یا تلبیس کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کو اصلی نوٹوں کی حیثیت سے کام میں لانا	۴۸۹ (ب)
جعلی یا تلبیس کرنسی نوٹوں کو پاس رکھنا	۴۸۹ (ج)
کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کے جعلی بنانے یا اُنکے تلبیس کرنے کیلئے آلات یا سامان بنانا یا پاس رکھنا	۴۸۹ (د)
باب (۱۹)	
خدمت کے معاہدوں کے نقص مجرمانہ کا	
بموجب ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۹۲۵ یکم اپریل سنہ ۱۹۲۶	

خلاصہ مضامین	دفعات
سے منسوخ کیا گیا۔	
باب (۲۰)	
اُن جرموں کے بیان میں جو ازدواج سے تعلق رکھتے ہیں	
ہمیشگی کو کسی عورت سے ازدواج جائز کے دھوکے کے دینے سے تحریک کرنے کی سزا	۴۹۳
شوہر زندہ کے ایسا جانتے ہوئے نکاح	
ازدواج کرنا	۴۹۴
وہی جرم مع اخفائے ازدواج سابق سے شخص سے جس کے ساتھ پچھلا ازدواج ہوا	۴۹۵
جبر کرنے ازدواج جائز کے فریب سے بیعت ازدواج کا ادا کرنا	۴۹۶
زنا	۴۹۷
بہ نیت مجرمانہ کسی عورت کو بھگا کر لے جانا یا لے آکر اپنے پاس رکھنا	۴۹۸
باب (۲۱)	
ازالہ حیثیت عرفی	۴۹۹
کسی سچی بات کا شائع کرنا بامنشا کرنا عامہ خلائق کے فائدہ کیلئے درکار ہے۔	〃
سرکاری ملازموں کا طریق عمل بحیثیت اُنکی ملازمت کے	〃
کسی شخص کا طریق عمل بہ نسبت کسی معاملہ عامہ خلائق کے	〃
کورٹوں کی کارروائی کی کیفیتوں کو مشتہر کرنا	〃

سنہ ۱۸۹۷ء جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو ان کا ہر حصہ باستثنا سلطنت متحدہ انگلینڈ و اسکاٹلینڈ و آئرلینڈ کے مراد ہوگا اور جہاں اُن قلمروں کے حصے کسی سنٹرل (اعلیٰ) اور لوکل (مقامی) دونوں واضعان قانون کے ماتحت ہوں تو وہ کُل حصے جو سنٹرل واضعان قانون کے ماتحت ہوں اس تعریف کی اغراض کے لئے ایک ہی برٹش قلمرو مقبوضہ سمجھے جائیں گے۔

اور بہ الفاظ برٹش انڈیا سے حسب معنی تعریف دفعہ ۳ ضمن ۷ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۹۷ء درجناب ملکہ معظمہ کی قلمروں کے اندر کے کُل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہوں گے جن پر بوقت موجودہ جناب ملکہ معظمہ بذریعہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا بذریعہ گورنر یا اور عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے فرمانروا ہوں لیکن اس میں دیسی خود مختار رؤسا کی ریاستیں اور محالات باجگذار داخل نہیں ہیں اس لئے بجز خاص احکام مجموعہ ہذا کے ان قلمرو ان میں مجموعہ ہذا کا نفاذ کلیتاً بمثل حدود برٹش انڈیا قابل نفاذ ہوگا۔ مثلاً پٹیالہ و سنگرور و نابھہ وغیرہ ریاستہائے بیرون حدود برٹش انڈیا متصور ہونگی۔

اور الفاظ ہندوستان و پنجاب قلمرو ملکہ معظمہ کے اندر بجز خاص خود مختار رؤساء کی قلمرو امر معاہدہ کے حسب معنی دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند برٹش انڈیا میں داخل ہیں۔

اور معہذا ریلوے سٹیشن و چھاؤنی ہائے و مقامات جو بذریعہ اشتہار مندرجہ فہرست ۱۲ سنہ ۱۸۷۴ء قوانین مجریہ سنہ ۳۳ جلوس وکٹوریہ معظمہ باب سوم مجموعہ تعزیرات ہند بیرون حصص برٹش انڈیا میں نافذ ہونا قرار دیا گیا ہے۔ جس کو بذریعہ مطبوعہ گزٹ آف انڈیا یا بذریعہ قوانین مقامی جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری سے وضع کئے گئے ہیں۔ دیسی ریاستوں یا ان کے حصص پر وسعت دی گئی ہے اور بعض دیسی روسا نے ضروری ترمیمات یا بغیر تبدیلیات یا ترمیمات کے مجموعہ ہذا کا نفاذ اپنی حکومت کے قلمرو میں منظور کر کے زیر عمل کر لیا ہے

اور مجموعہ ہذا میں بہ ترتیب ابواب مقرر کر کے ان الفاظ قانونی کی تعریف کی گئی ہے اور جو اُن کے معنی درج کئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جہاں کہیں وہ الفاظ دفعات مجموعہ ہذا میں کسی موقعہ محل پر مستعمل ہوں اُن کے معنی وہی لئے جائیں گے۔ جو ابتداً بیان کئے گئے

شرح مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

یعنے

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

جو کہ

مورخہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۸۶۰ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کی پیشگاہ سے حال تک کی ترمیمات واصطلاحات کے ساتھ منظور ہوا

باب (۱)

مقدمہ

تمہید چونکہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ برٹش انڈیا کے واسطے ایک عام مجموعہ قوانین تعزیرات ہند مہیا کیا جائے۔ لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

نام مجموعہ وحدود وقلمرو جس میں یہ مجموعہ نافذ ہوگا

دفعہ ۱۔ اس ایکٹ کا نام مجموعہ قوانین تعزیرات ہند ہوگا اور یہ اس تمام قلمرو میں نافذ ہوگا جو حسب منشائے باب ۱۰۶۔ ایکٹ آف پارلیمنٹ موسومہ ایکٹ متضمن احسن انتظام ہند مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار میں آئی ہے یا آئندہ آئے۔

شرح بدفعہ ہذا نام مجموعہ قانون اور اس کا نفاذ ہر تمام قلمرو گورنمنٹ جو ایکٹ پارلیمنٹ تنظیم ہند مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے بموجب ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اختیار میں آچکی تھی یا آئندہ کو قبضہ اقتدار میں آوے۔ وضع کیا گیا ہے۔ اور بوجہ قبل از وقت عدم شائع ہونے ترجمہ مجموعہ ہند اس کا نفاذ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ء سے ہوا ہے جس سے اصولاً جملہ تعزیری احکام ماقبل مشابہ احکام مجموعہ تعزیرات ہند منسوخ تصور کئے جائینگے اور الفاظ برٹش قلمرو مقبوضہ مستعملہ دفعہ ہذا حسب منشائے دفعہ ۳ ضمن ۵ ایکٹ ۱۴

اس ریاست غیر کو جس کے علاقہ میں وہ فوج مقیم ہے ان کے اختیار سماعت سے مستثنےٰ کیا گیا ہے۔ سمندر کے کنارے سے تین میل تک ارتکاب جرم کی سماعت کا اختیار عدالت برٹش انڈیا متعلقہ کو حاصل ہے۔

سزائے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر واقعہ ہوا ہو

دفعہ ۲ - ہر ایک شخص جو قلمرو مذکور میں ایسے فعل یا ترک فعل کا مجرم ہو جو اس مجموعہ کے خلاف ہو۔ وہ اسی مجموعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا نہ کسی اور قانون کے مطابق۔

شرح مجموعہ تعزیرات ہند ایک مکمل قانون ان خلاف ورزیوں کی سزاؤں اور تاوانوں کا ہے کہ جس میں کسی شخص کا فعل یا ترک فعل بحالات واقعہ از روئے مجموعہ ہذا جرم ہوتا ہو تو وہ شخص خواہ کسی حیثیت یا قومیت یا درجہ یا ذات کا ہو وہ اسی مجموعہ کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔ نہ کسی اور قانون کے مطابق ذمہ وار ہوگا یعنے اگر کوئی واقعہ بلحاظ حالات واقعات جرم مجموعہ ہذا و جرم کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتا ہو اور ملزم کو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیگئی ہو تو بدینوجہ کہ وہی واقعات داخل قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتے ہیں حکم سزا منسوخ نہ ہوگا۔ مثلاً۔ حسب دفعہ ۲۸ - اطلاعدہی جرائم ایکٹ اسلحہ بمثل قاعدہ دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری قریب تر عہدہ دار پولیس یا مجسٹریٹ کو دینی لازمی قرار دی گئی ہے اور عدم اطلاعدہی بموجب ایکٹ اسلحہ قابل سزا ہے۔ تو بجائے کارروائی زیر ایکٹ اسلحہ برخلاف تارک اطلاع شخص کے حسب دفعہ ۲ مجموعہ ہذا بانضمام دفعہ ۱۰ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حکم سزا صادر کیا جا سکتا ہے اور حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی شخص کے مرتکب جرم ہونے کی صورت میں بصورت خاص واقعہ متعلقہ بموجب دفعہ ۳ تعزیرات ہند عمل ہوگا۔

اور دفعہ ہذا کے الفاظ سے مجموعہ ہذا کا اطلاق بجز فہرست متذکرہ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء برٹش انڈیا کے تمام حصص میں کر دیا گیا ہے اور اس جرم کے انسداد کے لئے جو برٹش انڈیا میں ہوا ہو کوئی خاص میعاد مقرر نہیں ہے بلکہ ارتکاب جرم کے بعد ہر وقت استغاثہ کیا جا سکتا ہے اور افسر با تعلق سرکاری ملازم مجاز ہے کہ اس میں اپنے اختیار قانونی کو عمل میں لاکر حسب قاعدہ عمل کرے اور کوئی شخص بلا امتیاز قوم یا رتبہ

ہیں۔ جن کے استعمال اور معنی کے متعلق بدفعہ ۷ تعزیرات ہند وضع کیا گیا ہے کہ بہ الفاظ جہاں تشریح اس مجموعہ میں کسی محل پر ہوئی ہے۔ اسی تشریح کی رعایت سے اس مجموعہ میں ہر جگہ مستعمل ہوا ہے۔ اور جہاں ترتیب ابواب جرائم وضع کی گئی ہے۔ وہاں اول ہر ایک جرم کی تعریف کی گئی ہے۔ جن کے تعریف و معنی پر ہی مقدمات میں استدلال کیا جاتا ہے۔

اور مجموعہ ہذا میں ہر دفعہ کے تحت تمثیلات وضع کی گئی ہیں۔ جو اصلی الفاظ قانونی دفعات متعلقہ کی توضیح و تشریح کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ لیکن جو تمثیل اصلی الفاظ قانونی دفعہ متعلقہ کی تطبیق نہ کرے بلکہ تکذیب کرے تو وہ تمثیل جرم قانون متصور نہ ہوگی۔

اور اصلی غائت وضع مجموعہ ہذا یہ اصول امن و جرائم یعنی تحفظ تنظیم حکومت و دلآسائش جان و مال عام خلائق اور ہر مذہب و ملت کے مراسم و احساسات و طریق و اعمال پر ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق و اختیار پر بانضباط قانون عمل پیرا ہو کر آزادانہ زندگی بسر کرے۔ اور جو شخص خلاف کسی حکم مجموعہ ہذا کے ارتکاب کرے اور قبل اس کے کہ تحقیقات ضابطہ سے اس کی جرمیت ثابت ہووے۔ اصولاً اس شخص کو بیگناہ قیاس کیا جاوے تاوقتیکہ وہ حسب قاعدہ مجرم ثابت نہ ہووے۔ کیونکہ بلحاظ اصول قانون کسی بے گناہ شخص کا بغیر کسی طریقہ قانونی یا بطریق قانونی نہ پایا جانا بمقابلہ کئی مجرمان کے رہا ہو جانے کے نہایت بد تر قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ فوجداری مقدمات میں اصلیت واقعہ کی تحقیقات بشہادت معتبر بلاواسطہ اور قابل وقعت سے کی جاکر ملزم کی مجرمیت ثابت کیجاوے اور جہاں مبہم و مشتبہ صورت کسی قسم کی معلوم ہووے وہاں ملزم کو استفادہ شبہ دیا جاکر رہا کر دیا جاوے۔ یہی اصول قانون اور منشا و منعان قانون و عملدرآمد رولنگز آف ہائیکورٹس ہے۔

سفیران سفیران ممالک غیر چونکہ اپنے آقاؤں کی طرف سے متعین ہوتے ہیں اور ان کو ان کا قائمقام سمجھا گیا ہے۔ اس لئے ان کے خلاف کسی کارروائی جرم کی سماعت اس سلطنت کو حاصل ہے جس کا وہ سفیر مقرر کیا ہوا ہے اور جس سلطنت میں مقیم ہے اسکو اختیار سماعت نہیں ہے اور ایسا ہی جب کسی غیر ریاست کی فوج کسی دوسری ریاست غیر میں مقیم ہو

اس ریاست غیر کو جس کے علاقہ میں وہ فوج مقیم ہے ان کے اختیار سماعت سے مستثنےٰ کیا گیا ہے۔ سمندر کے کنارے سے تین میل تک ارتکاب جرم کی سماعت کا اختیار عدالت برٹش انڈیا سے متعلقہ کو حاصل ہے۔

سزائے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر واقعہ ہوا ہو

دفعہ ۲ - ہر ایک شخص جو قلمرو مذکور میں ایسے فعل یا ترک فعل کا مجرم ہو جو اس مجموعہ کے خلاف ہو۔ وہ اسی مجموعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا نہ کسی اور قانون کے مطابق۔

شرح مجموعہ تعزیرات ہند ایک مکمل قانون اُن خلاف ورزیوں کی سزاؤں اور تاوانوں کا ہے کہ جس میں کسی شخص کا فعل یا ترک فعل بحالات واقعہ از روئے مجموعہ ہذا جرم ہوتا ہو تو وہ شخص خواہ کسی حیثیت یا قومیت یا درجہ یا ذات کا ہو وہ اسی مجموعہ کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔ نہ کسی اور قانون کے مطابق ذمہ وار ہوگا یعنے اگر کوئی واقعہ بلحاظ حالات واقعات جرم مجموعہ ہذا و جرم کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتا ہو اور ملزم کو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیگئی ہو تو بدیں وجہ کہ وہی واقعات داخل قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتے ہیں حکم سزا منسوخ نہ ہوگا۔ مثلاً۔ حسب دفعہ ۲۸۔ اطلاع دہی جرائم ایکٹ اسلحہ بمثل قاعدہ دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری قریب تر عہدہ دار پولیس یا مجسٹریٹ کو دینی لازمی قرار دی گئی ہے اور عدم اطلاع دہی بموجب ایکٹ اسلحہ قابل سزا ہے۔ تو بجائے کارروائی زیر ایکٹ اسلحہ برخلاف تارک اطلاع شخص کے حسب دفعہ ۲ مجموعہ ہذا بانضمام دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حکم سزا صادر کیا جا سکتا ہے اور حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی شخص کے مرتکب جرم ہونے کی صورت میں بصورت خاص واقعہ متعلقہ بموجب دفعہ ۳ تعزیرات ہند عمل ہوگا۔

اور دفعہ ہذا کے الفاظ سے مجموعہ ہذا کا اطلاق بجز فہرست متذکرہ ۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء برٹش انڈیا کے تمام حصص میں کر دیا گیا ہے اور اُس جرم کے انسداد کے لئے جو برٹش انڈیا میں ہوا ہو کوئی خاص میعاد مقرر نہیں ہے بلکہ ارتکاب جرم کے بعد ہر وقت استغاثہ کیا جا سکتا ہے اور افسر با تعلق سرکاری ملازم مجاز ہے کہ اس میں اپنے اختیار قانونی کو عمل میں لاکر حسب قاعدہ عمل کرے اور کوئی شخص بلا امتیاز قوم یا رتبہ

ہیں۔ جن کے استعمال اور معنی سے متعلق یہ دفعہ تعزیرات ہند وضع کیا گیا ہے کہ یہ لفظ جہاں تشریح اس مجموعہ میں کسی محل پر ہوئی ہے۔ اسی تشریح کی رعایت سے اس مجموعہ میں ہر جگہ مستعمل ہوا ہے۔ اور جہاں ترتیب ابواب جرائم وضع کی گئی ہے۔ وہاں اول ہر ایک جرم کی تعریف کی گئی ہے۔ جن کے تعریف و معنی پر ہی عدالت میں استدلال کیا جاتا ہے۔

اور مجموعہ ہذا میں ہر دفعہ کے تحت تمثیلات وضع کی گئی ہیں۔ جو اصلی الفاظ قانونی دفعات متعلقہ کی توضیح و تشریح کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ لیکن جو تمثیل اصلی الفاظ قانونی دفعہ متعلقہ کی تطبیق نہ کرے بلکہ تکذیب کرے تو وہ تمثیل جرم قانون متصور نہ ہوگی۔

اور اصلی غائت وضع مجموعہ ہذا امن و امان اور حصول انسداد جرائم بہ تحفظ منظور حکومت و آسائش جان و مال عام خلائق اور ہر مذہب و ملت کے مراسم و عادات و اخلاق و اعمال پر ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق و اختیار پر بالضباط قانون عمل پیرا ہو کر امن و امان زندگی بسر کرے۔ اور جو شخص خلاف کسی حکم مجموعہ ہذا کے ارتکاب کرے اور قبل اس کے کہ تحقیقات ضابطہ سے اس کی جرم ثابت ہووے۔ اصولاً اس شخص کو بیگناہ قیاس کیا جاوے تاوقتیکہ وہ حسب قاعدہ مجرم ثابت نہ ہووے۔ کیونکہ بلحاظ اصول قانون کسی بے گناہ شخص کا بغیر کسی طریقہ قانونی یا بطریق قانونی نہ پایا جانا بمقابلہ کئی مجرمان کے رہا ہو جانے کے نہایت بدتر قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ فوجداری مقدمات میں اصلیت واقعہ کی تحقیقات بشہادت معتبر بلاواسطہ اور قابل وقعت سے کی جاکر ملزم کی مجرمیت ثابت کی جاوے اور جہاں مبہم و مشتبہ صورت کسی قسم کی معلوم ہووے وہاں ملزم کو استفادہ اشتباہ دیا جاکر رہا کر دیا جاوے۔ یہی اصول قانون اور منشا و منعان قانون و عملدرآمد دولگز آف ہائیکورٹس ہے۔

سفیران سفیران ممالک غیر چونکہ اپنے آقاؤں کی طرف سے متعین ہوتے ہیں اور ان کو ان کا قائمقام سمجھا گیا ہے۔ اس لئے ان کے خلاف کسی کارروائی جرم کی سماعت اس سلطنت کو حاصل ہے جس کا وہ سفیر مقرر کیا ہوا ہے اور جس سلطنت میں مقیم ہے اسکو اختیار سماعت نہیں ہے اور ایسا ہی جب کسی غیر ریاست کی فوج کسی دوسری ریاست غیر میں مقیم ہو

نہ کسی اور قانون کے مطابق سزا دی جاوے گی۔ اور اگر وہ فعل یا ترک فعل زیر دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند داخل نہ ہو تو وہ ملزم بموجب ایکٹ مخصص الامر یا مقام جیسا کہ صورت ہو مستوجب سزا ہوگا۔

اور دفعہ مذکور کے وضع کرنے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ ہر ایک شخص خواہ وہ کسی منصب یا درجہ یا حیثیت یا قومیت یا ذیل یا رتبہ یا ذات کا ہو۔ اور وہ کسی ایسے فعل یا ترک فعل کا مجرم ہو جو مجموعہ تعزیرات ہند کے احکام کے خلاف ہو وہ اسی مجموعہ تعزیرات ہند کے مطابق مستوجب سزا ہوگا۔ جس سے ہماری محسن گورنمنٹ کی معدلت گستری ظاہر ہوتی ہے کہ حکومت نے بغیر کسی قانونی استثنائی صورت کے استفادہ کے کسی شخص کی بلحاظ اس کے درجہ یا حیثیت یا عہدہ یا قومیت وغیرہ کے کوئی رعایت خاص نہیں رکھی ہے عام اس سے کہ حکومت کی جانب سے امتیازیہ عہدہ پر مقرر کیا گیا ہو اور وہ رعیت برطانیہ ہو یا نہ ہو بہر کیف ہر ایک شخص مرتکب جرم کو حسب مجموعہ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا ہے خواہ وہ قابل سماعت شاہی کورٹ آف لندن کے ہو۔

اور اجرائے استغاثہ کے لئے کوئی خاص میعاد نہیں ہے مستغیث ہر وقت استغاثہ کر سکتا ہے لیکن بادشاہ وقت کے خلاف کوئی استغاثہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے معاملہ میں کسی کو اختیار سماعت نہیں ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس جو شخص شارع عام پر اپنا مال پھیلا دے کہ باعث تکلیف عام حسب تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند ہووے اور مدارس لوکل بورڈ ایکٹ کی رو سے اس شخص کا وہ فعل جرم ہو۔ تو لوکل بورڈ یا اس کے ملازمان کو اس شخص کے خلاف کارروائی جرم تعزیرات ہند کے مطابق عمل کرنے کے حق کے منافی نہیں ہے۔ ان کو اختیار ہے کہ ملزم کے خلاف بجائے ایکٹ لوکل بورڈ کے مطابق ذمہ واری مواخذہ عمل میں لانے کے تعزیرات ہند کے مطابق مواخذہ کرے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۲۴ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۲۴۳۔ ۵۲ مدراس صفحہ ۷۹۔ ۵۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۱۵۔ ۲۸ مدراس لاویکلی صفحہ ۶۲۱۔ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۳۱۷۔

یا ذات یا فرقہ کے بجز کسی استثنائی صورت قانونی کے ارتکاب جرم کی سزا سے سبکدوش نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن بادشاہ کے مقابلہ میں چونکہ اختیار سماعت نہیں ہوتا ہے اصلئے بادشاہ مستثنےٰ تصور کیا گیا ہے۔ اور نیز قانون بین الاقوام کے مطابق بادشاہ دوسری سلطنت کی عدالتوں کو بھی ویسا ہی اس کے مقابلہ میں اختیار سماعت نہیں جیسا کہ اُس کی اپنی سلطنت میں کسی عدالت کو اختیار سماعت نہیں ہے۔

اور حدود برٹش میں تمام قلمرو خشکی و آبہائے و بندرگاہ وغیرہ داخل ہیں عام اس سے کہ جرم کا ارتکاب سمندر میں بحدود علاقہ برٹش انڈیا میں ہو یا کسی خشک مقام یا بندرگاہ پر ہو۔ برٹش انڈیا کی عدالتوں کو اختیار سماعت ہوگا۔ لیکن جنگی جہازہائے ممالک غیر آبہائے قلمرو پر بموجب ایکٹ سنہ ۴۱ و ۴۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۶۳ سنہ ۱۸۷۸ء و ایڈمرلٹی اختیار سماعت ہوگا۔

ہندوستان و پنجاب کے رؤسا و بعض جاگیرداران جن کا گورنمنٹ برطانیہ سے پولیٹیکل اتحاد و راہ و رسم دوستانہ ہوتا ہے نہ تو وہ رعیت برطانی ہیں اور نہ ان کی قلمرو برٹش انڈیا ہے اگر وہ مجموعہ تعزیرات ہند کے جرم کا ارتکاب کریں تو ان کی کسی عدالت کو ان کے معاملہ میں ارتکاب جرم کا اختیار سماعت نہیں ہوتا ہے اور نہ وہ حسب مجموعہ ہذا مستوجب سزا ہوتے ان کے ارتکاب جرائم پر گورنمنٹ برٹش انڈیا ان کو اختیارات حکومت سے محروم کرکے حسب مناسب وظیفہ تجویز کرکے قیام رہائش مقرر کر دیتی ہے جیسا کہ حکمران اندور و مہاراجہ نابھہ سٹیٹ سے سلوک کیا گیا ہے۔

اور دفعہ ۲ میں جو کسی شخص کا برٹش قلمرو میں کسی فعل یا ترک فعل کے مرتکب جرم ہونے پر حسب مجموعہ ہذا سزا دینا وضع کیا جاکر لکھا گیا ہے کہ اُس مرتکب جرم کو کسی اور قانون کے مطابق سزا نہ دی جاویگی۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دیگر قوانین مختص الامر و مختص المقام منسوخ ہو گئے ہیں۔ بلکہ الفاظ دفعہ ہذا "نہ کسی اور قانون کے مطابق" کے یہ معنی بھی ہیں کہ جو شخص کسی فعل یا ترک فعل کا جو حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ضمن ۲ و ۳ قابل سزا مجموعہ ہذا یا کسی قانون مختص الامر یا مقام کا مرتکب ہووے۔ تو اُس شخص مرتکب فعل یا ترک فعل کو حسب مجموعہ ہذا سزا دیجاویگی

کہ گویا اُس فعل کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر ہوا۔

شرح دفعہ ہذا کا منشا یہ ہے کہ جب کوئی شخص مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے خلاف حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی جرم کا مرتکب ہو تو وہ عدالت فوجداری برٹش انڈیا میں حسب مجموعہ ہذا اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا جیسا کہ اس حالت میں ہوتا کہ وہ حدود برٹش انڈیا میں مرتکب جرم ہوا ہوتا۔

بدفعہ ہذا جو کوئی شخص حدود برٹش انڈیا سے باہر خلاف قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کسی جرم میں قابل مواخذہ ہو تو اس شخص کیساتھ حسب مجموعہ ہذا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا کہ گویا اس نے اُس فعل کا ارتکاب قلمرو برٹش انڈیا میں کیا ہے۔

اور دفعہ ہذا میں الفاظ "مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے" یہ معنی یکجائی صورت میں کیے جاتے ہیں کہ ضوابط مبینہ دفعات ۱۸ و ۱۸۸ ضابطہ فوجداری و جرائم مندرجہ ضمیمہ اول قانون حوالگی مجرمان مجریہ سنہ ۱۹۰۳ء پر دفعہ مذکور کو محدود کیا جائے گویا کہ دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری کے الفاظ دفعہ مذکور کے جزو میں کہ جبکہ کوئی دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ برٹش انڈیا سے خارج اور اُس کے باہر مرتکب کسی جرم کا ہو یا ملکہ معظمہ کا کوئی ملازم (عام اس سے کہ وہ رعیت برطانی ہو یا نہ ہو) کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں کسی جرم کا مرتکب ہو۔ یا جب کوئی رعیت برطانی کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ہند میں کسی جرم کا مرتکب ہو تو جائیے ہے کہ ایسے جرم کی بابت اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کہ گویا وہ برٹش انڈیا کے اندر کسی ایسے مقام پر سرزد ہوا تھا جہاں وہ دستیاب ہو۔ اس دفعہ ۱۸۸ ضابطہ میں دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ پر رعیت برطانی یا ملازم ملکہ معظمہ کے الفاظ درج ہیں اور یہی الفاظ بدفعہ ۴ تعزیرات ہند معہ تمثیلات متعلقہ بتوضیح الفاظ دفعہ ۴ درج کئے گئے ہیں جس کا مقصد بلحاظ اصول قانون یہ ہے کہ دفعہ ۴ تعزیرات ہند قانون اصلی کی تکمیل کرنے کیلئے و اضعان قانون نے دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری قانون اضافی کے طریقہ کے مطابق وضع کی ہے تاکہ دفعہ ۴ تعزیرات ہند کی صورتہائے قانونی کی

(۲) دفعہ ۲ تعزیرات ہند کو تحت دفعہ ۵ تعزیرات ہند پڑھنا چاہیئے جس میں صاف طور پر خاص احکامات قانونی کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اور ہندوستانی واضعان قانون کا مجموعہ تعزیرات ہند ہے۔ اس لئے وہ نہ کسی خاص ضابطہ آئین و قوانین برٹش پارلیمنٹ پر جو برٹش انڈیا میں قابل عمل ہے۔ قابل ترجیح ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۴۲۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۲، ۲۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۳۱۔ ۳۰ کریمنل لاجرنل صفحہ ۴۵۰۔

(۳) جو رعیت سٹیٹ بالمروقہ سٹیٹ میں حاصل کرے وہ برٹش انڈیا میں قابل تجویز نہ ہوگا ※

(۴) ایک مقدمہ میں تین بیل مسروقہ بھرت پور ریاست میں ایک شخص کے قبضے سے ملے تھے۔ جس کی تجویز زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند ضلع الہ آباد کیجا کر حکم سزا قید سخت ایک سال اور منجملہ سزائے قید کے ایک ماہ قید تنہائی دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم رعایا برٹش انڈیا نہیں ہے۔ بلکہ رعایا بھرت پور اور الزام جرم ۴۱۱ تعزیرات ہند بھرت پور سٹیٹ کا ہے۔ اور بموجب رولنگ ۹ الہ آباد صفحہ ۵۱۳ و ۵ انڈین کیسز صفحہ ۸۷، حسب منشا دفعہ ۲ تعزیرات ہند رعایا دیسی ریاست بالمروقہ کے لئے میں قابل سزا برٹش انڈیا نہیں ہے اور فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ وہ بالمروقہ ملزم نے کسی علاقہ برٹش انڈیا میں حاصل کیا ہے۔ اس لئے بحالات واقعات حکم سزا منسوخ کیا گیا اور ملزم کو جرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند سے بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۱ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۶۵۵۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۸۰۔ ۴۸ الہ آباد صفحہ ۶۸۷۔ ۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۷۶۷۔ ۷ لا رپورٹ الہ آباد کریمنل صفحہ ۱۴۲۔

سزائے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے باہر واقع ہو مگر اس کی تحقیقات قانون کی رو سے اس کے اندر ہو سکتی ہے

دفعہ ۳۔ جو کوئی شخص مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے کسی ایسے جرم کی علت میں قابل مواخذہ ہو جس کا ارتکاب قلمرو مذکور کی حدود کے باہر ہوا ہے۔ تو اس شخص کے ساتھ بابت کسی فعل کے جس کا ارتکاب قلمرو مذکور کے باہر ہوا ہو۔ اس مجموعہ کے احکام کے مطابق اسی طرح عمل کیا جائیگا

※ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۶۵۵۔ آل انڈیا کریمنل لاجرنل صفحہ ۷۶۷۔ ۲۴ آل انڈیا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۶۸۷۔ ۴۸۔ ۱۱ الہ آباد صفحہ ۷۸۷۔ ۲۷ کریمنل لاجرنل صفحہ ۹۹۱ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۸۔

گئی ہے۔ جیسا کہ ایکٹ مسطور کی دفعہ ۱۲۴ و ۱۲۷ میں ہائیکورٹ لاہور و دیگر کورٹ ہائے کو امتناع کی گئی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی مقدمہ جرم دغا میں کسی شخص کا برٹش انڈیا سے باہر جرم دغا میں سازش کرنا۔ حسب معنی دفعہ ۳ اور ۴ تعزیرات ہند سازش کنندہ جرم دغا برٹش انڈیا میں قابل سزا نہ ہوگا۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۳۳۳۔

مجموعہ ہذا کی وسعت پذیری ان جرائم کی نسبت جنکا ارتکاب قلمرو کے باہر ہو

دفعہ ۴۔ اس مجموعہ قوانین کے احکام ہر ایسے جرم سے بھی متعلق ہونگے جنکا ارتکاب

(۱) کسی مقام میں جو برٹش انڈیا سے خارج اور اس کے باہر ہو ملکہ معظمہ کی کسی دیسی ہندی رعیت کی جانب سے۔

(۲) کسی دیسی والی ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ملک ہند میں کسی اور رعیت برطانی کی جانب سے ہو۔

(۳) کسی دیسی والی ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ملک ہند میں کسی ملازم ملکہ معظمہ کی جانب سے ہو عام اس سے کہ وہ رعیت برطانی ہو یا نہ ہو۔

تشریح اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل داخل ہے جو برٹش انڈیا کے باہر سرزد ہوا اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا تو اس مجموعہ قوانین کی رو سے لائق سزا ہوتا۔

تمثیلات

(الف) زید جو ایک قلی ہے، اور دیسی ہندی رعیت ہے، اور گنڈا میں قتل عمد کا مرتکب ہوا تو کسی مقام واقعہ برٹش انڈیا میں جہاں وہ ملے اس کی تجویز ہو سکتی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم ٹھہر سکتا ہے۔

(ب) عمرو جو رعیت برطانی اہل یورپ ہے، کشمیر میں قتل عمد کا مرتکب ہوا تو کسی مقام واقعہ برٹش انڈیا میں جہاں وہ ملے۔ اس کی تجویز ہو سکتی ہے۔ اور وہ قتل عمد کا مجرم ٹھہر سکتا ہے۔

تکمیل کی جاوے چنانچہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو الفاظ قانونی دفعہ ۳ تعزیرات ہند میں وضع کئے گئے ہیں کہ جو کوئی شخص خلاف احکام قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی جرم کا مرتکب ہو تو اس شخص مرتکب جرم کے ساتھ حسب مجموعہ ہذا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا کہ گویا اس نے اس فعل کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر کیا ہے۔ چنانچہ دفعہ ہذا بعض ان جرائم بیرون برٹش انڈیا کے ارتکاب کی تجویز بحدود برٹش انڈیا بموجب قرارداد معاہدہ باہم حکومتوں کے کی جاتی ہے اور بعض وہ صورتہائے جرم ہوتی ہیں جو بیرون برٹش انڈیا اس حکومت میں وہ فعل جرم نہیں ہوتا ہے کہ برٹش انڈیا میں وہی فعل جرم قابل سزا ہوتا ہے مثلاً فرانس میں جو شخص (مصدرہ) کشتی لڑ کر شخص متقابل کو بہ نیت انتقام لینے کے لڑتا ہوا اس کو ہلاک کر دے تو فرانس میں یہ فعل قاتل کا قابل تعریف سمجھا جائے گا۔ لیکن ہندوستان میں وہ شخص زیر دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور ایسا ہی انگلستان میں زنا کا مرتکب کسی جرم کا مرتکب نہیں سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ انگلستان میں زنا کرنا کوئی جرم نہیں ہے لیکن ہندوستان میں اس فعل کی علت میں نالش ہوسکتی ہے کیونکہ یہاں وہ فعل زنا جرم قرار دیا گیا ہے۔

اور اگر کوئی شخص ناجائز طور پر کسی شخص کے مویشی کو گرفتار کر کے پھاٹک سرکاری میں دیدے اور اس مقام گرفتاری بیرون حدود برٹش انڈیا میں ایسی گرفتاری نیک نیتی پر مبنی ہو۔ اور ہندوستان میں وہ گرفتاری مویشی ناجائز زیر دفعہ ۲۰ قانون مداخلت بیجا مویشی ۱۸۷۱ء قابل سزا ہے اس لئے حسب معنی دفعہ ہذا ضمن ۱۳ ضابطہ فوجداری اس شخص کے خلاف برٹش انڈیا میں نالش ہوسکتی ہے۔

اور خاص صورتہائے جرم دفعہ ۱۰۸ الف تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے باہر کسی ارتکاب جرم میں اعانت کرنا یا زیر دفعہ ۲۳۶ ہندوستان میں رہکر برٹش انڈیا سے باہر تلبیس سکہ میں اعانت کرنا یا بدفعہ ۲۳۷ تعزیرات ہند ملبس سکہ عام برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا اور بدفعہ ۲۳۸ تعزیرات ہند ملبس سکہ ملکہ معظمہ کو برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا۔ اور بدفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے باہر جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کیلئے سازش کرنا قابل سزا بحدود برٹش برٹش قرار دیا گیا ہے اور اختیار سماعت جرائم متعلق بغرض ایکٹ ہائے گورنمنٹ آف انڈیا میں توضیح کی

واقعہ ہو کر اُسکو نقصان نہ پہنچا ہو وے تو فیصلہ مجسٹریٹ قابل تنسیخ نہ ہوگا۔ بلکہ بمنشائے دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری نقص متصور نہ ہوگا اور فیصلہ مجسٹریٹ جائز متصور ہوگا۔

الفاظ دیسی ہندی رعیت | ان الفاظ کی تعریف کسی ایکٹ میں نہیں کی گئی ہے البتہ الفاظ "ہندوستان کے دیسی" کی تعریف پارلیمنٹ کے قانون ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء کی دفعہ ۶ ضمن ۳ میں یہ کی گئی ہے کہ وہ شخص برٹش انڈیا میں پیدا ہوا ہو اور وہیں اُس نے سکونت اختیار کی ہو اور اُس کے والدین برٹش انڈیا کے عادی باشندے ہوں۔

الفاظ رعیت برطانی | قبل از وضع دفعہ ۴ ضمن ط ضابطہ فوجداری ۵ سنہ ۱۹۹۵ء اہل یورپ اور ہندوستانی ہر دو بر اطلاق پذیر تھا لیکن بعد ازاں رعیت برطانی اہل یورپ میں "ہر رعیت ملک معظم جو لسلاً اولاد نرینہ اہل یورپ سے ہو اور جس نے برٹش جزائر یا کسی نوآبادی میں تولد پایا یا حقوق رعیتی حاصل کئے یا سکونت مستقل اختیار کی یا ہر رعیت ملک معظم جو کسی ایسے شخص کی صحیح النسب اولاد یا اولاد کی اولاد ہو۔

اور الفاظ "نرینہ اہل یورپ" | حسب دفعہ (۱) و (۲) ایکٹ ترمیم قانون فوجداری ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۹۲۳ء ایزاد کئے گئے ہیں اور الفاظ "کسی نوآبادی میں" کے بعد الفاظ "یا ممالک مقبوضہ واقع یورپ یا امریکہ یا آسٹریلیا میں یا نوآبادی ہائے نیوزیلینڈ یا کیپ آف گوڈ ہوپ یا نٹال میں حذف کئے گئے اور فقرہ (۲) میں الفاظ "ہر رعیت ملک معظم" جو ایزاد کئے گئے۔

ان الفاظ سے تعریف پہلے سے محدود ہو گئی ہے، اس طرح سے اُن اشخاص کی نسبت وجہ اُن حقوق سے مستفید ہو سکتے ہیں جو بموجب مجموعہ ہذا رعیت برطانیہ اہل یورپ کو عطا کئے گئے تھے کم ہو جاویگی کیونکہ صرف وہی اشخاص ان سے مستفید ہو سکیں گے جو اولاد نرینہ اہل یورپ ہوں۔ اور جزائر برطانیہ میں تولد پانے کے عذر کو قائم رکھنے کے لئے ایک شخص کو نہ صرف اپنا صحیح النسب ہونا ثابت کرنا ہوگا بلکہ اپنے باپ یا دادا کی قومیت بھی ثابت کرنی ہوگی۔

حوالگی مجرم مفرور ریاست غیر | جبکہ ریاست غیر کی گورنمنٹ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ سے اپنے کسی مجرم فراری کی حوالگی کے لئے درخواست کرے جو ملزم برٹش انڈیا میں ہو یا ہونے کا شبہ ہو تو گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ جیسا کہ صورت ہو مجسٹریٹ مجاز کے نام تحقیقات کا حکم جاری کریگی۔ مجسٹریٹ مجاز حسب مناسب بذریعہ سمن یا وارنٹ ملزم کو طلب کر کے حتی الامکان وہ ضابطہ عمل میں لائے گا جو مقدمہ قابل تجویز سیشن

(ج) خالد جو غیر ملک کا ہے اور گورنمنٹ پنجاب میں نوکر ہے جنید میں قتل عمد کا مرتکب ہو تو کسی مقام واقعہ برٹش انڈیا میں جہاں وہ ملے اس کی تجویز ہو سکتی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم ٹھہر سکتا ہے۔

(د) خالد نے جو رعیت برطانی ہے، اور اندور میں رہتا ہے حامد کو ترغیب دی کہ بمبئی میں مرتکب قتل عمد کا ہو تو خالد قتل عمد میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔

شرح بدفعہ ہذا جملہ احکام اس مجموعہ قوانین کے ہر ایک ایسے جرم سے بھی متعلق ہوں گے جن کا ارتکاب منجانب کسی دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ کے کسی مقام میں جو برٹش انڈیا سے خارج اور اس کے باہر ہوا ہو یا کسی اور رعیت برطانی یا کسی ملازم ملکہ معظمہ کی جانب سے (عام اس سے کہ وہ رعیت برطانی ہو یا نہ ہو) کسی دیسی والی ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ملک ہند میں واقع ہوا ایسے شخص کے بیرون حدود برٹش انڈیا ارتکاب جرم کرنے پر اس شخص کی تجویز بمنشائے دفعہ ہذا برٹش انڈیا کے کسی مناسب مقام پر ہو سکتی ہے اور اس جرم کی تحقیقات بموجب احکام دفعات ۱۷۷ الغایت ۱۸۴ مجسٹریٹ مجاز اسطرح سے کرے گا کہ گویا وہ جرم اس کے حدود مقامی کے اندر واقع ہوا ہے اور بمنشائے دفعہ ۱۸۶ ضابطہ فوجداری جیسا کہ صورت ہو عمل کریگا اور جب دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری ایسے کسی جرم کی تحقیقات اسوقت تک برٹش انڈیا میں نہ ہوگی جب تک کہ پولیٹیکل ایجنٹ اس ملک کا جہاں کہ جرم کا سرزد ہونا بیان کیا گیا ہے یا بعدم موجودگی پولیٹیکل ایجنٹ لوکل گورنمنٹ کی منظوری نہ ہو جاوے اور وہاں کا کوئی ایسا عہدہ دار تصدیق اس امر کی کرکے کہ اسکی رائے میں الزام اس نوع کا ہے کہ اس کی تحقیقات برٹش انڈیا میں ہونی چاہیئے اور جب کسی ملزم مرتکب جرم بیرون حدود برٹش انڈیا کو کارروائی ضابطہ کے لئے منتقل کرانا ہو تو حسب ضابطہ کوائف ثبوت مرتب کرکے بملحوظی احکامات دفعات ۱۸۶ ضابطہ و ۱۸۸ ضابطہ و ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۰۳ء حوالگی مجرمان عمل کیا جاوے گا۔

اور اگر بغیر منظوری دفعہ ۱۸۸ ضابطہ حسب دفعہ ۱۸۶ ضابطہ مجسٹریٹ مجاز نے حکم اخیر صادر کر دیا ہووے اور ابتدائی سٹیج پر ملزم نے یا اس کے وکیل نے عدالت میں مشروط منظوری کا اعتراض نہ کیا ہو اور ملزم کی انصاف رسانی میں کوئی نقص

کے درمیان حوالگی مجرمان خاص معاہدات کے ذریعہ ہوتی تھی جو نفاذ ایکٹ مسطورہ سے قریباً یا عمل جاتا رہا تھا لیکن تاہم بدفعہ ۱۸ قانون ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء وضع کیا گیا ہے کہ کوئی عبارت اس باب کی عہدنامجات متعلق حوالگی مجرمان کی شرائط کو ناقص نہ کریگی اور ضابطہ محکومہ عہدنامہ مذکور کی ہر معاملہ میں جس سے وہ متعلق ہو پیروی ہوگی اور احکام ایکٹ ہذا بموجب اس کے اصلاح پذیر ہوں گے۔

ملازم ملکہ معظمہ لفظ سرکاری ملازم کی تعریف بدفعہ ۲۱۔ اور ملکہ معظمہ کی تعریف بدفعہ ۱۳۔ اور ملازم ملکہ معظمہ کی تعریف بدفعہ ۱۴ تعزیرات ہند میں وہ سب عہدہ دار یا ملازم مراد ہیں جو ہند میں بحکم یا باطاعت حکم باب ۱۰۶۔ ایکٹ آف پارلیمنٹ مذکور مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ موسومہ "ایکٹ متضمن احسن انتظام ہند" یا بحکم یا باطاعت حکم گورنمنٹ ہند یا کسی گورنمنٹ کے قائم رہے یا مقرر یا مامور ہوئے ہوں۔ اس میں جملہ عہدہ داران گزٹڈ یا ان گزٹیڈ کو شامل ہونا کہا جاتا ہے جس کا تقرر کسی لوکل گورنمنٹ یا بحکم منتظمان ہوتا ہے اور بلحاظ صورت دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند تعریف الفاظ ملازم ملکہ معظمہ کے مشابہ ہے

رڈولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص مرتکب جرم قمار بازی دیسی ریاست بحدود برٹش انڈیا گرفتار ہوکر مجسٹریٹ درجہ اول سے بیس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا تھا ملزم کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ دیسی ریاست کی رعایا جس نے ریاست میں جرم کیا ہو بغیر حصول منظوری سارٹیفکیٹ پولٹیکل ایجنٹ یا لوکل گورنمنٹ حسب منشائے دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری برٹش انڈیا میں تجویز نہیں کیا جائیگا۔ الا اس صورت میں کہ جائین حکومتوں میں کسی خاص معاہدہ کی قرارداد میں شرط دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری غیر ضروری تصور کی گئی ہو چنانچہ نگرانی ملزم منظور کی جاکر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۰۰ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۶۶۸

(۲) ایکٹ مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۹ و ۳۹۵ تعزیرات ہند میں ملزمان کو گورنمنٹ پولیس نے بھٹنڈہ سٹیشن پر گرفتار کیا تھا اور اس کی تجویز جرم فیروزپور مقرر کیگئی تھی۔ پنجاب چیف کورٹ میں منجانب پیروکار ملزمان نے اعتراض گرفتاری ملزمان بھٹنڈہ گورنمنٹ سٹیٹ پٹیالہ میں بغیر قانونی اختیار کے پولیس کی مداخلت کرنے پر کیا تھا چنانچہ چیف کورٹ نے قرار دیا گیا کہ پولیس ریلوے گورنمنٹ برٹش انڈیا کا ملزمان کو بھٹنڈہ سٹیشن پر گرفتار کرنا قانوناً جائز تھا

یا ہائیکورٹ کے لئے مقرر ہے اور شہادت بتائید درخواست یا منجانب ملزم گذرنے پر قلمبند کرے گا اور اگر مجسٹریٹ کو ثابت ہو کہ ایک پولیٹیکل حیثیت کا جرم ہے یا جرم قابل حوالگی نہیں ہے اور ثبوت موجودہ بادی النظری اس درخواست کی تائید میں نہیں ہے اور جرم قابل ضمانت ہو تو ملزم کو برضمانت کردیگا اور بصورت دیگر تائیدی شہادات درخواست پر مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ تحقیقات کے نتیجہ کی رپورٹ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرے گا۔ اور اس رپورٹ کے ساتھ ایک بیان تحریری جو مجرم فراری گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے پیش کرنا چاہے ارسال کرے گا۔ اور جو حکم صادر ہوگا حسب دفعہ ۳ قانون حوالگی مجرمان ۱۹۱۳ء عمل کیا جاوے گا۔

وارنٹ گرفتاری ملزم مقیم برٹش انڈیا جب کوئی جرم قابل حوالگی مجرمان مندرجہ ضمیمہ اول ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء کسی ایسی ریاست کی قلمرو میں جو ریاست غیر نہ ہو کسی شخص غیر رعیت برطانیہ اہل یورپ سے سرزد ہو یا اس سے سرزد ہونے کا گمان ہو اور شخص برٹش انڈیا میں شاذ آتا ہے یا وہ برٹش انڈیا میں موجود ہو اور اس ریاست کا پولیٹیکل ایجنٹ وارنٹ مجسٹریٹ ضلع یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ جس جگہ وہ ملزم موجود ہو جاری کرے گا اور وہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۷ قانون حوالگی مجرمان ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء بغیر کسی تحقیقات اس امر کے کہ مقدمہ ملزم کے خلاف ثابت ہے یا نہیں تعمیل وارنٹ کرے گا۔ لیکن پولیٹیکل ایجنٹ کو کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کے حوالگی کے لئے طلبی کا اختیار نہیں ہے ایسے اشخاص کے ساتھ بمنشائے دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری عمل ہوگا

گرفتاری طلب کا بیان لینا جب ملزم کا وارنٹ گرفتاری پولیٹیکل ایجنٹ حسب منشاء دفعہ ۷ ضابطہ فوجداری بمقدمہ حوالگی ملزم جاری کرے۔ اور تحت دفعہ ۸ قانون حوالگی مجرمان ملزم مچلکہ یا ضمانت پر رہا کیا جاوے تو مچلکہ یا ضمانت نامہ کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو تعمیل وارنٹ جس طرح سے مچلکہ یا ضمانت پر عمل کیا گیا ہے لکھ دیا جاویگا اور بادیں ہمہ ملزم کا اظہار قبل از رہائی بمنشائے دفعہ ۸ (الف) قلمبند کر لیا جاوے بشرطیکہ ملزم کوئی بیان تحریر کرانا چاہے۔ اور بصورت عدم تعمیل وارنٹ گرفتاری دفعہ ۷ ضمن ۲ پر ملزم کا اظہار قلمبند کیا جاوے۔

عہدنامجات ریاست متعلق حوالگی اگرچہ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء سے پیشتر دیسی ریاستوں کے

برٹش انڈیا مجازی ہے کہ جرم جس کا ارتکاب نیپال سٹیٹ میں منجانب رعایا برٹش انڈیا ہوا ہو۔ اسکی تجویز عدالت برٹش انڈیا میں ہوسکتی ہے کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۸ سنہ ۱۹۲۸ء اور ۵ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۵۸۰

(۶) کسی دیسی ہندی رعایا ملکہ معظمہ کا ارتکاب جرم حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے خارج کرنا برٹش انڈیا میں تجویز کیا جاسکتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۸ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۵۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء ۱ اور ۵ صفحہ ۶۲۷۔ ۴ اور ۵ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۲۱

(۷) مسمی سمیع اللہ و دیگر ہمراہیان نے ڈونگی انجیران جہاز کو سمندر میں بلوہ کرکے مضروب کیا تھا اور جہازران و مستخدمان نے کلکتہ میں زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ سوم میں استغاثہ کیا تھا اور اجرائے وارنٹ پر ملزمان حاضر نہ ہوتے تھے عدالت سے زیر دفعہ ۸۷ و ۸۸ ضابطہ فوجداری کارروائی کی گئی تھی۔ اس دوران میں ملزمان عدالت چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ میں حاضر ہوئے اور چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ملزمان کو بعدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے پیش کردیا گیا تھا عدالت مذکور سے ملزمان بدیں وجہ بری کئے گئے کہ بروقت سماعت مقدمہ ملزمان کلکتہ میں موجود نہ تھے جس کا اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب خود ملزمان پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوگئے تھے۔ تو عدالت کو اختیار بتجویز ملزمان کا حاصل ہوگیا تھا اس لئے حکم برأت غلط ہے منسوخ کیا جاکر کارروائی ضابطہ کے لئے عدالت ہیں کاغذات واپس بھیجے گئے۔

کریمنل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۶۳۱ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۷۷۴۔ ۶۰ کلکتہ ۴۴۔ سنہ ۱۹۳۳ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۲۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۱۴۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۷۷۴

(۸) مقام اختیار سماعت نوعیت جرم کے لحاظ سے حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند ہوگا۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ سندھ صفحہ ۳۳۳

(۹) ایک شخص رعایا جونا گڈھ سٹیٹ سبجکٹ نے سمندر کے تختہ جہاز سٹیٹ پر کنارہ سمندر سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر اقدام جرم قتل کا مرتکب ہوا تھا جس کے مقدمہ کی تجویز مجسٹریٹ درجہ اول ضلع کناور مقام کردار نے کی تھی اور ملزم نے بھی

کہ بھٹنڈہ ریلوے حکومت پٹیالہ سے بہ تفویض گورنمنٹ برٹش انڈیا دیا ہوا ہے۔ اور جب کسی شخص دیسی ریاست کی رعایا پر برٹش انڈیا میں کسی جرم کی اعانت کرنے کا الزام لگایا گیا ہو اور وہ جرم بحدود ریاست مکمل ہوا ہو اور جو کچھ ملزم نے بہ تکمیل جرم عمل کیا ہے وہ حدود ریاست پٹیالہ میں بھی کیا ہے تو ایسے شخص کی تجویز اعانت جرم برٹش انڈیا میں نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۵ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۸۶۵ ۳۱ پنجاب رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۱۸ء

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعات ۱۲۰ (ب) و ۲۳۱ تا ۲۳۶ بانضمام دفعہ ۴ و ۳۷ و ۱۰۹ و ۱۱۴ و ۱۱۷ تعزیرات ہند حسب منشائے دفعہ ۴ تعزیرات ہند چند ملزمان کو مختلف میعاد قید کی سزائیں عدالت سندھ سے دیگئی تھی ان ملزمان کے منجملہ ایک ملزم یورپین انگلینڈ کا تھا جس نے آلات ملبتس سکہ عام و سکہ ملکہ معظمہ ولایت سے تیار کرکے بمشورہ ملزمان ان کو بھیجے گئے تھے اور بذریعہ ٹیلیگرام اور بطور دیگر مشورہ ہوتا تھا اور اسطرح سے وہ بحدود برٹش انڈیا تکمیل جرم کرتا تھا اور وہ زیر ایکٹ فراری مجرمان گرفتار کیا جاکر ہمراہ دیگر شرکاء جرم سزایاب ہوا تھا چنانچہ اپیل ملزمان سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب ایک اجنبی شخص ساکن انگلینڈ اشخاص سکنائے برٹش انڈیا سے مشورہ کرکے جرم تعزیرات ہند کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ بدفعہ ۴ تعزیرات ہند داخل نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام سلسلہ تکمیل جرائم خارج از برٹش کرکے برٹش انڈیا میں جرائم کا مرتکب ہوکر وہ حدود برٹش انڈیا میں پایا جاوے تو قابل تجویز عدالت برٹش انڈیا ہوگا اور یورپین ملزم کا بذریعہ تدابیر مشیری مثلاً بائی پوسٹ یا ٹیلیگراف یا ٹیلیفون تکمیل جرم میں حصہ لینے پر استند لال کرنا غیر ضروری ہے۔ اور نیز اس کا غیر ملک سے خلاف قانون بموجب ایکٹ فراری مجرمان برٹش انڈیا میں لاکر تجویز جرم پر حوالہ کرنا اس کے لئے مفید نہیں ہے۔ اپیل ملزمان ڈسمس کی گئی اور حکم سزا بحال رہا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۸۹ سنہ ۱۹۲۸ء سندھ ۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۲ صفحہ ۶۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۶۱

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند منجانب رعایا برٹش انڈیا حدود ریاست نیپال میں ہوا تھا اور اس کی تجویز برٹش انڈیا میں حسب منشی دفعہ ۴ تعزیرات ہند کی گئی تھی ملزم کا اپیل اودھ چیف کورٹ پیش ہوکر ڈسمس کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ عدالت

احکامات دستور سالانہ آرمی ایکٹوں سے ہوتی رہتی ہے جن پر ہندوستانی واضعان قانون کے ایکٹوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اور جس قدر قانون مختصر الامر یا مختصر المقام ہندوستان میں جاری ہیں۔ اور ہر ایک قانون ہر امر کے متعلق جو وضع کیا گیا ہے۔ زیر عمل ہے۔ اور جو صورت واقعہ مشابہ ہو۔ یا قانونی صورت بدفعہ ۴۰ ضمن ۲ و ۳ میں داخل ہو جاوے۔ تو وہ خاص صورت واقعہ حسب ضمن دفعہ مسطور حسب مجموعہ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ہر ایک حکم قانون مختصر الامر یا مختصر المقام اس فعل یا ترک فعل کے متعلق جس کو اس میں قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ واجب العمل ہوگا۔ لیکن یہ امر اصولاً خلاف قانون ہوگا۔ کہ ایک ہی امر کے متعلق ملزم کو اس فعل یا ترک فعل کی بابت مجموعہ تعزیرات ہند و قانون مختصر الامر یا مقام میں سزا دی جاوے، کیونکہ جو شخص کسی امر کے متعلق ایک دفعہ مجرم ٹھیرایا جا چکا ہو۔ یا وہ بری ہو چکا ہو۔ اس شخص کے مقدمہ کی تجویز اسی جرم کی بابت بموجب دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری مکرر نہیں ہوگی

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب کوئی شخص کسی ایکٹ مختصر الامر کے جرم کا بہ بسبب طور پر مرتکب ثابت ہو۔ اور وہ زیر تعریف دفعہ ۴۰۔ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوتا ہو تو اس ملزم کی تجویز اس ایکٹ مختصر الامر کے مطابق کی جاوے گی۔ جلد ۳۲۔ کریمنل لاجرنل صفحہ ۳۰۹ = انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۵۷۱ = جلد ۱ رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۲۱۹ = سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد لاجرنل صفحہ ۱۹۰ = سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۹ = ۱۲ لا رپورٹ الہ آباد فوجداری صفحہ ۲۶۸ = آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۶۹ = ۱۷۔ الہ آباد انڈین کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۔

(۲) دگر اعانت کسی ایکٹ مختصر الامر کا ارتکاب جرم ہو۔ تو وہ شخص حسب معنی دفعہ اس ایکٹ کے مطابق قابل سزا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اعانت حسب معنی دفعہ ۴۰۔ تعزیرات ہند کا ملزم نہ ہوتا ہو۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۴۹۷ = سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۶۱ = ۷۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۹۵ = انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۲۲۱۔

(۳) جو شخص کسی ایکٹ آئین یا ایکٹ قمار بازی کا مرتکب ہو۔ وہ اسی ایکٹ کے مطابق قابل سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۳۴۵ = ۲۷۔ کریمنل لاجرنل صفحہ ۳۲۱ = ۴ برما لاجرنل صفحہ ۱۴۷ = ۳۔ رنگون صفحہ ۵۲۴ = انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۳۷۔

ہائیکورٹ میں بذریعہ نگرانی اختیار سماعت نہ ہونے کا عذر کیا تھا چنانچہ قرار دیا گیا کہ حسب معنی دفعہ ۱۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول دارا کو اختیار سماعت نہ تھا حکم منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۷ - انڈین سنسر جلد ۴ صفحہ ۹۴۴ - ۲۰ بمبئی لا رپورٹی صفحہ ۹۸ - ۴ بمبئی کریمنل کیسز صفحہ ۱۹۲ - ۲ ۴ بمبئی صفحہ ۲۳۴

بعض قوانین جن پر یہ ایکٹ موثر نہ ہوگا

دفعہ ۵: - یہ مراد نہیں ہے۔ کہ اس ایکٹ کی کوئی عبارت نتیجے لکھے ہوئے قوانین کے کسی حکم کو منسوخ یا متبدل یا معطل کرے یا اس پر کسی طرح موثر ہو۔ یعنی باب ۸۵ ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ ۲۱ سنہ ۲۱ جلوس شاہ ولیم چہارم یا کوئی اور ایکٹ آف پارلیمنٹ جو بعد ایکٹ مذکور کے جاری ہو کر سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی یا قلمرو مذکورہ کے باشندوں پر کسی طرح سے موثر ہوا ہو یا کوئی ایکٹ جو ملکہ معظمہ کے ملازم افسروں اور سپاہیوں کی بغاوت اور نوکری پر سے بھاگ جانے کی سزا سے متعلق ہو، یا کوئی قانون مختصر الامر یا مختصر المقام :-

شرح دفعہ ہذا بطور مستثنیٰ دفعہ ۲ تعزیرات ہند ہے۔ اور دفعہ ۲ میں ہر ایک شخص عام اس سے کہ وہ کسی حیثیت یا قومیت یا ذات کا ہو۔ برٹش انڈیا میں کسی فعل یا ترک فعل کا مجرم ہونے کی صورت میں مجموعہ تعزیرات ہند کے مطابق مستوجب سزا ہونا قرار دیا گیا ہے۔ نہ کسی اور قانون کے مطابق قابل سزا ہونا واضح کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جملہ ایکٹ ہائے مختصر الامر و مقام قریباً ناقابل عمل ہو گئے تھے۔ چنانچہ دفعہ ۵ کے وضع ہونے سے وہ جملہ جرائم جن کی صراحت قوانین مختصر الامر یا مقام میں ہوئی ہے۔ وہ بمثل سابق قابل نفاذ ہو گئے ہیں اور در اصل واضعان آئین کا یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ قوانین کے کسی حکم کو منسوخ یا تبدیل یا معطل کیا جاوے یا بطور خاص باب ۸۵ - مجریہ ۲۱ سنہ ۲۱ جلوس شاہ ولیم چہارم کے احکام پر یا کسی اور ایکٹ آف پارلیمنٹ یا سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی یا قلمرو مذکور کے باشندوں یا ملازم ملکہ معظمہ کے افسران اور سپاہیان کے بغاوت اور نوکری سے بھاگ جانے کی سزا کے متعلق یا اور قانون مختصر الامر یا مختصر المقام ہو۔ جو ہمیشہ وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ سے قوانین مختصر الامر و مقام صادر ہوتے رہتے ہیں۔ جو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی و قلمرو مذکور و اس کے باشندوں پر موثر ہیں اور ایسا ہی افسران و سپاہیان کے بغاوت اور نوکری سے بھاگ جانے کے متعلق

خاص تمثیل کسی خاص دفعہ کے تحت علیحدہ معلوم ہوتی ہو۔ لیکن تاہم اس کو علیحدہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ واضعان قانون نے اُن کو نہایت غور و خوض کر کے تجربہ کے بعد وضع کیا ہے۔"

غرض تعریف الفاظ قانونی

باب مجموعہ ہذا میں اصطلاحات الفاظ قانونی کے معنے کی توضیح و تشریح یکجا کرنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ وہ لفظ دفعہ متعلقہ کے تحت بار بار لکھ کر اس کی معنی کرنے سے ناموزوں صورت کے علاوہ نامناسب طوالت ہوتی تھی۔ اس لئے اُن کے معنے یکجا کئے گئے ہیں تاکہ جہاں کہیں مجموعہ ہذا میں وہ الفاظ آئندہ مستعمل ہوں، اُن کے وہی معنے لینے چاہئیں، جو باب ہذا میں مندرج ہیں بشرطیکہ وہ عبارت مستعملہ کی صورت کے متناقض نہ ہوں یا اگر وہ باوصف تشریح کے مشتبہ معلوم ہوں۔ یا مطابق عبارت کے نہ ہوں۔ تو اُن کے معنے قرینے سے قائم کرتے ہوئے واضعان آئین و قوانین کی اس غایت کو جس غرض اور خصوصیت پر اُن کو وضع کیا گیا ہے۔ ملحوظ رکھکر معنے کرنے چاہئیں تاکہ وہ غائیت وضع الفاظ نظر انداز نہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ تمام مجموعہ ہذا کے الفاظ کے معنے کی کلید ہے۔"

سر جیمس سٹیفن صاحب

لکھتے ہیں کہ باب ہذا کی یہ غرض ہے۔ کہ کج فہم حکام کو مجموعہ ہذا کے متعلق بالارادہ غلط فہمی سے روکا جاوے اور مکار مجرمان کو اس کے احکام سے پہلوتہی کرنے سے بند کیا جائے۔ اس میں جملہ صورتوں کیلئے بلا استثناء تشریحات مقرر نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ صرف ان صورتوں کے لئے مقرر ہوئی ہیں جن میں مستقل کیوقت باب ہذا کا حوالہ دینا ضروری ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جاوے۔ کہ مجموعہ ہذا کا منشا کیا ہے۔ ملاحظہ طلب مجلس واضعان قانون کی کارروائی سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۲۶۱۔

استعمال لفظ برعائیت اُس تشریح کے جو اس مجموعہ میں کسی محل پر کی گئی ہو

دفعہ ۷:۔ ہر لفظ جس کی تشریح اس مجموعہ میں کسی محل پر ہوئی ہے۔ اسی تشریح کی رعائیت سے اس مجموعہ میں ہر جگہ مستعمل ہوا ہے۔

اصول و شرح

مقصد وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ ہر لفظ جس کے جو معنے مجموعہ تعزیرات ہند میں کسی جگہ پر کئے گئے ہیں اور جب کبھی وہی لفظ کسی دیگر جگہ مستعمل ہو۔ اُس کے معنے بلحاظ اسی تشریح کی رعائیت سے کئے جائینگے مثلاً لفظ قبضہ جس کی تعریف بدفعہ ۲۷ تعزیرات ہند میں کی گئی ہے۔ کہ جو مال کسی شخص کی جانب سے اُس کی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضہ میں ہو۔ تو وہ مال اصل مالک کے قبضہ میں متصور ہوگا

باب (۲)
تشریحات عامّہ کے بیان میں

اس مجموعہ میں تعریفات مستثنیات سے مشروط سمجھی جائے گی

دفعہ ۶ - اس تمام مجموعے میں کسی جُرم کی ہر ایک تعریف اور ہر ایک تعیّن سزا اور ہر ایک ایسی تعریف یا تعیّن سزا کی ہر ایک تمثیل اُن مستثنیات سے مشروط سمجھی جائے گی - جو باب (۴ - مندرجہ مابعد) مستثنیات عامہ میں مذکور ہیں یا گو ہر ایک ایسی تعریف جُرم یا تعیّن سزا یا تمثیل میں مستثنیات مذکورہ کا اعادہ نہ ہوا ہو

تمثیلات

(الف) اس مجموعہ کی ان دفعوں میں جہاں جُرموں کی تعریفیں مذکور ہیں یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ سات برس سے کم عمر کا طفل جرائم مذکورہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا - مگر ان تعریفوں کو اس مستثنیات عام سے مشروط سمجھنا چاہئے جسمیں یہ مقرر ہے کہ کوئی امر جو سات برس سے کم عمر کا طفل کرے جُرم نہیں ہے "

(ب) اگر زید کہ عہدہ دار پولیس ہے بغیر وارنٹ کے بکر کو جو مرتکب قتل عمد ہوا ہے گرفتار کرے تو اس صورت میں زید جرم حبس بیجا کا مجرم نہ ہوا - کیونکہ زید پر بکر کا گرفتار کرنا قانوناً واجب تھا - پس یہ صورت اس مستثنائے عام میں داخل ہے جس میں یہ مقرر ہوا ہے کہ کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جس پر اُس کا کرنا قانوناً واجب ہے -

شرح مجموعہ ہذا میں مستثنیات دو قسم کی ہیں اول صورت مستثنیات عام دوئم صورت مستثنیات خاص ہیں چنانچہ باب چہارم میں دفعات ۷۶ لغایت ۱۰۶ تعزیرات ہند مستثنیات عام ہیں جو بادی النظر میں صورت جُرم معلوم ہوتی ہیں مگر بلحاظ جواز و تحفظ اصول قانون مرتکب فعل کو ذمہ واری تعزیر سے قانوناً سبکدوش کیا گیا ہے اور اُنکو مستثنیات عام کہا گیا ہے اور مستثنیات خاص وہ ہیں جو بلحاظ حالات واقعات کے صورت جُرم سنگین مبدّل بصورت جرم خفیف ہو جاتی ہے، مثلاً ارتکاب جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند بحالت اشتعال طبع بدفعہ ۳۳۵ اور جرم دفعہ ۳۰۲ بدفعہ ۳۰۴ و ۳۰۴ بدفعہ ۳۰۴ الف تعزیرات ہند صورت سنگین سے بصورت جرم خفیف بدلجاتی ہے جسکو استثناء خاص کہا جاتا ہے اور جن خاص حالات کی موجودگی کا بار ثبوت حسب دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر رکھا گیا ہے کہ وہ اسکے وجود کو ثابت کرے -

منشا دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہر ایک جرم کی تعریف یا تعیّن سزا اور اُنکی ہر ایسی تعریف یا تعیّن سزا کی تمثیل دفعات مستثنیات عام و خاص سے مشروط سمجھی گئی ہیں - گو ایسی تعریف جرم یا تعیّن سزا یا تمثیل میں اُن مستثنیات کو دُہرایا نہ گیا ہو - بہرکیف اس سے قانونی استفادہ حاصل کیا جائیگا اور جملہ تمثیلات تحت دفعات مجموعہ ہذا توضیح و تشریح الفاظ قانونی دفعہ متعلقہ ہوتی ہیں جسکو جزو قانون سمجھنا چاہیئے گو بظاہر کوئی

(۱) جو الفاظ بصیغۂ جنس مذکور ہیں وہ جنس اناث کو شامل ہوں گے۔ اور
(۲) الفاظ صیغۂ واحد میں الفاظ صیغۂ جمع داخل ہوں گے۔ اور برعکس اس کے۔

اور لفظ وہ تذکیر و تانیث کے معنوں میں بموجب موقعہ محل عبارت کے مستعمل ہونے کے بصیغۂ واحد و جمع کے معنے میں بھی استعمال ہوگا۔ اور بقول مسٹر گورمہ صاحب الفاظ مستعملہ دفعہ ہذا یا تو نادرست ہیں۔ یا جو مطلب وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے بیان کرنے سے یہ قاصر رہے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ قرار دیا جائے کہ اگر مضمون دفعہ ہذا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ لفظ "وہ" سے ہر جگہ مجموعہ میں ایک مونث بھی مراد ہے تو یہ صریحاً غلط اور نادرست ہے۔ کیونکہ ایسی دفعات موجود ہیں جن میں مناسب لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور وہی لفظ استعمال ہو سکتا تھا۔ جب کہ دفعات ۴ و ۳۵ و ۳۷ و ۳۹۳ و ۳۹۹ و ۴۰۹ تعزیرات میں مستعمل ہوا ہے۔ لیکن بلحاظ دفعہ ۷ تعزیرات ہند ایسی صورت نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ اور اگرچہ دفعہ ہذا کی عبارت نامؤثر ہے۔ تاہم اس کے معنے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہیں کہ لفظ "وہ" اناث کو بھی شامل ہوگا۔

واحد و جمع | **دفعہ ۹** :- وہ الفاظ جو بمعنے صیغۂ واحد ہیں صیغۂ جمع کو شامل ہیں، اور وہ الفاظ جو بمعنے صیغۂ جمع ہیں صیغۂ واحد کو شامل ہیں بشرطیکہ قرینہ سے۔ اس کے خلاف ظاہر نہ ہو۔

شرح | دفعہ ہذا مطابق انگریزی انٹرپریٹیشن ایکٹ مجریہ ۱۸۵۲ء و ۱۸۵۳ء جلد ۱۴ صفحہ ۵۶ و کنٹریہ باب ۳۶ دفعہ ۱ ضمن ۲ اور دفعہ ۱۳ ضمن ۲ قانون عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء کا ہے جس کے متعلق تحت دفعہ ماسبق توضیح کی گئی ہے۔

مرد، عورت | **دفعہ ۱۰** :- مرد کے لفظ سے مذکور نوع انسان مراد ہے۔ کسی عمر کا ہو۔ اور "عورت" کے لفظ سے مونث نوع انسان مراد ہے۔ کسی عمر کی ہو۔

شرح | بدفعہ ہذا لفظ مرد اور عورت عام معنے میں استعمال ہوا ہے۔ جن سے بنی نوع انسان بلا لحاظ عمر کے مراد ہیں۔ یعنی مرد کے لفظ میں مذکر نوع انسان۔ اور عورت کے لفظ میں مونث نوع انسان داخل ہیں خواہ وہ کسی عمر کے ہوں۔

شخص | **دفعہ ۱۱** :- شخص کا لفظ ہر ایک کمپنی یا جماعت یا گروہ اشخاص

دفعہ ہذا بموجب مسئلہ کامن لا مرتب ہوئی ہے۔ کہ ایک کی شمولیت سے دوسرے کا اخراج جبکہ ایک کے متذکرہ سے دوسرے کی نفی صادق آتی ہے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ ہالوی صاحب جسٹس اس جملہ دفعہ ہذا کا حوالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کہنے سے کہ ہر لفظ کے ہر جگہ ایک خاص معنے ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کے کوئی اور معنے کبھی جائز نہ ہوں گے۔ اس لئے ضروری امر ہے۔ کہ اس تشریح کے معنے دریافت کئے جاویں۔ اگر الفاظ کے ماخذ عدد تعدد التعلق اور غیر متعلم معنے ہوں۔ یعنی اگر الفاظ مذکورہ ایک قطعاً مکمل فقرہ بنتے ہوں جس کے ماخذ عدد پر صرف ہی ایک معنے ہو سکتے ہوں۔ تو پھر نتائج خواہ کیسے ہی فضول اور مضر ہوں اسی کی پیروی کی جاوے گی لیکن اگر اس تشریح میں دشواں قانون کو مکمل خلل خلل ہو۔ یا اگر الفاظ کے مساوی طور پر کئی معنے ہو سکتے ہوں۔ تو ہم کو چاہیئے کہ اسی قانون کے دیگر حصص میں یا دیگر قوانین میں پائے جانے والے قوانین میں جو اس کے مساوی ہوں۔ ان متعدد ممکن معنوں میں سے ایسے معنے اخذ کریں۔ جو ان الفاظ کے

مذکر و مونث

دفعہ ۸۔ ہر "کا لفظ یعنی ضمیر واحد غائب اور اس کے مشتقات ہر کسی شخص کے واسطے مستعمل ہوئے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ مذکر ہو یا مونث۔

شرح

یہ دفعہ بالفاظ دیگر جنس مذکور و مونث کے لئے مساوی طور پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ عبارات اس سے جنس مذکور یا جنس مونث نہیں کہ وہ قرینہ مقصود ہوگا۔ واحد یا جمع لفظ ہذا صیغہ واحد صیغہ جمع یا صیغہ جمع صیغہ واحد کو شامل ہوگا۔ جیسا کہ قانون تعبیر کے دفعہ ۹ میں بموجب انٹرپریٹیشن ایکٹ ۱۸۶۷ء ۱۰ ایکٹ ۱۸۶۸ء ۵ ایکٹ ۱۸۷۰ء ۱۰ جلوں ملک سفلہ دفعہ ۱۰ باب ۶۳ دفعہ ۱ حصہ اول اور دفعہ ۱۳ قانون عبارات عامہ حصہ اول دفعہ ہذا اور حصہ دوم ایکٹ انٹرپریٹیشن دفعہ ۱۳ قانون عبارات عامہ حصہ دوم دفعہ ۱ مجموعہ ہذا سے متعلق ہے۔ اور الفاظ انٹرپریٹیشن ایکٹ ۱۸۶۷ء حسب ذیل ہیں

(۱) جو الفاظ بجنس جنس ذکور ہیں۔ وہ جنس اناث کو بھی شامل ہوں گے۔ اور

الفاظ بصیغہ واحد جمع اور الفاظ بصیغہ واحد کو شامل ہیں

دفعہ ۱۳۔ قانون عبارات عامہ ۱۸۶۷ء میں الفاظ ذکور تا نیث اور واحد جمع کے استعمال کیلئے حسب ذیل وضع کیا گیا ہے۔

تمام ایکٹ ہائے مقننہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا جلاس کونسل میں اور گورنمنٹوں میں تا وقتیکہ مضمون یا تعریف عبارت میں کوئی امر متعارض اس کے نہ ہو۔

ملازم ملکہ معظمہ

دفعہ ۱۴: - "ملازم ملکہ معظمہ" کے لفظ سے وہ سب عہدہ دار یا ملازم مراد ہیں۔ جو بمقتضائے حکم یا باطاعت حکم باب ۱۰۶ ایکٹ آف پارلیمنٹ مذکور مجریہ ۲۱ و ۲۲ سنہ وکٹوریہ جلوس ملکہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ موسومہ ایکٹ متضمن احسن انتظام ہند یا بحکم یا باطاعت حکم گورنمنٹ ہند یا کسی گورنمنٹ کے قائم رہتے۔ یا مقرر یا مامور ہوئے ہوں۔

شرح

یکٹ مجریہ سنہ ۱۸۵۸ء جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۱۰۶ و سنہ ۱۸۵۸ء میں صادر ہوا تھا جس کے مطابق ہز میجسٹی انڈیا پر حکومت براہ راست قائم ہو گئی تھی۔ اس میں گورنمنٹ ہند کی کارروائی کے قوانین درج تھے۔ [illegible] جو باطاعت حکم گورنمنٹ ہند کے قائم رہے یا مقرر یا مامور ہوئے ہوں۔ ملازم ملکہ معظمہ ہیں۔ ایکٹ ۲۲ و ۲۱ جلوس ملکہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ باب ۱۰۶ بموجب ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ دوسرا قانون ہو رہا ہے جس کے کچھ حصہ میں موجب ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء ترمیم ہوئی ہے۔ بہرحال یہ ملازمان ملکہ معظمہ ہیں۔

سیکرٹری آف سٹیٹ (حسب دفعہ ۲ - انڈین کونسلز ایکٹ) (دفعہ ۲۷ ممبران کونسل آف انڈیا (سابقہ دفعہ ۱۵، ۱۶ تھی۔ اب دفعہ ۳ ہے) [illegible] دفعہ ۱۷ ہے)۔

وائسرائے گورنر جنرل آف انڈیا (دفعہ ۲ - حال دفعہ ۹) گورنر فورٹ سینٹ جارج (دفعہ ۲۹ - حال دفعہ ۳۳) پریزیڈنسیوں کے گورنران (دفعہ ۳۲ - حال دفعہ ۳۶) لیفٹیننٹ گورنر (سابقہ دفعہ ۲۹ - حال دفعہ ۱۱۴) ممبران کونسل گورنر جنرل و گورنران (دفعہ ۳۳ - حال دفعہ ۳۶ و ۴۸) مستہدسیول ملازمان (سابقہ دفعہ ۳۲ - حال دفعہ ۹۷ و ۱۰۰) تنخواہ و پنشن دیگر تعلقہ رقمات (سابقہ دفعہ ۳۸ حال دفعہ ۱۹) جملہ عہدہ داران و ملازمان بسیکہ مدد دفعہ ہذا میں ہیں۔ اور اس میں تمام ملازمان ایسے داخل ہو سکتے ہیں جو بحکم یا باطاعت حکم گورنمنٹ ہند یا گورنمنٹ سے مقرر ہوئے ہوں جن میں وہ ملازمان گزٹڈ یا نان گزٹڈ عہدہ داران کہے جا سکتے ہیں۔ یعنی وہ تمام عہدہ داران جن کا تقرر کسی لوکل گورنمنٹ یا منتظمان کے حکم سے ہو۔ یا جن کے تقرر کے واسطے کسی لوکل گورنمنٹ یا منتظمان کی منظوری کی ضرورت ہو۔ ملازمان بادشاہ ہیں۔ لیکن گو وہ ملازمان بادشاہ ہیں۔ تاہم یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ بمنشائے دفعہ ۱۲

کو شامل ہے خواہ ان کو سرکار سے سند ملی ہو یا نہیں "

شرح | لفظ شخص میں بجائے خصیت بھی نوع انسان مذکر مونث داخل ہیں۔ خواہ وہ اشخاص بہ شکل ایک جماعت سرکار سے سند یافتہ ہوں یا غیر سند یافتہ ہوں۔ اور قانون عبارات عامہ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۶۷ء کی دفعہ ۳ شق ۲۹ میں بھی لفظ شخص کی تعریف میں ہر شرکت کمپنی یا جماعت یا گروہ اسی میں داخل ہے جو سند یافتہ ہو یا نہ ہو۔ اور منجملہ اس لفظ شخص کی تعریف کلاز ری انٹرپریٹیشن ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۸ء جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ دفعہ ۱۹ میں یہ ہے کوئی زندہ اشخاص کا جس کو سند ملی ہو یا نہ ملی ہو شرکت مل ہے ہر شرکت خلاف منشاء ظاہر نہ ہو۔

اور بقول مسٹر نرسو رصاحب لفظ شخص کے بجائے عموماً معنی نوع انسان ہے خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ ہو۔ اور اس جگہ یہ لفظ شخص نوع انسان کا نہیں شامل نہیں ہے۔ بلکہ فرضی تخاص مثلاً کمپنی یا جماعت بھی اس میں شامل ہے۔ جس میں کل فرضی اشخاص متحد ہوتے ہیں۔ دونا یا دو سے زیادہ شامل نہیں ہیں اور برعکس اس کے یہ لفظ اس مدد میں ہے۔ مگر کورپریشن کو حیثیت تمام منوں کے مقام کے شامل ہے۔ چنانچہ میلیل صاحب جج Madras نے مقدمہ مین منقا انڈیا لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ (۶۱۰) میں قرار دیا ہے کہ لفظ دفعہ ۲ مجموعہ تعزیرات ہند سے کارپوریشن کی جس کی رعایا پر عہدہ دار جنگ کا قبضہ سرکار کا قبضہ متصور ہوتا ہے۔

عامہ | **دفعہ ۱۲:** "عامہ" کا لفظ ہر فرقہ عوام الناس یا طبقہ خلائق کو شامل ہے

شرح | لفظ عامہ میں بنی نوع انسان یا کسی قوم یا سلطنت یا طبقہ خلائق کی عام لفظ جو ہے اور عام الطلاق میں لفظ بیلک ایک قسم فرقہ عوام الناس یا طبقہ خلائق ہے۔

ملکہ معظمہ | **دفعہ ۱۳:** "ملکہ معظمہ" کے لفظ سے بادشاہ وقت مملکت متحدہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ مراد ہے "

شرح | تعریف لفظ ملکہ معظمہ مطابق تولیف دفعہ ۳ قانون عبارات عامہ ۱۸۹۷ء ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء ہے جس میں الفاظ ملکہ یا ملکہ یا تحتشم ایہا میں جانبہ ملکہ کے جانشین داخل ہونگے۔ چنانچہ اب حسب معنے تعریف ہذا ہز مجسٹی کنگ جارج ششم اور اون کے جانشین مراد ہوں گے "

ہند مراد ہیں۔ بلحاظ ان اختیارات کے جن کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا جلاکر کونسل یا جناب پریزیڈنٹ یا جلاس کونسل یا نواب ممدوح بذات خود جواز اعمال میں

شرح لائیں :

جناب بدا گورنمنٹ سدک آنریبل مطابق تعریف ایکٹ عبارت عامہ سنہ ۱۸۶۷ء کی دفعہ ۲ ممن ۳۰ ایکٹ سنہ ۱۸۷۰

مجموعہ ہذا وہ سرکاری ملازم بھی ہوں۔"

برٹش انڈیا

دفعہ ۱۵:۔ "برٹش انڈیا" سے لفظ سے وہ تمام و مراد ہے جو باب ۱۰۶۔ ایکٹ آف پارلیمنٹ مذکور مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ موسومہ ایکٹ متضمن حسن انتظام ہند کی رو سے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار میں آئی ہے یا آئندہ آئے۔

شرح

لفظ برٹش انڈیا کی توضیح میں دیسی ریاستوں، علاقجات یا جاگیر وغیرہ مثلاً پٹیالہ یا بھوپال، حیدرآباد وغیرہ جو کسی قسم کی ریاستوں و مقامات داخل نہیں ہیں لیکن بلحاظ نفاذ مجموعہ ہذا یہ علاقہ گورنمنٹ پٹیالہ یا کسی دیگر گورنمنٹ سٹیٹ میں وہ قلمرو گورنمنٹ پٹیالہ یا گورنمنٹ سٹیٹ متعلقہ مراد ہے جس میں مجموعہ ہذا نافذ ہے۔ دفعہ ۳ میں وہ تمام مضمون داخل ہوں گے جو زیر قبضہ اقتدار گورنمنٹ پٹیالہ یا اس گورنمنٹ سٹیٹ متعلقہ میں جس میں مجموعہ ہذا نافذ ہے آجائے یا آئندہ آئیں۔ اور برٹش انڈیا میں وہ قلمرو داخل ہے جو وقت نفاذ ایکٹ موسومہ حسن انتظام ہند باب ۱۰۶۔ ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی رو سے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار میں آئی ہے۔ یا آئندہ آئے جس کی مجموعی تائید قانون جہازات عامہ سنہ ۱۸۵۴ء کی دفعہ ۳ میں حسب ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔ برٹش انڈیا میں جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو کے اندر کے کل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہوں گے جن پر بوقت موجودہ جناب ملکہ معظمہ مذکورہ جناب گورنر جنرل و ہند یا ذریعہ گورنر یا دیگر عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے فرماں روا ہوں۔

گورنمنٹ ہند

دفعہ ۱۶:۔ "گورنمنٹ ہند" کے لفظ سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل یا اگر جناب ممدوح کونسل میں تشریف نہ رکھتے ہوں تو جناب پریزیڈنٹ باجلاس کونسل یا صرف نواب گورنر جنرل بہادر

بلدہ پریزیڈنسی کی تعریف صفحہ ۳ عنمن ۱۴ مختلف بدیل کی گئی ہے۔ لفظ پریزیڈنسی سے عدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر فورٹ ولیم یا مدراس یا بمبئی کے معمولی اختیارات سماعت ابتدائی حیثیہ دیوانی کی حدود اراضی موجودہ وقت مراد ہوں گی۔ جیسی کہ صورت ہو۔

فقرہ پریزیڈنسی زدہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی یاد دلا رہے جس نے اپنے مقبوضات شرقی کو تین پریزیڈنسیوں میں تقسیم کر کے ہر ایک پریزیڈنسی ۱۲ الغایت ۱۶ ممبران کی کونسل کے ماتحت ہوتی تھی اور ان میں سے ایک پریزیڈنٹ یا گورنر مقرر ہوا کرتا تھا۔ اور وہ کثرت رائے ممبران پر انتظام کرتا تھا۔ اور اس طریق عمل سے کئی نقص معلوم ہوئے تھے جس کی اصلاح کے لئے کئی ایک ایکٹ اجرائے ہوئے۔ لیکن سنہ ۱۷۷۳ء میں ریگولیٹنگ ایکٹ کے ذریعہ سے احاطہ بنگال کے لئے ایک گورنر جنرل مقرر کیا گیا جس کے چار مشیر بطور معاون مقرر ہوئے۔ اور مدراس بمبئی اور بنگلون کی دیگر تین پریزیڈنسیوں کا اس کو حاکم اعلےٰ قرار دیا گیا۔

بنگلون پریزیڈنسی کی بنیاد سنہ ۱۶۸۶ء میں ڈالی گئی۔ اور ملاکا اور اس کے علاقہ جات کے تبادلہ میں تاریخ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء اس کو حوالہ ڈچ کیا گیا۔ اس لئے بنگلون کی پریزیڈنسی سنہ ۱۸۲۴ء میں جاتی رہی اور بنگال پریزیڈنسی سنہ ۱۸۵۴ء میں منسوخ ہو گئی۔ جبکہ انتظام بنگال کے واسطے ایک لفٹنٹ گورنر سنہ ۱۹۱۲ء میں مقرر ہوا۔ اور بذریعہ اشتہار ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۲ء میں پھر ایک مقرر ہو گئی۔ اس لئے مدراس و بمبئی پریزیڈنسیاں سنہ ۱۸۵۳ء الغایت سنہ ۱۹۱۲ء میں اس طرح سے تین پریزیڈنسیاں پھر مکرر بحال کی گئیں، اور جو امتیاز درمیان پریزیڈنسیوں اور اضلاع کے تھا۔ وہ بموجب ایکٹ گورنمنٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۳۵ء جاتا رہا۔ گو اختیارات پریزیڈنسی ہائیکورٹ جو بطور سپریم کورٹ اور صدر عدالت دیوانی عمل میں آتے تھے اس سے محفوظ ہو گئے تھے۔

جج | **دفعہ ۱۹:** "جج" کے لفظ سے نہ صرف ہر ایسا شخص مراد ہے جو باعتبار عمل سرکاری جج کے لقب سے ملقب ہو۔ بلکہ ہر وہ شخص بھی مراد ہے۔ جو قانون کی رو سے کسی دیوانی یا فوجداری کے مقدمہ میں فیصلہ قطعی صادر کرنے کا اختیار اکٹھا ہو یا ایسے فیصلہ کے صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ کہ اگر اس فیصلے کا اپیل نہ ہو۔ تو وہ فیصلہ قطعی ہو یا ایسے فیصلے کے صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ کہ اگر

کی گئی ہے۔"

لفظ گورنمنٹ یا وہ یا اس گورنمنٹ میں لوکل گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ ہند داخل ہوگی۔ اور تعریف لوکل گورنمنٹ حسب ذیل ہے۔ "الفاظ لوکل گورنمنٹ سے وہ شخص مراد ہوگا۔ جو برٹش انڈیا کے ایسے حصہ میں جہاں وہ ایکٹ یا ریگولیشن جس میں الفاظ مذکور کا استعمال ہوا ہو۔ نافذ ہو۔ قانوناً مجاز انتظام حکومت عاملانہ کا ہو۔ اور ان میں چیف کمشنر بھی داخل ہوگا۔ اور دفعات ۲۵۵ لغایت ۲۶۳ (الف) تعزیرات ہند میں لفظ گورنمنٹ" نہایت وسیع معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور دفعات مسطورہ میں جرائم تبلیس سٹیٹ گورنمنٹ وضع کئے گئے ہیں۔ اور بحافظ معنی الفاظ دفعہ ہذا اس میں وہی افسران مراد نہیں ہیں۔ جو برٹش انڈیا یا اس کے کسی حصہ میں مجاز حکومت عاملانہ کے ہوں۔ بلکہ وہ جملہ اشخاص بھی لفظ گورنمنٹ کی تعریف میں سمجھے جائینگے۔ جو کسی ملک غیر میں قانوناً مجاز قرار دئے گئے ہوں۔ چنانچہ دیسی ریاستوں اور تمام برطانوی نوآبادیوں وغیرہ کے ایگزیکٹیو افسران عام اس سے کہ کسی جگہ مامور ہوا التعریف مذکور میں داخل ہیں۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر یا دیسی ریاستوں کے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ وغیرہ وغیرہ تعریف ہذا میں شامل ہیں۔

اور دفعہ ۲۶۳ (الف) کے وضع کرنے کی غایت یہ ہے کہ جو چٹھیات و کاغذات متعلقہ بیرونی حکومتوں سے بذریعہ ڈاک موصول ہوتی ہیں۔ ان پر تبلیس سٹیٹ کے استعمال کو مدد دیا جاوے

رولنگز آف ہائکورٹیس جو اشخاص قانوناً کسی جزو برٹش انڈیا میں انتظام عاملانہ کے لئے مجاز قرار دیکر مامور کئے گئے ہوں۔ حسب معنے تعریف لفظ گورنمنٹ" میں شامل ہیں۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۷ سنہ ۱۹۱۷ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۸۰۷ = جلد ۱۹ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۱۱۔

پریزیڈنسی **دفعہ ۱۸:۔ "پریزیڈنسی" کے لفظ سے وہ قلمرو مراد ہے جو کسی ایک پریزیڈنسی کی گورنمنٹ کے زیر حکومت ہو۔**

شرح دفعہ ہذا تعریف لفظ "پریزیڈنسی" میں کسی ملک کے حصہ بنام پریزیڈنسی موسوم کرکے وہاں انتظام کے لئے گورنمنٹ مقرر کر دیا اس حصہ کو پریزیڈنسی کہا جائے گا۔ لیکن اس لفظ پریزیڈنسی کی کوئی تعریف ایکٹ عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء میں نہیں کی گئی ہے۔ اور ایکٹ عبارات عامہ مذکور میں بالفاظ پریزیڈنسی ٹون یعنی

(۲) ایک امیدوار نے پریزیڈنٹ یونین بورڈ کے متعلق انتخاب ممبر زبلہ بورڈ درخواست پیش کی تھی جس پر یہ لکھکر کہ یہ جزوی ہے نامنظور کر دیا۔ اور لکھا کہ تاوقتیکہ یہ سرٹیفکیٹ ڈاکٹری پیش نہ کرے۔ داخل نہ ہوگا۔ اس پر امیدوار نے مجسٹریٹ کی عدالت میں بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند استغاثہ کر دیا۔ چنانچہ پریزیڈنٹ یونین بورڈ نے مدراس ہائیکورٹ میں نگرانی پیش کی کہ بموجب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری پریزیڈنٹ یونین بورڈ سماعت نہیں ہو سکتا ہے۔ قرار دیا گیا کہ پریزیڈنٹ یونین بورڈ حسب معنی دفعہ ۲۱ سرکاری ملازم نہیں ہے۔ اسلئے استغاثہ دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کے منظوری مشروط نہیں ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۵ سنہ ۱۹۲۹ء مدراس۔ مدراس کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۸۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۲۰۱۷۵ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۳۳۳

۳۔ ایک مجسٹریٹ جب کہ وہ اختیار سماعت کسی مقدمہ میں کارروائی فوجداری کر رہا ہو۔ حسب معنی دفعہ ۱۹ جج ہے۔ خواہ اس کا اختیار تحصیل دار ہونے میں بطور بالفعل دیا گیا ہو یا نہیں جب وہ اختیار سماعت نہ رکھتا ہو۔ تو وہ بیان ہائیکورٹ میں مستغاث ہو سکتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۴۹۹۔ پٹنہ انڈین کیس جلد ۹۳ صفحہ ۹۶۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۲۱۳۔ ۵۔ پٹنہ صفحہ ۱۱۰۔ ۷ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۳۰۔

کورٹ آف جسٹس | دفعہ ۲۰۔ کورٹ آف جسٹس کے لفظ سے وہ جج مراد ہے جس کو قانوناً بذات واحد عدالت کے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو یا ججوں کا وہ مجمع مراد ہے جس کو قانوناً بطور عدالت کے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ اس حال میں کہ وہ جج یا ججوں کا مجمع عدالت کا کام کر رہا ہو۔

تمثیل

اہل پنچایت جو بموجب ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۱۶ء مجموعہ قوانین مدراس کے عمل کر رہے ہوں اور جن کو مقدمات کی نسبت تجویز یا فیصل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ کورٹ آف جسٹس ہیں۔"

شرح | بدفعہ ہا المحولہ ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۱۶ء مدراس بموجب ریگولیشن ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ء منسوخ ہو چکا ہے۔ اور جس مقام یا جگہ پر جج یا پنچ جہاں عدالت گستری عمل میں لاویں۔ وہ عدالت ہے۔ اور کورٹ آف جسٹس میں دو جج

وہ فیصلہ کسی دوسرے حاکم کی تجویز سے بحال رہے۔ تو قطعی ہو یا جو کسی ایسی جماعت اشخاص سے ہو جس جماعت کو قانوناً ایسے فیصلے کے صادر کرنیکا اختیار ہے۔

تمثیلات

(الف) کوئی کلکٹر جبکہ وہ کسی مقدمہ میں ایکٹ نمبر ۔ سنہ ۱۸۵۹ء کے مطابق عمل کر رہا ہو جج ہے۔

(ب) کوئی مجسٹریٹ جبکہ وہ کسی ایسے جرم کی نسبت عمل کر رہا ہو جس میں اس کو جرمانے یا قید کے حکم صادر کرنیکا اختیار ہے، جج ہے، خواہ اس کا فیصلہ قابل اپیل ہو یا نہ ہو۔

(ج) ہر ایک اہل پنچایت جس کو ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۱۶ء مجموعہ قوانین ہذا کے مطابق مقدمات کی تجویز و فیصل کرنے کا اختیار ہو۔ جج ہے۔

(د) کوئی مجسٹریٹ جبکہ وہ کسی ایسے جرم کی نسبت عمل کر رہا ہو جس میں اس کو صرف دوسرے محکمہ میں تجویز کے لئے سپرد کرنے کا اختیار ہے۔ جج نہیں ہے۔

شرح لفظ جج میں سوائے اسم بامسمے باعتبار عمل سرکاری سشن جج، ڈسٹرکٹ سشن جج، ڈویژنل جج، ایڈیشنل سشن جج، سب اور ڈسٹرکٹ جج یا ججان ہائیکورٹ ماتحت جج ہونے کے وہ شخص بھی مراد ہیں۔ جو فیصلہ قطعی صادر کرنے کا اختیار رکھتے ہوں۔ یا رکھتا ہو۔ خواہ وہ فیصلہ اپیل میں بحال رہے۔ یا نہ رہے۔ اور اس میں پنچ مجسٹریٹان و ڈنائلان جو فیصلہ قطعی دینے کے مجاز ہوں۔ لفظ شریف جج میں داخل ہیں۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ نے بیانات حلفی رائے تھے۔ ہائیکورٹ پٹنہ نے قرار دیا کہ چونکہ یعنی دفعہ ۵۳۹ ضابطہ ۱۹۰۸ء تعزیرات ہند یہ جج نہیں ہے۔ اس لئے یہ بیانات ہائیکورٹ میں مستعمل نہیں ہو سکتے ہیں کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۴ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۹۱۳۔

اور جو گارڈیان یا مزدور جس کو گورنمنٹ نے مقرر کیا ہو سرکاری ملازم نہیں ہے۔

پہلے :۔ ملکہ معظمہ کا ہر ملازم متعہد۔

شرح یہ وہ ملازمان متعہد گورنمنٹ ہوتے ہیں جن کے گورنمنٹ سے تحریری پرستخط ہوتے ہیں۔ اور خاص معاہدہ کے پابند ہوتے ہیں۔ اور ممبران انڈین سیول سروس کے مترادف ہوتے ہیں۔

دوسرے :۔ ہر ایک صاحب کمیشن عہدہ دار ملکہ معظمہ کی افواج بحری یا بری میں ہو۔ اس حال میں کہ وہ گورنمنٹ ہند یا اور کسی گورنمنٹ کے تحت میں کسی خدمت پر مامور ہو۔

شرح ضمن ہذا میں جملہ وہ عہدہ داران فوج بری یا بحری صاحب کمیشن سرکاری ملازم ہیں جب کہ وہ گورنمنٹ ہند یا کسی گورنمنٹ کے تحت کسی خدمت پر مامور ہوں۔ عام اس سے کہ وہ امدادی یا ولنٹر یا دفعہ ایری کمیشن افسر ہوں لیکن اس میں پنشنر یا رخصتی یا معطل کمیشن افسر داخل نہیں ہے۔

تیسرے :۔ ہر ایک جج :۔

شرح زیر دفعہ ۱۹ تعزیرات ہند جج کی تعریف کی جا چکی ہے۔ جو کوئی شخص باعتبار معنی الفاظ زیر تعریف آسکے زیر ضمن ہذا سرکاری ملازم ہے۔

چوتھے :۔ کورٹ آف جسٹس کا ہر ایک عہدہ دار جس پر اس عہدہ کی حیثیت سے لازم ہے۔ کہ وہ کسی امر متعلقہ قانون یا کسی امر متعلقہ کی تحقیقات کرے۔ یا اس کی نسبت کیفیت لکھے۔ یا کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے۔ یا اپنی حفاظت میں رکھے۔ یا کسی مال کو اپنی تحویل میں لے۔ یا اس کو اپنی تحویل سے دور کرے یا عدالت کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے۔ یا کوئی حلف دے۔ یا

یا مجمع یجان مراد ہیں۔ جو بدوران کام عدالت عدالتی کارروائی کر رہے ہوں۔ اگر وہ محض انتظامیہ کام کر رہے ہوں یا کر رہا ہو۔ کورٹ آف جسٹس نہیں ہے۔ ایسا ہی کورٹ مارشل جب کہ وہ کسی عہدہ دار کے چال چلن کی تحقیقات کر رہا ہو وہ کورٹ آف جسٹس نہیں ہے۔ اور نہ وہ تحقیقات عدالتی کارروائی ہے۔ کیونکہ شہادت حلفاً اس وقت نہیں ہوتی ہے۔

سرکاری ملازم **دفعہ ۲۱:۔ "سرکاری ملازم" کے لفظ سے وہ شخص مراد ہے۔ جو نیچے لکھی ہوئی شقوں میں سے کسی قسم میں داخل ہو یعنی۔**

شرح **لفظ سرکاری ملازم:** عموماً سرکاری ملازم تنخواہ دار ہوتے ہیں۔ اور لفظ مذکور میں اول اس کا سرکاری ملازم ہونا۔ دوئم سرکاری خدمت یا پبلک اس کے سپرد ہونا ضروری ہے لیکن لفظ سرکاری ملازم ہیں قطع نظر ان جملہ اشخاص خدمت گذار اسم بامسمی ملازمان سرکاری کے ہر وہ شخص بھی شامل ہے، جو کسی سرکاری خدمت کی بجاآوری کے لئے بہ حیثیت سرکاری ملازم عمل کرتا ہو۔ عام اس سے کہ وہ شخص سرکار سے تنخواہ یا کوئی فائدہ حاصل کر رہا ہو۔ یا نہیں۔ یہ حالتیں بانجام وہی کار سرکار حسب منشاء دفعہ ہذا سرکاری ملازم کہلائے گا۔ اور محطار افسر پولیس بحالت معطلی سرکاری ملازم نہیں رہتا ہے۔ کیونکہ اس کی حیثیت منصبی کے اختیارات کے نفاذ کا اس کو اختیار نہیں رہتا ہے۔ اور نہ بحالت پنشن و رخصت ملازم سرکاری کی حیثیت حسب منشاء دفعہ ہذا قائم رہتی ہے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص بحکم گورنمنٹ ماہواری تنخواہ پر ایک عہدہ سرکاری پر مامور ہوا۔ اور اس منصب کے فرائض ادا کرتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ہذا سرکاری ملازم ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۶ = ۲۶ = پنجاب دیگل فوجداری رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء = ۱۸ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء فوجداری = ۹۶ = پنجاب لاہور سنہ ۱۹۱۸ء انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۱۵۰

۲ - سب انسپکٹر فنگر پرنٹ بروجو ادائے شہادت فنگر پرنٹ کرتا ہے۔ سرکاری ملازم ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۳۵۵ = انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۴۴۵۔

۳ - کوئی عہدہ دار جس کو تنخواہ ملتی ہو۔ یا نہیں۔ اور کار سرکار کی ذمہ واری اس سرکاری عہدہ کی اپنے اوپر لیتا ہے۔ اور اس خدمت کو انجام دیتا ہے۔ وہ حسب معنی دفعہ ہذا سرکاری ملازم ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۱۴ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ ہائیکورٹ = انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۵۸۸۔

اس حالت میں کہ وہ کورٹ آف جسٹس یا کسی سرکاری ملازم کی مدد کرتا ہو"

چھٹے:- ہر ایک ثالث یا کوئی دوسرا شخص جس کو کسی کورٹ آف جسٹس یا حاکم ذی اختیار سے کوئی مقدمہ یا معاملہ فیصل کرنے یا کیفیت لکھنے کے لئے سپرد کیا ہوا ہو۔

شرح مقدمات فوجداری و دیوانی وغیرہ میں بعض امور کے تصفیہ یا کیفیت لکھنے کے لئے حاکم ذی اختیار یا کورٹ آف جسٹس کی جانب سے معاملات کسی شخص کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ وہ شخص جو ایسے امور کی کیفیت لکھتا ہے۔ یا دیگر امور عمل میں لاتا ہے کوئی شخص بطور جائز قانوناً سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ وہ شخص اس وقت سرکاری ملازم زیر ضمن ہذا ہوتا ہے۔

ساتویں:- ہر ایک شخص جو اس طور پر رکھتا ہو کہ وہ اس کے اعتبار سے کسی شخص کے پیش کرنے یا نہ پیش کرنے کا مجاز ہو۔

شرح ضمن ہذا میں ملازمت پولیس، چپڑاسی، دفتر کا افسر، یا وہ وارڈر جو بطور نگہبانی کی حفاظت میں مامور ہوتا ہے سرکاری ملازم ہیں۔ ۲۳ سنہ ۱۹۰۸ء لاہور لیکن جو شخص حسب دفعہ ۱۲۵ ضابطہ فوجداری گرفتاری کرتا ہے۔ وہ سرکاری ملازم نہیں ہے۔ اور نہ ضمن ہذا میں قید کرنے یا رکھنے کا اختیار۔ حیثیت منصب ذاتی ہونا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کہ مقدمہ میں ملزم یا ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ وارڈ دفعہ ۱۲۱ یا شخص جو سرکاری ملازم ہو۔ یا سرکاری ملازم کی مدد کرتا ہو سرکاری ملازم ہے

(سیشل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۰ سنہ ۱۹۶۰ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۶۰ء لاہور صفحہ ۶۳۱ - انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۷۶۲ -

آٹھویں:- ہر ایک سرکاری عہدہ دار جس پر بحیثیت اس کے عہدہ کے لازم ہے کہ جرموں کی روک کرے۔ یا مجرموں کے وقوع کی اطلاع دے۔ یا مجرموں کو جواب دہی میں ماخوذ کرائے۔ یا عامہ خلائق کی عافیت یا سلامتی یا آسائش کی حفاظت کرے

یا ترجمان کا کام کرے یا محکمہ کے آداب کا انتظام کرنے کا اختیار خاص حاصل ہو۔"

شرح لفظ عہدہ دار سے "وہ شخص جو ان معنوں میں عہدہ دار ہے جس کو حکومت انتظامی سے حکام نے اپنے ارکان تحت کے سپرد کیا ہو۔ اس لئے تمام عملہ کورٹ آف وارڈس حافظ متوفیہ خدمت و اختیارات زیر ضمن ہذا سرکاری ملازم ہیں، مثلاً سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈسٹرکٹ کلکٹر جو سررشتہ دار۔ پیشکار، ناظر، محافظ دفتر، جواب نویس، تحصیل کنندہ، پیادہ و تحصیل کنندہ وغیرہ وغیرہ، خدائیہ فرد، داری و دیگر اشخاص جن کے فرائض و اختیار بہ حیثیت منصب ضمن ہیں سرکاری ملازم ہیں۔

رولنگر آف ہائیکورٹس ایک شخص جو مستغیث مقدمہ فوجداری سرکار کی طرف سے اور ملزم کی طرف سے صفائی کی عدالت میں پیش ہوا تھا۔ مستغیث کی طرف سے پیش ہوا۔ جہاں رام چندر نے سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی پر حملہ کیا جس پر مقدمہ دائر ہوا۔ مجسٹریٹ نے اسکو سرکاری ملازم قرار دے کر ملزم کو رہا کر دیا تھا جس کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہوکر مستغیث مقدمہ حسب ضمن ہذا جبکہ کورٹ آف وارڈس نے حکم دیا ہو کہ مستغیث سرکاری ملازم زیر ضمن ہذا قرار دیا گیا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۴۳ صفحہ ۳۹۱ سنہ ۱۹۴۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۴۲ صفحہ ۵۸۸ سنہ ۱۹۴۳ء فوجداری کیسز صفحہ ۵۰۵۔ ۱۹۴۳ء انڈیا رپورٹ پٹنہ صفحہ ۳۔

۲۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کو تنخواہ اور رہنے کا مکان ملتی ہو۔ وہ سرکاری ملازم ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۴۳ء صفحہ ۲۸ سنہ ۱۹۳۳ء فوجداری کیسز صفحہ ۵۰۹۔ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۳۷۹۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۱۷۔ انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۲۰۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۸۵۔

پانچویں:۔ ہر ایک پل چوری یا ہر ایک اسیسر یا ہر ایک شریک پنچایت میں

شرح بضمن ہذا بلحاظ مفوضہ ڈپوٹی سٹور کیپر دفتر ایجنسی وزیرستان وتعاون گورنمنٹ ریونیو افسران واسران جنگلات وآبکاری وانکم ٹیکس وناظر عدالت عہدہ داران و

بارگ ماسٹری وکمسریٹ ملازم سرکاری ہیں"۔

رولنگر آف ہائیکورٹس ایک شخص کو جو امیدوار عدالت بحکم قاعدہ سرکاری کام کرتا تھا وارنٹ قرقی لے کر گیا۔ مال متعرفہ کو مدعی چھوڑا کر لے گیا۔ جس پر مقدمہ چلا۔ مجسٹریٹ نے اس کو بری کر دیا۔ اپیل سرکاری پر اپیل منظور ہوا۔ اور ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ جو شخص سرکاری کام کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اور باقاعدہ منصب کا کام کرتا ہے۔ خواہ اسکو تنخواہ نہ ملتی ہو۔ وہ سرکاری ملازم حسب صفحہ بالا ہوگا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۱ ۱۹۳۲ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۲۶ صفحہ ۵۸۸۔

۲۔ جبکہ نمبردار۔ زمینداران سے معاملہ سرکاری وصول کرتا ہے۔ اور اس کو بطور کمیشن کے پیچ ترا ستا ہے تو وہ دفعہ ۲۱ ضمن ۱ کے مطابق سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ لیکن حق جیب کی وصولی کا ذمہ داران جب کہ اور کوئی مواجب اس کا نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں وہ گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوا متصور نہ ہوگا۔ اس لئے ہر دو زمینداران جنہوں نے نمبردار کے وصولی معاملہ زمین سرکاری کے وقت اس پر حملہ کیا تھا۔ اور دوسرے نے نمبردار کو ضرور پہنچایا تھا۔ بدفعہ ۳۳۲، ۳۵۳ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے تھے۔ اور ملزم مجرم دفعہ ۳۳۲ کو ۳ سال قید سخت اور دوسرے ملزم کو بدفعہ ۵۳ تعزیرات ہند دو سال قید سخت عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ہوئی تھی۔ ہر دو ملزمان کے اپیل پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے نامنظور کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۷۔ صفحہ ۲۸۳۔ ۱۹۳۶ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۱۹۳۔ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۱۸۹۔ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز۔ صفحہ ۱۳۱۱۔

دسویں۔ ہر ایک عہدہ دار جس بحیثیت اس کے عہدہ کے لازم ہے۔ کہ بنظر کسی عام غرض غیر مذہبی متعلقہ کسی گاؤں یا قصبہ یا شہر یا ضلع کے کوئی مال اپنے قبضہ میں دے یا اپنی تحویل میں لے۔ یا اپنی تحویل میں رکھے یا صرف کرے یا کوئی پیمائش یا تشخیص کرے یا کسی قسم کی رسوم یا ٹیکس وصول کرے۔ یا کسی گاؤں یا قصبے یا شہر یا ضلع کے باشندوں کے حقوق کی تعیین کی غرض سے کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے یا اپنی

شرح کورٹ انسپکٹر نائب کورٹ انسپکٹر و پیروکاران سرکار و افسران پولیس، مجسٹریٹ۔ ہیلتھ افیسر، سینی ٹری انسپکٹر بازار، ہیڈ ملازمان ڈاکخانہ۔ اور سیر کوچہ ہائے بلحاظ حیثیت منصبی سرکاری ملازم ہیں اور جس شخص کو بالعوض خدمات سرکاری معاملہ زمین معاف کیا گیا ہو۔ اور خدمات آبپاشی عامہ انجام دیتا ہو۔ سرکاری ملازم ہے۔ لیکن چوکیدار دیہہ و فحسر سرکاری ملازم نہیں ہیں کیونکہ وہ افسر گورنمنٹ نہیں ہوتے ہیں لیکن بمبئی میں گاؤں کا محافظ ورلینیو و پولیس پٹیل بھی بذات ملازم نہیں ہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں بمقابلہ چوکیدار پولیس۔ ایک شخص کے خلاف جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند مقدمہ مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا لیکن مجسٹریٹ نے بجرم ۱۷۶ سزا دیدی جس کی بابت ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ چوکیدار گاؤں زیر ضمن ہذا سرکاری ملازم نہیں ہے۔ اور جرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند تبدیل نہیں ہو سکتا ہے۔ اور چوکیدار افسر گورنمنٹ نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۷۰۹ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۶۰۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۳۴۷۔

نویں:۔ ہر ایک عہدہ دار جس پر بحیثیت اس کے عہدہ کے لازم ہے۔ کہ کوئی مال گورنمنٹ کی جانب سے اپنے قبضے میں لائے۔ یا اپنی تحویل میں لے۔ یا اپنی تحویل میں رکھے۔ یا صرف کرے۔ یا وہ گورنمنٹ کی جانب سے کوئی پیمائش یا تشخیص یا معاہدہ کرے یا وہ سر رشتہ مال کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے۔ یا کسی ایسے امر کی تحقیقات کرے جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقہ زر پر موثر ہو۔ یا اس باب میں کیفیت لکھے۔ یا کوئی دستاویز جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقہ زر سے تعلق رکھتی ہو۔ مرتب یا مصداق کرے۔ یا اس دستاویز کو اپنی تحویل میں رکھے۔ یا کسی ایسے قانون کے انحراف کی روک کرے۔ جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقہ زر کی حفاظت کے لئے نافذ ہے۔ اور ہر ایک عہدہ دار جو سرکار کا ملازم ہو یا گورنمنٹ سے حق المنت پاتا ہو۔ یا اس کو کوئی کار سرکار کرنے کی عیوض میں فیس یا کمیشن کی طرح پر اجرت ملتی ہو۔

تشریح ۳۔ لفظ انتخاب سے۔ وہ انتخاب مراد ہے۔ جو کسی ایسے لیجس لیٹو یا میونسپل یا دیگر قسم کے پبلک عہدہ کے ممبروں کے چننے کی غرض سے منعقد کیا جائے جس کے لئے ممبروں کے چننے کا طریقہ کسی قانون کے ذریعہ یا رو سے اس طرح مقرر ہو کہ بذریعہ انتخاب کے ہونا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسٹر پیٹا اٹیلین نے ایک دوکان نیو دہلی میں ٹھیکہ پر لی ہوئی تھی۔ اور کاروبار خانساماں کے متعلق اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔ اور مسٹر روبرٹ جون بریڈلے نے جو نیو دہلی میونسپل کمیٹی دہلی کی جانب سے سٹیشن سپرنٹنڈنٹ نیو دہلی ملازم تھا۔ اور مسٹر بریڈلے نے دوکانات کا معائنہ کیا کرتا تھا۔ اور دوکانداروں سے کرایہ وصول کرتا تھا۔ ایک روز باہم جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور مسٹر پیٹا نے بدفعہ ۳۲۳ و ۵۰۴ تعزیرات ہند مسٹر بریڈلے پر استغاثہ کر دیا تھا۔ اور مسٹر بریڈلے کا بیان تھا کہ ملزم آلیس کریم بغیر قیمت کے لے جاتا تھا۔ ایک روز اپنی لیڈی کے ہمراہ آیا تھا۔ کہ آلیس کریم مانگتا تھا جس نے انکار کر دیا تھا۔ جس بنا پر مجھ سے بہ استغاثہ کیا گیا ہے۔ جس کی تجویز بطور سرسری کی گئی تھی۔ نگرانی پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ مذکور میونسپل کمیٹی حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے۔ سرسری تجویز کے لائق نہیں ہے۔ بذریعہ استغاثہ بشمول دیگر مستدعات باضابطہ سماعت کیا جا کر تجویز کی جاوے۔ اور سرسری تجویز ملزمان ماتحت منسوخ کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳۔ صفحہ ۱۰۸۔ لاہور انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۲۲۔ ۲۳۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۷۷ سنہ ۱۹۳۲ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۱۸۱۔ ۱۷۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۳۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۱۸۸۔

۲۔ میونسپل کونسلر بمبئی جیسے بمبئی ڈسٹرکٹ ایکٹ مرتبہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۳ء سرکاری ملازم ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۵۳۰ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹۲۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۷۱ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ۔ صفحہ ۱۰۱ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ۔ صفحہ ۱۰۷۔

۳۔ ایک امیدوار چپراسی عدالت جسکو نہ تنخواہ نہ وظیفہ نہ اجرت ملتی ہے۔ اور وہ وارنٹ کی تعمیل کرتا ہے۔ اُس وقت وہ امیدوار حسب معنی دفعہ ۲۱ ضمن ۴ و ۹ سرکاری ملازم ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴۔

تحویل میں رکھے۔

شرح | صفن ہذا میں میونسپل کمیٹی بورڈ اور سیکرٹری و کلکٹر و آڈیٹر کلرک و محرر بھاٹک مولیشیان جو خدمات میونسپلٹی انجام دیتے ہیں۔ اور روپیہ وصول کرکے ٹھیکیداران کو ادا کرتے ہیں۔ یہ سرکاری ملازم کہلاتے ہیں۔

گیارہواں: ہر شخص جو ایسا عہدہ رکھتا ہو۔ کہ وہ اُس کے اعتبار سے کسی فرد انتخاب کے تیار کرنے یا شائع کرنے یا قائم رکھنے یا اُس پر نظر ثانی کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ یا کسی انتخاب یا فرد انتخاب کے اہتمام کا اختیار رکھتا ہو۔

شرح | جب انتخاب ممبری کے لئے فردات ابتدا وہ مرتب ہو کر مکمل ہو جاتی ہیں۔ تو ایسہ فرد انتخاب نتائج کرنے یا قائم رکھنے کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ تو وہ عہدہ دار جو اس فرد کو مکمل کرنے اس پر نظر ثانی کرنے کا مجاز ذمہ دار اگر ہو۔ یا اُس انتخاب یا اُس کے حق کا اہتمام کرتا ہو۔ جس کی تعریف دفعہ ۱۸ قانون تشریح ۲ کی گئی ہے حسب مضمون ہذا سرکاری ملازم ہے۔

میونسپل کمشنر سرکاری ملازم ہیں یا

تشریح ۱: وہ سب اشخاص جو دفعہ کی لکھی ہوئی قسموں میں سے کسی قسم میں داخل ہوں۔ سرکاری ملازم ہیں۔ خواہ اس سے کہ انہوں نے گورنمنٹ سے وہ منصب پایا ہو یا نہ ہو۔

تشریح ۲: ہر محل میں جہاں سرکاری ملازم کا لفظ آیا ہے۔ اطلاق اس کا ہر شخص پر ہے۔ جو کسی سرکاری ملازم کے عہدہ پر فی الواقع قائم ہو۔ گو کہ اس شخص کے اس عہدہ پر قائم ہونے کے استحقاق میں قانون کی رو سے کیسا ہی سقم ہو۔

شرح | جو شخص بغیر کسی تنخواہ یا اجرت کے سرکاری خدمت کی ذمہ داری لیتا ہے۔ وہ بھی سرکاری ملازم ہوگا۔

ملزمان نے عذر کیا کہ ان فریقین کی خرید جنگل مشترکہ کے سلسلہ میں ناراضگی ہے۔ جو صورت عدالت دیوانی سے چارہ کار ہونا چاہیئے۔ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ جب بد دیانتی یا فریب سے مال کو تقسیم ہونے سے روکنے کے لئے علیحدہ کیا جائے۔ یا چھپایا جائے۔ یا کسی شخص کے مال کو جائز قرض خواہوں میں تقسیم ہونے سے روکنے کے لئے اپنے مال کو علیحدہ کیا جائے۔ تو جرم دفعہ ۲۱۴ تعزیرات ہند مکمل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ مال دیانت یا غرض میں ہو۔ اور تعریف مال منقولہ بدفعہ ۲۲ تعزیرات ہند مال منقولہ سے متعلق ہے۔ اور لفظ مال مستعملہ دفعہ ۲۱۴ تعزیرات ہند وسیع ہے۔ اپیل بحالات مقدمہ حکم رہائی ملزمان منسوخ کیا جا کر مزید تحقیقات جرم دفعہ ۲۱۴ تعزیرات ہند کا دیا گیا۔ اور قرار دیا گیا کہ یہ صورت دیوانی نہیں ہے کرمینل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۵۵۰ سنہ ۹۳۶ء بمبئی انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۳۱۰۔

استحصال بیجا | دفعہ ۲۳:۔ "استحصال بیجا" وہ استحصال مال ہے۔ جو ناجائز وسیلوں سے کیا جائے۔ اور شخص حاصل کرنے والا اس مال کا قانوناً مستحق نہ ہو۔

زیان بیجا | "زیان بیجا" وہ زیان مال ہے۔ جو ناجائز وسیلوں سے کیا جائے۔ اور شخص زیان اٹھانیوالا اس مال کا قانوناً مستحق ہو"

مال کا بطریق بیجا رکھ چھوڑنا استحصال بیجا میں داخل ہے۔ مال سے بطریق بیجا محروم رکھنا بیجا میں داخل ہے۔ | یہ بات کہ کسی شخص نے استحصال بیجا کیا نہ صرف اس حالت میں کہی جائیگی جبکہ وہ شخص اس مال کو بطریق بیجا حاصل کرے۔ بلکہ اس صورت میں بھی کہی جائیگی۔ جب کہ بطریق بیجا اپنے قبضے میں رکھے۔ اور یہ بات کہ کسی شخص نے زیان بیجا اٹھایا۔ نہ صرف اس حالت میں کہی جائیگی جبکہ بطریق بیجا وہ شخص کسی مال سے۔ بیدخل کیا جائے۔ بلکہ اس صورت میں بھی کہی جائیگی۔

صفحہ ۲۲۸ سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۵۱۶ - ۱۴ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۳۷۹ - ۴ کریمینل لاجرنل صفحہ ۷۱۷، انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۲۲۱ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۸۵ -

۴ ممبر مجلس قانون ساز سائیکل حسب معنی دفعہ ۲۱ صفحہ ۱ سرکاری ملازم نہیں ہے - ۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۱۲۳ -

۵ محصول محصول سرٹیفکٹ وصول کرنیوالا - نمبر ۵ سرکاری ملازم زیر دفعہ ۱۱ بمبئی ایکٹ محصول سرٹیفکٹ حسب معنی دفعہ ۲۱ صفحہ ۱ سرکاری ملازم ہے - ۳۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۱۲۱ -

۶ نمبر ۵ - وہ ہیڈ جب کہ معاملہ زمین زمینداران سے وصول کرتا ہو - وہ حسب معنی دفعہ ۲۱ سرکاری ملازم ہے - لیکن جب نمبر ۵ حق حقوق یا رقم سوائی وہیرہ وصول کرتا ہو - وہ بحیثیت متبنی ملازم گورنمنٹ متصور نہ ہوگا سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۳۱ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۱۸۹

دفعہ ۲۲: "مال (یا جائیداد) منقولہ" کے لفظ میں ہر

قسم کا مال (یا اسباب) مادی داخل ہے۔ سوائے ارامنی اور ان چیزوں کے جو زمین سے

ملصق ہوں یا کسی ایسی چیز سے بالاستحکام پیوستہ رہیں جو زمین سے ملصق ہے

تشریح لفظ مال منقولہ میں ہر وہ شے داخل ہے جو نقل حرکت کی جا سکے۔ اور دیگر اشیا مثلاً درخت مٹی۔ پتھر۔ پھل وغیرہ جو زمین سے پیوستہ ہیں۔ مال (یا جائیداد) غیر منقولہ ہیں۔ لیکن جو ہیں کہ وہ زمین سے جدا کی جاویں۔ مال منقولہ زیر تعریف سرقہ بدفعہ ۳۷۸ تعزیرات ہند ہو جاتی ہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص زمین کھود کر بدرضامندی صاحب زمین مٹی لے جا رہا تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف سرقہ کا جرم عائد کیا گیا تھا جس کے کاغذات ہائیکورٹ مدراس میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ مال غیر منقولہ جب منقولہ کی شکل اختیار کرلے وہ مال قابل سرقہ ہو جاتا ہے۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۵۱ سنہ ۱۹۰۴ء

(۲) دو شخصوں نے ایک جنگل لکڑیوں کا بشرکت خرید کیا تھا۔ اور اس لکڑی کے کوئلہ کرا کر فروخت کرتے تھے اور دیگر اشخاص متعلقہ فریقین کوئلوں کے فروخت کا کام کرتے تھے۔ چنانچہ جلد ملزمان نے بددیانتی سے ایک معقول رقم کی قیمت کے کوئلوں کو بددیانتی سے علیحدہ کیا تھا۔ جو دفعہ ۴۰۹، ۴۰۳، ۴۰۱ تعزیرات ہند کا استغاثہ کیا گیا تھا۔ جسکو عدالت نے رہا کر دیا۔ اور سشن جج نے حکم رہائی قائم رکھا تھا۔ مستغیث کی نگرانی پر ہائیکورٹ بمبئی میں دیکھی

کریمنیل لاجرنل جلد ۳۷ - صفحہ ۸۷۷ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۶۴ - صفحہ ۷۴

(۴) ایک شخص نے اپنی اراضی میں ملحقہ دیوار مستغیث میں ایک خندق کھودی تھی تاکہ وہ اس میں محرب دار دیوار بنا دے جس کے کھودنے سے مستغیث کی دیوار کو نقصان پہونچا تھا - عدالت سے جب تعزیرات ہند دفعہ ۴۲۵ تعزیرات ہند معنی دفعہ ۴۳ - تعزیرات ہند زیان ناجائز پہونچانا قرار دیکر سزا دی گئی تھی - جس کا اپیل مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا - کہ ملزم کو اس اراضی سے استفادہ اٹھانے کا حق تھا - چنانچہ حکم سزا منسوخ کیا جاکر قرار دیا گیا - کہ جب معنی تعریف ۴۲۵ - تعزیرات ہند زیان ناجائز پہونچانے میں داخل نہیں ہے - کریمنیل لاجرنل جلد ۲۳ - صفحہ ۶۰۷ مدراس - انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۸۳۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۴۲ء مدراس صفحہ ۳۲۲ - ۴ - لا - ویکلی - صفحہ ۲۸ -

(۵) کسی شخص کا قانون کے مطابق کسی اراضی پر قبضہ کرلینا زیان ناجائز پہونچانا نہیں ہوتا ہے - کریمنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۶۱ بمبئی - انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۷۰۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۹۱ - ۳۷ - بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۳۵۳ -

(۶) جب کوئی شخص ناجائز طور سے کسی شخص کے مال کو عارضی طور پر روک رکھے - اور اس سے استحصال ناجائز ہووے - اور وہ شخص قابض مال استفادہ مال سے محروم رہے - تو حسب معنی تعریف دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند وہ شخص استحصال ناجائز یا زیان ناجائز کا مرتکب کہلائیگا - اور یہ سوال کہ اس کو استحقاق قانونی حصول مال کا تھا - وجہ معذرت قانونی نہ ہوگی - اور جہاں استحقاق کا سوال ہو - وہاں اس کو چارہ کار قانون کا پیرو عمل کرنا چاہیے - نہ کہ قانون کے خلاف عمل کیا جاوے - کریمنیل لاجرنل جلد ۴۱ صفحہ ۲۰۸ - انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۹۹۲ - ۲۷ - بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۳۵۳ - انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۷۰۹ - ۲۷ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۶۶۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۹۱ -

بد دیانتی سے | **دفعہ ۲۴** - جو کوئی شخص کوئی امر کرے - اس نیت سے کہ وہ کسی شخص کو استحصال بیجا کرائے - یا کسی شخص کو زیان بیجا پہونچائے - تو کہا جائے گا - کہ اُس نے وہ امر "بد دیانتی" سے کیا"

شرح | بد دیانتی کی تعریف عائد کرنے کے لئے ضروری جزو یہ ہیں - اول ارادہ دوم استحصال ناجائز یا زیان ناجائز ثابت کرنا چاہیے - چنانچہ ارادہ عموماً نوعیت فعل و حالات واقعہ

جبکہ وہ شخص کسی مال سے بطریق بیجا محروم رکھا جائے۔

شرح تعریف ہذا بددیانتی کا اعلےٰ جزو ہے۔ اور ناجائز وسائل سے حصول مال یا قبضہ کرنے کو روکا گیا ہے۔ ورنہ ہر مستحق مال کے لئے قانون نے جائز طریق بتلا کر امداد کی ہے۔ اور جب ناجائز وسائل سے استحصال مال ہوگا۔ تو ہر کیف قابض مال کو زیان بیجا پہونچیگا۔ اور ضروری ہے۔ کہ استحصال بیجا کرنے والا اس مال کے حاصل کرنے یا قبضہ میں رکھنے کا قانوناً مستحق نہ ہو۔ اور اس کے لئے اول ناجائز وسائل دوم ناجائز حصول ہونا چاہیے۔ اور قبضہ میں لینا۔ یا روک رکھنا بھی شامل ہے۔ مثلاً اگر قارض اپنے مقروض کی بلا رضا مندی بقدر قرضہ مال اس کے قبضہ سے بیجا طور سے لیلے۔ یا محض اس لئے روک رکھے۔ کہ مقروض کو ادائیگی قرضہ کی تحریک ہو۔ تو قارض پر استحصال ناجائز کی تعریف صادق آئے گی۔ اور وہ سرقہ کا مرتکب ہوگا۔ اور مقروض کو زیان بیجا ہوگا۔ کیونکہ مستقل یا عارضی بیدخلی زیان بیجا میں شامل ہے۔ اور یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ذاتی استحصال ناجائز نہ ہو۔ اور زیان بیجا ہو۔ چنانچہ جب مال بیجا طور سے لے کر ضائع کر دیا جائے۔ مثلاً قارض مذکور اگر مال کو آگ لگا کر جلا دے۔ اور ہمچوں قسم ناجائز طریق عمل سے گو استحصال بیجا نہ ہو تاہم زیان بیجا ہونے سے تعریف بددیانتی دفعہ ۴۰۵ تعزیرات ہند صادق آئیگی۔ دفعہ ہذا میں بطریق بیجا مستقل یا عارضی طور پر استحصال ناجائز و زیان ناجائز کو روکا گیا ہے۔ اور بنیک وجہ تحریک و اظہار استحقاق نیک خیالی کے عذر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تاکہ اظہار نیک وجہ تحریک و نیک خیالی ملزم کے لئے بچاؤ کا عذر نہ ہو جاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں جبکہ ایک مسلمان چند گائیں ذبح کے لئے لے جا رہا تھا۔ چند ہندوؤں نے اپنے مذہبی نیک خیالی سے بچڑان گائیں کو چھڑا کر بھگا دیا جس سے اصل مالک مجروح ہو گیا۔ چنانچہ صورت حال پر ملزمان کو بجرم سرقہ سزا دی گئی۔ اور ذاتی نیک خیالی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۸۔ صفحہ انگریزی ۹۔ ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۳۔ صفحہ ۲۔ مقدمہ قیصر شہد بنام مداری و ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۵۔ صفحہ ۶۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۲۔ صفحہ ۲۲۰۔

(۲)۔ استحصال بیجا و زیان ناجائز کے لئے عارضی استحصال ناجائز یا عارضی زیان ناجائز ہونا کافی ہے۔ تعریف دفعہ ۲۳۔ تعزیرات ہند صادق آئیگی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳۔ صفحہ ۵۵۷ سنہ ۱۹۲۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۱۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء ناگپور۔ صفحہ ۱۴۶۔

(۳) ایک مقدمہ دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند میں ہائی کورٹ پٹنہ نے قرار دیا ہے۔ کہ استحصال بیجا میں مال روکنا بھی شامل ہے۔ اور زیان بیجا میں مال رکھنا۔ اور اس کو بیجا طور سے محروم کرنا شامل ہے۔ اور اس شخص کو ایک وقت میں اس مال کے فائدے اٹھانے سے باز رکھنا کافی ہے۔

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند میں جعلی دستاویز کے استعمال کے ہونے سے ۵ ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور دو کو سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ تعریف لفظ بددیانتی دفعہ ۴۲ تعزیرات ہند مختتم نہیں ہے۔ اور کسی مال سے محروم کرنا ہی جزو دفعہ ہذا نہیں ہے۔ بلکہ حسب معنی دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند جعلسازی سے عمل کرنا بددیانتی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اپیل ملزمان ڈسمس کئے گئے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۶ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۱۲۷۔ آل انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۶۰۔ ۹۔ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۸۰۰۔ ۱۲۔ آل انڈیا فوجداری ۲۱ سنہ ۱۹۳۶ء۔

(۵) کسی شخص کا زیان ناجائز کے لئے لاٹھی کا لیجانا حسب معنی دفعہ ۴۲ تعزیرات ہند فعل بددیانتی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۴۷۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۱۔ آل انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۳۲ء سندھ صفحہ ۱۶۹ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۴۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۹۳۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۲۱۹۔ ۱۲۔ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۵۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۴۷۔ ۱۶۔ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۳۴۹ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنیل رپورٹ صفحہ ۷۸۵۔

(۶) حسب تعریف دفعہ ۴۲۔ تعزیرات ہند بددیانتی کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ملزم کو استحصال بیجا ہو۔ بلکہ محض مستغیث کو زیان ناجائز ہونا ہی تعریف بددیانتی صادق آوے گی۔ آل انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۴۶۹۔ ۲۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۶۹۔ ۲۸۔ اودھ کیسز صفحہ ۲۳۰۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۱۷۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۸۳۳

(۷) لفظ استحصال ناجائز یا زیان ناجائز مستعملہ دفعہ ۴۲ تعزیرات ہند کیلئے شخص زیان ناجائز کی نسبت سے نقصان پہونچانا اور استحصال ناجائز نہ ہونا بددیانتی کی تعریف میں داخل ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۳۵۳۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۶۳۱

(۸) تعریف دفعہ ۴۲ تعزیرات ہند کے لئے استحصال ناجائز ہو یا زیان ناجائز ہو۔ تعریف قانونی صادق آئیگی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۳۹۶۔ ۳۴۔ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۹۰۔ ۵۶۔ ضمن صفحہ ۸۸ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنیل کیسز صفحہ ۷۷۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۳۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۲۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۵۴۵۔

(۹) نقصان پہونچانے کے لئے کسی شخص کا کوئی مال مستغیث یا بانس وغیرہ بہ نسبت نقصان رسانی لیجانا بددیانتی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۴۷ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنیل کیسز صفحہ ۳۳۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۱۔ انڈیا

وردیہ ملزم سے اخذ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ارادہ جو ملزم کی اندرونی حالت ذہنی ہوتی ہے۔ خود شہادت بلاواسطہ یا حواس کے ذریعہ سے معلوم نہیں ہو سکتی ہے۔ بہرکیف وہ حالات واقعہ جن سے فعل ظاہر ہوگا۔ عام طور پر علم و نیت ثابت ہو جائیگا۔ کیونکہ یہ قانونی قیاس ہے۔ کہ ہر شخص فاعل معمولی نتائج فعل کا علم رکھتا ہے۔ اور اس اصول پر تمام ہندوستان و پنجاب کی عدالتوں کا عمل درآمد ہے۔ الاصحیا نیت۔ شخص فاعل کی عقلی و تمدنی حالات و سوسائٹی جس میں اس نے تربیت حاصل کی ہو۔ اور طریق زندگی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ایک فعل پر ایک سمجھدار معقول آدمی کی نیت کا معیار استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک لڑائی میں ملزم نے ایک شخص کے سر میں لاٹھی ماری۔ جس سے مضروب مر گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی طاقت اور نوعیت دوران لاٹھی سے ملزم کی نیت اخذ کیجاتی ہے۔ نہ یہ کہ اس نے بارہ ضرب لگائی ہے۔ بلکہ بارہ ہلاکت ضرب جس کا نتیجہ ہلاکت ہوا ہے۔ لگائی ہے۔ کیونکہ وہ سر جیسے نازک حصہ پر ضرب لگانے سے اس کے نتیجہ سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے۔ بحوالہ کلکتہ جلد ۲۔ صفحہ ۱۰۷۱ یہ قرار دیا۔ کہ نتیجہ ہمیشہ واقعات سے اخذ کیا جائیگا۔ نہ کہ قائل سے کیا جائیگا۔ اپیل سیوا سنگھ ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم مشتمل جج بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بحال رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱۔ صفحہ ۱۰۶۹۔ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۶۔ صفحہ ۲۷۵۔

(۲) تعریف بددیانتی دفعہ ۲۴۔ تعزیرات ہند میں ضروری ہے کہ گو ایک فریق کو فائدہ نہ ہو۔ مگر دوسرے فریق کو نقصان ہو۔ یا ایک کو فائدہ اور دوسرے کو نقصان بھی ہو۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳۔ صفحہ ۳۵۷ سنہ ۱۹۳۲ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲۔ صفحہ ۳۸۶۔

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ پٹنہ نے قرار دیا گیا ہے۔ کہ بددیانتی کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ استغاثہ مستقل طور پر مال کا تصرف بیجا کرنا ملزم کا ثابت کرے۔ بلکہ مالک مال کو کسی وقت میں اس مال کے استفادہ سے باز رکھکر اس مال سے خود فائدہ حاصل کرنا بددیانتی کے لئے کافی ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے۔ کہ یہ امر ثابت کیا جاوے۔ کہ ملزم نے مال کو کس طریق سے خرچ کیا ہے۔ کیونکہ قانوناً عارضی طور پر روکنا مال کا بددیانتی کو ثابت کرتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱۔ صفحہ ۸۸۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷۔ صفحہ ۸۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۷۴۔

درحالیکہ اُس کو دہو کہ نہ دیا جاتا۔ اس دفعہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر عمل فریبانہ سے استحصال ناجائز وزیان ناجائز شامل ہو۔ گو ممکن ہے کہ ہر دو صورت پائے یا ان میں سے کوئی ایسا موجود ہو۔ یا ایک بھی نہ ہو اور بعض عملی طریق سے اصلیت واقعہ کا ہی اخفا کرنا ہو تاہم وہ عمل فریبانہ جو ارادتاً کیا جاتا ہے۔ اسمیں حصول ناجائز یا زیان ناجائز مدنظر ہوتا ہے۔ اور دفعہ ہذا التعزیری میں ہے۔ اس میں محض ایک عمل بہ نیت فریب کیا جانا تبلایا ہے جس کو آئندہ بدفعات تعزیری بلحاظ واقعہ تامل ہونے سے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ دفعات ۴۱۵ تا ۴۱۹ و باب ۱۷ تعزیرات ہند میں یہ لفظ فریب مستعمل ہوا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک عمل ملزم ہوتا ہے جس سے بغرض فائدہ اصلیت واقعہ کا اخفا کرنا متصور ہوتا ہے۔ اور بعض ارتکاب ایسے سچے معاملے میں جس میں بددیانتی کا جزو شامل نہیں ہوتا ہے محض یہ تائید صداقت واقعہ فریب سے عمل کیا جاتا ہے۔ جس میں ہمیشہ اصل نیت کا لحاظ ہونا چاہیئے۔ اس لئے ہر دفعہ کے دفعات سے استغاثہ کو بمقصد فریب ثابت کرنا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں محصول نازمت ایک جھوٹا سرٹیفکیٹ قابلیت شامل کرکے پیش کرنے پر بجرم دفعہ ۴۶۵ و ۴۷۱ تعزیرات ہند ملزم چار ماہ قید کیا گیا۔ ششن جج سے اپیل نامنظور ہوا۔ چنانچہ ایربرما ہو ڈویژنل کمشنر کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ درخواست کے ہمراہ جعلی سرٹیفکیٹ فریب بحصول ناجائز استفادہ پیش کیا گیا تھا۔ اسلئے اپیل نامنظور کیا گیا کرمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۹ سنہ ۱۹۲۴ء ایربرما ال انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۲۰ء رنگون صفحہ ۴۰۹۔ ایربرما رپورٹر صفحہ ۴۰ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۲۲۵

(۲) ایک شخص نے بتائید صداقت ایک دستاویز جعلی بلاستحصال ناجائز یا زیان ناجائز نے مرتب کرکے عدالت میں پیش کی تھی جس کو بدفعہ ۴۷۱ و ۴۷۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور ششن جج نے اپیل نامنظور کیا تھا۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ کسی امر کا فریب سے کئے جانے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اس میں بددیانتی کی نیت موجود ہو۔ بلکہ یہ کافی ہے۔ کہ اس نے بارادہ فریب دہی بغیر کسی استحصال بیجا یا زیان بیجا کے عمل کیا ہے۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۹۹۔ اور جرم جعلسازی قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ملزم نے جھوٹے دعوے یا جھوٹے خطاب کی ارادتاً جعلی دستاویز مرتب کی ہے۔ بلکہ اگر اس نے سچے دعوے یا اصل خطاب کی صداقت کے لئے جھوٹی دستاویز مرتب کی ہے۔ تاہم یہ جعلسازی ہے۔ اور جھوٹی دستاویز سے تائید واقعہ کی گئی۔ اس کا جھوٹا ہونا یا نہ ہونا عدالت کے فیصلہ منحصر نہیں ہے بلکہ بہی طور پر جھوٹی دستاویز ثابت ہو چکی ہو۔ اور نامناسب فائدہ بذریعہ دہوکہا حاصل کرنے کی کوشش کرنا وہ

رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء سندھ صفحہ ۱۶۹

(۱۰) احتیاط بدیانتی بادخہ ۲۴ تعزیرات ہند قانونی معنی کے اعتبار سے ملزم کے فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ سے بددیانتی خذ کی جاویگی۔ جب کہ ملزم نے خلاف قانون عمل کیا ہو۔ یا جائز فعل کو ناجائز ذریعہ سے اختیار کیا ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۴۶۶ ۷ رد لنگ الہ آباد صفحہ ۱۵۳ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۷ ۱۳۰ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد لا جرنل صفحہ ۴۹ ۷ ۳۴ - الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۶۸۲ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۰۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۱۷ -

(۱۱) دلی ارادہ کیلئے صریح شہادت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ وہ حالات جو فعل کو ظاہر کردیں گے عام طور پر علم و نیت کو ثابت کریں گے۔ اس لئے یہ قیاس کرنا صحیح ہے۔ کہ ہر شخص جو فعل کرتا ہے معمولی نتائج کا علم رکھتا ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ہندوستان پنجاب کی عدالتوں نے فیصلہ کیا ہے کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ لاہور ہائیکورٹ ۳۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۴۲۶ - اس مقدمہ میں ملزم نے ملوک کے سر پر لاٹھی کا وار کیا تھا۔ قرار دیا تھا کہ ملزم نتیجہ فعل سے لاعلم نہیں ہو سکتا تھا ... کو غالب پنجہ موت کا علم تھا۔ اس لئے ۳۰۲ تعزیرات ہند جس ۲۰۰ ہم ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۹۰۴ لوئر برما چیف کورٹ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء - اس مقدمہ میں کہ ملزم نے پچھلی طرف سے آکر مقتول کے سر میں لاٹھی ماری اور دوڑ گیا تھا۔ اسی اصول پر ایرد فعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند جس دوام کی سزا دی گئی ہے ... درمیان نیت شخص فاعل کی عقل و تمدنی خیالات و سوسائٹی جن میں اس نے تربیت حاصل کی اور طریق ... زندگی قرار دینا چاہیئے۔ نہ کہ ہر ایک فعل پر معیار نیت ایک معقول سمجھدار آدمی کا استعمال کرنا چاہیئے - ۳۰۳ اودھ ۵۳

... فریب سے | دفعہ ۲۵:- جو کوئی شخص کوئی امر کرے۔ اس نیت سے ... وہ کسی کو کسی مال یا استحقاق سے فریب سے محروم یا بید خل کرے۔ تو اس ... الت میں کہا جائیگا کہ اس شخص نے وہ امر "فریب سے" کیا نہ کسی دوسری حالتیں۔

... مرح | لفظ فریب سے" کی تعریف انگریزی تعزیرات ہند میں اس طرح سے کی گئی تقریباً گیا ... جانا کسی امر کا اس وقت کیا جائیگا۔ جب کہ کوئی شخص کوئی امر دھوکہ دینے کی نیت سے ... نہ کسی اور صورت سے۔ دراصل لفظ فریب میں ایسا عمل شخص مرتکب فعل داخل ہے۔ جس سے دھوکہ ... نے والا اصلیت واقعہ سے لاعلم رہ کر ایسا امر کرے۔ یا ترک کرے جس کو بصورت واقفیت نہ کرتا۔

۳۰۳ اودھ ۵۳ - ۲۰ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۷۳ - ۴۸ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۵ - ۱۹۳۲ء سندھ صفحہ ۱۶۹ - ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء سندھ صفحہ ۱۶۹

بنایا گیا ہے جرائم دفعات ۴۱۱ و ۴۱۲ - تعزیرات ہند کا مرتکب متصور ہوگا۔
جب کہ حالات واقعہ سے خریدار مال مسروقہ اس کے مسروقہ ہونے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ وہ مال مسروقہ بغیر کسی تحقیق اصلیت و شخص فروخت کنندہ کے بہت کم قیمت پر خریدتا ہے۔ تو وہ بدفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ لیکن اگر ایک غافل احمق بیوقوف شخص باوجود وجہ باور کرنیکی رکھنے کے ایسا کرتا ہے۔ اور نہ دریافت و پڑتال کرتا ہے۔ تو وہ ذمہ وار خریدنے مال مسروقہ کا زیر دفعہ ۴۱۱ کا نہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ایک مال کی حیثیت بظاہر بیش قیمت معلوم ہوتی تھی جس کو ایک شخص نے بہت ارزاں قیمت پر بلا کسی تحقیق کے خرید لیا۔ تو قرار دیا گیا۔ کہ وہ کافی وجہ باور کرنے کی رکھتا تھا۔ کہ وہ مال مسروقہ ہے۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۰۲۔

مال جو کسی شخص کی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضہ میں ہو

دفعہ ۲۷:۔ جب کوئی مال کسی شخص کی جانب سے اسکی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضے میں ہو۔ تو حسب منشاء اس مجموعہ کے مال شخص مذکور کے قبضہ میں سمجھا جائیگا۔

تشریح:۔ جو کوئی شخص چند روز کے لئے یا کسی خاص ضرورت پر متصدی یا نوکر کی حیثیت سے مامور کیا جائے وہ شخص حسب منشاء اس دفعہ کے متصدی یا نوکر ہے

شرح دفعہ ہذا میں اس اختلاف رائے کو روکا گیا ہے جس کا اکثر مقدمات میں پیدا ہونیکا احتمال ہوتا ہے۔ کہ آیا جو اشیاء منجانب مالکان بہ تحویل ملازمان ہوتی ہیں اُن پر قبضہ حقیقی حسب معنی قانون کس کا سمجھا جاوے۔ چنانچہ ہر انسان کا مال و سامان جو کسی جگہ مدفون یا رکھا ہوا ہوتا ہے۔ یا کسی ملازم یا کارندہ یا منشی یا زوجہ کے پاس فی الدر تا مالک کی جانب سے موجود ہوتا ہے۔ وہ مال بقبضہ اصل مالک متصور ہوگا۔ کریمنل لا جرنل

طرز عمل قریب سے کیا جانا ہوتا ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۰۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۹ سنہ ۱۹۲۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۸۵۰۔ آل انڈیا ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۱۰۷۲۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۸۔ ۹۰۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۹۵ آل انڈیا

(۳۳) ایک مقدمہ نیشنل بنک امرتسر میں ڈاکٹروں پر بارادہ فریب سے عمل کئے جانے کا ۴۷۷ تعزیرات ہند مقدمہ جعلسازی کا تھا جس میں بدفعہ ہذا بحث فریقین ہو کر بعض احکامات متعلق فریب سے دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند کے متعلق ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ فریب سے میں ارادہ دہوکہ جس کا نتیجہ ضرر یا ارادہ ضرر برخلاف کسی شخص کے ہونا ضروری نہیں ہے۔ کہ دہوکہ کھانے والا شخص مال سے محروم رہے۔ یا ملزم کو فائدہ حاصل ہو وے۔ اور جو سزا ملزمان کو عدالت ماتحت سے ہوئی تھی جز اً بحال کیگئی۔ اپیل ملزمان نامنظور ہوئے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۸۳ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۵۹۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۳۸۵۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۸۔ ۲۷۔ کرمینل لا جرنل صفحہ ۹۹۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۱۰۷۲۔ ۲۶۔ انڈین کیسز صفحہ ۶۱۷۔ ۲۲۔ کرمینل لا جرنل ۶۸۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۱۰۷۲ کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۹۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۸۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۸۵۰۔ کلکتہ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۰۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۳۶۶۔

باور کرنیکی وجہ

دفعہ ۲۶:۔ اگر کسی امر کے باور کرنے کی وجہ کافی کسی شخص کے سامنے موجود ہو تو اُس حالت میں کہا جائیگا کہ وہ شخص اُس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے۔ نہ کسی دوسری حالت میں۔

شرح

لفظ باور کرنے میں اور شک میں فرق ہے۔ لفظ باور لفظ شک سے زیادہ قوی ہے۔ اور لفظ علم سے کمتر ہے۔ اس لئے حالات ایسے ہونے چاہئیں۔ کہ ایک معقول شخص اس سے اصلیت واقعہ پہونچ سکے۔ مثلاً ایک زرگر بیس روپیہ فی تولہ کے خرچ کا مسروقہ طلا پندرہ روپیہ فی تولہ خریدتا ہے، بلحاظ حالات کے یہ کافی وجہ باور کرنے کی ہے۔ کہ خریدار اس کے مسروقہ ہونے سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور لفظ باور کرنے کی وجہ رکھنا بدفعہ ۴۲۹ تعزیرات ہند بالارادہ کی تعریف میں بھی فعل کی حیثیت کے نتیجہ سے فاعل کو ذمہ دار

ذمہ داری عاید نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے اپیل ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۷۹ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۲۰۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۲۷۲ ۹۔ لاہور صفحہ ۳۱ ۸۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۳۵ - ۱۰۔ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۰۸ - ۲۰۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۲۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۳۳۔

۵) ملزم کے مکان سے افیون ناجائز برآمد ہوئی تھی۔ ملزم مع زوجہ خود بدفعہ ۹۔ قانون افیون سٹی مجسٹریٹ پشاور سے سزایاب ہوئے ہیں۔ اپیل پر پشاور جوڈیشل کمشنر و کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ قبضہ مالک کسی شے برآمدہ مکان رہائشی پر اسکی عورت کو بدفعہ ۹۔ ایکٹ افیون ذمہ وار نہیں بناتا ہے۔ ایسی صورت میں برآمدگی افیون مکان رہائشی سے ملزم تنہا ذمہ وار ہے۔ گو اس کی زوجہ اس کے ہمراہ رہتی تھی۔ یہ قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ کہ افیون برآمدہ پر اس کی زوجہ کا قبضہ مشترکہ تھا۔ اس لئے حسب معنی دفعہ ۲۷۔ تعزیرات ہند عارضی قبضہ زوجہ کا اصل مالک کا قبضہ متصور ہوگا۔ نہ زوجہ ملزم کا اپیل منظور کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم شوہر اش کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۴۳۷ سنہ ۱۹۳۴ء پشاور انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۵۹۸۔

(۶) اور نفاذ قبضہ جسمانی گرفت میں ہی ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جملہ اشیاء جن پر اختیار یا اقتدار یا تصرف مالک کو حاصل ہو۔ وہ اصل مالک کے قبضہ میں متصور ہوں گی۔ اصول قانون باب ہشتم صفحہ ۱۵۸۔ دفعہ ۴۲۸

تلبیس **دفعہ ۲۸:۔** جب کوئی شخص ایک شے میں دوسری کی مشابہت پیدا کرے۔ اس نیت سے کہ وہ اس مشابہت کے ذریعہ سے مغالطہ دے یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے مغالطہ چل جانے کا احتمال ہے، تو کہا جائیگا۔ کہ شخص مذکور نے "تلبیس" کی۔

تشریح ۱۔ "تلبیس" کے مستحق ہونے کے لئے ضرور نہیں ہے، کہ مشابہت ٹھیک ٹھیک ہو۔

تشریح ۲۔ جب کوئی شخص ایک شے میں دوسری شے کی مشابہت پیدا کرے، اور وہ مشابہت ایسی ہو۔ کہ اس سے کوئی شخص مغالطہ میں آسکتا ہو۔ تو

جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ لیکن جو مال منجانب کسی شوہر اہل ہنود بروقت رسومات بفراخت ذیل (۱) بروقت ادائے رسم پاؤں پڑنیکے (۲) یا بروقت رخصت بارات (۳) یا بطور نشان محبت و پاؤں پڑنے اپنے سسرال کی رسم کے وقت ملے۔ (۴) یا جو مال یا بھائی یا باپ خاندان شوہر ہے زوجہ کو دیا جاوے۔ یا وہ مالی یا جائیداد میکے والے باپ نے یا کسی اور رشتہ دار نے دیا ہو۔ یا شادی ہو جانے کے بعد شوہر زوجہ خود کو زیورات دیدے۔ وہ تمام مال و جائیداد استری دھن ہوتا ہے اور زوجہ کے قبضہ میں متصور ہوگا۔ دہرم شاستر مکناٹن صاحب باب استری دھن دہرم شاستر میں حسب دفعہ ۱۱۷ وضاحت کیگئی ہے۔ اور اہل اسلام میں بموجب شرع اسلام جو مال و زیورات و جائیداد منجانب شوہر یا مال باپ و رشتہ داران لڑکی نے لڑکی کو بروقت نکاح دیا ہو یا جو مہر میں زیورات یا جائیداد لڑکے والے نے منتقل کی ہو وہ مال زوجہ کا متصور ہوگا۔

شرع محمدی باب نکاح و مہر میں کی گئی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو سامان شوہر بطور عطیہ زوجہ خود کو عطا کردے۔ وہ زوجہ کا متصور ہوگا۔ بجز اس مال کے جو تحویل زوجہ بطور امین خانہ داری اس کے سپرد ہووے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۳۰۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۳۰

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۵۴ تعزیرات ہند میں جب کہ مسمی کندن ۱۲ بجے شب بنیت مالک مکان اس کی زوجہ سے زنا کرنے گیا تھا۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کے اپیل پر ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ قبضہ مکان پر اصلی مالک کا متصور ہوگا۔ زوجہ یا کسی شخص کا قبضہ تصور نہ ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۵۵۰ - ۸۔ پنجاب ویکلی رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۲۱ء

(۳) ایک پستول مالک کی غیبت میں جبکہ ملازم دوکان پر کام کرتا تھا۔ گرفتار کیا گیا۔ اور ملزم کو سزا ہوئی۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں ملزم کا اپیل منظور ہوا۔ کہ تحت دفعہ ۲۷ تعزیرات ہند قبضہ اصل مالک کا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۷۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۳۳ - ۲۰۔ آل لا جرنل صفحہ ۹۵۵۔

(۴) ایک مقدمہ میں مشتکہ کہ کنبہ کی رہائش مکان میں تھی اور جس حصہ مکان میں ملزم رہتا تھا۔ وہاں سے سامان بارود وغیرہ برآمد ہوا۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ تاوقتیکہ اس حصہ مکان میں قسمی قبضہ و اختیار ملزم بلا مداخلت غیرے ثابت نہ کیا جاوے مشترکہ رہائشی جگہ کنبہ میں ایک شخص قابض پر

کہ اطلاع دہندہ کا جھوٹے تلبیس سکّے ملزم کے مکان میں رکھکر برآمد کردیا۔ حسب یعنی تعریف دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند تلبیس کہلانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور جو سکّے اطلاع دہندہ کے گھر سے برآمد ہوئے تھے۔ وہ اُس نے جھوٹا الزام لگانے کے لئے اپنے پاس رکھے تھے۔ اُس نے سکّہ تلبیس کو چلانے کے ارادہ سے نہیں رکھے تھے۔ ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۵۱ سنہ ۱۹۳۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۹۰۱۔

(۴) کسی سانچہ کے قبضہ میں ہونا تلبیس کرنا یا فعل تلبیس کرنا نہیں ہے۔ ۱۱۳۴ انڈین کیسز صفحہ ۴۴۶ کلکتہ انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۸۲۔ ۳۲ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۱۷۱۔ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۹۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۴۴۵۔

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند میں ناگپور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ لفظ مشابہت مستعملہ دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند سکّہ کی نوعیت سے جو ملتبس بنایا گیا ہے اس سے متعلق ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ دوسرا شخص اس ملتبس سکّہ کو دیکھ کر کھا کہ اصلی سکّہ کی حیثیت سے حاصل کرے۔ اور اس کو اصلی سکّہ سمجھے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۹۔ صفحہ ۳۸۸ ناگپور سنہ ۱۹۳۸ء ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۹۸۵۔

دستاویز | **دفعہ ۲۹:۔ "دستاویز" کے لفظ سے وہ مضمون مراد ہے جو کسی شئے پر حروف یا ہندسوں یا علامتوں کے ذریعہ سے یا ان میں سے دو یا تینوں کے ذریعہ سے ظاہر یا بیان کیا گیا ہو اور ان حروف یا ہندسوں یا علامتوں کو اُس مضمون کی وجہ ثبوت کے لئے کام لینے کی نیت ہو۔ یا وہ اُس مضمون کی وجہ ثبوت کے کام میں آسکیں۔"**

تشریح ۱۔ یہ بات قابل لحاظ نہیں ہے۔ کہ کس وسیلے سے یا کس شئے پر وہ حروف یا ہندسے یا علامتیں بنائی جائیں۔ یا یہ کہ کسی کورٹ آف جسٹس میں وجہ ثبوت مذکور کو

جب تک کہ برخلاف اس کے ثابت نہ ہو۔ یہ قیاس کیا جائیگا۔ کہ اُس شخص کی جس نے اسطرح پر ایک شے میں دُوسری شے کی مشابہت پیدا کی یہ نیت تھی۔ کہ وہ اس مشابہت کے ذریعہ سے مغالطہ دے یا اس کو علم اس امر کا تھا۔ کہ اُس کے ذریعہ سے مغالطہ چل جانے کا احتمال ہے۔"

شرح "لفظ تلبیس" باعتبار اپنے لغوی و اصطلاحی معنے کے نہایت موزوں مستعمل ہوا ہے تلبیس بمعنے مکر و فریب کا جامہ پوشیدن ہے۔ اور جو اصطلاحی معنی کے لحاظ سے بھی مناسب ہے۔ چنانچہ جب تلبیس سکہ اسٹیمپ اصلی سکہ کے مشابہ ہو جس سے انسان بلحاظ اسکی فریبانہ بناوٹ کے مغالطہ میں آسکتے ہوں۔ تو قیاس قانونی ہوگا۔ کہ بہ نیت یا علم مغالطہ وہی تلبیس کیگئی ہے۔"

دفعہ ہذا میں دو صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ بنے بنائے سکہ پر طلا یا چاندی پھیر کر مدغا چلانا اور مہذا ہذا سٹیمپ مستعملہ کو صاف کر کے چلانا ہوتا ہے۔ دوم ہر دو کو جدید تیار کرنا صورت ہائے دفعہ ہذا بالفاظ دفعہ مذکور و تشریح ۲ تلبیس میں داخل ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ملزم نے بنے ہوئے سکہ پر میل طلا کر کے سہو و زن میں چلایا تھا جس کی سزا پر بابیل ملزم ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے بذریعہ دھوکا سکہ تلبیس کو جس سے مغالطہ ہونا اغلب تھا چلایا ہے جس کے خلاف قیاس قانون تشریح دوئم دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ اپیل نامنظور کیا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۹۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں مستعملہ سٹیمپ کو ملزم نے صاف کر کے چلایا تھا جس کو سزا دیگئی۔ اپیل پر ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے مستعملہ سٹیمپ کو بطور اصل سٹیمپ کے چلایا ہے۔ اور ملزم نے زیر دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند تلبیس کی ہے۔ اس لئے بدفعہ ۲۶۰ تعزیرات ہند مناسب سزا دی گئی ہے۔ اپیل نامنظور۔ حکم سزا بحال رہا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹ سنہ ۱۹۲۱ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۷۸۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء ناگپور صفحہ ۸۶۔

(۳) ایک شخص نے اپنے دشمن کے مکان میں تلبیس سکہ رکھکر اطلاع کر دی تھی جس پر پولیس نے تلبیس کے اطلاع پر اُس کے گھر سے برآمد کئے تھے۔ ہائیکورٹ مدراس سے بہ تنسیخ حکم سزا ملزم قرار دیا

بجز جزوی معمولی کمی بیشی الفاظ مثلاً قانون شہادت میں ایسا مضمون کسی شے پر بذریعہ حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسائل سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ۔ قلمبند کرنے کیلئے مُستعمل ہونا مقصود ہو۔ جو مستعمل ہوں۔ ظاہر یا منقوش کیا جاوے۔ چنداں فرق نہیں ہے۔ اس لئے ہر شے جس پر مافی الضمیر کسی طریق سے ظاہر کیا جاوے۔ دستاویز ہو سکتا ہے۔ جو بطور شہادت کام میں آوے

رُولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ۶ ملزمان محکمہ جنگلات کے درختوں کی عمداً تبدیل کرنے کے جرم میں سزایاب ہوئے تھے۔ ہائیکورٹ بمبئی میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جو نشانات الفاظ محکمہ جنگلات سے درختوں پر باظہار شہادت ملکیت محکمہ جنگلات بنے ہوئے تھے۔ وہ حسب معنی دفعہ ۲۹۔ تحریرات ہند دستاویز تھے۔ اور جو مجسٹریٹ سٹیمپ الفاظ کے چھاپنے میں مستعمل بعبارت کیا گیا کہ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ محکمہ جنگلات سے یہ درخت پاس ہو چکے ہیں۔ جرم دفعہ ۴۷۳ تحریرات ہند ہوتا ہے۔ ملزمان مزدور محکمہ جنگلات تھے۔ زیر دفعہ ۵۶۳ ضابطہ رہا کئے گئے۔ ملزم بنگ کی سزا ۶ ماہ قید سخت بحال رہی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱۴ سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۵۳۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۴۲۷۔ ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۹۹۔

کفالۃ المال

دفعہ ۳۰:۔ "کفالۃ المال" کے لفظ سے وہ دستاویز مراد ہے۔ جو ایسی دستاویز ہو یا ایسی دستاویز سمجھی جانے کی حیثیت رکھتی ہو جس کے ذریعہ سے کوئی قانونی حق پیدا کیا جائے یا بڑھایا جائے یا منتقل کیا جائے یا مقید کیا جائے یا زائل کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے یا جس کے ذریعہ سے کوئی شخص مقر ہو۔ کہ میں قانوناً ذمہ وار ہوں یا اقرار کرے۔ کہ فلاں قانونی حق میرا نہیں ہے۔"

تمثیل

اگر زید کسی ہنڈی کی پشت پر اپنا نام لکھ دے۔ تو چونکہ اس عبارت ظہری کی رُو

کام میں لانے کی نیت ہو یا نہ ہو۔ یا وہ وجہ ثبوت کام میں آئے یا نہ آئے۔

تمثیلات

وہ نوشتہ جس میں شرائط کسی معاہدہ کے مذکور ہوں اور جو بطور وجہ ثبوت اُس معاہدے کے مستعمل ہو سکتا ہو۔ دستاویز ہے۔

رقعہ آسمی کسی مہاجن کا دستاویز ہے۔"

مختار نامہ دستاویز ہے۔"

نقشہ زمین یا نقشہ عمارت جس سے یہ نیت ہو کہ وہ وجہ ثبوت کے طور پر کام میں آوے۔ یا جو وجہ ثبوت کے طور پر کام میں آسکے دستاویز ہے۔

جس نوشتہ میں احکام یا ہدائتیں مندرج ہوں وہ دستاویز ہے۔

تشریح ۲۔ جو مراد حروف یا ہندسوں یا علامتوں سے موافق رسم اہل تجارت یا کسی اور رسم کے لی جاتی ہے۔ وہی مراد اس قسم کے حروف یا ہندسوں یا علامتوں سے حسب منشاء اس دفعہ کے سمجھی جائیگی۔ گو واقعہ میں وہی عبارت نہ ظاہر کیگئی ہو

تمثیل

اگر زید کسی ہنڈی کی پشت پر اپنا نام لکھدے۔ اور ہنڈی میں لکھا ہو کہ جس کو کہے اُسے روپیہ ملے۔ تو حسب دستور تجارت اس عبارت ظہری کے یہ معنی ہیں۔ کہ قابض کو ہنڈی کا روپیہ دینا چاہیئے۔ پس عبارت ظہری مذکور دستاویز ہے۔ اور اُس سے وہی مراد لینی چاہیئے۔ کہ گویا دستخط کے اوپر یہ عبارت لکھی ہوتی۔ کہ قابض ہنڈی کو روپیہ دو" یا کوئی عبارت اس مضمون کی لکھی ہوتی۔"

شرح | دستاویز کی تعریف ایکٹ عبارات عامہ و قانون شہادت میں بھی کی گئی ہے۔

(۵) چند اشخاص نے ایک شخص مالدار کو بوقت شب اپنے گاؤں کے پاس سے گذرتے ہوئے گرفتار کر کے سادے چھ کاغذات پر اُس کا انگوٹھا سیاہی سے لگا لیا تھا جس پر ملزمان کے خلاف بجرم دفعہ ۳۴۷ و ۳۴۷ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ اپیل ملزمان پر نا تیگورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کا مستغیث کو پکڑ کر بزور اس کے انگوٹھی کے نشانات سادہ کاغذ پر لگوانا جرم دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند کفالت المال ہے۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت قانوناً درست ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۱ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۵۲ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۵۲ - ۱۳ پنجاب لا ٹائم صفحہ ۵۸۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۳۳۵۔

(۶) پرامیسری نوٹ جن میں اقرار ادائیگی مبلغان ہو۔ کفالت المال ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۶۰۱ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۳۶۳

(۷) جو دستاویز اصل پاس بک میں باقی رہتی ہے۔ اور اُس کی کنٹر دستاویز اجرا ہو جاتی ہے۔ تو اصل دستاویز موجودہ پاس بک حسب معنی دفعہ ۳۰ کفالت المال ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۸۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۷۰۵ - ۲۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۰۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۴۰۵ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۳۷ - ۵۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۴۹ - ۵۹ کلکتہ صفحہ ۱۲۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۳۹۰ = ۱۹۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۹۔

(۸) ایک بل سامان متعلقہ جس میں بعد تحریر مہر ادائیگی ہو۔ کفالت المال ہوگا۔ ۹ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۸۲۔

(۹) ایک سادہ کاغذ پر بجز کسی شخص سے نشان انگوٹھا لگوانا۔ حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت المال ہے۔ ۱۴۰۔ انڈین کیسز صفحہ ۷۵۲ - ۳۴ کرمینل لاجرنل صفحہ ۸۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۹۔ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۵۲ - ۱۳۔ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۸۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۳۲۵

وصیت نامہ | دفعہ ۳۱:۔ وصیت نامہ کے لفظ سے ہر ایک قسم کی دستاویز وصیتی مراد ہے۔

شرح | وصیت نامہ میں ہر وہ نوشتہ داخل ہے جس میں وصیت کنندہ نے اپنی جائیداد کی

سے استحقاق زر ہنڈی اُس شخص کو منتقل ہو جاتا ہے۔ جو اُس ہنڈی پر حوالہ قابض ہو اس لئے یہ عبارت ظہری کفالت المال ہے۔"

شرح حسب ذیل دستاویزات بلحاظ ترتیب الفاظ فائی کفالت المال ہیں۔ مثلاً قبت نامہ تحریر زیر دفعہ ۱۹ و ۲۰ قانون میعاد ۱۸۷۷ء جس سے حق تسویغ میعاد پیدا ہوتا ہے۔ (بیعانامہ نکاح نامہ (طلاق نامہ۔ دست برداری نامہ) ضمانت نامہ۔ مچلکہ تحریر ظہری انتقال ہنڈی گو ایک دستاویز حسب معنی دفعہ ہذا بلا اسٹیمپ ہو یا بطور شہادت ناقابل وصول ہو۔ یا رجسٹری نہ ہوئی ہو وہ قانوناً کفالت المال ہوگی۔ کیونکہ مقصد تحریر دستاویز جس کے لئے بنائی جاتی ہے۔ قائم ہو جاتا ہے اس لئے منسوخ شدہ تعریف دستاویز کفالت المال دفعہ ہذا سے خارج ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ الہ آباد نے قرار دیا کہ ایک دستاویز گو عدالت نے بطور شہادت اُس پر کرکے ڈگری نہ دی ہو تاہم وہ پٹہ قبولیت نامہ حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت المال ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۰ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۹۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۱۸۰۵۷ الہ آباد صفحہ ۱۴۰-۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۹۹۶-۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۸۱۔

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۶۷ تعزیرات ہند ملزم نے ایک دستاویز وصولی قرضہ منجانب قارض جعلی بنائی جس میں تمام قرضہ کی (ادائیگی کی رسید لکھی تھی۔ ملزم سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دستاویز بدفعہ ۴۶۷ تعزیرات ہند حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت مال ہے۔ اور نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۰ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۲۴۸ آل انڈیا رپورٹر ۲۵ ناگپور۔ صفحہ ۳۳۷۔

(۳) شیئر بنک جس میں ادائیگی زر نقد کے لئے بطور سلپ بھیجا گیا ہو کفالت المال ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۴۲۵۔ ۲۹ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۶۶۸ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۴۸۔

(۴) دستاویز حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت المال ہونی چاہیئے۔ اور عدالت کا حکم انتظامہ کفالت المال نہیں ہے۔ ۳۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۴۹۔

(۱) ترک خلاف قانون ایسا ہی جرم کو جسا کہ اصل مرتکب جرم کا فعل جرم ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مستعمری ذمہ دار انجن کی غفلت سے بوا لرانجن پھٹ کر جان انسان تلف ہو گئی جس کی غفلت پر جرم نفہ ہم ۳۰ تعزیرات ہند عائد کیا تھا۔ بہ ضمن دیگر احکام ہائیکورٹ مسئلہ ہیوڈ ڈیشل کمشنر سے قرار دیا گیا۔ کہ جب بفرائض منصبی بدفعات ۲۷۹ و ۲۸۹ و ۳۰۴ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۴۹ و ۳۰۴ الف بہ غفلت نتیجہ ہلاکت یا ضرر ہوتا ہے۔ اور قانون ویسی بھول و تغافل کا کچھ لحاظ نہیں کرتا ہے۔ اپیل نامنظور سنراجال سی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۲۵ سنہ ۱۹۲۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۳۴۳۔

فعلِ ترک **دفعہ ۳۳:۔ "فعل کے لفظ" سے مثل فعل واحد کے سلسلہ افعال متواتر بھی مراد ہے اور ترک کے لفظ سے فعل ترک واحد کے سلسلہ ترک متواتر بھی مراد ہے۔**

شرح دفعہ ۳۲ میں فعل یا ترک فعل خلاف قانون جبکہ ذمہ واری قانونی کے ماتحت وقوع میں آوے۔ قابل تعزیر ہے۔ اس لئے فعل ارتکاب جرم کو خلاف قانون ترک فعل پر بھی حاوی کر دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں سلسلہ افعال متواتر ارتکاب جرم کو سلسلہ ترک افعال متواتر پر محتوی کر کے مشتمل کر دیا گیا ہے۔ جس کی ماہیت و نتیجہ یکساں ہے۔ مثلاً دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند تمثیل الف میں کچھ ارتکاب فعل اور کچھ ترک فعل کیصورت میں جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض صورتوں میں متعدد افعال اور ترک افعال سے ذمہ واری قانونی عاید ہوتی ہے۔ مثلاً زیر دفعہ ۳۰۷ تمثیل الف میں زید و بکر بالاشتراک مرد اکثر عمرو کو زہر دیں اور عمرو قیدی اُن کی سپردگی میں ہے۔ ہر دو اپنے متفقہ ارادے سے عمرو کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرتے ہیں عمرو بھوک سے مرجاتا ہے۔ چنانچہ ہر دو میں ترک فعل مشترکہ کے قانوناً زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہیں اور سلسلہ ترک متواتر میں ایک کنسٹیبل پولیس ایک ملزم زیر حراست کو ہر روز مار پیٹ کرتا ہے۔ کہ وہ اقبال جرم کر کے مال برآمد کرائے۔ اور دوسرا

نسبت بعد وفات خود عملدرآمد کیا جانا لکھا ہو۔ اور اس کی تعریف ایکٹ استحقاق و وراثت ہندو ایکٹ عامہ میں کی گئی، چنانچہ ایکٹ عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ ضمن ۵۷ میں لفظ "وصیت نامہ" وصیت نامہ اور ہر قسم کا نوشتہ شامل ہوگا۔ جس میں تو صی کی مرضی سے اس کی وفات کے بعد جائیداد کا منتقل ہونا مرقوم ہو۔

افعال منسوب بافعال خلاف قانون ترک افعال پر محیط ہیں

دفعہ ۳۲:۔ اس مجموعہ کے ہر محل میں وہ الفاظ جو افعال مرتکبہ سے منسوب ہیں خلاف قانون ترک افعال پر بھی محیط ہیں بجز اس محل کے جہاں قرینے سے کوئی مراد اس کے مخالف پائی جائے۔

شرح لفظ فعل پر اصول قانون میں مسٹر آسٹن و کلارک صاحبان نے مختلف الفاظ میں کی ہے۔ آسٹن صاحب فعل کے معنی ایسی حرکت جسمانی پر محدود کرتے ہیں۔ جو ارادہ کے تصفیہ کا نتیجہ ہو۔ اور ترک فعل قابل استجاب اس وقت قرار دیا ہے۔ جبکہ قانوناً کسی کام کا کرنا فرض کیا گیا ہو (اصول قانون صفحہ ۹۱)۔

چنانچہ فعل کے لئے سب سے اول انسان کے دل میں کسی کام کے کرنے کی ایک خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے بیرونی اعضائے جسمانی محرک ہوتے ہیں۔ اور ان وغیرہ کے استعمال سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ فعل کہلاتا ہے۔ گویا قلبی جسمانی جزو مشتمل ہو کر عمل کہلاتا ہے تاوقتیکہ ہر دو جزو شامل نہ ہوں۔ فعل نہیں کہلا سکتا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں جہاں کسی فعل کا ارتکاب مجموعہ ہذا میں قابل تعزیر ٹھہرایا گیا ہے۔ اور جہاں ایسے اور ان میں جن افعال کا کرنا قانوناً لازمی قرار دیا ہے۔ وہاں ان کا ترک فعل قابل سزا ٹھہرا کر ایسی ذمہ داری عاید کی گئی جیسے کہ مرتکب فعل پر عاید کی گئی ہے۔ اور بعض اوقات انسان عمداً ایک امر ترک کرتا ہے جو اس کو کرنا چاہیئے۔ اور ترک فعل نتیجہ ہلاکت یا ضرر شدید ہوتا ہے۔ اس لئے باصول اسی جرم کی ذمہ داری قانونی مرتکب افعال سے منسوب کی گئی ہے۔ وہ خلاف قانون ترک افعال پر بھی محیط کی گئی ہے مثلاً ایک پولیس افسر ملزم کو مار پیٹ کرتا ہے۔ کہ وہ اقبال جرم کرے۔ دوسرا پولیس کنسٹیبل بطور تماشائی پاس کھڑا رہتا ہے۔ گویا پولیس کنسٹیبل اپنے فرض منصبی قانونی افسر جرم دفعہ ۳۰۳ و ۱۱۷ تعزیرات ہند کے ترک خلاف قانون کرتا

فرد کا فعل جو بغرض پورا کرنے اُس مقصد عام کے کیا جاوے۔ وہ کُل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا۔ اور عام طور پر دفعہ ہذا اُن افعال سے متعلق ہے۔ جو عام مُشترک نیت و غرض سے کئے جاویں۔ اور بلحاظ مختلف صورت ہائے واقعات و حالات کے بہ نظر معدلت گستری جداگانہ احکامات بدفعات واضح کئے گئے ہیں۔ اس لئے دفعات ۳۴ و ۳۸ و ۱۴۹ و ۱۴۱ تعزیرات ہند تفریق طلب معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ دفعہ ہذا وسیع ہے۔ اس میں جملہ ملزمان کا اشتراک بعلم و نیت تکمیل جُرم کے لئے پہلے سے متفق ہونا ہے۔ اور تعداد خاص شرکائے جُرم معیّن نہیں ہے۔ اور دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں پہلے سے متفقہ ارادہ شرکائے جُرم غیر ضروری ہے۔ اُن کا اشتراک مجرمانہ فعل کی نوعیت و حالات واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اور اس میں اس کا ہونا قرین عقل ہوتا ہے۔ شرکائے جُرم کی تعداد پانچ سے کم نہیں ہوگی۔ اور یہ دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند سے مشروط ہے۔

دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند میں شخص معیّن کی موجودگی ارتکاب جُرم کے وقت ہونے سے اُس کو اصلی جُرم کا (جس میں اعانت کی گئی تھی۔ اور جو اعانت کی وجہ سے سرزد ہوا ہے) مرتکب سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ عموماً معیّن کا کسی جُرم میں اعانت کرنا ثابت ہو جاتا ہے۔ عام اس سے کہ جُرم کا ارتکاب ہو یا نہ ہو۔ اور دوئم شخص معان جس کو اعانت کی گئی ہو۔ ارتکاب جُرم کے قابل ہو یا نہ ہو۔ سوئم یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ شخص معان کی نیت یا علم میں وہی فساد ہو جو معیّن کی نیت یا علم میں ہو۔ چہارم معیّن کا ارتکاب جُرم کے وقت موجود ہونا ضروری نہیں ہے بہرکیف صورت ہائے مسطورہ میں معیّن قابل سزا ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۱۴ میں سزا نہیں ہے۔ محض ایک صورت وضع کی گئی ہے۔ کہ جب معیّن کی اعانت مسلسل ارتکاب جُرم تک قائم رہی ہو اور اس کا میلان طبیعت اس وجہ ارتکاب جُرم کا خواہشمند تھا۔ کہ وقت ارتکاب جُرم تک موجود رہا ہے۔ اس لئے بہ اُصول انسداد جُرم ایسے کینہ ورشقی القلب شخص کو اصل جرم میں سزا دینا بانتظام مصلحت آسائیں عامہ سمجھا گیا ہے۔ اور دفعہ ۳۸۔ تعزیرات ہند میں اس امر کا امتیاز کیا گیا ہے۔ کہ جب ایک فعل مجرمانہ کی تکمیل میں چند اشخاص کا اشتراک یا تعلق ہو دے تو وہ اشخاص باوجود شرکت فعل مجرمانہ کے بلحاظ اختلاف نیت مجرمانہ کے مختلف جُرموں کے مجرم ہو سکتے ہیں۔ جس کی وضاحت صاف طور سے تمثیل تحت دفعہ ۳۸ سے ہو رہی ہے۔ اور جہاں تخصیص نیت یا علم مجرمانہ ارتکاب جُرم کے اثبات کے لئے مطلوب ہو۔ وہاں دفعہ ۳۵ تعزیرات ہند متعلق ہوگی۔ کیونکہ بعض جرائم کے اثبات کے لئے اثبات نیت غیر ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً دفعات ۲۷۹ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و

ہیڈ کنسٹبل و کنسٹبل پولیس ہر روز ملزم کو مار پیٹ ہوتے دیکھتے تو یہ سلسلہ ترک ہتوا نہ ہیڈ کنسٹبل و کنسٹبل کو بدفعہ ۳۳۰ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ حسب دفعہ ۲۳ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۶۱ء استوائر ترک فرض کیا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۳۲ و ۳۳ تعزیرات ہند کہ بلاشک ترک فعل میں شامل ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ترک فعل خلاف قانون ہو جس کا بار ثبوت استغاثہ پر ہے۔ کہ ترک فعل جو بارتکاب فعل وقوع میں آیا ہو۔ یا تو وہ ایک جرم ہو یا قانوناً ممنوع یا بنائے نالش دیوانی پیدا کرے۔ جیسا کہ دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند مطلوب ہے۔ اور اگر یہ امر ثابت نہ کیا جاوے۔ تو ہر ترک فعل ارتکاب فعل نہ ہوگا۔ ۳۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۱۳ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز ۱۱۲۷ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۴۳۔

(۴) درخت کے پتوں پر جو چٹھی لکھی جاوے۔ وہ حسب معنی دفعہ ۲۹ تعزیرات ہند تعریف دستاویز میں داخل ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۳۲۔ ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۹۹۔ انڈین کیسز جلد ۸۷ صفحہ ۳۸۰۔

وہ افعال جو چند اشخاص نے اپنے ارادہ مشترک کی پیش رفت میں کئے ہوں

دفعہ ۳۴:۔ جب چند اشخاص اپنے اس ارادے کی پیش رفت میں جس میں وہ سب متفق ہوں، کسی فعل مجرمانہ کے مرتکب ہوں تو اس میں سے ہر ایک شخص اس فعل کی علت میں اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا۔ کہ گویا تنہا وہی شخص فعل مذکور کا مرتکب ہوا۔

شرح دفعہ ہذا اصولاً اسکے طے شدہ مسئلہ قانونی پر مبنی ہے کہ جب چند اشخاص اپنے متفقہ عام پیشتر ارادہ سے کسی فعل مجرمانہ کی تکمیل میں حصہ لیں تو اس گروہ کے ہر ایک

انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۵۰۱ = ۵ برما لا جرنل صفحہ ۱۰۳ = ۲۷ کرمینل لا جرنل صفحہ ۱۲۸۵ = آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۲۰۷ = ۸ لاہور۔ لا جرنل صفحہ ۴۵۳ = ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۲۷ - ۲۸ کرمینل لا جرنل صفحہ ۱۷ = انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۴۔

(۶) ایک مقدمہ میں وصولی کرایہ کی بابت چار ملزمان کا استغیث سے جھگڑا ہو گیا۔ استغیث مضروب ہوا۔ مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ملزمان کو بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ چنانچہ اپیل ملزمان پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعتاً جھگڑا ہو جانے کی صورت میں عام از راہ پیش رفت کے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے یہ تخفیف سزا جزاً اپیل ملزمان منظور کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور = آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۲۳ = انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۳۸۲۔

(۷) ایک مقدمہ میں چار ملزمان جن میں دو برادر ایک بھتیجا اور ایک ان کا کرایہ دار تھا۔ ان کی مہلوک کے ساتھ عداوت تھی۔ اور اراضی کی بات بوجہ رشتہ داری جھگڑا تھا۔ بھجا سنگھ مہلوک کو چارپائی پر بیٹھے ہوئے ملزمان نے مارا۔ جو شفاخانہ جا کر مر گیا تھا۔ ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزا ہوئی تھی۔ ملزمان کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان نے عام ارادہ پیشرفت مجرمانہ سے فعل کیا ہے۔ اور ہر اہی ملزمان جنہوں نے کوئی حصہ ضربات میں نہ لیا ہو اور وہ ارتکاب جرم کے وقت کھڑے رہے تھے۔ اور ملزمان میں سے دو کے پاس چھویئر، اور دو کے پاس لاٹھیاں تھیں۔ چنانچہ جملہ ملزمان بمنشائے دفعہ ۳۴ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مجرم قرار دئے گئے۔ کرمینل لا جرنل دفعہ ۳۴ صفحہ ۶۵ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور = انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۸۵۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور

(۸) جبکہ ارادہ مشترکہ ملزمان مجرمانہ پیش رفت سے متفقہ عام طور پر کیا گیا ہو۔ تو یہ عمل درست نہیں ہے۔ کہ بعض ملزمان کو ضرر شدید اور بعض کو قتل کا مرتکب قرار دیا جاوے۔ جلد ۱۳۴۔ انڈین کیسز صفحہ ۳۹۲ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۵ - ۳۲ کرمینل لا جرنل صفحہ ۱۲۱۹ - انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۱۰۰۱ - ۳۲ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۲۵ - ۱۲ - لاہور۔ صفحہ ۴۴۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۹۴۷۔

۹) جبکہ اتفاقاً لڑائی ہو جاوے۔ تو دفعہ ۳۴ متعلق نہ ہوگی - ۱۳۱ - انڈین کیسز صفحہ ۳۸۲ - ۳۲ کرمینل لا جرنل صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۷ - ۱۶ - آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۵۷ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۴۷۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۲۳۔

۴۲۸ و ۲۸۹ وغیرہ تعزیرات ہند میں نیت کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں چند اشخاص پستولوں سے مسلح ہو کر ایک شخص کو لوٹنے کے لئے گئے۔ منجملہ ملزمان ایک ملزم نے پستول یا رائفل میں وہ شخص مر گیا۔ چنانچہ فل بنچ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند فعل کا ارتکاب مجرمانہ پیشتر وقت سے کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ ملزمان زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قابل سزا ہیں، کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۱۷ سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۳۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۲۵۷۔ ۲۸ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۷۰۔ ۳۸ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۴۱۱۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند ملزمان نے ایک شخص کو مار ڈالا جن میں سے بعض شخص مار و مار دو کہتے تھے۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد سے جملہ ملزمان بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے ملزم قرار دئے گئے۔ انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۹۲۰ الہ آباد۔

(۳) ایک مقدمہ میں منجملہ چند ملزمان کے ایک ملزم کی بندوق سے مضروب ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بندوق خواہ کسی نے چلائی یا نہ چلائی ہو۔ جملہ ملزمان بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے۔ انڈین کیسز جلد ۳۷ صفحہ ۵۶۱۔

(۴) ایک مقدمہ میں باپ اور بیٹا قرضہ کی ادائیگی میں قرضخواہ سے لڑے۔ باپ کے پاس لاٹھی تھی اور بیٹے کے پاس چھرا تھا۔ باپ نے اس کے بال پکڑ لئے۔ اور بیٹے نے چھرا مار کر اس کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون سے حسب منشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ملزمان دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب قرار دئے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۷۸ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۶۰۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پی کلکتہ صفحہ ۱ = ۲۹ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۸۱ = سنہ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۶ ۳۔ پٹنہ لا رپورٹ فوجداری صفحہ ۱۔ ۲۰ کرمینل لاجرنل صفحہ ۴۳۱ = انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۴۷ = ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۰ = ۶ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۶۹ = کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴۷۔

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۹۷ تعزیرات ہند میں عدالت ماتحت سے بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جملہ ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ اپیل ملزمان ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند دفعہ ۳۹۷ تعزیرات ہند سے متعلق نہیں ہے۔ اور تمام ہائیکورٹس ہندوستان کا اس پر اتفاق ہے بسزا مجوزہ سنگین نہیں ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۴۹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔

تو یہ طریق غلط ہے۔ کہ بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند انضمام دفعہ ۳۴ عمل کیا جاوے۔ سوال ارادہ مشترک ہمیشہ عدالت واقعات مقدمہ و شہادت سے اخذ کرے گی۔ اور اصولاً جب ایک آدمی جرم میں حصہ لے رہا ہے۔ اور واقعات سے غالب نتیجہ موت جانتا ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں وہ شخص اسی طرح ذمہ وار ہلاکت ہے جیسا کہ اس نے خود قتل کیا ہے۔ چنانچہ ملزمان قتلعمد کے مرتکب قرار دئے گئے۔ کرمینل لاجرنل صفحہ ۹۸ جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۸۰ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۴۴۸۔ کرمینل لاجرنل صفحہ ۹۰۵ — آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء رنگون صفحہ ۹۸۵ جلد ۲۸۱ سنہ ۱۹۳۴۔ کرمینل کیسز صفحہ ۵۱۹۔

(۱۴) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کے اثبات کے لئے محض حاضری ارتکاب جرم کافی نہیں۔ تاوقتیکہ اشتراک نیت مجرمانہ ثابت نہ کی جاوے۔ اور اگرچہ حسب دفعہ ۳۲ تعزیرات ہند ترک فعل خلاف قانون ارتکاب فعل میں شامل ہے۔ لیکن یہ ترک فعل حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ہونا چاہیے جس کا بار ثبوت مستغیث پر ہے۔ اور کسی شخص کا ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو کر بیکار کھڑے رہنا ارتکاب جرم کرنیوالوں کے برابر اس پر ذمہ واری جرم ہے۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا قائم رہا۔

کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۸۰ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور — انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۲۲۲

(۱۵) ۵ ملزمان مستغیث کی دوکان میں داخل ہوئے۔ اور ان کو خوف دیکر کلید صندوق طلب کرتے تھے۔ شور ہونے پر لوگ جمع ہو گئے۔ اور ملزمان بھاگ گئے۔ گاؤں والوں نے تعقب کیا۔ ملزمان نے فائر کرنے شروع کر دئے۔ ایک آدمی تعقب کنندگان سے ہلاک ہو گیا تھا۔ ملزمان کے خلاف جرائم دفعات ۳۹۳ و ۳۹۸ بشمول دفعہ ۷۵ و ۳۰۳ و ۱۴۱ تعزیرات ہند لگائی گئی تھی۔ عدالت سے ملزمان سپرد ہو کر عدالت سشن سے سزا موت کا حکم دیا گیا تھا۔ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔

جب بحالات واقعات یہ امر ثابت نہ ہو۔ کہ منجملہ ملزمان کس کی ضرب سے ہلاکت واقع ہوئی ہے۔ تو ہر ایک شریک جرم ذمہ وار ہوگا۔ گو اس شریک جرم نے فائر نہ کیا ہو۔ وہ حسب دفعہ ۳۴ و ۱۴۱ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں گے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۸۰ سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۵۹۹۔

(۱۶) مسمیان محمود و جیوا و دیگر ملزمان نے پیر بخش نمبردار پر حملہ کر کے اس کو بضربات ہلاک کر دیا تھا۔ نمبردار متوفی عموماً انسداد جرائم میں پولیس کی امداد کیا کرتا تھا۔ اور جیوا کے خلاف ایک قتل کے مقدمہ میں اطلاع دی تھی۔ اس مخالفت کی وجہ سے محمد ہر سہ ملزمان نے کیا تھا۔ عدالت سشن سے ہر سہ کو

(۱۰) جبکہ حالات ایسے ہوں۔ کہ منجملہ ملزمان کسی کے پاس چھوی اور ڈرنگ اور دیگر اسلحہ مہلک موجود ہوں۔ تو ہر شریک جرم کی نسبت قیاس ہوگا۔ کہ وہ جانتا تھا اور جاننے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ وہ اسلحہ استعمال کیا جاوے گا۔ اور جملہ شرکا حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ذمہ دار ہوں گے۔ ۱۴ ۳۴۔ انڈین کیسز صفحہ ۱۰۱۸ - ۳۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۸۰۱ - ۳۴ کرمینل لاجرنل صفحہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۳۸۶ - ۶ رپورٹ لاصفحہ ۴۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۹۲۷

(۱۱) ایک مقدمہ میں دو مخالف پارٹی باہم لڑے جن میں سے ایک پارٹی کا آدمی سر پر ضرب لگنے سے مر گیا تھا۔ جن کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سشن کورٹ سے سزا ہونے کے بعد ملزمان کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب منجملہ ملزمان یہ مشخص نہ ہو کہ سر کی ضرب کس ملزم نے ماری ہے۔ وہاں نرمی کی جاوے۔ چنانچہ بجائے سزائے موت کے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم جملہ ملزمان کو دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۵۴ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۲۸۲ = کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۰۴ و جلد ۲ صفحہ ۵۹۴۔

اس مقدمہ میں ارادہ مشترک ملزمان حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند بلا واسطہ موجود نہ تھا۔ تو قرار دیا تھا۔ کہ ایسا ارادہ مشترک ملزمان واقعات مقدمہ سے قائم کیا جاوے۔ ۱۴۶ - انڈین کیسز صفحہ ۷۰۱ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۴۹ = ۶ رپورٹ لاہور صفحہ ۱۲۳ = ۳۴ - کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۰۵۱ = آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۳۱۵ و ۸۱۹ و ۳۱۳ = ۳۴ کرمینل لاجرنل صفحہ ۴۷۲ = ۳۴ پنجاب لا رپورٹر سنہ ۶۹۹ء۔

(۱۲) ایک مقدمہ میں چند ملزمان کلہاڑوں و ڈرنگوں سے مضروب پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اپیل ملزمان پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ایسی صورت حالات میں قیاس ہوگا۔ کہ چند ملزمان کا عام ارادہ مجرمانہ مضروب کو مارنے کا تھا۔ اور کلہاڑوں کی موجودگی و استعمال سے سخت ضربات کے وقوع میں آنے کا اغلب احتمال تھا۔ چنانچہ دفعہ ۳۴ و ۳۲۵ تعزیرات ہند مشمول صفحہ ۳۴ متعلق کیجا کر حکم سزا بحال رکھکر تخفیف کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور = انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۰۱۸ = ۳۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۸۰۱ = سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۳۸۶ - ۶ رپورٹ لاہور صفحہ ۴۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۹۲۷۔

(۱۳) ایک مقدمہ قتل میں ششن جج نے بشمول دفعہ ۳۴ ملزمان کو بدفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ رنگون میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب عام مشترک ارادہ۔ قتل عمد کیا ہو۔

تھا۔ اور ہر دو ملزمان کو جاننا چاہیئے تھا۔ کہ غالباً اُن کے فعل سے ہلاکت کا احتمال تھا۔ اس لئے بحالات مقدمہ ملزمان کا ارادہ ایسے ضرر پہنچانے کا تھا۔ کہ جس سے ہلاکت کا احتمال تھا۔ اس لئے مجرمانہ ارادہ متفقہ ملزمان حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جرم قتل انسان مستلزم سزا کا تھا۔ جو فعل عمدگی حد تک پہونچے اور ٹہلوک کے دو ضربات سر پر تھیں، جن سے موت واقعہ ہوئی ہے اور دو ضربات پشت پر ہلکے نشانات لاٹھی تھے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۳۴ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۱۰۱۔

(۱۹) جن مقدمات ارتکاب جرم میں امداد سے اعانت کی گئی ہو۔ اور اس میں سازش بھی کیگئی ہو تو صحیح سے اصولاً ہنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سلوک کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر غیر معقول ہوتا کہ ایک آدمی اصل جرم اور اعانت دونوں کا مجرم قرار دیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۳۴ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۴۸

(۲۰) ایک مقدمہ میں چند اشخاص نے ایک شخص کو بضربات مارا تھا جس سے وہ ہلاک ہوگیا تھا۔ عدالت سشن سے بنشائے دفعہ ۳۴ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ واقعات مقدمہ سے صورف واقعہ دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند سے متعلق ہوئی تھی۔ کیونکہ محض مختلف افعال سے ہی یہ متعلق نہیں ہے بلکہ اس وقت بھی حادی ہوتی ہے جب کہ مختلف اشخاص نے سازش کر کے حملہ کیا ہو اس لئے جملہ ملزمان کے اپیل بدفعہ ۳۴ تعزیرات ہند منظور کی جا کر بجرم دفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۴ تعزیرات ہند ملزمان کو سات سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۶۲۸ ناگپور سنہ ۱۹۳۷ء انڈین کیسز ۱۵ صفحہ ۴۷۔ پریوی پوتھیس برنڈ بنام گھوش بنام سرکار صفحہ ۲۰۶

(۲۱) ایک ملزم نے شخص مخالف سے انتقام لینے کے لئے بھرا ہوا جس سے کھوپری پھٹ کر ہلاکت واقع ہوئی تھی سشن جج نے یہ لکھکر ملزم نے بارادہ ہلاکت فعل نہیں کیا ہے۔ گو موجودہ نوعیت فعل ضرر سے ہلاکت کا نتیجہ پیدا ہونا اغلب تھا اسلئے بدفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور تجویز کی جاوے۔ جس پر ناگپور ہائیکورٹ سے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رکھکر قرار دیا گیا۔ کہ واقعات سے ملزم اپنے فعل کے نتیجہ سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے اور سزا جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں بہ سزا خفیف ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۳۶۷

(۲۱) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کن مقدمات کی مشکلات حل کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے۔ کہ جب ایک پارٹی

حبس دوام کی سزا دی گئی تھی۔ لوکل گورنمنٹ کی جانب سے ایزادی سزا کی نگرانی کی گئی تھی ملزمان کے اپیل تھے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ہائیکورٹ کو اختیار ہے۔ کہ حکم سزا مناسب نہ ہو۔ اس کو ایزاد کر دے۔ اور یہ امر ثابت کرنا غیر ضروری ہے۔ کہ منجملہ ملزمان کس کی ضرب ہلاک تھی اور مقتول کے ۱۵ ضربات جسیم تھیں۔ جس میں سے ۱۰ سر پر تھیں۔ اس لئے بحالات ملزمان کا ارادہ ہلاکت کا تھا۔ اور بحوالہ رولنگز منظوری نگرانی ہر سہ ملزمان کو سزائے پھانسی دی گئی۔ اور اپیل ملزمان نامنظور کیے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۰۱ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۸۶۷ اور کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۶ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۵۹۱

(۱۷) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند متعلق کرنے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ ملزمان نے پہلے کوئی تجویز متفقہ ارتکاب جرم کے لئے کی ہو۔ اور ملزمان کا متفقہ عام ارادہ واقعات و ارتکاب جرم کے بیشتر اعین وقت حملہ سے اخذ کیا جائے گا۔ اور عام طور پر چند اشخاص کا ارادہ ماقبل ان کے فعل کے ارتکاب اور ان کے طرز عمل اور اس معاملہ سے ارادتاً کیا جانا متصور ہوگا۔ اور جب کہ ایک گروہ مخالف نے اپنے مخالف پارٹی کو دیکھتے ہی لاٹھیوں سے حملہ کر کے مضروب کیا ہو۔ تو یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ حملہ ملزمان نے یک دل ہو کر مجرمانہ عام ارادہ سے ان کو لاٹھیوں سے مضروب کیا ہے۔ درجب ملزمان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لاٹھیوں سے ضربات لگا رہے تھے۔ جن کا اثر مہلک تھا۔ تو ہر ایک کو اس میں سمجھنا چاہیئے کہ ان کے اس حملہ کا نتیجہ اغلباً ضرر شدید ہوگا۔ اور بموجب رولنگ ۱۴ = انڈین کیس صفحہ ۹۴۶ و ۱۳ کرمینل لاجرنل صفحہ ۲۶۵ ہر ایک شخص کی نسبت قیاس کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے فعل کے اغلب نتیجہ کا ارادہ کرتا ہے۔ اور دفعہ ۳۴ و ۱۱۴ تعزیرات ہند کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب جداگانہ حصص ارتکاب جرم ملزمان قائم نہ ہو دیں۔ مگر ہر ایک کی اخلاقی قصور واری حد ان اور مساوی ہے۔ اپیل ملزمان ڈسمس کیے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۶۴ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۸۴۸۔

(۱۸) دو ملزمان مہلوک کے مکان پر گئے اور اس کو پکار کر گھر میں سے باہر بلا لیا۔ اور ہر دو ملزمان نے ضربات لاٹھی سے اس کو مارا تھا۔ جو شفاخانہ جا کر مضروب مر گیا تھا۔ ہر دو ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند جو بشمول دفعہ ۳۴ ہند تعزیرات سزائے موت کا حکم عدالت ششن سے دیا گیا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون سے تبدیل جرم ۳۰۲ بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ۷ سال قید سخت کا حکم ہر دو کو دیا گیا اور قرار دیا گیا کہ عام ارادہ مجرمانہ ملزمان مہلوک کو لاٹھی سے مضروب کرنے کا تھا۔ نہ کہ جان سے مار ڈالنے کا

کیا جائیگا۔ اور ہر ایک ملزم کے خلاف اُس کا ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ جس کی تردید بذمہ ملزم ہوگی۔ اور دفعہ ہذا میں مستغیث کو چاہیئے۔ ملزمان کا ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرے۔ اور بمثل دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ارادہ یا علم مجرمانہ کا ہونا اقتباس نہ ہوگا۔ مثلاً الف۔ ب۔ ج بذریعہ نقب زنی مسمی د کے مکان میں بوقت شب داخل ہوئے۔ مسمی الف نے بدوران ارتکاب سرقہ ہمراہی ملزمان مسمی د کی عورت سے بغیر علم مسمیان ب۔ ج کے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا۔ تو ہر سہ ملزمان بجرم دفعہ ۳۷ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہیں۔ اور مسمی الف تنہا زیر دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا۔

اور یہ ایک طے شدہ مسئلہ قانونی ہے۔ کہ جب بہ تکمیل کسی غرض ناجائز کے چند اشخاص مل کر کسی فعل کا ارتکاب کریں۔ تو چند اشخاص اس فعل کے ذمہ وار ہوں گے۔ اور اس گروہ کا فعل ایسا متصور ہوگا۔ گویا کہ ایک شخص نے تنہا بذات واحد جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ اور ہمچوں قسم صورت ہائے جرم سازش مجرمانہ و دیگر مقدمات متعلقہ میں بمنشاء دفعہ ۱۰ قانون شہادت واقعات متعلقہ قابل ادخال شہادت ہوں گے۔ اور وہ متفقہ ارادہ چند اشخاص جو ایک ناجائز فعل کی تکمیل میں اختیار کیا جاوے۔ تو وہاں فرداً فرداً ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرنا غیر ضروری ہوگا۔ بلکہ وہ ایک صورت جرم فی نفسہ مشترکہ قابل سزا قرار دی گئی ہے۔ اور جن جرائم میں ذمہ واری قانونی عاید کرنے کے لئے ملزم کے ارادہ یا علم کا بخصوصیت ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ وہاں دفعہ ۳۵ تعزیرات ہند کا حوالہ کیا جاوے اور ملزم کی نیت یا بنظم ثابت کرنا لازمی ہوگا۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو ایک بڑا میلہ مقام لاہور تھا۔ اور اس موقعہ پر رائل ہائیس پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقعہ کی وجہ سے مفصلات کے معززین کی لاہور میں آمد ہو رہی تھی۔ اور سپیشل ٹرینیں بھی آئی تھیں۔ اسوقت خلافت کمیٹی و کانگرس و سکھ پارٹی پلیٹ فارم لاہور پر جمع ہو گئے تھے۔ اور ریل پر پتھر پھینکنے شروع کئے۔ جن کے خلاف جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند میں کارروائی کی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند و ۱۲۷ ریلوے ایکٹ حکم سزا میں تخفیف کی گئی۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ فرداً فرداً پتھروں کے ریل پر پھینکنے کا تعلق صورت جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند پر صادق نہیں آتا ہے۔ اور حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند امتیازیہ فعل ہے۔ اور چند ملزمان بری کئے گئے۔ اور مابقا کے حکم سزا میں کمی کی جا کر حکم سزا ساتھ مساتھ بھگتنے کا دیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۵۴ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور۔ انڈین کیسز

کے منجملہ کوئی ایک شخص ایسا فعل کرے۔ کہ جس میں امتیازی اشتراک دیگر شرکائے مطلوب ہو۔ تو وہاں ضروری ہے کہ ملزمان کا عام ارادہ بہ تکمیل مقصد پیش نظر واقعات سے اخذ کرنے کے علاوہ حسب معنی الفاظ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند مجرمانہ ارادہ پیش وقت ملزمان ثابت کیا جاوے۔ چنانچہ منجملہ تین ملزمان کے ایک شخص نے مہلوک کے سر پر لاٹھی ماری تھی اور عدالت شش سے منجملہ ملزمان بدفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دئے گئے تھے۔ لیکن ملزمان کے اپیل پر محض وہ ملزم جس نے مہلوک کے سر پر لاٹھی مار کر ہلاک کیا تھا۔ اور دہ جیف کورٹ سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام کا حکم دیا گیا تھا۔ اور دیگر دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں تین سال قید سخت کا حکم دے گئے تھے۔ کرمینل لاجرنل ۴۰ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۳۹ء اودھ جیف کورٹ اور اس مقدمہ میں جلد تین اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۴۱ و انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۲۸۶ و ۲۷ کرمینل لاجرنل صفحہ ۷۶۶ و ۱۳ اودھ لاجرنل صفحہ ۴۳۶ و ۴۳ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۵ و انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۴۴۸ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۴۱۷ و ۲۸ کرمینل لاجرنل صفحہ ۴۴۲ و ۵۰ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۹۱ و انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۴۴ و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۲۸۲ و کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۳ و انڈیا ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۲۹ء اودھ صفحہ ۶۵ کا حوالہ کرتے ہوئے سر پر ضرب لگانے والے کو نتیجہ ہلاکت ضرب کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔"

جس حالتمیں کہ ایسا فعل مجرمانہ علم یا نیت سے ساتھ کئے جانیکی وجہ سے جرم ہے

دفعہ ۳۵: جبکہ ایک ایسے فعل کا ارتکاب چند شخصوں سے واقع ہوا ہو۔ جو صرف اس باعث سے جرم ہے۔ کہ اس کا ارتکاب مجرمانہ علم یا نیت سے کیا گیا ہے، تو ان میں سے ہر ایک شخص جو ایسے علم یا نیت سے اس فعل کے ارتکاب میں شریک ہوا ہو۔ اس فعل کی نیت اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا۔ کہ گویا تنہا وہی شخص اس علم یا نیت سے اس فعل کا مرتکب ہوا۔"

شرح

دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں ملزم یا ملزمان کے ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرنا لازمی نہیں ہے۔ بلکہ فعل کی نوعیت اور طرز عمل ملزمان سے ارادہ یا علم مجرمانہ ملزمان قیاس

جُرم مذکور کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلات

(الف) اگر زید اور بکر اس امر پر متفق ہوں۔ کہ ہم دونوں فرداً فرداً مختلف اوقات پر تھوڑا تھوڑا زہر دیکر عمرو کو ہلاک کریں۔ اور مطابق اس عہد و پیمان کے عمرو اس زہر کے اثر سے جو بدفعات دیا گیا۔ مرجائے۔ تو اس صورت میں زید و بکر قصداً ارتکاب جُرم قتل عمد میں شریک ہوئے۔ گو ان کے افعال علیحدہ علیحدہ ہیں"

(ب) زید و بکر بالاشتراک داروغہ مجس ہیں۔ اور عمرو قیدی اُن کی سپردگی میں یعنی بہ حیثیت اُن کی داروغگی کے چھ چھ گھنٹے باری باری سے رہتا ہے۔ اور زید و بکر اس نیت سے کہ عمرو ہلاک ہو جائے۔ اپنی اپنی نوکری کی باری میں عمرو کو اس خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرتے ہیں۔ جو عمرو کو کھلانے کے لئے ان کو دی گئی ہو۔ اس طرح اس کی ہلاکت کا باعث ہونے میں دیدہ و دانستہ شریک ہوئے۔ اور عمرو بھوک سے مرگیا۔ تو زید و بکر دونوں عمرو کے قتل کے مجرم ہوئے۔

(ج) زید داروغہ مجس ہے۔ اور عمرو قیدی اس کی سپردگی میں ہے۔ زید اس نیت سے کہ عمرو ہلاک ہو جائے۔ عمرو کو خلاف قانون خوراک کا دینا ترک کرے۔ جس کے سبب سے عمرو نہایت ضعیف و کمزور ہو جائے۔ مگر اس قدر فاقے نہ ہوں کہ وہ عمرو کی موت کے باعث ہوں۔ زید عہدہ سے معزول ہو جائے۔ اور بکر بجائے اُس کے مقرر ہو اور بکر بھی بلا سازش یا بلا اشتراک زید کے عمرو کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے اس علم سے کہ اس خوراک دینے کے ترک میں عمرو کے ہلاک ہونے کا احتمال ہے۔ اور عمرو بھوک سے مرجائے۔ تو بکر قتل عمد کا مجرم ہے۔ مگر زید اس لئے کہ اس نے بکر کی

جلد ۷۷ صفحہ ۲۳۷ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۵۸۵ ۔

نتیجہ جو کچھ فعل سے اور کچھ ترک فعل سے پیدا ہوا ہو۔

دفعہ ۳۶ : ۔ جس محل میں بذریعہ ارتکاب فعل یا ترک فعل کے کسی نتیجہ خاص کا پیدا کرنا یا اس نتیجہ کے پیدا کرنے کا اقدام جرم ہو۔ تو وہاں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس نتیجہ کا پیدا کرنا کچھ فعل سے اور کچھ ترک فعل سے بھی وہی جرم ہوگا "

تمثیل

اگر زید قصداً بکر کی ہلاکت کا باعث اس طرح سے ہو کہ کچھ تو وہ بکر کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے۔ اور کچھ اس کو مارے۔ تو زید قتل عمد کا مرتکب ہوگا۔

شرح بدفعہ ہذا جب ارتکاب فعل یا ترک فعل سے کوئی نتیجہ خاص پیدا کیا جاوے۔ جو اس سے ارتکاب یا اقدام جرم ہو۔ تو اس فعل یا ترک فعل کا مشترکہ نتیجہ ایسا ہی وہی جرم ہوگا۔ مثلاً قتل عمد کی نیت سے زید بکر کو کچھ تعزیرات مارے۔ اور کچھ اس کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے۔ اس طرح سے اس کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو زید و بکر جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہونگے کیونکہ قانوناً فعل و ترک فعل کے نتیجہ پر ذمہ وری مواخذہ مساوی رکھی گئی ہے۔

دفعہ ہذا کی ترتیب وضع دفعہ ۳۲ و ۳۳ کے بعد موزوں تھی۔ تاکہ سلسلہ دفعات۔ الفاظ قانونی بالترتیب مناسب ہوتا "

چند فعلوں میں سے جن سے کوئی جرم مرتکب ہو ایک فعل کر کے شریک ہونا

دفعہ ۳۷ : ۔ جبکہ ارتکاب کسی جرم کا بذریعہ ارتکاب چند فعلوں کے عمل میں آئے تو جو کوئی شخص ان فعلوں میں سے کسی فعل کا ارتکاب تنہا یا بشرکت کسی اور شخص کے کر کے قصداً اس جرم کے ارتکاب میں شریک ہو۔ وہ شخص

باعث اشتعال طبع نے اُس پر کچھ اثر کیا ہو۔ عمرو کے ہلاک کرنے میں زید کو مدد دے۔ تو اس صورت میں گو زید اور بکر دونوں عمرو کی ہلاکت کے باعث ہوئے ہیں۔ مگر بکر قتلِ عمد کا ہوگا۔ اور زید مجرم صرف قتل انسان مستلزم سزا ہوگا۔"

شرح دفعہ ہذا میں شرکا جرم کا ارادہ مشترک نہیں ہوتا ہے، اور کسی ایک فعل مجرمانہ کی شرکت میں وہ مختلف جرائم کی نسبت قابل مواخذہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مثال مذکور میں ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ زید سخت مشتعل ہے۔ اور بکر بوجھ عداوت بہ نیت ہلاکت زید کی امداد کر کے عمرو کو ہلاک کرتے ہیں۔ اس لئے بکر ۳۰۲ و زید ۳۰۴ تعزیرات ہند کے ملزم ہوئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس بموقعہ تشریف آوری شہزادہ مرداٹل ہائینس بماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء لاہور سٹیشن پر جبکہ موقعہ میلا لاہور پر لوگ آرہے تھے۔ چار بجے شام گجرانوالہ سٹیشن پر ریل کی آمد سے پیشتر چار پانچ صد آدمی خلافت کمیٹی و کانگرسی سکھ لیگ جو آنریبل صاحب پرنس محتشم الہیم کے خلاف تھے۔ لوگوں کو سٹیشن پر نوکر نے لاہور جانے سے روکا حتیٰ کہ جبر و تشدد سے سٹیشن پر آنے سے روکتے رہے۔ اور ریل چل پڑی۔ تو چلتی ریل پر پتھر پھینکے جس سے بہت سے مسافر سخت متضرر ہوئے۔ اور ریل کی طاقچوں کے شیشے ٹوٹ گئے پولیس نے ۱۲ اشخاص کا چالان بدفعہ ۳۰۷ ریلوے ایکٹ و زیر دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند چالان کر دیا جس پر ۷ ملزمان سزایاب ہوئے۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں ملزمان پیش کی۔ اور بحث کی کہ ایک ہی معاملہ کے دوران میں فعل ہوا ہے۔ اس لئے دو مختلف جرائم کا لگانا درست نہیں ہے۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ ہر دو جرائم کا آپس میں تعلق نہیں ہے امتیازیہ جرم میں مجرمان کا اول مدعا لوگوں کو بجبر سختی لاہور جانے سے روکنے کا تھا۔ اور جب ریل چل پڑی۔ تو دوسرا فعل پتھر پھینکنے کا اس مدعا سے جس کے لئے سٹیشن پر ملزمان جمع ہوئے تھے۔ جداگانہ تھا اس لئے حسب منشا دفعہ ۷۱ مختلف جرائم میں سزا دینا قانوناً جائز ہے۔ اور نگرانی میں جب کہ بطور خاص انصاف رسانی مطلوب ہو۔ تو واقعات پر جانا ہائیکورٹ کا ضروری ہے۔ منجملہ ۱۲ ملزمان دو کو بری کیا جاتا ہے۔ اور ۷ ملزمان کی سزائے قید ایک سال بجائے دو دو سال جرم دفعہ ۳۰۷ ریلوے ایکٹ تخفیف کی گئی۔ اور ہر دو جرائم میں سزائیں ساتھ ساتھ [illegible] بھگتنے کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۳۵ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۴۳۲ لاہور

شرکت نہیں کی۔ صرف اقدام قتل عمد کا مجرم ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں ایک نئی صورت اشتراک جرم ہے۔ جبکہ شرکا متفقہ قرارداد نیت ہے۔ یا باشتمال نیت و فعل ہر دو میں یا کسی ایک میں مشترک ہوں۔ تو کسی تخصیص نیت و فعل پر ہی اثبات جرم قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ نتیجہ افعال مجرمانہ بلحاظ شرکت فعل بصراحت تمثیلات مذیلہ مسطور مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ اگر شرکا جرم میں باہم اشتراک نیت نہ ہو۔ بلکہ اشتمال فعل ہو تو ذمہ واری قانونی شریک جرم جداگانہ جرم میں ہوگی۔ اور اگر شمولیت ارادہ و فعل یکساں ہو۔ تو ہر ایک شریک ایک ہی جرم کا مرتکب تصور ہوگا۔ تمثیل الف تشریح دفعہ ہذا میں وہ صورت جرم ظاہر کی گئی ہے۔ جس میں شرکا جرم نے نیت و فعل میں اشتراک کیا ہے۔

اور تمثیل ب میں اشتراک شرکا نیت و فعل بطور کمیونٹی آف انٹنشن (Community of Intention) یعنی باشتمال ارادہ عام باعتبار تمثیل الف جرم قرار دیا ہے۔ اور اس میں منشا دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سلسلہ ترک افعال متواتر دکھلایا گیا ہے اور اسی لحاظ سے چند اشخاص کے متفقہ ارادہ پر نتیجہ فعل کی نوعیت و حیثیت جداگانہ قابل غور نہیں ہوتی ہے۔ گو اشتراک فعل ہو۔ اور تمثیل ج میں شرکت شرکا محض فعل میں ہے۔ ارادہ میں نہیں ہے۔ اس لئے جداگانہ ذمہ واری جرم عاید کی گئی ہے۔

جو اشخاص فعل مجرمانہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ مختلف جرموں کے مجرم ہو سکتے ہیں

دفعہ ۳۸:۔ اگر چند اشخاص کسی فعل مجرمانہ کے ارتکاب میں مصروف ہوں۔ یا اس سے کچھ تعلق رکھتے ہوں۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ اشخاص بذریعہ اس فعل کے مختلف جرموں کے مجرم ہوں"۔

تمثیل

اگر زید عمرو پر ایسی حالتیں حملہ کرے۔ جو باعث سخت اشتعال طبع کی ہو۔ اور جس میں عمرو کا مار ڈالنا قتل انسان مستلزم السزا ہو۔ نہ قتل عمد۔ اور بکر کے عمرو کے ساتھ عداوت اور اس کے ہلاکت کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس قسم کے

اور اس طرح وہ کسی شخص کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو اس صورت میں گو زید کی نیت کسی کی ہلاکت کی نہ ہوئی ہو۔ بلکہ اُس کو افسوس اس بات کا ہو۔ کہ میرے فعل کے باعث سے ہلاکت واقعہ ہوئی۔ تاہم اگر اُس کو یہ علم تھا کہ میرے فعل سے ہلاکت کا احتمال ہے۔ تو زید بالارادہ ہلاکت کا باعث ہوا۔

شرح بدفعہ ہذا تو یقین بالارادہ تین حصص پر منقسم ہے۔ اور ہر حصہ کی صورت واقعہ کو ارادتاً کیا جانا قرار دیا گیا ہے۔ حصہ اوّل دفعہ ہذا میں فعل کا ارتکاب بہ نیت خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لیئے وسائل اختیار کیے جاویں۔ اور دوسری صورت میں اختیار کردہ وسائل سے علم رکھتا ہو۔ کہ وہ نتیجہ پیدا ہونا متحمل ہے۔ چنانچہ بلحاظ اصطلاح قانونی اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان وسائل سے وہ سمجھتا ہے کہ اُس نتیجہ کا وقوع میں آنا ممکن ہے۔ لیکن باشتراک جذبات انسانی فعل کے نتائج کی معلومات کا لحاظ نہیں رکھتا ہے۔ اس لیئے پور آف فیلنگ (Power of Feeling) یعنی قوت احساس کا پورے طریق سے استعمال میں نہ لاکر عمل کرنا اغلب نتیجہ فعل ان وسائل کا کہا جائیگا تیسری صورت میں اُن وسائل کے وقت باور کرنے کی وجہ ہو کہ فعل کے نتیجہ کا احتمال ہے۔ اس میں وہ حالات واقعہ اُس نتیجہ فعل کے وقوع میں آنے کے حق میں کافی ہوتے ہیں۔ جن سے ایک اوسط العقل انسان کا نتیجہ اخذ کرکے اُس کی اہلیت پر پہنچنا تصور کیا گیا ہے۔ عام اس سے کہ شخص فاعل کا منشا اُس نتیجہ کو پیدا کرنے کا ہو یا نہ ہو۔ بہرکیف وہ نتیجہ فعل کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔

(۲) اور یہ دنیا کا مسلمہ عام اُصول ہے۔ کہ جب کسی شخص کے ارتکاب فعل پر نیت تنقیح طلب ہوتی ہے تو وہاں مجرمانہ نیت کیلئے نوعیت فعل و حالات واقعہ غور طلب ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب کسی شخص پر ارتکاب کسی جرم کا الزام لگایا جاتا ہے۔ تو وہاں غالب نتیجہ فعل جس سے ضرر متوقع ہوا۔ نوعیت و نتیجہ فعل سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اور وہ حالات جو فعل کو ظاہر کرتے ہیں۔ عام طور پر علم و نیت مجرمانہ کو ثابت کر دیتے ہیں کیونکہ یہ قیاس کرنا صحیح ہے۔ کہ ہر شخص طبعی و ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔

(۳) پیش بینی (Willful Power or intention) مرضی یا نیت یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ کہ پہلے سے کوئی خیال یا پیش بھی موجودہ ہو۔ بلکہ ارادہ معاً پیدا ہو جاتا ہے۔ جو حالات و نوعیت فعل ملزم سے استنباط کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کسی وزنی لاٹھی کو بہ نیت ضرر عمر کے سر پر مارے جس سے کھوپری عمر ٹوٹ کر موت واقعہ ہو جاوے۔ یا کوئی اسلحہ یا چھوی جیسوں قسم اعضاء رئیسہ پر بہ نیت

آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۵۸۵ ۔

(۲) ایک مقدمہ میں آٹھ ملزمان نے مسمی للتا نامی ایک شخص کو مکوں اور لاٹھیوں سے مضروب کیا تھا۔ ضربات محض ٹانگوں اور بازوؤں پر لگیں۔ سر پر کوئی ایک ضرب بھی نہ تھی۔ اور بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند ملزمان پر الزام لگایا گیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے مقدمہ ششن سپرد کیا تھا۔ اور ششن سے پانچ ملزمان کو بدفعہ ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور ۳ ملزمان جن پر جرم دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند خلاف واقعات عاید کیا گیا تھا۔ بری کئے گئے تھے۔ اپیل پر اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ششن جج نے جو بہ حیثیت ارتکاب فعل ملزمان کو بدفعہ ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان کے فعل کے لحاظ سے سزا دی ہے۔ مناسب ہے لیکن جداگانہ احکام سزا بدفعہ ۳۲۳ و ۳۲۶ تعزیرات ہند صادر نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ حکم سزا کم کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۶۲ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۱۹۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۳۱۳ ۔

(سم) حسب منشائے دفعہ ۳۸ تعزیرات ہند مختلف افعال کے جرائم میں مختلف سزائیں اشخاص کو دی جائیں گی۔ ۱۳۴ انڈین کیسز صفحہ ۹۳۷ سنہ ۱۹۳۱ء ۔ کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۵ ۔ ۳۲ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۲۱۹ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۱۰۰۱ ۔ ۳۲ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۲۵ ۔ ۱۲ لاہور صفحہ ۴۴۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۹۴۷ ۔

"بالارادہ" دفعہ ۳۹:۔ جب کوئی شخص کسی نتیجہ کو ان وسیلوں سے پیدا کرے جس کے ذریعہ سے اُس نتیجہ کا پیدا کرنا اُس کی نیت میں ہو۔ یا اُن وسیلوں سے جن کے کام میں لانے کے وقت وہ شخص جانتا ہو۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ کہ اس سے اُس نتیجے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے ۔ تو کہا جائیگا۔ کہ شخص مذکور نے اس نتیجے کو "بالارادہ" پیدا کیا۔

تمثیل

اگر زیدرات کے وقت ایک بڑے قصبے کے کسی گھر میں جو آباد ہو۔ اس غرض سے آگ لگائے۔ کہ اس کی جہت سے سرقہ بالجبر کا ارتکاب سہل ہو جائے ۔

انسانی اس قوت پر مبنی ہیں۔ کہ انسان اس قوت کے ذریعہ سے پیش بینی کر کے اپنے افعال کے نتائج کو دیکھ لیتا ہے۔ کیونکہ انسان کی عادات فطرت اور قوائے عقلیہ کے تجربہ سے یہ بات عموماً انسان کی عادت میں داخل ہے۔ کہ وہ بحالت موجودگی کافی وجہ محرک کے ہمیشہ اپنی رضا کی مطابعت کرتا ہے۔ چنانچہ انسان کو اپنے افعال کا اخلاقی ذمہ دار ٹھہرانے میں یہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ اوسط العقل انسان طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔ اور جن وسائل سے نتائج کے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ اُس کو ارادہ کہتے ہیں۔

(۱) اور ملزم کا کسی گھر میں اینٹ پھینکنا قدرتی نتیجہ ضرر پیدا ہونا بالارادہ کیا جائیگا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۴۵ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۰

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۲) ایک مقدمہ میں ایک ملزم نے سر پر لاٹھی ماری جس میں موت واقع ہوئی تھی۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سر جیسے نازک پارٹ جسمانی پر ملزم کو ضرب لگانا اس کی نسبت قیاس قانونی ہوگا۔ کہ اُس نے نتیجہ موت کا ارادہ کیا تھا چنانچہ بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا یاب کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۶۶۶ سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور و انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۹۵۴ لاہور سنہ ۱۹۲۱ء و جلد ۴۳ صفحہ ۴۳۴ الہ آباد و جلد ۶۵ صفحہ ۸۵۸ مدراس سنہ ۱۹۲۱ء۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے مہلوک کے سر پر چھوی ماری تھی۔ جس میں مضروب مر گیا تھا۔ اور ملزم ہائیکورٹ سے جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کا مرتکب قرار دیا گیا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۲۲ صفحہ ۷۴۵ سنہ ۱۹۱۳ء۔

(۴) ایک مقدمہ معمولی گالی گلوچ میں مسمی مراری کے ملزم نے ایک لاٹھی بالارادہ ہلاکت سر پر ماری تھی۔ جس سے تھوڑی دیر بعد مضروب مر گیا تھا۔ سشن جج نے بحالت اشتعال طبع ضرب کا مارنا تصور کر کے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ۳ سال قید بسخت کا حکم دیا

شدید استعمال کرے۔ اور وہ فعل منتج بہ ہلاکت شخص متضرر ہوا ہو۔ تو کہا جاوے گا۔ کہ شخص مرتکب کا ارادہ ہلاکت پیدا کرنے کا تھا۔ کیونکہ ہر ایک فعل جسمانی و قلبی جزو کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور تا وقتیکہ خواہش کا تصور سپیرونی اعضائے جسمانی کو محرک نہ کرے۔ اور ہر دو جزو مستکمل نہ ہوں۔ فعل نہیں کہلاتا ہے۔ جو مرضی کے تصفیہ کا نتیجہ کہلاتا ہے۔ اس لئے شخص فاعل کا یہ عذر کہ اس کا منشا فعل نتیجہ فعل جو برآمد ہوا ہے۔ اُس کے پیدا کرنے کا نہ تھا۔ قابل قبولیت نہیں ہے۔ بہرکیف وہ وسائل جو استعمال میں آئے۔ اور اُن سے جو نتیجہ پیدا ہوا جنس مرتکب اُس کا ذمہ دار ہوگا۔ کیونکہ مجموعہ ہذا میں جان بوجھکر یا اس امر کے احتمال کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کسی فعل کے نتیجہ پیدا کرنے میں کوئی امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ میں معمولی جھگڑا ہوا۔ جس میں ملزم نے بہ نیت ہلاکت سمی مارنی کے لاٹھی سر پر ماری۔ تھوڑی دیر بعد جو مر گیا۔ جج نے خیال کر کے عدالت سشن سے ملزم کو ۷ سال قید سخت کی سزا دی۔ کہ بحالت استعمال فعل ہوا ہے۔ ہائی کورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم جانتا تھا۔ کہ نتیجہ محل انسا موت ہے۔ اور معمولی گال گلوچ میں سر جیسے نازک حصہ پر ضرب لگانا خطرہ ہلاکت تھا اس لئے دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔

(۴) اور یہ قرار داد ذہنی جس کو ارادہ کہتے ہیں۔ یہ وہ قوت ارادی ہے جس سے انسان اپنے افعال پر ایک قسم کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بنظر تعمق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے جسم کے خاص خاص اعضا پر اختیار رکھتے ہیں۔ اور جس وقت خواہش کا تصور ہمارے دل میں آتا ہے۔ تو جسم کے بعض اعضائے اپنی حالت کو بدل لیتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی بیماری نہ ہو۔ اور اگرچہ یہ ہمارا اختیار ہماری جسمانی حرکات پر محدود ہے۔ تاہم فقط جسمانی حرکات کے ذریعہ سے ہم ہر ایک فعل کو کرتے ہیں۔ کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے۔ کہ خاموش و غیر متحرک آدمی کوئی کام کر سکے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے منہ کو بولنے اور اپنے اعضا کو سرکنے کے لئے حرکت دے اور یہ وہ انسانی اختیار ہوتا ہے۔ کہ جس سے جسمانی حرکات و سکنات کو ہم اپنی مرضی سے پیدا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جوں ہی ہمارے دل میں منہ حرکات کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تو بمجرد خواہش کے وہ حرکات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۵) اور تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کا یہ علم کہ فلاں فعل سے فلاں نتائج پیدا ہوں گے۔ اکثر افعال پر بہت کچھ اثر رکھتا ہے۔ اور یہ تمام قانون عقل

کہ ملزمان نے بالارادہ فعل کیا ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۴۲ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۱۰۰۵ سنہ ۱۹۳۷ء

جرم | **دفعہ ۴۰:** بجز اس باب اور اُن دفعات کے جن کا ذکر دفعہ ہذا کے ضمن (۲) و (۳) میں ہے۔ لفظ "جرم" سے مراد وہ چیز ہے۔ جو حسب مجموعہ ہذا مستوجب سزا قرار دی گئی ہے۔

باب ۴ و باب ۵ (الف) اور دفعات مفصلہ ذیل یعنی دفعات ۴۰، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۹۷، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۰۳، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۸۸، ۳۸۹، ۴۰۵، ۴۰۴ میں لفظ "جرم" سے مراد ہر امر ہے۔ جو بموجب اس مجموعہ کے یا از روئے کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام مصرحہ مابعد کے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اور جس حال میں کہ وہ امر جو از روئے قانون مختص الامر۔ یا۔ مختص المقام کے قابل سزا ہے بموجب اُسی قانون کے قابل سزائے قید میعادی چھ مہینے یا زائد کے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ ہو۔ تو دفعات ۱۴۱، ۱۷۶، ۱۷۷، ۲۰۱، ۲۱۲، ۲۱۶، ۴۴۱ میں لفظ "جرم" کے وہی معنے ہیں

ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ معمولی گالی گلوچ میں بحالات مقدمہ اشتعال طبع نہیں ہوا ہے۔ ملزم فعل کی نوعیت سے یہ علم رکھتا تھا۔ کہ غالباً نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۲۵۷۔

(۵) ایک مقدمہ میں ملزم نے مقررہ پہنچانے کی نیت سے ضربات لگائیں۔ جن سے مضروب مر گیا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ضارب مقررہ پہنچانے کی صورت میں مرتکب اغلب نتیجہ فعل کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ خواہ وجہ تحریک نہ ہو۔ اور نہ نیت میں خواہش ہلاکت ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۶۷۵ کیس ۶۶۷

(۶) ایک ملزم نے مضروب کے سر پر لاٹھی ماری تھی سیشن جج نے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام کی سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ کسی نازک حصہ جسم پر ملزم کا بزور ضرب لگانا بہ نیت ہلاکت فعل کیا جانا تصور ہوگا۔ اور وہ اغلب نتیجہ فعل سے لاعلم نہیں تھا۔ کیونکہ ارادہ و علم کا سوال ہمیشہ فعل کی نوعیت و واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاتا ہے۔ نہ کہ قانون سے اخذ کیا جائے گا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶۹ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۶ صفحہ ۵۷۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۴۹۰

(۷) ایک مقدمہ میں ملزم نے سر پر لاٹھی ماری جس سے مضروب ہوگیا۔ ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا۔ کہ سر کی ہڈی کا ضرب سے ٹوٹ جانا ہلاکت کے لئے کافی ہے۔ جو شخص سر سے ضرب لگائے۔ عدالت کو قیاس کرنا چاہیئے۔ کہ ضارب کا ارادہ ایسی ضرر پہنچانے کا تھا۔ جو ہلاکت کے لئے کافی ہو۔ چنانچہ بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم سزایاب کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۹۰ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۲۵۹۔

(۸) سات ملزمان نے ایک شخص کو حملہ کرکے اس قدر مضروب کیا۔ کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اس مقدمہ میں تحت دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد گی گیلی۔ اور سشن کورٹ سے حبس دوام کی سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوئے۔ اور گورنمنٹ کی جانب سے نگرانی ایزادی سزا ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے مہلوک کو ضربات لگائیں۔ کہ جن سے وہ مر گیا ہے۔ بحالات ملزمان کا فعل بہ نیت ہلاکت کیا جانا متصور ہوگا۔ جن کو حکم سزا حبس دوام منسوخ اور بمنظوری نگرانی جملہ سات ملزمان کو سزا پھانسی دی گئی۔

افعال جو کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام و تعزیرات ہند کی رو سے بلحاظ مشابہ واقعات وحالات مساوی معلوم ہوتے ہوں یا انمیں اس فعل کی بابت کوئی خاص قاعدہ وضع نہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں جیسا کہ اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ لفظ جُرم بجائے قانون مختص الامر یا مختص المقام عمل کرنے کے تعزیرات ہند کا جُرم برخلاف ملزم مستعمل کیا جاوے گا۔

ضمن (۲) میں جو باب اور دفعات درج ہیں انمیں جہاں کہیں لفظ جرم آتا ہے، اس سے تمام جرائم مراد ہیں خواہ وہ بروئے قانون تعزیرات ہند قابل سزا ہو یا کسی دوسرے قانون کی رو سے لائق سزا ہیں۔ اور نیز ضمن ۲ کی مندرجہ دفعات میں دیگر قانون کے جرائم کے لئے کسی میعاد قید کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً باب چہارم جو مستثنیات عامہ کا باب ہے اس میں ہر دفعہ میں بیان کیا گیا ہے، کہ فلاں فعل فلاں وجہ سے جرم نہیں ہے، پس جب وہ وجہ جو باب چہارم میں کسی فعل کے جرم نہ ہونے کیلئے بیان کی گئی ہے، کسی فعل پر صادق آوے جو اُس حالت میں جرم ہوتا جبکہ وہ وجہ موجود نہ ہوتی خواہ وہ فعل تعزیرات ہند کی رو سے جُرم ہو یا کسی دوسرے قانون کی رو سے ہو ہر حالت میں مستثنےٰ سمجھا جاویگا اور اسی طرح دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ضمن ۲ جس میں اعانت کی سزا ہے وہ بھی ہر ایک قانون میں اعانت جرم سے متعلق ہوگی خواہ وہ اعانت جُرم تعزیرات ہند کا ہو یا کسی اور قانون کا ہو گو اس دوسرے قانون نے جُرم کی اعانت کو جُرم نہ قرار دیا ہو تاہم اس دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند کے ضمن ۲ کی رو سے وہ فعل قابل سزا زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ہوگا۔

اور ضمن (۳) دفعہ ہذا میں جن دفعات کا ذکر کیا گیا ہے، انمیں دیگر قوانین مندرجہ ضمن ہذا کے وہ جرائم داخل ہوں گے جنکی سزا اس قانون میں چھ ماہ قید یا اس سے زیادہ رکھی گئی ہو۔ یعنی وہ فعل جو اس قانون میں قابل سزا میعاد مسطورہ یا زیادہ میعاد کا قرار دیا گیا ہو تو وہ جرم بشرط مطابق ہونے واقعات بالفاظ قانونی مندرجہ دفعات ضمن ہذا کے جیسی کہ صورت ہو۔ تعزیرات ہند کا جُرم متصور ہوگا نہ کہ کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کا۔

رولنگز آف ہائیکورٹ ایک مقدمہ میں ایک شخص کے کھیت میں مویشی نقصان کھیتی کرتے ہوئے کانجی ہوس میں لیجا رہے تھے کہ اتنے میں پانچ مالکان مویشیان نے جبراً چھڑا لئے تھے جس کا استغاثہ ہوکر مجسٹریٹ نے بدفعہ ۴۴۷۔ ایکٹ ہذا حکم بھیجا مویشی جس میں ۶ ماہ قید ہے اور بدفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ہر دو میں ملزمان کو سزا دی تھی ہائیکورٹ پٹنہ میں دفعہ ۴۴۷ تعزیرات ہند پر

جو اُوپر بیان کئے گئے ہیں ۔

شرح تعریف لفظ جرم دفعہ ہذا کے علاوہ بعض ایکٹ ہائے و ایکٹ ہمارات عامہ و ضابطہ فوجداری میں بھی اس لفظ کی تعریف کی گئی ہے۔ چنانچہ جو تعریف دفعہ ۳ ضمن ۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء ایکٹ ہمارات عامہ و زیر دفعہ ۴ ضمن ۴ ضابطہ فوجداری کی گئی ہے۔ وہ جزواً مساوی ہے۔ تعریف لفظ خلاف قانون دفعہ ۴ تعزیرات کے (بجز الفاظ قانوناً ممنوع ہو یا بنا نالش دیوانی پیدا کرے) اور جو صورت ہائے قانونی جب کہ زیر دفعات ۱۰۷ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۲۴ و ۱۴۵ و ۱۸۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری منضبط کیا گیا ہے۔ وہ بلحاظ الفاظ مستعملہ، الفاظ قانونی لفظ جرم دفعہ ہذا کی تعریف میں داخل نہیں ہے۔ اور لفظ خلاف قانون دفعہ ۴ تعزیرات ہند جیسا کہ بریکٹ مستطور میں ظاہر کیا گیا ہے۔ داخل ہے۔

اور چونکہ ضابطہ فوجداری قریباً تمام حصہ قانون اجرائی ہے جس کو جماعت انتظامی نے بغرض اس امر کے کہ قانون اصلی کی تنقیح و عمل درآمد ٹھیک طور پر ہو سکے۔ نافذ کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق کارروائی تکمیل جرم و امر تنقیح ہوتی ہے۔ اس لئے جو تعریف لفظ جرم ضابطہ فوجداری میں بیان کی گئی ہے۔ وہ جملہ ایکٹ ہائے و تعزیرات ہند پر حاوی کی گئی ہے کیونکہ اس میں وہ ضابطہ مہیا کیا گیا ہے۔ جو ایک جرم کی تحقیقات و کارروائی تجویزی سے متعلق ہے۔ اور دفعہ ہذا میں تعریف لفظ جرم کی ایسی وسیع معنی خیز بیان کی گئی ہے۔ کہ جس میں زیادہ تر اصول قانون کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور ان افعال جو کسی قانون مختص الامر و یا مختص المقام یا تعزیرات ہند میں قابل سزا قرار دئے گئے ہیں۔ امتیاز کیا گیا ہے۔ اور ایک شرط سے اس لفظ کو مشروط کیا گیا ہے۔ کہ بوجہ خاص صورت واقعہ جرم تو کل اریٹیڈ سپیشل لا کے تعزیرات ہند کا جرم قرار دیا جاوے۔ تاکہ اتباع اصول قانون و تکمیل منشا واضعان قانون و انسداد جرائم ہوتا ہے۔

چنانچہ دفعہ ہذا کے ضمن اوّل میں لفظ جرم سے مراد وہ فعل و ترک فعل داخل ہے، جو از روئے قانون تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ یعنے سوائے ان افعال کے جو بلحاظ واقعہ دفعات ضمن ۲ و ۳ دفعہ ہذا پر منطبق ہوتے ہوں، اور ہر ایک فعل یا ترک فعل جو جرم بنتا ہو وہ بموجب ضمن ۱ دفعہ ہذا تعزیرات ہند کا ہی جرم متصور ہوگا۔ نہ کسی اور قانون کا جرم سمجھا جاویگا۔ کیونکہ وہ

انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۳۸ء

قانون مختص الامر دفعہ ۴۱ - "قانون مختص الامر" سے وہ قانون مراد ہے - جو کسی امر خاص سے تعلق رکھتا ہو -

شرح دفعہ ہذا میں جو قانون خاص مضمون کے متعلق ہو مثلاً قانون مداخلت بیجا مویشی ایکٹ جرائم پیشہ - آبکاری - ایون - ریلوے وغیرہ وغیرہ قانون مختص الامر ہیں

قانون مختص المقام دفعہ ۴۲ - "قانون مختص المقام" سے وہ قانون مراد ہے، جو برٹش انڈیا کے صرف کسی خاص حصہ سے تعلق رکھتا ہو -

شرح بدفعہ ہذا وہ قانون کسی خاص حصہ مقام، ضلع سے متعلق کیا گیا ہو مثلاً دفعہ ۴۳ - ایکٹ ۱۸۶۱ء یا جن احکام ریونیو ایکٹ ہائے وانتقال اراضی جبکہ کسی خاص مقام سے بحکم ضابطہ متعلق کر دیا گیا ہو -

خلاف قانون دفعہ ۴۳ - خلاف قانون" کا لفظ ہر ایسے امر سے تعلق رکھتا ہے جو جرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا کسی نالش دیوانی کی بناء قائم کرے اور جبکہ کسی خاص شخص کا کسی امر کو ترک کرنا خلاف قانون ہو تو کہا جائے گا کہ اس شخص پر اس امر کا کرنا قانوناً واجب ہے -

شرح لفظ خلاف قانون (ملحہ جنائی) مستعملہ دفعہ ہذا اور لفظ (مسلسلہ مسلسلہ) معنے خلاف قانون باعتبار معنی کے مساوی ہیں لیکن لفظ خلاف قانون (ملحہ جنائی) مذکورہ دفعہ ہذا نہایت وسیع معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور اس لفظ کی کوئی امتیازیہ تعریف نہیں کیگئی ہے اور یہ لفظ تعریف ہذا کا مترادف ہے - تعریف ہذا میں ایک امر قانوناً ممنوع ہو سکتا ہے، لیکن ضرور نہیں کہ وہ حسب تعریف دفعہ ۴۰ تعزیراً جرم بھی ہو لیکن جو امر جرم ہوگا وہ ضرور ہے کہ قانوناً ممنوع ہو - اور جس امر کے کرنے سے بناء نالش دیوانی پیدا ہو وہ گو قابل تعزیر نہ ہوگا مگر تاہم خلاف قانون ہوگا کیونکہ وہ قواعد جن کے مطابق اشخاص کے حقوق کی حفاظت و چارہ کار اور ذمہ داری ہائے کے لئے عملدرآمد کیا جاتا ہے وہ قانون کہلاتا ہے اور جب کوئی شخص اس انتظامی قاعدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو

بحث ہو کر حکم سزا دفعہ ۴۴۷ قانون مداخلت بیجا مولیشی منسوخ کیا گیا اور بدفعہ ۴۰۳ تعزیرات ہند بموجب ضمن اخیر دفعہ ہذا منطبق کرکے کارروائی تجویز مقدمہ کے لئے مقدمہ واپس بھیجا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۴۴۵

(۲) ایک مقدمہ اعانت خلاف ورزی کلکتہ میونسپل ایکٹ (Calcutta Municipal Act) وہتی ایٹ بائی لا کے رول دفعہ ۶۳ و ۸۵ میونسپل میں مجسٹریٹ نے ایکٹر (Actor) کو سزا دی تھی جس کی نگرانی ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ کلکتہ میونسپل ایکٹ لوکل و سپیشل لا ہے اور دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ضمن ۲۔ اسکی اعانت جرم کے متعلق قابل سزا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۳ سنہ ۱۹۲۰ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۱۸۱۔

(۳) ایک مقدمہ میں ایک شخص کے مویشی پھاٹک میں بند تھے جسنے بزور چوکیدار پھاٹک کو جھڑک کر پھاٹک سے مویشی لیگیا جس کا پولیس نے بدفعہ ۵۴۸ تعزیرات ہند چالان مجسٹریٹ مجاز کے پیش کر دیا۔ مجسٹریٹ نے ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا۔ سشن جج نے ملزم کو بری کر دیا تھا۔ جیر گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے حسب ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل کیا جس پر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا کہ دفعہ ۴۴۷ قانون مداخلت بیجا مولیشی جسکی سزا چھ ماہ ہے۔ ملزم نے جبراً مویشی چھڑائے ہیں۔ اور زیر دفعہ ۴۰ ضمن ۳ دفعہ ۴۴۷ تعزیرات ہند عائد ہوتی ہے اسلئے بمنظوری اپیل حکم برات منسوخ کیا گیا اور زیر دفعہ ۴۴۷ تعزیرات ہند پچاس ۵۰ روپیہ جرمانہ و یک ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۶۵ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۲۰۱ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۹۵۴۔

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۵۱۴ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا کہ جو فعل کسی قانون مختص الامر یا مقام میں مصرح ضمن ۳ دفعہ ۴۰ چھ ماہ قید یا زیادہ کا قابل سزا ہو تو وہ جرم حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند کا جرم ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۲۷ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۳۸۱

(۵) ایک مقدمہ جرم لوکل لا کی اعانت میں۔ اپیل ملزم رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ہمچو نقسم مقامی قانون مختص الامر و مختص مقام کے جرم کی اعانت کی صورت میں حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بحوالہ ۳۰ کریمنل لاجرنل صفحہ ۵۰۹ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۷۵، لینڈ رول سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۱۲۰ و ۱۱۵۔ انڈین کیسز صفحہ ۶۶۴ زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ذمہ واری قانونی عاید کی جاوے حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۸۵ سنہ ۱۹۳۸ء رنگون

ہرجانہ دلایا جاتا ہے اور بظاہر میونسپل کو کسی نقصان کا ہرجانہ معلوم نہیں ہوتا ہے اور زیر دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند فقط خلاف قانون میں تحفظ نقص معاہدہ ہے نہ کہ محض نقصان کا چارہ کار ہے اور نقص معاہدہ پر بصیغہ دیوانی بدفعہ ۷۳ قانون معاہدہ عمل ہوتا ہے اور کہنا مشکل ہے کہ اس سے میونسپلٹی کا ہرج ہوتا ہے۔ ورمثل میں کوئی شہادت قابل اطمینان نہیں ہے کہ جس سے ملزم کا معاہدہ گورنمنٹ سے باقاعدہ ہوا ہو اور وہ اطلاعدہی کا پابند تھا جس کی وجہ سے بدفعہ ۷۷ تعزیرات ہند ذمہ واری عائد کی جاوے اس لئے ملزم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند کا نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۴۲۹ بمبئی سنہ ۱۹۳۲ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۸۶۷ - ۵۰ بمبئی صفحہ ۴۹۱ - ۷ رولنگ بمبئی صفحہ ۸۵ - ۳۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۳۷۳ - سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۸۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء بمبئی صفحہ ۲۰۲۔

نقصان | دفعہ ۴۴ - نقصان کے لفظ سے ہر طرح کا گزند مراد ہے۔ جو خلاف قانون کسی شخص کے جسم یا خاطر یا نیکنامی یا مال کو پہنچایا جاوے۔

شرح | بدفعہ ہذا نقصان، انسان کے عمل یا الفاظ تقریری یا تحریری سے ہوتا ہے جو کسی شخص کے جسم یا دل یا نیکنامی یا مال کو ملزم سے پہونچتا ہے۔ اور لفظ (Hurt) ضرر محض جسمانی تکلیف تک محدود ہے۔ اور دفعہ ہذا بہت وسیع ہے اور لفظ نقصان (Injury) اشیائے مادی وجسم و خاطر و نیکنامی پر محتوی ہے اور مستغیث مقدمہ اپنے نقصان اور ضرر کے ہرجانہ کی دادرسی عدالت دیوانی سے بھی بذریعہ دعوے حاصل کر سکتا ہے اور ملزم صرف جرم میں سزا پائے گا۔ ہر دو امور اول حکم سزا اور پھر دعوے ہرجانہ ہو سکتا ہے اور فوجداری میں زیر دفعہ ۵۰۰ ضابطہ ضمن ب مستغیث متضرر کو بطور معاوضہ اس نقصان یا ضرر کا جو ملزم کے ارتکاب جرم سے پہونچا ہو منجملہ زر جرمانہ مناسب معاوضہ شخص متضرر یا نقصان رسیدہ کو عدالت حکم سزا صادر کرتے وقت دینے کا حکم لکھے گی اور زیر ضمن الف دفعہ مسطور اخراجات

وہ ایک امر ممنوعہ قانون اختیار کرتا ہے یا ایسا امر ترک کرتا ہے جس کا اس پر کرنا قانوناً واجب قرار دیا گیا ہے، اس لئے وہ امر جو جرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا ناجائز دیوانی پیدا کرے خلاف قانون ہوگا جیسا کہ لفظ مذکور (illegal) دفعات ۳۲۷ و ۳۲۹ و ۳۴۷ وغیرہ تعزیرات ہند میں مستعمل ہوا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں چوکیدار نے ایک ملزم کو دھمکا کر اور کچھ زر نقد حاصل کر کے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ چوکیدار سزایاب ہوا تھا۔ اور پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر ضمناً قرار دیا گیا۔ کہ لفظ خلاف قانون (illegal) بدفعہ ۳۸۵ تعزیرات ہند لفظ (wrongful) کے ہم معنی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷ سنہ ۱۹۳۱ء

— انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۱۴۱

(۲) ایک منتظم کمیٹی تعاون نے تمام مجمع اشخاص میں ایک ریگولیشن اس امر کا پاس کیا کہ ہر دو مخالف پارٹی متنازعہ اراضی کو پبلک کے لئے چھوڑ دیں اور باہم متفق طور سے ایام زندگی بسر کریں جس پر عدالت میں ایک فریق نے استغاثہ کر دیا اور مجسٹریٹ سے طلبی ملزمان کا حکم دیا گیا تھا جس کی نگرانی ہائیکورٹ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ریگولیشن مذکور حسب تعریف دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند خلاف قانون کی تعریف میں نہیں آتا ہے یعنی جرم دفعہ ۵۰۶ تعزیرات ہند کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ نگرانی منظور کارروائی مجسٹریٹ منسوخ کی گئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۳۶۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۷۔ ۲۷ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۲۱۴۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۸۴ - ۶ رپورٹ سندھ صفحہ ۱۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱۹۶۔

(۳) ایک ڈاکٹر کو میونسپل گورنمنٹ بمبئی نے اس قرارداد پر رکھا کہ جو لنش اس کے پاس پولیس کی جانب سے بھیجی جاوے وہ انکا پوسٹمارٹم کر کے گورنمنٹ کو نتیجہ کی اطلاع دیا کرے جس کا معاوضہ فی پوسٹمارٹم چار روپیہ دیا جایا کرے گا۔ پولیس کی جانب سے دو لعشیں ڈاکٹر مذکور کے پاس بھیجی گئی تھیں۔ جن کا پوسٹمارٹم کئے بغیر اس نے اطلاع کر دی تھی کہ پوسٹمارٹم کر لئے گئے جس جھوٹی اطلاع پر زیر دفعہ ۱۷۶ و ۱۹۷ تعزیرات ہند ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا اور بدفعات مذکور سزایاب ہوا تھا۔ اپیل پر بمبئی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ قانون معاہدہ ہیں۔ خلاف ورزی معاہدہ پر زیر دفعہ ۷۳ قانون معاہدہ

ہلاکت دفعہ ۴۶ - ہلاکت کے لفظ سے صرف ہلاکت انسان مراد ہے، بشرطیکہ قرینے سے کوئی مراد اس کے خلاف نہ پائی جائے۔

حیوان دفعہ ۴۷ - حیوان کے لفظ سے سوائے انسان کے ہر جاندار مراد ہے۔

شرح دفعہ ہذا کے لفظ حیوان میں وہ مخلوق خدا مراد لی گئی ہے جو حیوانات کے ذیل میں شامل ہوں عام اس سے کہ چرند ہو یا پرند ہو۔ اور یہی منشاء و اضحان قانون دفعات ۴۲۸ و ۴۲۹ تعزیرات ہند سے واضح ہوتا ہے اور رہا یہ امر کہ اس تعریف لفظ حیوان کی عدم صحت کی بابت سر جیمس سٹیفن نے اپنی کتاب ہسٹری آف دی کریمنل لا آف انگلینڈ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶ میں بملامت بالفاظ ذیل ایراد کی ہے۔ "یہ ایک ایسی تعریف ہے۔ جو صرف فضول ہی نہیں ہے، بلکہ اس کی صحت میں شک ہے، اس میں فرشتہ۔ مینڈک کا بچہ اور غالباً درخت داخل ہوگا۔"

یہ ایراد معنی سر جیمس سٹیفن کے اصلی منشاء تعریف لفظ حیوان سے مغائر ہیں کیونکہ درخت یا نباتاتی چیزیں یا اور ہمچو قسم ردیدنی چیزیں۔ نشوونما پاتی ہیں لیکن ان میں قوت ہمیشہ نامی موجودگی کے وجود سے عام انسان منکر ہیں اور جو شخص مذہبی عقائد سے انکی ہستی تسلیم کرتے ہیں وہ اس ظاہری دنیا سے خارج ان کا کمرہ وجود میں آنا بھی تسلیم کرتے ہیں اور اصلی مقصد و اضحان قانون پر ہمچو نقسم منطقیانہ طور سے الفاظ قانونی کی نکتہ چینی کرنا درست معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ بموجب رولنگ ہائیکورٹ لاہور منطق بیقاعدہ قواعد سے مشتمل ہے اور منطق قانون نہیں ہے اور قانونی الفاظ کی تعبیر سیدھے سادے صاف معنی میں کی جاتی ہے۔

مرکب تری دفعہ ۴۸ - "مرکب تری" کے لفظ سے وہ شے مراد ہے جو انسان یا مال کے پانی پر لیجانے کے واسطے بنائی گئی ہو"

شرح بدفعہ ہذا لفظ مرکب تری میں جو جہاز یا کشتی یا بیڑی انسانوں یا مال وغیرہ

پیروی استغاثہ میں جو بطور جائز ہونے کہوں عدالت آخر فیصلہ منجملہ زجر مالی کے ملزم سے دلائی گئی ہے۔

اور جب مستغیث پر جھوٹا مقدمہ ملزم نے پولیس میں کیا ہو اور عدالت میں کارروائی نہ ہوئی ہو اور نہ کوئی نقصان مستغیث کو پہونچا ہو تو خسارہ نقصان کے لفظ نقصان میں داخل ہے۔ کیونکہ خوف اس وقت ہوتا ہے جبکہ انسان کو کسی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور خوف نقصان کا تعلق اس تقدس منزل سے ہے جس کے ماتحت تمام قوائے جسمانی کی مشینری کام کر رہی ہے اور جب اس کے دل پر خوف ہو دے تو تشویش و تفکر کا دورہ دل کی حالت کو مغموم کر کے تمام حواس خمسہ انسانی کو معرض خطر میں کر دیتا ہے اس لئے اصل جرم دفعہ ۲۱۱ یا ۱۸۲ تعزیرات ہند کے علاوہ ملزم پر مستغیث خوف نقصان مذکور کے ہرجانہ کا دعوے کر سکے گا۔ اور اسی وجہ سے کہ زیر دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری ضمن ب جس شخص کو نقصان یا ضرر پہنچا ہو اس کو کل جرمانہ یا بقدر مناسب منجملہ جرمانہ کے بطور معاوضہ دلایا جاوے۔ اور اسی اصول پر مقتول کے ورثہ کو معاوضہ دلایا جاتا ہے

رولنگز آف ہائیکورٹس لفظ نقصان جس کی تعریف بدفعہ ۴۴ تعزیرات ہند کی گئی ہے نہایت وسیع معنی نیز ہے اور اس میں ہر ایک قسم کی تکلیف و نقصان اور ضرر شامل ہے اور یہ لفظ ہر ایک ضرر زیان نقصان پر حاوی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۷۴ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ جوڈیشل کمشنرز رپورٹ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۲۹۵

جان **دفعہ ۴۵۔** جان کے لفظ سے صرف جان انسان مراد ہے بشرطیکہ قرینے سے کوئی مراد اس کے خلاف نہ پائی جائے۔

شرح لفظ جان یعنی زندگی (Life) اور لفظ انسان (Human Being) دفعہ ہذا میں درج ہے اور لفظ انسان۔ انس اور بین سے مرکب ہے جو عربی لفظ ہے جس میں ہر ایک شخص انسان زندہ خواہ وہ ایک بوم عاقل بالغ ہو اور وہ رحم مادر سے زندہ باہر آجاوے حسب یعنی دفعہ ۲۹۹ تشریح وہ بچہ انسان ہوتا ہے۔

واسطے ہندسہ شمار ثبت ہو۔"

حلف **دفعہ ۵۱:۔** "حلف" کے لفظ میں وہ اقرار صالح داخل ہے جو حلف کے عوض میں قانوناً مقرر ہوا۔ اور نیز ہر اقرار جس کا کرنا کسی سرکاری ملازم کے روبرو یا مستعمل ہونا بطور وجہ ثبوت کے خواہ کسی کورٹ آف جسٹس میں یا کسی اور محل میں قانوناً واجب یا جائز ہو۔

شرح حلف ایک مذہبی اقرار ہے جس کا اصلی مدعا یہ ہوتا ہے۔ کہ جو گواہ کسی واقعہ کے متعلق گواہی دیتا ہے۔ وہ اس خداوند تعالےٰ کو مخاطب کرتا ہے۔ جو جھوٹے بیان کنندہ سے انتقام لینے والا ہے۔ اور سچ نہ بولنے کی صورت میں وہ شخص مغضوب الٰہ ہوتا ہے۔ اس لئے مذہبی عقائد کے لحاظ سے یہ ایک قسم دی جاتی ہے۔ تاکہ گواہ راستبازی و سچائی سے اظہار واقعہ کرے اور وہ قابل پذیرائی تسلیم کیا جاوے۔ اسی اصول پر واضعان آئین و قوانین نے اس مذہبی عقائد پر گواہی دینے کی قابلیت کو شرط مقدم کر دیا ہے۔

چنانچہ اس کے متعلق حلف۔ اقرار صالح۔ اقرار محض تین صورتیں جداگانہ بیان کیگئی ہیں جن پر سنہ ۱۸۷۳ء میں یہ امتیاز ہے۔ کہ حلف و اقرار صالح میں وہ الفاظ جس میں خدا کو باخدا کے اعتماد کو اعتقاد کو درمیان میں لایا جاتا ہے۔ موجود ہوتے ہیں اور اقرار محض میں وہ الفاظ متروک کر دئے جاتے ہیں۔ اور بوجھ نقص عقیدہ مذہبی گواہ کو تحت دفعہ ۶ قانون حلف سنہ ۱۸۷۳ء یہ اختیار ہے کہ حلف یا اقرار صالح کے بجائے ہر وقت ادائے شہادت اقرار محض کرے۔

اور بطریق رسم کسی شخص کو کلمہ اللہ پڑھانا یا قرآن مجید اٹھوانا یا گرنتھ اٹھوانا۔ یا گود میں لڑکا اٹھوانا یا مسجد یا مندر میں جا کر حلف کرانا درست نہیں ہیں۔ اور یہ مطابق نمونہ سرکلر ۲/۲۵ چیف کورٹ لاہور نہیں ہیں۔ اس لئے اس کی ذمہ داری قانونی نہیں ہے۔

نیک نیتی **دفعہ ۵۲:۔** جس امر کے کرنے یا باور کرنے میں کما حقہ

کے لئے دریا میں لے جانے کے واسطے بنائی گئی ہو۔ اس پر لفظ مرکب تری حاوی ہوگا اور راکب گھوڑے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ جو شے انسان یا مال کو پانی سے عبور کرنے کے لئے بنائی گئی ہو۔ اُس کو بمنشائے قانون۔ مرکب تری کیا گیا ہے اور اس لفظ کی تعریف ایکٹ عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء ضمن ۶ میں ہر جہاز یا کشتی یا اور کسی قسم کی مرکب تری داخل ہے۔ جو پانی پر چلائے جانے کے لئے مستعمل ہو مرکب تری میں داخل ہے۔

سال | **دفعہ ۴۹:۔** جس محل میں سال یا مہینے کا لفظ مستعمل ہے۔ وہاں یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ برس یا مہینہ انگریزی۔ جنتری کے مطابق شمار کیا جائے گا۔"

شرح | لفظ سال کی تعریف ایکٹ سنہ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ کے ضمن ۵۹ و مہینہ کی تعریف بدفعہ ۳ ضمن ۳۳ میں انہی الفاظ سے کی گئی ہے۔ جو الفاظ بدفعہ ہذا درج ہیں۔ چونکہ احکام سزا قیدیان کے ایام کی تعداد کا تعین ضروری تھا۔ اس لئے بدفعہ ہذا برس و مہینہ کا شمار انگریزی جنتری کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور جس روز حکم سزا دیا جاوے۔ وہ تمام دن قید میں شمار کیا جائے گا۔ اور اکیاہ کا اختتام بصورت ماہ ۳۰ یا ۳۱ یوم جیسا کہ صورت ہو۔ شمار ہوگا۔ مثلاً ۲۶۔ اکتوبر کو حکم سزا اکیاہ۔ ۲۵ نومبر کی نصف شب کو ختم ہو جائے گا۔ اور ایک سال ۳۶۵ یوم قریباً ۶ گھنٹہ بموجب گردش زمین علم طبعی ہوتا ہے۔ اور چار سال میں غالباً بجائے ۳۶۵ کے ۳۶۶ یوم ہو جاتے ہیں۔ اور اب سال ماہ جنوری سے شروع ہوتا ہے اور آخیر دسمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔ اور شمار سال [illegible] درمیانی مہینے سے اسی طرح ہوگا۔ جیسا کہ بصراحت بالا درج ہوا ہے۔

دفعہ | **دفعہ ۵۰:۔** "دفعہ" کے لفظ سے اس مجموعہ کے کسی باب کے اُن اجزا میں سے کوئی جزو مراد ہے جن کے شروع میں امتیاز کے

بے پرواہی پر ہوتا ہے۔ اور غفلت احتیاط اور توجہ اور فکر کی عدم موجودگی ہوتی ہے۔ اور مسٹر جسٹس ونس نے غفلت ایکٹ صریح فرض کے ایفا کو ترک کرنا کہتا ہے۔ اس طرح تعریف بددیانتی ایکٹ عبارات عامہ محولہ صدر تعریف بددیانتی دفعہ ۵۲ سے متضاد ہو جاتی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک سب انسپکٹر پولیس نے گھوڑا ایک مکان پر بندھا ہوا دیکھا۔ جو مسروقہ گھوڑے جیسا تھا۔ سب انسپکٹر نے بلا طلبی اصل و فرضی مالک و بدون حصول اطلاع معتبر گھوڑا کھلوالیا۔ اور مال مسروقہ کے طور پر قبضہ میں لے لیا۔ چونکہ سب انسپکٹر نے قابض گھوڑے یا کسی دیگر معتبر ذرائع سے تحقیق ملکیت گھوڑا نہ کی تھی۔ اس لئے عذر نیک نیتی قابل قبولیت ثابت نہ ہوا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۲

(۲) کسی شخص کے پاس سے مال مسروقہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں ہے۔ کہ اس نے دیانتداری سے نہیں لیا ہے۔ اور نیک نیتی سے خریدنے کا بار ثبوت ملزم پر ڈالا جاوے۔ بلکہ استغاثہ کا فرض ہے۔ کہ وہ مال مسروقہ کا خریدنا بددیانتی سے ثابت کرے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴۵۹ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۷۴۔

(۳) ایک مالک اراضی ملکیت خود سے بانس درو کر رہا تھا کسی شخص کا بغیر سمجھے سوچے تحقیق کرنے کے یہ خیال کر لینے کہ یہ مالک نہیں ہے۔ اس کو بانسوں کے درو کرنے سے روکنا نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۴۳۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۵۳۹۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۴۷، ۲۱۹۔ ۱۲ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۷۸۵۔ ۱۶ آئی انڈیا

(۴) اور الفاظ مناسب احتیاط و ہوشیاری مستعملہ دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند کے یہ معنی ہیں کہ کامل سعی اصلیت پر پہونچنے کی کی جاوے نہ کہ معمولی خیال ذہنی سے اعتبار کر لیا جاوے۔ اور ایسی صورت تنقیح نیک نیتی میں نہایت ہوشیاری و عقلمندی سے معقول ذرائع مطلوبہ کی انجام دہی ہوتی ہے۔ ورنہ سرکاری ملازم کا محض اپنے تخیلات بے بنیاد سے بحوقوفانہ طور سے کسی واقعہ کی مداخلت میں مجاز سمجھکر عمل کرنا ایک بیہودہ اور غیر محفوظ صورت ہوگی۔ ۶ رپورٹ اودھ صفحہ ۴۴۸۔ انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۸۷۰۔ ۱۱ اودھ۔ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۳۷۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۰۴۔ لا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ۱ اودھ صفحہ ۲۲۹ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۲۹۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۱۲۴۔

(۵) ایک مقدمہ اجرائے ڈگری میں عدالت سے ناظر کو قبضہ کرانے کے لیے بھیجا تھا اور مدعون ڈگری

لحاظ و توجہ عمل میں نہ آئے۔ تو نہ کہا جائیگا۔ کہ امر مذکور نیک نیتی سے کیا گیا یا نیک نیتی سے باور کیا گیا۔

شرح لفظ نیک نیتی نہایت اعلےٰ جزو اُن عام دفعات کا ہے، جن میں یہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور ہر امر جس پر نیک نیتی سے کہا جانا تنقیح طلب ہو۔ وہاں بلحاظ حالات مقدمہ یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ شخص فاعل نے کافی احتیاط و توجہ سے اُس فعل میں اطمینان کر لیا تھا۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ ایک معقول بنا پر مبنی ہے۔ اور نیک نیتی کا معیار عموماً شخص فاعل کی حیثیت عقلی و سمجھ پر غور طلب ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ اُس نے اس وقت احتیاط و اطمینان کیا ہے۔ وہ اس سے زیادہ اپنی فہم و ادراک کے لحاظ سے کیا کر سکتا تھا۔ جس کے کرنے سے وہ قاصر رہا ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے، کہ ایک واقعہ ایک سادہ لوح انسان اپنی عقل و دانش سے اس فعل کی نوعیت و نتائج کو ایک معقول تعلیم یافتہ ذکی دور اندیش کے مطابق نہ سمجھتے۔

اور اگرچہ معیار نیک نیتی کا فرض معقول انسان کا معیار نہیں ہے۔ لیکن تاہم اصولاً ہر شخص کا قانونی فرض ہے۔ کہ ہر ایک امر میں کافی احتیاط و اطمینان سے بلحاظ فہم و فراست اس قوتِ ارادی سے کام لیوے۔ جس کے ذریعہ سے بمقتضیت بیش بینی کر کے نوعیت و نتائج فعل پر پہونچ سکتا ہے۔

اصولاً کسی واقعہ کے وجود کو مثبت یا منفی طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں لفظ نیک نیتی کی تعریف منفی طور پر بیان کی گئی ہے۔ جو درست ہے۔ اور اس لفظ نیک نیتی کی تعریف ایکٹ عبارات عامہ ۱۸۷۰ء بدفعہ ۳ صفحہ ۲۰ حسب ذیل کی گئی ہے۔

ہر امور کی نسبت اس صورت میں یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ نیک نیتی سے کیا گیا ہے۔ جب کہ وہ فی الواقع ایمانداری سے کیا جاوے۔ خواہ وہ غفلت سے کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ جو یہ تعریف ایکٹ ۱۸۷۰ء تعریف مندرجہ دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند سے بہت مختلف ہے۔ اور تعریف نیک نیتی مندرجہ دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند بمقابلہ تعریف ایکٹ عبارات عامہ ۱۸۷۰ء سے معقول، اور مناسب ہے۔ کیونکہ ہر ایک امر میں ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کو کما حقہ لحاظ و توجہ سے اختیار کرے۔ اور اس میں غفلت نہ کرے۔ کیونکہ غفلت کے معنی کسی فعل میں احتیاط و توجہ عمل میں نہ لانے کو کہتے ہیں۔ اور اس کا اطلاق بقول آسٹن صاحب

آپ کو اُس کے کرنے کا مجاز ٹھہرانا قانوناً خطرناک ہے۔

اور کسی سب انسپکٹر پولیس کا باوردی بدنیتی سے عمل کرنا اس کو ذمہ واری مواخذہ قانونی سے سبکدوش نہیں کرتا ہے۔ اپیل نامنظور رہوا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۰۴ اودھ چیفکورٹ جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۷۔ ۱۱ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۳۷۔ آل لاریورٹ سنہ ۱۹۳۴ء ۶ اودھ صفحہ ۲۲۹۔ سنہ ۱۹۳۴ کریمنل کیسز صفحہ ۴۲۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ اودھ صفحہ ۱۲۴۔

باب (۳)

سزاؤں کے بیان میں

سزا جرائم میں اس لئے دی جاتی ہے تاکہ خلاف ورزی قانون و بداعمال اشخاص کے ضمیر مجرمانہ کا انسداد ہو جاوے اور اس کی تکمیل تین طرح سے کی جاتی ہے۔

(۱) اول بغرض اصلاح مجرم سزا جسمانی و جرمانہ و جلا وطنی دیجاتی ہے۔

(۲) دیگر اشخاص کو عبرت حاصل ہونے سے کہ وہ ارتکاب جرم سے مجتنب رہیں۔

(۳) مجرم ضرر رسانی کو آئندہ ضرر پہونچانے کی قوت سے بذریعہ موت یا حبس دوام یا جلا وطنی سے محروم کیا جاوے۔

سزائیں دفعہ ۵۳۔ اس مجموعہ کے احکام کے بموجب جن سزاؤں کے مجرم مستوجب ہو سکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

پہلی۔ سزائے موت

دوسری۔ حبس بعبور دریائے شور۔

تیسری۔ مشقت تعزیری بحالت قید۔

چوتھی۔ قید جو دو قسم کی ہے۔ یعنے۔

(۱) قید سخت یعنے مشقت کے ساتھ۔

(۲) قید محض۔

دہمرائیان نے مزاحمت کی تھی۔ جب کہ جھونپڑی کو جبراً ہٹا دینے کے لئے ناظر نے حکم دیا تھا۔ عدالت میں ملزمان کے خلاف جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کی تشفیقات پر باستقبال حق حفاظت خود مختاری ملزم بری کئے گئے تھے۔ اپیل گورنمنٹ ایڈووکیٹ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ناظر عدالت کا فعل نیک نیتی حسب معنی دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند پر مبنی تھا۔ اور حسب دفعہ ۹۹ ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری نہ تھا۔ اس لئے ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی کریمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۸۲۰ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۸۱۷ - ۵۷ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۷۴۹ - ۶ رولنگ کلکتہ صفحہ ۴۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۶۹۔

(۶) ایک مالک کی اراضی میں بانس کھڑے تھے۔ جس کو اہل اسلام کسی مسلمان کے مرگ پر اکھاڑ کر استعمال کیا کرتے تھے۔ چند مسلمانوں کو بانس اکھاڑ کر لیجانے کے جرم میں بدفعہ ۴۷۹ و ۱۴۷ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ اور سشن کورٹ سے حکم منسوخ ہوا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں بہ پیروی سر علی امام بحق ملکیت قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند ملزمان کا فعل نیک نیتی پر مبنی تھا۔ اور ان کو مسلمہ استحقاق حاصل تھا۔ مگر صورت واقعات ہوئے بجائے جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند ہے۔ کہ ملزمان نے اپنے ذاتی استعمال کے لئے بانسوں کو دور کیا ہے۔ اور استحقاق تجہیز و تکفین پر عمل نہیں کیا ہے۔ اس لئے دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند صادق نہیں آتی ہے۔ اسلئے اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۹، پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۳۹ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۲۱۶ - ۱۲ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۳۱ء کریمینل کیسز صفحہ ۷۸۵ - ۱۶ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۳۴۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۴۷

(۷) زیر دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند الفاظ کما حقہ لحاظ و توجہ (Due care & attention) فقرہ کے معنی اصلیت واقعہ کی سچائی کے لئے کامل کوشش کرنا ہے۔ نہ کہ اصلیت واقعہ کی کمزور معلومات کی قبولیت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور جب نیک نیتی سے عمل کرنے کا سوال کسی شخص کی نسبت پیدا ہووے۔ تو اس پر محض یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے۔ کہ اس نے نیک نیتی سے عمل کیا ہے۔ بلکہ یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ اسنے نہایت دانائی اور ہوشیاری سے بمقتضیت مطلوبات ضروریات کو پورا کر کے عمل کیا ہے۔ اور ایسا ہی سرکاری ملازم ماکسم بے وقوف کا اپنی سمجھ کے مطابق اپنے

اور مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ درجہ اول مجاز ہوگا کہ کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کو کوئی سزا قید جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ بقدر ایکہزار روپیہ تک یا دونو سزائیں دے اور قید سخت میں ملزم سے جیل میں مشقت جکی پیسنے یا پانی کھچوانے یا لکڑی کٹوانے وغیرہ وغیرہ قسم کی لی جاتی ہے۔

اور قید محض میں کوئی مشقت نہیں لیجاتی ہے اور سزائے تازیانہ کے متعلق احکام ایکٹ تازیانہ دوفعہ ۳۰۱ لغایت ۳۹۶ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں۔

اور زمانہ سلف میں جو سزائیں مجرمان کو کل کے گھوڑے میں سر اور ہاتھ دینے یا گدھے پر سوار کرنا وغیرہ وغیرہ کی دی جاتی تھیں متروک ہو چکی ہیں جس کی تفصیل کرنا مفید نہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹ ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ دوئم نے زیر دفعہ ۴۴۹ ضابطہ بغرض ضمانت بدفعہ ۵۶۲ ضابطہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پیش کر دیا اس مقدمہ میں دو ملزمان ایک عمر ۲۰ سال دوسرا ۱۷ سال کے تھے۔ مجسٹریٹ سب ڈویژن نے ہر دو ملزمان کو بلا طلبی کسی شہادت کے جرمانہ کر دیا جس پر ملزمان کی درخواست قاعدہ ناگ پور جوڈیشل کمشنر زکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۵۶۲ ضابطہ ملزم کو محصی دینا کسی قسم کی سزا میں داخل نہیں ہے اور بموجب سرکلر ۱۲۸ فقرہ ۶ مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس تجویز کے لئے بھیجا گیا اور حکم سب ڈویژنل مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۷۳۸ سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۶۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور صفحہ ۲۷۔ ۲۲ لوٹ ۱۵ رپورٹ صفحہ ۱۶۶۔

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ نے ہر ہیاہ ملزمان کو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی جس پر ہائیکورٹ الہ آباد میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند میں سزائے قید لازمی تھی جرمانہ اقتضائے رائے عدالت پر تھا چنانچہ حکم سزا جرمانہ منسوخ کیا گیا اور مقدمہ واپس بھیجا گیا کہ قانون کے مطابق فیصلہ کیا جاوے۔ محض جرمانہ کرنا جرم دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند میں قانون کے مطابق نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۴۰ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۳۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۲۶۰۔ سنہ ۱۹۲۹ء آل لاجرنل صفحہ ۴۰۰ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۵۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۲۲۔

پانچویں - ضبطی جائیداد
چھٹی - جرمانہ

شرح دفعہ ہذا میں باصول انسداد جرائم جن صورتوں میں فعل یا ترک فعل حسب مجموعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے اس کی پاداش میں چھ قسم کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں تاکہ بدکردار و بداعمال ایسی مکروہ بے عملی سے مجتنب رہیں کہ جس سے پبلک کو ضرر یا نقصان یا تکلیف پہونچنے یا پہونچنے کا احتمال ہو اور اسی اصول تحفظ آسائش عامہ کے لئے ایسے خطرناک مجرمان کو سزائے موت یا حبس بعبور دریائے شور او بمنشاء دفعہ ۵۵ سزائے قید ۷ سال یا زیادہ قید کے مستوجب کو سزائے عبور دریائے شور کیا جاتا ہے تاکہ آزاد و اس پسند لوگوں میں بدطینت و بددیانت شخص کو رہنے کا موقعہ حاصل نہ رہے اور اسی مقصد کی اصلاح کے لئے دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند وضع کیگئی ہے - چونکہ غایت وضع قانون اصلاح بدجرائم مدنظر ہے اس لئے دفعہ ۵۶۲ ضابطہ و ایکٹ تادیب گاہ میں نوجوان مرتکب جرائم اشخاص کے لئے ضابطہ مقرر کیا گیا تاکہ ایسے اشخاص جن سے کسی معذوری قانون کیوجہ سے جرم بیّنہ ضابطہ ملزم ہو جائے مستفید ہوں اور ایسے حکم کو قانونی لفظ سزا سے موسوم نہیں کیا گیا ہے۔

اور جہاں بعض دفعات میں علاوہ قید کے جرمانہ کا بھی مستوجب ہونا کہا گیا ہے وہاں سزائے قید لازمی ہے اور جرمانہ حسب مقتضائے حالات برائے عدالت ہے - سرکلر یادداشت نمبر ۸ و ۵ ۳ - ۳۶ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء چیف کورٹ لاہور - اور سنگین کیسز میں زیادہ سے زیادہ سزائے قید و جرمانہ کا حکم دینا چاہیئے - جس کو ملزم ادا کر سکتا ہو - اور مشقت تعزیری بجائے قید حسب دفعہ ۵۶ تعزیرات ہند اہل یورپ یا اہل امریکہ کو بجائے حبس دوام بعبور دریائے شور کے بموجب احکام ایکٹ نمبر ۲۴ ۱۸۵۵ء مجرم کو مشقت تعزیری بموجب شرائط دفعہ مسطورہ دیجاتی ہے -

اور بموجب دفعہ ۳۴ الف ضابطہ فوجداری یا وصف کسی امر مرقومہ دفعہ ۳۱ و ۳۲ و ۳۴ ضابطہ کے کوئی عدالت ششن مجاز نہ ہوگی - کہ کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کو کوئی سزا دے سوائے سزائے موت یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید مع جرمانہ یا جرمانہ کے دے -

پٹنہ صفحہ ۳۴۲۔

بنا دفعہ ۵۴ حکم سزائے موت

دفعہ ۵۴۔ ہر حال میں جہاں سزائے موت کا حکم صادر ہوا ہو۔ گورنمنٹ ہند یا اُس گورنمنٹ کو جس کے علاقہ کے اندر مجرم کی نسبت ایسی سزا کا حکم صادر ہوا ہو اختیار ہوگا کہ مجرم کی بلا رضامندی اُس سزا کو اور کسی سزا کے ساتھ جو اس مجموعہ میں مقرر کی گئی ہے بدل دے۔

شرح دفعہ ہذا میں شاہی اختیارات ترحم و مصلحت خاص پر مبنی ہیں کہ جب کبھی قرین مصلحت سمجھا جائے کہ حکم سزا موت کو کسی دوسری سزا مجموعہ ہذا میں تبدیل کیا جاوے تو بلا رضامندی مجرم گورنمنٹ ہند یا وہ گورنمنٹ جس کے حدود علاقہ کے اندر حکم ہوا ہو سزائے موت مجرم کو کسی دوسری سزا کے سزا تبدیل کر دے۔ اور جب دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری کسی حکم سزا صادر شدہ کو گورنمنٹ ہند یا گورنمنٹ بلا شرط یا بپابندی اُن شرائط کے جس کو شخص مجرم قرار دادہ قبول کرے۔ اُس حکم سزا کی تعمیل معطل کر دے یا سزائے مجوزہ کو کلاً یا جزاً معاف کر دے۔ اور کارروائی ضابطہ بموجب شرائط تحت دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری عمل ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ جب ششن سے بحالی حکم سزائے موت کے لئے کاغذات مثل ہائیکورٹ میں بھیجے جاتے ہیں تو ہائیکورٹ کو زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری اختیار ہوتا ہے کہ حکم سزا بحال رکھے یا جو حکم قانوناً جائز ہو صادر کرے۔ چنانچہ بمنشائے دفعہ ۳۸۱ ضابطہ فوجداری ہے۔ عدالت ششن کو لازم ہے کہ جو حکم ہائیکورٹ سے بحال حکم سزا یا اور جو حکم صادر ہو تعمیل کرے اور بمنشائے دفعہ ۴۰۲ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ بلا رضامندی اُس شخص کے جس کے نام حکم سزا صادر ہوا ہو سزاہائے مفصل ذیل میں سے کسی ایک سزا کے عوض دوسری سزا جو اس کے بعد لکھی گئی ہے تجویز کر دے۔

سزاہائے موت۔ حبس بعبور دریائے شور۔ مشقت تعزیری بحالت قید۔ قید سخت کسی میعاد کے لئے جو اس سے زیادہ نہ ہو جو اس پر قانوناً عائد ہو سکتی تھی۔ قید محض تا حد میعاد مذکور صدر جرمانہ اور کوئی حکم احکام دفعہ ۵۴ یا ۵۵ تعزیرات ہند خلل انداز نہ ہوگا

(۳) جب ملزم سنگین جرم کا مرتکب ہووے تو نوعیت جرم کے لحاظ سے زیادہ سزا کا حکم دینا چاہیئے۔ اور جب کسی جرم میں جرمانہ کیا جاوے تو جرمانہ کی سزا بھی بلحاظ نوعیت جرم کیا جاوے اور زیادہ سے زیادہ جرمانہ کیا جاوے اور یہ امر ملحوظ رہے کہ جرمانہ اسیقدر مناسب ہوگا کہ جسقدر ملزم سے ادا کیا جا سکے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۰ ۳۱ صفحہ ۸۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ ۱۲ صفحہ ۴۳۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۱۹۔ سنہ ۱۹۳۰ء آل لاجرنل صفحہ ۲۶۔

(۴) جو شخص پولیٹیکل جرائم کا ارتکاب کرتا ہے وہ اعتبار خود ضائع کرتا ہے اس لئے اُس کے مدعا کے انسداد کے لئے سخت سزا مطلوب ہوتی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۴۸۰ سنہ ۱۹۳۳ء آل لاجرنل صفحہ ۷۹۹۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۹۶۷۔ ۱۴ لا رپورٹ آل کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۵۹۔ ۲۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۰۲۔ ۶ رپورٹ الہ آباد صفحہ ۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۹۰

(۵) ملزم کی عمر بنفسہ تخفیف سزا کے لئے کافی نہیں ہے اس مقدمہ میں واقعات و حالات مقدمہ پر غور کر کے حکم دینا چاہیئے۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ ۱۲ صفحہ ۸۰ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۸۳۷ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۱

(۶) عام طور پر بجز خاص حالات مقدمہ کے اصلی حکم سزائے قید کے ساتھ جرمانہ کرنا ناواجب ہے اور یہ اُسوقت مناسب ہوتا ہے جبکہ انصافاً جرمانہ کرنا عدالت ضروری خیال کرے یا سزائے قید خفیف ہو یا قانوناً سزائے قید کے ساتھ جرمانہ لازمی ہو یا حسب منشا دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری معاوضہ مستغیث کو دلانا مطلوب ہو۔ یا جن مقدمات میں ملزم نے ارتکاب جرم سے استفادہ حاصل کیا ہوا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ ۳ صفحہ ۱۳۶۔ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۹۰۔ ۵۳ کیسز لاجرنل صفحہ ۴۵۵۔ ۳۵ کس و یکلی نوٹ صفحہ ۵۱۹۔ ۳۳ کریمنل لاجرنل صفحہ ۳۱ کلکتہ۔ ۱۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۰۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۷۱۰۔

(۷) بلحاظ قانونی گرفت کے سزائے قید دینا لازمی نہیں ہے بلکہ عام طور پر سزائے قید اس کو دینی چاہیئے جنھوں نے دلیری سے ارتکاب جرم کیا ہو۔ اور جن کے خصائل و طبائع مجرمانہ ہوں۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ ۲ صفحہ ۴۳۲۔ انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۴۶۴ = سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹۔ ۱۲ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۷۱۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۶۶۔ ال انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء

تجویز کرے۔

شرط نسبت حکم سزا کے جو دس برس سے زیادہ میعاد کے واسطے ہو۔ مگر دوام کے واسطے نہ ہو

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مجرم اہل یورپ یا اہل امریکہ درصورت نہ صادر ہونے ایکٹ مذکور کے مستوجب حکم سزا یا حکم حبس بعبور دریائے شور کا دس برس سے زیادہ میعاد کے واسطے ہوتا مگر دوام کے واسطے نہ ہوتا۔ تو وہ مستوجب اسکا ہوگا کہ اس کو بسبت حکم سزا یا حکم قید مشقت تعزیری میں رہنے کیلئے چھ برس سے زیادہ اس مدت تک جو عدالت مناسب تصور کرے صادر ہو نہ واسطے دوام کے۔

شرح دفعہ ہذا میں بموجب ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۵۵ء اہل یورپ و اہل امریکہ جب کوئی بموجب کسی جرم قانون تعزیرات ہند مستوجب سزا حبس بعبور دریائے شور ہووے۔ تو اس کو بجائے سزا کے بجائے مشقت تعزیری بحالت قید کی سزا تجویز کیجاوے۔ اور بعدم صدور ایکٹ مذکور اگر کسی مجرم کی بابت اس میں حکم سزا مسطور میعاد زائد سال ہو اسکو حکم سزا یا حکم سزائے قید مشقت تعزیری رہنے کے لئے جو چھ برس سے زیادہ نہ ہو صادر کرے اور شرط ہذا بموجب ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۵۵ء اٹھا ہوئی ہے اور کارروائی تحقیقات و تجویز معافی رعیت برطانیہ اہل یورپ باب ۳۴ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۳۲ لغایت ۴۴۹ میں درج ہے۔

اور رعیت برطانیہ اہل یورپ کی تعریف بدفعہ ۴ ضابطہ فوجداری ضمن ۷ میں حسب ذیل کیگئی ہے

(۱) ہر رعیت ملک معظم جو شخص اولاد ذکور اہل یورپ سے ہو اور جس نے برٹش جزائر یا کسی نوآبادی میں تولد پایا۔ یا حقوق رعیتی حاصل کئے یا کسی مستقل اختیار کی۔

یا

(۲) ہر رعیت ملک معظم جو کسی ایسے شخص کی صحیح النسب اولاد یا اولاد کی اولاد ہو۔

حبس دوام بعبور دریائے شور کے حکم سزا کا تبادل

دفعہ ۵۵۔ ہر حال میں جہاں حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم صادر ہوا ہو گورنمنٹ ہند یا اُس گورنمنٹ کو جس کے علاقہ کے اندر مجرم کی نسبت ایسی سزا کا حکم صادر ہوا ہو اختیار رہوگا کہ مجرم کی بلا رضامندی اُس سزا کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کے ساتھ جس کی میعاد چودہ برس سے زیادہ نہ ہو بدل دے۔

شرح بدفعہ ہذا جس مجرم کو حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور ہوا ہو تو گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بغیر رضامندی مجرم کے اُس سزا مجوزہ حبس دوام مذکور کو ہر دو اقسام قید مشقت تعزیری بحالت قید یا قید محض کے ساتھ جسکی میعاد چودہ برس سے زیادہ نہ ہو بدل دے۔ اور طریق کارروائی ضابطہ یہ ہے کہ ملزم سزا یاب کی درخواست معافی یا تبادلہ سزا کو اصل عدالت مجوزہ کے پاس اظہار رائے کیلئے بمنشاء دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری لوکل گورنمنٹ بھیجے گی اُس اظہار رائے پر جیسا کہ لوکل گورنمنٹ مناسب سمجھیگی حکم صادر کریگی۔ اور مجرم کی سزا جو بشرائط معطل یا معاف کیگئی ہو اور مجرم نے خلاف ورزی شرط کی ہو تو عہدہ دار پولیس بغیر وارنٹ اس کو گرفتار کرلے گا اور وہ مجرم نا تمام جزو میعاد سزا بھگتنے کے لئے پھر جیل میں بھیجا جائیگا۔ اور مزید توضیح تحت دفعہ ۵۴ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔

اہل یوروپ اور اہل امریکہ کو مشقت تعزیری بحالت قید کی سزا کا حکم دیا جانا

دفعہ ۵۶۔ جب کبھی کسی شخص پر جو اہل یوروپ یا اہل امریکہ ہو کوئی ایسا جرم ثابت ہو جس کی پاداش میں اس مجموعہ کی رُو سے حبس بعبور دریائے شور کی سزا مقرر ہے۔ تو عدالت کو لازم ہے۔ کہ ایکٹ نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۵۵ء کے ۱۰ کام کے بموجب مجرم کی نسبت حبس بعبور دریائے شور کی جگہ مشقت تعزیری بحالت قید کی سزا

محسوب ہوگی۔

شرح بدفعہ ہذا جب مجرم کو حبس بعبور دریائے شور کا حکم ہو چکا ہو تو جب تک مجرم عبور دریائے شور رہے اس کے ساتھ ایسا عمل ہوگا کہ گویا اُس کی نسبت قید سخت کا حکم ہوا ہے، اور وہ ایام میعاد حبس بعبور دریائے شور میں محسوب ہوں گے۔

اور گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ یا افسر مجاز قرار دادہ ایسے مقامات مقرر کرے کہ جہاں مجرمان حبس عبور دریائے شور بھیجے جایا کریں گے۔ لیکن عدالت اپنے حکم میں بمنشائے دفعہ ۳۶۸ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری اُس مقام کی تصریح نہ کرے گی جس میں کہ شخص سزایاب کو بھیجنا منظور ہو۔

قید کی جگہ حبس بعبور دریائے شور **دفعہ ۵۹**:- ہر حالت میں جہاں مجرم سات برس یا زیادہ میعاد کی قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہوگا کہ حکم سزائے قید صادر کرنے کے عیوض میں مجرم کو کسی ایک میعاد کے واسطے جو سات برس سے کم اور اُس میعاد سے زیادہ نہ ہو جس میعاد تک وہ مجرم اس مجموعہ کی رُو سے قید کا مستوجب ہے۔ حبس بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم دے

شرح بدفعہ ہذا جو مجرم کسی جرم سزائے قید سات برس یا زیادہ میعاد قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہے کہ مجرم کو اس سزائے جرم میں بجائے قید کرنے کے حبس بعبور دریائے شور کا حکم دے۔ لیکن اصل جرم کی سزائے قید سے زیادہ نہ ہو مثلاً بدفعات ۳۷۶ و ۳۹۴ و ۳۹۳ و ۳۹۹ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و غیرہ تعزیرات ہند میں سزائیں سات سال سے کم نہیں ہیں ان میں سے یا کسی ایسے ہی ایک جرم قابل سزائے قید میں عدالت مجوزہ کو اختیار ہے کہ بجائے سزائے قید کا حکم صادر کرنے کے مجرم کو اس میعاد کے لئے حبس بعبور دریائے شور کا حکم دے۔ لیکن ایک ہی جرم کی پاداش میں سزا ہو سکتی ہے نہ کہ مختلف جرائم کے مرتکب جرم کو بصراحت صدر حکم دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بدفعہ ۳۷۶ و ۳۶۳ تعزیرات سات سال و چار سال کا حکم گیارہ سال حبس بعبور دریائے شور صادر کرنا خلاف منشاء دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند

سزا کی میعادوں کے اجزا

دفعہ ۵۷ :- سزا کی میعادوں کے اجزا کے حساب کرنے میں حبس دوام بعبور دریائے شور بیس برس کے حبس بعبور دریائے شور کے برابر سمجھا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا شمار بیس سال کے برابر سمجھا گیا ہے تاکہ تاریخ حکم سزا سے وہ میعاد بیس سال شمار کیجاوے اور ازاں بعد مجرم سزا یافتہ بعد انقضائے میعاد و مجرائے ایام نیک چلنی وغیرہ مخلصی پاجائیگا۔

اور قیدیوں کو بصورت ان کے نیک چلن و احکام جیل کا کامل اتباع کرنے کی صورت میں حسب باب بیس فقرہ ۶۳۵ لغایت ۶۳۹ جیل مینول علاوہ باضافہ دیگر معافی کے ایک سال کی قید میں ۱۵ یوم کی معمولی معافی اور ایک ماہ نیک چلنی میں بموجب فقرہ ۶۳۵ ایک یوم اور دو یوم فی ماہ جبکہ محنت سے روزانہ کام انجام دیا جاوے اور قرار دادوں کی صورت میں ۸ یوم فی ماہ اور نگران کار دن کو فی یوم ۶ ماہ اور قیدی پاسبانوں کو فی ماہ ۴ یوم بموجب فقرہ ۶۳۶ عطا کیجاتی ہے اور جو قیدی باورچی خانوں یا خاکروبوں یا تعطیلات میں کام کرتے ہیں ان کو حسب فقرہ ۶۳۸ باضافہ دیگر معافیوں کے دو یوم فی سہ ماہی عطا ہوتی ہے۔ اور ٹکٹ قیدی پر درج کیجاتی ہے اور زیر فقرہ ۶۴۴ خاص خدمات کی ہیں ایک سال میں دو ماہ کی معافی دیجاتی ہے اس طرح سے حبس دوام کی سزا کا قیدی ۱۵ سال قید بجگت کر مخلصی پاجاتا ہے۔

جن مجرموں کی نسبت سزائے حبس بعبور دریائے شور کا حکم ہو چکا ہے، عبور دریائے شور تک ان کے ساتھ کس طرح عمل کیا جائے۔

دفعہ ۵۸ :- ہر حال میں جبکہ حبس بعبور دریائے شور کا حکم صادر ہوتا وقتیکہ عبور دریائے شور عمل میں نہ آئے مجرم کے ساتھ ویسا ہی عمل کیا جائیگا کہ گویا اس کی نسبت قید سخت کا حکم صادر ہوا اور جو میعاد ایسی قید میں منقضی ہو گئی وہ میعاد اسی حبس بعبور دریائے شور میں

وسوسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی ملزمان نہایت غریب ناقابل ادائے جرمانہ تھے۔ لاہور ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ملزمان کی حیثیت ناقابل ادائے جرمانہ ہے اور جبکہ ملزمان غریب نادار ہوں تو حکم سزائے قید کے ساتھ حکم سزائے جرمانہ صادر کرنا پسندیدہ نہیں ہے حکم سزا تخفیف کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۳۸ لاہور۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۲۵۔ ۱۱ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۳۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۸۰۲۔

حکم سزا خاص حالتوں میں ایسی قید کے لئے ہو سکتا ہے، جو کڑی یا جزوا سخت یا محض ہو۔

دفعہ ۶۰:۔ ہر حال میں جہاں مجرم دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہوگا کہ سزا کے حکم میں یہ ہدایت کرے کہ قید کل میعاد تک سخت ہو یا کل میعاد تک قید محض ہو۔ یا یہ کہ اس میعاد کی کچھ مدت تک قید سخت ہو اور باقی مدت میں قید محض رہے۔

شرح بدفعہ ہذا تحت دفعہ ۵۳ تعزیرات ہند قید قسم چہارم میں قید جو دو قسم کی سزا کی درج ہے یعنی قید سخت با مشقت یا قید محض کا کوئی مجرم مستوجب سزا ہو تو عدالت مجوز سزا کو مجاز قرار دیا گیا ہے کہ حکم سزا میں مجرم کو کل میعاد تک قید سخت با مشقت کا حکم دے یا کل میعاد تک قید محض کا حکم دے یا کچھ مدت تک قید سخت اور باقی مدت تک قید محض کا حکم صادر کرے۔

اور جب مجرم قابل سزا کی عمر پندرہ برس سے کم ہو اور عدالت مجاز سے جرم کی علت میں سزائے قید کا حکم ہوا ہو تو حسب دفعہ ۳۹۹ ضابطہ فوجداری عدالت فوجداری کو اختیار رہے کہ مجرم کو بجیل قید بھگتانے کے لئے بھیجنے کے بعوض اس کو ایسے مادیب گاہ میں محبوس کیا جاوے جہاں بموجب قواعد تادیب گاہ جس میں پیشتر سے مقید

ہوگا۔ اور جن جرائم میں سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا میعاد قید دس سال ہو تو حسب دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند بجائے حکم سزائے قید دس سال کے حبس بعبور دریائے شور میعاد دس سال تک کا حکم عدالت مجاز دے سکتی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند میں عدالت سشن جج کماؤن نے مجرم کو پندرہ سال کے لئے حبس بعبور دریائے شور کا حکم دیا تھا جس کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جن جرائم میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید میعاد دس سال کا حکم ہووے وہاں عدالت مجوز سزا دس سال سزائے قید اصل جرم سے زیادہ کیلئے حبس بعبور دریائے شور کا حکم صادر نہ کریگی اور بمنظوری اپیل ملزم پانچ سال کم کئے جاکر دس سال کے لئے عبور دریائے شور قائم رکھا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۶۱ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۱ صفحہ ۴۵

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۰۷ ضمن تعزیرات ہند میں ملزم کو عدالت سشن سے تین سال قید سخت کا حکم ہوا تھا اور ایزادی سزا کے لئے ہائیکورٹ مدراس میں نگرانی پیش ہوکر ملزم کو ہائیکورٹ سے حکم حبس بعبور دریائے شور میعاد چودہ سال صادر ہوا جس حکم کے خلاف پریوی کونسل میں درخواست پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا میعاد قید دس سال کا حکم ہو تو حسب دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند حکم سزائے حبس عبور دریائے شور اس سزائے قید سے زیادہ حکم نہیں دیا جاسکتا ہے جو اس جرم میں مقرر ہے اور حبس زیادہ سے زیادہ سزائے قید کا مجرم مستوجب ہے اور اپیلانٹ جرم دفعہ ۴۰۷ تعزیرات ہند میں زیادہ سے زیادہ حبس بعبور دریائے شور کے لئے دس سال کی میعاد کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ مقدمہ ہذا واپس ہائیکورٹ میں بھیجا جائے کہ بموجب ہدایت مطابق قانون حکم صادر کرے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۶۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۷۴ سنہ ۱۹۲۱ء پریوی کونسل۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۹۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء C. ح صفحہ ۲۴۔ ۲۴ مدراس صفحہ ۲۵۷۔ ۲۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۰۵۔ ۳۳ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۲۲۔ ۲۵ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۱۴۵۔ ۴۰ مدراس لاجرنل صفحہ ۱۹۴۔ ۳۰ مدراس لا ٹائمز (۸۰۷) صفحہ ۱۹۲۔ ۱۳ مدراس لا ویکلی صفحہ ۲۲۳۔ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۶ ۲۲ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۷۴۔

(۳) ایک مقدمہ جرم ۵۹ تعزیرات ہند میں ملزمان کو عدالت سے سزائے قید و

مستوجب ہوگا غیر محدود ہے۔ مگر چاہیئے کہ اندازہ سے زائد نہ ہو۔

شرح بدفعہ ہذا سزائے جرمانہ کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ لیکن تاہم بحالات حیثیت ملزم اندازہ سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ اور عدالتوں کو اصول وضع دفعہ ہذا پر غور رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک غریب نادار شخص پر بنام نہاد جرمانہ کرنے سے منشاء قانون پورا نہیں ہوتا ہے۔ اور لکھو کہا انسان ہندوستان میں ایسے موجود ہیں۔ جن کو بقیام حیات اپنی شکم پوری کرنا بھی مشکل سے ہوتا ہے چہ جائیکہ صبح وشام کی خورد ونوش سے کچھ پس انداز اُن کے پاس باقی رہے۔ اس لئے جرمانہ بلحاظ حالات حیثیت مجرم کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا جرمانہ کرنا جو ادا نہ ہوسکے بے سود ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند میں تین ملزمان کو عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سوسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہر ایک ملزم کو دی گئی تھی جس کی نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ خواہ کیسے ہی سنگین جرم میں ملزم کو سزا دی جائے ایسی سزا جرمانہ نہ کی جاوے کہ جس کی ادائیگی سے خود ملزم کی بربادی اور اُس کے کنبہ پر دشواری کا اثر پیدا کرے۔

اور ہر ایک مقدمہ میں انتہائی سزا جرمانہ ملزم کی حیثیت موجودہ کو ملحوظ رکھ کر صادر کی جایا کرے اور یہ خصوصیت جرمانہ مجموعہ ہذا میں عدالت کی پسندیدگی پر منحصر نہیں ہے اور ذمہ واری ادائیگی جرمانہ حکم سزائے قید پر محدود نہیں ہے۔ اور اگر جرم سنگین نوعیت کا ہو تو بمقابلہ جرمانہ کے حکم سزائے قید زیادہ مناسب ہے اور بجائے سوسو روپیہ کے تیس تیس روپیہ جرمانہ قائم رکھا گیا اور مابقا کم کیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۹۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۸ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۱ صفحہ ۹۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۸۱۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۷۱۔

(۲) ایک مقدمہ میں صاحب ششن جج کرنال نے تین تین صد روپیہ جرمانہ چار ملزمان اور ایک ملزم پر یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ جس کی

کی تعلیم کے وسائل موجود ہوتے ہیں عمل درآمد کیا جاویگا اور ایکٹ تادیب گاہ ۱۸۹۷ء کے مطابق ذمہ واری ہوگی اور مجرم اس میعاد حکم سزا سے زائد عرصہ تک تادیب گاہ میں نہ رکھا جاوے گا۔

اور عموماً بارہ بجے شب کے بعد دوسری تاریخ شروع ہو جاتی ہے اور جس ماہ میں مجرم کو حکم سزائے قید دیا گیا ہو تو ایک ماہ کی میعاد ان ایام کی تعداد کے لحاظ سے تصور کی جاوے گی مثلاً ۲۸ فروری کو ایک ماہ کی قید کا حکم ۲۷ مارچ کی روز شب کو منقضی ہو جائے گا اور اگر ۳۱ اکتوبر کو حکم سزا صادر ہو تو ۳۰ نومبر کو ایک ماہ پورا ہو جاوے گا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۵۹ تعزیرات ہند میں چار ملزمان کے منجملہ دو کو چار چار سال اور دو ملزمان کو پانچ پانچ سال قید سخت کے علاوہ سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہر ایک کو دیگئی تھی ملزمان کے اپیل باقاعدہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب ملزمان بہت غربت کی زندگی بسر کرتے ہوں تو اصلی حکم سزائے قید کے ساتھ سزائے جرمانہ بھی کیا جاوے۔ چونکہ حکم سزا سخت ہے اس لئے حکم سزائے جرمانہ کلیتاً منسوخ کیا جاوے۔

اور حکم سزائے قید بجائے پانچ سال یا چار سال کے دو سال اور ڈیڑھ سال قائم رہی اور مستنزاد منسوخ تصور ہووے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۸۳۸ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۸۰۲۔ ۱۱ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۳-۳۱ پنجاب لار رپورٹ صفحہ ۱۲۵۔

دفعہ ۶۱:۔ بموجب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۲۱ء منسوخ شد

دفعہ ۶۲:۔ بموجب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۲۱ء منسوخ شد

مقدار جرمانہ **دفعہ ۶۳:۔** جس محل میں جرمانہ کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے، اس محل میں اس جرمانہ کی مقدار جس کا مجرم

کلکتہ صفحہ ۱۹۳ - ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۲۹۳ - سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱ - ۱۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۱ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۳ -

(۵) ایک مقدمہ میں ایک بوڑھے غریب آدمی پر حکم سزائے قید و جرمانہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے صادر کیا گیا تھا جس کی نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ایسے ضعیف العمر غریب شخص کو سزائے قید کے ساتھ جرمانہ ناقابل ادائیگی کرنا غیر ضروری خیال کرتے ہیں جو اس کی پیرانہ سالی عمر میں وصول ہونا ناممکن ہے بمنظوری نگرانی حکم سزائے جرمانہ معاف کیا گیا - ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۶۸ -

(۶) ایک مقدمہ میں مختلف ارتکاب جرائم پر عدالت سے مجموعتاً ملزم کو سزائے جرمانہ کیا تھا مگر اس میں امتیاز یہ طور سے توضیح تخصیص جرائم نہیں کی گئی تھی - چنانچہ نگرانی پر سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ قرار دیا گیا کہ جب مختلف جرائم میں حکم سزائے جرمانہ صادر کیا جاوے - تو ان جرائم میں مقدار جرمانہ کی تخصیص کی جانی چاہیئے - کہ کس کس خاص جرم میں کیا کیا جرمانہ کیا گیا ہے - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء سندھ صفحہ ۲۴ - ۲۴ سندھ - انڈیا لا رپورٹ صفحہ ۳۰ ۴ - سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۸۲

(۷) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو حکم سزائے قید و جرمانہ کیا تھا اور بعدم ادائے جرمانہ قید کا حکم دیا تھا -

اور حکم سزائے قید و عدم ادائے جرمانہ کو ساتھ ساتھ (Concurrently) بھگتنے کا حکم دیا تھا - چنانچہ نگرانی پر رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ چھ ماہ حکم سزائے قید و قید عدم ادائے جرمانہ کو ساتھ ساتھ (Concurrently) بھگتنے کا دینا گو خلاف قانون نہیں ہے - لیکن اصلی منشائے دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند کے خلاف ہے - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۵۱ - سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۵۳ - انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۱ -

(۸) ایک ملزم کے خلاف چند مقدمات مختلف جرائم زیر تجویز عدالت مجسٹریٹ

نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ایسا حکم سزائے جرمانہ صادر نہیں کرنا چاہیئے۔ جس کو ملزم بغیر اپنی بربادی اور کنبہ کی دشواری کے ادا نہ کر سکتا ہو۔ چنانچہ دو دو صد روپیہ جرمانہ ہر چہار ملزمان اور پچاس روپیہ جرمانہ پانچوں ملزماں کا کم کیا گیا اور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۸۱ کا حوالہ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۰۴ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۷۰۴۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۹۔ ۸ لاہور لاجرنل صفحہ ۱۴۳۔

(۳) ایک مقدمہ میں رائے بہادر سیٹھ گنگا ساگر پر بجرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا کہ بہت بڑی تعداد کمپنیوں میں ملزم حصہ دار ہے اور ایک متمول صاحب ثروت سوداگر ہے اور اپیل ملزم شش کورٹ سے نامنظور کیا گیا تھا۔ چنانچہ نگرانی ایزادی سزا الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب نوعیت جرم سنگین نہ ہو تو بدین وجوہ کہ ملزم جرمانہ بآسانی ادا کر سکتا ہے۔ اس پر انتہائی سزا جرمانہ کرنا قانونی وجہ نہیں ہے۔ چنانچہ نگرانی ایزادی سزا گورنمنٹ ایڈووکیٹ نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۸۸ سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۴۳۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۱۹ = سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد لاجرنل صفحہ ۲۶۔

(۴) ایک شخص نے بغیر حصول لائسنس داخلائے فیس بمنشائے دفعہ ۳۹۱ کلکتہ میونسپل ایکٹ بہتی ایٹر کا اجرائے کیا تھا۔ جسکو زیر دفعہ مذکور جرمانہ کیا گیا تھا اور بعدم ادائے جرمانہ سزائے قید کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب کسی شخص کو زیر دفعہ ۳۹۱ کلکتہ میونسپل ایکٹ سزائے جرمانہ کی جاوے تو وہ قانوناً تحت دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند بعدم ادائے جرمانہ حکم سزا قید دیا جا سکتا ہے اور ایسا ہی ایکٹ عبادت عامہ بنگال دفعہ ۲۶ موئید کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۰۳۔ کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۴۳۵۔ ۳۵ کیسس ویکلی نوٹ صفحہ ۸۶۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء

شرح بدفعہ ہذا یہ امر صاف کیا گیا ہے۔ کہ جب جب معنی دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند صورت جرم قابل سزائے قید اور جرمانہ یا محض جرمانہ یا قید یا جرمانہ کی سزا کا حکم عدالت مجوز سے دیا گیا ہو۔ کہ بعدم ادائے جرمانہ مجرم ایک خاص میعاد تک قید رہے۔ تو یہ قید اصل حکم قید کے علاوہ ہوگی۔ مثلاً دل میں حکم سزائے جرمانہ کے ہوگی۔ جس کا مجرم کی نسبت حکم ہوا ہو۔ اور جب کسی جرم کی پاداش میں قید اور جرمانہ مقرر ہو۔ تو بلحاظ نوعیت جرم مجرم کو سزائے قید کے ساتھ جرمانہ بھی کرنا چاہیئے۔ اور جہاں سزائے قید کے ساتھ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ لکھا ہے۔ وہاں سزائے قید لازمی ہے۔ اور جرمانہ باقتضائے رائے واقعات ہے۔ اور جب حکم سزائے قید کے ساتھ جرمانہ کیا جاوے تو بعدم ادائے جرمانہ بڑی سے بڑی میعاد قید بمنشائے دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند ایک چوتھائی اصل قید جرم سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور وہ اسی قسم کی ہوگی جو اس جرم میں مقرر ہے۔ اور جس جرم کی پاداش میں صرف جرمانہ کی سزا مقرر ہو۔ وہاں بمنشائے دفعہ ۶۷ تعزیرات ہند جب پچاس روپیہ سے زیادہ سزائے جرمانہ نہ ہو۔ تو بعدم ادائے جرمانہ دو مہینے سے زائد قید نہ ہوگی۔ اور اگر جرمانہ سو روپے سے زیادہ نہ ہو۔ تو وہ سزائے قید چار ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور باقی صورتوں میں خواہ کسی قدر تعداد کا جرمانہ کیا جاوے۔ اس کے عدم ادائیگی میں سزائے قید چھ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور جب جرمانہ ادا کر دیا جاوے یا کچھ قید بھگتنے کے بعد ادائیگی جرمانہ ہو جاوے۔ بمنشائے دفعہ ۶۸ و ۶۹ تعزیرات ہند وہ قید ختم ہو جاوے گی۔ اور دفعہ مذکور دفعات ۲۷۴ و ۵۰۴ ضابطہ فوجداری کا خلاصہ و تصور کیا جانا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں عدالت ابتدائی سے مجرم کو دو ماہ قید سخت اور پچاس روپے جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت کا حکم ہوا تھا۔ اپیل ملزم پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم سزا کم کر کے ایک ماہ قید سخت اور دو گنا روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ میں دو ماہ قید سخت کا حکم دیا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں نگرانی مبنی ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ابتدائی عدالت کے حکم سے ابتدائی سزا ہے۔ جو قابل عدد قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لئے بعدم اجرائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت کا حکم کم کیا جا کر ایک ماہ قید سخت قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۸۶ سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ صفحہ ۵۶۴۔

درجہ اول تھے۔ اور عدالت مجسٹریٹ سے ایک جرم میں بہ ثبوت جرم ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا اور اس حکم میں بمنشائے دفعہ ۱۲۳۔ ضابطہ فوجداری بعدم ادخال ضمانت حکم سزا قید دو ماہ کا دیا گیا اور بہ ثبوت جرائم دفعات ۳۲۳ و ۳۳۶ تعزیرات ہند بہ ترجیح دفعہ ۱۲۳ ضابطہ فوجداری حکم سزائے قید فوراً زیر عمل کئے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور حسب دفعہ ۳۹۷ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری حکم سزائے قید دو ماہ فوراً واجب العمل کیا گیا اور حکم دو ماہ قید و حکم ۱۲۳ ضابطہ کا بھگتاؤ کنکرینٹلی کیا جاوے۔ چنانچہ نگرانی رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بموجب شرائط دفعہ ۳۹۷ ضابطہ عدالت مجاز ہے کہ پچھلی سزا فوراً یا بوقت انقضائے اس میعاد قید سے شروع کر دے اور جب حکم سزا زیر دفعہ ۱۲۳ ضابطہ بصورت عدم ادخال ضمانت صادر ہوا ہو حکم آخیر سزا فوراً شروع ہو جاویگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۱۷۸ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۵ ۱۳ صفحہ ۶۴۷

جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں حکم سزائے قید

دفعہ ۶۴ ہر صورت جرم قابل سزائے قید و نیز جرمانہ میں جس میں مجرم کی نسبت حکم سزائے جرمانہ مع قید یا بلا قید ہو اور ہر صورت میں جرم قابل سزائے (قید با جرمانہ یا) محض جرمانہ میں جس میں مجرم کی نسبت حکم سزائے جرمانہ ہو۔ عدالت مجوز سزا کو اختیار ہوگا۔ کہ سزا کے حکم میں یہ ہدایت کرے۔ کہ اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو مجرم ایک خاص میعاد تک قید رہے۔ اور یہ قید اس قید کے علاوہ ہوگی۔ جس کا حکم مجرم کی نسبت ہوا ہو۔ یا اس قید کے علاوہ ہوگی۔ جس کا مجرم حکم سزا کے تبادل کی رو سے مستوجب ہو۔

کہ ملزم نے سزائے جرمانہ جرم دفعہ ۱۴۱ ۳ و ۳۲۴ تعزیرات ہند کا داخل کر دیا ہے اور جرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند کی سزا بھگتے گا۔ بمنظوری درخواست ملزم حکم منسوخ کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۴۷۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء سندھ صفحہ ۹۱۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۲۲۔ ۲۴ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۳۷ سنہ ۱۹۳۰ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۸۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء سندھ صفحہ ۴۳۔

(۵) ایک ملزم کو سزائے قید رجرمانہ عدالت سے کیا گیا تھا۔ اصل سزائے قید بھگتنے کے بعد جرمانہ باقساط کرنے کا حکم رکھا گیا تھا۔ چند اقساط کی ادائیگی کے بعد کچھ اقساط وصول طلب کی عدم ادائیگی پر مجسٹریٹ نے ملزم کو جیل میں بھیجدیا تھا۔ جسکی درخواست ہائی کورٹ لاہور میں پیش ہوکر مجسٹریٹ کا ملزم کو بعدم ادائے مابقا اقساط جیل میں بھیجنا خلاف قانون قرار دیا جاکر حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا تھا۔ اور ملزم کو رہا کیا تھا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۱۔ ۳۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵۔

جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں حد میعاد قید جبکہ جرم کی سزا قید اور جرمانہ دونوں نہیں

دفعہ ۶۵:۔ اگر کسی جرم کی پاداش میں قید

اور جرمانہ دونوں سزائیں مقرر ہوں تو جو قید جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں عدالت کے حکم سے تجویز ہو۔ اس کی میعاد اس قید کی بڑی میعاد کی بڑی میعاد کی ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی جو جرم مذکور کی پاداش میں مقرر

شرح بدفعہ ہذا جب حکم سزائے قید کا جرمانہ جزو ہو۔ یعنے جرم کی پاداش میں قید اور جرمانہ دونوں سزائیں مقررہ دی جائیں۔ تو جو قید بعدم ادائے جرمانہ تجویز کی جاوے۔ تو قید بڑی سے بڑی میعاد ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی۔ جو جرم مذکور کی پاداش میں مقرر ہو۔ اور یہ دفعہ ان جرائم سے متعلق نہیں ہے جن کی سزا محض جرمانہ ہو۔

اور جب کسی شخص پر تین جرائم کی تجویز ایک ہی وقت میں بمنشائے دفعہ ۲۳۴ ضابطہ فوجداری عمل میں لائی جاوے۔ تو ہر ایک جرم میں سزائے قید ایک ایک سال۔ چھ چھ ماہ

۳ پٹنہ صفحہ ۶۳۸ ۔ ۵ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۶۲۲

(۲) ایک ملزم بجرم دفعہ ۴۰۸ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ اور ایک جرم دفعہ ۴۰۴ تعزیرات ہند میں اسی ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ اس پر شن جج نے بعدم ادائے جرمانہ کی سزائے قید کو ساتھ (Concurrently) بھگتنے کا حکم دیا تھا جسکی نگرانی ہائی کورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند میں (Concurrently) سزائے قید بھگتانے کا حکم نہیں ہے۔ جب کہ ملزم کسی سابقہ ارتکاب جرم میں سزایاب ہو چکا ہو۔ اور عدالتوں کو معمولی احکام سزائے قید عدم ادائے جرمانہ میں جب کہ دوسرے جرم میں حکم سزا ہو چکا ہو۔ حکم سزا بوجہ ادائے جرمانہ کی قید میں (Concurrently) ساتھ ساتھ بھگتانے نہیں دینا چاہیئے ..... کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۶۳۷ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۱ ۔ ۱۶ ۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ جلد ۱۹۳۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز ۱۶۳ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء رنگون ۱۳۵ ۔ ۱۶ انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۹۳ ۔

(۳) عدم ادائے جرمانہ میں جو قید بھگتائی جاوے۔ دراصل قید حکم سزا بھگتنے کے بعد بھگتائی جاوے گی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۴۷ سنہ ۱۹۳۲ء رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۴۴۶ ۔

(۴) ایک ملزم کو سزائے قید و جرمانہ ہوا تھا۔ اور سزائے قید بھگتنے کے بعد ملزم نے بطور اقساط جرمانہ داخل کرنے کے لئے ضمانت دی تھی۔ جس کو مجسٹریٹ نے رہا کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک کی اقساط کا کچھ قدرے باقی رہ گیا تھا۔ جو باقساط ادا نہ ہونے کی صورت میں مجسٹریٹ نے ملزم کو جیل میں بھیج دیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کا حکم رہائی بر ضمانت اور پھر جیل میں بھیجنے کا خلاف قانون تھا منسوخ کیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۳۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵ ۔

(۵) مسمی یعقوب کو ۳ مختلف جرائم دفعات ۱۷۰ و ۴۱۱ و ۴۱۳ تعزیرات ہند میں ۲۳۰ روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ ملزم نے دو جرائم کا جرمانہ ۳۰ روپیہ مجسٹریٹ کو داخل کرانے اور جرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند کی سزا بعدم ادائے جرمانہ کئے گئے کا حکم تھا جسکی درخواست مجسٹریٹ نے نامنظور کی تھی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا

زیادہ بعدم ادائے جرمانہ ایک ہفتہ تک قید کیا جا سکتا ہے۔ اور دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۵ ایکٹ عبارات عامہ صاف ہے۔ اور صورت ہائے دفعہ ۶۵ و ۶۷ حکم سزا قانون مخصص الامر ایکٹ قمار بازی پر عاید ہو سکتی ہیں۔ اور حوالہ ۲۲ مدراس صفحہ ۲۳۸ و ۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۸۱ کا دیا گیا تھا۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ بعدم ادائے جرمانہ سٹی مجسٹریٹ کا حکم ہر ایک مقدمہ میں ایک ہفتہ تک محدود کیا جاوے۔ اور حکم ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ منسوخ کیا جاوے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ ہر ایک قانون مخصص الامر بمثل ایکٹ قمار بازی صورت ہائے دفعات ۶۵ و ۶۷ تعزیرات ہند کے متعلق ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ جو حکم عدم ادائے جرمانہ صورت واقعہ دفعہ قانون قمار بازی میں دیا جا سکتا ہے۔ ایک ہفتہ سے زائد نہ ہوگا۔ اس لئے اس میں زائد حکم منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۲۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۳۹۴ آل انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۱۴۴ — ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۳۱ —

(۴) ایک شخص کو چھ ماہ قید کا حکم دیا اور عدم ادائے جرمانہ کے قید کا حکم تھا۔ چنانچہ قید کا بھگتنا ساتھ ساتھ (Concurrently) دیا گیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم شرط دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند کے گو خلاف ہے۔ لیکن خلاف قانون نہیں ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۱ — ۳۲ کرمینل لاجرنل صفحہ ۶۳۷ — ۱۶ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۹۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲۵ — سنہ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵۳ — آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۵۳ — آل انڈیا رپورٹ رنگون صفحہ ۱ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء

(۵) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے تین ملزمان کو بجرم دفعہ ۴۴۳ تعزیرات ہر ایک ملزم پر پچاس پچاس روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ پانچ پانچ ماہ قید سخت کا حکم صادر کیا تھا۔ اور مقدمہ کا ہر جانہ مستغیث کو دلایا تھا۔ اڈیشنل سشن جج نے اودھ چیف کورٹ میں نگرانی پیش کی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کا بعدم ادائے جرمانہ پانچ ماہ قید سخت کا حکم دینا خلاف قانون ہے کیونکہ اصل جرم دفعہ ۴۴۳ تعزیرات ہند میں محض ایک سال قید مقرر ہے۔ اور بمنشا دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اور حکم ہر جانہ پر بروں مقدمہ کا مستغیث کو دلایا جاتا ہے۔ خلاف منشائے قانون دفعہ ۵۴۶ (الف) ضابطہ فوجداری ہے۔ اس لئے نگرانی اڈیشنل سشن جج منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۶۱ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیف کورٹ۔

اور جرمانہ پچاس روپیہ۔ اور بعدم ادائے جرمانہ چار چار ماہ قید کا حکم دیا جا سکتا ہے"
اور یہی منشا دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری کا ہے۔ کہ وہ حکم اس مجسٹریٹ مجوز کے اختیار سے
نہ ہوا ہو۔ جو اس کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے عطا کیا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ نے سرسری تجویز کر کے ملزمان کو چار چار ماہ قید اور سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا۔ اور بعدم ادائے جرمانہ دو دو ماہ قید کی سزا تجویز کی تھی۔ مجرمان کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم عدالت ماتحت خلاف احکام دفعہ ۲۶۲ ضمن ۲ بالضمام دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری خلاف قانون ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور درخواست ملزمان منظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۹۴۸۔ ۳ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۴۶۔

(۲) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے بجرم دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند ملزم کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی اور بعدم ادائے جرمانہ پانچ ماہ قید سخت کا حکم دیا تھا۔ اڈیشنل سشن جج نے بمنشائے دفعہ ۳۸۴ ضابطہ فوجداری اودھ چیف کورٹ میں تحریک کی۔ کہ حکم خلاف قانون قابل تنسیخ ہے۔ چنانچہ چیف کورٹ مذکور سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم سزا پانچ ماہ قید سخت بعدم ادائے جرمانہ خلاف قانون ہے۔ زر جرم ناقابل مداخلت پولیس ہیں۔ مجسٹریٹ نے مستغیث کو ہرجانہ دلانا تجویز کیا ہے۔ یہ منشائے دفعہ ۵۴۷ الف کے خلاف ہے۔ اور بجائے پانچ ماہ کے ۳ ماہ قید رہے گا۔ اور حکم ہرجانہ دلانے کا منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۶۱ اودھ سنہ ۱۹۲۴ء۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۹۸۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۱۰۹

(۳) چار ملزمان بجرم دفعہ ۴، ۵ قانون قمار بازی عدالت سٹی مجسٹریٹ سے سزایاب کئے گئے تھے چنانچہ مسمی رادھو کو سزائے یکصد روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت اور مسمی بشیشور کو ۲۰ روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ½ ۱ ماہ قید سخت اور مسمی منو کو ۶۰ روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ ان ہر سہ ملزمان کے تنسیخ حکم کے لئے سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں ششن جج حیدرآباد نے تحریک کی۔ کہ حکم سٹی مجسٹریٹ صاف طور سے غلط ہے۔ کیونکہ بصورت دفعہ ۵ ایکٹ قمار بازی ملزم ایک ماہ تک قید کیا جا سکتا ہے۔ یا بشمول جرمانہ ہوگا۔ چنانچہ زیادہ سے

قید جو عدالت بعیوض عدم ادائے جُرمانہ تجویز کرے۔ قید محض ہوگی اور) اس قید کی میعاد جُرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں عدالت کے حکم سے تجویز ہو۔ نیچے لکھی ہوئی حد سے زائد نہ ہوگی۔ یعنی۔

(۱) جب جُرمانہ کی تعداد پچاس روپیہ سے زائد نہ ہو تو کوئی میعاد جو دو مہینے سے زائد نہ ہو"

(۲) اور جب جرمانہ سو روپیہ سے زائد نہ ہو۔ تو کوئی میعاد جو چار مہینے سے زائد نہ ہو"

(۳) اور باقی اور صورتوں میں کوئی میعاد جو چھ مہینے سے زائد نہ ہو۔

شرح دفعہ ہذا ان جرائم سے متعلق ہے۔ جن میں صرف جُرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ سزا عدم ادائے جرمانہ میں چھ ماہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ قید محض ہوگی۔ اور وہ حکم اس مجسٹریٹ کے اختیار سے باہر نہ ہو۔ جو حسب منشا دفعہ ۳۲ ضابطہ فوجداری اس جرم کے بعوض عائد کر سکتا ہو۔ اور بلحاظ مقدار جرمانہ بموجب دفعہ ہذا جب کہ پچاس روپیہ جرمانہ سے زائد نہ ہو۔ تو میعاد قید دو ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور جب سو روپیہ جرمانہ ہو۔ کوئی میعاد چار ماہ سے زائد نہ ہو۔ اور مالی صورتوں میں خواہ مقدار جرمانہ کچھ ہی ہو میعاد قید چھ ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول و دوم بحدود مسطورہ حکم صادر کر سکتے ہیں اور مجسٹریٹ درجہ سوم ایک ماہ سے زائد بمنشائے دفعہ ۳۲ ضابطہ فوجداری اجرائے حکم کا مجاز نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا محض ان جرائم سے متعلق ہے۔ جن میں محض جرمانہ کی سزا مقرر ہے۔ اور ان سے متعلق نہیں ہے۔ جس کے ارتکاب میں جرمانہ یا قید یا ہر دو سزائیں درج ہوں۔

ایسی قید کا جُرمانہ ادا کر دینے پر ختم ہو جانا

دفعہ ۶۸:- جو قید جُرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں تجویز ہو۔ وہ اُسی وقت ختم ہو جائیگی

انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۶۰۵ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ۱ ۔ د ۵ صفحہ ۱۰۹ ۔

(۶) حسب دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند بموجب مینو ڈراک سُزر یگیولیشن زیر دفعہ ۵۵ حکم سزائے قید بعدم ادائے جرمانہ کرنا خلاف قانون ہے ۔ ۱۳ میسور لا جرنل صفحہ ۲۳۵ ۔

(۷) اور دفعہ ۶۵ عدم ادائے جرمانہ میں اصل جرم کی ایک چوتھائی تک دی جا سکتی ہے ۔ اور زیر دفعہ ۱۸ ۔ پریس ایکٹ بعدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید سخت کا عدالت سے صادر کرنا خلاف قانون ہے ۴ ۔ الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۸۴۸ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۴۸ ۔ آل انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۰۳۱ ۔

(۸) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ملزم کو بعدم ادائے جرمانہ ۱۵ یوم قید کا حکم دیا تھا ۔ میسور ہائیکورٹ نے حکم مجسٹریٹ خلاف قانون قرار دیا جا کر منسوخ کیا گیا ۔ اور قرار دیا گیا ۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند و دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند بعدم ادائے جرمانہ پندرہ یوم قید کا حکم نہیں دیا جا سکتا ہے ۔ کہ اصل جرم کی پاداش میں سزائے قید ایک ماہ دی جا سکتی ہے ۔ ۱۱ میسور لا جرنل صفحہ ۲۶۴ ۔

اس قید کی قسم جو بپاداش عدم ادائے جرمانہ ہو

دفعہ ۶۶ :۔ جو قید جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں عدالت کے حکم سے تجویز ہو ۔ وہ اسی قسم کی ہو سکتی ہے ۔ جو اس جرم کی پاداش میں مجرم کے لئے تجویز ہو سکتی ہو ۔"

شرح بدفعہ ہذا جو قید بعدم ادائے جرمانہ کیجاوے ۔ تو وہ قید اس قسم کی ہوگی جو اس جرم کیلئے تجویز ہو سکتی ہے مثلاً جو جرم مستوجب سزائے قید سخت ہو ۔ تو عدم ادائیگی جرمانہ میں بھی قید سخت ہوگی خواہ وہ حکم سزا تعزیرات ہند یا کسی لوکل ریڈ سپیشل لا کے تحت تجویز کیا گیا ہو ۔ اگر حکم سزا قید سخت کا دیا گیا ہو ۔ تو بعدم ادائے جرمانہ قید محض کا حکم دینا خلاف قانون ہوگا ۔

سیمادِ قید در صورت عدم ادائے جرمانہ جبکہ جرم کی سزا صرف جرمانہ ہی

دفعہ ۶۷ :۔ اگر جرم کی پاداش میں صرف جرمانہ کی سزا مقرر ہو ۔ تو وہ

اور اگر میعاد کے دو مہینے گذرنے سے پہلے منجملہ جرمانہ کے ۵۰ روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کرلئے جائیں تو دو مہینے ختم ہوتے ہی زید رہائی پائیگا۔ اور اگر ان دو مہینوں کے گذرتے ہی یا اس کے بعد زید کی قید کی حالت میں پچاس روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کرلئے جائیں تو زید فوراً رہائی پائے گا۔"

شرح بدفعہ ہذا جب جرمانہ یا اس کا کوئی جزو مجرم ادا کردے۔ تو اس قدر قید جو بعدم ادائے جرمانہ کی گئی ہو۔ کم بھگتائی جائے۔ جس کی توضیح تمثیل ہذا میں مفصل کی گئی ہے۔ اور اگر کسی غلطی سے باوجود ادائے جرمانہ قید بھگت لیجاوے تو وہ جرمانہ واپس نہ کیا جاوے گا۔ گو مجرم گورنمنٹ میں اس کی واپسی کے لئے چارہ کار اختیار کرسکتا ہے۔ لیکن اس کی واپسی جرمانہ محض ملازم متعلقہ کی غلطی سے نہ کی جائے۔ اصولاً بعید از انصاف ہے بلکہ اس کا بار اس ملازم پر پڑنا چاہیئے۔ جس کی غلطی سے اس کا عدم ادا ضبط نہیں کیا گیا ہے۔"

جرمانہ چھ برس کے اندر میعاد قید میں کسی وقت وصول کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۷۰۔ کل جرمانہ یا اسکا کوئی جزو جو وصول ہونے سے باقی رہ گیا ہو۔ تعمیل حکم سزا سے چھ برس کے اندر ہر وقت وصول کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر سزا کے حکم کی رو سے مجرم چھ برس سے زیادہ کی قید کا مستوجب ہو۔ تو اس مدت کے گذرنے سے پہلے ہر وقت وصول کیا جاسکتا ہے۔

موت جائیداد کو مواخذہ سے بری نہیں کرتی

اور مجرم کی موت سے کوئی جائیداد جو اس کی موت کے بعد اس کے قرض کی علت میں قانوناً ماخوذ ہوسکتی ہے اس مواخذہ سے بری نہیں ہوسکتی۔"

اصول دفعہ ہذا بااصول دفعہ ۵۸ ضمن (۲۱) ضابطہ دیوانی ۱۸۷۷ء وضع کی گئی ہے کہ جب مقروض

جب کہ جرمانہ ادا کیا جائے یا قانون کے طریقہ معینہ کے موافق وصول کر لیا جائے۔"

شرح احکام وصولی جرمانہ حسب دفعہ ۳۸۹ ضابطہ فوجداری یا جرائے وارنٹ بمنشائے دفعہ ۳۸۶ ضابطہ مذکورہ قرقی و نیلام کسی مال منقولہ مملوکہ مجرم کے جاری کیا جائے۔ اور ایک وارنٹ قرقی کلکٹر ضلع کے نام بھیجا جائے۔ کہ بذریعہ جرائے مطابق حکمنامہ دیوانی بخلاف جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ مملوکہ مجرم حسب شرائط دفعہ ۳۸۶ ضابطہ عمل کرے

ایسی قید کا جرمانہ کے حصہ متناسبہ ادا کر دینے پر ختم ہو جانا

دفعہ ۶۹: اگر اس قید کی میعاد گذرنے سے پہلے جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں تجویز ہو۔ کوئی ایسا حصہ متناسبہ جرمانے کا ادا کیا جائے یا وصول کر لیا جائے۔ کہ قید کی وہ میعاد جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں مجرم نے طے کی، جرمانے کے حصہ باقی ماندہ کے ساتھ نسبت کمی کی نہ رکھتی ہو۔ تو قید ختم ہو جائے گی۔

تمثیل

اگر زید کی نسبت سو روپیہ جرمانے کی سزا اور جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں چار مہینے کی قید کا حکم صادر ہو۔ تو اس صورت میں اگر میعاد کے ایک مہینے کے گذرنے سے پہلے ۷۵ روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کر لئے جائیں تو پہلا مہینہ گذرتے ہی زید رہائی پائے گا اور اگر پہلے مہینے کے گذر جانے کے وقت یا اس کے بعد زید کی قید کی حالت میں ۷۵ روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کر لئے جائیں۔ تو زید فوراً رہائی پائیگا۔

دفعہ ۴۳۱ ضابطہ فوجداری اصل جرمانہ کا ساقط نہیں ہوتا ہے۔ حکم جرمانہ کم کیا جاکر پانچ روپیہ جرمانہ قائم رکھا۔ اودیستا رام کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیفکورٹ

(۴) ملزم نے جب کہ اپیل خلاف حکم جرمانہ کیا ہو۔ اور اس کی موت واقعہ ہو جاوے۔ تو اس کے فوت ہو جانے سے ذمہ داری قانونی وصولی جرمانہ سے اسکی جائداد سبکدوش نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیف کورٹ۔

حد سزائے جرم جو قید جرموں سے مرکب ہو

دفعہ ۷۱:۔ جس حال میں کوئی امر جو جرم ہے چند اجزاء سے مرکب ہو۔ اور ان اجزاء کا ہر ایک جزو بنفسہٖ جرم ہے تو مجرم کو ان جرموں میں سے ایک سے زیادہ جرم کی سزا نہ دی جائے گی سوائے اس حالت کے کہ ایسی سزا کا حکم بصراحت پایا جاوے

شرح دفعہ ہذا کے ہمراہ دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہے۔ اور دفعہ ہذا کا حصہ اول اس صورت میں متعلق ہوگا۔ جب کہ ملزم چند اجزا مجموعی اپنی شہادت میں بیان کرتا ہے یا چند دشنام دہی یا چند بات کا مرتکب ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر جز اس فعل کا ویسا ہی جرم ہے۔ جیسا کہ اس کا مجموعہ جرم ہے۔ اور اگر وہ اجزاء جداگانہ احکام سزا کی صراحت کرتے ہوں۔ تو علیحدہ علیحدہ جرم ہوگا۔ مثلاً الف بدورانِ ارتکاب زنا۔ زنا بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو ہر دو جرائم میں مجرم ہوگا

(۱) جب کوئی امر ایسا جرم ہو جو کسی ایسے قانون جو بہ وقت کی دو یا زیادہ مختلف تعریفات میں داخل ہو۔ جس میں جرائم کی تعریفات یا ان کی سزائیں درج ہوں۔ یا۔

شرح ضمن ۱ دفعہ ہذا میں وہ صورت بیان کی ہے۔ جبکہ ایک ہی فعل بمنشائے کسی قانون نافذ الوقت دو یا زیادہ مختلف تعریفات جرائم میں داخل ہو۔ تو حکم سزا ایک ہی جرم میں دیا جاوے گا۔ گو فرد قرار داد جرم ہر دو جرائم مرتب ہوگی۔ مثلاً مسماۃ ب نے اپنا بچہ کو قطع تعلق کی نیت سے ایک خطرناک جگہ چھوڑ دیا۔ جہاں وہ بچہ مرگیا۔ تو کلیتاً بچہ کے ڈال دینے کا جرم دفعہ ۳۱۷ اور اس کے خطرناک جگہ ڈالنے سے مرجانے کا جرم دفعہ ۳۰۴ دو مختلف تعریفات جرائم میں داخل ہیں تو مسماۃ کی نسبت حکم سزا محض زیر دفعہ ۳۰۴ دیا جاوے گا۔"

بعدم ادائے قرضہ بعد قید بھگت لینے کے اصل قرضہ مدیون سے سبکدوش نہیں ہوتا ہے۔ تو ایسا ہی وہ ملزم جو بااقتضائے رائے عدالت باختیارات تعزیری بعدم ادائے جرمانہ قید بھگت لیتا ہے۔ مدعی عدالت کا مقروض رہتا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ سختی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب عدم ادائے جرمانہ قیدی مستوجب قید بھگت لیوے۔ تو اس سے جرمانہ وصول کیا جاوے۔ لیکن اس ظاہرہ سختی کی اعلیت کے مقابلہ میں اس وقت اصلاح معلوم ہو جاتی ہے۔ جب کہ ایک ایسا شخص جو باوجود سرو سامان و مقدرت رکھنے ادائے جرمانہ کے بمقابلہ تبادلہ ایسی شے کے جو اس کی ضرورت و آسائش کے لئے خود اس کی پیدا کردہ ہے۔ اپنی بہترین آزادی کو مخدوش و محدود کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کا بعدم ادائے جرمانہ قید بھگت لینا اس کو کسی رعایت قانونی کا مستحق قرار نہیں دیتا ہے۔ کیونکہ عدم ادائے جرمانہ میں قید بھگت لینے پر وصولی جرمانہ ایک سزا تعزیر عدالت تصور کی گئی ہے

دفعہ ہذا و دفعہ ۶۸ تعزیرات ہند و دفعات ۳۸۶ لغایت ۳۸۹ ضابطہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ کہ بعدم ادائے جرمانہ ملزم کی جائیداد خواہ کہ مفوضہ منقولہ و غیر منقولہ بمنشاء رضا بطہ مسطور قرق کی جا کر وصولی جرمانہ کا عمل ہوگا۔ اور یہ زور جرمانہ تنسیخ خانہ سے چھ سال کے اندر یا اس سزا کی مدت میں جب کہ چھ سال سے زائد سزا مجرم کو دی گئی ہو ہر وقت وصول کیا جا سکتا ہے۔ اور مجرم کے فوت ہو جانے سے اس کی جائیداد اس مواخذہ سے بری نہیں ہو سکتی ہے۔ اور جب دفعہ ۲۵ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء ایکٹ عمومات عامہ احکام جرمانوں کے وصول کرنے کی بابت واردات کے اجرا اور تعمیل کے متعلق ان کل جرمانوں سے متعلق ہوں گے جو کسی ایکٹ یا ریگولیشن یا قاعدہ یا بائی لا کے بموجب عائد کئے جائیں بجز اس صورت کے کہ اس ایکٹ یا ریگولیشن یا قاعدہ یا بائی لا میں حکم صریح خلاف اس کے مندرج ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب جرمانہ حسب معنی دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند قابل وصول رہ گیا ہو تو عدم ادائے جرمانہ میں حکم سزا قید صادر نہیں کیا جا سکتا ہے آل الاہور سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۱۰۷ ۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند میں مسمیان سیتا رام ورتن سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت سے سزائے جرمانہ پچاس روپیہ و تیس روپیہ دی گئی تھی۔ اور بعدم ادائے جرمانہ سیتا رام ملزم دو ماہ قید محض اور مسمی رتن ملزم کو ایک ماہ قید کا حکم تھا مسمی رتن ملزم کا اپیل اور ہائی چیف کورٹ میں پیش تھا کہ وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بموجب احکام دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند ملزم کے فوت ہو جانے سے اس کے مال ملکیت کو قرضخواہوں کو ادائیگی سے محروم نہیں رکھا ہے۔ اسلئے بمنشائے

اُس فعل کا کوئی جزو نہیں ہے جس سے زید نے بکر کو بالارادہ ضرر پہنچایا۔ اِس لئے زید بکر کو بالارادہ ضرر پہنچانے کی پاداش میں ایک سزا کا مستوجب اور اس ضرب کی پاداش میں جو خالد کے لگائی گئی۔ دوسری سزا کا مستوجب ہے۔"

شرح دفعہ ہذا مشابہ دفعہ ۲۳۵ و ۳۵ ضابطہ فوجداری ہے۔ اور لفظ جرم مستعملہ دفعہ ہذا حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ہے اور دفعہ کے ہر سہ ضمن ہائے میں امتیازیہ جدید صورت ہائے حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۲ء ایزاد کی گئی ہیں۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں جو فعل چند اجزاء سے مرکب ہو اور اُن اجزا کا ہر ایک جزو بنفسہٖ جرم ہو۔ تو مجرم کو اُن جرموں میں سے ایک جرم سے زیادہ کی سزا نہ دی جائے گی۔ بجز اس کے کہ ایسی سزا کا حکم بصراحت پایا جاوے۔ اور جدید مرتبہ ضمن حسب ایکٹ مسطورہ میں جب وہ امر موجب کسی قانون نافذ الوقت کی مختلف تعریفات میں داخل ہو۔ جس میں جرائم کی تعریفات یا سزائیں درج ہوں۔ اور جب کہ افعال میں چند صورت ہائے جرم کا اشتمال ہو کر مجموعتاً کوئی ایک جرم ہو جاوے۔ جیسا کہ ہر حصہ دفعہ ہذا کے ضمنہائے کی توضیح کرتے ہوئے بصراحت تمثیلات میں درج کیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری حکم سزا ان صورتوں میں کہ جب ایک ہی تجویز میں چند جرائم ثابت کئے جائیں تو اُس صورت میں ہمراہ دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند دفعہ ۲۳۵ ضابطہ مطالعہ طلب ہے۔

دفعہ ۳۵:۔ جب کسی شخص پر ایک ہی تجویز میں دو یا زیادہ جرائم ثابت کئے جائیں تو عدالت مجاز ہے کہ بہ تعمیت احکام دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند ایسے جرموں کی علت میں وہ متعدد سزائیں مجرم کے لئے تجویز کرے۔ جو جرائم مذکور کے لئے مقرر ہیں اور جس قدر ویسی عدالت کو عاید کرنے کا اختیار ہے۔ اور چاہیئے کہ ویسی سزائیں جب قید یا حبس بعبور دریائے شور کی قسم سے ہوں۔ یکے بعد دیگرے اُس ترتیب سے شروع کی جائیں جس کی عدالت ہدایت کرے۔ اِلّا جب کہ عدالت یہ ہدایت کرے کہ ویسی سزائیں ساتھ ساتھ ہوں۔"

(۳) جب افعال جن میں سے ایک یا ایک سے زیادہ کا مجموعہ فی نفسہ جرم ہے۔ سب کے سب مل کر کوئی اور جرم ہو جائیں تو عدالت مجوّز کسی ایک جرم منجملہ جرائم مصرحہ صدر کی پاداش میں اس پر عاید کر سکتی ہے۔"

شرح ضمن ہذا میں وہ جرائم بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں چند جرائم کے اشتمال سے ایک جرم بنتا ہے۔ مثلاً نقب زنی دفعہ ۴۵۷ میں مداخلت بیجا بخانہ و ۳۸۰ شامل ہیں۔ اور سرقہ بالجبر میں مزاحمت بیجا و حبس بیجا و تخویف مجرمانہ و استحصال بالجبر و ضرر شامل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ جرم ۳۹۲ بنتا ہے۔ اور کبھی دو ایک اجزا جرم کی کمی سے بھی سرقہ بالجبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً زید راہ رو جا رہا ہے کہ بکر نے اس کو روکا۔ اور دھمکا کر کہا۔ کہ جو کچھ مال اس کے پاس ہے دیدے۔ اور ایک ضرب لاٹھی بھی بکر کے مارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر مال نہیں دیگا۔ تو مار ڈالا جاویگا۔ بکر بخوف جو کچھ اس کے پاس۔ یور دنقد تھا۔ زید کو دیدیتا ہے۔ اس میں جملہ امور سطور کے شامل ہونے سے ایک جرم سنگین ۳۹۲ ہو گیا ہے۔ اور ہمچوں قسم علیحدہ کئے جانے کے قابل جرائم جو زیر دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند داخل ہوں۔ حسب دفعہ ہذا جداگانہ جرائم نہ ہوں گے۔

تمثیلات

(الف) زید نے لاٹھی سے پچاس ضرب بکر کے لگائیں تو اس صورت میں ممکن ہے کہ زید اس تمام زدوضرب سے اور ایک ضرب سے بھی جس سے وہ زدوکوب مرکب ہے بکر کو بالارادہ ضرر پہنچانے کا مجرم ہو۔ پس اگر زید ہر ایک ضرب کی پاداش میں سزا کے لائق ہوتا تو وہ پچاس برس تک قید ہو سکتا تھا۔ یعنی فی ضرب ایک برس تک مگر وہ تمام زدوکوب کی پاداش میں صرف ایک سزا کا مستوجب ہے۔

(ب) لیکن جب کہ زید بکر کو مار رہا ہو۔ خالد دست اندازی کرے اور زید خالد کو قصداً مارے۔ تو اس صورت میں چونکہ وہ ضرب جو خالد کو لگائی گئی ہے

ایک سے زیادہ جرموں کی تجویز

دفعہ ۲۳۵ ضابطہ۔ (۱) اگرچند سلسلہ وار افعال جو باہم ایسا تعلق رکھتے ہوں کہ وہ ایک ہی معاملہ ہوگئے ہوں۔ ایک ہی شخص سے ایک سے زیادہ جرائم سرزد ہوں تو جائز ہے۔ کہ ایک ہی تجویز کے وقت اُس پر ویسے ہر ایک جرم کا الزام عائد کیا جائے اور ہر ایک کی تجویز کی جائے۔

تمثیلات متعلقہ دفعہ تحتی (۱)

(الف) زید ایک شخص خالد کو جو حراست جائز میں تھا۔ چھڑا لے گیا۔ اور اُس کے چھڑانے میں ایک کنسٹبل ولید کو جس کی حراست میں خالد تھا۔ زید نے ضرر شدید پہنچایا۔ تو جائز ہے۔ کہ زید کی نسبت جرائم مصرحہ دفعات ۲۲۵ و ۳۳۳ تعزیرات ہند فرد قرار داد جرم لکھی جائے۔ اور احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

(ب) زید نے زنا کرنے کی نیت سے دن کے وقت ایک مکان میں نقب زنی کی۔ اور اُس مکان میں داخل ہو کر بکر کی زوجہ کے ساتھ زنا کیا۔ تو جائز ہے۔ کہ زید پر جرائم متعلقہ دفعات ۴۵۴ و ۴۹۷ تعزیرات ہند جُدا جُدا افراد قرار داد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

(ج) زید بندہ کو جو خالد کی زوجہ ہے۔ خالد کے پاس سے بایں ارادہ پھسلا لیگیا کہ اُس کے ساتھ زنا کرے۔ اور درحقیقت اُس کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوا۔ تو جائز ہے۔ کہ زید کی نسبت بابت جرائم متعلقہ دفعات ۴۹۷ و ۴۹۸ تعزیرات ہند جدا جدا افراد قرار داد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

اور ضابطہ فوجداری میں تحت ضمن ہائے تمثیلات۔ الف لغات ج بالتناسب مندرج ہیں۔ اُن کی تجویز جداگانہ ایک ہی وقت میں کرنا جائز ہے۔"

(۳) متسلسل احکام سزا کی صورت میں عدالت اس وجہ سے کہ ان جرائم متعدد کی سزائے مجموعی اس مقدار سزا سے زیادہ ہے۔ جس کے عائد کرنے کی عدالت موصوفہ بحالت ثبوت جرم واحد مجاز ہے۔ ضرور نہ ہوگا۔ کہ اس مقدار سزا سے زیادہ ہے جس کے عاید کرنے کی عدالت موصوفہ بحالت ثبوت جرم واحد مجاز ہے۔ ضرور نہ ہوگا۔ کہ مجرم کو عدالت بالاتر کے حضور میں تجویز مقدمہ کے لئے بھیجے۔ مگر شرط ہے۔

سزا کی میعاد و غایت

الف۔ کسی صورت میں ویسے شخص کی نسبت چودہ برس سے زیادہ میعاد کے لئے اخیر کا حکم صادر کرنا جائز ہوا۔

(ب) اگر مقدمہ کی تجویز اس مجسٹریٹ کے سوائے جو دفعہ ۳۴ کے بموجب عمل کرتا ہو۔ کسی اور مجسٹریٹ کی معرفت ہو۔ تو مجموعی سزا اس کی دو چند مقدار سے زیادہ نہ ہوگی۔ جو مجسٹریٹ اپنے معمولی اختیار کی رو سے عاید کر سکتا ہے۔

(۴) اپیل کی غرض کے لئے احکام سزائے مجموعی مسلسل جو اس دفعہ کے بموجب اس مقدمہ میں صادر ہوں جن میں متعدد جرائم ایک ہی تجویز میں ثابت کئے جائیں بمنزلہ حکم سزائے واحد متصور ہوں گے۔"

شرح اور دفعہ ۳۵ و ۳۴۵ ضابطہ فوجداری با متابع احکام دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند پڑھنی چاہئیں۔ اگرچہ زیر دفعہ ۳۴۵ ضابطہ چند جرائم کے متعلق متشرکہ تجویز کی جا سکتی ہے۔ لیکن تاہم حکم سزا کے اصدار کے وقت عدالتوں کو احکام دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اور ملزم پر دو جرائم کی فردِ جرائم جداگانہ مرتب کر کے حکم صادر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مجموعاً حکم دینا مناسب نہیں ہے اور یہ دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند دفعہ ۳۴۵ تحتی ۲ و ۳ سے متعلق ہوتی ہے۔ مگر ضمن ۱ دفعہ ۳۴۵ ضابطہ میں عدالت ہر ایک جرم کے متعلق حکم سزا علیحدہ علیحدہ صادر کر سکتی ہے۔ اور بصورت دیگر مجموعی سزا دہ ہونی چاہیئے۔ جو سنگین تر جرم کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور احکام دفعہ ۳۴۵ ضابطہ فوجداری حسب ذیل ہیں:"

فرداً فرداً جرم ہو۔ یا جرائم ہوں مگر جن کا مجموعہ ایک دوسرا جرم ہو کسی شخص سے سرزد ہوں۔ تو جو شخص ان افعال کا ماخوذ جائز ہے۔ کہ ایک ہی تجویز کے وقت اس پر ایسے جرم کا الزام عاید کیا جائے جو ایسے افعال سے مجموعاً پیدا ہوتا ہو۔ اور ویسے جرم کا الزام عاید کیا جائے۔ جو منجملہ ویسے افعال کے ایک یا ایک سے زیادہ سے پیدا ہو۔ اور ان کی تجویز کی جائے۔

(۴) کوئی عبارت دفعہ ہذا کی دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند کی مخل نہ ہوگی۔"

تمثیلات متعلقہ دفعہ تحتی (۳)

(م) زید نے بکر پر سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا اور اس ارتکاب کے وقت بالارادہ بکر کو ضرر پہنچایا تو جائز ہے۔ کہ زید کی نسبت بابت جرائم متعلقہ دفعات ۳۲۳ و ۳۹۲ و ۳۹۴ و ۳۵۳ تعزیرات ہند جدا جدا افراد قرار داد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

شرح دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری کے ضمن ۲ و ۳ مطابق ضمن ۲ و ۳ دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند ہیں اور ضابطہ فوجداری جز چند کہ عملاً قانون انشائی ہے جس کے مطابق قانون اصلی کی تعمیل کے لئے طریقہ کار روائی تبلایا گیا ہے۔ اس لئے دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری میں منسوخ نہائے مندرجہ پر عمل کیا جاتا ہے اور دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری کی تکمیل تمثیل (م) قابل فہم معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جب جرم دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوتا ہے۔ تو اس میں ۳۹۳ و ۳۹۲ کے اجزا مذکورہ مکمل ہوتا ہے جیسا کہ نقب زنی میں مداخلت بیجا بخانہ اور سرقہ قبل کہ جرم دفعہ ۴۵۶ تعزیرات ہند نتائج نو صوراً کمنشائے دفعہ ۱۷ ضمن ۳ و ۵ جرم دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور وہ اجزا جن سے یہ جرم مکمل ہوا ہے۔ بر آنانہ جرم نہیں ہوگا۔ گو بموجب ضمن ۴ دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند مانع نہ ہوتا درج کیا گیا ہے۔ لیکن تاہم قانونی نقطہ نگاہ سے تمثیل ہذا غور طلب ہے۔"

رولنگز آف مائیکورٹس ایک مقدمہ میں ایک شخص نے سرکاری ملازم بن کر استحصال بالجبر کیا تھا۔ اور یہ ارتکاب ایک ہی معاملہ میں ہوا تھا۔ عدالت مائیکورٹ الہ آباد نے تجویز ہوا۔ کہ اگر مجرم سرکاری ملازم

وہ جرم جو دو تعریفوں کے اندر آتے	(۲) اگر افعال مظہرہ ایسے جرم پر مشتمل ہوں

جو بموجب کسی ایسے قانون مجریہ وقت کی دو یا کئی تعریفات جداگانہ میں داخل ہو جیسیں جرائم کی تعریفات یا تعزیرات مرقوم ہوں۔ تو جو شخص ان افعال کا مرتکب ہو جائز ہے کہ ایک ہی تجویز کے وقت اُس پر ہر جرم منجملہ جرائم مذکور کا الزام عاید کیا جائے اور ہر ایک کی تجویز کی جائے۔

تمثیلات متعلقہ دفعہ سابقہ (۲)

(ط) زید نے بیجا طور پر خالد کو ایک سبیت مارا۔ تو جائز ہے کہ زید کی نسبت باب جرائم مصرحہ دفعات ۳۵۲ و ۳۲۳ تعزیرات ہند جدا جدا اقرار قرارداد جرم لکھی جائیں۔ اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

(ی) اناج کے چند مسروقہ بورے چھپا رکھنے کی غرض سے زید اور خالد کے حوالے کئے گئے۔ جن کو معلوم تھا کہ یہ مال مسروقہ ہے۔ بعد ازاں زید اور خالد نے مالا وہ ایک غلہ کے کہتہ کی تہ میں ان بوروں کے چھپانے میں ایک دوسرے کی مدد کی۔ تو جائز ہے کہ زید اور خالد کی نسبت باب جرائم دفعات ۴۱۱ و ۴۱۴ تعزیرات ہند جدا جدا اقرار قرارداد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم ثابت ہوں۔

ک:۔ ہندہ نے اپنے طفل کو بدیں علم راہ میں ڈال دیا۔ کہ اس فعل سے یہ احتمال ہو۔ کہ وہ اس طفل کی ہلاکت کا باعث ہوگی۔ اور طفل مذکور ویسے ڈال دینے کے سبب سے مرگیا۔ تو جائز ہے۔ کہ ہندہ کی نسبت حسب دفعہ ۳۱۷ و ۳۰۴ تعزیرات ہند جدا جدا افراد قرارداد جرم لکھی جائیں۔ اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

وہ افعال جو ایک جرم ہوں مگر اُن کا مجموعہ دوسرا جرم ہے	(۳) اگر چند افعال جن میں سے ایک یا ایک سے زیادہ

حکم سزا دفعہ ۳۲۴ منسوخ کیا گیا۔ اور سزا تحت دفعہ ۳۲۷ بحال رکھی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۴۰۰ سنہ ۱۹۲۷ء
۱۹۲۷ء۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء مدراس صفحہ ۹۷۰ ۔ ۵۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۶۵۲

مبصرہ ۱ ایک مقدمہ میں ملزمان مجرم دفعہ ۳۲۵ بانضمام دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند علیحدہ علیحدہ سزایاب ہوئے تھے۔ کلکتہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پر حکم سزا ۳۲۴ تعزیرات ہند منسوخ کیا۔ اور حکم سزا دفعہ ۳۲۵ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند بحال رکھا۔ حالانکہ ملزمان کا حکم بحال رکھا اور قصور ثابت کیا گیا کہ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کے خلاف حکم دیا گیا تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۴۰۰ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۶۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۹۰۱ ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۰۰ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۲۷۷ ۔ ۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۶۲ ۔ ۳ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۳۲

(۶) جب بہ سلسلہ کسی فعل کے ہر دو جرم اسی قانون کے مطابق وقوع میں آئیں توجہ الگ الگ طور سے احکام سزا صادر کئے جا سکتے ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۱ ۔ پٹنہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۳ ۔ الاہ آباد صفحہ ۳۴۰ ۔ انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۳۳۴ ۔ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۳۷۳۔

(۷) ایک شخص کے کھیت پر مویشی (نقصان جو مویشی چرا رہے تھے مالک کھیت نے مویشیان کو گھیر کر پھاٹک میں لے جا رہا تھا۔ مگر ملزمان مویشی چھوڑا لے گئے تھے جس پر ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۴۳ و بدفعہ ۲۴ قانون پھاٹک مویشی سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ پٹنہ نے قرار دیا کہ مختلف جرائم کے واقعہ ہونے پر اسی قانون کے مختلف جرائم میں سزا دی جا سکتی ہے۔ کہ مختلف دفعات مختلف قانون کی صورت متعلق ہوتی ہے۔ اور جرم دفعہ ۲۴ کیٹل پھاٹک مویشی بے داخلت یا نقصان حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ مویشی فعل سے ثابت ہونا چاہیئے۔ اور ۱۸ کریمنل لاجرنل صفحہ ۳۰۰ ۔ ۱ پنجاب لاجرنل صفحہ ۳۰۳ ۔ ۱ پنجاب لاء ریکارڈ صفحہ ۳۴۰ ۔ دو لنگر کی پہرہ دی کرتے ہوئے بوقت جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کی سزا بحال رکھی گئی اور کم سزا دفعہ ۳۴ پھاٹک مویشی منسوخ کیا گیا۔ اور نمبر ۲ میں قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۴ ایکٹ عبارات عامہ بھی اسی اصول پر مبنی ہے۔ اور دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند کا منشا بھی اسی قانون کے مختلف ارتکاب جرم میں مختلف دی جانی تاکید کی گئی ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۷ ۔ انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۵ ۔

(۸) ایک مقدمہ میں مسمیان پلٹو و سرجو پتال و برسنگھ ملزمان کو مجسٹریٹ نے بجرم دفعات ۳۴۷ و ۳۲۵ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند علیحدہ علیحدہ جرائم میں سزا دی تھی جو عدالت سشن نے حکم مجسٹریٹ بحال رکھا تھا۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اس

نہ بنتا۔ تو فعل استحصال بالجبر نہ کر سکتا تھا۔ اور فقرات اوّل و دوم دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہیں۔ اور نہ فقرہ سوم اس سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ الفاظ "چند اجزا سے مرکب ہو" متعلق تعریف جرائم مندرجہ مجموعہ ہذا کے ہیں۔ مقدمہ کی شہادت سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ اور سرکاری ملازم تھا۔ حسب تعریف دفعہ ۷۰ کوئی جزو اصلی استحصال بالجبر دفعہ ۳۴۳ کے نہیں ہے اور اس مقدمہ میں جبر دفعہ ۷۰ جرم استحصال بالجبر سے قبل مکمل ہو چکا تھا۔ اس لئے احکام سزا جداگانہ بابت ہر جرم کے خلاف قانون نہیں ہیں۔ انڈین رپورٹر الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸ ۔ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷

(۲) سکہ تلبیس کرنا اور آلات و سامان تلبیس سکہ کی غرض سے پاس رکھنا ایک ہی معاملہ کا جزو ہیں۔ اس لئے احکام سزا دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند صادر کرنا خلاف قانون ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۲۳۶۔ انڈین کیسز جلد ۷۱ صفحہ ۷۰۰۔ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۷۲۔

(۳) زید نے بارادہ سرقہ بوقت شب بکر کے دکان میں نقب لگایا۔ اور مکان کے اندر اسکو ضرب خطرناک سر پر لگائی جو مہلک تھی۔ مگر مضروب ہلاک نہیں ہوا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۷ و ۳۵۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے ہر دو جرائم میں جداگانہ ملزم کو سزائیں دیں۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ گو حکم سزا قانوناً نقب زنی صحیح ہے۔ لیکن ہمچوں قسم طریق سے احکام سزا علیحدہ علیحدہ صادر کرنا جائز نہیں ہیں۔ اور حکم سزا دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند بحال رکھکر حکم سزا دفعہ ۳۵۴ تعزیرات ہند منسوخ کیا کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۸ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۴۵۔

(۴) مسمی غلام محمد ایک لڑکی کو بھگا لے گیا۔ اور ایک مکان میں اس کو منتقل کر کے رات کو اس کو ہلاکت کا خوف دے کر اس سے زنا بالجبر کیا۔ ملزم کو دیگر دفعہ ۳۶۶ و ۳۷۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۳۶۶ تعزیرات ہند اس وقت ختم ہو چکا تھا جب کہ لڑکی لیجائی جا چکی تھی۔ اور دوسرا جرم ۳۷۶ کا علیحدہ ارتکاب ہوا ہے۔ ہر دو اجزا و جرائم جداگانہ ہیں۔ اس لئے اپیل ملزم ڈسمس کیا اور حکم عدالت ششن مجرم دفعہ ۳۶۶ تعزیرات ہند سات سال و بدفعہ ۳۷۶ چار سال بحال رکھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۶ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۸۸۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۴۴۳۔ ۷ لاہور صفحہ ۴۸۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۸۰۲۔

(۵) ایک مقدمہ بلوہ میں چند اشخاص کو مضروب پہنچا تھا۔ مجسٹریٹ درجہ اوّل نے بدفعہ ۳۲۴ و ۳۲۳ تعزیرات ہند علیحدہ علیحدہ حکم سزا صادر کیا۔ جس کا اپیل ششن کورٹ سے ڈسمس کیا گیا ملزمان نے ہائیکورٹ مدراس میں اپیل کیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ جرم بلوہ اس وقت مکمل ہوا ہے۔ جب کہ جبر و سختی عمل میں آیا ہے۔ اس لئے

اور جیون سنگھ ڈانگ لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور سمی لابھ سنگھ نے سماۃ سے زنا بالجبر کیا تھا جس کی تفتیش انسپکٹر یوئیس نے کی اور بدفعات ۴۵۸ و ۳۷۶ تعزیرات ہند میں جداگانہ طور سے سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ حکم سزا جداگانہ طور سے زیر دفعات ۳۷۶ و ۴۵۸ تعزیرات ہند صادر کرنا خلاف قانون نہیں ہے۔ کیونکہ ہر دو جرائم ایک ہی معاملہ کے جزو نہیں ہیں۔ کہ جرم دفعہ ۴۵۸ تعزیرات ہند اسوقت مکمل ہو گیا تھا۔ جب کہ ضرر یا مزاحمت بیجا یا حملہ کی تعریف کی تیاری کر کے نقب زنی وقت کا کا ارتکاب کیا جا چکا تھا۔ اور اس کے بعد دوسرا جرم دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور وہ جرائم میں ۱۲ سال قید سخت سنگین نہیں ہے۔ حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۷۷۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۷۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۹۱ — ۶ لاہور لاجرنل صفحہ ۱۱۱۔

(۱۳) ایک شخص نے جلیٹو اسمبلی ہال میں اس وقت جب کہ پریذیڈنٹ سنیٹی بل پبلک (Public Safety Bill) کے متعلق بطور اعلان کھڑے تھے ملزم نے ایک بم پھینکا تھا جس کے خلاف زیر دفعہ ۳ ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۰۸ء پبلک سیفٹی ایکٹ جانے والے مادے۔ اور بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند الزام لگایا جا کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب ایک جرم کا ارتکاب بذریعہ ایک فعل کے دو مختلف قانون میں قابل سزا ہو۔ تو محض ایک سزا قانوناً دی جانی چاہیئے۔ اور سشن جج نے ملزم کو جس دوام عبور دریائے شور کی سزا کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ بھگت سنگھ ملزم کی سزا حبس دوام عبور دریائے شور قائم رکھی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۳۹۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۶۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۲۶۶ — ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۳

(۱۴) جب کہ تکمیل عام مقصد یا پنچ سے زاید اشخاص ایک سے زائد ضرر پہنچا دیں۔ تو زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند جداگانہ احکام سزا صادر کئے جانے قانوناً جائز ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۴ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۲۰۴ سنہ ۱۹۳۳ء لاجرنل صفحہ ۱۱۷۸ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۴۱۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۸۱۹۔

(۱۵) جداگانہ احکام سزا زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ بشمول دفعہ ۴۹ تعزیرات ہند صادر کرنا حسب منشاء دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند قانوناً جائز نہیں ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۱۴۱۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۵۔ انڈیا سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۷۵۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۶۰۶ —

مقدمہ میں ملزمان کو بھی ضرر شدید پہنچا ہے۔ اس لئے جداگانہ حکم سزا بدفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند صادر کرنا خلاف قانون ہے۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم سزا جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۔ انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۲۷۷۔ ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۱۴۶۔

(۹) جرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند میں جداگانہ احکام سزا کا صادر کرنا خلاف قانون نہیں ہے۔ لیکن حکم سزا بحالات واقعات مقدمہ سخت نہیں ہونا چاہیئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۴۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۳۷۔ ۲ پٹنہ لاٹائمس صفحہ ۵۴۹

(۱۰) ایک مقدمہ میں ۱۵ ملزمان جنہوں نے ضرر و ضرر شدید فریق مقابل یا رلی کو پہنچایا تھا جسکو زیر دفعہ ۱۴۸ و ۳۲۶ و ۳۲۴ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور سشن کورٹ سے حکم سزا قائم رہا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے جبکہ فرد قرار داد جرم میں خلاف قانون مجمع ز جائز کا بغرض مشترک عام مقصد کی تکمیل میں معمولی حملہ کا ارتکاب کیا ہے لیکن جب کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے بغرض ضرر یا ضرر شدید یا ہلاکت کا ذریعہ ہو۔ تو اسوقت دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی۔ اور حکم سزا جرائم دفعات ۱۴۸ و ۳۲۴، ۳۲۶ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند خلاف قانون نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۲۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۸۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۳۲۳۔ ۲ پٹنہ لاٹائمس صفحہ ۳۱۶۔

(۱۱) ایک شخص مسمی لالو کو حراست پولیس سے چند اشخاص متعلقین چھوڑا کر لے گئے تھے جن کے خلاف جرم دفعہ ۲۲۵ و ۱۴۷ تعزیرات ہند میں حکم دیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ بملحوظی احکام دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند و دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری یہ جرائم امتیازیہ جداگانہ صورت نہیں رکھتے ہیں مسمی لالو محسور کو چھڑانا مقصود تھا جس کو حراست قانونی سے چھڑایا گیا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ محض جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند ہے۔ اور بصورت واقعات ۱۴۷ تعزیرات ہند جداگانہ جرم نہیں ہے۔ اسلئے ہر دو جرائم کی سزا ساتھ ساتھ بھگتائی جاویں کرمینل لاجرنل جلد ۴۲ صفحہ ۸۵۱۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۱۰۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء کلکتہ صفحہ ۴۰۸۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۱۰۴۳۔

(۱۲) مسمات الیشر کور مع اپنے دو بچوں کے گھر میں رات کو سو رہی تھی۔ اور شوہر ہرش اپنے والدین کے پاس دوسرے مقام پر گیا ہوا تھا۔ نصف شب کو مسمی لابھو سنگھ مع حیوان۔ منکہ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہو گئے۔

(۲۱) دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری کے احکام کے بموجب تعداد سزا محدود رکھی جاتی ہے۔ ایک عدالت میں ملزم نے دو جرائم کا ارتکاب بدفعہ ۳۷ اور دوسرا بدفعہ ۳۰۔ اکسائز ایکٹ کیا تھا۔ اور ہر دو جرائم کی فردات اس کے خلاف مرتب کی گئی تھیں۔ مگر مجسٹریٹ نے ملزم کو مجرم دفعہ ۳۰ ایکٹ مذکور سزا دی اور دوسرے جرم بدفعہ ۳۷ ایکٹ میں اس حکم سزا نہیں دیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند ہر دو صورتہائے جرم کے اجزا میں لاگو نہ ہووے۔ تو عدالت کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ ایک جرم کی سزا کو نظر انداز کرے۔ اور ایک جرم میں حکم سزا صادر کردے۔ اور اس صورت میں جب کہ چند جرائم کا ارتکاب ہو اور جداگانہ احکامات قانونی صادر کئے جاسکتے ہوں۔ تو ہر ایک جرم کی سزا ملزم کو علیحدہ علیحدہ دی جایا کرے۔ اور مجموعی سزا۔ اور میعاد سزا دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری سے متجاوز نہ ہووے۔ اور ملزم کو بدفعہ ۳۷ اکسائز ایکٹ بحوالہ مقدمات سرکار والا بنام وزیر خاں و سرکار والا بنام ادا۔ ملزم کو بدفعہ ۳۷ دو روپیہ جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ ایک مہینہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ اور بدفعہ ۳۰ اکسائز ایکٹ جسقدر سزا ملزم بھگت چکا تھا۔ اس پر اکتفا کر کے آئندہ رہا کیا تھا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۶۰ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۷۵۱۔

(۲۲) ایک شخص کے خلاف جرم دفعہ ۴۳ ضمن ۱ و ۸ کا اشیاء مسکرہ باہر سے لانے۔ اور باہر بھیجنے کا لگایا گیا تھا۔ اور بچوں قسم اشیاء مسکرہ اپنے قبضہ میں بطور کاروبار سلسلہ تجارت رکھتا تھا۔ مجسٹریٹ مجوز نے مجموعی سزا ملزم کو جب دفعہ ۴۳ ضمن ۱ بموجب بمبئی آبکاری ایکٹ سنہ ۱۸۷۸ء دی تھی۔ دفعہ ۴۳ کے ضمن ۸ کو نظر انداز کیا تھا۔ عدالت سے حکم سزا مجسٹریٹ درجہ اول منسوخ کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ بمبئی کے اپیل پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۴۳ کا ضمن ۱ و ضمن ۸ دو مختلف جرم ہیں ضمن ۱ دفعہ ۴۳ میں اشیاء مسکرہ باہر سے لانا اور باہر بھیجنا جرم ہے۔ اور ضمن ۸ دفعہ ۴۳ ایکٹ آبکاری بطور تجارت قبضہ میں اشیاء مسکرہ کا رکھکر کاروبار تجارتی شراب تاڑی و دیگر اشیا کرنا جرم ہے۔ اور دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند عارضی نہیں ہے۔ اس لئے ہمنظوری اپیل حکم دیا۔ کہ زیر دفعہ ۴۳ ایکٹ آبکاری بمبئی ضمن ۱ ملزم کو ۱۲۵ روپیہ روپیہ جرمانہ جو مجسٹریٹ درجہ اول نے کیا تھا۔ قائم کیا جاوے۔ اور زیر ضمن ۸ دفعہ مذکور ملزم پر ایک روپیہ جرمانہ کیا جاوے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۴ بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۳۹۹۔ ۷ رولنگز بمبئی صفحہ ۵۱۰۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۰۲۔

(۱۶) جبکہ مجرمان پر دفعات جرم جو قتل کے مرتکب ہوئے ہوں۔ تو ایسا معاملہ حسب منشاء دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند جداگانہ طور پر زیر دفعات میں سزا کے لائق ہے۔ اور ہر ایک جرم میں ہر دو مجرم کی ذمہ واری علیحدہ علیحدہ عائد کی جاوے گی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۹۰ ۔ انڈین کیسز جلد ۳۲ صفحہ ۲۴۷۔ انڈیا ہفتہ وار ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۵۷۰ سنہ ۱۹۲۲ء ایل کیس صفحہ ۶۰۲ ۔ ۳۵ کیس۔ بلکی نوٹ صفحہ ۱۸۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۴۳۔

(۱۷) حکم سنہ [illegible] تعزیرات ہند کا [illegible] قانوناً جائز ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس کرمینل کیسز صفحہ [illegible] ۔ مدراس ۔ بلکی صفحہ ۲۵۰ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس بلکی نوٹ صفحہ ۲۵ ۔ ۴۶ مدراس لاجرنل صفحہ [illegible] کرمینل لاجرنل صفحہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ [illegible] سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۱۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۳۲۰۔

(۱۸) مرقومہ کے علاوہ عدالت سٹی مجسٹریٹ [illegible] سنہ ۱۹۳۳ء مدراس دفعہ ۱۹ اور جرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند کی طرف [illegible] اور ۳۲۴ تعزیرات ہند دوسری طرف جداگانہ طور احکام سزا کا صادر کیا [illegible] سزا دی گئی جداگانہ طور احکام سزا سب تھے لیکن مجموعہ بحیثیت مجرمی [illegible] دفعہ ۳۲۴ بسبط وجہ دہی مانع ہے کیونکہ شرائط دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند قابل ملاحظہ ہیں۔ کیس نمبر ۱۲۲۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۳۰۸ ۔ ۶۶ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۲ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۹۳ آل لاہور رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ [illegible] سنہ ۱۹۳۳ء مدراس بلکی نوٹ صفحہ ۸ ۔ ۳۹ لاء بلکی ۵۶۶ ۵۷ مدراس صفحہ ۳۴۶ ۔ ۵۰ ۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۷۷ ۔ ۵۷ مدراس صفحہ ۶۳۳ ۔ ۱۵۰

(۱۹) دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند خفیہ سخت سزا کے صدور سے روکتی ہے۔ بمقابلہ اس حکم کے جو عدالت ایک مجرم کی پاداش میں صادر کر سکتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جب ملزم مختلف جرائم کا مرتکب ہو۔ اس کو مختلف سزائیں نہ دی جائیں ۔ ۱۲۰ مسور لاجرنل صفحہ ۸ ۳۹ سنہ ۱۹۳۵ء ۳۹ مسور ہائیکورٹ رولز صفحہ ۵۱۲ سنہ ۱۹۳۵ء۔

(۲۰) جب کہ جرمانہ حسب منشاء دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند وصول طلب نہ ہو۔ تو عدم ادائے جرمانہ میں حکم سزا دینا مناسب نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۱ ۔ ۳۷ پنجاب لا رپورٹ

تو جائز ہے۔ کہ اُس پر سرقہ اور مال مسروقہ کے لینے اور خیانت مجرمانہ اور دغا کا الزام فرد قرارداد جرم میں لگایا جائے۔ اور جب صورت متذکرہ دفعہ ۲۳۶ ضابطہ فوجداری کسی اور جرم کا ملزم مرتکب معلوم ہووے۔ تو بمنشائے دفعہ ۲۳۷ ضابطہ فوجداری ملزم پر وہی جرم ثابت کیا جاوے۔ مگر فرد قرارداد جرم میں اُس جرم کا الزام نہ لگایا گیا ہووے۔ اور اگر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ جو چند اجزا کا مجموعہ ہو۔ اور ان میں سے صرف چند اجزا بالاشتمال ایک جرم صغیرہ مکمل کرتے ہوں۔ تو جائز ہے۔ کہ بمنشائے دفعہ ۲۳۸ ضابطہ فوجداری ملزم پر جرم صغیرہ ثابت قرار دیا جاوے۔ گو اس پر فرد جرم میں وہ الزام نہ لگایا گیا ہو۔ اور جب کبھی کسی مقدمہ میں واقعات سے ارتکاب جرم کی بابت شبہ ہو۔ تو وہاں ملزم کو بری کرنا چاہیئے۔ ورنہ ثابت شدہ واقعات سے جو صورت خفیف جرم برخلاف ملزم ثابت ہوتی ہو۔ تو حسب منشاء دفعہ ہذا اُس جرم خفیف میں ملزم کو سزا دی جاوے۔ اور بصورت دیگر بصراحت صدر عمل کیا جاوے گا۔

قید تنہائی **دفعہ ۷۳**:۔ جب کسی شخص پر کوئی ایسا جرم ثابت ہو۔ جسکی پاداش میں اس مجموعہ کی رُو سے عدالت کو قید سخت کی سزا کے حکم دینے کا اختیار ہو۔ تو عدالت اپنے حکم سزا میں یہ حکم دینے کی مجاز ہوگی۔ کہ مجرم قید مجوزہ کی میعاد سے کسی ایک عرصہ تک یا چند عرصوں تک جس کی کُل مدت تین مہینے سے زائد نہ ہو۔ شرح ذیل کے مطابق تنہا قید رہے۔ یعنی۔

(۱) اگر قید کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔ تو قید تنہائی ایک مہینے سے زیادہ نہ ہوگی۔

(۲) اگر قید کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ ہو اور ایک برس سے زیادہ نہ ہو۔ تو قید تنہائی دو مہینے سے زیادہ نہ ہوگی۔

(۳) اگر قید کی میعاد ایک برس سے زیادہ ہو۔ تو قید تنہائی تین مہینے سے زیادہ نہ ہوگی۔ .....

(۲۴۳) دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند میں اس امر کی روک کی گئی ہے۔ کہ مشتبہ واقعات جن سے فی نفسہ ہر ایک جرم ہوتا ہے۔ اس کی پاداش میں بجائے اس حکم سزا کے جو قانوناً عدالت کو نافذ کرنا چاہیئے سخت حکم نہ دے لیکن جب مختلف جرائم ان احوال سے پیدا ہوں۔ تو مختلف جرائم میں مختلف سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ ۲ ایسٹ لا جرنل صفحہ ۳۹۸۔ ۵ مدراس ہائیکورٹ رولنگ صفحہ ۹۰۲۔

اس شخص کی سزا جو قید برسوں سے ایک کا مجرم پایا جاوے جب کہ فیصلہ میں اس بات کا شبہ مذکور ہو۔ کہ وہ کس جرم کا مجرم ہے۔

دفعہ ۷۲:۔ ہر حال میں جہاں یہ تجویز قرار پائے۔ کہ کئی جرموں میں سے جن کی تصریح فیصلہ میں ہو کسی ایک جرم کا کوئی شخص مجرم ہوا ہے۔ مگر اس کا شبہ رہ جائے۔ کہ وہ شخص ان جرموں میں سے کون سے جرم کا مجرم ہے۔ تو مجرم کو اس جرم کی پاداش میں سزا دی جائے گی جس کے لئے کم سے کم سزا مقرر کی گئی ہے بشرطیکہ ان سب جرموں کے لئے ایک ہی سزا مقرر نہ کی گئی ہو۔

شرح

دفعہ ہذا میں یہ قانون مقرر کیا گیا ہے۔ کہ جب مسدمہ کے واقعات ثابت شدہ سے یہ امر مشتبہ ہو کہ واقعات مشتبہ سے کونسا جرم متعلق ہوگا۔ تو عدالت کو چاہیئے کہ اشتباہ کو صاف کر کے بمنشائے دفعہ ۳۶۷ ضمن ۳ ضابطہ فوجداری رائے علی السبیل البدلیت صادر کرے۔ اصولاً مدعا واضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جب واقعات ثابت شدہ پر ملزم کی مجرمیت میں اشتباہ نہ ہو۔ اور محض یہ امر مشتبہ ہو۔ کہ واقعات مشتبہ پر کس دفعہ کا مجرم ہے۔ تو ایسی صورت میں بمنشائے دفعہ ۳۶۷ ضابطہ فوجداری مرتکب فرد قرار دادہ جرم میں جملہ جرائم یا ان میں سے کسی جرم کے۔ ارتکاب کا الزام لگایا جائے اور ویسے الزامات کی کسی تعداد کی تجویزیں ایک ساتھ ہو سکتی ہوں۔ یا جرائم مذکورہ میں سے کسی ایک جرم کا الزام علی السبیل البدل اس کے ذمہ قائم ہو سکتا ہے۔ مثلاً زید پر ایسے فعل کا ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔ جو سرقہ یا مال مسروقہ کے لینے یا خیانت مجرمانہ یا دغا کے جرم کے درجہ کو پہونچ سکتا ہو۔

(۴) جب کبھی ملزم کی تجویز مختلف جرائم میں ہو۔ اور ہر ایک جرم میں حکم سزائے قید صادر کیا گیا ہو تو حکم سزا ساتھ ساتھ بھگتنے کا تعین یا جائے گا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۶

(۵) اور زیر دفعہ ۷۳ حکم تنہائی صادر کرنے کے لئے حکم سزائے قید سخت ہونا چاہیئے۔ اور جہاں اصلی حکم سزا دو حصوں حکم سزائے قید سخت میں بشمول قید تنہائی صادر کیا گیا ہو۔ تو یہ امر خلاف قانون ہوگا۔ کہ حکم سزا کے بعد دیگرے بھگتایا جاوے۔ اور وہ حکم قید تنہائی ساتھ ساتھ بھگتایا جاوے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۶

(۶) اور متعدد احکام سزا میں قید تنہائی کا صادر کرنا منشائے دفعہ ۷۳ کے خلاف ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۵۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۱۹۷۔ جلد ۱ رنگون۔ صفحہ ۳۰۶۔ ۲ برما لاجرنل صفحہ ۹۲۔

(۷) زیر دفعہ ۷۳ حکم سزا قید تنہائی تین ماہ سے زائد صادر نہ کیا جائیگا۔ گو جداگانہ احکامات سزا ہوں۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۰۳۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۲۴۔ انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۸۱۷۔

(۸) بہ مد ادخال ضمانت ۱۰۰ ضابطہ ملزم کو قید تنہائی نہیں دی جا سکتی ہے سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد لاجرنل صفحہ ۷۷۶ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۷۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۴۷۲۔ ۵ لا رپورٹ الہ آباد آل کرمینل صفحہ ۴۷۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۰۶۔ ۲۸ کرمینل لاجرنل صفحہ ۵۳۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۳۴۲۔

(۹) قید تنہائی تین ماہ سے زائد نہیں دی جا سکتی ہے۔ لیکن مختلف جرائم کے جداگانہ احکام سزا صادر کئے جا سکتے ہیں۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۰۳۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۲۴۔ انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۸۱۷

(۱۰) زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ ضمانت نیک چلنی کے عدم ادخال پر ملزم کو قید تنہائی کا مجسٹریٹ درجہ اول نے بمنظور دو سال قید ادخال ضمانت کے صادر کیا۔ جو عدالت ششن سے بحال رہا۔ چنانچہ نگرانی ملزم پر ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۷۳ تعزیرات ہند جرائم مجموعہ تعزیرات ہند سے متعلق ہے۔ نہ کہ کسی اور قانونی حکم سے متعلق ہے۔ تا وقتیکہ بالتصریح حکم قانون نہ ہو۔ اس لئے حکم سزا قید تنہائی منسوخ کیا گیا۔ اور حکم ضمانت قائم رکھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۴۳ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۴۷۲۔ ۸ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۴۷۔ آل انڈیا کرمینل رولنگ صفحہ ۵۱۶۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۳۴۲۔

شرح ۔ فقہ ہذا میں قید تنہائی کا حکم مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت جرائم میں دیا جا سکتا ہے جب کہ حکم سزا میں مجرم کو قید سخت کیا جاوے ۔ اور منجملہ اس قید سخت کے یہ تناسب صدر حکم قید تنہائی اصل حکم سزا کا جزو ہوگا ۔ اور یہ حکم قید تنہائی جرائم مجموعہ تعزیرات ہند (عام اس سے کہ وہ بتجویز سشر سری باب ۲۲ ضابطہ فوجداری جرائم تعزیرات ہند عمل میں لائی گئی ہو) کی پاداش میں ہی دیا جاتا ہے ۔ اور حسب دفعہ ۷۴ ۲ ضابطہ ایک ہی وقت میں چند جرائم مجموعہ ہذا میں حکم دیا جاوے ۔ تو ملزم کی نسبت حکم قید تنہائی تین ماہ سے متجاوز پسند نہیں کیا گیا ہے ۔ اور یہ حکم قید تنہائی قانون مختصر الامر یا مقام کے اثبات جرم پر نہیں دیا جا سکتا ہے ۔

اصول یہ امر مسلمہ ہے کہ قانون فطرت کے لحاظ سے ہر ایک انسان طبعاً اپنے ہمجنسوں میں مل جل کر رہنا بمقابلہ تنہا رہنے کے زیادہ پسند کرتا ہے جس میں وہ دیگر اشخاص کے ہمراہ رہنے و گفت و شنید کرنے سے اپنے خیالات کے اظہار و سماعت واقعات سے تکلیف کا احساس کم کرتا ہے اور اس لئے باہم تبادلہ خیالات سے ایام گذاری کر لیتا ہے لیکن قید تنہائی میں طبعی تحریک انسانی اور تخیلات دماغی قوت ادراک انسانی کے معقود رہنے سے نظام قوائے جسمانی کی سخت تنزل و پیچیدگی سے مجرم نہایت پراگندہ و پریشان رہتا ہے ۔ اس لئے یہ سزا قید تنہائی بمنجملہ قید سخت کے دی جاتی ہے تاکہ اس کا احساس بدرجۂ اتم مجرم کو حاصل رہے ۔ اور وہ ارتکاب جرائم سے مجتنب رہے ۔ اور دوسروں کو بھی عبرت حاصل ہووے ۔

رولنگر آف ہائیکورٹس بمقدمہ مہاراج بنام شہنشاہ ہند ملزم شمس بیگ حرت سزا نے ملزم کی نسبت ایک ہی تجویز کے وقت دو جرائم دفعات ۴۱۱ و ۴۷۹ تعزیرات ہند میں چار ماہ قید تنہائی علاوہ قید سخت کا حکم صادر کیا تھا ۔ مگر ہائیکورٹ لاہور نے ایک ماہ کی سزا قید منسوخ کی جا کر تین ماہ قید بحال رکھی ۔ اور قرار دیا گیا کہ تین ماہ قید تنہائی سے زائد ایک ہی ملزم کو نہیں دی جاتی ہے پنجاب ریکارڈ ۳۲ سنہ ۱۹۰۵ء ۔

(۲) دو قید تنہائی کا حکم قانون مختصر الامر و مختصر المقام میں صادر نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۶۶۷ ۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۱۸۴ ۔

(۳) حکم قید تنہائی ایکٹ جرائم پیشہ کے ارتکاب جرم پر صادر نہیں کیا جائیگا ۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۵۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۳۱۹ ۔ ۴۶ الہ آباد صفحہ ۱۱۴ ۔ ۲۱ آل لاجرنل صفحہ ۹۱۴ ۔ ۵ لا رپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۱۹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۴۱

سزا کا اضافہ بلحاظ بعض جرائم کے تحت باب ۱۲ یا باب ۱۷ بعد ثبوت جرم سابق کے

دفعہ ۷۵:۔ (الف) اگر کسی شخص پر برٹش انڈیا کی کسی عدالت میں کوئی ایسا جرم ثابت ہو چکا ہو جس کی پاداش میں اس مجموعہ کے باب ۱۲ یا باب ۱۷ کے بموجب دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی تین برس یا زیادہ کی قید مقرر ہے، یا

(ب) اگر کسی والی ملک یا ریاست ہندوستانی کی عدالت میں جسکو نواب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ نے خاص یا عام طور پر اختیارات دئے ہوں شخص مذکور پر کوئی ایسا جرم ثابت ہو چکا ہو جس کی پاداش میں اس کو جرم مذکور کی نسبت باب ہائے مذکور مجموعہ ہذا کی رو سے اتنی ہی اور اسی قسم کی قید کا حکم ہوتا۔ اگر اس کا وقوع برٹش انڈیا میں ہوتا۔ اور وہ شخص پھر کسی ایسے جرم کا مرتکب ہو جس کی پاداش میں کسی باب متذکرہ صدر کی رو سے اتنی ہی اور اسی قسم کی قید مقرر ہے۔ تو ہر نئے جرم کی پاداش میں شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے"

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ سابقہ کے بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۰ء ترمیم کی گئی ہے۔ اور دفعہ ہذا میں جرائم باب ۱۲ معہ دفعات ۲۳۰ لغایت ۲۶۳ (الف) اور باب ۱۷ میں دفعات ۳۷۹ لغایت ۴۶۲ تعزیرات ہند دفعہ ۷۵ کی مندرج ہیں لیکن منجملہ باب ۱۲

حد قید تنہائی

دفعہ ۴۷:۔ قید تنہائی کے حکم کی تعمیل میں قید کی میعاد کسی حال میں ایک مرتبہ چودہ روز سے زیادہ نہ ہوگی اور قید تنہائی کی دو میعادوں کے درمیان کا عرصہ میعاد مذکور کی مدت سے کم نہ ہوگا۔ اور جب کہ قید مجوزہ کی میعاد تین مہینہ سے زیادہ ہو۔ تو کل قید مجوزہ میں سے کسی ایک مہینے میں قید تنہائی سات روز سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور قید تنہائی کی دو میعادوں کے درمیان کا عرصہ میعاد مذکور کی مدت سے کم نہ ہوگا۔

اصول

دفعہ ہذا میں قید تنہائی کا وقفہ بلحاظ تحفظ صحت جسمانی مجرم وضع کیا گیا ہے تاکہ مسلسل بھگتاؤ دشوار گذار قید تنہائی سے کسی قوائے جسمانی میں نقص ناقابل اصلاح واقع نہ ہو جاوے۔ اس لئے نہ بھگتا قید تنہائی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کے لئے دفعہ ہذا میں شرط کی گئی ہے۔ تاکہ نہایت دمنع قانون پر بطریق احسن عمل درآمد رہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں قید تنہائی کا وقفہ زیادہ سے زیادہ ایک دفعہ میں چودہ یوم مقرر کیا گیا ہے۔ اور جب قید تنہائی ایک ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ تو قید تنہائی سات یوم سے زیادہ نہ بھگتائی جاوے گی۔ اور جب مجرم سات یوم قید تنہائی بھگت لیوے۔ تو قید سخت بھگتائی جاوے گی۔ اور اس طرح سے وقفہ دے کر یکے بعد دیگرے قید مجوزہ مجرم سے باری باری پوری کرائی جاوے گی۔ اور علے ہذا جب حکم سزا انتہائی قید تنہائی تین ماہ منجملہ قید سخت کے صادر ہوا ہو۔ تو زیادہ سے زیادہ وقفہ قید چودہ یوم بہ ترتیب مبینہ مسطور مجرم کو دیا جائے گا۔

اور قید تنہائی کسی مجرم کو اس وقت تک نہیں بھگتائی جاوے گی۔ تا وقتیکہ حسب فقرہ ۱۲۵ ضمن ۲ دستور العمل جیل خانجات پنجاب میڈیکل افسر تصدیق نہ کرے۔ کہ قیدی قید تنہائی بھگتنے کے قابل اور دوران قید تنہائی بھگتنے کے بموجب ضمن ۲ فقرہ مذکور میڈیکل افسر قیدی کا روزانہ معائنہ کیا کرے گا۔ تاکہ قیدی کی صحت جسمانی دیکھی جاتی رہے۔"

دفعہ ہذا حکم سزا صادر کیا جاوے ۔ اپنے حکم فیصلہ میں بعد مخلصی قید مناسب تعداد ایام ایک سال یا دو یا تین سال تک زیر نگرانی پولیس رہنے کا حکم دیا جاوے ۔ اور اس سے پولیس کو اطلاع دی جایا کرے ۔

اصول مدعا وضع دفعہ ہذا یہ ہے ۔ کہ جو ملزمان بچوں قسم جرائم باب ہائے محولہ صدر میں ایکدفعہ سزایاب ہو کر عبرت حاصل نہیں کرتے ہیں ۔ اور ان کا میلان طبیعت بدستور ویسے ہی جرائم کی طرف محرک رہتا ہے ۔ جس سے تحفظ امن و امان پبلک معرض خطر میں رہتا ہے ۔ اور غایت وضع قانون و سیاست کی تحقیر ہوتی ہے ۔ تو ایسے بدطینت ناقابل اصلاح طبع اشخاص کو امن پسند آزاد نیک طبائع اشخاص میں رہائش کا موقعہ نہ دیا جاوے ۔ جن کی رہائش سے ان کی عافیت و آسائش میں احتمال و اختلاف واقعہ ہوتا ہے ۔ بدیں لحاظ بدفعہ ہذا بار ثانی ارتکاب جرم پر مجرم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا میعاد قید دس سال تک مقرر کی گئی ہے ۔ اور نیز بمنشائے دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند اگر مجرم کو سزائے قید ۷ سال یا زیادہ دی جاوے ۔ تاہم حبس بعبور دریائے شور کا حکم دیا جا سکتا ہے ۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں تم فلاں شخص ملزم نے ایام و تاریخ و مقام فلاں جرم تعزیرات ہند مسمی فلاں شخص مستغیث کے گھر میں نقب زنی وقت شب کا ارتکاب کیا ہے ۔ اور قبل ازیں جرم دفعہ ۳۸۰ فلاں تاریخ اور جرم ۴۵۷ تعزیرات ہند فلاں تاریخ ارتکاب جرائم کیا تھا ۔ اور فلاں عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے بپاداش جرائم مسطورہ تم سزائے قید تین تین سال بھگت چکے ہو ۔ جس سے تم حسب دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند باب ۱۷ کے مطابق قابل مواخذہ ہو اور تم سنگین سزا کے مستوجب ہو ۔ اور تمہاری تجویز حسب معنی دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند عدالت ششن میں ہو گی ۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں ۔ کہ بجرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند بوجہ سابقہ سزایابی باب ۱۷ تعزیرات ہند تمہاری تجویز عدالت ششن عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس باب ۱۲ و باب ۱۷ تعزیرات ہند کے جرائم کے اقدام پر دفعہ ۷۵ ۔ تعزیرات ہند موثر نہیں ہے ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۳۸ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۴۰ ۔ ۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۲۳ ۔ ۲۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۴

دفعات ۲۴۱ - ۲۵۴ - ۲۶۲ تعزیرات ہند و رباب ۷ میں سے برنم دفعات ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۷ - ۳۲۱ لغایت ۳۲۸ و ۳۳۳ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۵۳ و ۳۶۱ تعزیرات ہند میں ہر ایک جرم کی سزا تین سال سے کم ہے۔ اس لئے دفعہ ۷ مجملہ ۱۰ جرائم کے مکرر ارتکاب جرم ملزم پر صادق نہیں آئے گی۔ کیونکہ ملزم کا سابقہ جرم، حالیہ مقرر ارتکاب جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ کا ایسا ہونا چاہئے جسکی تین سال سے کم سزا مندرج نہیں ہے جس کی تفصیل سطور ابتدائی قبل الذکر میں کردی گئی ہے۔ اور یہ امر غیر ضروری ہے کہ ملزم نے ولاً ارتکاب جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ جن میں تین سال سے کم سزا مندرج نہیں ہے۔ اثبات جرم پر کس قدر سزا دی گئی ہے۔ جو عدالت ابتدائی سے ملزم کو ارتکاب جرم پر چند ماہ کی سزا دی گئی ہو۔ تاہم دفعہ ہذا متعلق ہوگی اور سابقہ سزایابی باب ۱۲ یا باب ۱۷ ملزم حسب منشاء دفعہ ۱۱ ضابطہ فوجداری نقل حکم سزا یافتہ سابق جرم یا سابق کمٹمنٹ جیل جہاں ملزم نے قید بھگتنی ہو۔ یا بذریعہ اوقائی وارنٹ گرفتاری جس کے مطابق تعمیل سزا کی گئی ہو جس کو شہادت دار دفعہ جیل محرر فقط مثل متعلقہ ثابت کیا جاویگا۔ درحسب دفعہ ۶۷ ضابطہ عدالت مجاز حکم صادر کرتے وقت، احکام تاریخ حکم سزا سے پانچ سال تک ملزم کی سکونت اور پولیس سکونت کی اطلاع دینے کا اسکو پابند کیا جاوے۔ اور دفعہ ہذا اعانت و اقدام جرم مذکور و جرائم قانون مختصر المیعاد و قانون مختصر المقام سے متعلق نہیں ہے۔ اور نہ ان جرائم سے متعلق ہے۔ جس کا سابق ارتکاب جرم کسی ایسی ریاست ہندوستانی میں ہوا ہو جس کو حسب معنی ضمن (ب) دفعہ ہذا اختیارات نہ دئے گئے ہوں بجز اس کے کہ ملزم نے سابقہ سزایابی جرائم دفعہ ہذا میں سے کسی جرم سابق کا اقبال جرم کیا ہو۔ مثلاً بھوٹان و بنیال و ریاست ہائے پھولکیاں وغیرہ وغیرہ دفعہ ہذا کے ضمن (ب) سے متعلق نہیں ہیں۔ ایسی ایسی ریاستوں کی سزایابی سابق پر دفعہ ہذا محتوی نہیں ہے۔ اور ملزم کی سابقہ سزایابی حسب منشاء دفعہ ۱۱ ضابطہ فوجداری ثابت کرکے بعد تکمیل مثل ترتیب فرد جرم میں منشائے دفعہ ۲۱۰ ضابطہ فوجداری کو ملحوظ رکھا جاوے۔ اور سابقہ جرم کی تاریخ و مقام جرم و واقعات مختصر لکھنے چاہئیں۔ اور اگر مجسٹریٹ درجہ اول بلحاظ واقعات و نوعیت مقدمہ خود کافی سزا دے سکتا ہو۔ تو ملزم کو سپرد شش نہیں کیا جاویگا بلکہ خود مناسب سزا دے گا۔ ورنہ بدفعہ ۳۴۸ ضابطہ فوجداری ملزم کو سپرد شش کردیا جاوے۔ اور اگر ملزم بحراست پولیس یا بدوران سزائے قید مرتکب جرم مجملہ بالا بجائے مذکور کا مرتکب ہو۔ تو چونکہ اس کو سزا بھگتنے کے بعد موقعہ اصلاح طبیعت نہیں مل سکا ہے۔ بدیں وجہ دفعہ ہذا متعلق قرار نہیں دی جاوے گی۔ اور عدالتوں کو یہ امر زیر غور رکھنا مناسب ہوگا۔ کہ ایسے ملزمان جن کی نسبت بمنشاء

بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند چار سال قید سخت اور بعد بھگتنے قید تین سال پہلے زیر نگرانی پولیس کا حکم دیا تھا۔ اور دوسری دفعہ ۲۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء بدفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند سات سال قید سخت اور تین سال پھر زیر نگرانی پولیس کا حکم ہوا تھا۔ ملزم نے اپنے جواب میں تین سزا یابیوں ماسبق سے انکار تحریر کرایا۔ مگر عدالت نے اس ظاہرہ انکار سے ملزم کا اقرار تسلیم کیا۔ اور زیر دفعہ ۳۷۹ بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم شش کورٹ سے دیا گیا۔ ملزم کے اپیل پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ہمارے روبرو ہمچوں قسم مقدمات میں احکامات عدالتوں ماتحت کی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور ہم نے بار بار لکھا ہے کہ کسی شخص کی چند ماسبق سزا یابیوں پر اور ایسے خفیف مقدمہ میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم دینا تنظیم انصاف فوجداری میں یہ روشن خیال نہیں ہے۔ اور ملزم کی سابقہ سزائیں بمنشاء دفعہ ۱۱ ۷۵ ضابطہ ثابت کرنی چاہئیں تھیں اور جب کہ سابقہ جرائم مطابق جرم موجودہ ایک خفیف نوعیت کے ہوں تو عدالت کو بمنشاء دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند ایسے خفیف ماسبق مقدمات جیسا کہ موجودہ مقدمہ ہے۔ عائد کرکے سزا حبس دوام کا حکم دینا مناسب نہیں ہے۔ اور ان واقعات پر عدالت مشکل سے چھ ماہ قید سے زائد کا حکم دے گی۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ بروقت صدور حکم سزا یابیں ماسبق کی توضیح اور نوعیت اور خصوصیات مطلوبہ دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند تحریر کرنی چاہئیں۔ اپیل ملزم منظور کیا گیا اور حکم حبس دوام منسوخ کیا جاکر ایک سال قید سخت اور ایک سال زیر نگرانی پولیس رہے گا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۸۲ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۴۲۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۷۶۸۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۳۰ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۶۵۔

(۶) اور جو ملزم سابقہ سزا یافتہ باب ۱۲ یا باب ۱۷ کا کسی ایسی ریاست بیرون از برٹش انڈیا کی عدالت مجسٹریٹ کا ہو۔ اور برٹش انڈیا میں کسی جرم باب ہائے مذکور میں سے مرتکب ہوا ہو۔ سابقہ سزا یابی مسطور سے دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی لیکن اگر ملزم سابقہ سزا یابی کو خود تسلیم کرے تو عدالت حسب دفعہ مذکور عمل کرے گی۔ مدراس ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۷۳۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد۔ ۱۸۔ آل لاجرنل

(۲) کسی مقدمہ باب ۱۲ و باب ۱۷ میں یہ واقعہ کہ جُرم کسی خاص نوعیت کا نہیں ہے۔ انفرادی یا تخفیف سزا کے لئے خاص وجہ نہیں ہے۔ اِلّا نوعمری۔ بیماری تذکیر و تانیث اور عرصہ درمیانی سابقہ سزا یابی مُلزم صدور حکم کے وقت غور طلب ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں سشن کورٹ سے مُلزم کو حبس دوام کی سزا دی گئی تھی جس کے اپیل پر مدراس ہائیکورٹ سے بوجہ عرصہ آٹھ سال ہوئے سابقہ سزا یابی مُلزم کو بمنظوری اپیل سات سال قید سے حکم سشن کورٹ تبدیل کیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۸۴۱۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳-۸۰ مدراس صفحہ ۷۵-۸۰ مدراس لاجرنل ۳۰-۷۴۳ مدراس لا ویکلی صفحہ ۷۱-۲ مدراس۔ کرمینل کیسز صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۰۹

(۳) مُلزم سابقہ سزا یافتہ باب ۱۷ جُرم دفعہ ۴۴۸ تعزیرات ہند تھا۔ بارتکابی بجرم دفعہ ۴۸۰ تعزیرات ہند ماخوذ ہوا۔ چونکہ دفعہ ۴۴۸ میں تین سال کی سزا نہیں ہے۔ اس لئے پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۲ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ صفحہ ۶۶۵-۲ پٹنہ لا رپورٹ کرمینل صفحہ ۲۰۵۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۴۴۶۔

(۴) ایک مقدمہ میں مُلزم ایک سال سابقہ سزا فتہ بجُرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند تھا۔ اور عرصہ ۵ سال بعد مُلزم نے ایک دوکان فروش کے بیرونی حصّہ سے ایک جُفت پاپوش خریدا کا اٹھا لیا جس کے خلاف مجسٹریٹ امرت سر نے بوجہ سابقہ سزا یافتہ ہونے کے تین سال قید سخت کا حکم دیا۔ جو سشن کورٹ امرت سر سے بحال رہا۔ مُلزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ کہ سابقہ سزا یابی مُلزم ۹۔ اگست سنہ ۱۹۱۹ء کی ہے۔ اور حکم مجسٹریٹ درجہ اول ۲ مئی سنہ ۱۹۲۸ء بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند تین سال قید سخت صادر ہوا ہے۔ مُلزم دوران عرصہ درمیانی میں نیک رویہ رہا ہے۔ اور موجودہ جُرم خفیف نوعیت کا ہے۔ اس لئے حکم سزا تین سال قید سخت منسوخ کی گئی۔ اور چھ ماہ قید کا جس کو سات ماہ ہوتے ہیں کافی سمجھتے ہیں۔ اپیل منظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۶ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۲۷۸۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۲ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۷۱۹۔

(۵) ایک مقدمہ جُرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند میں جس میں مُلزم نے ایک ٹین گھی کا سرقہ کر لیا تھا مجسٹریٹ درجہ اول کے چالان کیا گیا۔ جس کو پہلے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء بجُرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند بوجہ سابقہ سزا یابی

بجبور دریائے شور کے بجائے ملزم کو ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۶۳ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۹۱۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۷۸۷ ۔ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۹۱۴ ۔ ۱۱ لاہور صفحہ ۲۱۵ ۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۰۷

(۹) سمیان اور جاگر سنگھ ونانک سنگھ ضلع ملتان کپاس کے کھیت میں روئی چگتے ہوئے اور جھولیوں میں ڈالتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ بدفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند بوجہ سابقہ سزا یافتہ مجرم دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند پانچ پانچ سال قید سخت اور ۳۳ روپیہ جرمانہ اور بعد بھگتنے قید تین تین سال زیر نگرانی پولیس رہنے کا حکم دیا گیا۔ ہر دو ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ حکم سزا سخت ہے۔ نوعیت جرم خفیف ہے۔ اس لئے بہ تخفیف حکم دو سال قید سخت اور جرمانہ واپس کیا گیا۔ اور بعد بھگتنے قید نگرانی پولیس تین سال کے لئے بحال رکھی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۵۳ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۱۰۰۲ سنہ ۱۹۳۳ء ۔ کرمینل کیسز صفحہ ۲۶۹ ۱۹۳۳ء دہلی ۔ صفحہ ۱۵۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۱۴۷ ۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں تین ملزمان بربنا وجہ کہ ایک ملزم کی ضمانت بدفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ہو چکی تھی۔ اور دوسرا ملزم بس سال قبل ایک جرم سرقہ میں سزا یافتہ تھا۔ اور تیسرے ملزم کا چال چلن بھی خراب تھا۔ تو ارتکاب جرم دفعہ ۳۷۹ و ۱۱۴ تعزیرات ہند پر مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمان کو بشمول دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند سزا سخت دی گئی تھی۔ چنانچہ حسب قاعدہ ملزمان نے اپیل پر سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ضمانت دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری سے دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور دوسرے ملزم کے خلاف مثل میں سوائے اس کے کہ دس سال ماقبل سرقہ کا ارتکاب کیا تھا۔ اور کوئی امر متعلق دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند موجود نہیں ہے۔ اس لئے سزا مجوزہ عدالت ماتحت کم کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۲۶ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۳۱۶ ۔

(۱۱) بیرون حدود برٹش انڈیا یعنی ارتکاب جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ تعزیرات ہند کرنے پر برٹش انڈیا میں ملزم پر دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند مجسٹریٹ کو غور کرنا لازم نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل

صفحہ ۵۸ - ۱ - اپر پراونس لا رپورٹ ۷۲ [illegible]

(۷) اور خفیف نوعیت کے جرم [illegible] نہیں دینی چاہیئے - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ [illegible] کریمنل کیسز صفحہ ۳۷۳ - ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۳۳ -

(۸) ایک ملزم ۱۲ سال کی عمر سے ۴۴ سال کی عمر تک مختلف اوقات میں جرائم ۳۷۹ و ۴۵۷ وغیرہ کا ارتکاب کرتا رہا - اور اس کو عدالتوں سے سزائیں دی جاتی رہی تھیں - اور وہ جرائم خفیف قسم کے تھے - اور درمیانی فاصلہ جرم بارہ سال تک - ملزم پر کوئی کسی قسم کا الزام فوجداری عاید نہیں ہوا - اور آخر جرم دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند ایک شخص کی جیب سے مسلح دس روپے ڈھائی آنے نکالنے پر باقاعدہ مجسٹریٹ نے ششن سپرد کیا ہے - اور یہ جرم سابقہ جرم سے تین سال بعد ہوا ہے ششن جج نے عادی مجرم سابقہ سزا یافتہ کی بنیاد پر ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا جس کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ ۱۲ سال کی عمر میں ابتدائی جرم خفیف دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند کے اثبات پر ملزم کو بجائے ریفارمٹری سکول میں بھیجنے کے عدالت سے یک ہفتہ قید سخت اور جرمانہ ۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء دی گئی تھی - اور ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء کو جب کہ ملزم کی عمر [illegible] سال تھی ملزم کو بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند ۳ سال قید سخت اور دو صد روپیہ جرمانہ اور دو سال زیر نگرانی پولیس کا حکم دیا گیا - اور ۲۸ جون ۱۹۰۹ء کو بجرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند ۴ سال قید سخت اور ۳ سال کے لئے زیر نگرانی پولیس کا حکم دیا گیا تھا - اور یہ امر چند بار انگریزی عدالتوں سے فیصلہ کیا جا چکا ہے - کہ خفیف نوعیت کے جرائم میں بھاری سزا نہ دی جایا کرے - اور عادی مجرمان کے لئے بھی تخفیف نہیں ہے بمقدمہ (۱۹۲۵ء) ۱۸ کریمنل آل رپورٹ صفحہ ۳۳ میں لارڈ چیف جسٹس نے ایک شخص جس نے ایک عورت کا کوٹ سرقہ کر لیا تھا - اور اس کی عمر ۳۵ سال کی تھی - اور بیس دفعہ کا ملزم سابقہ سزا یافتہ تھا - اور فاصلہ اخیر جرم حالیہ جرم میں ۹ ماہ تھا - اور اکتوبر ۱۹۲۳ء میں جیل سے قید بھگت کر جرم سرقہ کوٹ کیا تھا جس کو ڈیڑھ سال قید کا حکم دیا گیا - اور لکھا بھی تھا - کہ خفیف جرائم میں سابقہ سزائیں کافی وجہ نہیں ہے کہ خفیف نوعیت کے جرم میں سنگین سزا دی جاوے - چنانچہ بحوالہ مذکور بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ ہائیکورٹ لاہور سے بمنظوری اپیل ملزم اور منسوخی حکم ششن جج حبس دوام

سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۰۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۶۹۳ -

(۱۸) مسمی بھنور ملزم پر جرم دفعہ ۴۵۴ تعزیرات ہند عدالت آگرہ میں ثابت ہوا - اور بدفعات ۴۱۱ و ۴۰۱ تعزیرات ہند دو دفعہ کا سابقہ سزا یافتہ ریاست بھرت پور ثابت ہونے پر عدالت سشن سے ملزم کو بمنشائے دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کا حکم دیا تھا - ملزم کے اپیل پر ہائیکورٹ الہ آباد سے بحوالہ انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۰۷ - ۱۷ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ء کرمینل - ۱۳ کرمینل لاجرنل صفحہ ۵۲۷ - ۴۲ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ء فوجداری صفحہ ۳۲۹ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ء قرار دیا گیا - کہ بیکانیر و بھرت پور دیگر چیفشپ ریاست ہائے کی سزایابی سے دفعہ ۷۵ الف صادق نہیں آتی ہے - اس لئے دو سال قید سخت کم کی جاکر ۳ سال قید بجرم دفعہ ۴۵۴ تعزیرات ہند قائم رکھی - کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۴ الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۳۴ - ۸ آل لاجرنل صفحہ ۵۸ لا رپورٹ انڈیا آل کرمینل صفحہ ۵۴ - انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۳۴ - جلد ۱ یوپی لا رپورٹ ہائیکورٹ صفحہ ۱۷۲ -

باب ۴

مستثنیات عامہ کے بیان میں

باب ہذا کی یہ غرض ہے - کہ اس میں ان تمام مستثنیات کا تذکرہ کیا جاوے - کہ جن کی رو سے بلحاظ حالات و نوعیت فعل ایسا عمل جو بادی النظر میں ناجائز خلاف قانون معلوم ہوتا ہو - وہ جائز تصور کیا جاوے - اور یہ دو حصص پر منقسم ہے - عام و خاص - چنانچہ مستثنیات عام وہ ہیں - جن کا ذکر مجموعہ تعزیرات ہند کے باب چہارم میں کیا گیا ہے - اور جن کی وجہ سے ان حالتوں میں نوعیت ان افعال کی جو حسب مجموعہ ہذا جرم قرار دے گئے ہیں - بدل جاتی ہے - اور وہ فعل شخص مرتکب مستثنے اقرار دیا جاتا ہے - اور خاص مستثنیات وہ ہیں - جو تعزیرات ہند میں بدفعات خاص تغیر واقعہ تبدیل ہو جاتی ہیں - مثلاً دفعات ۳۲۳ سے ۳۳۴ و ۳۲۵ و ۳۳۵ و ۳۰۲ سے ۳۰۴ تعزیرات ہند وغیرہ وغیرہ بدل جاتی ہے -

جلد ۳۶ صفحہ ۳۹۳ سنہ ۱۹۳۵ء مدراس ہائیکورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۴۳۸ ۔

(۱۲) دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند باب ۱۲ یا باب ۱۷ تعزیرات ہند کے مکرر ارتکاب جرم پر عائد کی جاتی ہے ۔ اور کسی سابقہ سزا یابی دیگر قانون پر دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے اور نہ سابقہ سزا یابی ایک قمار بازی پر ملزم دفعہ ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کے استفادہ کا مستحق ہوگا ۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۷۶ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۴۲۸ ۔

(۱۳) باصول انصاف جرم فوجداری ایسا کوئی رول نہیں ہے کہ کسی بڈھے مجرم سابقہ سزا یافتہ کو بمقابلہ نوجوان ملزم سابقہ سزا یافتہ کے کم سزا تجویز کی جاوے ۔ بلکہ بموجب ضابطہ کافی سزا انصافاً مناسب دی جاوے جو بعید از انصاف نہ ہو ۔ اس مقدمہ میں ملزم سزا یافتہ پانچ سال قید سخت کے بعد بھگتنے قید کے ایک گائے قیمتی پچاس روپیہ کا سرقہ کیا تھا جس کو چھ سال قید سخت دی گئی تھی ۔ ہائیکورٹ مدراس نے اپیل ملزم پر بجائے چھ سال قید سخت کے تین سال قید کم کی جاکر تین سال قید قائم کی گئی ۔ اور قرار دیا گیا ۔ کہ حکم سزا عدالت ماتحت بہت سخت تھا ۔ اور ہمیشہ حکم بعید از انصاف نہیں ہونا چاہیئے ۔ کریمینل لا جرنل جلد ۴۷ صفحہ ۱۱۵۰ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۳۸۷ ۔

(۱۴) جب کہ ملزم حسب معنی دفعہ ۷۵ کسی جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ کا دس سال کا سزا یافتہ ہو تو دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند عائد نہ کی جاوے ۔ ۲۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۹۹ سنہ ۱۹۳۴ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۴۰۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء جلد سندھ صفحہ ۱۹۵ ۔

(۱۵) سابقہ سزا یابی باب ۱۲ یا ۱۷ تعزیرات ہند حسب معنی دفعہ ۷۵ الف کورٹ مارشل میں عائد نہ ہوگی ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۴۲۵ سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۴۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پشاور صفحہ ۶ ۔

(۱۶) ایک حکم بمنشائے دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ملزم کے لئے صحیح طور سے دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی ۔ ۲۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۹۹ سنہ ۱۹۳۴ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۴۰۵ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء سندھ ۱۹۵ ۔

(۱۷) جب کسی ملزم پر حسب دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند حکم صادر کیا جاوے ۔ تو مثل سے سابقہ سزا یابی ملزم باب ۱۲ یا باب ۱۷ تعزیرات ہند حسب منشائے دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ثابت ہونی چاہیئے ۔ اگر یہ امر ثابت نہ ہو ۔ تو حکم بموجب دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند جائز نہ ہوگا ۔ ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۹۷

شخص کا فرض ہے کہ وہ سوچ سمجھکر اپنے فہم و ادراک سے کام کرے۔ گو بہ حیثیت ملازم ماتحت کا فرض ہے کہ اپنے اعلےٰ افسر کے حکم کی تعمیل کرے۔ لیکن خلاف قانون حکم کی تعمیل سے جو ذمہ واری قانونی عائد ہوگی۔ بہر نوع ماتحت اُس کا ذمہ دار ہوگا۔ گو ماتحت نے غلطی سے یہ سمجھا ہو کہ اس کے افسر نے قانون کے مطابق حکم دیا ہے یا حکم دینے کا مجاز تھا۔ مثلاً اگر افسر اپنے ماتحت کسی ملزم کو مار پیٹ کر کے اقبال جرم کرانے کو حکم دے۔ تو ماتحت تعمیل کنندہ افسر ملزم ہوں گے۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۴

اور یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک قانون اوامر و نواہی کا مجموعہ ہے۔ اور تمام رعایا پر اُس کی مطابعت کرنا فرض ہے۔ اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص کی نسبت یہ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ وہ قانون کو جانتا ہے۔ اور یہ قیاس اس اصول پر مبنی ہے۔ کہ اگر عُذر عدم واقفیت قانونی وجہ معذرت قرار دیا جاتا۔ تو ہر شخص مافوذ بمسلول کی بریت کے لئے عذر ناواقفیت قانونی ایک عُمدہ کفیل و محافظ بن جاتا۔ اور اس سے نظم ترتیب قانونی اور کاروبار مملکت میں نقص واقعہ ہو کر سخت خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کوئی شخص قانونی ناواقفیت کا عذر نہیں کر سکتا ہے۔ البتہ غلطی واقعات جو نیک نیتی سے عمل میں آجائے۔ جیسا کہ تمثیل ب میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اُس سے استفادہ قانونی حاصل ہوگا چنانچہ دفعہ ہذا میں جو حکم افسر سے وہ حکم قانوناً واجب الاتباع ہو۔ یا واقعات کی غلط فہمی سے بہ نیک نیتی عمل کیا گیا ہو ناچاہیئے۔ اگر حکم خلاف قانون ہے۔ یا غلطی قانونی سے فعل کیا گیا ہے۔ تو دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگی۔ جیسا کہ بفرحد صدر کہا گیا ہے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس ایک پولیس افسر نے بذریعہ وارنٹ بجائے اصلی گرفتاری طلب شخص کے دوسرے شخص کو علط فہمی واقعات سے گرفتار کر لیا تھا۔ جس پر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے کنسٹبل پولیس کو زیر دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند سزا دی۔ کہ کنسٹبل مستغیث کو جانتا تھا۔ اُس نے نیک نیتی سے عمل نہیں کیا۔ چنانچہ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ بمبئی میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ چارانٹ گرفتاری طلب ملزمان کے کنسٹبل کے پاس تعمیل طلب تھے اور مستغیث سے اور مستغیث سے ملزم کی کوئی عداوت نہ تھی اور نہ کوئی اور صورت وجہ تحریک موجود ہے۔ محض نیک نیتی سے غلط واقعات کی بنا پر عمل ہوا ہے اس لئے باستفادہ دفعہ ۷۶ تعزیرات ہند ملزم بری کیا جاتا ہے۔ رمبنیل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۹۷ سنہ ۱۹۲۳ء بمبئی۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۳۳۳ - ۲۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۳۸۔

(۲) ایک اٹارنی کو اُس کے موکل نے کہا۔ کہ مجسٹریٹ کو آپ نے رشوت کے روپے دئے تھے۔

فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جس پر اُس کا کرنا قانوناً واجب ہو یا جس نے امر واقعی کی غلط فہمی سے باور کیا ہو کہ اُس پر اُس کا کرنا قانوناً واجب ہے۔"

دفعہ ۷۶:۔ کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جس پر اُس کا کرنا قانوناً واجب ہے۔ یا جس کو وہ شخص کرے جو بسبب کسی امر واقعی کی غلط فہمی کے نہ بسبب قانون کی غلط فہمی کے نیک نیتی سے یہ باور کرتا ہو کہ اُس امر کا کرنا اُس پر قانوناً واجب ہے۔"

تمثیلات

(الف) اگر زید کہ سپاہی ہے اپنے افسر کے حکم سے قانون کے احکام کے مطابق آدمیوں کے ایک گروہ پر بندوق چلائے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

(ب) اگر زید کو کہ کسی کورٹ آف جسٹس کا عہدہ دار ہے اُس کورٹ سے بکر کے گرفتار کرنے کا حکم ملے اور تحقیقات واجب کے بعد خالد کو بکر سمجھ کر گرفتار کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند باہم مشابہ ہیں فیض فرق لفظ واجب و جائز کا ہے اور دفعہ ہذا میں فاعل کسی فعل کے کرنے کو اپنی ذمہ داری خیال کرتا ہے۔ اور لفظ جائز مستعملہ دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند میں وہ اس حالت میں فعل کرتا ہے۔ جب کہ فاعل اُس کے کرنے کا اپنا اختیار تصور کرتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کرتا ہے دست کرتا ہے۔ اور لفظ قانوناً واجب مستعملہ دفعہ ہذا کا یہ مقتضا ہے کہ وہ فعل جو کیا جائے۔ اس کے کرنے کی ذمہ داری شخص فاعل پر درست ہونی چاہئیں۔ ورنہ شخص اس فعل کے تئیں جرم سے بدیں وجہ کہ اُس نے اپنے اعلےٰ افسر کے حکم سے وہ فعل کیا ہے۔ یا اُس نے اپنی ذمہ داری سمجھی تھی۔ وہ فاعل اس فعل کے سزا آمیز نتائج سے مستثنیٰ ہو کر استفادہ حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلطی قانونی یا ناواقفیت قانونی کا عذر قابل تسلیم نہیں ہے۔ ہر ایک

کے نافذ کرنے کی حالت میں کرے۔ جو اختیار اُس کو قانون کی رُو سے حاصل ہے یا جس کو وہ نیک نیتی سے باور کرے کہ وہ اختیار اُس کو قانون کی رُو سے حاصل ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دیگر دفعات ۷۶ لغایت ۷۹ و ۸۸ تعزیرات ہند ہیں و نیز ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۱ و ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۶۱ء پولیس کی دفعہ ۵۳ وغیرہ میں ملازمان گورنمنٹ کے فرائض منصبی کا تحفظ علیٰ قدر مراتب قانوناً اس لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ بہ نیک نیتی آزادانہ طریق سے بلا اندیشہ اپنے فرائض منصبی کو انجام دیں۔ اور کوئی امر کسی سہو انسانی کی وجہ سے اُن کے منصبی عمل میں قانونی گرفت کا موجب نہ ہووے۔

جبکہ وہ فعل بغیر مجرمانہ نیت یا علم کے بہ نیک نیتی کیا گیا ہو۔ اور بوقت صدور حکم جج عدالت یا کورٹ آف جسٹس بہ نیک نیتی یہ سمجھتا ہو کہ وہ ولیا حکم دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ چنانچہ زیر دفعہ ہذا جو حسب معنی دفعہ ۱۹ جج ہو۔ اور بہ حیثیت منصبی تحت اختیارات قانونی جن کو وہ نیک نیتی سے باور کرتا ہو۔ کہ وہ اختیار اُس کو قانوناً حاصل ہے۔ کوئی ایسا فعل کرے۔ جو اُس کے حدود اختیار سے متجاوز ہو۔ تو وہ فعل اس کا بمنشائے دفعہ ہذا جرم نہیں ہوگا۔ لیکن اس دفعہ کے استثنا سے ایسا مجسٹریٹ جو محض مقدمہ کو سپرد کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ اور مقدمہ کو سپرد نہ کرے۔ وہ چونکہ بمنشائے دفعہ ۱۹ تمثیل ۴ زیر تعریف جج نہیں ہے۔ اس لئے اُس وقت وہ دفعہ ہذا سے مستفید نہ ہوگا۔

اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ عموماً مجول کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں انسان کے جسم و جان و مال پر اثر پڑتا ہے۔ اور مختلف واقعات و شہادات پر نتیجہ اخذ کر کے عمل کرنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات غلط فہمی واقعات سے شخص متعلقہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے اگر دفعہ ہذا وضع نہ ہوتی۔ تو وہ آزادی جو آزادی فرائض منصبی جج کا اعلیٰ جزو ہے۔ معرض خطر میں رہنے سے مناسب طور پر اُس کی انجام دہی نہ ہو سکتی اور وہ مقصد اصول قانون زائل ہو جاتا جو ہر امر کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور جج ہمیشہ منصبی فرائض کی انجام دہی میں مشوش و متفکر رہتا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں مستغیث کے خلاف فیصلہ میں چند الفاظ ازالہ حیثیت عرفی کے ایسے تحریر کر دیئے تھے۔ کہ جن کا تعلق مقدمہ سے کچھ نہ تھا۔ جس پر زیر دفعہ

وہ واپس منگوادیں۔ چنانچہ ایڈوکیٹ نے مجسٹریٹ کو واپسی روپیہ کے لئے چیٹھی لکھدی جس پر مقدمہ ایڈوکیٹ کے خلاف قائم کیا گیا۔ اور رنگون ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ ایڈوکیٹ اپنے موکل کی ہدایت سے استفادہ حاصل نہیں کرسکتا ہے۔ اس لئے دفعہ ۷۶ منطبق نہیں ہوتی ہے آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۸۳ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۷۱۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۴۴ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۵۵۳ سانڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۱۸۵۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے تحریر کرایا۔ کہ وہ لڑکی عمر بالغ سمجھتا تھا۔ اگر اس کی عمر کو نابالغ سمجھتا تو لڑکی کو نہ لے بھاگتا۔ غلط فہمی سے ایسا ہوگیا ہے۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۷۶ تعزیرات متعلق نہیں ہوتی ہے۔ قانونی غلطی کا استثنا نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۶۵۱۔ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۷۹۔ انڈین رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۸۳

(۴) دفعہ ۷۶ تعزیرات ہند میں استثنا غلط فہمی واقعات کا ہے۔ اور غلط فہمی قانون کا استثنا نہیں ہے۔ کیونکہ ناواقفیت قانونی وجہ معذرت نہیں ہے۔ اور جبکہ برٹش پولیس افسر مقدمہ اکسٹرا ڈیشن کیس کا مال مسروقہ بجائے مجسٹریٹ باتعلق کے پیش کرنے کے غلطی سے پولیس افسر سٹیٹ کو دیدیں۔ تو نیک نیتی سے دینے کا عذر ناقابل سماعت ہوگا اور قرار دیا گیا۔ کہ جب کسی مقدمہ اکسٹرا ڈیشن کی ابتدائی اطلاع ریاست خیرپور کے مجسٹریٹ درج ہوچکی تھی۔ اور محض ریاست کے پولیس افسر کی اطلاع برٹش پولیس افسر کو دینا کافی نہیں ہے۔ کہ سندھ پولیس افسر کسی شخص یا مکان کی تلاشی بغیر توسط حکم مجسٹریٹ لیوے۔ اور نہ بغیر حکم مجسٹریٹ کے کوئی مال مسروقہ پولیس سندھ سٹیٹ پولیس کے حوالہ کرسکی تھی۔ تمام کارروائی ناجائز قرار دے کر درخواست استغاثہ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۶۸ سنہ ۱۹۳۶ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۷۸۔

(۵) کسی پولیس افسر کو ناجائز حکم غلطی سے دیا گیا۔ جس سے بغلط فہمی واقعات جرم ہوگیا تو قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۷۶ پولیس افسر محفوظ ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۷ کلکتہ صفحہ ۸۱۸۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۳۷۔

دفعہ ۷۷ : کوئی امر جرم نہیں ہے جو جو کوئی جج عدالت کا کام کرتے ہوئے اس اختیار

جج کا فعل جبکہ وہ عدالت کا کام کر رہا ہو

کا معیار نہیں ہے۔ بلکہ شخص تعمیل کنندہ حکم کی فہم پر انحصار رکھنا ہوگا۔ اور اُس کو چاہیئے کہ ذی شعور انسان کی طرح بغور عمل کرے۔ ورنہ ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا اور حکم کا تحریری ہونا لازمی ہے۔ زبانی حکم واجب التعمل نہ ہوگا۔ ہمیشہ ضابطہ کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

اصول دفعہ ہذا میں سرکاری خدمات کا انصاف کو مدنظر رکھکر نیک نیتی سے اختیارات قانونی کا نفاذ آزادانہ طریق سے عمل میں لانا مقصود ہے۔ اور اس طور سے بانجام دہی کار سرکار کسی غلطی کے واقع ہونے پر تعمیل کنندہ حکم یا کسی نالش یا دعوے ہرجانہ کا جوابدہ نہ ہووے۔ اور اسی اصول کے لحاظ سے پولیس افسروں کے لئے زیر دفعہ ۴۳ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء ہمراعات ضابطہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسی لحاظ سے مدفعہ ۷۷ تعزیرات ہند جج کا غلط نفاذ حکم محفوظ کیا گیا ہے۔ اور ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۰ء زیر دفعہ (۱) جوڈیشل افسران کی حفاظت کے لئے حسب ذیل قانون ہے۔

کوئی کسی عدالت کا حاکم یا کوئی دوسرا شخص جو قانونی احکام کی تعمیل کا پابند ہو۔ یا یا اظہارات کسی ایسے جج یا مجسٹریٹ۔ جسٹس آف دی پیس۔ کلکٹر یا دوسرے شخص جو عدالت کی کارروائی کرتا ہو۔ جو فرض منصبی میں فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔ اس امر کے لائق نہ ہوگا کہ اُس کے خلاف کسی حکم یا وارنٹ کے نقص کی وجہ سے کوئی دعوے دیوانی اس پر کیا جاوے۔ خواہ وہ فعل اُس کے اختیار کے اندر تھا۔ یا نہ تھا۔ جب کہ اُس کو قانوناً اصدار حکم کا اختیار ہو۔

دفعہ ہذا میں لفظ کورٹ آف جسٹس جس کی تعریف بہ دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ مستعمل ہوا ہے۔ اور لفظ تجویز یا حکم کی تعریف بطور خاص تعزیرات ہند یا ایکٹ عبارات عامہ پیش نہیں کی گئی ہے۔ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲ ضمن (۹) میں لفظ تجویز سے ڈگری یا حکم کے وجوہ مراد ہیں۔ اور ضمن ۱۴ میں حکم سے بامضابطہ اجرائے کسی حکم عدالت دیوانی کا مراد ہے۔ جواز قسم ڈگری نہ ہو۔ ہر دو تعریف لفظ تجویز یا حکم مستعملہ دفعہ ہذا سے متعلق نہیں ہے۔ لفظ تجویز و حکم کا استعمال ضابطہ فوجداری میں بمختلف دفعات استعمال ہوا ہے۔ اور رولنگز ہائیکورٹس میں بھی ان الفاظ کے وضاحت کی گئی ہے۔ چنانچہ تجویز کی کارروائی فرد جرم کے بعد مراد لی گئی ہے۔ اور اور حکم سے حکم عدالت مجاز قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض ہائیکورٹوں نے تجویز کو ملزم کی طلبی و حاضری کی کارروائی کو تجویز تحریر کیا ہے۔ بہرکیف یہ تجویزی کارروائی عدالت فوجداری کی کارروائی ہے

۵۰۰ تعزیرات ہند بمنظوری قاعدہ مقدمہ اجازت حاصل کی گئی تھی۔ اور مجسٹریٹ نے دفعہ ۷۷ تعزیرات ہند سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے استدلال کیا تھا۔ جس پر ناگپور چیفکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ واقعات ازالہ حیثیت عرفی کا تعلق نفس معاملہ مقدمہ سے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے برخلاف جج مستغیث مستحق ہے۔ کہ برخلاف ملزم کارروائی جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند اختیار کی جاوے۔ ۳۰ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۲۳۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۹ صفحہ ۱۴۰۔ ۶ رولنگ ناگپور صفحہ ۲۲۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۴۷۔ ۱۷ ناگپور لا جرنل صفحہ ۳۴ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور صفحہ ۱۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور ۱۲۳۔

فعل جو کورٹ کی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جائے

دفعہ ۷۸:۔ کوئی امر جرم نہیں ہے۔ جو کسی کورٹ آف جسٹس کی کسی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جائے یا جس کے کرنے کی اجازت اس تجویز یا حکم سے مستنبط ہوتی ہو۔ بشرطیکہ امر مذکور اس عرصہ کے اندر کیا جائے۔ جب کہ وہ تجویز یا حکم نافذ رہے۔ گو اس کورٹ آف جسٹس کو ایسی تجویز یا حکم صادر کرنے کا اختیار نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ فاعل نیک نیتی سے باور کرتا ہو۔ کہ کورٹ آف جسٹس کو اس قسم کا اختیار حاصل ہے۔

شرح

دفعہ ہذا و دفعہ ۷۷ تعزیرات ہند۔ ہر دو ایک اصول پر وضع ہوئے ہیں دفعہ ۷۷ میں جج اور دفعہ ہذا میں تعمیل کنندہ حکم کی حفاظت اور آزادانہ فرائض کی ادائیگی بہ نیک نیتی عمل کرنے میں ذمہ واری مواخذہ جرم سے خارج کیا ہے۔ چنانچہ جب کسی حکم کورٹ آف جسٹس کے مطابق تعمیل کنندہ کی غلطی سے بہ نیک نیتی کوئی فعل خلاف قاعدہ عمل میں آجاوے۔ وہ مستثنیٰ ہوگا۔ عام اس سے کہ کورٹ مذکور کو ایسے حکم کے اصدار کا اختیار حاصل نہ ہو۔ اور معیار نیک نیتی کسی معقول صاحب فہم شخص

کی وجہ معذرت دو شرائط سے مشروط ہے۔ اول نیک نیتی دوئم غلطی امر واقعہ نہ غلطی قانونی جیسا کہ بہ تمثیل ہذا درج کیا گیا ہے۔ چنانچہ پولیس افسران حسب دفعہ ۵۴ و ۵۵ و ۵۷ و ۵۰۰ ضابطہ فوجداری اور عام لوگ زیر دفعات ۴۲ و ۴۳ و ۷۷ و ۷۸ و ۶۹ ضابطہ فوجداری عمل کرتے ہیں۔ جو بصورت غلط فہمی واقعات دفعہ ہذا سے شرائط الفاظ قانونی دفعات متعلقہ محفوظ ہوں گے۔ جیسا کہ سرکاری ملازمان بادائے فرائض منصبی غلط فہمی واقعہ سے بہ نیک نیتی عمل کرنے پر محفوظ ہیں۔ اور ایسا ہی مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس یا کوئی افسر کمیشن یافتہ فوجی جو نیک نیتی سے حسب دفعہ ۱۳۰ ضابطہ فوجداری عمل کرے۔ یا کوئی شخص کسی حکم دفعہ ۱۲۸ یا دفعہ ۱۳۰ ضابطہ فوجداری نیک نیتی سے عمل کرے۔ تو بھی قسم اشخاص حسب دفعہ ۱۳۲ ضابطہ فوجداری نیک نیتی سے عمل کرتے ہوئے کسی فعل کے کرنے سے مرتکب جرم متصور ہوں گے اور دفعہ ۴ قانون پولیس ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء میں بہ تحفظ قانونی التفات و استثنا جات کے لئے شرط قائم کی گئی ہے۔

رد شگراف ہائیکورٹس انسپکٹر پولیس کوال گنج ضلع فرخ آباد نے اختیار زیر دفعہ ۴۰ ایکٹ آبکاری اضلاع متحدہ بسمی رام غلام ٹھیکیدار شراب کی مقررہ وقت کے خلاف شراب فروخت کرنے کے جرم حسب دفعہ ۶۰ مذکور گرفتار کیا۔ رام غلام ملزم نے ظاہر کیا۔ کہ دو بوتل تیزاب سنت سنگھ نے منگوائی تھیں۔ پہلی بارہ بوتلوں کی قیمت واجب الادا تھی۔ اُن کو جواب دے دیا تھا۔ اس لئے چوتھا مقدمہ ہے اور ملزم نے برخلاف سب انسپکٹر علیحدہ استغاثہ کر کے مکمل کرادی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے سب انسپکٹر کو بدفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند ۳۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگئی۔ بالا فسر سب انسپکٹر نے الہ آباد ہائیکورٹ میں نگرانی پیش کی جس پر ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ چونکہ سب انسپکٹر نے نیک نیتی سے عمل نہیں کیا۔ اور نہ ضابطہ ایکٹ مذکور پر باقاعدہ عمل کیا ہے۔ اس لئے اپیل سب انسپکٹر نامنظور کیا گیا اور فیصلہ عدالت بحال رکھا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۶۴۔ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۴۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۶۴

(۴) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے زیر دفعہ ۵۹ ضابطہ ایک شخص کو جرم ناقابل ضمانت

اور بلحاظ تعریف دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند کا روائی عدالت دیوانی سے بھی تعریف دفعہ ہذا متعلق ہے جب کہ اُس کا حکم یا تجویز نافذ ہو۔ گو اُس نے بہ نیک نیتی یہ باور کیا ہو۔ کہ کورٹ آف جسٹس کو ایسا اختیار حاصل ہے۔ لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا ہو۔ بہر باعث یہ وہ شخص زیر دفعہ ہذا استفادہ حاصل کریگا۔

فعل جو ایسے شخص سے سرزد ہو۔ جو قانون کی رُو سے اُس کے کرنے کا مجاز ہے۔ یا جس نے امر واقعی کی غلط فہمی سے اپنے تئیں قانوناً اس کے کرنے مجاز باور کرلیا ہو۔

دفعہ ۷۹:- کوئی امر جُرم نہیں ہے جسکو کوئی ایسا شخص کرے۔ جس کو اس کا کرنا قانوناً جائز ہے۔ یا وہ شخص کرے۔ جو بہ سبب کسی امر واقعی کی غلط فہمی کے بہ سبب قانون کی غلط فہمی کے نیک نیتی سے اپنے تئیں اُس امر کے کرنے کا قانوناً مجاز باور کرتا ہے۔

تمثیل

اگر زید بکر کو ایسا فعل کرتے دیکھے جو زید کے نزدیک قتل عمد ہو۔ اور زید اپنی عقل کو حتی المقدور نیک نیتی سے کام میں لاکر اس اختیار کو عمل میں لائے جو قانوناً سب لوگوں کو حاصل ہے۔ کہ قتل کرتے ہوئے قاتلوں کو گرفتار کریں۔ اور بکر کو اس لئے گرفتار کرے۔ کہ اسکو حاکم ذی اختیار کے پاس لائے۔ تو اس صورت میں زید جُرم کا مرتکب نہ ہوا۔ گو یہ بات متحقق ہوجائے کہ بکر وہ فعل اپنی حفاظت کے واسطے کر رہا تھا۔

شرح دفعہ ۷۹ دفعہ ۷۶ تعزیرات ہند میں امتیاز کیا جا چکا ہے اور ہر دو دفعات

حفاظت کیا گیا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۱۱۵ - ۳۴ کرمینل لاجرنل صفحہ ۵۲۸ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲۵ - ۵ مدراس کرمینل کیسز صفحہ ۳۹۷ - انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ۱۲۷۱ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۷۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۲۶۸

(۶) ایک مقدمہ جُرم دفعہ ۳۶۷ تعزیرات ہند میں مُلزم نے بدفعہ ۷۹ تعزیرات ہند استفادہ چاہا تھا۔ ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ مُلزم نے ان اجزاء قانونی کو ثابت نہیں کیا ہے۔ جو دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند سے استفادہ کر سکے۔ اور ہمیشہ بار ثبوت مُلزم پر ہوتا ہے۔ کہ جو دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند سے استفادہ چاہتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۲۵ کلکتہ سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء۔

فعل جائز کے کرنے میں اتفاق کا پیش آجانا

دفعہ ۸۰:۔ کوئی امر جُرم نہیں ہے جو اتفاق یا شامت سے اور بغیر کسی مجرمانہ نیت یا علم کے کسی فعل جائز کے کرنے میں صادر ہو۔ اور وہ جائز طریق اور جائز وسیلوں سے مناسب احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ کیا جاوے۔

تمثیل

اگر زید کلہاڑی سے کام کرتا ہو۔ اور پھل نکل کر کسی شخص کے جا لگے جو قریب کھڑا ہو۔ اور وہ ہلاک ہو جاوے۔ تو اُس صورت میں زید کا یہ فعل درگذر کے قابل ہے۔ جُرم نہیں۔ بشرطیکہ زید کی طرف سے مناسب ہوشیاری میں کچھ قصور نہ ہوا ہو۔

شرح دفعہ ہذا مدعا یہ ہے۔ کہ جس صورتوں میں بعدم موجودگی اصلی ضمیر مجرمانہ و علم کوئی فعل واقعہ ہو۔ اور تسلسل فعل میں احتیاط مناسب بھی کیا گیا ہو۔ تو خواہ مخواہ مجرمانہ قرار دے کر ذمہ داری قانونی شخص مرتکب پر عاید نہ کی جاوے۔

کی بنا پر گرفتار کیا۔ اور ناجائز عمل کا الزام لگا کر بدفعہ ۳۲۳ سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل ہر بنائے نیک نیتی کے باختیار دفعہ ۵۹ ضابطہ تحت دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند بری کیا گیا۔ اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۳ سنہ ۱۹۲۰ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۹۹۷ - ۵ پٹنہ۔ لاجرنل صفحہ ۱۲۹ - اپٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۲۰ء پٹنہ صفحہ ۷۶۔

(۳) ایک مقدمہ میں چند سکول کے لڑکوں میں جھگڑا ہو گیا۔ جن میں سے ایک لڑکے نے سکول کھلنے پر ایک طالب علم سکول کے خلاف شکایت کی۔ اسسٹنٹ سکول نے آٹھ بید دوسرے لڑکے حملہ کنندہ کے مارے جس پر بدفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ماسٹر کے خلاف استغاثہ ہوا۔ عدالت سے ماسٹر کو بدفعہ ۳۲۳ مذکور سزا دی گئی۔ اپیل ملزم پر ہائیکورٹ رنگون سے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند کا استفادہ دیا گیا کہ نظم سکول قائم رکھنے کے لئے تنبیہ ضروری تھی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۳۶۔ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ ال انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۱۰۷ - ۳ رنگون صفحہ ۶۶۔

(۴) مسمی دریام سنگھ ضلع گجرانوالہ کے تین لڑکے بچپن میں پیدا ہونے کے چند روز بعد یکے بعد دیگرے مرتے رہے۔ چوتھا لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد ۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو مر گیا۔ اس کے مرنے پر دریام سنگھ کی زوجہ مسمات رادھی کو کسی شخص نے بتلایا کہ لڑکوں کی قبر پر جا کر غسل کرے۔ پھر لڑکا جو پیدا ہو گا۔ زندہ رہے گا۔ چنانچہ مسمات رادھی شوہر اش بجے شب قبرستان متوفی میں گئی اور رادھی نے غسل شروع کیا۔ تو وہاں مسمی بھگا سنگھ اتفاقاً آ نکلا جس کو دریام سنگھ نے بھوت سمجھ کر لاٹھیوں سے ہلاک کر دیا جس کو عدالت سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سبب دوام کی سزا دی گئی۔ اپیل پر ہائی کورٹ لاہور سے باختیار دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند ملزم کو بری کیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۵۵ - اکلکتہ صفحہ ۳۰۴۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۷۱

(۵) جب کوئی شخص کوئی ایسا فعل کرے جو قانوناً جائز ہو۔ کسی امر واقعہ کی غلط فہمی سے بہ نیک نیتی وہ شخص اپنے آپ کو مجاز باور کرتا ہو۔ جب دفعہ ۹۔ تعزیرات ہند کہتے ہے جبکہ وہ شخص جرم سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ جو کہ جب دفعہ ۱۳۲ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۸ء جب جرم کی تجویز سے

یا امر شدنی یا تقدیری یا پیش بینی کہنا بیجا نہ ہوگا۔ یہ ایسے واقعات سے وابستہ ہے جو فعل بلا تخصیص علم ظاہری ذرائع و اسباب کے وقوع میں آتا ہے۔ اور اس میں کوئی غفلت یا بے احتیاطی انسانی شامل نہیں ہوتی ہے اور اس کا وقوع بلا ارادہ و غیر متوقع حالات میں ہوجاتا ہے مثلاً ایک شادی کے موقعہ پر کاغذ کا بُسرج آتشبازی چھوڑا جاتا ہے جو اوپر چڑھکر جاتے ہوئے ایک کھیت میں جہاں چہری و گھاس کے انبار پڑے تھے اور ایک گڑوال انسان اس کے پاس سو رہا تھا بسرج اڑتا ہوا گھاس و چہری میں گر کر اسکو جلا دیتا ہے۔ اور انسان بھی خبر گیران تک لگے سے مرجاتا ہے۔ اور مہذا ایک شخص شکار سے آکر خالی بندوق رکھ کر کسی کام میں مشغول ہوجاتا ہے۔ دوسرا شخص آکر اسکو بھر کر روئے پر چلانا چاہتا ہے۔ گوا اُسکو جاتا ہے۔ اور یہ شخص بلا مبتلائے بندوق والے کے چلا جاتا ہے۔ اصل مالک بندوق کو اوٹھاتا ہے۔ اور گھوڑا ہاتھ سے دبکر بندوق چل جاتی ہے جس سے ایک شخص ہلاک ہوجاتا ہے۔ اور بصورت دیگر لفظ یہ ہے جان کر بندوق بھری ہوئی ہے اوٹھا کر رب کی طرف سیدھی کر کے گھوڑا دباتا ہے۔ اور بندوق کے چلنے سے بھی ہلاک ہوجاتا ہے۔ ایسی موت اتفاقی نہیں ہے۔ کیونکہ الف نے کما حقہ تخصیص اطمینان نہیں کیا تھا۔ کہ بندوق بھری ہوئی ہے۔ یا خالی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں دو شخص باہم لڑ رہے تھے جسمی جگیسر۔ ایسے ملزم نے ایک عورت جس کی گود میں ... تھا۔ جو اپنے شوہر کے ساتھ لڑائی ہونے سنکر موقعہ پر آگئی تھی جسمی جگیسر ملزم نے عورت کے ... جو طفلک کو دوانے کے سر میں لگا۔ اور دو یوم بعد طفلک مکا کی ضرب سے مرگیا تھا۔ جسٹس بٹلے ملزم پر بمنشائے

کیونکہ دنیاوی تمدن میں صدہا افعال کا صدور غیر متوقع و بدقسمتی سے ہو جاتا ہے جبکے اصدار سے پیشتر ظاہری اسباب معاملات کے لحاظ سے اُن کی کوئی امید نہیں ہوتی ہے اور نہ اُس وقت اس میں ایک ذی شعور انسان کو نتیجہ پر پہونچنے کے لئے اغلبیت ہوتی ہے۔ اس لئے بلحاظ اس اصول کے کہ بیگناہ کا سزا پا جانا بمقابلہ مجرم کے رہا ہونے کے زیادہ خراب ہے۔ وضع کیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب | دفعہ ہذا سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے امور ذیل کا اثبات ضروری ہے۔

(۱) جائز فعل کے سلسلہ میں اتفاق یا شامت سے فعل کا واقعہ ہونا۔

(۲) مجرمانہ نیت وعلم کا نہ ہونا۔

(۳) اختیار کہ وہ وسائل میں طریقہ قانونی جائز و مناسب احتیاط و ہوشیاری کا استعمال کرنا۔

اتفاق | لفظ اتفاق Accident و لفظ شامت اعمال یا بدقسمتی Misfortune میں بلحاظ واقعات کے قدرے امتیاز کیا گیا ہے اور یہ اتفاق بسلسلہ معمولی طریقہ کاروبار کے بلا کسی نیت یا علم کے واقعہ ہو جاتا ہے۔ اور جس فعل کے دوران میں اس کا وقوع ہو کر بظاہر منتج بجرم ضرر ہوتا ہے۔ وہ بلحاظ حالات نوعیت فعل کے اس قدر متوقع و اغلب نہیں ہوتا ہے۔ کہ جس پر ذی شعور انسان معقولیت سے اقتباس کر سکے۔ کہ یہ فعل کسی فروگذاشت یا تساہل انسانی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ تمثیل صدر تحت دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے۔

شامت اعمال | لفظ شامت اعمال یا بدقسمتی Misfortune جسکو شامت اعمال

کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ بشرطیکہ اُس امر کے ارتکاب سے نقصان پہونچانے کی کوئی مجرمانہ نیت نہ ہو اور اس شرط سے بھی کہ نیک نیتی سے کسی دوسرے بدنی یا مالی نقصان کے روکنے یا بچانے کے واسطے اس امر کا ارتکاب ہو۔

تشریح :۔ ایسی صورت میں یہ امر تنقیح طلب ہوگا۔ کہ آیا وہ نقصان جس کا روکنا یا بچانا مقصود تھا۔ اس قسم کا اور اس قدر قریب الوقوع تھا۔ کہ ایسے فعل کے ارتکاب سے خطرہ کا پیدا کرنا جو از یا درگذر کے قابل ہوسکتا ہے۔ درصالیکہ مرتکب جانتا تھا۔ کہ اُس فعل کے ارتکاب سے نقصان پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیلات

(الف) اگر زید کسی دخانی جہاز کا ناخدا یکایک معلوم کرے۔ کہ میں بلاوقوع اپنی خطا یا غفلت کے ایسے مقام میں آپہونچا ہوں۔ کہ قبل اس کے کہ جہاز رک سکے۔ وہ ب کی کشتی کو جس پر بیس تیس مسافر سوار ہیں ٹکرا کر ضرور تباہ کر ڈالے گا۔ اور رُخ پھیر تا ہوں تو دوسری کشتی ج کے ٹکرا کر تباہ کرنے کا خطرہ ہے۔ جس میں صرف دو آدمی سوار ہیں اور ممکن ہے۔ کہ جہاز اس کشتی سے بچ کر نکل جائے۔ تو اس صورت میں اگر زید رُخ پھیرے اور اُس کی یہ نیت نہ ہو۔ کہ ج کی کشتی کو تباہ کرے۔ بلکہ نیک نیتی سے یہ غرض ہو۔ کہ ب کی کشتی کے مسافروں کو مخاطرہ سے بچائے۔ تو زید کسی جُرم کا مجرم نہیں ہے۔ گو وہ ج کی کشتی کو ایسے فعل کے کرنے سے تباہ کرے۔ جس سے اُس کے علم میں اُس نتیجہ کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ بشرطیکہ یہ امر ثابت ہو۔ کہ واقعہ میں وہ خطرہ جس سے بچانا اُسکی نیت میں تھا۔ ایسا تھا۔ کہ اُس کے باعث سے ج کی کشتی کو تباہی کے خطرہ میں ڈالنا درگذر کے قابل ہوا۔

دفعہ ۳۰۱ زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اس لئے سزا دی کہ فعل خلاف قانون کیا گیا تھا۔ اور جائز ذرائع و جائز وسائل بغیر علم مجرمانہ عمل میں نہیں آئے ہیں۔ اس لئے دفعہ ۸۰ سے استفادہ نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ سشن جج کا اپیل ہائیکورٹ اودھ جو ڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ طفلک کے ضرب کا لگنا اتفاقی تھا لیکن چونکہ اس وقت اپیلانٹ جائز فعل و جائز طریق و جائز وسائل سے نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند سے مستفید نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ دفعہ ۳۰۴۔ الف متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے بہ تبدیل دفعہ ۳۳۵ تعزیرات ہند میں ملزم بہ تخفیف قید سخت چھ ماہ حکم سزا مجوزہ عدالت ماتحت سے بھگتے گا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۲ صفحہ ۸۹۷ سنہ ۱۹۲۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۵۳۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء اودھ ۲۲۸۔۹ اودھ۔ آل لاء رپورٹ صفحہ ۲۰۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند شکاری سؤر کا شکار جنگل میں کر رہے تھے۔ کہ سؤر ایک طرف گھبرا کر لانے پر بندوق چلائی گئی۔ تو ایک شخص کے گولی لگی جس پر ہائیکورٹ لاہور نے بلحاظ واقعہ اتفاقی بدفعہ ۸۰ تعزیرات ہند۔ ملزم کو بری کیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۸۸۰ و ۲۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۶۵۴۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۵۵ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۴۸۲۔ ۳۲ کرمینل لاجرنل صفحہ ۵۸۷۔ ۱۶ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۱۰۔ انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۳۳۴۔

(۳) ملزم نے ایک عورت سے سخت کلامی کرتے ہوئے عورت کے ایک مکا مارا۔ جو اس کے بچے کے لگا۔ جو عورت کی گود میں تھا۔ ملزم کے وکیل نے حسب دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند اتفاقی فعل کے ہو جانے پر استدلال کیا۔ اور جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم ایک جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ اور جرم دفعہ ۳۰۴ یا ۳۰۴ الف کا مرتکب نہیں ہے۔ اور دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند میں تھا کہ جائز فعل اور جائز طریق سے عمل میں آنا ضروری ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۳۸۹ اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۵۳۴۔

فعل جس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ لیکن کسی بنیت مجرمانہ کے بغیر اور دوسرا نقصان روکنے کے لئے کیا جائے۔ ،،

دفعہ ۸۱:۔ کوئی امر اس وجہ سے جرم نہ ہوگا۔ کہ فاعل یہ جان کر کرے۔ کہ اس سے کسی نقصان

اجزا قانونی ثبوت طلب | دفعہ ہذا کے اثبات کیلئے امورات ذیل کا ہونا ضروری ہے:

(۱) مجرمانہ نیت نہ ہو۔

(۲) فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔

(۳) وہ فعل کسی شخص کے بدنی یا مالی نقصان کے روکنے یا بچانے کیلئے کیا گیا ہو۔

(۴) وہ نقصان اس قسم کا اور ایسا قریب الوقوع ہو کہ جس کا انسداد ضروری ہو۔

اصول دفعہ ۱۲ | یہ ایک عام ضرب المثل ہے۔ کہ جب کسی شخص کو موت یا بیماری لاحق معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ طبعاً بڑی تکلیف کے مقابلہ میں چھوٹی تکلیف کو گوارہ کرنا پسند کر لیتا ہے۔ اور وہ حالت مصیبت ایک ایسی بے بسی و مجبوری کی ہوتی ہے کہ جس میں لامحالہ انسان ایک خفیف برائی جس سے نتیجہ احسن پیدا ہونا غلب ہو۔ اور بڑی تکلیف سے مقابلتاً نجات حاصل ہوتی ہو۔ برداشت کر لیتا ہے۔ اس لئے واضعان آئین و قوانین نے بمصلحت تحفظ جان و مال عامہ خلائق۔ قانونی دفعہ وضع کر دی ہے۔" جس کو قانون انگلستان میں جبر یا ضرورت کہا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس | یہ مسئلہ گرفتاری یا ضرر پہنچانے کا جب کہ ایک شخص گرفتاری طلب یا اس سے کسی شخص کو ضرر یا نقصان پہنچے نے والا ہو۔ حسب منشاء کامن لا قانون انگلستان ایک شخص کو اختیار ہے۔ کہ کسی خطرہ نقصان کے وقت مداخلت کر کے اس شخص کی جس کو خطرہ ہو حفاظت کرے۔ لیکن ایسے وسیع اختیارات عامہ کو ہندوستان میں پولیس کے بغیر وارنٹ کے کسی شخص کو بجز صورت دفعہ ۷۶ ضابطہ فوجداری کے گرفتاری کرے۔ لیکن جو شخص منشی بحالت نشہ شراب کسی شخص کے مال یا جان کو نقصان پہنچا دے۔ تو ہر ایک شخص بلحاظ دفعات حسب دفعات ۹۷، ۹۸ تعزیرات ہند اس کی روک کے لئے مداخلت کر سکتا ہے۔ اور وہ جرم جس بچاؤ کا مرتکب متصور نہ ہوگا۔ ۱۷ ڈبلیو آر صفحہ ۵۹۳۔ مدراس لا جرنل صفحہ ۶۵۵، ۳۲ مدراس لا ٹائم صفحہ ۳۵۲، ۴۶ مدراس صفحہ ۶۵۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۵۲۳۔ ۲۳ انڈین کیسز صفحہ ۳۴۳۔ ۲۴ کریمنل لا جرنل صفحہ ۵۹۹۔

(ب) اگر بڑے زور سے آگ لگی ہو۔ اور زید اس غرض سے مکان مسمار کرے۔ کہ آگ نہ پھیلنے پائے۔ اور یہ امر نیک نیتی سے انسان کی جان یا مال بچانے کی غرض سے کرے۔ اس صورت میں اگر یہ امر ثابت ہو۔ کہ وہ نقصان کہ جس کی روک مقصود تھی۔ اس قسم کا اور ایسا قریب الوقوع تھا۔ کہ اس سے زید کا فعل درگذر کے قابل ہو۔ تو زید جرم کا مجرم نہ ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا میں ایسا استثنا وضع کیا گیا ہے جس کو قانون انگلستان میں جبر یا ضرورت کہا گیا ہے۔ اور سر سٹیفن صاحب و لارڈ ڈھیر صاحب و دیگر صاحبان نے مختلف طریق سے اظہار رائے کرتے ہوئے منطقیانہ رنگ میں نقطہ چینی کی ہے۔ لیکن منطق بموجب رولنگ پالیکورٹ دستور قانون نہیں ہے۔ اور منطقیانہ طور سے الفاظ قانونی پر استدلالی کرنا اصل مقصد و اصحاب قانون کے مغائر ہے۔ اور تحت دفعہ ہذا ہر دو تمثیلات میں اصل مقصد و اصحاب قانون نہایت واضح طور سے ظاہر ہو رہا ہے جس میں کسی ایہام یا منطقی نقطہ چینی کی گنجائش نہیں ہے۔ دفعہ ہذا میں انسان کی جان، مال کی حفاظت کے لئے جبکہ نیک نیتی سے بغیر کسی مجرمانہ علم یا نیت کے اتفاقات خاص کے پیش آنے پر کسی نقصان کی روک کے لئے ضروری عمل بنشائے دفعہ ہذا کیا جاتا ہے۔ تو فاعل کو بشرائط دفعہ ہذا مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

اگر منطقیانہ نقطہ چینی پر غور کیا جاوے۔ تو دفعہ ۸۲ میں سات سال سے کم عمر کا صغیر مستثنیٰ کیا ہے۔ اور دفعہ ۸۳ تعزیرات ہند میں سات سال سے زیادہ اور بارہ سال سے کم عمر کے طفلک کا فعل جبکہ فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ کی بھلائی برائی نہ سمجھتا ہو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس میں اور تمام تعزیرات ہند میں جبکہ سات سال کی عمر کا لڑکا کوئی فعل کرے۔ تو منطقیانہ بحث میں کس دفعہ کے تحت اس کا فعل ہو۔ طلب ہوگا۔ لیکن سر کیف یہ فیصلہ درست ہوگا۔ کہ سات سال کی عمر بقول سر ٹامس گورصاحب بہ دفعہ ۸۲ تعزیرات ہند متصور کیا جاوے لیکن فی کثرات گھنٹے منٹ سیکنڈ پر اور نیز گردش زمین کے حساب پر کہ جو ۳۶۵ سال میں بجائے ۳۶۵ یوم کے ۳۶۶ یوم شمار ہوتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں ایک یوم کا بڑھنا بموجب علوم جدید متصور کیا گیا ہے۔ تو پھر جس قسم منطقیانہ و فلسفیانہ اعتراضات کا کیا جواب ہوگا۔ اس لئے ہمیشہ اصول اور غائت وضع قانون کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ اور اظہار مذکور خیالی قابل احترام ہے۔

سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کے طفل کا خون کا فی پختگی عقل نہ رکھتا ہو

دفعہ ۸۳۔ کوئی امر جرم نہیں ہے۔ جو سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کا طفل کرے۔ اگر اس کی عقل ایسی پختگی کو نہ پہنچی ہو، کہ وہ اپنے اس فعل کی ماہیت اور اس کے نتیجوں کی برائی بھلائی سمجھ سکے۔"

شرح دفعہ ہذا میں سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کے طفل کا فعل اس شرط سے مشروط کیا گیا ہے۔ جب کہ وہ فعل کی ماہیت اور اس کے اچھے یا برے نتیجہ کے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو۔ اور یہ ذمہ داری قانونی بلا استثنا تخصیص عمر یا نشو و نما جسمانی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ یہ امتیاز قابلیت قوائے عقلیہ پر منحصر ہے۔ اور قانونی فوجداری میں بمنشائے دفعہ ۳۶۱ لڑکا ۱۴ سال کی عمر کا اور لڑکی ۱۶ سال کی عمر کی بالغ سمجھی گئی ہے۔ اور بعض مقامات مشرقی میں آب و ہوا صحت افزا اور جسمانی نشو و نما کے لحاظ سے لڑکی ۱۲ سال کی عمر میں بلوغت حاصل کر لیتی ہے۔ اور اس کی رضامندی زیر دفعہ ۹ تعزیرات ہند رضامندی تصور کی گئی ہے لیکن دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند میں یہ رضامندی اس کی غیر ضروری تصور کی گئی ہے۔ کیونکہ اصول تحفظ حقوق والدین و گارڈین نابالغ کا اس میں منقطع ہو جاتا ہے۔ اور نیز تنظیم تمدن میں موجب اختلال ہوتا ہے۔ چنانچہ زیر دفعہ ہذا حالات و اقعات مقدمہ پر سات سال سے زیادہ اور بارہ سال سے کم عمر کے طفل کا فعل اس وقت جرم سمجھا جاوے گا۔ جب کہ اس کے فعل کی نوعیت اور نتیجہ سے اس کا ضمیر مجرمانہ متاخذ ہوتا ہو۔ ورنہ اس کا فعل جرم نہیں ہوگا لیکن جو فعل بدفعہ ۸۲ یا ۸۳ تعزیرات ہند کسی بچے کا فعل جرم نہ ہو۔ اور اس بچہ کی معرفت کوئی شخص فعل کرا دے یا جب وہ کوئی شے اپنے گھر سے چرا کر کسی شخص کو فروخت کر دے۔ تو وہ شخص جس نے اعانت کی ہو یا مال خریدا ہو۔ ہر حالت میں خود جرم کی اعانت اور جرم ۱۱۴ تعزیرات ہند کا جیسا کہ صورت ہو مجرم ہوگا۔

اور قانون انگلستان میں بجائے ۱۲ برس کی عمر کے ۱۴ برس کی حد رکھی گئی ہے۔ اور قانون فرانسیسی کا منشا یہ ہے۔ کہ جب ملزم سولہ برس کا ہو۔ تو اس کی پختگی عقل کی بابت تحقیقات کی جاتی ہے۔ کہ وہ فعل کی نوعیت و نتائج کے سمجھنے کی قابلیت رکھتا تھا یا نہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک لڑکا عمر دس سالہ ایک لڑکی عمر پانچ سالہ کے ساتھ گھر میں ایک بستر پر ہمبستر سویا کرتا تھا۔ اور لڑکی

سات سال سے کم عمر کے طفل کا فعل

دفعہ ۸۲: کوئی امر جو سات برس کے کم عمر کا طفل کرے جرم نہیں ہے۔

شرح اصول حکمت کے لحاظ سے سات سال عمر طفلک کا وہ زمانہ ہوتا ہے۔ کہ قوت فہم و ادراک اس قدر موجود نہیں ہوتی ہے۔ کہ طفلک فعل کی نوعیت و اس کے نتائج کو سمجھ سکے۔ اس لئے سات سال کے بچے کا فعل عدم استطاعت جرم سمجھا گیا ہے۔ اس کو ذمہ دار نتیجہ فعل تصور نہیں کیا گیا ہے۔ اور اسی ہی قانون انگلستان میں یہ قطعی قیاس کیا گیا ہے کہ سات سال سے کم عمر کا طفل فعل کی نوعیت و نتیجہ کو سمجھنے کے ناقابل ہوتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس دفعات ۸۲ و ۸۳ تعزیرات ہند کے علاوہ بلحاظ تخصیص عمر کوئی شخص کسی عمر کا سنگین جرم کے ارتکاب میں مستثنے نہیں کیا گیا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۳۱ صفحہ ۱۶۴ - ۱۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۴۲۷ - ۱۹ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۴۳ - مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۸۱ - ۳۲ لا ویکلی صفحہ ۲۲۰ -

(۲) ایک لڑکا ۷ سال سے کم عمر اور ایک لڑکی ہمعصر سے زنا بالجبر کے مقدمہ میں گرفتار ہوکر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سپرد دشش ہوا۔ عدالت میں تکمیل جرم ہوگئی تھی۔ عدالت ہائیکورٹ میں نگرانی پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ قانون انگلستان انڈیا پر حاوی نہیں ہے۔ اور ہندوستان میں ۷ سال سے کم عمر کا لڑکا قابلیت ارتکاب جرم کی موجود ہونا تسلیم نہیں کی گئی ہے۔ اور یہ امر بعید از قیاس ہے۔ کہ ایسی کم عمر کا لڑکا مرتکب زنا بالجبر ہوسکے۔ اس لئے ملزم بری کیا گیا۔ ۱۳ آل لاجرنل صفحہ ۲۳۴ ۳۷ آل صفحہ ۱۸۷ - ۱۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۳۲۲ - ۲۸ - انڈین کیسز صفحہ ۶۵۸

(۳) دو لڑکے بجرہ ۷ و ۸ سالہ سمیان واحد بخش و ولی محمد نے ریل پر پتھر پھینکے تھے جس کے خلاف مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۳۰ ریلوے ایکٹ اُن کے گارڈین سے ضمانتیں لے لی تھیں۔ جس حکم کی باقاعدہ نگرانی پر سنہ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ہر دو ملزمان بجرہ ۷ و ۸ سالہ حسب منشاء دفعہ ۸۲ و ۸۳ تعزیرات ہند مستثنے کی گئی ہیں۔ اور صورت جرم دفعہ ۱۲۷ یا ۱۳۰ ریلوے ایکٹ اُن پر حاوی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۳ - انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۲۶۴ سنہ ۱۹۳۷ء -

اور امر دوئم میں مجنوں دوامی وہ ہوتا ہے۔ جو بعض اوقات صحیح العقل ہو جاتا ہے۔ اور بدوران جنون ناقابل فہم ہوتا ہے۔

امر سوئم میں مجنوں دوامی وہ شخص ہوتا ہے۔ جو کسی مرض کے لاحق ہو جانے سے دوامًا بے سمجھ ہو جاتا ہے۔

امر چہارم میں دیوانہ یعنی مستثنیٰ شخص بوجہ استعمال کسی شے مسکرہ یا کسی بیماری اتفاقیہ کے پیدا ہو جانے سے نوعیت و نتیجہ فعل کی تفہیم سے لاعلم ہو جاتے ہیں۔ جن کی تعلق دفعات ۸۵ و ۸۶ تعزیرات ہند میں صاف احکام درج ہیں۔

اصول مدعا یہ ہے کہ جو اشخاص بوجہ قانون فطرت یا بامراض شدید ناقابل فہم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں یا کوئی شخص کر رہا ہے۔ بیجا یا خلاف قانون ہے اس کو اس لئے تعزیری احکام کی ذمہ واری سے محفوظ کیا گیا ہے۔ کہ پہلے سے ہی وہ ان قوائے ضروری عقلیہ احکم الحاکمین سے محروم کیا گیا ہے۔ جن پر حصول خوشنودی دنیاوی کا انحصار ہے۔ اور جو شخص ایسے شخص کے لئے تو دیوانگی ہی ایک گونہ سزا ہے۔ چہ جائے کہ ان کو مزید تحت قانون تعزیری پر مجبور کیا جاوے البتہ ان احکام میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ مبادا بدجلین و بدکردار اشخاص بناوٹی کارسازیوں سے مصنوعی بے سمجھ بن کر قانونی استفادہ حاصل نہ کر سکیں۔ اور بدیں وجہ یہ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے افعال کے قدرتی نتائج کا ذمہ وار قرار دیا گیا ہے۔ تا وقتیکہ وہ کوئی وجہ معذوری قانونی ثابت نہ کرے۔ کہ بروقت ارتکاب فعل ملزم کا فہم و ادراک و علم و غور بعقل کی وجہ سے زائل ہو گئی تھا۔ بس یہ وہ فعل کی نوعیت و نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ استفادہ حاصل نہیں کر سکتا ہے جس کا بار ثبوت حسب دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر ہوتا ہے۔ اور جب مقدمات میں وہ فی نقص کی وجہ سے ارتکاب جرم ہونا تنقیح طلب ہو۔ تو وہاں ارتکاب جرم سے ماقبل و بروقت جرم کی حالت دماغی ملزم دیکھنی چاہیئے۔ کو ملزم صحیح و غیر صحیح میں امتیاز رکھتا تھا۔ اور ارتکاب جرم کے وقت فعل کی اصلیت اور نتیجہ سمجھتا تھا۔ اگر واقعات سے ملزم کا ارتکاب جرم کے وقت غیر صحیح الحواس ہونا ثابت ہو جاوے۔ تو اس پر ذمہ واری قانونی عائد نہ ہوگی۔ بصورت دیگر وہ قابل مواخذہ ہوگا اور یہ امر صاف طور سے ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور اثبات جرم پر وجہ تحریک جرم کا ثابت کرنا غیر ضروری ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص اپنے ہاتھوں میں پتھر لئے آرہا تھا۔ راستہ میں ایک آدمی کے سر پر پتھر مارے جس سے وہ مر گیا تحقیقات

اکثر رات کو نجاست کر دیتی تھی۔ چنانچہ لڑکے نے لڑکی کے اس فعل سے ناراض ہو کر چاقو سے اسکو قتل کر دیا۔ اور جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نعش کو دبہ کی کوٹھری میں دبا دیا۔ اور خون آلودہ پارچات کو نعش کے نیچے رکھکر اور کوڑا اوپر ڈال دیا۔ اور جسم خون آلودہ پانی سے صاف کر دیا۔ اس مقدمہ میں بلحاظ حالات امتیاز بہ قابلیت طفلک قتل عمد کا مجرم قرار دیا گیا۔ اور سزا پھانسی دی گئی۔ (ایمپیل موجداری جلد ۱ صفحہ ۱۵ (لنایت ۱۱)۔

(۲) ایک ۱۰ سالہ لڑکے نے ایک شخص کا بار نقرہ سرقہ کرنے کو رہنے کے پاس فروخت کر دیا چنانچہ بلحاظ حالات سمجھ طفلک رہا کیا گیا۔ اور شخص خریدار بار بجرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند ملزم قرار دیا گیا اور سزا کھا گیا۔ کہ طفلک کی رہائی مارتو دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند کو ذکر میں ہے۔ مکہ شخص بنام کرشنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۷۔

(۳) مجموعہ تعزیرات ہند میں بجز دفعات ۳۰۲ و ۳۰۳ کے کسی دوسری دفعات میں طفلک خصوصیت عمر کے سخت حکم دینے کے لئے کسی عمر کی تخصیص نہیں ہے۔ سنہ ۱۸۸۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۹۱ ۳۳ لاء ویکلی صفحہ ۲۲۰۔

اُس شخص کا فعل جسکی عقل میں فتور ہو

دفعہ ۸۴: کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسے شخص کے جو وقت مرتکب ہونے اس فعل کے اس امر کی ماہیت یا اس فعل کے مخالف قانون ہونے سے عقل کے فتور کی وجہ سے قاصر ہو کہ وہ کر رہا ہے۔ بیجا یا خلاف قانون ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں فتور عقل۔ موجب دستبرداری کی لاعلمی سے مستثنیٰ ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ کسی مرض سے انسان کے دماغ پر اثر ہو کر قوت فہم ادراک بے حس ہو جاتی ہے۔ اور اُس کی اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) مجنوط الحواس یعنی مخبط فطری۔

(۲) یا مخل یعنی مجنوں دوامی۔

(۳) محنوں دوامی۔

(۴) دیوانہ یعنی مُنشی

امر اوّل مسلوب الحواس پیدائشی بے سمجھ ہوتا ہے۔ اور کسی وقت بھی وہ باہوش نہیں ہوتا ہے۔

اختلاف رائے سیول سرجن زیر دفعہ ۷۴ ضابطہ پاگل خانہ میں بھیجا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۹۲ سنہ ۱۹۳۵ء ۱۶ دہلی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۷۸۰۔

(۴) ملزم نے ضرب کلہاڑی کی بوقت صبح اپنے بستر سے اٹھکر مکان سے باہر گیا اور کلہاڑی کی ضرب سے مقتولہ بازخاں اپنے باپ کے سر میں ماری، اور دوسری ضرب اس کے پہلو میں ماری جس سے وہ دو یوم بعد مر گیا تھا۔ ملزم کا غیر صحیح الحواس ہونا معلوم ہو کر پاگل خانہ لاہور میں بحکم پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ بھیجا گیا تھا۔ جہاں سے وہ بامجھ لکھا جا کر واپس کیا گیا۔ اور ملزم کے مقدمہ کی تحقیقات میں ثابت ہوا۔ کہ مقتول اس کے باپ کی آشنائی ملزم کی زوجہ سے تھی۔ بروز قتل والد خود کو چارپائی کے پاس اپنی زوجہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا اس نے دیکھا، اور زوجہ ملزم کی شہادت اس کے غیر صحیح الحواس ہونے کی تائید میں تھی جس سے ملزم مجنوں دماغی معلوم ہوا۔ اور ملزم کا جوڈیشل کمشنر کورٹ سے اپیل منظور کیا جا کر بمنشائے دفعہ ۷۴ ضابطہ فوجداری لوکل گورنمنٹ میں فیصلہ لکھ کر تجویز کیا گیا۔ اور ملزم کو ہر ہز پوسنٹرل جیل میں رکھا گیا، کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۰۰ سنہ ۱۹۳۴ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۳۷۳۔

(۵) ایک مقدمہ میں مسمی دلیوارم کا لڑکا ۷ یا ۸ سال عمر کا فوت ہو گیا تھا جسکے فوت ہو جانے کے چھ ماہ بعد وہ پاگل ہو گیا، اور ان ایام دیوانگی میں اس نے اپنی زوجہ و ایک دختر کو قتل کیا۔ اور وہ سوتی لڑکی بچہ قتل کیا تھا۔ مگر وہ بچ گئی تھی۔ اور ملزم کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم صحیح الحواس نہ ہونا۔ اور اس وقت اپنے فعل کی ماہیت جاننے کے ناقابل ہونا کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے۔ استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کیلئے ثابت کیا جانا چاہئے۔ اور ملزم کے ارتکاب سے پیشتر و مابعد افعال و چلن و الفاظ و علامات کیے تھے۔ اور جس بحالات یہ امر ثابت ہے۔ کہ ملزم کا لپسر فوت ہو جانے سے اس کے دماغ کی حالت صحیح نہیں رہی تھی، اور بغیر کسی وجہ تحریک کے اس نے اپنی زوجہ و دختر کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے بحالات و واقعات مقدمہ ملزم کا فعل بدفعہ ۸۴ تعزیرات ہند داخل ہوتا ہے۔ اپیل ملزم منظور کیا۔ اور زیر دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری اور بموجب قواعد لوکل گورنمنٹ ملزم کو پاگل خانہ لاہور میں بھیجا جاوے اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۹۴ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور۔ انڈین کیسز

میں یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ عین ارتکاب جرم سے قبل ملزم مجنونانہ باتیں خود بخود کرتا آرہا تھا۔ اور بتجویز مقدمہ کے وقت اصلی حالت پر ملزم معلوم ہوا تھا۔ عدالت ششن سے ملزم بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ مدراس سے قرار دیا گیا۔ کہ بروقت ارتکاب جرم ملزم مخبوط الحواس تھا۔ اس لئے باستفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند بری کر دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۶ سنہ ۱۹۲۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۷۸۰ ۔۔ ۹۴ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۹۸ ۔ ۲۴ مدراس لاویکلی صفحہ ۵۰ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۴۹۔

(۴) ایک ملزم نے اپنے دو بچوں کو قتل کر دیا تھا تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت اس کا دماغ صحیح حالت پر نہ تھا۔ اور ارتکاب جرم سے پیشتر بھی اس کی دماغی حالت متزلزل تھی لیکن یقینی درجہ صدمہ حالت دماغی ثابت نہیں ہوا تھا۔ اور یہ امر ثابت تھا۔ کہ باپ ملزم کو بچوں سے محبت تھی۔ ششن جج ضلع ملتان نے ملزم کی نسبت زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے قصاص تجویز فرما کر بحکم دفعہ ۳۷۴ ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں بحق کی حکم کے لئے کاغذات پیش کر دئے چنانچہ ہائیکورٹ لاہور نے منسوخی حکم ششن جج جس دوام لبعور دریائے شور کا حکم تبدیل کر دیا۔ اور لوکل گورنمنٹ کو صدور حکم مناسب کے لئے کاغذات بھیجے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۴ صفحہ ۸۰۹ سنہ ۱۹۴۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۱۱۹ سنہ ۱۹۴۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۲۸ ۔ ۶ رولنگ رپورٹر صفحہ ۵۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۱۲۳۔

(۵) ایک مقدمہ میں منکارونت نے ریلوے سٹیشن پر ریل کی آمد پر پانچ فائر پستول سیکنڈ کلاس گاڑی کے کمرہ پر جس میں دو زنانی ایک عورت دو مرد بیٹھے تھے ملزم کو گرفتار کر کے باقاعدہ بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔ اور سول سرجن نے ملزم کا معائنہ کر کے اس کو صحیح الحواس لکھا مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ ۱۸۷۸ء و ۳۰۷ تعزیرات ہند کارروائی کی گئی۔ ملزم نے صفائی میں آنریبل سول سرجن کا معائنہ کرا کر بطور گواہ پیش کیا جس نے اس کو غیر صحیح الحواس لکھا۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم صحیح الحواس نہ تھا۔ چنانچہ حسب کارروائی ضابطہ دفعہ ۳۴۶ ضمن ۳۰۲ و ۳۴۶ و ۳۴۷ ضابطہ کے معلوم کر کے صحیح الحواس ہے مجسٹریٹ نے ملزم کو ششن سپرد کر دیا جس کو ششن جج نے سزا دیدی۔ ملزم کا اپیل دو وجہ پیش کوائف میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے دو اجنبی آدمیوں پر فائر کئے تھے۔ اور کوئی وجہ تحریک نہ تھی۔ اور شہادت سول سرجن سے ملزم کا ارتکاب جرم کے وقت غیر صحیح الحواس ہونا ثابت ہے۔ اور وہ اپنے فعل کے نتیجہ کی بھلائی اور برائی جاننے کے ناقابل تھا۔ اور مستحق برات تھا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷۔ چنانچہ ملزم بموجب

(۸) فاتر العقلی مثل مقدمہ سے ایسی ثابت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ شخص اس قدر سمجھ نوعیت فعل نہیں رکھتا تھا۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ورنہ وہ ذمہ واری فعل سے سبکدوش نہ ہوگا اور اپنے فعل کے ارتکاب کا قابل مواخذہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۷، صفحہ ۷۹ - ۹ سندھ رپورٹ صفحہ ۱۷۱ - انڈین کیسز جلد ۳۲ صفحہ ۱۷۶۔

(۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے پیٹ میں چھرا مار کر اس کو مار دیا تھا۔ مرنے سے پیشتر اس نے تحریر کر دیا تھا۔ کہ چار یوم پیشتر واقعہ سے رس کا شوہر مخبوط الحواس ہو گیا تھا۔ اور پانچ چھ جگہ جسم اور معدہ پر چھرے کے زخم عورت کے لگے ہوئے تھے۔ اس مقدمہ میں دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند پر بحث ہوتے ہوئے ملزم کے خلاف سرکاری وکیل نے بحث کی۔ کہ فعل سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کہ ملزم فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے سے معذور تھا۔ اس لئے جرم قتل عمد دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کی سزا کا مستوجب ہے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے حکم حبس دوام بعبور دریائے شور بحال رکھا جا کر حسب دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ کو تحریک کی گئی۔ کہ اس مقدمہ میں مناسب حکم حسب دفعہ مسطور صادر فرمایا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۸۲۸ - ۱۰ مدراس لا ویکلی صفحہ ۳۷۷ ۲۶ مدراس لا ٹائم صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۹۱۹ء۔ مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۹۳ - کرمینل لاجرنل صفحہ جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۷ - انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۴۷۷۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں مسماۃ نندی اور ہرچرن لڑکا دونوں مکان میں موجود تھے۔ اور متعلقہ اشخاص کام کرنے کھیت میں گئے ہوئے تھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک شخص گھر میں آیا اور اس نے دیکھا۔ کہ لڑکے کا گلا کٹا ہوا چارپائی پر پڑا ہے۔ اور مسماۃ نندی وہاں موجود ہے۔ اور خون کے داغ اس پر لگے ہوئے ہیں۔ مسماۃ کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند تھانہ میں بھیجا گیا۔ اور سول سرجن نے معائنہ کی رپورٹ کی۔ کہ وہ مخبوط الحواس ہے جس کو پاگل خانہ میں بھیجا گیا۔ وہاں سے صحت یاب ہو کر تجویز مقدمہ کے لئے عدالت سشن میں پیش ہو کر حکم دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر مثل سے ثابت ہوا۔ کہ دو دفعہ سول سرجن نے معائنہ ملزمہ پر مخبوط الحواس ہونا لکھا ہے۔ گو زیر دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ مقدمہ کا مستثنات عامہ تعزیرات ہند سے متعلق ہونا بحالات واقعات ثابت کرے۔ ورنہ عدالت ان حالات کا عدم تصور کرے گی۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ملزم کو شہادت پیش کرنی چاہیئے۔ بلکہ اگر فعل مقدمہ یا شہادت استغاثہ سے ملزم کا فعل کسی مستثنات میں آتا ہو۔ تو عدالت کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ واقعات مقدمہ سے ملزم مستثنات

جلد ۷۰ صفحہ ۴۳۱ ۔

(۶) بحصول استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند وجہ تحریک کا نہ ہونا ملزم کے پاگل ہونے کی دلیل نہیں ہے ۔ اور نہ یہ کوئی مضبوط شہادت امر مذکور کیلئے خیال کی گئی ہے ۔ جو ملزم اپنے غیر صحیح الحواس ہونے پر استدلال کرے ۔ کہ بروقت ارتکاب جرم وہ صحیح الحواس نہ تھا بدبار ثبوت اس کے اثبات کا بمنشائے دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت، مذ پر ہے ۔ اگر وہ اپنا مجنوں ہونا ثابت نہ کرسکے ۔ تو اس کو مرتکب فعل قرار دینا چاہیئے ۔ اور بحالات واقعات مقدمہ مشتبہ معلوم ہوتا ہے ۔ اسلئے رنگون ہائیکورٹ سے ہز اکسلینسی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل رپورٹ کی گئی ۔ کہ از راہ ترحم اس مقدمہ میں سزائے موت نہ کی جاوے ۔

کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۹۷ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۷ ۔

(۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ اور دو دختران اور ایک پسر کو ایک بڑے چھرے سے سخت زخمی کیا ۔ جن میں سے وہ فوت ہوگئے تھے بتحقیقات عدالتی میں مقدمہ سپرد دشن ہوا ۔ اور ملزم نے اقبال جرم کرتے ہوئے اپنے آپ کو مخبوط الحواس ہونا تبلایا تھا ۔

ششن جج نے بحوالہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم کو بری کر دیا ۔ اور ہدایت کی کہ ملزم بحراست رہے اور تحت دفعہ ۱۷۱ ضابطہ فوجداری عمل ہووے ۔ چنانچہ لوکل گورنمنٹ کی جانب سے پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا ۔ کہ سول سرجن نے کوئی بے قاعدگی دماغی قوت ملزم میں نہیں بتلائی ہے ۔ اور بمنظوری اپیل لوکل گورنمنٹ جرائم دفعات ۳۰۲ و ۳۲۶ و ۳۲۴ تعزیرات ہند بدفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند ملزم کو حبس بعبور دریائے شور کا حکم دیا ۔ ۔ ۔ بسفارش لوکل گورنمنٹ میں ریویژن پیش کی کہ بدفعہ ۱۷۱ ضابطہ فوجداری مناسب حکم دیا جاوے ۔ کہ ملزم نے بوجہ کسی وجہ تحریک کے دماغی قوت کی بدنظمی کی قسم سے جرم کیا ہے ۔ اور نیز قرار دیا ۔ کہ دیوانگی جو انسان کو افعال کے لئے راہنمائی کرتی ہے ۔ وہ محض قوت دماغی میں بتزلزل آنے کی وجہ بھی نہیں ہوتی ہے ۔ بلکہ وہ دلی جذبات کی غیر تحریک کا موجب بھی ہوتا ہے ۔ اور یہ مخبوط الحواسی ہی ہوتی ہے ۔ جو قوت دماغی کو بگاڑ دیتی ہے ۔ جس کی وجہ سے انسان کے افعال ذمہ واری فوجداری سے بچ جاتے ہیں ، کیونکہ ملزم نہیں سمجھتا ہے ۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے کہ وہ خلاف قانون ہے ۔ یا بیجا عمل ہے ۔ اور تاوقتیکہ وہ صورت دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کا مصداق نہ ہو ۔ ذمہ واری قانونی سے سبکدوش نہیں ہوسکتا ہے ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۴۶ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۴۷ ۔

ہے لیکن تاہم ملزم بچنا تھا کہ جو فعل وہ کر رہا ہے غلط ہے۔ ملزم کا بیان لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ قانونی اصول اور میڈیکل جس متعلق صحیح الحواسی مساوی نہیں ہے کیونکہ مبدا کل نقطہ خیال یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص ارتکاب جرم کے وقت فنجوط الحواس تصور کیا گیا ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت صحت پر سمجھا نہیں جاتا ہے لیکن قانونی نقطہ نظر میں ہر ایک شخص مرتکب جرم کو صحیح الحواس سمجھا جاتا ہے کہ ارتکاب جرم کے وقت وہ شخص قابل کی نوعیت اور نتیجہ سے لاعلم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور جب تک اس کا قبضہ ثابت ضمیر عمل کرتا ہے اور جو ملزم ایک بڑے پیمانہ پر مسترد کیا گیا ہو اور اس کی حالت بے اندازہ معلوم ہو تو بلا لحاظ وہ نتیجہ فعل سے واقف ہوتا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے غلط ہے اور حسب دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند استفادہ حاصل نہ کر سکتا اپیل ملزم خارج کیا گیا۔ اور حکم سزا عدالت شش بحال کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۹۲ صفحہ ۳۹۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۴۴۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۵۰۸۔

(۱۴) ایک ملزم نے ہتھوڑے کے بخاش ضربات لاٹھی دماغ دپسلیوں وغیرہ پر ماری جس سے کھوپڑی اور پسلیاں متقاب ٹوٹ کر موت واقعہ ہوئی تھی۔ عدالت شش سے ملزم کی مثل کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجائی حکم سزا پھانسی کے لئے ہائیکورٹ لاہور میں پیش کیا گیا تھا۔ اور ملزم کا اپیل تھا چنانچہ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے ارتکاب جرم کے وقت اس کا مخبوط حواس ہونا مشکل سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ کہ وہ ارتکاب جرم کے وقت فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ بلکہ بدوران تحقیقات عدالت مجسٹریٹ و عدالت شش ملزم صحیح الحواس ہونا ثابت ہے۔ اور بروقت ارتکاب جرم اس کی دماغی حالت زیر اثرات تخیلات تنزل تھی۔ اس لئے بجائے حکم سزا فضاعل کے جس ملزم مجبور دریائے شور کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور جزاً اپیل منظور کیا جا کر حکم سزا قائم کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۶۵ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۴۰۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۶۱۹۔

(۱۵) ایک نفر مہیں سنگھ نے ایک چمار کو قتل کر دیا تھا۔ اور یہ امر ثابت ہوا کہ ملزم بروقت ارتکاب جرم یہ جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے خلاف قانون ہے۔ اور بحالت غیر صحیح العقلی اس کا ارتکاب کرنا ظاہر کیا گیا تھا۔ اور بدوران کارروائی عدالت وہ صحیح الحواس تھا۔ عدالت شش سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجائی حکم سزا پھانسی کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے بتبدیل حکم سزائے موت بحبس دوام بعبور دریائے شور و کل گورنمنٹ کو تحریک کی گئی۔ کہ اس کی نسبت مناسب حکم صادر کیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۸۳۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۷۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۴۱۳۔ ۴۶ الہ آباد صفحہ ۲۴۳۔ ۳۳ آل لاجرنل صفحہ ۱۱۰۔ ۵۔ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۶۷۔

میں سے کسی استثناء سے استفادہ حاصل کرتا ہے۔ اور جب ملزم قابل برأت بوجہ مخبوط الحواس معلوم ہو۔ تو عدالت کا فرض ہے۔ کہ وہ غور کرے۔ کہ بروقت ارتکاب جرم وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کو سمجھنے کے قابل تھا۔ اور اگر ملزم موجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۱۲ء مخبوط الحواس ثابت نہ ہو۔ تو اس کی نسبت حکم قانونی صادر کرنا چاہیئے۔ بمنظوری اپیل ملزم حکم عدالت سشن منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۲۲۵ - انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۶۸۹ - انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۳۴۷ - ۱۴۵ - الہ آباد صفحہ ۳۲۹۔

(۱۱) جب کسی مقدمہ میں ملزم کی مخبوط الحواسی بروقت ارتکاب جرم ثابت ہو۔ اور بغرض استفادہ زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم مُصر ہو۔ تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے کہ بروقت ارتکاب جرم وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور یہ نہیں سمجھتا تھا۔ کہ جو کچھ وہ ہو رہا ہے وہ یا غلط ہے۔ تو عدالت کو چاہیئے۔ کہ ارتکاب سے ماقبل و بروقت و مابعد کے حالات ملزم کیسے تھے چنانچہ اودھ جوڈیشل کمشنر کورٹ ہے کہ سشن جج منسوخ کیا جا کر لکھا گیا۔ کہ ملزم کو بجراست پاگل خانہ میں بھیجا جاوے۔ اور سشن جج کو حکم دیا جائے۔ کہ لوکل گورنمنٹ کو ہسٹری سیٹ بذریعہ اطلاع پیش کرے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۱ - انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۹۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء اودھ صفحہ ۱۹۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۵۲ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۲۰ - ۸ لاہور صفحہ ۱۱۴ - لاہور لاجرنل صفحہ ۶۶ - ۷۷ پنجاب لاجرنل رپورٹ صفحہ ۸۲۳۔

(۱۲) ایک ملزم نے سسول سرجن کی زوجہ پر حملہ کیا تھا۔ اور ڈاکٹر سول سرجن نے ملزم کو بروقت حملہ مخبوط الحواس لکھا تھا۔ اور عدالت سے ملزم بریلی پاگل خانہ میں بھیجا گیا تھا۔ وہاں سے سپرنٹنڈنٹ نے تحریر کیا تھا۔ کہ ملزم صحیح الحواس تھا اور ضابطہ عدالت شہادت دی گئی تھی۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم کو بیادرشن جرم ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ سے کاغذات واپس صادر ہو چکے تھے۔ کہ ملزم صحیح الحواس تھا۔ اس لئے اپیل نامنظور اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۹ - انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۲۳۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۱۸۶ - ۲۱ - آل لاجرنل صفحہ ۷۶ - ۴ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۲۳۴۔

(۱۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں ملزم کے ارتکاب جرم کے وقت اس کا مخبوط الحواس ہونا زیر بحث تھا سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ لاہور کی شہادت تھی۔ کہ بروقت داخلہ پاگل خانہ ملزم صحیح الحواس تھا سشن جج کی رائے تھی کہ گو بروقت ارتکاب جرم ملزم کی حالت بغیر اندازہ اور انتہائی تحریک کے زیر اثر

وقوع میں آیا ہے۔ اور موجودہ شہادت و واقعات صورت استثنائے دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند میں اور شبہ کا پیدا ہونا بحصول استفادہ استثنائے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور جبکہ مجسٹریٹ یا عدالت سشن کا اطمینان ہو جاوے۔ کہ ملزم ارتکاب جرم کے وقت صحیح الحواس تھا۔ تو عدالت کو حسب دفعہ ۴۶۹ ضابطہ فوجداری عمل کرنا چاہیئے۔ اور مقدمہ ہذا میں اپیل منظور کی جاکر حکم برادت منسوخ کیا گیا۔ اور لوکل گورنمنٹ میں مقدمہ پیش کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۰۴ ۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۷۹۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۹۶۰ ۔ ۹ لاہور صفحہ ۳۷۱ ۔

(۱۸) کسی ملزم کے مخبوط الحواسی پر استدلال کرنے کی صورت میں عدالت کو محض اس کی دماغی حالت ارتکاب جرم کے وقت پر غور کرنا چاہیئے۔ اور ملزم کی ماقبل و مابعد کا چلن اس صورت میں واقعہ متعلقہ ہے۔ جب کہ ارتکاب جرم کے وقت کی دماغی حالت کو ثابت کرنا مقصود ہو۔ اور ملزم حسب دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند مخبوط الحواس قرار نہ دیا جاویگا۔ جب تک کہ کافی شہادت سے یہ امر ثابت نہ کیا جاوے۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت وہ فعل کی نوعیت سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور محض ارتکاب جرم سے ایک دو یوم پیشتر ملزم کی حالت دماغی بے گمراہیت یا بدحواسی دکھلانا کافی نہیں ہے۔ اپیل ملزم پٹنہ ہائیکورٹ سے نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۹۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۴۲۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۳۶۳ ۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینل رولنگ صفحہ ۹۳ ۔

(۱۹) کسی ملزم کو جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں سزا دینے کے لئے اس کی کمزوری دماغ یا نوعمری ملحوظ نہ ہوگی۔ ملزم عمر ۱۴ یا ۱۵ سالہ حملوک کے دوکان پر مٹھائی لینے گیا تھا۔ حلوائی نے ایک چھٹانک کم شرخ بتلایا۔ ملزم ایک چھٹانک زیادہ چاہتا تھا۔ اس ناراضگی پر سمنی گمندی دوکاندار عمر ۱۴ یا ۱۵ سالہ سالہ کو ٹاکوا سے ہلاک کر دیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم پھانسی دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۰۴ لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۳۶۴ ۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینل رولنگ صفحہ ۲۱۲ ۔

(۲۰) بار ثبوت مخبوط الحواسی ملزم پر ہے۔ کہ وہ باوقت شہادت سے ثابت کرے۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم صحیح الحواس نہ تھا۔ اور ملزم کا ارتکاب جرم کے بعد گرفتاری میں تعرض کرنا یا اس میں مزاحمت کرنا غیر صحیح الحواسی کے منافی ہے۔ اور بروقت ارتکاب جرم وہ بخوبی سمجھتا۔ اور واقفیت نوعیت جرم رکھتا تھا۔ اور اپنے قوائے امتیازیہ پر کامل کنٹرول یا قبضہ نہ ہونا۔ اور بے گمراہ عمل کرنا مخبوط الحواس کی صفائی نہیں ہے۔ ملزم کو دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کا استفادہ نہیں دیا گیا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند

(۱۶) ایک شخص گانجا پینے والے نے ایک سکول کے کچن سے آگ لے کر ایک کمرہ کو لگا دی تھی۔ جو جل گیا تھا اور آگ لگا کر ملزم بھاگ گیا تھا۔ ملزم کو عدالت سے زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند سپرد دشش کیا گیا۔ عدالت میں یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ وہ مخبوط الحواس تھا۔ اور اپنی زوجہ اور بچوں کو بدحواسی کی وجہ سے مارا کرتا تھا۔ اور کپڑے پھاڑ کر جنگل کو بھاگ جایا کرتا تھا۔ اور خود کھانا پینا ترک کر دیتا تھا۔ مگر اس پر شش جج نے ملزم کو بری کر دیا اور لکھا۔ کہ ملزم کا فعل ارادتاً نہ تھا۔ اور نہ اس کے نتیجہ کا اس کو علم تھا۔ جو اعلےٰ جزو صحیح الحواسی ہوتا ہے گورنمنٹ ایڈووکیٹ کی جانب سے باضابطہ مدراس ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہوا۔ اور یہ بحث کی گئی۔ کہ دانستہ کسی شے نشہ کے استعمال سے کسی فعل کے ارتکاب جرم کے لیے مستثنےٰ نہیں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ بحوالہ رولنگز ہائیکورٹ مدراس سے قرار دیا گیا۔ کہ بلحاظ واقعات مقدمہ ملزم کا ارادہ و علم اقتباس کیا جاتا ہے۔ اور ملزم کو گانجا پینے کی عادت تھی۔ اور اسی سکول میں ماسٹر تھا۔ اور یہ اس سکول میں ناراضگی رکھتا تھا۔ اور ڈاکٹری شہادت سے ملزم کا مخبوط الحواس نہ ہونا ثابت ہے۔ اور واقعات مقدمہ سے تائید استثنائے دفعہ ۸ تعزیرات ہند نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا برارت منسوخ کیا گیا اور زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند ملزم کو ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۳ - انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۵۵۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۶۹ ۴۷ مدراس لاویکلی صفحہ ۷۷ - ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۸۰ - ۵۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۲۸ -

(۱۷) مسمےٰ بہادر نے سہاے امرت کنور اور تیجا سنگھ دو بچوں عمر ۷ و ۴ سال کو قتل کر دیا تھا۔ اور عدالت شش سے ملزم زیر دفعہ ۸ تعزیرات ہند مخبوط الحواس بروقت ارتکاب جرم قرار دیا جاکر بری کر دیا گیا تھا۔ جس کا اپیل منجانب گورنمنٹ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوکر بعد بحث مباحثہ قرار دیا گیا۔ کہ بحصول استفادہ دفعہ ۸ تعزیرات ہند بار ثبوت مخبوط الحواس ہونے کا حسب دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر ہے۔ اور ارتکاب جرم سے قبل ارتکاب جرم کے دوران اور وقت ارتکاب میں اس کے دماغ کی حالت اور چلن و برتاوہ تعلق اشخاص کنبہ کی بابت شہادت مقدمہ سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ آیا ارتکاب جرم کے وقت وہ فعل کی نوعیت و نتیجہ کو سمجھ سکتا تھا۔ اور اگر فعل اخذ کا ارتکاب جرم وحشیانہ اور بغیر وجہ تحریک کے

صحیح العقلی ملزم ثابت کی جاوے۔ تو اس سے قیاس مخبوط الحواسی ملزم نہ کیا جاوے گا۔ اور یہ سوال ہمیشہ واقعات و حالات ہر مقدمہ کی حیثیت کے مطابق فیصل کیا جاتا ہے۔ اور عدالت ہمیشہ محض قانونی نقطہ نظر کی مخبوط الحواسی سے تعلق رکھتی ہے۔ نہ کہ ڈاکٹری نقطہ خیال پر ہی حصہ رکھتی ہے۔ اور حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری حکم دیا گیا۔ کہ باقاعدہ کارروائی کی جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۲۳۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۳ صفحہ ۷۷۴۔ ۳۲ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۳۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۲۷۶ سنہ ۱۹۲۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۵۳۶۔ انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۹۸۱۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۱۶۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۴۶۷۔ انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۰۶۔

(۲۵) ایک شخص نے جھلوک کے سر پر تین ضربات لاٹھی کی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور نعش کو پانی کی کسی میں بہا دیا تھا۔ اور گرد و نواح کے لوگوں کے آجانے پر بھاگا نہیں تھا۔ اور گرفتار کر کے پولیس میں بھیجا گیا تھا۔ پولیس میں لیجا کر معلوم ہوا۔ کہ ملزم کی گائے ارتکاب قتل سے نصف گھنٹہ پیشتر مقتول کے کھیت میں داخل ہو گئی تھی جس کو مقتول نے مار کر نکال دیا تھا۔ بدوران تحقیقات ملزم کو پاگل ظاہر کیا گیا۔ عدالت شش سے بحالات مقدمہ ملزم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف اپیل ملزم لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم ارتکاب جرم کے وقت اپنے فعل کی نوعیت اور نتیجہ کو سمجھنے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اس لئے دفعہ ۸ تعزیرات ہند سے استفادہ کا مستحق نہیں ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا عدالت شش بحال کیا گیا کرمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۴۳ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۳۲۵۔ ۳۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۱۱۔ سنہ ۱۹۳۲ء کرمنل کیسز صفحہ ۳۲۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۵۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۲۰۶۔

(۲۶) ایک شخص نتھی دراز خاں جو پہلے ملازم اردلی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا۔ مکرر ملازمت کے لئے اللہ بخش نائب اردلی کے پاس گیا۔ اللہ بخش پہلے دراز خاں کا نائب تھا۔ دراز خاں کو ملازمت پولیس نہ ملی۔ اور دالیسی پر اللہ بخش نے پانچ روپے سفر خرچ دراز خاں کو دے کر رخصت کر دیا۔ بعدہٗ اللہ بخش کو اس کا انڈیپنڈنٹ پن عینی تسلم نہ ملا۔ دراز خاں کے پاس کنسٹبل بھیجکر دریافت کیا۔ اس نے انکار کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک کوٹ و صدری اللہ بخش کو نہ ملی۔ اسکے لینے سے بھی دراز خاں نے انکار کر دیا۔ اس پر جرم دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند کا الزام لگا کر دراز خاں کو گرفتار کروایا تھا۔ دراز خاں نے رہائی پا کر اللہ بخش کو کلہاڑے سے قتل کر دیا۔ اور

جائے سزا پھانسی کے جس عدم بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۴۹۰ ۔ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۰ ۔ آل انڈیا رولنگ ۱۹۲۵ء کلکتہ صفحہ ۱۰۰۴ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۴۰۷ ۔ ۴۳ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۲۶

(۲۱) یہ ہو سکتا ہے۔ کہ آدمی چند الفاظ مخبوط الحواسی کے معنی بکس استعمال کرے۔ لیکن حسب معنی دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند مخبوط الحواس نہ کہا جائے گا۔ اور قانون اسوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ اس کی قوت دماغی کے استعمال پر استدلال کیا جائے۔ کہ وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ سے لاعلم نہ تھا۔ اور کافی طور سے وہ امر صاف ظاہر ہو۔ تو یہ قیاس ہوگا۔ کہ جس سے فعل کے نتیجہ کو دانستہ پیدا کیا ہے۔ محض اس کے الفاظ مستعملہ کی خرابی اور غلطی مقبول استثناء دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ اپیل نامنظور ہوا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۴۱ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۲۷ ۔

(۲۲) کسی ملزم کا ارتکاب جرم سے پیشتر چند روز سے روٹی نہ کھانا۔ اور اس کا بیمار ہونا بغیر صحیح الحواس ہونے کا قیاس کر کے زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم مستفید نہ ہوگا۔ اور وہ بخوبی پھانسی ہلاک ہوگی۔ الا اصدار حکم کے وقت بحالات واقعات مقدمہ غور ہو سکتا ہے۔ اور محض بلحاظ بعدالت گستری اس مقدمہ قتل میں بوجہ پانچ سال قید بامشقت کی سزا کو تخفیف قید دو سال کم کرتے ہیں اور اپیل کو جزوًا منظور کرتے ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۴۱ جوڈیشل کمشنر کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۰۴ ۔ آل انڈیا رولنگ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۳ ۔ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۵ ۔

(۲۳) جب کسی ملزم نے دو مختلف مرکز دل پر ارتکاب جرم قتل عمد کیا ہو۔ اور ایک قتل کرنے کے بعد دوسرا قتل دوسرے وقت میں کیا ہو۔ تو غیر صحیح الحواسی میں ارتکاب جرم کیا جانا کہہ کر نہ بلکہ سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء اودھ صفحہ ۷۷ ۔ ۱۱۷ اودھ ویکلی نوٹس ۱۰۰ ۱۴ آل انڈیا کریمنل رولنگ صفحہ ۱۱۷ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۳۰۳ ۔

(۲۴) ہر ایک شخص قوت دماغی کی کمزوری ثابت کرنے سے مخبوط الحواسی پر استدلال کر کے ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا کیونکہ میڈیکل نقطہ خیال مخبوط الحواسی اور قانونی نقطہ نظر مخبوط الحواسی میں امتیاز ہے۔ اور جب ملزم کی صفائی میں غیر صحیح الحواسی پر استدلال ہو۔ تو اس کو قوت دماغی کا زوال حسب دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ہونا ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور اگر ارتکاب جرم سے پانچ چھ گھنٹہ بعد تک

ڈسمس کیا گیا ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۶۳ اودھ چیف کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۳۸۴ ۔ ۸ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲۱ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۰ ۔ ۱۷ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۰۷ ۔ ۷ لکھنؤ صفحہ ۳۴۱ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۳۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۱۸

(۲۹) ایک عورت بوجہ کثیر العیالی اُن کی پرورش کے لئے خوراک بہم نہ پہنچا سکتی تھی اور بہو کے مرنے کی تکلیف سے دماغی قوت کے نزلزل سے اُس نے ایک لڑکی کو ہلاک کر دیا تھا ۔ عدالت ششن میں مجبوری کی رائے تھی کہ ملزمہ کو شبہ میں بری کر دیا جاوے ۔ اور ڈسٹرکٹ ششن جج نے مقدمہ کلکٹر ہائیکورٹ میں پیش کر دیا تھا ۔ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ بہو کے مرنے سے بچنے کے لئے کسی شخص کا ہلاک کر دینا تحت دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند استفادہ نہیں دیا ہے ۔ ملزمہ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۴۷۶ کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۵۱۱ ۔

(۳۰) مسمی فقیریا چمار مسمی سمرو چمار کے دروازہ کے سامنے سو رہا تھا ۔ رات کو قریباً ایک بجے شب سے پنچا چمار آیا ۔ اور اُسنے لاٹھیوں فقیریا کے سر پر مارں جن ضربات سے مضروب مر گیا تھا ۔ اور بھاگے جاتے ہوئے ضربات لگاتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور گرفتار کیا گیا ۔ اور پولیس نے عدالت میں بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم کا چالان کر دیا تھا ۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم سپرد ششن کیا گیا تھا ۔ ملزم نے بدوران تحقیقات ارتکاب جرم سے انکار کیا تھا اور عدالت ششن میں دیوانگی کا عذر کیا گیا ۔ اور صفائی میں گواہان صفائی سے کچھ عرصہ قبل جرم دیوانگی ملزم تحریر کرائی گئی تھی ۔ اور یہ امر ثابت ہوا تھا ۔ کہ مہاوک نے ہلاکت خود سے کچھ عرصہ پیشتر قاتل کے بھائی پر الزام سرقہ کا لگایا تھا ۔ اور عدالت ششن سے ملزم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا تھا ۔ اور ملزم کا اپیل الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ۔ کہ قانونی خیال مخبوط الحواسی ڈاکٹری رائے سے مختلف ہے ۔ اور یہ ہر ایک صورت میں فاتر العقلی یا دیوانگی کے لئے خاص صورت نہیں رکھتا ہے ۔ بلکہ قانونی خیال ایک معقول عذر رکھتا ہے ۔ اور دیوانگی ملزم کے لئے یہ امر صاف طور سر ثابت ہونا چاہیئے ۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم دماغی مرض میں مبتلا تھا ۔ کہ وہ یہ نہیں جانتا تھا ۔ کہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کیا ہوگا ۔ اور وہ غلط کر رہا ہے ۔ یا صحیح کر رہا ہے

مخبوط الحواسی کا عذر کرا دیا۔ جس پر عدالت ششن سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سزا قصاص لکھ کر بدفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کاغذات ہائیکورٹ لاہور میں پیش کر دئے تھے۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے زود رنج اور تیز مزاج ہونے میں مبالغہ کیا گیا ہے اور یہ امر ثابت نہیں کیا ہے۔ کہ ارتکاب فعل کے وقت ملزم فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور وہ صحیح یا غلط میں امتیاز نہیں کر سکتا تھا۔ اور بار ثبوت اشتعال طبع و مخبوط الحواسی ملزم پر تھا۔ جس کے ثابت کرنے سے معذور رہا ہے۔ اس لئے بنا منظوری اپیل حکم سزا پھانسی قائم کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۸۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۶۶۶۔ ۱۷ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۸۹۔ ۳۲ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۸۰۴ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۱۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۱۱۔

(۲۷) بحصول استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم کا ارتکاب جرم سے ماقبل اور مابعد بدوران تحقیقات عدالتی بجبل اس کا پاگلانہ عمل کرنا وجہ معذرت نہیں ہے۔ اور بدوران تحقیقات عدالتی اور بارتکاب جرم دیوانگی جداگانہ صورت ہے۔ عدالت میں ملزم کا دیوانہ پن تحقیقات میں یا صفائی خود میں بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ اور جب ملزم بعدالت دیوانہ ہو۔ وہ اپنی صفائی پیش نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم و بحال رکھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۵۴۲۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۸۰۰۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء اودھ صفحہ ۲۸۳۔ ۱۸ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۱۹۔ ۹ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۵۵ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء اودھ صفحہ ۱۹۰۔

(۲۸) ایک مثل مقدمہ میں ملزم نے بہ تحریک اثر تعلق مسماۃ رام کلی آشنا خود کا دوسرے شخص مسمی شو پرشاد سے کر لینے پر بدحواسی کی وجہ سے جرم قتل ہو جانا ظاہر کیا تھا مگر عدالت ششن سے ملزم کو سزائے پھانسی کے لئے حسب دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری مثل کو اودھ چیف کورٹ میں پیش کر دیا تھا۔ جس پر چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا مخبوط الحواسی کا عذر پیش کرنے پر عدالت غور کرے گی۔ کہ آیا ملزم ارتکاب جرم کے وقت بوجہ فتور عقل فعل کی نوعیت سمجھنے کے ناقابل تھا۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ خلاف قانون ہے۔ اور عذر ملزم کہ وہ کسی فعل کی تحریک کے اثر سے ناقابل فہم نتیجہ فعل ہو گیا تھا۔ کافی نہیں ہے۔ لیکن سب حالات واقعات مقدمہ بجائے سزا پھانسی کے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ اور اپیل

سے کہ نفاذ صدور حکم کے لئے گورنمنٹ کے حکم پر منحصر کئے گئے۔ اور لکھا گیا۔ کہ ملزم کا فعل جرم ہے کہ جس سے نقض امن کا خطرہ پیدا ہو جانے کے بعد۔ ملزم نے قتل کیا ہے۔ اور تا صدور حکم بحوالات حبیل منظور سپرد ہائی کورٹ لاہور نل جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۶ - انڈین کیسز جلد ۱۶۸ صفحہ ۸۶۳ -

نمبر ۴ ۔ ایک تحریک جرم کی دعوت ہو گی مخلوط الحواسی کے لئے مضبوط شہادت متنازل قبول ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۹ رنگون - انڈین کیسز جلد ۱۲۵ صفحہ ۷۰۰

نمبر ۵ ۔ ایک مقدمہ میں اس امر کی شہادت موجود تھی۔ کہ ملزم ارتکاب جرم کے بعد اور ماقبل غیر معمولی احواس تھا اور ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم مخبوط الحواس تھا اور ایک اسسٹنٹ سرجن کی رائے مشتبہ تھی۔ عدالت نے ملزم کو پاگل خانہ بھیج دیا تھا۔ اور سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ کی رپورٹ تھی۔ کہ ملزم کی ذہنی حالت اچھی بتائی گئی تھی۔ لیکن مقدمہ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کا بیان قلمبند نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت سیشن نے ملزم کو بالمقابلہ سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ مجرم قرار دیا گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ نے قرار دیا۔ کہ اس مقدمہ میں ملزم مخبوط الحواس ہونا ثابت ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ بحیثیت گواہ پیش کیا جانا ضروری تھا۔ بطور گواہ اس کی شہادت قلمبند نہ کئے جانے سے ملزم کو فائدہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملنا چاہیئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۶۹ -

[illegible] انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۹۰ [illegible] رپورٹ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۷۶۱

[illegible] ۱۹۳۳ء انڈین لا رپورٹس لاہور صفحہ ۱۲۳ -

[illegible] ایک شخص نے بحالت مخبوط الحواسی ایک شخص کو آلہ دار گنڈاسی سے ضرب شدید پہنچائی جس کے نتیجہ میں مضروب کی موت واقع ہو گئی۔ مجسٹریٹ درجہ اول نے باستناد دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند اس کو مجرم قرار دیا۔ عدالت کے پیشکردہ دلیل کی مخالفت میں اس کو دے رہا تھا ہائیکورٹ نے ریورس کر دیا گیا۔ کہ جب دفعہ ۸۴ خلاف فوجداری ملزم پاگل خانہ بھیجا جاوے کہ گورنمنٹ کو کی جاوے کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ [illegible] انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۹۰۰ -

دفعہ ۸۵۔ کوئی فعل جرم نہیں ہے جسکو ایسا شخص جو نشہ میں ہونے کے سبب فعل کی ماہیت جاننے کے ناقابل ہو گیا ہو

اور دیوانگی کے عذر میں بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ وہ یہ ظاہر کرے۔ کہ بروقت ارتکاب جرم وہ صحیح الحواس نہ ہونے کی وجہ سے اس امر کے جاننے کے ناقابل تھا۔ کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ غلط ہے۔ یا خلاف قانون ہے۔ اور ایک چھوٹا حصہ مخبوط الحواسی کا استثنا دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند میں لانے کے مانع ہوگا۔ اور اگر جملہ صورت ہائے دیوانگی جن کو بعلم ڈاکٹری تشخیص کیا جاوے۔ اور قانونی نقطہ نظر میں موید ہو۔ وہ دیوانگی متصور ہوگی۔ اور بعدم موجودگی اہم وجہ تحریک قطعی نہ ہوگی۔ اور جس مقدمہ میں دیوانگی کا سوال زیر غور ہو۔ وہاں وجہ تحریک جرم غیر معمولی اہم خیال کی جاوے گی۔ کیونکہ سنگین مقدمات مثلاً قتل میں وجہ تحریک قتل اہم نہیں ہے۔ اور بمقابلہ دیگر مقدمات کے دیوانگی بآسانی ثابت کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ سے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور دیا جاکر لوکل گورنمنٹ کو صدور حکم مناسب کے لئے تحریک کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۷ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۷

(۳۱) دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ وہ اپنا مخبوط الحواس ہونا ثابت کرے۔ اور دفعہ ہذا میں جب ملزم ذمہ داری جرم فوجداری سے مستثنے ہونا ظاہر کرے۔ تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ وہ شخص کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور بروقت ارتکاب جرم وہ نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کا فعل غلط یا خلاف قانون ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۶۷۲ کرمینل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۹۸ ۔۔ ۷ رپورٹ ۱۸ صفحہ ۱۷۹ - ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۰۳ سنہ ۱۹۳۵ء ورلکلی نوٹ صفحہ ۵۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۱۴۳ کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۹۷ رنگون سنہ ۱۹۳۷ء کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۹۳ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۴۳۱ - اس مقدمہ ارتکاب جرم کے وقت دیوانہ و مالیخولیا اور فعل کی نوعیت واہمیت میں پیچھے قرار دیا گیا۔ کیونکہ قسم مقدمات میں ارتکاب جرم کے وقت و ماقبل و مابعد کی حالت ملزم و فعل کی نوعیت

(۳۲) ایک شخص نے اپنی ماں اور سوتیلے باپ کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور ہلاکت کے بعد ایک نالہ میں پھینکا تھا۔ اور ڈاکٹری شہادت یہ تھی۔ کہ اس کو مرگی کے دورہ کے مرض ہے اور کوئی دشمنی مابین مقتولان سے ثابت نہ تھی۔ مگر عدالت ماتحت سے ملزم کو سزائے حبس دوام دی گئی تھی۔ عدالت ششن سے ہائیکورٹ رنگون میں بصراحت صدر تحریر کرکے برائے رہائی کے لئے لکھا تھا۔ ہائیکورٹ

اور سزا بحال رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ سنہ ۱۹۱۵ء لاہور۔ اور اسی طرح ایک دوسرے مقدمہ میں عذر ملزم حالت اثر نشہ شراب کیا گیا تھا۔ اور سشن کورٹ سے ملزم کو پھانسی کا حکم دیا گیا تھا جس کا اپیل ہائیکورٹ لاہور سے کیا گیا۔ اور حکم سشن کورٹ بحال رکھا تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۰۶ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۲۸ و صفحہ ۲۳۲ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۴۲۸ جلد ۹۴ صفحہ ۴۰۰ - ۷ لاہور صفحہ ۵۰ - ۲۷ پنجاب لا رپورٹر صفحہ ۲۹۳ و ۳۳۲ - ۷ لاہور صفحہ ۱۴۰۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند زمیندار ان وغیرہ ملزم [illegible] کی بابت جنگڑ سنگھ جس پر ملزم نے شمشیر اور تیغ سنگھ۔ نرائن سنگھ۔ وغیرہ زمیندار ان حصہ دار آب پاشی کو بندوق کے فائر سے ہلاک کر دیا تھا۔ سشن کورٹ فیروز پور سے ملزم کو سزا پھانسی کا حکم دیا گیا۔ ملزم کے پیش پر یہ بحث کی گئی تھی کہ ملزم بحالت نشہ شراب یہ امر سمجھنے کے قابل تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے اپیل منظور کیا گیا۔ اور حکم سزا بحال رکھا گیا۔ اور عذر نا قابلیت نشہ شراب نظر انداز کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۲۲ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۶۳۷ اور اسی طرح ایک مقدمہ میں عادی گانجہ پینے والے کے عدالت کا بیان۔ ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۵۰ - ۳۹ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۳۰۳ کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ صفحہ ۴۶۔

(۳) ایک شخص نے خود شراب پی کر اپنے مخالف جو اتفاقی سے آ رہا تھا۔ اور وہ اپنے راستہ چھوڑ کر دوسری طرف کو چلا تھا۔ ملزم نے بحالت نشہ شراب اس کو ہلاک کر دیا۔ جس پر جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ جوزنے مقدمہ سشن سپرد کر دیا۔ اور سشن جج نے بر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کا فیصلہ کیا۔ دفعہ ۳۰۴ صابطہ بجائی حکم سزا موت کے لئے ہائیکورٹ رجوع پیش کر دیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ واسطے نشہ آنے کے استعمال کا نشہ کبھی ملزم کو جرم کی سزا دہی کمی نہیں کر سکتا ہے۔ ایسے واسطے استعمال نشہ میں ارتکاب جرم کرنا ایسا سمجھا جائیگا۔ گویا اس نے بحالت نشہ نہ ہونے کی صورت میں فعل کی نوعیت دیکھنے کو سمجھتے ہوئے ارتکاب جرم کیا ہے۔ اور ایسے مقدمہ میں ہمیشہ واقعات و حالات مقدمہ پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اس صورت میں یہ اصول کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔ نہ اسکی تردید نہیں کر سکتا ہے ملزم کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزائے موت بحال رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۲۸ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون

کرے۔ جو کرتے وقت نشہ میں ہونے کے سبب سے اپنے فعل کی ماہیت جاننے کے ناقابل ہو۔ کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے۔ بشرطیکہ وہ شے جس سے اُس کو نشہ ہوا۔ اُس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اس کو دی گئی ہو۔"

شرح یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اشیا مسکرہ دو طرح سے انسانی استعمال میں آتی ہیں۔ اول وہ شے جو دانستہ استعمال کی گئی ہو۔ دوئم وہ جو بلا علم یا خلاف مرضی کسی شخص کو دی گئی ہو۔ اول الذکر میں بحالت نشہ ہر شخص اپنے فعل کے قدرتی نتائج کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور موخر الذکر صورت میں گو وہ بحالت نشہ یہ امر سمجھنے کے ناقابل ہو گیا ہو۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے۔ تاہم وہ جرم سمجھا گیا ہے۔ مگر بوجہ بے علم یا خلاف مرضی شے مسکرہ کے مستعمل ہو جانے

اصول یہ اصول مسلمہ عام ہے۔ کہ اشیا مسکرہ کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر تصور کیا گیا ہے۔ اور بیجا وجہ سے کہ قوانین الہامی میں بھی اشیا مسکرہ کے استعمال سے انسان کو امتناعی احکام سے باز رکھا گیا ہے۔ اور اسی بناء پر انگریزی قانون نے بھی بالارادہ استعمال نشہ کے فعل کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ اب حال میں امریکہ و دیگر بعض ممالک میں شراب کے استعمال کو گناہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اور ممالک گریس میں تو بحالت نشہ کسی جرم کے ارتکاب پر اصل جرم سے دو چند سزا دی جانے کا عمل درآمد قانونی ہے۔ اور یہ قانون قدرت کے مطابق ہے۔ کہ ایک گناہ کا ارتکاب دوسرے گناہ کی سزا سے بچنے کے لئے عذر نہیں ہو سکتا ہے۔ اور بقول ایلیکسٹن بدمستی کا عذر جرم کو زیادہ سنگین بناتا ہے۔ اور اسی بنا پر زیر دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند بحالت نشہ فعل کے ارتکاب کو بہ علم و نیت مجرمانہ سے کیا جانا تصور کیا گیا ہے۔

رولنگر آف ہائیکورٹس مسمی کیسو سنگھ بوقت شب چند اشخاص میں بیٹھا ہوا گانا سن رہا تھا۔ کہ مسمی دریام سنگھ ملزم نے بحالت نشہ شراب مجمع کو منتشر ہو جانے کے لئے کہا جس پر تکرار ہوا۔ اور ملزم نے کیسو سنگھ کے سر پر لاٹھی سے ضرب ماریں جس سے کھوپری ٹوٹ گئی۔ مضروب مر گیا۔ عدالت سے ملزم حبس دوام بعبور دریائے شور کیا گیا ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ گو بحالت نشہ شراب جب کہ اپنی مرضی سے پیا گیا ہو۔ ملزم صحیح العقل نہ رہا ہو۔ اور نہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ لیکن شراب پی کر ارتکاب جرم کرنا کوئی وجہ معذرت بچاؤ کے لئے نہیں ہے۔ اور نہ وجہ تخفیف سزا ہو سکتا ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا

کیے جاتے ہیں اور سوال ارادہ کا محض سوال علم پر ہوتا ہے۔ جس کی توضیح قدرے تحت دفعہ ۳۹ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ اور دفعہ ہذا میں ہر ایک شخص کے فعل کو جو اُس نے بحالت نشہ کسی شے مسکرہ کے استعمال سے کیا ہو۔ اُس کا ارتکاب بہ نیت و علم مجرمانہ کے کیا جانا مقصور کیا گیا ہے۔ تاوقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کردے۔ کہ وہ شے جس سے اُس کو نشہ ہوا ہے۔ اُس کی خلاف مرضی یا بلا علم دی گئی ہے۔

اصول اگرچہ ہر شے مسکرہ کا استعمال بعلم یا بغیر علم کرنا قوائے عقلیہ انسانی پر مساوی اثر رکھتا ہے۔ لیکن تاہم بعلم یا بغیر علم استعمال اشیائے مسکرہ میں امتیاز کیا گیا ہے۔ چنانچہ بعلم یا بغیر علم استعمال اشیاء کے نتیجہ کو مساوی کر دینے سے وہ مصلحت قانونی جس پر یہ ضابطہ مقرر کیا گیا ہے کالعدم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ غایت وضع قانون ربانی یہ ہے۔ کہ انسان جرائم ہو اور عامہ خلائق کے حقوق و آسائش کی حفاظت کی جاوے۔ اور ایسے افعال ناجائز کی روک کی جاوے جن سے انسانی اخلاق و عادات پر بُرے اثرات پڑنے سے انسان (جو نیک فطرت پیدا ہوا ہے) اس عالم صغیر و اس عالم کبیر کے اچھے ثمرات سے محروم نہ رہ جاوے۔ اور اشیائے مسکرہ کے استعمال کی جو بُرائیاں ہیں۔ اُن سے محفوظ رہے۔ اور یہ امر محتاج اظہار نہیں ہے۔ کہ اُس کے استعمال کو ہر ایک مقدس کتب الہامی میں گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بُری شے ہے۔ کہ جس کو مخزن جمیع جرائم کہنا بجا ہے۔ اس لئے ہر شے مسکرہ کے دانستہ برضی خود استعمال کر کے جرم کرنا اُس کے سزا آمیز نتائج سے کسی شخص مرتکب جرم کو قانوناً مستثنےٰ نہیں کیا گیا ہے۔ اور اُس کا فعل بہ نیت و علم مجرمانہ کیا جانا تصور کیا گیا ہے۔ اور وہ شخص جس نے خود اشیاء مسکرہ کا استعمال کر کے جرم کیا ہے اُسکی نسبت وہی اصول ہے۔ جو صحیح الحواس شخص کے ارتکاب جرم پر ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص گانجا پینے کا عادی تھا۔ اور کبھی اپنے بچوں اور بیوی اور باپ کو مارتا اور اپنے کپڑے پھاڑ کر جنگل کو چلا جاتا تھا۔ اُس نے سکول کے کچن کی چھت پر آگ کا چنگارہ ڈال کر عمارت کو جلا دیا۔ اور جنگل کو بھاگ گیا جس کا زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور ملزم کو ششن جج نے اس وجہ پر کہ ارادہ علم سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ملزم کی دماغی حالت صحیح نہیں تھی۔ اس کو بری کر دیا۔ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کی جانب سے برائت کے خلاف ہائیکورٹ مدراس میں اپیل کیا گیا۔ بعد سماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا۔ کہ میڈیکل افسر کی

انڈین کیسز جلد ۲ ۱۵ صفحہ ۱۰۵ ۔

(۴) ایک شخص نے اپنے چار ملنے والوں کی دعوت کی تھی جس میں سوائے دیگر کھانوں کے شراب و بسکٹ وغیرہ بھی موجود تھے ۔ جملہ حاضرین نے شراب بدنما خوردنوش کرنے کے بعد سے جا چکے گئے تھے ۔ اور مدعو کنندہ بھی ہمراہ چلا گیا ۔ ملزم نہایت نشہ میں تھا حتیٰ کہ چلتا ہوا بھی لڑکھڑاتا تھا اثنائے راہ میں اس شرابی نے بسکٹ دعوت دہندہ سے طلب کئے ۔ باہم تنازعہ ہو گیا ۔ اور ملزم نے حالت نشہ شراب اُس کے سر پر لاٹھی ماری ۔ جس کی ضرب سے دو سہ روز بعد دعوت دہندہ مر گیا تھا ۔ اور مجسٹریٹ نے مقدمہ بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد سشن کیا ۔ عدالت سشن نے مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے پھانسی کے لئے اظہار رائے کر کے حسب دفعہ ۳۷۴ ضابطہ رنگون ہائیکورٹ میں منظوری کیلئے واقعات بھیجدئے ۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ حسب معنی دفعہ ۸۵ تعزیرات ہند ملزم کسی استفادہ کا مستحق نہیں ہے لیکن بحالات واقعات مقدمہ مرزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۳۸ء رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۱۹۰ ۔

جرم جس میں خاص نیت یا علم درکار ہو اور اس کا ارتکاب وہ شخص کرے جو نشہ میں ہو ۔

دفعہ ۸۶ ۔ جن حالتوں میں کوئی فعل جس کا ارتکاب ہوا ہے جرم نہیں ہے سوائے اس حالت کے کہ وہ کسی خاص علم یا نیت سے کیا گیا ہے

اُن حالتوں میں اُس شخص کے ساتھ جو نشے کی حالت میں اُس فعل کا ارتکاب کرے ۔ اُسی طرح عمل کیا جائے ۔ کہ گویا اُس کو وہی علم تھا ۔ جو اُس کو نشہ نہ ہونے کی حالت میں ہوتا ۔ بجز اس کے کہ وہ نشے جس سے اُس کو نشہ ہو ۔ اس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اس کو دی گئی ہو ۔

شرح یہ ایک عام رُول ہے ۔ کہ تکمیل جرم کے لئے خاص علم یا نیت کا اثبات ضروری ہوتا ہے ۔ جو ہر مقدمہ کے حالات و واقعات متعلقہ سے اخذ کیا جاتا ہے ۔ جو منکشف جنبہ مجرمانہ ملزم ہوتا ہے ۔ کیونکہ عموماً ذرائع و وسائل فعل جو مبنی نتیجہ ہوتے ہیں مظہر ارادہ

قدرتی نتیجہ فعل کو دانستہ پیدا کیا ہے بمشکل دیکھیں ہوتا ہے۔ مگر جہاں واقعات مقدمہ تخفیف سزا پر غور ہو سکتا ہے۔ ۱۲ بنگون صفحہ ۵۰۰ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۶ کلکتہ صفحہ ۳۱۵ - انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۴۰۵ - ۱۹۳۴ کریمنل کیسز صفحہ ۳۲۰ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ بمبئی صفحہ ۳۶۱ - ۱۲ میسور لا جرنل صفحہ ۳۶۳ - ۳۹ میسور ہائیکورٹ رولنگ صفحہ ۷۶۰

فعل جس سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود نہ ہو اور نہ اُس کے احتمال کا علم ہو اور جو برضامندی کیا گیا ہو

دفعہ ۸۷۔ جس امر کے ارتکاب سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود نہ ہو، اور جس کے مرتکب کو یہ علم نہ ہو کہ اس امر سے ہلاکت یا ضرر شدید کا احتمال ہے۔ وہ امر کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہ ہوگا جو امر مذکور سے اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کے کسی شخص کو پہنچے یا جس کا احتمال ایسی عمر کے کسی شخص کو پہنچا ہو۔ بشرطیکہ وہ شخص نقصان اٹھانے میں لفظاً خواہ معناً اپنی رضامندی ظاہر کرے ہو۔ یا ایسے نقصان کی وجہ سے وہ امر جرم ہوگا جس کے پہنچنے کا احتمال ایسی عمر کے کسی شخص کو ہو یا جس کے مرتکب کے علم میں ہو۔ درحالیکہ وہ شخص اس نقصان کے خطرہ اٹھانے پر راضی ہوا ہو۔

مثال

اگر زید اور بکر غیر سنجیدہ طور پر لکڑی پھینکنے میں مشغول ہوں۔ تو اس اتفاق سے اس نقصان کے اٹھانے کے لئے جو لکڑی پھینکنے میں بے ارتکاب بدمعاملگی واقع ہو سکتا ہے۔ دونوں کی رضامندی سمجھی جاتی ہے۔ پس اگر زید بے ارتکاب بدمعاملگی لکڑی پھینکنے میں بکر کو ضرر پہنچائے۔ تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔"

شرح | دفعہ ہذا کا منشا یہ ہے کہ اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کو پوری آزادی دیجائے

رائے تھی کہ دیوانگی کے علامات دائمی مُلزم میں نہیں ہیں اس لئے دفعہ ۸۴ کا استفادہ حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ اور ملزم سکول میں اُستاد ہے۔ اور ملازمت سے ناراض ہے۔ اور بحالات مقدمہ کہ ملزم آگ لگاتے ہی بھاگ جانا ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنی فعل کے غلط نتیجہ سے لاعلم نہ تھا۔ اور اس کے عمل سے اس کا ارادہ ثابت ہوتا ہے۔ اور گنا بچانے کا عادی تھا جو منشی تھا ہے۔ اس لئے جرم زمرہ ۱۸ مواعدہ فہ جداری سے بخوبی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند ملزم کو ایک سال قید سخت کیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۶ صفحہ ۵۵۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۸ء مدراس صفحہ ۱۵۰ - ۲۷ مدراس ۱۰ لیکلی صفحہ ۷۷ - ۹ آل انڈیا کرمینل کیسز صفحہ ۲۸۰ - ۵۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۲۸ - انڈیا مدراس کرمینل کیسز صفحہ ۹۰ -

(۲) ایک مقدمہ قتل دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں جو ہے نشہ شراب کیا گیا تھا سیشن جج مظفر پور نے ملزم کو پھانسی کا حکم دیا جو بحال رکھنے کے ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل ہوئی۔ ملزم نے اپیل کیا جس پر قرار دیا گیا کہ ارادہ قتل کے لئے گو ملزم کے نشہ پینے سے مانع پڑا ہو لیکن تمام نتیجہ ملزم کے فعل کا تھا۔ اور حالت خمار وجہ معذرت جرم کے لئے نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے بحالات مقدمہ ملزم کا اپیل نامنظور ہو کر اپیل دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سیشن جج برقرار رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ لا جرنل ریپورٹر پٹنہ صفحہ ۱۶۰ - ۹ پٹنہ صفحہ ۹۱۱ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۴۵۲

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں ہوئی روداد یہ تھی کہ ملزم کے سالے نشہ ایک شخص کو بغیر بندوق قتل کیا تھا۔ عدالت سشن سے ملزم کو پھانسی کا حکم دیا گیا تھا۔ جو بحالی کے لئے ہائیکورٹ لاہور میں پیش کیا گیا۔ اور ملزم نے اپیل کیا۔ جس پر ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا کہ گو نشہ کی حالت وجہ معذرت نہیں ہے۔ اور فعل کی نوعیت سے ارادہ ملزم ثابت ہوتا ہے لیکن بحالات مقدمہ ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم کو حسب دوام جبور ریہ سزا دی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۴۳۱ - لاہور لاجرنل صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۰۔

(۴) کسی شخص کا دانستہ نشہ پینے کے استعمال کرنے بحالت نشہ کتاب جرم کرنا ایسا سمجھا جاوے۔ کہ اس نے بہ نیت وعلم مجرمانہ بحالت نشہ استعمال نشہ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور بحالت نشہ ارتکاب جرم پر شہادت سے ملزم کا بغیر نیت یا علم کے مرتکب ہونا ثابت کرنے سے قیاس قانونی ہے۔ کہ اس نے

دفعہ ۳۰۴ میں سزا دی تھی۔ اور عدالت ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ہے۔ ملزم زیر دفعہ ۳۰۷ و ۹۰ تعزیرات ہند کے زیر اثر تھا۔ اور ملزم کے فعل سے ہلاکت یا ضرر رسانیدہ کا احتمال نہ تھا۔ اور نہ وہ جانتا تھا۔ کہ اُس کے فعل سے غالباً ایسا نتیجہ پیدا ہوگا۔ بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۵۸۱ و انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۳۰۳ ۔ ۸ برما لا ٹائمز صفحہ ۲۴۲ ۔ ۸ لا برما رپورٹ صفحہ ۱۲۶۔

فعل جس سے ہلاکت مقصود نہ ہو اور بر رضامندی نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدہ کے لئے کیا گیا ہو

دفعہ ۸۸:۔ کوئی امر جس کے ارتکاب سے ہلاکت مقصود نہ ہو۔ کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ جو امر مذکور سے ایسے شخص کو پہنچے یا ایسے شخص کو جس کا پہنچانا مرتکب کی نیت میں ہو۔ یا ایسے شخص کو جس کے پہنچنے کا احتمال مرتکب کے علم میں ہو جس کے فائدہ کے لئے نیک نیتی سے امر مذکور کیا جائے۔ اور جس نے اُس نقصان یا نقصان مذکور کے خطرے کے اُٹھانے کے لئے اپنی رضامندی لفظاً یا معناً ظاہر کی ہو۔

تمثیل

زید کہ جراح ہے، یہ بات جان کر کہ اگر بکر پر جو ایک مرض سخت میں مبتلا ہے۔ فلاں عمل جراحی کیا جائے۔ تو بکر کے ہلاک ہو جانے کا احتمال ہے۔ اور زید بکر کی ہلاکت کی نیت نہ کرکے بلکہ نیک نیتی سے اس کے فائدہ کے لئے بر رضامندی عمل جراحی کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔

شرح دفعہ ہذا میں گو رضامندی دہندہ کی عمر کا تعین مثل دفعہ ۸۷ تعزیرات ہند نہیں کیا گیا ہے لیکن تاہم بمجوجہ دفعہ ۹۰ تعزیرات ہند بارہ سال سے زائد عمر کے طفلک کی رضامندی بہ نیک نیتی لی جانی چاہیئے، چنانچہ عموماً ہر مریض کی اصلاح کے لئے ڈاکٹر طبیعی سرجن عمل جراحی کرتے ہیں۔ اور اُس کے ابتدائی مرحلہ علاج میں چیر پھاڑ سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر چونکہ یہ عمل نیک نیتی سے مریض کے فائدہ

۔۔۔ہ برضامندی درزشی جائز کھیل کود جن میں گو معمولی نقصان متحمل ہو۔ تاہم ذمہ داری قانونی سے سبکدوش ہیں۔ کیونکہ بموجب دفعہ ۱۱ قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء الختام عمر ۱۸ سال بلوغت قرار دیا ہے۔ اور جو رضامندی فریقین معاہدہ کیا جاتا ہے۔ جو اس میں کسی ضروری وجہ سے مواخذہ نہ ہوگا۔ مثلاً سوچی بکی ٹ بال۔ کرکیٹ، پولو، کشتی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے تفریحی کھیل ہیں۔ جن سے انسان تندرست ثبت و چالاک رہتا ہے۔ اور ایسے افعال جن سے ہلاکت یا ضرر شدید کا احتمال ہو۔ یا قانوناً فی نسہ جرم قرار دئے گئے ہیں۔ مثلاً جرائم دفعات ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۱۳ و ۳۲۵ و ۳۲۹ و ۳۶۳ و ۳۶۷ و ۳۷۳ و ۳۷۷ وغیرہ تعزیرات ہند ایسے جرائم ہیں جن میں رضامندی فاعل۔ مفعول سے نوعیت جرم میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں رضامندی لفظاً و معناً محض ضرر کی دی جا سکتی ہے۔ لیکن دفعہ ۹۲ تعزیرات ہند میں رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ جب کہ نیک نیتی سے بغرض فائدہ اُس شخص کے جس پر عمل کیا جاوے استعمال کیا جاوے۔

اصول یہ ایک جنرل رُول ہے۔ کہ ہر ایک آزاد صحیح العقل انسان اپنے جسم و مال کی حفاظت بمقابلہ دیگر کسی محافظ کے بہتر کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے جسم و مال کو نقصان پہنچا دے۔ تو یہ امر ناممکن ہے۔ کہ قبل از وقت اُس کو روکا جاوے۔ کیونکہ وہ شخص اپنے لئے عمدہ انصاف پسند ہو سکتا ہے۔ اس لئے درزشی کھیل جو بطور حفظ صحت و تن درستی اختیار کئے جاتے ہیں۔ باہمی رضامندی فریقین شرائط دفعہ ہذا بلحاظ غائت مبینہ مسطور جرم قرار نہیں دئے گئے ہیں۔

ولنگز آف ہائیکورٹس **الف و ب** برضامندی تلواروں سے گتکا بازی کرتے ہیں۔ **الف** سے **ب** کا بازو کٹ جاتا ہے۔

ف جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوگا۔

(۱) اور **الف** نے **ب** کو یہ کہکر کہ اس کو جبریہ بھرتی فوج سے نجات مل جاوے گی۔ برضامندی **ب** سے اپنا انگوٹھا کٹواتا ہے۔ **ب** مجرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کا ہوگا۔

(۲) ایک شخص اپنے آپ کو جادو کا مریض سمجھتا تھا۔ اُس نے ملزم کو رضامندی دی۔ کہ وہ دائیں بازو پر اُس کے ڈاکا عمل کر دے۔ تاکہ مرض جاتا رہے۔ چنانچہ ملزم نے اپنی معمولی درمیانی طاقت سے اس کے دائیں بازو پر گنڈاسا مارا۔ جس سے مریض کے شریان کٹ کر موت واقعہ ہو گئی۔ ششن جج نے

(۴) ایک عورت بیمار تھی اُس کی نسبت ڈاکٹری جانچ کے مطابق یہ اطمینان ہوا کہ اس میں بہت دخل ہو گیا ہے چنانچہ اس کا ہیون نکالنے کے لئے ایک نرس بھی آخر میں گرم کر کے اس کے ہتھ میں ڈالا جس سے اس کو فائدہ پہنچا تھا۔ دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند مجرم کو سزا دی گئی تھی۔ اور ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ دفعات ۸۸ یا ۹۲ تعزیرات ہند سے ملزم مستثنیٰ ہو سکتا ہے۔ (ایڈیشنل کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۲۰۲ دیکھیں لاء رپورٹ جلد ۳۰ صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا رپورٹ صفحہ ۷۰ سنہ ۱۹۳۳ء آل کرمنل جرنل صفحہ ۱۰۳۳ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۲۰۰ آل انڈیا رپورٹ صفحہ ۲۸۲ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۲۸۲ سنہ رپورٹ آل صفحہ ۵۰

(۵) ایک ہندو اپنی زوجہ عمر ۱۲ سال کو جبر اُس کے باپ کے گھر سے کھینچ لایا تھا جس کے خلاف مجرم دفعہ ۳۵۴ تعزیرات ہند حکم سزا صادر کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ چونکہ ہندو قانون کی رو سے لڑکی [illegible] اعتبار نہیں ہے کہ وہ اس کو اس کے باپ کے [illegible] دفعہ ۳۵۴ تعزیرات ہند [illegible] ہوگا۔ [illegible] تعزیرات [illegible] (ایڈیشنل کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۳ رپورٹ آل صفحہ ۴۰۰ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاء جرنل صفحہ ۹۰۰ سنہ ۱۹۳۵ء آل رمنل کیسز صفحہ ۲۳۰ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۰۹۱ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۲۳ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء مادہ صفحہ ۹۱۰۔

دفعہ ۸۹۔ جو امر نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدہ کے لئے دی گئی رضامندی سے سرزد ہو

فعل جو نیک نیتی کسی شخص یا کسی ناسمجھ شخص کے فائدہ کے لئے دی گئی رضامندی سے سرزد ہو

فائدہ کے لئے جس کی عمر بارہ برس سے کم ہو۔ یا جس کی عقل میں فتور ہو۔ اُس کا ولی یا وہ شخص جس کی حفاظت جائز طور پر اُس شخص مذکور پر ہے کرے یا اُس ولی یا محافظ کی اجازت سے وہ امر کیا جائے۔ خواہ وہ اجازت لفظاً ہو خواہ معناً تو اُس نقصان سے سبب سے جو اُس امر سے اُس شخص کو پہونچے۔ یا جس کا پہونچانا فاعل کی نیت [illegible] ہو۔ مادہ [illegible] کہ علم [illegible] ہو کہ [illegible] سے نقصان [illegible] پہونچے۔

کے لئے نہایت احتیاط و ہوشیاری سے کام لینا ملحوظ حالت مرتکب کیا جاتا ہے۔ جس میں ہلاکت مقصود نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی ہر ہر تفصیل میں فائدہ مقصود ہوتا ہے۔ جس میں نیک نیتی سے فائدہ مرعی ملحوظ ہوتا ہے۔ اس دفعہ میں ذیل کی مثالیں مندرج ہیں لکھا گیا ہے:۔

اصول مدعا یہ ہے کہ جو لوگ صاحب ہنر عامہ خلائق کو خطرناک تکالیف سے بچانے کے لئے نیک نیتی سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان کو قانوناً آزادی دی جاوے۔ تاکہ وہ بیک اپنے فرائض کو آزادی ملحوظ رکھ سکیں۔ اور قانونی مواخذہ سے محفوظ رہیں۔ اور انسان کسی بیماری یا دیگر تکلیف ہو جانے پر ہر سہ ستہ انتخاص سے استفادہ سے محروم نہ رہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص نیلم ستہ آنکھوں کا علاج مرحمہ سے کرتا تھا اور مدینہ شہرت یافتہ ڈاکٹر تھا۔ جس نے مرضا مندی ایک شخص کی آنکھ کا پھولا کاٹا جس سے اس کی آنکھ جاتی رہی۔ اور اس کے خلاف مقدمہ دائر ہوکر مدعا علیہ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی جس کا اپیل ہائیکورٹ آیا۔ میں پیش ہوکر بمنسوخی حکم عدالت ماتحت قرار دیا گیا کہ اکثر مستند مسلمہ تھا۔ درنیک نیتی سے مریض کے فائدہ کے لئے مرضا مندی عمل کیا تھا۔ اس لئے تحت دفعہ ۸۸ تعزیرات ہند مستثنیٰ کیا گیا۔ (کلکتہ لا جرنل جلد ۱۰ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۱۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۰۰)

(۲) ایک مقدمہ میں ممات بہلیمہ وجہ جنی کا بجاز ہو۔ جس کو ڈاکٹر نے دیکھکر علیہ یا فتور ملایا۔ مگر دیگر اشخاص یوں سنگہ۔ مرسکہ۔ مرہن سنگہ نے جنی سے کہا کہ اس میں ہوت ہے۔ اس کو نکالنا چاہیے چنانچہ ایک لوہے کا حجیہ ارم کرکے ممات کے سر اور گلے میں ادا جائے محصومہ میں پھیر۔ تاکہ وہ ہوت نکل جاوے۔ جس عمل سے ممات ہوگئی۔ اور اطلاع پر ملزمان گرفتار ہوئے۔ اور ملزمان سزایاب ہوئے۔ عدالت شش سے اپیل منظور ہوئے۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان دفعہ ۸۸ یا ۹۲ تعزیرات ہند سے مستفید نہیں ہو سکتے ہیں۔ اسلئے اپیل نامنظور کئے جاکر حکم سزا بحال رکھا گیا۔ (کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد)

(۳) ایک ناقچہ بہ کار غیر مستند شخص نے ایک بواسیر کے مریض کے مسے ایک آلہ سے بغرض اصلاح مرض کاٹ دئے۔ جس کی وجہ سے مریض سیلاب خون سے مرگیا۔ جس کو بدفعہ ۳۰۴۔ الف سزا دی گئی ہائیکورٹ کلکتہ میں ملزم کا اپیل حسب قاعدہ پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ نا تربیت یافتہ و غیر مستند ہونا ملزم کا مسلمہ ہے۔ اور اس نے احتیاط و ہوشیاری سے عمل نہیں کیا ہے۔ نیک نیتی صادق نہیں آتی ہے۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا بحال رکھا گیا۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۶۔

دیگر اُن سے نقائص و امراض مُہلکہ مذکور کی رُوک یا اصلاح کرا دیں۔ چنانچہ اس کی اصلاح کے سلسلہ ابتدائی عمل میں یا بدوران علاج معالجہ اگر بچے کو نقصان پہونچ جاوے۔ تو بشائے دفعہ ہذا کوئی جرم نہ ہوگا۔ جب کہ وہ عمل بارادہ ہلاکت یا ضرر شدید نہ کیا گیا ہو۔

اصول دفعہ ہذا بچوں کے والدین حقیقی و مجازی و نگہداشت کی حفاظت کے لیے وضع کی گئی ہے کہ وہ بارہ برس سے کم عمر اور فاتر العقل بچوں کی امراض یا نقائص یا ہلاکت یا ضرر شدید کی اصلاح اُن کے فائدے کے لئے بہ نیک نیتی آزادانہ طریق سے کریں۔ یا کرا سکیں جس سے اُن کی قیام صحت سے فلاح و بہبودی ہوتی رہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ وہ بہ نیک نیتی بمعاوضہ روپیہ یا مالی فائدہ کی غرض سے کسی بچے کو بھکڑوں یا تماشوں میں شامل کریں۔ یا کسی کو زنا بالجبر کی رضا مندی دے سکیں۔ وہ جو قسم فعل سے زیر دفعہ ہذا مستثنیٰ نہ ہو سکیں گے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند میں سکول بند ہو جانے کے بعد چند طلباء نے ایک طالب علم پر حملہ کیا۔ اور اس کو مارا تھا۔ لڑکے نے اپنی مار کی شکایت کی۔ لڑکے کی والدہ نے سکول کھلنے پر ہیڈ ماسٹر سکول سے شکایت کی جس پر بعد دریافت حملہ کنندہ طالب علم کو چند بید لگائی گئیں۔ تاکہ تنظیم سکول و طلباء کی اخلاق کی اصلاح ہووے۔ چنانچہ مجسٹریٹ سب ڈویژن کے پاس برخلاف ماسٹر مستغیثہ بجرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند استغاثہ ہوا۔ مجسٹریٹ نے ماسٹر کو سزا دی جس کی نگرانی ہائیکورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سکول ماسٹر جو تربیت سکول ایسے خفیف جرائم جو سکول میں یا سکول سے باہر طالب علم نے کئے ہوں۔ مناسب سزا دے سکتا ہے چنانچہ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور ماسٹر بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۳۶ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۲۴۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۲۴۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۱۰۷ ۱۳ رنگون صفحہ ۷۵۹۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند ملزمان کا استغاثہ ایک جنگل سرکاری سے لکڑی سرقہ کرنے میں تھا۔ چنانچہ ایک ملزم لائسنسدار جنگل نے باعانت دیگر ملزمان لکڑی کٹوا کر با تعلق افیسر کو کہا۔ کہ چند درخت جنگل از خود گر گئے ہیں۔ اُن کے اٹھانے کی اجازت دی جاوے۔ چنانچہ فیصلہ فہمی سے اجازت دیدی گئی۔ اور ملزم درخت ہائے اٹھوا کر لے گیا۔ چنانچہ بعدہٗ تحقیقات و پڑتال سے اصلیت معلوم ہونے پر ملزمان کا چالان بدفعہ ۳۷۹ و ۱۲۰ پ تعزیرات ہند ہو گیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے ملزمان

کا احتمال ہے۔ امر مذکور ان نیچے لکھی ہوئی شرطوں کے ساتھ جرم نہیں ہے۔ کہ

پہلی :- مستثنےٰ قصداً ہلاک کرتے یا ہلاک کرنیکے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔

دوسری :- یہ مستثنےٰ کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر محیط نہ ہوگا جس سے ہلاکت کا احتمال مرتکب کے علم میں ہو۔ اور جو دوسری غرض سے کیا جائے بجز اس غرض کے کہ اس سے ہلاکت یا ضرر شدید کی روک ہو یا اس سے کسی مرض یا نقص شدید کا علاج ہو

تیسری :- یہ مستثنےٰ بالارادہ ضرر شدید پہونچانے یا اس کے اقدام پر محیط نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ فعل ہلاکت یا ضرر شدید کی روک یا کسی مرض یا نقص شدید کے علاج کی غرض سے کیا جائے۔

چوتھی :- یہ مستثنےٰ جس جرم کے ارتکاب پر محیط نہیں ہے۔ اس کے ارتکاب کی اعانت پر بھی محیط نہ ہوگا۔

تمثیل

اگر زید نیک نیتی سے اپنے طفل کے فائدہ کے لئے اس طفل کی بارضامندی پتھری نکلوانے کے لئے جراح سے جراحی عمل کرائے۔ اس علم سے کہ اس جراحی عمل سے طفل کی ہلاکت کا احتمال ہے۔ مگر یہ نیت نہ کرکے کہ وہ فعل طفل کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو زید اس مستثنےٰ میں داخل ہے۔ کیونکہ طفل کی صحت زید کا مطلب تھا۔

شرح بدفعہ ہذا بارہ برس سے کم عمر یا فاتر العقل بچوں کی امراض یا کسی نقص شدید یا احتمال ہلاکت یا ضرر شدید کی اصلاح کے لئے والدین حقیقی و مجازی و گارڈینز کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ نیک نیتی سے بغرض فائدہ بچے کے کوئی امر کریں۔ یا کسی شخص مصلح کو اجازت بفعلی یا معنوی

ہو۔ یا باور کرانے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ رضامندی اُس خوف یا غلط فہمی سے سبب سے ظاہر کی گئی ہے۔ تو وہ رضامندی ایسی رضامندی نہیں ہے جیسی اس مجموعے کی کسی دفعہ میں مقصود ہے۔ اور

فاتر العقل کی رضامندی نہ اُس شخص کی رضامندی جو فتورِ عقل یا نشہ کے سبب سے اس امر کی ماہیت اور اس کے نتائج نہیں سمجھ سکتا جس کی نسبت وہ اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اور

طفل کی رضامندی نہ اُس شخص کی رضامندی اور حالیکہ قرینے سے خلاف ظاہر نہ پائی جاوے، جس کا عمر بارہ برس سے کم ہو۔

شرح [illegible] اس کو اصل رضامندی قانونی معنی میں کی گئی ہے۔ جس سے کوئی شخص قطعی طور سے اختیار کیا ہو وہ خلاف قانون اور [illegible] اس کا وجود ثابت کرنا کیا جاوے۔ باوصف مذکور ہونے کے رضامندی کی [illegible] ایسی صورت میں رضامندی کارآمد نہیں ہو سکتی ہے۔

الثبوت رضامندی کے ایسا ہونے کا ثبوت ہے کہ اس پر تمام نظام تمدنی دنیا کا منحصر ہے۔ [illegible] سے کسی صاف تعریف پر [illegible] موقوف و معلق رہتا ہے۔ [illegible] پیدا ہوتے ہیں۔ [illegible] تخصیص باعتبار [illegible] پیدا ہوتے ہیں۔ [illegible] باعتبار [illegible] اور [illegible] باعتبار [illegible] مقرر صاحب عقل [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] تکمیل پہنچے۔ لیکن تاہم اقرار نامہ میں یہ بات [illegible] وغیرہ وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں [illegible] رضامندی کے اظہار کی بنا نہ ہو۔ اور یہ

کو سزا دیدی جس کے لیے نابالغ مجرم تھا جس نے دیگر احکامات قرار دیا گیا
کہ عمر کی اجازت غلط فہمی واقعات پر روک گئی ہو جو مشابہ نوٹ ۹ ذیل بعد رضامندی
دانا نہیں ہے۔ اور نہ جسم بد یا نیتی سے لگے سنے ۱۰ سنہ گورنمنٹ کر دیئے ہیں۔ خیانت
سہل مجرم کا بچہ ناقص کیا گیا۔ اور جس سے ہتھی کے اس سے مجرم تکمیل نقائص منظور کئے گئے۔
ہیئل لا پبلشرز جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ سنہ ۱۸۶۵ء رنگوں۔ ٹائمز کیسز جلد ۲۲ اصفحہ ۳۷۳۔

(نظیر) یہ جائز اپنی نابالغ زوجہ کا گارڈین ہے نہیں اس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ
اپنے حقوق کا لفظ جبر اور غلط کرے۔ اور حصے کے ذریعہ ۸۹ تعزیرات ہند سے
کہ نابالغ کے فائدے کے لیے کوئی کام کیا جاوے۔ جس سے شوہر اپنی زوجہ نابالغ کے قبضہ
کے حقوق کے لئے دخل مت کرے یا اظہار حقوق کرے۔ اور اس کے لیے یہ ہونے ہیں۔
کہ وہ جائز ہے۔ زوجہ کو نابالغ کے فائدے کے لئے دینے حق کو رائے کا لفظ
کرنے سے اور یہ عمل شوہر کا بدفعہ ۸۹ تعزیرات ہند داخل نہیں ہے۔ اور نہ اس سے اسکو
یہ حق ہوتا ہے۔ کہ اس کی خلاف مرضی اپنی نابالغ زوجہ کو جس چاہے لے جاوے۔ مصلحت
قانونی ہے اور کو رکھتی ہے۔ اور کیٹ اروانج نابالغان کے لفظ کی تصنیف سے یہ امر خلاف ہے
کہ شوہر اپنی زوجہ کا قبضہ اس کے والد سے کو سے بیتر حکم حاصل کرلے۔ اور جب پانچ یا
زیادہ آدمی ایسے حق کے مدعی ہیں جو آپس میں ہو تو فیصلہ سے لے دینا تو مجمع یا
جلوس کے مرتکب ہوں گے۔ اور یہ امر صحیح ہے کہ اصل مالک اس کی مدعی ہو
بیت کر سکتا ہے لیکن وہ خلاف قانون جبر اور ناجائز طاقت کے متوقع نہیں کر سکتے ہے
اور جب طلاق سبدوق کا استعمال ہو تو بستعمال سے دفعہ اصل جرم دفعہ ۱۹
قانون تاریخ ضمن (الف) میں سزا دیا جاوے گا۔ کیمبل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۵ سنہ ۱۸۶۳ء۔ آباد
ہائیکورٹ ۔ ٹائمز کیسز جلد ۹ و ۱۰ صفحہ ۱۸۳۔

دفعہ ۹۰ :- جو رضامندی کسی شخص نے خوف نقصان یا کسی

رضامندی خوف یا غلط فہمی کی حالت میں جس کے دیئے جانے کا علم ہو

امر واقعی کی غلط فہمی کی حالت میں ظاہر کی ہو۔ اور اس فعل کا مرتکب یہ جانتا

ان افعال کا خارج ہونا جو بلا لحاظ اُس نقصان کے پہونچایا گیا جرم ہیں

دفعہ ۹۱ :- جو مستثنیات دفعات ۸۷، ۸۸، ۸۹ میں لکھے گئے ہیں۔

وہ اُن افعال پر محیط نہیں ہیں۔ جو متفس بائے جرم میں بلا لحاظ کسی نقصان کے جو اُن سے شخص مظہر رضامندی کو یا اُس شخص کو جس کی جانب سے رضامندی ظاہر کی جاوے۔ پہنچے۔ یا جس نقصان کا شخص مذکور کو پہنچانا نیت میں ہو یا جس نقصان کے اُن افعال سے شخص مذکور کو پہنچنے کا احتمال علم میں ہو۔

تمثیل

اسقاط حمل کرانا بجز اس کے کہ نیک نیتی سے عورت کی جان بچانے کے لئے کیا جائے بغیر ایک جرم ہے۔ بلا لحاظ کسی نقصان کے جو اُس سے عورت مذکور کو پہونچے یا جس نقصان کے اُس عورت کو پہونچانے کی نیت ہو اس لئے یہ فعل اس نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ اور ایسے اسقاط حمل کرانے کی نیت عورت یا اُس کے ولی کی رضامندی فعل مذکور کو جائز نہیں کرتی ہے

شرح

دفعہ ہذا میں جو جرائم قانون نے بغیر جرم قرار دئے ہیں۔ اُن میں باہمی رضامندی شخص فاعل مفعول سے کوئی فائدہ قانونی کسی شخص کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً جرائم دفعات ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۱۲، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۹، ۳۴۷، ۳۴۲، ۳۴۳ و ۳۷۰ تعزیرات ہند و دیگر جرائم خلاف سرکار یا اُس کے مختلف محکمات یا ٹھیکہ جات یا جرائم بلوہ یا ہنگامہ یا جرائم جن سے پبلک کی آسائشی میں فتنہ و فساد سے احتمال پیدا ہو۔ ان ہیچوں قسم جرائم متعلقہ میں رضامندی شخص فاعل و مفعول سے نوعیت جرم خفیف نہیں ہو سکتی ہے۔ اور نیز معین ایسے جرائم میں اگر نیت نہ مجرم ہوگا۔ عام اس سے کہ اصلیت واقعہ کا وجود نہ ہو۔ جیسا کہ

لفظ رضامندی لفظ کنسینٹ (Consent) کا ترجمہ ہے۔ اس میں انسان مظہر رضامندی کے دل کی وہ حالت مطلوب ہوتی ہے۔ کہ جس کو ضمیر اس فی المشمول خواہش و مرضی بالفاظ رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس اظہار خیال میں کوئی ابہام یا غلط فہمی یا تزلزل یا تحریک جبر یا قرب یا خلاف بیانی یا دباؤ گوئی وغیرہ وغیرہ کا شائبہ تک نہیں ہوتا ہے۔ اسی بنائے پر دو اصحاب قانون نے دفعہ ہذا میں وہ امور ضروری جزو قانون کر دیئے ہیں۔ کہ جن کے زیر اثر رضامندی کے حاصل کرنے کو رضامندی قرار نہیں دیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں مسمات وزیر النساء جو بیوہ ہو گئی تھی اپنے پسر دلبندی سے پیغام نکاح آیا جس کو مسمات نے انکار کر دیا۔ اور دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ اس پر چار ملزمان و بیوگی مسمات کو جبراً لے گئے اور مبارک علی کے گھر رکھا۔ جہاں دوسرے نکاح کے لئے تحریک کی تھی۔ مقدمہ ۳۹۶ تعزیرات ہند برخلاف دلبندی مع چار ملزمان قائم ہو کر سشن کورٹ سے چار چار سال قید کی سزا دی گئی تھی ملزمان کے اپیل پر ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۳۹۶ : ۴۹۴ تعزیرات ہند مشابہ ہیں اور جرم ۴۹۸ کا وجود ثابت ہے۔ اس نے چھ ماہ قید کم کی جا کر کاغذات واپس کئے گئے۔

کرمینل لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۳ کلکتہ ۱۹۱۴ء ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۶۸۸ ۔

(۲) امتیاز برخلاف مرضی یا بلا رضامندی بدفعہ ۹۰ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۳۶۶ تعزیرات ہند پر عائد نہ ہو گی۔ اور محض بجرم موجودگی جائز رضامندی زیر دفعہ مسطور ضروری قیاس نیت چیدا نہیں ہوتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۸۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون کیسز صفحہ ۵۷۳ - ۱۱ رنگون صفحہ ۲۱۳ - کرمینل لا جرنل جلد ۴۳ صفحہ ۶۹۶ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون صفحہ ۸۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۶ء رنگون صفحہ ۹۸ -

(۳) ایک سکول ماسٹر نے بہ سلسلہ تعلیم ایک دس سالہ لڑکے کو تنبیہہ مارا تھا جس کے خلاف مقدمہ ۳۲۳ تعزیرات ہند قائم ہوا۔ نگرانی پر رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ تنظیم سکول کے لئے کسی بارہ سال سے کم عمر لڑکے کو ماسٹر بہ تنبیہہ سرزنش کرنا حسب منشاء دفعہ ۸۹ تعزیرات ہند اس کو مستفید کرتا ہے۔ اس لئے بہ منظوری نگرانی کارروائی عدالت منسوخ کی گئی ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۱۰۷ - ۲۷ کرمینل لا جرنل صفحہ ۶۳۷ - ۳ رنگون صفحہ ۶۵۹ - انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۱۴۱ ۔

چوتھی:۔ یہ مستثنےٰ جس جرم کے ارتکاب پر محیط نہیں ہے۔ اُس کے اور اکتساب اعانت پر بھی محیط نہ ہوگا۔"

تمثیلات

(الف) اگر زید گھوڑے سے گر کر بیہوش ہو جائے اور بکر جراح زید کی ہلاکت کی نیت نہ کر کے نیک نیتی سے اُس کے فائدہ کے لئے کھوپڑی میں سوراخ کرنا ضروری سمجھکر عمل کرے تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

(ب) اگر زید کو شیر اُٹھائے جائے۔ اور بکر اس علم سے کہ بندوق چلانے سے زید کی ہلاکت کا احتمال ہے۔ اور بکر نیک نیتی سے اُسکے فائدہ کے لئے شیر پر بندوق چلائے۔ اور بکر کی گولی سے زید کے زخم مہلک لگے۔ تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

(ج) اگر زید کہ جراح ہے۔ کسی طفل کو مہلک حادثہ میں پیش آتے دیکھے۔ فوراً جراحی عمل کرے۔ اور طفل کے ولی سے اجازت طلب کرنے کی فرصت نہ ہو مگر زید نیک نیتی سے بفائدہ طفل باوجود اس کے رونے پیٹنے کے جراحی عمل کرے۔ تو زید کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

(د) اگر زید ایک طفل کے ساتھ ایک گھر میں ہو جس میں آگ لگی ہے۔ اور کچھ لوگ کمبل تانے کھڑے ہوں۔ اور زید یہ جان کر کہ طفل کے نیچے پھینکنے میں اُس کے ہلاکت کا احتمال ہے۔ مگر نیک نیتی سے طفل کے فائدہ کے لئے چھت سے نیچے اُس کو ڈالدے۔ تو اگر طفل نیچے پھینکنے سے مر بھی جاوے۔ تاہم زید کسی

اگر ایک عورت جو فی الحقیقت حاملہ نہ ہو۔ اور اپنے آپ کو حاملہ یقین کر کے اسقاط حمل کی دوا کا استعمال کرے۔ تو عورت مذکور حسب منشا قانون دفعہ ۷۰ اشتراک ۲ اصل جرم کی مجرم ہوگی

فعل جو نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدہ کے لئے بلا رضامندی کیا گیا ہے

دفعہ ۹۲:۔ کوئی امر کسی نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ جو اس امر سے کسی ایسے شخص کو پہونچے جس کے فائدے کے لئے نیک نیتی سے گو اس شخص کی بلا رضامندی وہ امر کیا جائے۔ اس حالت میں جب کہ اس شخص کو اپنی رضامندی ظاہر کرنی غیر ممکن ہو۔ یا اس شخص کو اپنی رضامندی ظاہر کرنے کی استطاعت نہ ہو۔ اور نہ اس کا ولی یا کوئی اور شخص جس کی حفاظت جائز میں وہ ہے۔ موجود ہو۔ جس سے اتنے عرصہ میں رضامندی حاصل کرنی ممکن ہو۔ کہ اس امر کے ارتکاب سے فائدہ نکلے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ

پہلی:۔ یہ مستثنے قصداً ہلاک کرانے یا اس کے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔

دوسری۔ یہ مستثنے کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر محیط نہ ہوگا جس سے ہلاکت کا احتمال مرتکب کے علم میں ہو۔ اور جو کسی دوسری غرض سے کیا جائے بجز اس کے کہ اس سے ہلاکت یا ضرر شدید کی روک ہو۔ یا اس سے کسی مرض یا نقص شدید کا علاج ہو۔

تیسری:۔ یہ مستثنے بالارادہ ضرر پہونچانے یا اس کے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔ جو کسی اور غرض سے پہونچایا جائے بجز اس کے کہ اس سے ہلاکت یا ضرر کی روک ہو۔

قصبہ قنوج ڈاکٹری امداد کی موجودگی میں ایک تعلیم یافتہ دولتمند نے استمداد نہیں کی ہے۔ اور دفعات محولہ کا اعلےٰ جزو مندرجہ دفعہ ہذا تعزیرات ہند نیک نیتی سے عمل نہیں کیا ہے۔ اور نہ دفعہ ۳ ضمن ۲ ایکٹ عبادات عامہ عنہ ۱۸۹۷ء ملزم نے ایمانداری سے عمل کیا ہے۔ اس لئے محولہ دفعات ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوسکتی ہیں۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا قائم رکھا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۳۸ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۷ صفحہ ۵۲۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۵۴۶ - ۴۵ الہ آباد صفحہ ۴۹۵ - ۲۱ - آل لاجرنل صفحہ ۳۹۱ - ۴ لار رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۲۲۔

(۲) ایک عورت میں بھوت پریت ہونا کہا گیا تھا۔ جس بھوت نکالنے کے لئے اُس کے شوہر کی اجازت سے چار ملزمان نے عورت کو پکڑ کر ایک گھر میں آتشی آگ میں سُرخ کر کے عورت کے مختلف مقامات جسم میں اچھی طرح سے لگایا۔ حتےٰ کہ وہ عورت مرگئی۔ اور ملزمان مہمان نرسنگھ دیپان سنگھ و موہن سنگھ وغیرہ کے برخلاف بدفعات ۳۰۴ و ۳۲۶ و ۱۰۹ و ۲۰۱ تعزیرات ہند میں سزا دی گئی تھی۔ اور ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر دفعہ ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند پر استدلال کیا گیا۔ اور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ فیصلہ اپیل تھا۔ کہ جس سے اُن کی زندگی کو خطرہ تھا۔ اور ملزمان کا فعل بالارادہ کیا گیا ہے۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ ان کا فعل زندگی کے لئے خطرناک نتیجہ پیدا کرے گا۔ اور عورت مہلوکہ نے رضامندی اس عمل کی جو ملزمان نے اختیار کیا تھا۔ نہیں دی ہے۔ اور بوجہ بھوت سوار ہونے کے وہ رضامندی دینے کے بھی ناقابل کی جاسکتی ہے۔ اور دفعات ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند صورت واقعہ پر حاوی نہیں ہوتا ہیں۔ اس لئے اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ اور محض مسمی چھین محل جس نے نعش مہلوکہ کو دفن کیا تھا۔ اور دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند بھی اس کو سزائے تین سال قید سخت دی گئی تھی۔ دو سال کی سزا قید کم کی گئی۔ اور میعاد قرار دیا۔ کہ ملزمان کا فعل بطور علاج مہلوکہ نیک نیتی سے ملزمان نے کیا تھا۔ لیکن مستعمل طریقہ ملزمان سے صریح ایک سخت خطرناک نوعیت کا جرم بنتا تھا۔ اور وہ باور کرنے کی وجہ رکھتے تھے۔ کہ اغلب نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۷۶ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔

دفعہ ۹۳ - کوئی اعلام جو نیک نیتی سے کیا گیا ہے (اعلام) جو نیک نیتی سے کیا گیا ہے کسی شخص کو کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے جو شخص مذکور پہونچے بشرطیکہ اُس شخص کے فائدے کے لئے وہ اعلام کیا جائے۔

جُرم کا مرتکب نہیں ہے "

تشریح فائدہ جو محض زر سے متعلق ہے۔ وہ فائدہ نہیں ہے جو دفعات ۸۸ اور ۸۹ اور ۹۲ میں مقصود ہے۔

شرح دفعات ۸۸ و ۸۹ تعزیرات ہند کا استثنا مشروط بر رضامندی مریض یا ولی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دفعہ ہذا میں جب کہ کسی مریض یا ولی جائز سے رضامندی حاصل کرنا غیر ممکن ہو۔ اور فوری رفع خطرہ جسم انسانی ضروری ہو۔ تو ڈاکٹر مجاز ہے۔ کہ فوراً اس شخص کے فائدے کے لئے نیک نیتی سے مناسب عمل ڈاکٹری اختیار کرے۔ اس دوران علاج میں اگر کوئی نقصان اُس شخص متعلقہ کو قدرتاً پہونچ جاوے۔ یا مریض ہلاک ہو جاوے۔ تو ڈاکٹر دفعہ ہذا کی رُو سے مستثنےٰ ہوگا۔ لیکن ضرور ہی ہوگا۔ کہ ڈاکٹری عمل میں کوئی غفلت یا بے احتیاطی یا مناسب علاج میں کوئی فروگذاشت وقوع میں نہ آوے۔ ورنہ ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا۔ اور تمثیلات شرائط تحت دفعہ ہذا بہت صاف ہیں "

اصول مقصد و وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جب انسانی زندگی معرض خطر میں ہو۔ اور فوراً ڈاکٹری عمل سے اس کی روک ضروری ہو۔ اور حصول رضامندی غیر ممکن ہو۔ تو بغرض حفاظت زندگی انسانی اقدام کو غیر محدود آزادی دی گئی ہے۔ کہ بہ نیک نیتی و استفادہ مریض بحالات واقعات خاص بلا کسی رضامندی شخص متعلقہ یا اُس کے ولی جائز کے بغیر تاخیر ڈاکٹری عمل سے اس کی روکاوٹ کی جاوے

رولنگز آف ہائیکورٹس قصبہ قنوج ضلع فرخ آباد میں مسمی مہیشو نارائن ایک دولت مند زمیندار اور مزیری مجسٹریٹ تھا۔ اُس نے اپنے بھائی مسمی مہیشو نارائن کو دیوانہ خیال کر کے۔ ایوم تک زنجیر آہنی ڈال کر محبوس رکھا تھا۔ جس کے خلاف بدفعہ ۳۴۶ تعزیرات ہند استغاثہ بعدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل پیش ہوا۔ محبوس کو طلب کیا جسکو ملزم نے بحالت زنجیر آہنی لے ہوئے۔ اس کو عدالت میں پیش کر دیا تھا۔ مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات و رائے دو ڈاکٹران کہ مہیشو نارائن صحیح الحواس ہے۔ ملزم کو اختتام کورٹ ٹائم تک سزائے قید اور دو صد روپیہ جرمانہ کیا تھا جس کا اپیل سشن کورٹ سے نامنظور ہونے پر ملزم نے ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل کیا۔ اور دفعات ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند کے استفادہ پر استدلال کیا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ

شخص دھمکی سے مجبور ہو کر کرے اور اس دھمکی سے ارتکاب کے وقت مرتکب کو معقول طرح سے یہ اندیشہ پیدا ہو کہ اس امر کا نہ کرنا اس کے فوراً ہلاک کئے جانے کا باعث ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اس امر کے مرتکب نے خود اپنی رغبت سے یا اپنے کسی نقصان کے معقول اندیشے سے جو فوراً جان سے مارے جانے کی نسبت کم ہو۔ اپنے تئیں ایسی حالت میں نہ ڈالا ہو۔ جس کے سبب سے وہ ایسی مجبوری میں مبتلا ہوا۔

تشریح ۱۔ اگر کوئی شخص خود اپنی رغبت یا مار پیٹ کی دھمکی سے ڈاکوؤں کے کسی گروہ کا یا وصف جاننے ان کے چال چلن کے شریک ہو جائے۔ تو شخص مذکور اس وجہ سے کہ اس کے ساتھیوں نے اس سے کوئی فعل جو قانوناً جرم ہے۔ یا بجبر کرایا۔ اس مثنیٰ سے مستفید ہونے کا مستحق نہیں ہے۔

تشریح ۲۔ اگر ڈاکوؤں کا کوئی گروہ کسی شخص کو پکڑے۔ اور وہ شخص فوراً ہلاک کئے جانے کی دھمکی سے کسی فعل کے کرنے پر جو قانوناً جرم ہے مجبور ہو مثلاً کوئی لوہار اپنے اوزار بیجانے اور کسی مکان کا دروازہ توڑ ڈالنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ تاکہ ڈاکو اندر گھس کر لوٹیں۔ تو وہ شخص اس مثنیٰ سے مستفید ہونے کا مستحق ہے۔

تمثیلات

الف اور ب کو ڈاکوؤں نے قید کر لیا۔ الف کو یہ کہا گیا۔ کہ اگر وہ سرقہ بالجبر میں

تمثیل

اگر زید کہ جراح ہے، کسی مریض کو اعلام کرے۔ کہ میری رائے میں تم نہیں جی سکتے۔ اور وہ مریض اس اعلام کے صدمہ سے مر جائے۔ تو زید گو اُس کو یہ علم تھا۔ کہ ایسے اعلام سے مریض کی ہلاکت کا احتمال ہے۔ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

شرح دفعہ ہذا کا مستند دو امور سے وابستہ ہے۔ اوّل علم کا نیک نیتی سے کیا جانا۔ اور دوئم وہ علم اس شخص کے فائدہ کے لئے کیا جانا ضروری ہے۔ اور لفظ فائدے مستعملہ دفعہ ہذا میں گو لحاظ ترتیب۔ حالت ذاتی فائدہ متعلق ہے۔ لیکن تاہم وسیع معنی لفظ مذکور سے فائدہ زر و فائدہ ذاتی پر فحوی سے۔ چنانچہ جب کسی شخص کو اعلام بہ نیک نیتی اس کے فائدے کے لئے کیا جاوے اور اس اعلام سے اس کو نقصان پہونچ جاوے۔ تو بمنشائے دفعہ ہذا کوئی جرم نہ ہوگا۔ گو ممکن ہو کہ اگر کسی مریض کو اس کے لاعلاج ہو جانے کا علم ڈاکٹر کے کہنے سے وہ صدمہ اطلاع سے فوت ہو جاوے

اصول غایت وضع دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی شخص مخالفہ بذریعہ الفاظ بہ نیتی سے نقصان نہ پہونچا سکے۔ کیونکہ الفاظ سے اس تک نقصان پہونچ سکتا ہے۔ کہ جس کا نتیجہ ہلاکت ہو سکتا ہے۔ یا ایسا دل خراش ضرر پہونچ جاتا ہے۔ کہ جس کا ازالہ محال ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمچو قسم طرز ضرر رسانی کو مسدود کیا گیا ہے۔ کہ بانیتی سے جو غرض پہونچانے نقصان کوئی شخص کسی کو اس اعلام نہ کر سکے جو اسکی موت یا ضرر کا موجب ہووے۔ اور گو نیک نیتی سے کسی مریض کو مثل تمثیل تحت دفعہ ہذا اس کے موت کی اطلاع دینے سے یہ فائدہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے منازعات و جائداد و جانشینی و دیگر امور ضروریہ کے متعلق بذریعہ وصیت یا بطور دیگر سب منشا و خواہش انتظام کر دے

جس فعل کے کرنے کے لئے کوئی شخص دھمکیوں سے مجبور کیا گیا ہے

دفعہ ۹۴:۔ قتل عمد اور جرائم خلاف ورزی یا سرکار کے سوا جن کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ کوئی امر جرم نہیں ہے جبکہ اسکو کوئی

سے مستفید ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ شخص مخوف کو کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں اندیشہ معقول فوری ہلاکت خود کا ہونا چاہیئے۔ ورنہ اور کوئی خوف نقصان بصراحت صدر وجہ معذرت نہ ہوگا۔ اور استثنا دفعہ ہذا قتلعمد یا جرائم خلاف دفعہ یا سرکار۔ جن کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ متعلق نہ ہوگا۔ خواہ شخص مخوف کو اپنی ہلاکت کا خطرہ فوری لاحق ہووے۔ ایسی صورت میں بقول ہیل صاحب اس کو واجب ہے۔ کہ خود مر جائے بجائے بیگناہ شخص کے مار ڈال دینے کے اپنی جان بچاوے۔ اور بقول سر جیمس سٹیفن صاحب کہ قانون فوجداری بنفسہ دھمکیوں کا مجموعہ ہے۔ دھمکیوں سے کسی جرم ارتکاب وجہ معذرت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور کیا یہ دھمکیاں مجموعہ واپس لے جانی چاہئیں۔ جب کہ ان کا مقابلہ محاکمہ دھمکیوں سے کیا جاوے۔ ہرگز نہیں۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ قتلعمد میں چند ملزمان کے خلاف بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ششن جج نے حکم سزا صادر کیا تھا۔ ان میں ایک سمہات اوما داسی کی نسبت ثابت ہوا۔ کہ اس نے محض بخطرہ ہلاکت خود اصل جرم قتل عمد میں اعانت کی تھی۔ جس کا اس نے اقبال بھی کیا تھا۔ چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر سمہات کا اپیل منظور کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ زیر استثنا دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند الفاظ اعانت قتل عمد جرائم قتل عمد وخلاف درزی یا سرکار جرائم میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور دیگر ملزمان کے اپیل نامنظور کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۹۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ کلکتہ صفحہ ۱۱۲۔ ۴۰ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۴۳۔ ۲۸ کلکتہ ویکلی نوٹ ۱۰۴۶۔

(۲) ایک مقدمہ قتل میں ایک شخص ملزم پر نعش مقتول کی چھپانے میں شرکت پر بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور اس کے آقا نے جس کا یہ ملازم تھا۔ قتل کیا تھا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہوکر یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس ملازم کو اس کے آقا نے نعش کے چھپانے میں امداد نہ دینے کی صورت میں اس کو قتل کرنے کا خوف فوری دیا تھا۔ چنانچہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ جب معقول خطرہ ہلاکت خود میں ملزم نے جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا ہے۔ تو بمنشائے دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند مستثنیٰ ہے۔ مرتکب جرم نہیں ہے۔ اپیل منظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۷۷ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۵۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۱۵۔ ۴۴ صفحہ ۳۰۶

جسکا ارادہ ہے۔ شامل نہ ہوگا۔ تو اُس کا ہمراہی اب جو بیمار اور ناقابل حرکت ہے۔ گولی سے مار ڈالا جاوے گا۔ الف بہ تخویف مسطور سرقہ بالجبر میں شامل ہوتا ہے۔ پس یہ فعل الف کا جرم ہے (تعزیرات ہند مؤلفہ نلسن صاحب۔

الف ایک خفیہ سوسائیٹی کے ممبر کو یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ بارود سے ایک عام یادگار کو اُڑا دے۔ اس سوسائٹی کے قواعد کی رُو سے کوئی ممبر جو اُس کے احکام کی مطالبت کرنے سے قاصر رہے۔ بلاشُبہ مستوجب مارے جانے کے ہے۔ الف اس یادگار کو اُوڑاتا ہے۔ الف کا فعل جُرم ہے کیونکہ الف اپنی رغبت سے شامل ہوا ہے۔ اور اگر الف کے ہمراہ چند ممبر ان جاتے ہیں۔ اور ہر موقعہ یہ دھمکی دیتے ہیں۔ کہ اگر یادگار کو نہ اُوڑائے گا۔ تو فوراً مار ڈالا جاویگا۔ اور الف بارود سے یادگار اڑا دیتا ہے۔ تو اس صورت میں الف کا فعل جُرم نہیں ہے، کیونکہ الف کو فوراً معقول اندیشہ ہلاکت خود کا ہے۔ جو دفعہ ہذا کا اصلی منشاء ہے۔"

شرح بدفعہ ہذا اُس شخص کا استثنا ہے۔ جو کسی فعل کے یا ترک کرنے کے لیے بخوف ہلاکت خود مجبور کیا جاوے۔ اور یہ خوف معقول بدیہی الاثر فوری باعث موت شخص مخوف کا ہووے۔ مثلاً ایک لوہار کو ڈکیتیان نے گرفتار کر کے یہ خوف دیا۔ کہ وہ فلاں شاہوکار کا قفل توڑے ورنہ ابھی اس بندوق سے شوٹ کر دیا جاویگا۔ چنانچہ بخوف فوری ہلاکت خود اس کا قفل توڑنا بدفعہ ہذا مستثنا ہوگا۔ لیکن کسی شخص کو خوف نقصان یا خطرہ ہلاکت آئندہ اُس کا یا اُس کے بیٹے کی ہلاکت آئندہ اُس کو دینا یا کسی اور قسم کے نقصان کے خوف سے شرکت جرم کر کے جُرم کا ارتکاب کرنا اس کو دفعہ ہذا سے فائدہ نہ ہوگا۔ اور وہ بھی قسم تخویف کے زیر اثر جو جرم کرے گا۔ وہ قانوناً شریک جرم ہوگا۔ دفعہ

نقصان کو نقصان محسوس کرتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس فرقہ اشخاص میں وشام وہی یا ناتھا پالی کرنا ایک عام روزانہ مشغلہ اور مذاقی باتیں ہوتی ہیں۔ اور دوسرے اعلیٰ الطبقہ کے لوگ ہجوں قسم افعال کو سخت معیوب و باعث ننگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اس میں کشت وخون ہوجاتے ہیں۔ اس لئے دفعہ ہذا میں یہ اصول قرار دیا گیا ہے کہ کارروائی ضابطہ اختیار کرتے وقت ایسے اشخاص کے خیالات و حالات کو خوب دیکھ بھال کر لینا چاہیئے۔ تاکہ منشائے اور مصلحتی قانون کا اتباع رہے۔ اور معیار احساس نقصان اس زیل کے لوگوں کے حالات پر ہونا چاہیئے۔ نہ کہ کسی باحیثیت اعلیٰ الطبقہ کے اشخاص کا معیار قرار دیا جاوے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک سب جج بزاز کی دوکان پر کپڑا خریدنے گیا تھا۔ وہاں ایک اہل مقدمہ بھی ساتھ تھا۔ سب جج کے کپڑا پسند آگیا تھا۔ اہل مقدمہ نے سب جج کو کہا۔ کہ میں قیمت ادا کردوں گا۔ میرے مقدمہ میں مہربانی کرکے میرے حق میں فیصلہ کردیں۔ اس پر سب جج نے دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں برخلاف اہل مقدمہ عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ حسب قاعدہ ہیں ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا کہ عوات واقعہ پر دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ مرتکب جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کا ہوا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ فی الواقع مقدمہ میں بحق مدعا حکم دیا گیا ہو۔ بلکہ یہ کافی ہے۔ کہ ملزم نے بحاضری سب جج مابہ الاختلاف کی تحریک کی ہو۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۶ بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۹۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۲۱۴۔ لاہور لاجرنل صفحہ ۸۲ - ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۰۶

(۲) ایک مستغاثہ ایک شخص پر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند اس بنا پر پیش کیا۔ کہ اس کے اخبار کے عام شہرت کو نقصان پہونچایا گیا ہے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند سزا دی تھی جس کا اپیل حسب ضابطہ رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ اخبار کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کی حیثیت عرفی کا ازالہ ہوا ہو۔ اور تحریر مذکور زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جرم نہیں ہوتا ہے۔ اور بلحاظ واقعات کے مالک اخبار کی حیثیت کا ذکر نہیں ہوتا ہے اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۳۹ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۳۹ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۳۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۳۰۔ ۳ رنگون صفحہ ۴۶۲

(۳) ایک مقدمہ میں دو وکلا جو باہم دیرینہ مخالف تھے۔ ایک کمیشن کو ایک کتاب کی تلاش مطلوب تھی

۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۲۵-۶ لار رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۶۸

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند میں ملزمان کے اپیل بہ سفارش معافی ترحم شاہی کی شفارش ششن کورٹ سے رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ منشائے دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند میں کوئی تخفیف نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ بصورت خاص حکم سزا میں کمی کی جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۳۲ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۸۴۹۔

فعل جو نقصان خفیف کا باعث ہو **دفعہ ۹۵:۔** کوئی امر اس وجہ سے جرم نہیں ہے۔ کہ اس سے کوئی نقصان پہونچے۔ یا اس سے کسی نقصان کا پہونچانا مقصود ہے۔ یا علم میں ہے۔ کہ اس سے کسی نقصان کے پہونچنے کا احتمال ہے۔ بشرطیکہ وہ نقصان ایسا خفیف ہو۔ کہ متوسط فہم و مزاج کا آدمی اس نقصان کا شاکی نہ ہو۔"

شرح دفعہ ہذا میں نوعیت فعل اور حیثیت برتاؤ خفیف ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور اس امر کو جتلایا گیا ہے۔ کہ معنی اور منشا قانون میں کیا امتیاز کیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات کوئی واقعہ بلحاظ تعریفات الفاظ قانونی جرم کی حد میں آجاتا ہے۔ مگر مصلحت قانونی کے لحاظ سے منشا قانون کے مغائر نا ہے۔ اور ایسی خفیف صورت ہائے کے نقصان کو قانوناً نظر انداز کیا گیا ہے۔ مثلاً الف ایک دو دانہ مونگ پھلی یا انار بلا رضامندی ب کے لے لیتا ہے۔ یا اس کی دوات میں قلم ڈال کر سیاہی سے اپنا خط لکھتا ہے۔ گو یہ عمل زید کا بلحاظ تعریف قانونی سرقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن مصلحت، منشائے قانونی کے مغائر ہونے کی وجہ سے جرم تصور نہیں کیا گیا ہے۔

اصول دنیا میں انسان مختلف طبائع اور مختلف حیثیت اور وقار رکھتے ہیں۔ اور اسی قدر مراتب ویسا ہی نقصان احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک قسم کے نقصان کو اس ذیل کے لوگ اسی نقصان کو نقصان نہیں سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے ادنیٰ طبقہ کے لوگ اسی

صفحہ ۲۱۸ - ۱۱ لاء رپورٹ آل لدھیانہ کرمینل صفحہ ۲۵ سنہ ۱۹۲۹ء - کرمینل کیسز صفحہ ۶۶۸

(ے) ایک مقدمہ میں مسمات سونت نے ایک سرائے کرایہ پر لے کر اس میں کنات وغیرہ جات لگا کر نہایت شاندار جگہ تیار کی۔ اس میں ایک قسم کا تماشہ اور گانا اور ناچا پبلک کو باقاعدہ ٹکٹ پر دکھلایا جاتا تھا۔ اور اس جگہ بطور تفریح ایک میز علیحدہ لگایا گیا تھا۔ جہاں جو شخص چاہتا۔ میز پر چھلا پھینکتا تھا۔ اور وہ چھلا جس کیلی یعنی کے خانہ میں پڑتا تھا وہ شے چھلا پھینکنے والا لیتا تھا۔ چنانچہ پولیس نے بچہرائی مجسٹریٹ بچھین آدمیوں کی گرفتاری کی۔ اور تمام سامان جعلقہ تماشہ یا کھیل کے متعلق تھا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ اور پولیس اپنے ہمراہ لے گئی۔ پولیس نے ایکٹ قمار بازی کی دفعہ ۳ و ۴ میں چالان مجسٹریٹ بجلد کے پیش کر دیا جہاں سے ملزمان سزایاب ہوئے۔ سشن کورٹ لودہانہ میں ملزمان کا اپیل پیش ہو کر بعد سماعت بحث مباحثہ سشن جج نے بہ شفارش کاغذات متعلقہ مقدمہ و اپیل ہائے ملزمان ہائیکورٹ لاہور میں صدور حکم آخیر کے لئے پیش کر دئے۔ چنانچہ فل بنچ لاہور ہائیکورٹ نے بحث مباحثہ کی سماعت کے بعد قرار دیا گیا۔ کہ یہ کھیل تفریحی بلیرڈ و بندوق سے نشانہ لگانے وغیرہ وغیرہ کھیلوں جیسا ایک کھیل ہے۔ اس کا ایکٹ قماربازی سے تعلق نہیں ہے۔ اور ہائیکورٹ کلکتہ و الہ آباد میں بھی ایسے کھیل کے متعلق قرار دیا تھا۔ ایکٹ قماربازی کے مشابہ یہ وہ کھیل نہیں ہے۔ چنانچہ اپیل ملزمان منظور کئے جا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور نقصان کے معاوضہ کی بابت لکھا۔ کہ اس کی تحقیقات کی جاوے۔ کہ کس قدر نقصان مسمات کا ہوا ہے تاکہ اس کی بابت حکم دیا جاوے اور یہ صورت کھیل تحت دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند نہایت خفیف صورت قابل درگذر کے ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۳۵ء فل بنچ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۶۵۔

(۸) مسمے اچھو پسنگھ ڈکیٹ کی خانہ تلاشی سے چار خالی کارتوس ۱۲ بور بندوق و دو گولی برآمد ہوئی نہیں۔ جس کے خلاف حسب معنی تعریف دفعہ ۴ قانون اسلحہ سامان حرب زیر دفعہ ۱۹ قانون اسلحہ ملزم کو دو سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگز ۲۶۔ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۰۳ و جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۲۷ بدفعہ ۹۵ تعزیرات ہند پر استدلال کیا گیا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۴ قانون اسلحہ بلاشبہ خالی کارتوس سامان حرب کا حصہ ہے۔ اور اس کا قبضہ میں رکھنا حسب دفعہ ۱۹ اسلحہ جرم ہے۔ اور جب یہ امید نہ ہو۔ کہ خالی کارتوس پھر بھرا جائیگا۔ یا یہ آئندہ بطور سامان حرب استعمال ہو گا۔ تو اس امر سے انکار نہیں کیا جائیگا۔ کہ ایسی صورت میں دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند متعلق ہو گی۔ اور خالی کارتوس ہندوستان میں کارتوس نہیں جانتے ہیں۔ اور ایک ٹکڑا رنگ کا بشکل ایک

اور اس دوسرے وکیل سے اس نے کہا۔ کہ کتاب تمہارے علم میں ہے۔ اس نے کہا کہ مجھکو چوری کی عادت نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ کو ہے۔ اس پر وکیل نے بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند بعدالت مجسٹریٹ نالش کردی تھی۔ اور مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات عدالتی بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی تھی۔ جس کا اپیل باضابطہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ مستعملہ ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک نہیں پہونچتے ہیں۔ جب کہ یہ سلسلہ دیرینہ عداوت بغیر سوچے سمجھے ملزم سے بغیر ارادہ کئے گئے ہیں تو صورت موجودہ واقعات کے لحاظ سے حسب معنی دفعہ ۹۵ خفیف ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۹ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۲۳۴۔

(۴) ایک شخص نے بدوران شہادت مدعی کے وکیل کے منصب سے اپنے ایجنٹ کا منصب بڑا بیان کیا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی نالش کی گئی تھی۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کی درخواست ضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ مذکور حسب دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند خفیف صورت رکھتے ہیں۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۷ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۸۷۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۳۰۔ ۴۳ الہ آباد صفحہ ۴۹۔ ۱۹۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۴۲۵۔

(۵) اور معمولی گفت و شنید نذل طبقہ خاص شخصوں کے جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگا وہ بدفعہ ۹۵ تعزیرات ہند خفیف قابل استثنا ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۱۷۔ ۲۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۳۷۔ ۲۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۵۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۸۴۹

(۶) ایک مقدمہ میں عبدالرشید ایک شخص نے ایک چپراسی میونسپلٹی کی مزاحمت کی تھی جس کے خلاف بدفعہ ۱۵۵ یوپی میونسپل ایکٹ کارروائی کی گئی تھی۔ جس میں وہ بری ہوگیا۔ لیکن پولیس نے ملزم کے خلاف بدفعات ۳۵۳ و ۱۸۶ تعزیرات ہند عمل کرکے مجسٹریٹ مجاز کے مقدمہ پیش کردیا جس میں مجسٹریٹ نے ملزم کو سزا دی تھی۔ جس کا اپیل باقاعدہ ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ محصول کے لینے میں ایک چپراسی کی مزاحمت بمنشاء دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند جس کی بابت ایک معمولی متوسط حیثیت کا شخص بھی شاکی نہیں ہوگا۔ اور مزاحمت بہت خفیف صورت کی ہے۔ چنانچہ ملزم کا اپیل منظور کیا جاکر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۳ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۱۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۴۹ سنہ ۱۹۳۰ء آل لاجرنل

شرح یہ ایک طبعی تقاضا انسانی ہے۔ کہ کسی حملہ یا خوف کی آمد کے وقت قوت محرکہ Stimulus بلا کسی خواہش انسانی کے خود بخود بیرونی اعضاء کو اس حملہ کی روک کیلئے متحرک کرتی ہے۔ اور کسی حملہ اچانک پر وہ شخص اس امر کی تعمیل کرتا ہے۔ جس کی ہدایت طبعت سے ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ قانون نے عامہ کے جسم و مال کو محفوظ رکھنے کے لئے بہ رعایت قیود دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند اُس فعل کو جو باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا جاوے جرم قرار نہیں دیا ہے۔ عام اس سے کہ وہ کسی مجنوں یا خاطر العقل سے وقوع میں آوے جس کے مقابلہ میں نفاذ حق قانونی تا حد روک اس ضرر یا نقصان کے مطلوب ہو۔ استعمال میں لانے کا اختیار قانونی دیا گیا ہے۔

اصول دعا یہ ہے [illegible] تک میں عام لوگوں کی طبیعت کا میلان اپنی امداد خود کرنے یا دوسروں کی امداد دی میں حصہ لینے [illegible] لوگ نقصانات برداشت کر کے پست ہمت و بزدل بنے رہتے تھے۔ اس لئے توسیع اختیارات قانونی حفاظت خود اختیاری کو بڑھانا مصلحت سمجھا گیا۔ تاکہ اُن کی خفیہ ہمت و دلیری کو جگا کر باہوش مستعد کیا جاوے۔ چنانچہ باب ہذا میں تا حد روک کسی ضرر یا نقصان کے عامہ خلائق کو قانونی حقوق عطا کئے گئے ہیں۔ تاکہ تحفظ حقوق عامہ اور اصول وضع قانون مستحکم رہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک تحصیلدار نے اپنا چپراسی بضرورت سرکاری ملازم رکھنے کے لئے ایک کہار کے پاس بھیجا تھا۔ اور کہار ملازمت کے لئے رضامند نہ ہوا۔ اور تکرار ہو گیا۔ اور کہار نے چپراسی پر حملہ کیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ چپراسی خلاف مرضی کہار کو ملازمت کے لئے مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ اور کہار کو حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ کریمنل لاجرنل ۹ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۷ اور دہ جوڈیشل کنسلٹ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۸۸۷۔

(۲) ایک شخص کا ملزم سے بول چال پر تکرار ہوا۔ اور دو شخصوں نے ملزم کو لاٹھی سے مارنا چاہا۔ ملزم بخوف بھاگ گیا۔ ہر دو نے تعاقب کیا۔ ملزم نے جب کوئی موقعہ بچاؤ کا نہ دیکھا تو واپس ہو کر ایک کے سر میں لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مر گیا تھا۔ ملزم سزایاب ہو کر ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل ہو کر بحث کی گئی۔ تو قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے حق حفاظت خود اختیاری استعمال

گولی کے یقیناً پایا جاتا ہے۔ یا سامان حرب کا ایک حصّہ ہے۔ اور ایسی شکل کا رنگ اس شرط قانونی کے معنی سے خارج کیا گیا ہے۔ گو ایسے رنگ سے کارتوس وغیرہ بنسکتا ہو۔ اور اگر کسی دوسرے جرم سے اوپہ اپیلانٹ کا تعلق نہ ہو۔ اس کو جیل سے فوراً خلصی دی جاوے۔ اپیل منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۷ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۹۱۲۔

(۹) ایک مقدمہ میں مستغیث نے بدفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند ملزم جو پورپین برٹش سبجکٹ کا دعوے کرتا تھا استغاثہ کیا۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل سے ملزم کو سزا دی گئی تھی جس کی نگرانی باقاعدہ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر سوال کا رروائی باب ۳۳۵ دفعہ ۵۲۸ الف ضابطہ فوجداری کو نظر انداز کر کے قرار دیا گیا کہ الفاظ مستعملہ اکثر عوام الناس و دہقانی طبقہ کے لوگ عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے بحالات واقعات مقدمہ حسب دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند ملزم استفادہ قانونی کا مستحق ہے جس لئے حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۹۶ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۴۳۰

(۱۰) جب کہ ایسے الفاظ بیہودہ بغیر ارادہ کے کسی شخص کو کہے گئے ہوں۔ وہ اصولاً حسب دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند ازالہ حیثیت عرفی یا بدفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتے ہیں۔ ۱۸ ناگپور لاجرنل صفحہ ۱۷۰

(۱۱) ایک شخص نے بسلسلہ گفتگو دوسرے شخص کے کنبہ کو بدمعاش کہدیا تھا جس پر بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اور اپیل ضابطہ پر ناگپور ناگپور کورٹ سے قرار دیا گیا کہ دوران جھگڑا باہم فریقین ملزم کا مستغیث کے کنبہ کو بدمعاش کہدینا ثابت کیا گیا تھا۔ کہ وہ مستغیث اور اس کا ہر اور سزا یافتہ تھے۔ گو صحیح کہدیتا۔ جرم حیثیت عرفی کے ازالہ کے لئے بچاؤ نہیں ہے۔ تاہم صورت موجودہ زیر دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند داخل ہوتی ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ ۱۷ ناگپور لاجرنل صفحہ ۶۶۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور صفحہ ۱۲۹۔

وہ امر جو حفاظت خود اختیاری میں کیا جائے

دفعہ ۹۶:۔ کوئی امر جرم نہیں ہے۔ جو استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نافذ کرنے میں کیا جائے:۔

جوڈیشل کمشنرز کورٹ - انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۵۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۴۴۸ ۱۲ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۳۷ - ۲ اودھ ویکلی نوٹ ۳۳۲ - ۲۹ اودھ کیسز صفحہ ۹۲ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۴۳ - ۱۱ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۲۶ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۹۰۲ - انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۹۸۰ - ۷ رپورٹ لاجرنل صفحہ ۲۳۴ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۴۶۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور ۲۰۹

(۶) ایک مقدمہ میں ہر دو پارٹی ایک قطعہ اراضی متنازعہ پر قبضہ رکھنے کیلئے موقعہ پر پہنچے اور باہم لڑائی ہوگئی تھی۔ اور بعض ملزمان پر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کا استدلال کیا گیا تھا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب متین موقعہ پر موجود تھا۔ اور لڑائی میں حصہ لے رہا تھا۔ تو اصل جرم مرتکب ہوگا۔ اور ایسی صورت میں پولیس کا فرض ہے۔ کہ ہر دو فریق پر جرم بلوہ قائم کرکے چارج شیٹ جداگانہ مرتب کرے۔ اور عدالت مجوزہ خود واقعات پر حق حفاظت اختیاری کا غور کرکے حکم دے حق حفاظت اختیاری اگر کسی فریق کو حاصل ہوا ہو۔ نظر انداز نہ کرے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۹۸ مدراس - انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۹۵۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۲۷ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۲ لاہور - انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۲۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۱۹۴ - ۷ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۰۴ -

(۷) جب کہ مقدمہ عدالت اپیل میں ہو۔ اور ابتدائی عدالت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری پر عدالت نے غور نہ کیا ہو۔ تو عدالت اپیل میں سوال استحقاق حفاظت خود اختیاری اُٹھایا جاسکتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۹۰۱ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۶۲ - ۳۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۱۸ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۷۰ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۲۸۰ - آل رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۶۰۶ -

(۸) ایک مقدمہ میں جب کہ فریقین کی باہم اپنے اپنے حقوق پر ناراضگی تھی۔ اور ہر دو فریق تیار ہوکر باہم لڑے تھے۔ جن کے مقدمات دائر ہوکر بعد احکامات سزا عدالت ماتحت ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب فریقین تیار ہوکر بحفاظت حقوق خود لڑائی کریں۔ تو وہاں کسی فریق کو استحقاق حفاظت خود اختیاری کا فائدہ نہیں دیا جاویگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ صفحہ ۴۳۳ - انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۳۹۲ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۲۵۲ - انڈین کیسز جلد ۱۲۵ صفحہ ۳۹۵ سنہ ۱۹۳۰ء - انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۲۰ - ۷ رپورٹ ناگپور صفحہ ۲۱۷

کیا ہے۔ اور ملزم نے زیر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری پر عمل کیا ہے اپیل منظور۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۵ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۳۱۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۱۳۔۳۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۱۳۱۔۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۵۸۔

(۳) ایک ڈگریدار دیوی داس دکریا رام ورامجی مل و دیوان چند مدیون ڈگری کے مکان اجرائے ڈگری کا حکم باضابطہ لے کر گئے۔ سمی سندر سنگھ مدیون ڈگری کی مزاحمت پر لڑائی ہو گئی۔ جس میں سندر سنگھ مدیون ڈگری کو ضرر پہنچا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ڈگریداران کو سزائے قید و جرمانہ کیا گیا تھا۔ اپیل پر سشن جج نے شہادات استغاثہ کو ناقابل اعتبار تحریر کر کے حق محافظت خود اختیاری کا سوال اٹھایا تھا۔ چنانچہ پنجاب چیف کورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ سندر سنگھ مدیون ڈگری کے مال کو ڈگریداران فرق کرنے کو تھے۔ جب کہ ملزم نے اُن کو روکا تھا۔ اور ڈگریداران کو لڑائی کی تحریک کی تھی۔ اور ضرر شدید نہیں پہنچا تھا۔ اور ڈگریداران نے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۹۶ تعزیرات ہند ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۵ لاہور ۳۶۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱۸۔۲۰ پنجاب ویکلی رپورٹ کریمنل صفحہ ۱۹۱۸۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۲۸۳۔

(۴) ہر ایک مقدمہ میں ثبوت استحقاق حفاظت خود اختیاری واقعات پر مبنی ہوتا ہے۔ اور جب ملزم نے بسلسلہ بچاؤ حملہ کوئی ایسا فعل کیا ہو۔ جس کا وہ قانوناً مجاز نہ ہو۔ اور اس استحقاق سے بڑھ گیا تھا۔ تاہم بحالات واقعات ملزم کو حکم سزا دیتے وقت عدالت غور کرے۔ کہ ملزم کی نسبت جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر ۷ سال قید سخت کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملزم بجرم دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہے۔ اس لئے ۳ سال قید کم کی جا کر مالقا حکم سزا قائم رکھا گیا اور جرم دفعہ ۳۰۷ تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۱۲ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۴۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۷۶۔۶ لاہور لاجرنل صفحہ ۶۲۵

(۵) جب کہ دو مخالف پارٹی ایک موقعہ پر باہم بمقصد عمل کرنے کے لئے جمع ہو کر لڑیں۔ اور ایک دوسرے کو ضربات پہونچائیں۔ تو حق حفاظت خود اختیاری کا کوئی فریق مستحق نہیں ہے۔ اور ہر دو فریق جرم دفعہ ۳۴۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں گے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۴۲۔ اودھ

استحقاق حفاظت خود اختیاری
جسم و مال

دفعہ ۹۷:۔ اُن قیود کی شرط سے جو دفعہ ۹۹ میں لکھی ہیں ہر ایک شخص کو یہ استحقاق حاصل ہے۔ کہ وہ حفاظت کرے:۔

پہلی:۔ اپنے اور کسی دُوسرے شخص کے جسم کی کسی ایسے جُرم کے دفعیہ میں جو انسان کے جسم پر موثر ہو۔"

دُوسری:۔ اپنے یا کسی اور شخص کے مال کی خواہ منقولہ ہو۔ خواہ غیر منقولہ۔ کسی فعل کے دفعیہ میں جو ایسا جُرم ہے۔ کہ سرقہ باسرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کی تعریف میں داخل ہو۔ یا جو سرقہ یا سرقہ بالجبر یا یا نقصان رسانی یا مُداخلت بیجا مجرمانہ کا اقدام ہو۔

شرح دفعہ ہذا میں مزید وسیع حقوق حفاظت خود اختیاری عطا کئے گئے ہیں۔ کہ جیسا یہ حق اپنے جسم و مال کو جُرم سے محفوظ رکھنے میں استعمال کیا جا سکتا ہے تو ویسے ہی دوسرے شخص کے جسم و مال منقولہ و غیر منقولہ کی حفاظت کے لئے مستعمل ہو سکتا ہے چنانچہ بپا بندی شرائط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند ہر شخص مجاز ہے۔ کہ تا حد اندادِ جُرم اپنے یا کسی دوسرے شخص کے جسم و مال کی حفاظت کے حقوق مذکور عمل میں لاوے۔

اصول یہ ایک طبعی خاصہ انسانی ہے۔ کہ انسان اپنے ہم جنس پر کسی سختی یا نقصان کو دیکھکر گوارا نہیں کر سکتا ہے۔ اور طبعاً معاً اُس کی طبیعت میں ایک ہمدردانہ حرکت ہو کر اُس کی معاونت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور یہ تحریک اُس قانون قدرت کی حکمت کا نتیجہ ہے کہ جس نے اِس لفظ انسان کو اس تحریک سے مشترک بنایا ہے۔ کیونکہ لفظ انسان اُنس اور ین سے مرکب ہے۔ اُنس کے معنی محبت اور ین کے معنی دیکھتا ہوں یعنے دوسروں سے محبت کرنا اسکی اصل میں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کہ کمزور انسان کو طاقتور شخص سے نقصان پہونچتا دیکھکر امداد کرنا

کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۶۱ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنل کیسز صفحہ ۶۶۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء ناگپور صفحہ ۱۴۱ - ۳۱ ناگپور لاجرنل صفحہ ۳۸ - رپورٹ ناگپور ۲۱۷

(۹) سمے بھارت سنگھ نے باقاعدہ ایک اراضی کی عدالت سے برخلاف مُرلی مدعا علیہ ڈگری حاصل دخل نامہ قاعدہ معرفت امین ملازم سرکار حاصل کر کے بستیان راد ناکشن وکچن کو اراضی اجارہ پر دے دی تھی۔ اور اس اراضی میں فصل کاشت کر دی تھی۔ مسمی مُرلی دھر کے سابقہ مزارعہ نے اراضی میں دخل کر کے فصل کاٹنے سے راد ناکشن وکچن کو روکا جس پر باہم لڑائی ہو گئی۔ اور راد ناکشن وکچن نے استغاثہ کر دیا اور دوسرے ہی طرف سے مسمی جام راد وکشن وکچن استغاثہ ہو گیا جس کو عدالت نے خارج کر دیا۔ ورملزم کو بدفعہ ۳۲۳ و ۳۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی جو سشن کورٹ سے سزا قائم رہنے پر ہائیکورٹ حیدرآباد دیس اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو بدفعہ ۹۶ تعزیرات ہند۔ استحقاق حفاظت خود اختیاری نہ تھا۔ اپیل منظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۵۲ سنہ ۱۹۳۵ء (آ) حیدرآباد

(۱۰) ایک مقدمہ میں مہلوک نے اپنی زوجہ کو امور خانہ داری میں ناراض ہو کر مارا تھا۔ ملزمان کی زوجہ مہلوک کے رشتہ میں چچی تھی۔ اس ناراضگی سے ملزمان نے بحالت نشہ شراب اپنی چچی کے شوہر مذکور کو مضروب کیا جس صدمات سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ ملزمان کو عدالت سشن بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے پھانسی کے لئے حکم دیکر بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ رنگون میں کیفیات پیش کر دئے۔ اور ملزم نے اپیل خلاف حکم عدالت سشن پیش کیا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ جھگڑا باہم ملزمان ہلاکت سے پہلے ختم ہو چکا تھا۔ و مہلوک کا اپنی زوجہ کو مارنا ایک معمولی واقعہ ہے جو باعث سخت غصہ نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں ہے۔ کہ ملزمان نے چچی کو مہلوک سے مارتے ہوئے بحالت نشہ سخت اب دیکھا ہے۔ اور ملزمان کے جذبات اس سے بحالت نشہ شراب بھڑک اٹھے ہیں۔ جو بحالت عدم شراب اتنے مشتعل نہ ہوتے۔ اور یہ اشتعال طبع اس نہیں ہے کہ جرم قتل عمد کو قتل الزن مستلزم قرار دیا جاوے۔ لیکن تاہم ملزمان کی حالت نشہ شراب میں اتنی تھی کہ جو بحالت عدم نوشی شراب نہ ہوتی۔ اس لئے حکم سزائے قصاص کے بجائے حکم حبس دوام بعبور دریائے شور دیا جاتا ہے۔ اور اپیل ملزم منظور کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۰۰ - سنہ ۱۹۳۶ء رنگون ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۶

صفحہ ۴۶ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۱۹۲۔

(۳) مستغیث کے مویشی ملزمان کے کھیت میں چر کر باہر نکل آئے۔ جب کہ چند اشخاص متعلقہ کھیت والوں نے مویشی کو پکڑنا چاہا۔ جس پر مالک مویشی نے اپنے مویشی کو پکڑنے سے روکا تھا۔ جس پر ملزمان میں سے ایک شخص کے ہاتھ سے مالک مویشی کو ضرر شدید پہونچ گیا تھا جس پر جملہ ملزمان کو بلوہ میں سزا دی گئی تھی، لاہور ہائیکورٹ سے بجز اس شخص کے جس کے ہاتھ سے ضرر شدید مستغیث کو پہونچی تھی یہ باقی ملزمان کو بری کر دیا اور قرار دیا گیا کہ ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ لیکن اس کے استعمال میں انہوں نے تجاوز کیا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۹۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۱۸۵۔ لاہور لا جرنل صفحہ ۲۴۵۔ ۲۶ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء صفحہ ۹۷۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱۹۔

(۴) جب ہر دو پارٹی بالارادہ باہم لڑائی کریں، تو استحقاق و حفاظت خود اختیاری کسی فریق کو حاصل نہیں ہوگا اور ہر ایک فریق کے مقابل باہم فریقین کی شہادت ایک دوسرے کے خلاف قلمبند کر کے زیر دفعات ۱۴۸۔ ۳۲۶۔ ۳۲۴ تعزیرات ہند ملزمان کو سپرد دشش کیا گیا تھا۔ اور بعض گواہان نے عدالت دشش میں شہادت قلمبند شدہ مجسٹریٹ سے انکار کر کے انحراف کیا تھا، عدالت دشش نے حسب دفعہ ۲۸۸ ضابطہ شہادت مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو قلمبند ہوئی تھی۔ اس کو صحیح تصور کر کے فریقین مقدمہ کو حکم سزا دیا گیا تھا۔ اور مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دشش جج نے صحیح طور پر مطابق دفعہ ۲۸۸ ضابطہ فوجداری عمل کیا ہے، اپیل ملزمان نامنظور کے گئے۔ اور حکم سزا مجوزہ دشش جج قائم رکھا، کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۱۵ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۲۰۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۳۷۹، ۳۷ مدراس صفحہ ۲۳۲۔ ۴۵ مدراس لا جرنل صفحہ ۶۰۲۔ ۱۹ مدراس لا ویکلی صفحہ ۷۰۵۔ ۳۳ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۱۵۹۔

(۵) ایک شخص نے ملزم و اس کے بھائی کو گالیاں دی تھیں۔ جنکی وجہ سے امام الدین مستغیث مشتعل ہو گیا۔ اور اس کے سر میں لاٹھی ماری جس سے مضروب مر گیا تھا، مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم کو سپرد دشش کر دیا۔ عدالت دشش سے زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند حق حفاظت ملزم کو حاصل ہونا لکھ کر برات کیلئے ہائیکورٹ لاہور میں سفارش کی جسپر قرار دیا گیا کہ ملزم کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا جس سے اس نے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اسلئے سپرد گی مجسٹریٹ منسوخ کی جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰ لاہور۔

انسان کا فرض تصور کیا گیا ہے، اور یہی وجہ ہے۔ کہ واضعان قانون نے بھی ہمچو نقسیم اختیارات کے نفاذ کیلئے ہر انسان کو قانونی اختیار سے آزادی عطا کی ہے۔ کہ وہ دوسرے انسان کے جسم و مال کی حفاظت کیلئے اسی طاقت و اختیار کا استعمال کرے۔ کہ جس قوت و اختیار کو اپنے ذاتی نقصان کے بچاؤ کے لئے استعمال کر سکتا ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسمی کولی نے جولاہا فیکٹری کا کھیت جس میں پانی کھڑا تھا، مچھلیوں کے پکڑنے کا سال بھر کیلئے ٹھیکہ پر لیا تھا، جس کے ملحق ملزم کا کھیت تھا، اس میں بھی مچھلیں اور پانی تھا، ملزم مع چند ہمراہیان کے اپنے کھیت پر جس کا پانی فیکٹری کے کھیت سے ملا ہوا تھا، شکار کیلئے جال ڈالتا ہے، اس پر مسمی کولی مزاحم ہوا جس پر لڑائی ہوگئی، اور بلوہ میں ملزم و معاونین کو سزا ہوئی تھی، اور عدالت ہائیکورٹ سے ملزمان کا حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کہ ایک یوم پہلے مستغیث مقدمہ نے خود ملزم کے حصہ ملحقہ کھیت سے مچھلیاں پکڑیں تھیں، اور کوئی تکلیف کسی قسم کی مستغیث مقدمہ کو نہیں پہونچائی تھی، چنانچہ زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری کا فائدہ دیا گیا، کہ اس کو قبضہ بحال رکھنے کا اختیار تھا، کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۷ سنہ ۱۹۱۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۴۱۳۔

(۱) ایک سرکاری ملازم نے ایک کہار کو بأجرت کسی کار سرکار کے لئے کام کرنے کو کہا۔ اس نے انکار کر دیا تھا، جس پر ملازم سرکاری نے اس کے جوتے مارے۔ اس پر ملزم نے سرکاری ملازم کو ضرر پہونچایا تھا، سرکاری ملازم کے استغاثہ پر وہ شخص عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا اور حسب ضابطہ اپیل ملزم اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ سرکاری ملازم مجاز نہ تھا، کہ ملزم کو بطور ملازمت یا اجیر رکھنے کے لئے مجبور کرتا۔ ملزم کو بحالات واقعا بدفعہ ۹۷ حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۷۲۷ انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۸۸۷۔۶ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۲۷۔

(۲) استحقاق حفاظت خود اختیاری کا بار ثبوت ملزم پر ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ملزم اس ارتکاب سے انکار کرکے اور پھر حق و حفاظت خود اختیاری پر استدلال کرے۔ حکم ششم جج منسوخ کیا جاکر مکرر سماعت مقدمہ کے لئے حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۹۹۷ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۵۲۷۔ اٹینہ لا ٹائم صفحہ ۷۹۔۵ پٹنہ لاجرنل

(۸) ایک قصبہ اراضی پر ایک شخص نے ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ دوسرے فریق نے اس اراضی میں آکر کاشت شروع کر دی۔ جس پر تنازع ہو گیا۔ اور ایک شخص مر گیا جس کے خلاف بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت سے مقدمہ سپرد عدالت سشن ہوا۔ عدالت سشن سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم دیا جا کر حسب دفعہ ۳۴۷ ضابطہ فوجداری سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں بحالی حکم سزا پھانسی کے لئے لکھا گیا۔ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری کی بحث اپیل ملزم ہو کی گئی تھی۔ قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ فی الحقیقت قطعہ اراضی اس کی اپنی ملکیت تھا۔ اور باعث واجب اس پر قابض تھا۔ اور محض یہ امر کہ اسکو حق پہونچتا تھا۔ یہ صورت چارہ کار دیوانی ہے محض استحقاق اراضی حاصل ہونے سے یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ وہ شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر عمل کرے۔ اس لئے بحالات واقعات مقدمہ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجائے پھانسی کا حکم صادر کرنے کے حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا دیا گیا۔ اور زیر دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کا حکم سزا دیا گیا۔ اور قید ساتھ ساتھ [redacted] بھگتانے کا حکم دیا تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۴۷ سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۴۶۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء سندھ صفحہ ۹۲ - ۱۷ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۴۱ معہ ذا پٹنہ ہائیکورٹ (۹) میں بھی قرار دیا گیا تھا۔ کہ جب فریقین کسی استحقاق کے خلاف پر تیار ہو کر قبضہ اراضی کے سلسلہ میں لڑیں تو کسی فریق کو استحقاق حفاظت اختیاری حاصل نہ ہوگا۔ اور استحقاق ملکیت واحد کا ثابت کرنا اس فریق پر ہے۔ جو حق ملکیت کے لحاظ سے حقیقی قابض قانونی ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۲۲ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۳۹۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۳۴۳ - ۵ پٹنہ صفحہ ۵۲۰

(۱۰) ایک مقدمہ میں فریقین کی باہم عداوت تھی۔ ایک فریق کے آدمی اتفاق سے دوسرے فریق کے آدمیوں کو ایک گلی سیالکوٹ میں مل گئے۔ جہاں ایک فریق نے نزاع لفظی پر دو لاٹھیں سلطان واحد دین کے سر پر ماریں۔ جس پر اس فریق نے حملہ آور فریق کے تیز آلہ سے زخم لگایا۔ جو باعث ضرر شدید ہوا اور سجدہ پر زخم سخت آیا تھا۔ جس پر عدالت سے بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند ملزم کو باختیارات دفعہ ۳۰ ضابطہ حکم دیا گیا تھا۔ اور شہادت یہ تھی۔ کہ احمد کو بدھو نے پہلے گرایا ہوا تھا۔ اور بدھو اس کی چھاتی پر بیٹھا مارتا تھا۔ ملزم کی جانب سے ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب استغاثہ نے ملزم کے سر پر لاٹھیں ماری تھیں۔ تو اس وقت شہری تردد سے وہ کیا اندازہ کر سکتا تھا۔ کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے کیا صورت اختیار کرے۔ مجسٹریٹ کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ سنگین صورت جرم کو دیکھکر سوال قانونی استحقاق حفاظت خود اختیاری کو نظر انداز کر دے۔ اس لئے ملزم نے باستحقاق

انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۲۱۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۱۴ - ۲۶ لاہور لا رپورٹ صفحہ ۴۴

(۶) چند مویشیان کمیت میں نقصان رسانی کر رہے تھے۔ مالکان کمیت نے مویشیوں کو پکڑ کر پھاٹک میں لے چلے۔ اور راستہ میں دوسری پارٹی مالکان مویشیان نے مویشیوں کو جبراً چھوڑانے کے لئے پیش قدمی کی تھی۔ جس پر تنازعہ ہو کر ملزمان کو ضرر شدید پہونچ گیا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان قانوناً حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لانے کے مستحق تھے۔ اور ان کا مویشیوں کو پھاٹک میں لے جانا قانوناً جائز تھا اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۲۴۔ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۸۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۷۶۲ - ۶ پنجاب لا ٹائم صفحہ ۸۳۸

(۷) مسمی بال گوبند نے مسمی مہادیو کی نسبت تھانہ متعلقہ میں اطلاع دی۔ کہ ملزم نے ۳ زیور اس کے پسر کے اُتار لئے ہیں جن زیورات کی بابت یہ امر ظاہر ہو گیا تھا۔ کہ رپورٹ پولیس میں کرنے کے بعد بال گوبند کے پسر دو زیورات پہنے ہوئے دیکھے گئے تھے۔ دوسرے روز مسمی جیمن سنگھ سب انسپکٹر معہ دو کنسٹبلان پولیس کے مکان ملزم پر پہونچا۔ اور اس کی غیبت میں اس کی لڑکی کی تلاشی کی جس کے اثنائے میں ملزم بھی لایا گیا تھا۔ جس کے دو بید سب انسپکٹر کے حکم سے کنسٹبل نے مارے۔ اور سب انسپکٹر نے اس کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ ملزم نے کنسٹبل پولیس کے ہاتھ سے لکڑی کھوس کر سب انسپکٹر پولیس کے دو ضربات سر پہ ماریں۔ جن ضربات سے سب انسپکٹر مر گیا۔ اور ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند پیش کیا گیا مجسٹریٹ درجہ اول نے مقدمہ سپرد سشن کر دیا۔ اور سشن جج نے ملزم کو زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند بری کر دیا اور لکھا۔ کہ سب انسپکٹر خلاف قانون عمل کر رہا تھا۔ اور تلاشی بھی ناجائز تھی۔ اس لئے ملزم کا حق حفاظت خود اختیاری ساقط نہیں ہوا تھا۔ اس مقدمہ کا گورنمنٹ کی طرف سے باضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا اور بوجہ سماعت عذرات فریقین ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ سب انسپکٹر پولیس نے اپنے اختیارات سے بڑھ کر تجاوز کر کے لڑکی ملزم پر حملہ کیا ہے۔ اور نیک نیتی سے فرض منصبی کو انجام نہیں دیا ہے۔ اس لئے شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اور ملزم کو حق تھا کہ عورت کے بچاؤ کے لئے اور اپنے بچاؤ کے لئے جب کہ کنسٹبل پولیس اور سب انسپکٹر اس پر حملہ کر رہے تھے۔ حسب دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا تھا۔ اس لئے حکم برأت عدالت ماتحت صحیح ہے اور اپیل نامنظور کیا گیا۔ اور دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری یہ اختیار نہیں دیتی ہے۔ کہ بغیر ضرورت تلاشی لی جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۴۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۱۴۷ ۲۳ آل لا جرنل صفحہ ۱۰۳۷ - ۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۷۳۔

شخص کے مال کے بچاؤ کے لئے حاصل ہوتا ہے۔ اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۸۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۹۶۔ ۲۲ آل لاجرنل صفحہ ۸۱۔ ۵ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۶۱۔

(۱۴) دو مویشی ماہ جون میں مستغیثان سرقہ ہو گئے تھے۔ ماہ اگست میں مستغیثان نے مویشیوں کو ملزمان کے کھیت میں چرتے دیکھا، مستغیثان نے ان کو پکڑنا چاہا۔ ملزمان نے روک کی تھی اور مستغیثان نے ملزمان کو مارا، اور مویشی چھڑا لئے۔ مقدمہ قائم ہو کر مستغیثان کو سزا ہوئی۔ کہ پولیس کی امداد لینی چاہئے تھی، سشن جج کے حکم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مستغیثان کو حق حفاظت خود اختیاری مال تھا۔ اس لئے زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند جرم نہیں کیا۔ اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۵۰ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۷۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۳۵۵۔ ۹ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۶۰۔ ۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۹۔ ۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۲۔

(۱۵) جب کہ فریقین میں باہم بمحاصمت سابقہ طرفین سے لڑائی ہو کر جرائم دفعات ۱۴۷، ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوئے۔ تو ایک دوسرا فریق حق حفاظت خود اختیاری کا دعوے نہیں کر سکتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱۶ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۳۷۔

(۱۶) ایک چپراسی میونسپلٹی سے بغرض وصولی محصول سڑک مامور کیا گیا تھا لیکن غلطی سے چپراسی ملزم کا اطمینان نہ کر سکا جس پر محصول ادا نہ کرنے پر تکرار ہوا۔ اور چپراسی کو لکڑی سے مارا تھا جس کا استغاثہ ہو کر ملزم کو ساٹھ روپے جرمانہ کی سزا عدالت سے ہوئی تھی جس کی درخواست منجانب ملزم ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بشرائط قیود دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم و مال ہر شخص کو بدفعہ ۹۷ تعزیرات ہند حاصل ہے۔ اور اگرچہ میونسپلٹی کو محصول جمع کرنے کا اس طریق سے اختیار بحدود میونسپلٹی نہ تھا تاہم اس چپراسی کو مضروب کرنے کا ملزم کو حق نہ تھا۔ درخواست ملزم ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۲۶ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۷۸

استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل کیا ہے۔ اس لئے حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا جاتا ہے اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۲ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۲۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۱۹۴۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۰۴۔"

(۱۱) ایک اراضی ایک زمیندار نے دوسرے شخص مالک سے بطور ٹھیکہ یعنی اجارہ پر لی ہوئی تھی۔ جس میں اُس نے دھان کاشت کئے تھے۔ جن دھانوں کو ملزمان آکر لیگئے تھے۔ جس کو بجرم دفعہ ۴۰۷ و ۳۷۹ تعزیرات عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ باستعمال حق حفاظت خود اختیاری کے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ ملزم مستقل قبضہ حقیقی ثابت کرے۔ بلکہ قبضہ ہمیشہ حالات مقدمہ سے اخذ کیا جاویگا۔ اسلئے منظوری اپیل حکم منسوخ کیا جاکر ملزم بری کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۳۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۳۸۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۱۸۱۔

(۱۲) ایک شخص کے دو بیل سرقہ ہوگئے۔ یہ سلسلہ تلاش ایک ریوڑ مویشیان میں معلوم ہوتے تھے انہوں نے بجائے اپنے ہر دو مویشیان کے تمام ریوڑ ہانک لیا تھا جس پر مالک ریوڑ آگئے، اور انہوں نے اعتراض کیا، کہ اُن کے ریوڑ کو نہ لے جاویں جس پر باہم لڑائی ہوگئی۔ اور مسروقہ بیل والوں کو ضرر پہنچا تھا جس پر ریوڑ والوں کو مجسٹریٹ نے سزا دی اور عدالت سشن سے حکم قائم رہا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ مضروب مستغیثان کو چاہیے تھا۔ کہ پولیس کی امداد حاصل کرتے جو الیٰ نہیں گیا ہے اور ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اس لئے بمنسوخی حکم سزا ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۵۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۷۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۲۵۵-۹ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۶۰-۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۹-۸۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۲۴۔

(۱۳) ایک مقدمہ میں ایک باغ کے میووں کے ٹھیکہ کی درخواست مسمی رامیشر نے راجا کے پیش کی۔ ابھی درخواست منظور نہ ہوئی تھی۔ کہ باغ مسمی ٹھاکر دین کے نام منظور ہوگیا۔ جس سے رامیشر ناعلم رہا۔ رامیشر نے باغ سے پھل بہ ہمراہی دیگر توڑ ڈالے۔ دوسرے روز اوجاگر ایک شخص نے رامیشر کو میوے توڑنے سے روکا جس پر لڑائی ہوگئی۔ اور ہر دو کو ضرر پہنچا۔ مقدمات دائر ہوگئے۔ ملزمان کو موا دجاگر سزا ہوئی سشن جج کے حکم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوا۔ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ اصل منظوری ٹھاکر دین کے نام میووں باغ کی ہے۔ اوجاگر کو زیر دفعہ ۹۷ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال ایسا ہی حاصل تھا۔ جیسا کہ اپنے مال کے حفاظت کا حق تھا۔ اور یہ حق اقدام سرقہ میں بھی دوسرے

روشن کر کے دیکھا کہ ایک کونہ میں ملزم سر ایک چھرا کے اپنے ہاتھ میں لے چھپا بیٹھا ہے مذروداد نے لاٹھی مار کر گرفتار کرنا چاہا۔ ملزم بھاگا۔ شمس الحق نے گرفتار کرنا چاہا۔ ملزم نے چھرا مارا۔ اور بھاگ گیا چوکیدار اور شمس الحق نے تعاقب کیا۔ اور لاٹھی چلائی۔ مگر ملزم بھاگ گیا۔ سب انسپکٹر پولیس نے موقعہ پر جا کر شمس الحق کا بیان تحریر کیا۔ اور شفاخانہ بھیجدیا۔ اور ملزم کو گرفتار کر کے اس کا بیان بھی تحریر کر لیا تھا۔ اور ملزم کو عدالت سے بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۵۰۸ تعزیرات ہند عدالت ششن سے حبس دوام بعبور دریائے شور و بجرم دفعہ ۵۰۸ تعزیرات ہند علیحدہ سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل اور مثل پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب تو ہین بار بیچ نتیجہ بعید مداخلت بیجا ہو۔ اور ملزم نے ہر ایک امر فوائے عقلیہ سے اپنی حاضری کو بچاتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ وہ جائیداد دوسرے کے قبضہ میں ہے۔ تامل کرے۔ تو اس کی نیت قیاس مذکور نہ کیا جاویگا۔ اور جب وہ ملزم ایسے مکان میں جس میں عورت ہو زنا بالجبر یا سرقہ یا کسی اور جرم کے ارتکاب کے لئے چھرا لے کر داخل ہو۔ تو وہ اہل مکان یا دیگر شخص اگر ضرورت ہو۔ اسکو ہلاک کر سکتے ہیں۔ وہ حسب دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند مستفید ہوں گے۔ اور کسی جرم کے مرتکب نہ کہلائینگے اور ملزم کو کوئی حق قانونی حفاظت خود اختیاری کا نہ ہوگا۔ اور جرم دفعہ ۵۰۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور قائم و بحال رکھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۳۵ سنہ ۱۹۳۸ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۶۴۳۔

ماتر العقل وغیرہ کے دفعہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری

دفعہ ۹۸:۔ جب کہ کوئی فعل مرتکب کی کم عمری یا سمجھ پختہ نہ ہونے یا فتور عقل یا نشہ میں ہونیکے سبب سے یا اس کی غلط فہمی کی جہت سے جرم نہ ہو۔ ورنہ اور حالت میں جرم ہوتا۔ تو ہر شخص کو اس فعل کے دفعہ میں وہی استحقاق خود اختیاری حاصل ہے۔ جو اس حال میں ہوتا۔ جبکہ وہ فعل جرم ہوتا۔

(۱۷) حسب منشائے دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند ہر ایک شخص کو اپنے اور دوسرے شخص کے جسم کو جرم سے بچانے کے لئے استحقاق حفاظت خود اختیاری دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۰۲ تعزیرات ہند یہ استحقاق اس وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ جب کہ ارتکاب مجرمہ کے اقدام یا دھمکی سے جسم کے لئے خطرہ کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔ اور اس وقت تک قائم رہتا ہے۔ جب تک کہ جسم کے لئے خطرہ کا اندیشہ قائم رہے۔ اور جن جرائم کا مذکورہ بدفعہ ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۳ تعزیرات ہند میں کیا گیا ہے۔ اور اس قانون کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ جب ہلاکت یا ضرر شدید کا اندیشہ ہو۔ اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ بلکہ تا حد رک اس فعل کے ہر حالت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری اپنے اور دوسرے شخص کے بچاؤ کے لئے مستعمل ہو سکتا ہے۔ حکم سزا مقدمہ ہذا منسوخ کیا گیا۔ اور باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری اپیلانٹ بری کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ اپیلانٹ نے استحقاق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ کوئین لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۴۸ ۱۹۳۲ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۱۲۔

(۱۸) ایک مقدمہ میں بچوں کی لڑائی پر مسمیان شاہ محمد و عطا محمد برادران حنیفی کی لڑائی ہو گئی تھی۔ اور شاہ محمد نے اپنے بھائی عطا محمد کو دھمکی دی۔ کہ بچوں کی لڑائی میں کیوں لڑائی پر آمادہ ہوتا ہے۔ اس پر عطا محمد نے شاہ محمد کے سر پر لاٹھی ماری جس سے شاہ محمد ضرب لاٹھی سے مر گیا۔ اور عدالت سشن سے مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۳۴ ضابطہ فوجداری کا عذاب ہائیکورٹ لاہور میں پیش کئے گئے۔ اور ملزم کا اپیل پیش ہوا۔ جس پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اور ملزم کو درانتی مہلوک سے حملہ کا اندیشہ تھا اور بمنظوری اپیل ملزم حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کوئین لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۶۲۶۔

(۱۹) رجکیہ ملزم زرشی بیوہ دختر زرداد جو اپنے مکان میں سو رہی تھی۔ اور زرداد بیٹک مکان میں سو رہا تھا۔ ملزم بوقت نصف شب داخل ہو گیا۔ اور چوکیدار حلقہ نے بسلسلہ گشت ملزم کو مکان میں داخل ہوتا دیکھکر مسمی زرداد والا سمات زرشی کو اطلاع کر دی تھی۔ جس پر زرداد شمس الحق۔ چوکیدار حبیب الحق شہزادہ، فضل میر مکان پر گئے۔ اور کنڈہ زرشی سے کھلوا کر اندر گئے۔ اور دیا سلائی

بیجا الوس یا مجاز یا غیر مجاز ہونا یا کسی غلطی سے عمل کرتا ہو،

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں نانو کی دوکان میں دو شرابی داخل ہو گئے تھے جن کو اس نے باہر نکال دیا، باہر آکر دو کاندار کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور اس کے مزاحم ہوئے اور وہاں رام لال کے ہٹانے پر شرابیوں کی لڑائی ہو گئی۔ پولیس افسر نے ان کو گرفتار کرنا چاہا، انہوں نے مزاحمت کی تھی۔ مجسٹریٹ نے رام لال وغیرہ کو سزا دیدی جنہوں نے شرابیوں سے لڑائی کی تھی اور نیکا سین شرابی کے لب پر ضرب ماری تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ رام لال وغیرہ کو قانوناً حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ شرابی گو قانوناً خاص صورت میں مستثنےٰ ہیں، لیکن ان کے مقابلے میں جب کہ ان سے جسم و مال کو نقصان کا خطرہ ہو تو ہر ایک شخص کو تا حد روک اس حملہ کے استحقاق قانون حفاظت مال و جسم کا حاصل ہے۔ رام لال کا اپیل منظور کر کے بری کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۴ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۷۷۰ ت

افعال جن کے دفعیہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہے،

دفعہ ۹۹: جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید پہونچنے کا اندیشہ معقول وجہ سے نہ ہو اس فعل کے دفعیہ میں کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے، اس حالت میں کہ اس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی جانب سے نیک نیتی سے باعتبار اس کے عہدے کے ظہور میں آئے، گو وہ فعل قانون کی رو سے دراصل جائز نہ ہو۔

شرح

دفعہ ہذا میں بلحاظ مراعات خدمات سرکاری ہر ایسے شخص کے مقابلہ میں جو باعتبار عہدہ ملازمت سرکاری یا بہ حیثیت سرکاری ملازم نیک نیتی سے عمل کرتا ہو استحقاق حفاظت خود اختیاری اسکے مقابلے میں عطا نہیں کیا گیا ہے۔ عام اس سے کہ وہ فعل سرکاری ملازم نے ہدایت قانونی کے مغائر کیا ہو، لیکن جبکہ ضرر شدید یا ہلاکت کا اندیشہ معقول وجوہ سے بعمل سرکاری ظاہر ہو تو یہ حق حفاظت سرکاری ملازم برقرار نہیں رکھا گیا ہے۔ لیکن اس فقرہ قانونی مابعد میں یہ شرط مقدم ہے

تمثیلات

(الف) اگر زید جنوں کے غلبے میں بکر کی ہلاکت کا اقدام کرے۔ تو زید گو زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ لیکن تاہم بکر کو وہی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ جو اُس حالت میں ہونا جب کہ زید صحیح العقل ہوتا۔

(ب) اگر زید رات کیوقت کسی ایسے گھر میں جائے جس میں جانے کا وہ قانوناً مجاز ہے، اور بکر گھر والا نیک نیتی سے زید کو نقب زن جان کر زید پر حملہ کرے تو بکر اس غلط تفہیم سے گو کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ مگر زید کو بکر کے حملہ کے دفعیہ میں وہی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے، جو اُس حالت میں ہوتا جب کہ بکر ایسی غلط فہمی سے عمل نہ کرتا۔"

شرح بدفعہ ہذا جبکہ کسی شخص کا فعل زیر دفعہ ۸۲ و ۸۳، ۸۴ بوجہ کم عمری یا فتور عقل یا کسی غلط فہمی سے جیسا کہ تحت دفعہ ہذا تمثیلات میں تصریح کی گئی ہے۔ جرم نہ ہو۔ تو اُس شخص کو اُس فعل کے دفعیہ میں وہی استحقاق عطا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اُس حال میں استحقاق حفاظت خود اختیاری ہوتا ہے جبکہ وہ فعل جرم ہوتا ہے۔ مثلاً اگر مجنوں یا کوئی مسلوب الحواس یا پاگل کسی شخص پر حملہ کرے۔ تو اُسکے مقابلہ میں اس شخص کو اور نیز دوسرے شخص کو بمنشائے دفعہ ۹۱ تعزیرات ہند، اُس کی روک کیلئے اس قدر جبر عمل میں لاوے۔ کہ جس سے اس کا انسداد ہو سکتا ہو اور اگر بلا ضرر شدید یا ہلاکت اور طور سے بچاؤ نہ ہو سکتا ہو۔ تو بالضمام دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند ضرر شدید یا ہلاکت تک عمل میں لا سکتا ہے۔

اصول بدفعہ ہذا حفاظت جسمانی و آسایش عامہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاصہ طبیعت انسانی کا ہر حالت میں لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور باصول قانون تقدمت جب ظاہری زیردستی کسی شخص پر وقوع میں آوے، تو اُسکو جائز ہے۔ کہ وہ اُس انصاف کی تعمیل کرے جس کی ہدایت اُس کو طبیعت سے ہوتی ہو، کیونکہ فطرت انسانی کا اقتضائے یہی ہے۔ کہ ہر ایک قسم کے حملہ کیوقت حفاظت جان و مال خود کرے۔ بلالحاظ اسکے کہ حملہ آور مجنوں یا مخبوط الحواس یا صحیح یا غیر

شش کے بعد اپیل ملزمان کی جانب سے پٹنہ ہائیکورٹ میں کیا گیا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ مستغیث قبضہ اراضی متنازعہ پر ملزمان تسلیم کرتا ہے۔ اور ملزمان حق حفاظت خود اختیاری کے استعمال میں لانے پر استدلال کرتے ہیں۔ اور تھانہ میں اطلاع کا دینا منجانب ملزمان ظاہر ہے۔ اس لئے ملزمان کو حق تھا کہ لوگوں کو جمع کرتے۔ اور مسلح کر کے تخود کاشتے سے اُن کو روکتے۔ بحالات واقعات مقدمہ ملزمان کو بدفعہ تعزیرات ہند حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اور حکم عدالت ماتحت قابل تنسیخ ہے۔ اسلئے حکم منسوخ کیا جاکر ملزمان بری کئے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۸۳ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۱۶۳ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ صفحہ ۳۵۹۔ ۳۰ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۶۵۳۔

(۳) یہ امر ضروری ہے۔ کہ حملہ آور سرکاری ملازم ہونا جانتا ہو۔ اور بصورت لاعلمی اگر سرکاری ملازم کے مقابلہ میں مزاحمت ہو جاوے۔ تو ذمہ واری دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی اور جب سرکاری ملازم نیک نیتی سے اپنے فرائض منصبی کی ادائگی میں کوئی امر خلاف ضابطہ ناجائز اختیار کرے۔ تو اس شخص کو جس کے مقابلہ میں وہ نفاذ اختیارات حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لاتا ہو۔ تو وہ کسی جرم کا مجرم نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۶، صفحہ ۵۰۱ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۲۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۴۵۔ ۲۲ آل لاجرنل صفحہ ۵۰۱۔ ۵ لاہور آل کرمینل صفحہ ۷۷۔

(۴) سردار گوبخش سنگھ انکم ٹیکس افسر روئی کے کارخانہ مسمیان رگھی رام وکندن لعل کے مقام کیتھلی گیا اور حساب دیکھنے کی خواہش کی۔ فرم والوں نے دفتر خود سے کتب حساب لاکر کہا۔ کہ آج ہمارا افسر آجائیگا۔ اُس وقت تم آپ کو سمجھا دینگا۔ اس پر تکرار ہو گیا۔ ملزمان کے خلاف بدفعہ ۳۵۳ و ۱۴۷ تعزیرات ہند کا استغاثہ کردیا۔ اور ملزمان کو مجسٹریٹ نے سزا دیدی تھی جس کی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر دار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۲۲ انکم ٹیکس ایکٹ فرم کا حساب معاینہ کرنے کے لئے بذریعہ نوٹس ضابطہ اطلاع دیگا لیکن اُس کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ کارخانہ میں داخل ہو کر اُن کو حساب معائنہ کرانے کے لئے مجبور کرے۔ اُس کا ایسا کرنا مداخلت بیجا ہوگا۔ اور ذمہ واری دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کارخانہ والوں پر عائد نہ ہوگی۔ افسر انکم ٹیکس کا فعل نیک نیتی پر مبنی ہوتا نہ کیا جائیگا۔ اور خلاف قانون دیر خلاف حیثیت منصبی عمل ہوگا۔ نگرانی منظور کی جاکر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۷۲ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۳۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۳۲۶۔ ۷ لاہور صفحہ ۱۰۴۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۸۔

(۵) جب سرکاری ملازم بحیثیت منصبی عمل کرتا ہو۔ گو وہ عمل کسی قدر ناجائز ہو۔ لیکن نیک نیتی سے

کہ پابندی دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند نہایت احتیاط و ہوشیاری سے اس اختیار عہدہ کا نفاذ بحدود علاقہ خود استعمال کیا جانا چاہیئے۔ ورنہ اہ حیثیت منصبی جس کے لحاظ سے جو رعایت باعزاز ملازمت دی گئی ہے حاصل نہ رہے گی

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں مستغیث معہ ہمراہیان فصل کاٹ رہا تھا۔ کہ سمعی خوجدار رائے گھوڑے پر سوار ہو کر معہ ہمراہیان کھیت میں گیا۔ وہاں جا کر حملہ کر دیا جس سے ایک آدمی مستغیثان ہلاک ہو گیا۔ اور ایک آدمی مضروب ہوا۔ مستغیثان کے استغاثہ پر مجسٹریٹ نے مقدمہ بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۷ تعزیرات ہند سپرد سشن کر دیا تھا۔ اور عدالت سشن میں یہ امر ثابت ہوا۔ کہ دراصل وہ مستغیثان نے کاشت نہ کیا تھا۔ بلکہ ملزمان نے اسکو کاشت کیا تھا۔ اور لکھا۔ کہ چونکہ فریقین میں لڑائی ہوئی ہے۔ اس لئے کسی فریق کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے اگر کسی فریق کو حفاظت خود اختیاری سمجھا جاوے۔ تاہم اس کے استعمال سے تجاوز کیا گیا ہے۔ اسلئے ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ تعزیرات ہند کے ہر ایک جرم میں تا حد انسداد اس جرم کے حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہوتا ہے۔ اور جب فریق قابض ملکیت مال خود میں کسی دوسرے شخص کی مداخلت دیکھے۔ اور وہ مداخلت جرم تعزیرات ہند کی حد تک پہونچتی ہو۔ تو اس کو استحقاق ہے۔ کہ بزور اس کا انسداد کرے۔ اور اسکی روک کے لئے امداد یا بھتیار مناسب پہونچاوے بشرطیکہ اس وقت اس کو پولیس سے امداد حاصل کرنے کا موقعہ نہ ہو۔ بمنظوری اپیل ملزمان حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۱ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۱۹۴ - ۴ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۱۱۱۔

(۲) سمیان بیرن سنگھ و گھنشام سنگھ اپنے کھیت میں بوقت صبح تخود کاٹ رہے تھے سمیاں سندر بخش معہ دیگر ہمراہیان ۱۶۔ مسلح تلواروں، لاٹھیوں و گنڈاسوں کے کھیت مذکور میں آئے۔ اور دروئیدگی تخود سے ان کو منع کیا تھا۔ انہوں نے انکار کر دیا جس پر گھنشام بھاگ گیا۔ اور بیرن کے تلوار لگی جس سے وہ گر گیا تھا۔ ڈاکٹری شہادت سے سر کی ضرب شدید تھی باقی ضربات خفیف تھیں۔ چنانچہ عدالت سے پانچ ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۷ و ۳۲۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ لیکن مثل سے یہ امر ثابت ہوا تھا۔ کہ اول گھنشام سنگھ نے سمی سندر بخش کے لاٹھی ماری تھی اور لڑائی سے پیشتر حملہ آوران نے پولیس کو بھی اطلاع کر دی تھی۔ جو معاً برموقعہ نہیں آسکی تھی۔ اور یہ امر ثابت تھا۔ کہ اراضی پر قبضہ ملزمان کا تھا۔ اور فریق دوسرا دعوے رکھتا تھا۔ اور عدالت

رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۳۴۸ - ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۸۵"

(۸) ایک شخص نے ایک جھونپڑی بسوہ دار دیہہ کی اراضی میں لگائی تھی۔ بسوہ دار مالک اراضی نے دعوے کر کے ڈگری حاصل کر لی تھی۔ اور جھونپڑی اٹھوانے کا حکم ناظر عدالت لیکر گیا۔ وہاں مدیون ڈگری نے مزاحمت کی، جس پر جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عائد کیا جا کر سزا دیگئی تھی۔ ملزم کی درخواست پر کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ مدیون ڈگری کو حسب شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند حق حفاظت قانونی نہ تھا۔ صحیح طور پر جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں سزایاب ہوا۔ اور درخواست نامنظور کیگئی، اور حکم سزا قائم رہا انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۸۱۰ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۴ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۹۷ کرمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۲۶ - ۶ رپورٹ کیسز صفحہ ۴۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۶۹ -

(۹) زیر دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کی حفاظت بشرائط مبینہ دفعہ مسطور کی گئی ہے اور ایک خفیف نقص منصبی سے بہ نیک نیتی عمل کرنے سے متعلق ہے۔ لیکن جہاں منصب بھی موجود نہ ہو وہاں تحفظ دفعہ مذکور حاصل نہ ہوگی۔ انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۱۶۰ کرمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۶۹ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۵۳ - ۱۱ پٹنہ صفحہ ۷۴۳ - ۱۳ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۰۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۳۱۵

(۱۰) ایک سب انسپکٹر پولیس نے خلاف احکام دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری ایک سائیکل مسروقہ کی تلاشی مکان لینی چاہی تھی جس پر صاحب مکان نے سب انسپکٹر پولیس کو تلاشی کرنے سے روکا تھا اور اس کو دکھلا دیا جس کو بدفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ ملزم کی درخواست پر پٹنہ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات، مقدمہ ملزم کا انکار تلاشی اور سب انسپکٹر پولیس کو ہاتھ سے علیحدہ کرنا جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ جب کہ حسب منشاء دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری سب انسپکٹر پولیس نے عمل نہیں کیا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۶۰۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۳۳ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۶۰۰ پٹنہ صفحہ ۸۲۱ - ۱۳ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۲۰۲ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۹۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۶۶

(۱۱) سب انسپکٹر پولیس جس کے وردی پہنی ہوئی تھی۔ بد دیانتی سے اختیارات سرکاری ملازم کا نفاذ کیا تھا، اور یہ نفاذ نہایت خلاف قانون و قابل الزام تھا۔ اس لئے بالمقابل شخص دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کی شرط کا پابند ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۸۷۰ - ۶ رپورٹ اودھ صفحہ ۴۴۸ کرمینل

اس کو صحیح سمجھتا ہو، اس کے مقابلے میں کسی شخص کو حق حفاظت اختیاری حاصل نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اُس سرکاری ملازم کے فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید کا اندیشہ معقول وجوہ سے نہ ہو۔ اور جب سرکاری ملازم ایک ولدنٹ قرقی ناجائز کی بہ حیثیت سرکاری منصب تعمیل کرتا ہو۔ تو کوئی شخص مجاز نہیں ہے۔ کہ اس سرکاری ملازم کو زدوکوب کرے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۷۲ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۴۸۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۸۵۱ - ۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۰"

(۶) سمی ولی محمد کنسٹبل پولیس تھانہ ہمراہیان ایک مکان کی تلاشی لے رہا تھا۔ اور گرفتاری طلب اشخاص کو گرفتار کرلیا تھا۔ جن کو متعلقین گرفتاری طلب اشخاص نے حراست سے جبراً چھوڑا لیا تھا اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے بجرم دفعات ۳۵۳ و ۳۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ اپیل پر عدالت سشن سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ کنسٹبل پولیس باوردی نہ تھا۔ اور نہ اُن اشخاص کو یہ بتلایا گیا تھا۔ کہ ضمانت امر متنازعہ میں لی جاسکتی ہے۔ لیکن تاہم ملزمان کو بدفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند حکم سزا قائم رکھا گیا جس کے خلاف درخواست ملزمان ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان چار ماہ سے جیل میں مقید ہیں چھ چھ ماہ سزائے قید کم کی جاکر حکم سزا بحال رکھا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ گو گرفتاری قانوناً ناجائز تھی۔ تاہم ملزمان کو سرکاری ملازم کے مقابلہ میں جب کہ نیک نیتی سے عمل کر رہا تھا۔ ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۵۸۱ - ۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۸۷۔

(۷) جب کوئی افسر پولیس بہ تعمیل حکم خلاف قانون سپرنٹنڈنٹ پولیس گرفتاری کرے تو شخص گرفتاری طلب کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ کہ وہ اس حق کو استعمال کرے جب کہ اس کو سرکاری ملازم سے ضرر پہونچنے کا خطرہ ہو، اور اس حکم کی تعمیل میں سب انسپکٹر پولیس کو ضرر شدید پہونچے۔ البتہ الٹا دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگی اور ایسے خلاف قانون حکم کی تعمیل میں جرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند نہ ہوگا بمنظوری ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کے لاٹھیوں کی ضربات کے اثرات جسم پر موجود ہیں۔ جو افسران پولیس نے اُن کے لگائی ہیں، تو ایسی صورت میں ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ جس قدر کہ استعمال کیا گیا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۹۴ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۴۳۷۔ آل انڈیا

(۱۵) ایک مقدمہ دیوانی میں مدعی کی درخواست قبضہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۳۷ ضابطہ عدالت میں پیش ہوئی۔ جس پر عدالت نے بجائے اس کے کہ مدعیوں کے پاس بہ تقرر تاریخ اطلاع دی جاتی کہ وجہ ظاہر کرے۔ کہ کیوں اس کو قبضہ نہ کیا جاوے۔ وارنٹ گرفتاری جاری کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ایک اطلاعنامہ بھی بھیج دیا۔ جس اطلاعنامہ کے لینے سے مدعیوں نے انکار کر دیا۔ اور جب گرفتاری کا عمل جبری سے کیا تو مدعیوں نے مع ہمراہیان مزاحمت کی۔ جس پر بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۳۲۵ ب تعزیرات ہند ملزمان کے خلاف مقدمات قائم کئے جا کر مجسٹریٹ نے سزا دی۔ چنانچہ حسب قاعدہ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کو کوئی خطرہ قانونی نہیں تھا۔ اپیل نامنظور کئے گئے۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ اگر خاص صورت ہائے میں سرکاری ملازم اختیارات ذاتی سے خفیف تجاوز کرے۔ تو بدفعہ ۹۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے مقابلہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں رہتا ہے لیکن جہاں خلاف قانون عمل ہو جیسا کہ ایک مقدمہ میں وارنٹ پر مہر عدالت نہیں تھی۔ اور وہاں جرم مزاحمت بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ملزمان پر عاید کیا گیا تھا۔ وہاں ملزمان بری کئے گئے تھے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۲۳۷ اس عدالت کا فیصلہ ہے۔ اور جب کہ بالکل منصب و اختیار سرکاری ملازم کو نہ ہو۔ اور خلاف قانون عمل ہو۔ وہاں بمثل فیصلہ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۴۶ عمل کیا جاتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۶۹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۱۶۰۔

(۱۶) ایک مقدمہ میں وارنٹ قرقی پر بجائے دستخط کلکٹر نبوز مقدمہ عدالت کے ڈپٹی کلکٹر کے دستخط تھے۔ اور قرقی امین نے تعمیل کرانی چاہی۔ تو مدعا علیہ و ہمراہیان نے مزاحمت کی۔ اور جرم دفعہ ۳۲۵ و ۳۲۵ تعزیرات ہند جس کا مقدمہ باقاعدہ دائر ہو کر ملزمان سزایاب ہوئے جس کی نگرانی حکم سشن جج پر ہائیکورٹ اودھ سے قرار دیا گیا۔ کہ اگر وارنٹ پر دستخط بجائے ڈپٹی کلکٹر کے افسر عدالت کے ہوئے تاہم وہ وارنٹ جائز تھا۔ اور کوئی خطرہ ضرر شدید یا ہلاکت کا نہ تھا بشہادت استغاثہ سے مجرمیت ثابت ہے۔ اپیل ملزمان نامنظور جسکم سزا بحال رکھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۳۲۷ سنہ ۱۹۴۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۲۵۶ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۰۱ ۱۹۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۶۷۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۴۳ء اودھ صفحہ ۲۷۶۔

(۱۷) ایک مقدمہ دیوانی میں اظہار حلفیہ کے بعد اور قبل فیصلہ بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۵۰

لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۰۴ - آل لاجرنل رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۲۹ - ۱۱ - اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۳۷ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۲۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۱۲۴

(۱۲) ایک وارنٹ قرقی خلاف اختیار سب جج اجرائے ہوکر چپراسی عدالت کو تعمیل کے لئے دیا گیا تھا جہاں مدیون ڈگری نے اُس کی مزاحمت کی تھی جس کو بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی - مدراس ہائیکورٹ میں درخواست ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا تھا - کہ جب اجرائے وارنٹ خلاف اختیار جاری کیا گیا تھا - تو جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند بدم موجودگی اجرائے قانون ثبوت طلب دفعہ مذکور عائد نہیں ہوتا ہے - اور شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند غیر متعلق ہے - ملزم کی درخواست منظور کی جاکر حکم سزا منسوخ کیا گیا - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۲۳۴ - آل لاجرنل سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ۶۸۶ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۳۰ - ۴۰ لاویکلی صفحہ ۵۹۴ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۸۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۶۶۴ - ۶۷ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۱۰ -

(۱۳) جب کہ ایک پولیس افسر کو وارنٹ قابل ضمانت دیا گیا تھا - اور ملزم گرفتاری طلب کو بغیر اسکو علم کرنے وارنٹ قابل ضمانت کے گرفتار کرکے لے گیا تھا - اور جب ملزم نے خود ضمانت کے لئے پولیس افسر کو کہا - تو اُس نے انکار کردیا - تو ایسی صورت میں پولیس افسر کا نیک نیتی سے عمل کرنا نہ کہا جائیگا - اور نہ وہ دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کا استفادہ حاصل کرسکتا ہے - اور اس کو اس گرفتاری میں استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے - انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۱۰۴۹ - ۸ رپورٹ آل صفحہ ۳۶۵ - ۳۶ - کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۵۰۱ سنہ ۱۹۳۵ء آل کرمینل کیسز صفحہ ۱۹۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۵ - ۹ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۹۵۰ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۲۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۹۱۲ -

(۱۴) جب کہ چپراسی عدالت موہمراہی ڈگریدار کو بٹہ دانہ مفصل کی قرقی کے لئے بحکم جج گئے تھے تو مدیون ڈگری نے قرقی کرنے میں مزاحمت کی تھی - اور حق حفاظت خود اختیاری پر استدلال کیا تھا - مگر عدالت سے مدیون ڈگری بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا - ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا - کہ چپراسی نے بحیثیت منصبی نیک نیتی سے عمل کیا ہے - اس لئے بموجب حکم شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند محفوظ ہے - مدیون ڈگری کو کوئی حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا - درخواست ملزم نا منظور کی گئی - اور حکم سزا قائم رہا - کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۸۶ لاہور سنہ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۱۹۰ -

کا ارتکاب یا اقدام کسی ایسے سرکاری ملازم کی ہدایت سے ظہور میں آئے۔ جو نیک نیتی سے اپنے عہدے کے اعتبار سے عمل کرتا ہو۔ مگر وہ ہدایت قانون کی رُو سے دراصل جائز نہ ہو

شرح ضمن ۱ و ۲ میں محض الفاظ سرکاری ملازم کی ہدایت سے وہ فعل ظہور میں آئے۔ گو وہ ہدایت قانون کی رُو سے جائز نہ ہو۔ معمولی امتیاز ہے۔ اور جب سرکاری ملازم یا بہ ہدایت سرکاری ملازم کوئی فعل خلاف قانون و خلاف اختیار کیا جاوے۔ وہ ہر دو ضمن ہائے میں سے کسی ضمن سے متعلق نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ ضمن اُس صورت میں منطبق ہونگے۔ جب کہ فعل یا ہدایت ایک خفیف خاص صورت متجاوز از اختیار ہو جائے۔ یا غلط فہمی سے یا مناسب امر کو نیک نیتی سے جائز سمجھا گیا ہو۔ مثلاً مال قرقی طلب بجائے زید کے بکر کا مال غلط فہمی سے باعتبار ذیلدار قرق کر لیا جاوے۔ اور بکر اور اُس کے ہمراہیان مزاحمت کریں۔ تو باوجود غلط فہمی واقعہ کے استحقاق حفاظت خود اختیاری بکر و ہمراہیان کو حاصل نہیں ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں وارنٹ قرقی جمعدار رام لال لیکر گیا تھا۔ جس کو مدیون نے مزاحمت کی۔ اور اسکو ضرر پہونچایا۔ جس پر ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ سشن جج کے فیصلہ کا اپیل ہائیکورٹ میں ملزمان نے کیا۔ جس پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ کسی شخص کو بمنشائے دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہے۔ تاوقتیکہ سرکاری ملازم کے فعل سے ضرر شدید یا ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو۔ ملزم کو یہ حق نہیں تھا۔ کہ سرکاری ملازم کہ جب وہ نیک نیتی سے فرائض مفوضہ پر عمل کر رہا تھا۔ گو وارنٹ میں نقص ہو لیکن اُس کو ضرر نہیں پہونچایا جا سکتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۷۲ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۴۸۲۔

(۲) جب کہ جھلوک بغیر ہتیار کے ہو جاوے۔ اور اُس کو کسی کی امداد نہ ہو۔ تو ملزم اُس کو ضرر پہونچا کر استحقاق حفاظت خود اختیاری کو پیش نہیں کر سکتا ہے۔ جب کہ قبل از ضرر پہنچانے کے ملزم اسکو بے ہتیار کر چکا ہو۔ ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجائے سزائے موت کے بلحاظ اُسکی عمر اور حالات کے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ اور حکم سشن جج سزائے موت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء الٰہ آباد جوڈیشل کمشنر کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶

کے عدالت سے قرقی کے لئے حکم جاری ہوا۔ اور مسمی رام ناتھ وکیل مدعی کو حکمنامہ قرقی تعمیلاً دیا گیا تھا۔ جس کی تعمیل کے وقت معزز وکیل پر مدعیون و ہمراہیان نے حملہ کر دیا۔ جس پر مسمیان بچھ سنگھ و دونیا و مولچند و دیگر ہمراہیان کو بجرم دفعات ۱۴۷ و ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سزا دی گئی تھی۔ جس کی باخلاطہ نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب وکیل فریق مدعی کو حکم قرقی تعمیلاً دیا جاوے۔ اور امین قرقی یا بیلیف موجود نہ ہو۔ تو اُس وقت وکیل تعمیل کنندہ حکمنامہ قرقی جب کہ وہ نیک نیتی سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہو۔ اُس کی حیثیت حسب معنی دفعہ ۲۱ سرکاری ملازم کی ہے۔ اس لئے مقابلہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور جس کمرہ میں مال کا ہونا ڈگریدار تعمیل کنندہ حکمنامہ قرقی باور کرتا ہو۔ کہ اس کمرہ میں مال موجود ہے۔ تو یہ امر اطمینان اُس مال کے قرق کرنے کے لئے کافی وجہ ہے۔ کسی کمرہ مدعیون ڈگری کی خصوصیت نہیں ہے۔ اور بموجب ہندو لا کسی حصہ مکان کی رہائش مدعیون اس کے اس حصہ کو مشترکہ نہیں بناتی ہے۔ ملزمان کی درخواست ہائے ڈسمس کی گئیں۔ اور حکم سزا عدالت قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۰۵ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۱۳۶۔ ۷۔ رولنگز الہ آباد صفحہ ۷۷۸۔ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۰۶ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۸۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۴۹۰۔

(۱۸) ملزم محمد شفیع نے ایک شخص کی عورت کو کھیت میں زنا بالجبر کیلئے پکڑ کر اُس پر حملہ کیا تھا۔ جو شور کرنے پر شوہر اشنا آگیا۔ اور ملزم کو مارا۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ اور گواہان استغاثہ ناقابل اعتبار سمجھے گئے تھے۔ ملزم کا اقبال جرم تھا۔ جس میں کچھ بیان جھوٹا اور کچھ سچا تھا۔ عدالت ششن سے مقدمہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے اقبال کا جو جزو جھوٹا ہے۔ اور جو جزو سچا ہے۔ اُس کو کلیتاً نظر انداز کر دیا جاوے۔ تاہم اصلی واقعہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ اس لئے ملزم کو حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری تھا۔ اس لئے اُس کو بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۱ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۱۹۔

ضمن (۲) جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید پہونچنے کا اندیشہ معقول وجہ سے نہ ہو۔ اُس فعل کے دفعیہ میں کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے۔ اُس حال میں کہ اُس فعل

شرح ضمن بذا میں تا حد روک حملہ جبر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس نقصان سے زیادہ نقصان پہونچانا مناسب ہے۔ جس کا پہونچانا حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ محفوظی قانون حاصل نہ ہوگی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹۔

رولنگز آف ہائیکورٹس یک مقدمہ میں چار ملزمان مسمی مہابیر کے مکان کے عقب نقب دے رہے تھے۔ کہ شور چور چور پر ہر سہ ملزمان بھاگ گئے تھے۔ ایک ہمراہی نقب سے باہر نکل کر بھاگنے کو تھا۔ کہ مستغیث و پسرش نے ملزم کے سر پر لاٹھی ماری جس سے ملزم مر گیا۔ عدالت سشن سے ملزم بدفعہ ۳۰۴ سزایاب ہوا۔ اور ہائیکورٹ اودھ میں اپیل ملزمان پر قرار دیا گیا۔ کہ حق حفاظت خود اختیاری تا حد روک اس ضرر کے پہونچایا جا سکتا ہے۔ ضرورت سے تجاوز جرم ہوگا۔ ملزم نقب سے باہر آ چکا تھا۔ اس وقت وہ محتاج رحم کا تھا۔ چنانچہ بجائے دفعہ ۳۰۴ کے بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ۷ ماہ قید سخت پریسڈنسی ایک سال قید کا حکم دیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۲۱ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز ۱۲۷ صفحہ ۸۷۵۔

تشریح ۱:۔ جس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی جانب سے باعتبار اس کے عہدے کے ظہور میں آئے۔ تو اس فعل کے دفعیہ میں کسی شخص کا استحقاق حفاظت خود اختیاری ساقط نہیں ہوتا ہے سوائے اس کے کہ وہ شخص جانتا ہو۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ کہ مرتکب ویسا ہی سرکاری ملازم ہے۔

تشریح ۲:۔ جس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی ہدایت سے ظہور میں آئے۔ تو اس فعل کے دفعیہ میں کسی شخص کا استحقاق حفاظت خود اختیاری ساقط نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ وہ شخص جانتا ہو۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ کہ مرتکب ایسی ہدایت سے عمل کرتا ہے۔ یا یہ کہ مرتکب اس حاکم کے عہدے کو بتا دے۔ جس کے حکم سے وہ عمل کرتا ہے۔ یا یہ کہ مرتکب کے پاس حکم تحریری موجود ہو۔ تو مطالبہ کی صورت میں اس حکم تحریری کو دکھلا دے۔

صفحہ ۶۰۷ رولنگ پشاور صفحہ ۱۱۳ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۷۵۷ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۵۹ ۔

ضمن (۳) ایسی حالتوں میں بھی کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہے جبکہ حکام سے استمداد کی مہلت حاصل ہو۔"

شریح جب کبھی جسم یا مال کے لئے خطرہ متوقع ہو۔ اور اس قدر وقت ہو۔ کہ سرکاری امداد بے جا سکتی ہو۔ تو کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ خود بخود حقوق حفاظت خود اختیاری کی آڑ میں فریق حملہ آور کے مقابلہ کی تیاری کر کے عمل کرلے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں فریقین میں آپس میں اراضی کے بارے کی بابت معمولی تنازعہ تھا جس میں بلوہ ہو جانے کا احتمال تھا۔ لیکن فریق مقدمہ کو اس قدر وقت تھا۔ کہ وہ حکام سے استمداد کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور باہم لڑائی ہوگئی۔ اور دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند میں سزا ہوگئی ہائیکورٹ لاہور میں ملزمان کا اپیل پیش ہو کر یہ بحث کی گئی تھی کہ قبل از بلوہ ملزمان کا دوسرے فریق کو علم تھا چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ معاملہ ایسا ضروری تیاری بلوہ کا نہ تھا۔ اور نہ سخت نقصان پہونچنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ اور بہت کافی وقت تھا۔ کہ حکام سے۔ امداد حاصل کی جا سکتی تھی۔ اس لئے ملزمان استحقاق حفاظت خود اختیاری کا استفادہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۳۹

(۲) بصراحت صدر الیسا ہی ایک مقدمہ سنہ ۱۹۲۷ء میں ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا ہے۔ کہ جب کافی وقت حکام سے استمداد کا حاصل ہو وے۔ اور امداد حاصل کرنے کی تھانہ پولیس سے استدعا نہ کی جاوے۔ تو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۴۱ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۷۶۹ ۔

ضمن (۴) استحقاق حفاظت خود اختیاری کسی حالت میں اس سے زیادہ نقصان پہونچانے پر محیط نہیں ہے۔ جس کا پہونچانا حفاظت کے لئے ضروری ہے۔"

اپیل منجانب گورنمنٹ ایڈوکیٹ اور ملزمان کی جانب سے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب حکم گرفتاری سپرنٹنڈنٹ پولیس کا خلاف قانون ہو۔ تو دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتی ہے۔ اور ایسی صورت میں سب انسپکٹر پولیس کو ضرب شدید پہونچانا جرم دفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند صادق نہیں آتا ہے۔ اور جب کسی شخص کو خلاف قانون گرفتاری خود معلوم ہو۔ تو اسکو معقول خطرہ نقصان شخص گرفتار کنندہ سے پہونچنے کا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ ملزمان کے اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۴۹۲ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۴۳۷۔

(۲) ایک مقدمہ میں دو شخص شرابیوں کو رام لال ایک شخص کو دشنام دہی سے ان کو روکتا تھا جس پر ملزمان نے حملہ کر دیا۔ اور رام لعل کے ہاتھ سے ایک شرابی کے چوٹ آگئی تھی۔ اور رام لعل کو عدالت سے سزا ہونے پر ہائیکورٹ رنگون میں اپیل پر قرار دیا گیا۔ کہ جو شخص بطور جائز سرکاری ملازم کی امداد کرتا ہو۔ کہ ملزم کو بھاگنے سے روکا جاوے۔ وہاں اس شخص کو ہر ایک قسم کے وسائل گرفتاری عمل میں لانے کا اختیار ہے۔ اور قانوناً ذمہ دار ہے۔ کہ بجز ہلاکت ہر ایک ذرائع عملی اس کے گرفتار کرنے میں اختیار کرے۔ اور شرابی خواہ قانوناً نشہ شراب میں بصورت خاص مستثنےٰ ہو۔ لیکن بدفعہ ۹۹ تعزیرات ہند ہر ایک شخص کو اپنے جسم و مال کی حفاظت کے لئے حق قانونی حاصل ہے۔ اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۲۷ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۷۷۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء رنگون صفحہ ۱۲۱۔ ۵ برما لاجرنل صفحہ ۲۲۳

(۳) پولیس افسران کو زیر دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری اختیارات گرفتار حاصل ہیں لیکن جب بدوران تفتیش کسی شخص کے گرفتاری ماتحت پولیس افسر کی معرفت مطلوب ہو تو اسکو حسب دفعہ ۵۶ ضابطہ فوجداری تحریری حکمنامہ بعنوان جرم دیا جاوے۔ اور وہ بموجب شرائط دفعہ ۵۶ ضابطہ عمل کرے گا اس کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ وہ کنسٹبل پولیس بھی اختیارات دفعہ ۵۴ رکھتا ہے اور بغیر تحریری حکمنامہ کے اسکو گرفتار کرلے۔ بلکہ حکم تحریری تفتیش کنندہ اسکو دیکر گرفتاری کرے گا۔ اور ایسی صورت گرفتاری میں شخص گرفتاری طلب اگر مزاحمت ملازم پولیس کرے۔ تو اسکو بمنشائے دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ مجرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۶۴ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۵۹۔

شرح ہر دو تشریحات میں سرکاری ملازم وزیر ہدایت معاون عامل شخص کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ بروقت ادائے فرائض منصبی یہ امر ظاہر کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ عہدہ دار سرکاری ملازم ہے۔ اگر کوئی حکم ہو۔ تو مطالبہ کرنے پر جہاں نفاذ اختیار منصبی مطلوب ہو۔ دکھلا دینا چاہیے۔ اور معہذا معاون جائز کو بھی اپنی ذمہ واری قانونی بتلا دینی چاہیئے اور سرکاری ملازم چپراسی یا ملازم پولیس کے پاس پیٹی و پرتلہ چپراس وغیرہ نشانات سرکاری ہوتے ہیں۔ وہ نشان خود اس کا سرکاری ملازم ہونا باور کرا دے گا۔ لیکن جب کوئی نشان سرکاری موجود نہ ہو۔ اور نہ ان اشخاص پر اپنا سرکاری ملازم ہونے کا اطمینان کرایا جاوے۔ تو استحقاق قانونی جو زیر دفعہ ہذا حاصل ہے۔ ساقط ہو جاویگا۔ اور مزاحمت جائز متصور ہوگی۔ اور دفعہ ۹۹ کی ترتیب دفعہ ۱۰۰ سے قبل غور طلب ہے۔ بہ دفعہ اختتام باب کی دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند کے بعد موزوں معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز ضمن دفعہ ۹۹ دفعہ ہذا بجائے ضمن ۱ و ۲ دفعہ ہذا بلحاظ ترتیب مقدم ہونا مناسب تھا۔ کیونکہ استحقاق کے حصول کی پابندی اور اس کے نفاذ کی حد دفعہ کے ماتحت بلحاظ موقعہ و فعل کے لو جیکلی انسب تھی۔ اور دفعہ ہذا سے آئندہ دفعات ۱۰۰ و ۱۰۳ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم و مال ہلاکت و ضرر شدید تک وسیع کیا گیا ہے۔ اگرچہ دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۳ و ۱۰۴ تعزیرات ہند میں دفعہ ۹۹ کی قیود کو شرط مقدم کیا ہوا ہے۔ لیکن تاہم موزونیت ترتیب بلحاظ موقعہ و محل کے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

اصول دفعہ ہذا میں جو مراعات قانونی سرکاری ملازمان و معاونین کو عطا کی گئی ہیں۔ وہ باصول جنرل رول بہ تحفظ سیاست و آزادانہ ادائیگی فرائض منصبی سرکاری کیلئے ملازمان کو جو حکومت کی طرف سے قیام انتظام کے لئے عامل بلکہ جزو حکومت ہوتے ہیں۔ بشرائط قانونی دی گئی ہیں۔ تاکہ کسی انسانی سہو کی معمولی خفیف فروگذاشت یا تجاوز ضابطہ پر سرکاری ملازمان و معاونان کے مقابلہ میں مزاحمت سے ہر حرج سرکار و تحقیر سیاست نہ ہووے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں حکم گرفتاری سپرنٹنڈنٹ پولیس ناجائز کی تعمیل میں سب انسپکٹر پولیس نے چند اشخاص کی گرفتاری کی جس پر سرکاری ملازم مضروب ہوئے۔ اور بدفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند و جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند مقدمات قائم ہو کر ملزمان سزایاب ہوئے۔ اور منجملہ پانچ کے دو ملزمان عدالت شش سے بری کئے گئے۔ ان ہر دو کا

میں بجز صورت مذکورہ کے دفعہ ۹۹ کے حملہ جسم کے دفعہ میں جسد دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند تا حد روک اس حملہ سے کوئی اور نقصان بھی پہونچایا جا سکتا ہے۔ لیکن کوئی ایسا حملہ کسی ایسے فعل کی وجہ سے پیدا نہ ہوا ہو۔ اور جو دفعہ ۹۹ کی حدود سے تجاوز کر گیا ہو۔ کیونکہ جس سے زندگی، ذاتی یا جائداد اخلاق مثلاً جو حملہ معرض خطر میں پڑ جائے۔ مثلاً جب کوئی شخص یا مسلح یا ہتھیار سے کسی شخص پر حملہ کیا جائے۔ جس کی روک تھام کے سلسلہ میں حملہ آور کو کوئی بھی کسی ہتھیار سے زخمی کر دیا جائے۔ یا وہ باثبات ارادہ بغرض صدمت تا ہے سوم تا ہیا ہم حملہ کیا گیا ہو۔ تو استعمال حق حفاظت خود اختیاری حملہ آور کو بدک جانے یا کوئی اور نقصان اس کی روک کے سلسلہ میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور ضرورت حملہ پر بھاگ کر جانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ تا حد روک حملہ کے مدافعہ کو جیسا کہ صورت ہو۔ جیسا کہ دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند اس کو نقصان پہونچا کر حفاظت کی جا دے۔

اصول دفعہ ہذا میں بلحاظ عام اصول فطرت انسانی ہر ایک شخص جبراً اپنی زندگی کے قیام کو مقدم خیال کر رہے۔ اور اسی اصول پر حکومت نے بھی اس کی حفاظت کے لئے حملہ آور کو ضرر شدید یا ہلاکت پہونچانے کا اختیار دیا ہے۔ لیکن ضمن ۳ دفعہ ہذا میں جو حملہ آور کو ہلاک کر دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ مذکورہ صورت کے ایک انسان کو ہلاک کر دینا۔ نہایت اصول و قانونی نقطۂ نظر سے ضرور جرم ہوتا ہے لیکن بر حقیقت دامعان قانون نے بہ لحاظ حفاظت اخلاق انسانی بہ نسبت بزدلی خیال کے اس کے ادا کے لئے ایسے بہادر انسان کو جس شریف سوسائٹی میں ہو۔ باقی رکھنے کا موقعہ دینے کے بجائے اس کو استعمال حق حفاظت خود اختیاری جسم ہلاک کر دینا بہتر سمجھا ہے۔ تاکہ ایسے متقی انقلاب بدکردار کے مذموم افعال سے شریف سوسائٹی کو نجات حاصل رہے۔ اور غایت وضع قانون بھی پوری ہو خوار رہے۔"

ویلسن گزٹ ٹائیگرس ایک مقدمہ میں چند اشخاص جو فریق ثانی کے مخالف تھے۔ کٹھے ہو کر لاٹھیوں سے تیار ہو کر اس کو مارنے کے لئے گئے۔ اور اس کا مکان جلا دیا۔ اور لوگوں کو کہا کہ آج ہم اس کو جان سے مار دینگے۔ فریق ثانی اپنے مکان کے عقب باورچی خانہ چھپ گیا۔ اور مخالف اشخاص باورچی خانہ میں گئے۔ فریق ثانی نے نکل کر لاٹھی چلائی۔ جس سے فریق مخالف کا آدمی مر گیا اور اس کے خلاف جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند قائم ہو کر سیر دسشن کیا گیا عدالت سشن سے اس کو سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا بمبئی ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو دفعہ ۱۰۰ سوم تعزیرات ہند

جس حال میں استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم ہلاک کرنے پر محیط ہے

دفعہ ۱۰۰:- ان قیود کی رعایت سے جو دفعہ آخیر مرقومہ بالا میں بیان کیگئی ہیں استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ کرنے والے کو بالارادہ ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہے، اگر وہ جرم جو اس استحقاق کے نفاذ کا باعث ہو۔ نیچے لکھی ہوئی قسموں سے کسی قسم میں داخل ہو۔ یعنی

پہلی:- حملہ ایسا ہو۔ کہ اس میں اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو۔ کہ اگر اس حملہ سے حفاظت نہ کی جاوے۔ تو ہلاکت اس کا نتیجہ ہوگا"

دوسری - حملہ ایسا ہو۔ کہ اس میں اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو۔ کہ اگر اس حملہ سے حفاظت نہ کی جاوے۔ تو ضرر شدید اس کا نتیجہ ہوگا"

تیسری:- وہ حملہ کہ زنا بالجبر کے ارتکاب کے قصد سے کیا جائے۔

چوتھی:- وہ حملہ کہ استحصال خلاف وضع فطری کے قصد سے کیا جائے۔

پانچویں:- وہ حملہ کہ انسان کے لے بھاگنے یا بھگا لیجانے کے قصد سے کیا جائے۔

چھٹی:- وہ حملہ کہ کسی شخص کو بیجا طور پر حبس کرنے کے قصد سے ایسی حالتوں میں کیا جائے جن سے شخص مذکور کو اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔ کہ اس کو اپنی رہائی کے باب میں حکام سے استمداد کرنا غیر ممکن ہے"

شرح بدفعہ ہذا انسانی جسم و حیا و اخلاق کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جب کہ اندیشہ معقول حملہ ہلاکت یا ضرر شدید یا زنا بالجبر یا حصول حظ خلاف وضع فطری یا لے بھاگنے یا بھگا لے جانے یا حبس بیجا کا ہو۔ تو حق حفاظت خود اختیاری بمقابلہ حملہ آور کے ہلاکت تک وسیع کیا گیا ہے۔ اور کسی دوسری صورت

(۵) مسمات سیداں کو سمی کشن سنگھ بیگار لے گیا تھا۔ اور اُس کو کنبنی بنا لیا تھا۔ اس کا خاوند مقام سیئو پوٹ میا گیا ہوا تھا۔ ایک سال کے بعد اُس کے شوہر کے رشتہ دار سمی اعظم نے معلوم کر کے اُس کے مکان پر گیا۔ اور عورت کو واپس طلب کیا۔ کشن سنگھ نے انکار کر دیا اور مسمات سیدانی نے بھی جانے سے انکار کر دیا جس پر جھگڑا ہو گیا اور اعظم ضربات سے مر گیا۔ کشن سنگھ کو بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند عدالت سشن سے سزا دی گئی جس کی اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو استحقاق تھا کہ خلاف مرضی مسمات سیدانی کے اس کو بزور لے جانے سے روکے اور زیر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند اسکو حق تھا۔ کہ حملہ آور کو ہلاک کرے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۶۹ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۵۵۔

(۶) سمی کامل داسی کی ڈگری برخلاف اللہ دتا مدیوں ہوئی تھی جس کا مکان نیلام کرانے کے لئے چپراسی وڈگر بیدار و احمد خاں اُس موضع میں پہونچے۔ جہاں مدیوں ڈگری کا مکان نیلام طلب تھا۔ بولی دی گئی۔ مگر کوئی خریدار پیدا نہ ہونے کی وجہ سے وہ دیگر مواضعات متصلہ میں جا کر اطلاع دینے لگ گئے۔ تو سمی اللہ دتا مدیوں ڈگری دار نے ڈگر بیدار کو پکڑ کر گرا لیا۔ اور اللہ دتا نے اس کا گلا گھونٹ سے دبا کر اُس کو مارنے لگا تھا۔ اور اُس کے منہ پر مکے مارے۔ اور اُس کو ضرر پہونچاتے رہے۔ اسی اثنا میں چپراسی اور احمد خاں وہاں آ گئے۔ دیکھا کہ ہر دو اُن کو مار رہے ہیں۔ اور اللہ دتا اسکی چھاتی پر بیٹھا مار رہا ہے۔ چنانچہ کامل داسی نے چاقو جو اُس کے پاس تھا اللہ دتا کی چھاتی میں دو ضربات اُس کے مارے جس سے وہ شفاخانہ میں جا کر سہ یوم بعد مر گیا۔ عدالت سشن سے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کامل داسی کو سزا دی تھی۔ اپیل پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ بملاحظہ واقعات و حالات مقدمہ کامل داسی کو حسب دفعہ ۱۰۰ استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۷ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۴۹۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۷۲۔

(۷) جب کوئی شخص بھاری آلہ مہلک لئے ہوئے کسی شخص کو مارنے کے لئے آ رہا ہے۔ تو وہ شخص بحفاظت خود اختیاری اُس کو ہلاک کر سکتا ہے۔ جب کہ حملہ ایسا ہو۔ کہ اُس کے مکمل ہو جانے سے ہلاکت یقیناً ہو گی۔ اور اس شخص کی دماغی حالت کا اندازہ منہری ترازو میں کر کے اس کی رائے قائم کرنا درست نہیں ہے۔ تو وہ شخص اپنے بچاؤ کے لئے عمل کر سکتا ہے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۶۹ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر

استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ جس نے اس حق سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے بنظوری اپیل بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۸ ۶ و ۲۱ صفحہ ۳۳۵۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹ ۔ ۱ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۲۰ء۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی صفحہ ۳۴۵ ۔ ۲۳ بمبئی لا رپورٹر صفحہ ۱۱۷ ۔

(۲۴) غلام رسول نے کرم دین کے سر میں لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مر گیا۔ تعزیرات ہند دفعہ ۳۰۴ میں غلام رسول کو سزا دی گئی تھی۔ ہائی کورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر شہادت مستغاثہ سے ثابت ہوا۔ کہ اول کرم دین مقتول نے غلام رسول ملزم کے بھائی کو مارا اور پھر ایک لاٹھی غلام رسول کے سر پر ماری تھی۔ اس پر غلام رسول نے کرم دین کے سر پر لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مر گیا۔ حالات واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ غلام رسول کو استحقاق حفاظت خود اختیاری تسلیم حاصل تھا۔ ایسے معقول اندیشہ کے وقت غلام رسول کا لاٹھی ملزمان کی طرف چلانا حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند قانونی استحقاق تھا۔ اس لئے بنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۵۰۷ ۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۳۴۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۳۱۴ ۔ ۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۲۲ ۔ ۳ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۸۴ ۔

(۲۵) جب کہ کوئی حملہ آور شخص خود اس شخص پر یا اس کے ماتحت پر لاٹھی سے حملہ کرے۔ اور اس وقت یہ معلوم ہو۔ کہ بجز ہلاکت حملہ آور اور کوئی چارہ کار بچاؤ کا نہ ہو تو ایسی حالت میں حملہ آور کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اور یہی منشاء دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند کا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۳ ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۶۶۵ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء ناگپور صفحہ ۱۴۱ ۔

(۲۶) مسمی رگھبیر سمیت تین ہمراہیان خود ایک استحقاق بیدادار کے لئے جا رہا تھا۔ مسمی روڑھا فریق مخالف نے مسمی اکبر کو کہا۔ کہ کٹر جاؤ۔ وہ ٹھہر گیا۔ تھوڑی دیر بعد مسمی روڑھا ایک لاٹھی لئے رگھبیر پر حملہ آور ہوا۔ اور اس کے سر میں لاٹھی ماری۔ مسمی اکبر نے ایک لاٹھی مسمی روڑھا کے ماری۔ جس کی ضرب سے روڑھا مر گیا اور عدالت سشن سے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اکبر کو سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب حملہ آور سے معقول خطرہ ضرر شدید یا ہلاکت کا ہو۔ تو اس کو حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ کہ وہ حملہ آور کو ہلاک کر دے۔ اس لئے بنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۵۲۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۲۰ ۔

[illegible] دیا جائے گا۔ [illegible] ۱۹۳۳ء [illegible] ۱۰۲

(۱۴) ایک مقدمہ میں [illegible] ہائی کورٹ نے [illegible] قسم کی صورت مقدمہ میں [illegible] جو دفعہ [illegible] میں [illegible] اندین کمپنی جلد ۲۲ [illegible] ۱۹۳۳ء [illegible] ۵۸۰ [illegible] آل انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ [illegible] ۱۹۳۳ء [illegible] ۹۶

(۱۳) ایک شخص نے [illegible] صلح نامہ بنام [illegible] اور صورت [illegible] اس کو دھوکا یا [illegible] دوسرے معنی اس کے چاہئے [illegible] زبانی ضربات سے مضروب کرنا تھا [illegible] استحقاق موقوفہ خود [illegible] حق سے [illegible] جائز ہونے [illegible] ضربات بمنسوخ سزایاب کیا گیا۔ [illegible] منسوخ کیا گیا [illegible] کیس جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۲-۶ بومبے لا رپورٹر صفحہ ۱۹۸ سنہ ۱۹۳۳ء [illegible] سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۲۷۰۔

(۱۴) ایک شخص [illegible] راضی ہو گیا تھا [illegible] عدم موجودگی اس کے فائدہ کے [illegible] جملہ [illegible] خاوند [illegible] اس نے کہلائے سے [illegible] شخص کو خبر کرنا [illegible] ذمہ [illegible] تھا [illegible] ذلیل کر [illegible] میں لاکر [illegible] باہر نکال دیا [illegible] عورت کلہ [illegible] ملاک ہو [illegible] بلکہ [illegible] حق حفاظت خود [illegible] ۲۰۵ آل انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۳ء [illegible]

(۱۵) [illegible] کسی کام [illegible] کا قصد [illegible] کہ [illegible] کے متعلق کوئی موجب نقصان [illegible] ہے [illegible] شخص کو حق حفاظت خود اختیاری کا [illegible] جاوے بلکہ ایک مقدمہ میں [illegible] کے [illegible] قانونی [illegible] ہو سکتے ہیں۔ عدالت کو چاہئے کہ وہ [illegible] مقدمہ تمام [illegible] عامل [illegible] میں [illegible] ہے۔ اگر ایک شخص کا [illegible] ہے [illegible] اور اس کو [illegible] ہے [illegible] شخص یہ [illegible] ہے کہ اس کو [illegible] شخص سے [illegible] ہو چکے [illegible] ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۳۲ء [illegible] صفحہ [illegible] آل [illegible] بومبے [illegible] ۸۲۵ آل انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۴۸۰

(۱۶) چند شخص جنہوں نے شراب پی ہوئی تھی۔ وہ [illegible] سے تیار [illegible] ایک فریق پر بغیر [illegible]

سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۱۹ - ۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۶۸ - ۹ لاہور ۲ آل کریمنل صفحہ ۹۷ -

(۸) سمی امام الدین نے سمی داد کی کسی معاملہ میں کبھی حقارت کی تھی اور مسمی داد نے امام الدین کے سر پر لاٹھی۔ رکھدی اس پر امام الدین نے سمی داد کے لاٹھی ماری جس ضرب سے اس کی کھوپری ٹوٹ گئی اور مضروب مر گیا تھا۔ عدالت سشن سے یہ دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند امام الدین سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ امام الدین نے حق حفاظت اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ بلکہ حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند عمل کیا ہے۔ اس لئے بحضوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۷ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۲۱۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۱۴ - ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۱۴۔

(۹) مسمیان لچھمن سنگھ دسہ، ان سنگھ دسہ رگھو سنگھ کی مشترک بھوجائی نہر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قتل مسمی بودھ سنگھ میں ہوئی تھی۔ اور لچھمن سنگھ کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کی سزا کا حکم ہوا تھا۔ اور دیگر ہر دو ملزمان ہری کشن کے لئے تھے اور بودھ سنگھ و رگھو سنگھ کا تنازعہ مکان مدت سے آبپاشی کھیت کے متعلق تھا۔ اور اس تنازعہ میں مسمی بودھ سنگھ نے لچھمن سنگھ پر سنگ مارنے کے لئے اوٹھایا تھا جس کی روک کے لئے مسمی لچھمن سنگھ نے بودھ سنگھ کے لاٹھی سر پر ماری تھی۔ جس سے بودھ سنگھ مر گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ میں اپیل لچھمن سنگھ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اس نے حسب دفعہ ۱۰۰ حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۴ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۱۸۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۳۴۴ - ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۷ - ۱۱ لاہور لا جرنل صفحہ ۸۰ - سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۲

(۱۰) جب فریقین پہلے سے تیار ہو کر ایک حق کی بنا پر باہم لڑیں۔ ہر دو فریقین میں سے کسی فریق کو اختیار استعمال حق حفاظت اختیاری حاصل نہ تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۰۹ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۶۹۲۔

(۱۱) چند اشخاص بلم و برچھی سے تیار ہو کر ایک شخص پر حملہ آور ہوئے۔ اس شخص نے بخوف ہلاکت خود ان کو لاٹھی چلا کر روکا۔ اور ایک شخص تمذ آور کے لاٹھی سر میں ماری جس ضرب سے وہ گر اور تھوڑی دیر بعد مر گیا تھا۔ اسکی عدالت سے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند تحقیقات ہو کر سپرد سشن کیا گیا اور عدالت سشن سے سزایاب ہوا اپیل پر ہائیکورٹ لاہور نے واقعات مقدمہ پر زیر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند

صفحہ ۳۲۱ سنہ ۱۹۳۲ء آل لاجرنل صفحہ ۵۵۱ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد کریمینل صفحہ ۱۰۹ سنہ ۱۹۳۲ء کریمینل کیسز صفحہ ۴۸۶ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۴۲۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۱۴۳ -

(۲۰) ایک شخص نے جو بیوقوف تھا ایک شخص ملزمان نے ایک شخص پر حملہ کیا تھا۔ جس نے تلوار کو لاٹھی سے ہاتھ جس ضرب سے وہ مر گیا تھا۔ چنانچہ جوڈیشل کمشنرز کورٹ نے کہ حملہ سے اندیشہ ضرر شدید ہو۔ تو حملہ آور کو باستعمال اختیارات حفاظت خود اختیاری ہلاک کیا جا سکتا ہے اور جب اچانک کسی شخص پر حملہ ہووے۔ تو وہ سنہری ترازو میں اپنے فعل کا اندازہ کر کے اس حق کو استعمال نہیں کرے گا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ جوڈیشل کمشنرز۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۳۱۴ و کریمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۲۰۹ -

(۲۲) ایک مقدمہ میں ملزم پر مجسٹریٹ نے سخت حملہ کیا تھا جس میں اس کو استحقاق قانونی حاصل تھا مگر اس نے ابتدائی عدالت میں اس پر استدلال نہیں کیا تھا۔ ہائیکورٹ اپیل دریں جب کہ ملزم کو سشن کورٹ سے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم ہو چکا تھا۔ اپیل پیش ہوا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ ابتدائی عدالت میں حق حفاظت خود اختیاری پر ملزم کے استدلال نہ کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ غلطی قانونی کارروائی کو انصاف عدالت پر چھوڑا جاوے۔ چنانچہ اپیل ملزم منظور کیا گیا۔ اور حکم سشن جج منسوخ کیا گیا۔ کہ ملزم پر حملہ مہلک کیا گیا تھا۔ جس پر ملزم نے حق حفاظت جسم خود استعمال کیا ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(۲۳) ایک مقدمہ میں سب انسپکٹر نے موقعہ ارتکاب جرم پر بیجا طور پر ملزم کو طلب کر کے دریافت پڑتال کی گئی ملزم نے کچھ جواب نہ دیا۔ سب انسپکٹر پولیس نے ملزم کو اپنی ہیبت سے دھمکایا۔ اور اس کو سالا کہا جس پر ملزم کھڑا ہو گیا۔ اور جواب ترکی بہ ترکی دیا۔ تو سب انسپکٹر نے پولیس کنسٹبل کو حکم دیا۔ کہ ملزم کو گرفتار کر کے پکڑ لاوے۔ اس پر ملزم برآمدے سے کود کر باہر کھڑا ہو گیا۔ اور لاٹھی اوٹھا کر سب انسپکٹر پولیس کو کہا کہ آؤ میرے سامنے کون آتا ہے۔ سب انسپکٹر نے کنسٹبل کو حکم دیا۔ کہ اسکو مارو۔ اور کنسٹبل پولیس نے بموجب حکم ملزم کے لاٹھی ماری ملزم نے چاقو سے کنسٹبل پولیس پر حملہ کیا۔ اور ہر دو پولیس کنسٹبلان کو ضربات چاقو سے مضروب کیا تھا۔ جس پر ملزم کو بجرم دفعہ ۳۲۶ و دفعہ ۳۰۳ تعزیرات ہند عدالت سشن سے سات سال سزا ہوئی تھی۔ اور ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ ملزم کا سب انسپکٹر پولیس

علم کے حملہ آور ہوئے۔ اس فریق سے ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ بحالات واقعات مقدمہ ملزم نے استحقاق قانونی سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ ۱۹۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۶۱۔

(۱۷) جب کوئی شخص حملہ آور کی لاٹھی کو چھین لے اور اس لاٹھی سے اس شخص کے سر پر مار دے۔ اور وہ شخص اسی سے مر جاوے۔ یہ ضرب استحقاق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز ہوگا۔ ایسی صورت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری محدود کیا گیا ہے ۱۹۳۵ء ۲ کیمبل کیسز صفحہ ۱۱۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء رنگون صفحہ ۳۹۱۔

(۱۸) ایک مقدمہ میں سمی گوبند سنگھ مقتول و دیگر چار اشخاص کی باہم مخالفت تھی۔ منجملہ چار کے سمی رام دین و بھگوان دین پر سمی گوبند سنگھ جو ایک پہلوان جوانمرد تھا حملہ کیا۔ جس کے خوف کی وجہ سے ہر دو ملزمان نے باعانت رام دھر و للتا گوبند سنگھ کے سر میں لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مر گیا۔ ہائیکورٹ میں ہر دو ملزمان پر تجاوز استحقاق حفاظت خود اختیاری سے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ اور سمی للتا و رام دھر کو رہا کر دیا۔ ہائیکورٹ اودھ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ وہ اس وقت کی ضربات کا اندازہ یا اثر نہیں کر سکتے تھے۔ جو ان پر لگائی گئی تھیں۔ تو اس کو بالارادہ ہلاکت کرنے کا استحقاق حفاظت خود اختیاری زیر دفعہ ۱۰۰ حاصل تھا۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ جو شخص لاٹھی کی ضرب باستعمال حفاظت خود دوسرے شخص پر لگائے۔ وہ اس کا وزن اور اثر بتبدیل ترازو سنہری کے اندازہ کر سکے۔ اور صحیح اندازہ طاقت کے نتیجہ کا لگا سکے۔ اپیل ملزمان منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۴۳ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۷۔

(۱۹) ایک مقدمہ میں دشمن ملزمان پر جبرم دفعہ ۳۰۷ و ۳۰۷ و دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند لگایا تھا مگر اس مقدمہ میں چھ ملزمان کی ضمولیت جھوٹی کی گئی تھی۔ چنانچہ دو ملزمان کو سشن جج نے رہا کر دیا۔ اور محض چار ملزمان کو تین تین سال قید سخت کا حکم دیا۔ اس مقدمہ میں پانی راجہاٹا کے لئے باہم مار پیٹ ہوئی تھی۔ اس میں مسمی علی احمد کے سر پر لاٹھی لگنے سے موت واقعہ ہوئی یعنی حملہ آور پارٹی مسلحہ تھی چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب کوئی گروہ مسلحہ امن پسند شہری لوگوں پر حملہ کرے اور اس لڑائی میں حملہ آوروں میں سے ایک شخص مارا جاوے۔ تو حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز ہونا نہ کہا جاویگا۔ بلکہ بحق حفاظت خود اختیاری عمل کرنا متصور ہوگا بحوالہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۶۷ اپیل ملزمان منظور و حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۷۵ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۱ و ۳۰۲۔ ۱۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ

سشن سپرد ہوا۔ عدالت سشن میں گواہان استغاثہ سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اول کی ہر دو باری نے ماماں پر لاٹھی سے حملہ کیا تھا اور اپیلانٹ کے آدمیوں نے استغیث پر الزام غلط تھا۔ سشن کورٹ نے ملزمان کو سات سال قید سخت کا حکم دیا۔ جس کا اپیل وہ ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند میں استحقاق حفاظت خود اختیاری کا وقت پیدا نہیں ہوتا ہے کہ جب تک واقعہ ضرر شدید نہ ہو جاوے۔ بلکہ جب خطرہ ضرر شدید ہو اس وقت سے ہی مبتلائے دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اگر شخص خطرہ کا دفعیہ نہ کیا جاتا۔ تو نتیجہ ضرر شدید ہوتا۔ جس مقدمہ میں شہادت استغاثہ سے اول پہلو کا ملزمان پر فیصلہ کن ثابت ہے۔ جس سے استحقاق حفاظت خود اختیاری اپیلانٹ کو حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے بمنظوری اپیل اپیلانٹ حکم سزا منسوخ کیا گیا کرمینل لاء رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵ سنہ ۱۸۶۸ء اور جیف کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۲۶۴۔

(۲۶) ایک شخص نے دوسرے شخص کو پیچھے سے آکر اس کے فوطے اس طاقت سے دبائے کہ وہ اپنے تواے عقلیہ پر اختیار اور اقتدار سے باہر ہو رہا تھا۔ اس وقت اس پیچھے دبے ہوئے نے اپنے چاقو سے دو زخم اس کے لگائے۔ جن ضربات کے نتیجے سے مقتول مر گیا تھا۔ اور لاہور ہائیکورٹ قرار دیا گیا کہ فوطوں کے زور دبانے سے ان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس ملزم کو حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استفادہ مستحق ہے۔ کہ مقتول کا فعل ایسا تھا۔ کہ جس سے ہلاکت یا ضرر شدید پہنچنے کا احتمال تھا۔ بجائے مقدمہ ملزم بری اور حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاء جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۷ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۲۵۔

(۲۷) مسمی فضل ایک خونخوار اور سخت گیر شخص مزاج مدعی اور چند اشخاص کے قتل میں مشتبہ مشہور شخص تھا اور اپنی زوجہ ہمیشہ ہی کیا بلکہ جس سے سخت گیری سے پیش آتا تھا۔ ایک روز اپنی زوجہ کو مار رہا تھا۔ وہ بھاگ کر اپنے بھائی کرامت حسین کے گھر میں گھس گئی جس کے تعاقب میں فضلا اس کو مارنے گیا جس پر اس کے بھائی مذکور نے اس کو منع کیا۔ وہ باز نہیں آیا۔ کرامت حسین نے کلہاڑا اٹھا کر فضلا کے سر میں مارا۔ جس کی ضرب سے فضلا مر گیا تھا۔ اور کرامت حسین ملزم کو سشن جج نے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ میں اپیل ملزم و بحالی حکم سزا کے کاغذات پیش ہوا۔ ثابت ہوا۔ کہ اگر ملزم فضلا مقتول کو نہ مارتا۔ تو فضلا مقتول ملزم کو جان سے مار دیتا۔ یہ گواہ استغاثہ کی شہادت میں

کو دیکھنا جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہے۔ اور پولیس بلا وارنٹ کسی ملزم کو گرفتار کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر وہ کسی کو ملزم کہہ کر گرفتار کر سکتی ہے۔ اور مجسٹریٹ کی عدالت کا حکم نامہ جس سے ملزم کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اور ملزم اس حکم نامہ کو دیکھ لیتا ہے۔ اور اس پر پولیس نے کیا اپنی حفاظت خود اختیاری کا اندازہ نہیں کر سکتا ہے۔ اور واقعات و حالات مقدمہ سے ملزم کو ملزم ہونا شدید خوف کو دل اس کے سر پر لاٹھی پولیس کنسٹیبل نے ٹکائی تھی جس سے اس کو ۱۰۰ روپیہ ہند حفاظت حفاظت قانونی ہو گیا تھا۔ اور جلد ۱۱ نیلی رپورٹ صفحہ ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱ و ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ و ۱۹۰۵ و ۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ و ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ و ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ و ۱۹۱۵ و ۱۹۱۶ و ۱۹۱۷ و ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹ و

انگلش ایڈیشن صفحہ ۱۱۱

(۲) جب ہر شخص فقرہ (۱) میں مشتقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] فریق کو کسی قسم کا حق حفاظت خود اختیاری بالمقابلہ [illegible] (دیکھئے صفحہ [illegible] دفعہ پنجاب [illegible] صفحہ [illegible] بمبئی [illegible] صفحہ ۱۰۰ [illegible] بیورلے [illegible] صفحہ [illegible])

مستحقاق حفاظت خود اختیاری جسم کا شروع ہونا اور کب تک رہنا

دفعہ ۱۰۲: مستحقاق حفاظت خود اختیاری جسم اسی وقت سے شروع ہوگا جب کہ جرم کے ارتکاب یا جس کے ارتکاب کا بلا معقول وجہ سے خیال ہو۔ گو جرم کا ارتکاب [illegible] تک قائم رہے گا۔ جب تک جسم سے [illegible]

شرح

دفعہ [illegible] میں حق حفاظت خود [illegible]

دفعہ [illegible] میں حق حفاظت [illegible]

چنانچہ یہ حق قانونی اس وقت سے [illegible] ہو جاوے۔ اور اس وقت تک قائم رہے گا جبکہ مقررہ کو اندیشہ رہے کہ [illegible] قدام جرم سے شروع ہو جاتا ہے۔ یہ امر کہ [illegible] سے پیدا نہیں ہوتا ہے [illegible] کسی شخص کا ستحقاق [illegible] ان کا دست کرنا یا ہم گذشتہ [illegible] کرنا یا [illegible] جرم تک اس [illegible] دفعہ میں [illegible] کے [illegible] کیا ہے۔ تو اس وقت حملہ یا دھمکی سے [illegible] کے حق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت قانوناً اس کو اختیار ہے کہ اپنی حفاظت کرے۔ اور اس کی روک سے عمل کرے بجائے اس کے کہ دوسرا اختیار میں لاوے جس کا قانوناً مجاز ہے۔ کیونکہ ضرورت کس کا انتظار کرے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) ہمسی ملکاری [illegible] ایک [illegible] معلوم [illegible] ہمسی [illegible]

نقرہ درج ہے۔ چنانچہ ۱۹ لاہور سے حسب منشائے دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند باستعمال استحقاق
دفاع خود اختیاری ملزم کو بری کیا گیا۔ (کرنیل ڈسٹرکٹ جلد ۳۹ صفحہ ۵۰۰ لاہور سنہ ۱۹۳۳ء
انڈین لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۱)

جس حال میں استحقاقی مدافعہ کا حق کسی اور نقصان کے پیدا کرنے پر محیط ہے

دفعہ ۱۰۱ ۔ اگر جرم ان قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہ ہو جو دفعہ گزشتہ مذکورہ بالا میں بیان کی گئی ہیں۔ تو استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ آور کے عمداً ہلاک کرنے پر محیط نہیں ہے۔ مگر ان قیود کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ میں بیان کیگئی ہیں۔ حملہ آور کے ہلاک کرنے کے سوا کسی اور نقصان کے پہنچانے پر محیط ہے۔

شرح

اگر صورت مذکورہ دفعہ ۱۰۰ نہ ہو۔ تو ملزم دفعہ ۹۹ تا حد اس جرم کو کئی اور نقصان بجز ہلاکت تا حد روک اس خطرہ کے حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لا سکتا ہے۔ لیکن اس حق کے استعمال سے تجاوز نہ کیا جاوے۔ ورنہ استعمال زیر قانونی حاصل نہ ہوگا۔ اور غلط جرم حسب معنی دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند بمنزلہ دفعات استحقاق حفاظت خود اختیاری سے مشروط کی گئی ہیں ضروری ہے۔ کہ وہ بموجب دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند جرم ہوتا ہو۔

ڈولنگز اف مائیکور کیس

جب کہ ایک فریق مقبوضہ اراضی ایک شخص پر قبضہ کریں۔ تو مالک قابض اراضی کو اختیار ہے۔ باستعمال حق حفاظت خود اختیاری دفاع قائم رکھنے کے لئے تا حد اس جرم کے حسب دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند اس کی روک کرے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں فریق حملہ آور کو فریق قابض اراضی سے نقصان پہونچا تھا۔ مائیکوٹ میسور سے قرار دیا گیا۔ کہ قبضہ بحالی رکھنے کے لئے جو ضرر فریق حملہ آور کو پہنچا ہے۔ وہ حسب دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند محفوظ ہے۔ (۱۳ میسور لا جرنل صفحہ ۲۵۶ ۔ ۱۹۰۸ء میسور

(۳) جس مقدمہ میں فرد مقابل مطلوبہ نے حق حفاظت خود اختیاری عطا نہیں کیا گیا ہے۔ اور محض سوجوئی فریق مخالف سے یہ حق حفاظت دفعہ ۱۰۳ قانونی پیدا ہوتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۲۷۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۹ سنہ ۱۹۳۳ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۳۱۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۱۶۷۔

(۴) جب کہ فریقین مقدمہ نے ایک دوسرے کو نقصان عمدی پہنچانے کے لئے اپنی اپنی طاقت کے زعم پر ایک دوسرے سے لڑائی پر آمادہ کیا ہو۔ اور فریقین لڑائی کا سامان مہیا وغیرہ سے کر جائے مقام زعم پر پہنچ گئے۔ اور وہاں جا کر لڑنا شروع کیا۔ اور اس لڑائی میں ایک دوسرے سے اور کار جسمانی وقوع میں آئے تو کوئی فریق استحقاق حفاظت خود اختیاری کا عذر پیش نہیں کر سکتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۰۔ ۳۱ انگلو رنگون لا رپورٹ صفحہ ۳۸۰۔ ۷ رپورٹ ٹائمز صفحہ ۲۱۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۸۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور صفحہ ۱۴۱۔

(۵) چند اشخاص نے بیت میں بغرض محافظت بیدار رہتے تھے۔ کہ دوسرا فریق مسلح ان کے مقابلہ کے لئے گیا۔ اور فریق اول پر حملہ کر دیا جس پر باہم لڑائی ہو گئی۔ فریق اول کو بھی عدالت ماتحت سے بجرم ارتکاب تغیرات جنہ سزا ہوئی عدالت ہائیکورٹ نے یہ رائے ظاہر کی کہ فریق اول کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اور فریق ثانی کے حملہ کرنے کی توقع تھی۔ اور فریق اول کے لئے ضرور تھا کہ بیدار رہتا۔ استحقاق قانونی سے کام لیتا۔ اور جس قدر ضرر پہنچایا گیا ہے وہ نظر بحالات مقدمہ ضروری تھا۔ اس لئے ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۰۱۔

(۶) ایک سکھ شخص بشنداس اور بلا سنگھ کی موضع بیت کی دیرینہ سے عداوت تھی اور ہری دیا ایک نوجوان طاقتور اور خونخوار شخص بلا آدمی تھا۔ اور قبل اس کے ایک قتل کر چکا تھا۔ کابلا سنگھ و ہرا ور بشن بشنداس کی مدد کو آئے۔ ہری دیا لاٹھی لیکر داخل ہوا اور ان سے لڑنے لگ گیا۔ ہری دیا نے بلا سنگھ کے لاٹھی ماری اور کابلا سنگھ نے ایک کلہاڑا جو اس دوکان میں پڑا تھا۔ اٹھا کر ہری دیا کے سر میں مارا۔ اور دوچھاتی میں مارے اور بشنداس نے لاٹھی ماری۔ جس سے چند روز بعد ہی مضروب مر گیا۔ اور ان ہر دو ملزمان کو عدالت سشن سے بدفعہ ہم تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے لئے معقول خطرہ حملہ تھا۔ اس لئے حق حفاظت اختیاری سے تجاوز نہیں کیا گیا

عدالت سے قبضہ مل چکا تھا۔ اور مہاراجہ سنگھ اپنی جاگیر کو پانی دے رہا تھا۔ اُس وقت شکاری لوگ کا ملازم مع دس پندرہ اشخاص کے گروہ کثیر سے جمع ہو کر آیا اور سمیت مہاراجہ سنگھ کے اور اشخاص کو پانی دینے سے منع کیا۔ اور انکار کرنے پر اس کے مارنے پر تلوار اٹھائی۔ اور ان اشخاص کو تلواروں سے مارنے پر مستعد ہوئے۔ عدالت ماتحت نے ان کو سزا دی۔ اور عدالت سشن نے ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ اور عدالت سشن سے ملزمان نے اپیل کی۔ اور عدالت ہائیکورٹ سے بموجب دفعہ ۴۲۶ ضابطہ فوجداری ضمانتوں کا حکم دیا گیا۔ ملزمان کا اپیل جب ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ مجالات واقعات ملزمان کو بموجب دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ اور اگرچہ ملزمان پہلے ارتکاب جرم بلوہ میں مبتلا ہو چکے تھے۔ مگر ان کو قانونی تعزیت طلب کی کمی ہی تھی۔ اور اس وقت ملزمان کو اس سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی ہے۔ جو سزا دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند میں مقرر ہے۔ اس لئے ان کو استفادہ اس سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ حکم سزا فائنل صحیح ہے۔ اپیل خارج کئے گئے۔ (اپیل نامہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳ پٹنہ انڈین لا رپورٹ جلد ۲ سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۹۲ پٹنہ صفحہ ۲۰۵ - ۶ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۹۸ -

(۴) موضع جڑاؤ اور بعض حصہ کنور کرن سنگھ زمیندار حصہ دار تھا۔ اور آٹھ دار ان سے دو درخت کاٹ کر اپنے استعمال میں لے آئے تھے۔ ایک بڑا درخت پیپل کاٹ لیا تھا۔ جس کی بابت زمیندار نے ان کو ادا ٹھانے سے منع کر دیا تھا۔ اور دوسرے درخت پیپل کے متعلق پرسا گیا تھا کہ ان کو چیرنے والے۔ مگر کہنے طور سے ان کو انہوں نے منع کر دیا تھا کہ اس پیپل کو لے جانے کی اجازت ہے۔ مگر نہ اسکو کاٹنے کی اجازت ہے۔ دوسرے درخت پیپل زمیندار سمیت اشخاص کے کئی اور دیگر اشخاص کو سمجھانے گئے کہ وہ درخت کے اٹھانے جانے میں معترض ہوں۔ اسی اثنا میں ایک اہلکار زمیندار کھیت سے کچھ فاصلہ پر جا کر ۱۲ - ۱۳ اشخاص کو مع لاٹھیوں کے لے آیا۔ اور ان کو بضربات مجروح کیا۔ جن ضربات سے شفاخانہ ڈیڑھ ماہ تک زیر علاج رہ کر ایک مضروب نتیجہ ضربات سے مر گیا تھا۔ ملزمان کو زیر دفعہ ۳۰۴ بالانضمام دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سیشن کیا گیا تھا۔ اور عدالت سشن سے چلا گیا۔ کہ شفاخانہ دفعہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہاں سے امداد حاصل کرنا ممکن تھا۔ اس لئے اصل متنازعہ درخت پیپل جس کا ملزمان حق دور کرنے کا رکھتے تھے۔ حق حفاظت تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بمجالات واقعات مقدمہ ملزمان قابل سزا بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہیں۔ بلکہ جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ہے۔ ملزمان نے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کیا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ مذکور بالانضمام دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ہم ملزمان کو دو دو سال قید سخت اور باقی ملزمان کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی جاوے

کیا جائے۔ اُس حالت میں کہ وہ عمارت یا خیمہ یا مرکب ترمی انسان کی بود و باش یا مال کے محفوظ رکھنے کے لئے مستعمل ہو۔

چوتھی۔ سرقہ یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا جبکہ ایسی حالتوں میں کہ اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو کہ اگر استحقاق حفاظت خود اختیاری اس جرم کے دفعیہ میں نافذ نہ کیا جائے۔ تو اس جرم کا نتیجہ ہلاکت یا ضرر شدید ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا میں حفاظت مال دفعہ ۱۰۰ میں حفاظت جسم بشرائط قیود دفعہ ۹۹ جملہ آور کے مقابلہ میں حق حفاظت خود اختیاری دہلاکت تک توسیع کیا گیا ہے۔ اور دیگر جرائم کی صورت میں دفعات ۱۰۱ و ۱۰۲ میں بجز ہلاکت و ضرر شدید اور قسم کے نقصان پہنچانے کا حق دیا گیا ہے۔ کیونکہ بظر حالات واقعہ تا حد تک حملہ متناسب مقدار پر طرفہ کی گئی ہے۔ اور ان ہر دو دفعات ۱۰۰ و ۱۰۲ کی ترتیب میں دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ کے ساتھ دفعہ ۱۰۲ میں استحقاق حفاظت جسم کا شروع و اختتام اور دفعہ ۱۰۳ و ۱۰۴ کے ساتھ دفعہ ۱۰۳ میں آغاز و اختتام استحقاق حفاظت خود اختیاری بالتصریح بتلایا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۰۰ کے ضمن ۶ و دفعہ ۱۰۳ کے ضمن ۳ میں استحقاق مبنیہ ضمن ہائے مشروط قرار دیا گیا ہے۔ کہ جب وہاں خود کی بابت حکام سے استمداد غیر ممکن ہو اور ضمن ۳ دفعہ ۱۰۳ میں اندیشہ معقول ہلاکت یا ضرر شدید محتمل ہو۔ تو یا استعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری ہلاکت یا ضرر شدید پہونچایا جا سکتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں بجرم دفعہ ۴۸۶ تعزیرات ہند ملزمان چند روز سے مستغیث کا وارنٹ گرفتاری ہمراہی مستغیث لے بمداد پولیس لیکر اُس مکان گیا۔ جہاں ملزمات موجود تھی۔ مگر ابھی سورج نہیں نکلا تھا۔ کہ وقت علی الصباح تھا۔ اُس وقت مستغیث و ایک ہیڈ کنسٹبل ۳ کنسٹبلان پولیس و چند معاونین ہمراہ تھے۔ جس کو دیکھ

اور ایسے عدالت میں دعوت حق حفاظت خود اختیاری کے لئے کوئی تدبیر ضروری نہیں ہے۔ اور اس کے لئے کوئی خاص معیار مقابل طاقت کو مقرر کئے جانے کے لئے کوئی خاص صورت کا تعین ہو سکتا ہے۔ اور نہ ملزم کی طاقت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ عقل عام کو اور نہ ان کے سابق حالات پیش نظر ہو سکتے ہیں۔ اور نہ محض اس وقت کی حاضری اشخاص سے حقوق قانونی زائل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ جملہ مذکورہ بالا دو ملزمان قابل دیوانہ آیا۔ اس لئے حکم سزا فسوخ اور اپیل منظور کیا گیا۔ کر پیل لاء رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۰ اور انڈین لاء رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۔

(۷) ایک مقدمہ میں فریقین کا قضیہ ایک نظر ارانی کی بابت معلق تھا۔ اور فریقین میں لڑائی ہو گئی۔ اور ہر دو جانب مقدمات جرائم کے مختلف اشخاص پر بموجب دفعات ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ بشمول دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند قائم کیا کہ دانستہ قتل سے ملزمان سزایاب ہوئے۔ اپیل ملزمان پر ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ نے قرار دیا کہ کسی عرض کے ملزمان کو حق مدافعت خود اختیاری حاصل نہیں تھا۔ اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کر پیل لاء جرنل جلد ۳ صفحہ ۲۰۶ ناگپور۔

جس حالت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری مال ہلاک کرنے پر محیط ہے | دفعہ ۱۰۳ | استحقاق حفاظت خود اختیاری مال الدافعہ کی رعایت

سے بعد دفعہ ۹۹ تین بیان کی گئی ہیں۔ جن کا کہ حملہ آور کے خلاف کرنا جائز ہے ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہے۔ اگر وہ جرم جس کے ارتکاب یا جس کے ارتکاب کا اقدام اس استحقاق کے نفاذ کا باعث ہو۔ نیچے لکھی ہوئی قسموں میں سے کسی قسم میں داخل ہو۔ یعنی۔

پہلی۔ سرقہ بالجبر

دوسری۔ نقب رانی وقت شب۔

تیسری۔ نقصان رسانی بآتش جو کسی عمارت یا خیمے یا مرکب تری میں

کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۷۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۸ ۔ ۶ لاہور صفحہ ۴۶۳ ۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۱۹۔

(۵) چند مزدور لاٹھیوں سے تیار ہو کر بوقت شب ایک گاؤں میں گئے۔ اور وہیں شور چور چور کی آواز سنکر مسمیان بچے رام و دشو رام نے للکارا مارا جس پر ڈکیتوں نے بھاگنا شروع کیا۔ مگر دینو رام نے ایک فائر بندوق کا جانب ڈکیتان کیا۔ جس سے ایک ڈکیت زخمی ہو کر زمین پر گر کر مر گیا۔ جس کا مقدمہ برخلاف دینو، ام مجرم ۳۰۲ الف قائم ہو کر تحقیقات کی گئی۔ اور بدوران تحقیقات میں دینو رام نے اصل واقعہ کے اظہار سے انکار کیا جس کو عدالت سشن سے بدفعہ مذکور سزا دیگئی تھی جس کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۰۳ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اور وہ ایسا وقت تھا۔ کہ کوئی شخص اس امر کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ کہ ڈکیت حملہ کر کے ایک شخص کی ہلاکت کے بعد مقابلہ کریں۔ یا وہ آگے بڑھکر دیہہ والوں کو نقصان پہونچا دیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۳ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۶۰۹۔

(۶) ایک کھیت مستغیث میں ملزم کے مویشی چر رہے تھے مستغیث اُن مویشیوں کو پھاٹک میں بیجانے کے لئے گرفتار کرنے لگا۔ تو مویشیان بھاگ کر ملزم کے کھیت میں چگنے لگے مستغیث بامداد ہمراہ مویشیوں کو پکڑنے لگا۔ تو ملزم نے اُس کو لاٹھی سے مارا تھا۔ اور مضروب مر گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۰۳ تعزیرات ہند استحقاق حفاظتی حاصل نہ تھا۔ کیونکہ قبل کہ حسب دفعہ ۱۰۔ ایکٹ مذکورہ بجا مویشی تا مویشیوں کو پکڑ کر پھاٹک میں پہنچانے جا رہا تھا۔ مگر ملزم اس امر سے لاعلم تھا۔ اس نے سمجھا تھا۔ کہ مستغیث قبل کہ اس کے مویشی بیجا طور پر گرفتار کرنے آیا ہے۔ اس غلط فہمی کے لحاظ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے بجائے بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۶۲۷ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۴۶۳۔ آل انڈیا رپوٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۶۹۲ ۔ ۱۳ آل انڈیا کرمینل صفحہ ۳۹۔

جس حالت میں استحقاق مذکور ہلاکت کے سوا کوئی اور نقصان پہونچانے پر محیط ہے

دفعہ ۱۰۴:۔ اگر وہ جرم جس کا ارتکاب یا جس کے ارتکاب کا اقدام استحقاق حفاظت خود اختیاری کے تفاد کا باعث ہو سرقہ یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ ہو۔ مگر ان قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہ ہو۔ جو

مکان نے ڈاکہ سمجھکر مقابلہ کر دیا۔ اور مار پیٹ ہوئی۔ اور پولیس دفعہ ذیل آئی ہوئی۔ ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۳۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے چھبیس چھبیس روپے جرمانہ کیا۔ اور شیخ جمعہ بھی اتفاق کیا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل ملزمان پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ قرار دیا۔ کہ دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جبکہ نیک نیتی سے عمل ہو۔ جو اس مقدمہ میں ایسا نہیں ہوا ہے۔ اور اگرچہ پارٹی سرکاری ملازمان زیادہ زخمی ہوئی ہے۔ لیکن تاہم ملازمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ کیونکہ فعل سے مسمات چندرو کا پولیس کو آگ لگانا ہی آجانا یا نہ آجانا کچھ ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جس سے ایک آزاد لڑائی ہونا ظاہر ہے اس سے اپیل منظور حکم سنہ مسنوخ کیا گیا۔ کمپیل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۵۱۱ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیس جلد ۸ و ۱ صفحہ ۹۴۔

(۲) ایک قطع اراضی کی بابت فریقین کا باہم منازعہ چلا آرہا تھا۔ اور اس جگہ سے تھانہ محض ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ مگر تاہم سپرنٹنڈنٹ پولیس ہر دو فریق مسلح ہو کر گئے جس سے ایک ایک آدمی ہر دو فریق کا لڑائی میں مارا گیا۔ تجویز ہوا۔ کہ ہر دو فریق کا مدعا ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے کا تھا اور مہیب اسلحہ کے استعمال سے غالب نتیجہ ہلاکت تھا۔ اس لئے زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۸ مالیغام دفعہ ۹۴ حکم سزا بحال رکھا گیا۔ کسی فریق کو حق مقاومت خود اختیاری حاصل نہیں تھا۔ اسلئے اپیل رد کی گئیں۔ انڈین کیسس جلد ۴۸ صفحہ ۸۳۲ و کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۲۳ سنہ ۱۹۱۸ء لاہور و ۳۷۵ پٹنہ لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۵ء۔

(۳) اور یہ حق حفاظت خود اختیاری محض نقب زنی کرنے کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اقدام نقب زنی کے وقت سے ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت ہلاکت اور یہ شدید پہونچایا جا سکتا ہے۔ اگر نیک نیتی سے کسی نے شخص متعلقہ تو جو خانہ اور یا مکان میں دخل بالجبر ہے۔ صاحب مکان اس کو چور سمجھکر غلط فہمی سے باستعمال استحقاق قانونی ہلاک کر دے۔ تو استحقاق حفاظت خود اختیاری سے متجاوز نہ ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۸۳۰ و ۲۳ کریمنل لا جرنل صفحہ ۵۲۳ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ ۱۰۱۲ و کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۲۸۔

(۴) بوقت شب چور ایک حاطہ محدود بدیوار بس کے پھاٹک کو قفل لگا ہے۔ جو حسب معنی دفعہ ہذا عمارت ہے۔ جو دو نصف شب کو مکان مستغیث میں پایا گیا۔ کمرہ میں اندھیرا تھا۔ ملزم کے ۳ ضربات لگنے کے بعد دیگرے سر میں لاٹھی سے مالک نے ماریں جس سے مضروب مر گیا۔ اور اندھیرے میں یہ قیاس کیا جا سکتا تھا۔ کہ مضروب مسلح ہو۔ اس نے ہائیکورٹ سے زیر ضمن ہم دفعہ ہذا ضارب بری

الف مشتبہ الچلن کے مکان میں اس کی موجودگی دیکھنے کے لئے داخل ہوگیا۔ جہاں ملزم نے اسکو گالیاں دیں۔ اور لاٹھی سے دھمکایا۔ ملزم مذکور کے خلاف پولیس نے زیر دفعہ ۳۴۵ کارروائی کی۔ عدالت ہائیکورٹ سے تجویز ہوا کہ گو مشتبہ الچلن شخص کی خبرداری رکھی جانی ضروری ہے۔ لیکن پولیس مجاز نہیں ہو جاتی۔ کہ مشتبہ الچلن اشخاص کے تخلیہ کہٹ کھٹا کر مکان میں داخل ہو جاوے۔ اسلئے ملزم راستی پر تھا۔ بری کیا گیا۔ حکم منسوخ کیا گیا۔ انڈین لا رپورٹ ۔ اس جلد ۲۷ صفحہ ۵۲ مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

(۵) ایک شخص نے ایک غیر شخص کو بوقت شب اپنے گھر میں دیکھا۔ اور اسکو چور سمجھکر اس قدر بیرحمی سے مارا۔ کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اور عدالت سے بحالات واقعات مقدمہ بحکم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند عدالت پیشی سے ملزم سزایاب ہوا تھا۔ اپیل پر اور دھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ کہنے والے کو بمقتضائے دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند اس قدر حق نہ تھا۔ کہ وہ اس کو ہلاک کر دیتا۔ اور جس قدر ضرر پہنچائے گئے ہیں۔ اس کا اغلب نتیجہ ہلاکت تھا۔ اس لئے اپیل خارج کیا گیا۔ اور حکم سزا بحال رکھا۔ اور مزید قرار دیا گیا۔ کہ نائک متصدی محکمہ پر حالات ہذا بیرحمانہ طور سے سخت لگائی گئی تھی۔ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۱۵ ۔ ۶ ۔ ۸ رپورٹ اودھ صفحہ ۳۲ ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۰۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۱۲ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ہائی نوٹ صفحہ ۹۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۲۰۲

(۶) جب کہ ایک شخص نے ایک مستحق شخص قابض (راضی) کو بیدخل کر دیا ہو۔ چند گھنٹوں کے بعد اصل مالک شخص قابض نے اس کو بیدخل کرتے ہوئے ہلاکت سے کم ضرر پہنچا کر دوبارہ قبضہ حاصل کر لیا ہو۔ تو وہ دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند اس کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ اور سابق شخص کا دخل ایک جرم اخلت بیجا ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۸۸ لاہور سنہ ۱۹۳۸ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۲۶۹ ۔

استحقاق حفاظت خود اختیاری مال کا شروع ہونا اور قائم رہنا

دفعہ ۱۰۵ ۔ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال اسی وقت سے شروع ہوگا۔ جب سے کہ مال کے لئے خطرے کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔

دفعہ آخیر مذکورہ بالا میں بیان کی گئی ہیں۔ تو وہ استحقاق بالارادہ ہلاک کرنے پر محیط نہیں ہے۔ لیکن ان قیدوں کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ میں بیان کی گئی ہیں۔ خطا کرنے والے شخص کو ہلاک کرنے کے سوا بالارادہ کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہے۔

شرح دفعہ ہذا قریباً مشابہ دفعہ ۱۰۱ ہے۔ اور اس میں وضع کیا گیا ہے۔ کہ اگر صورت واقعہ مبینہ دفعہ ۱۰۳ نہ ہووے۔ اور ارتکاب یا اقدام جرم سرقہ یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا بجرمانہ ہو۔ تو جابندی رعایت دفعہ ۹۹ کوئی اور نقصان بجز ہلاکت یا ضرر شدید کے پہونچایا جا سکتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں مدعی نے کامیاب ہو کر حسب قاعدہ قبضہ اراضی کی ڈگری لیکر باقاعدہ عدالت دیوانی سے زمین پر قبضہ لے لیا۔ دوسرے روز فریق مخالف نے بھی اراضی میں آکر مداخلت بیجا بجرمانہ کی جس پر فریق قابض نے فریق مداخلت کنندہ کو زور مداخلت سے باز رکھے ہوئے چند اشخاص کو مضروب کیا۔ کیونکہ فریق اول الذکر قبضہ بحال رکھنے کا مستحق تھا۔ اس لئے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۹۶ استثنے ۳ و ۴، کرمینل لا جرنل ۳۸۰ و انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں ملزم کی حیثیت عرفی میں ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعات ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ وغیرہ وغیرہ الفاظ ناشائستہ و دشنام دہی سے حسب مخی دفعات مسطورہ استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷، کرمینل لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۹۳ : ۲۱۳۔

(۳) ایک مقدمہ میں مسمی الف بہ بیت زنا مسمی بنت کے مکان میں بہ سلسلہ آشنائی داخل ہوا۔ مسمی ج شوہر اس نے الف کو زدوکوب کیا۔ چنانچہ مسمی ج دفعہ ہذا سے محفوظ رہا۔ ۲۰ ویکلی رپورٹ ۳۶۔

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند میں جب کہ کپتان پولیس آدھی رات کو مسمی

رسانی کے ارتکاب میں مصروف رہے۔"

(۵) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال نقب زنی وقت شب کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک وہ مداخلت بیجا بجانہ جس کا آغاز اُس نقب زنی سے ہوا ہے۔ قائم رہے۔"

شرح ضمن ۴ و ۵ مندرجہ مسطورہ بالا میں حق حفاظت خود اختیاری اُس وقت تک رہتا ہے۔ کہ جب تک مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کا ارتکاب ہوتا رہے یا ملزم نقب زنی میں مصروف رہ کر مداخلت بیجا بجانہ قائم رکھے۔ لیکن جب ان جرائم کے ختم ہو جانے کے بعد ملزم بھاگ جائے۔ تو پھر استحقاق باقی نہیں رہتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں چند ملزمان گیارہ بیل بوقت شب سرقہ کر کے لے گئے تھے۔ اور مالکان راس جادگاوان کے متصلہ کہوج مویشیان مسروقہ کے نشانات پر بہ سلسلہ تلاش ملزمان کے دیہہ میں پہونچ گئے۔ جہاں مسروقہ مویشیان موجود تھے۔ اور آئندہ کہوج رواں نہیں ہوا تھا۔ اس مقام پر واپسی مسروقہ مویشیان کے لئے مالکان تعلقہ متصلہ متعلقہ میں گئے۔ جہاں سے اُن کو امداد فوراً حاصل نہ ہوئی تھی۔ اور ملزمان و مستغیثان کی باہم لڑائی میں چند اشخاص مضروب ہوئے تھے۔ فریق ملزمان کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور چند زخمی ہو گئے تھے۔ لیکن مستغیثان نے پولیس کی آمد کا انتظار نہیں کیا تھا۔ اور نہ مال مسروقہ مستغیثان کو دستیاب ہوا تھا جس پر مستغیثان مالکان مسروقہ مویشیان بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۹ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور وہ شش کورٹ سے سزایاب ہوئے۔ جن کے اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب مجرمان مال سرقہ کر کے لے جاویں۔ تو اُس مال کے دوبارہ سختی سے حاصل کرنے کے لئے کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہوتا ہے۔ کہ اُن کے قبضہ سے مال مسروقہ برآمد کرایا جاوے۔ وہ قانوناً اس جبر و سختی کے ذمہ دار ہیں۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۲۹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۳۸۵۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۷۔ جلد ۲۷ صفحہ ۲۱۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۸۰۔

(۳) مسمی شہاب الدین مالک اراضی اپنے کھیت میں مویشیان ملزم کے چرنے کی اطلاع پا کر معہ

شرح دفعہ ۱۰۲ میں آغاز و اختتام استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم اور دفعہ ہذا میں یہ حق مال کی حفاظت کے لئے دیا گیا ہے۔ چنانچہ بپابندی دفعہ ۹۹ جس وقت مال کے لئے خطرے کا معقول احتمال ہوا ہو۔ اس وقت سے ہی استحقاق حفاظت خود اختیاری شروع ہو جاتا ہے۔ اور لفظ مال میں جائیداد بھی داخل ہے۔

(۲) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال سرقہ کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک مجرم مال لے کر چلا جائے۔ یا حکام سے مدد حاصل ہو جائے۔ یا مال دستیاب ہو جائے۔"

شرح سرقہ کے دفعیہ میں جب کہ دوران سرقہ ہو یا سرقہ کے بعد ہی مال ملزم کے پاس ہو۔ یا مال مسروقہ لئے جاتا ہو۔ یا مال چرا کر بھاگتا ہو۔ تو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ کہ مال مسروقہ ملزم سے بزور حاصل کیا جاوے۔ لیکن ملزم کے مال مسروقہ گرا کر بھاگ جانے یہ استحقاق باقی نہیں رہتا ہے۔ پنجاب ریکارڈ فوجداری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۸۵ لاہور ۹۶ انڈین کیسز صفحہ ۳۸۵ - ۲۷ پنجاب لا رپورٹ ۲۸۰

(۳) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال سرقہ بالجبر کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک مجرم کسی شخص کی ہلاکت یا ضرر یا مزاحمت بیجا کرتا رہے۔ یا اُنکا اقدام کرتا رہے۔ یا جب تک کہ فوراً ہلاک ہونے یا فوراً ہونے یا فوراً مزاحمت جسمانی اُٹھانے کا خوف قائم رہے۔

شرح یہ استحقاق حفاظت اُس وقت تک رہتا ہے، کہ جب تک ملزم سرقہ بالجبر کا ارتکاب یا اقدام کرتا رہے۔ یا اُس کے لئے ہلاکت یا ضرر یا مزاحمت بیجا اٹھانے کا خوف دیتا رہے۔"

(۴) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک مجرم مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان

حاصل نہیں رہتا ہے۔ اور ملزم مال سرقہ کر کے بھاگتا ہے چھوڑ جاوے اور مالک مال ملزم کو ضرر شدید پہونچاوے۔ تو مالک جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کے مواخذہ کے لائق ہوگا سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل لاء صفحہ ۱۱۵۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء رنگون صفحہ ۴۳۰۔

(۵) ایک مقدمہ میں ملزم لقب علی سے مستغیث کا مال سرقہ کر کے لے گیا۔ مگر بیداری پر مستغیث و ہمراہیان نے تعاقب کیا۔ ملزم بھاگتا ہوا مال گرا گیا۔ اور ہمراہیان مستغیث نے ملزم کو گرفتار کرنے کے لئے اس کا تعاقب کیا۔ اور ملزم کو سخت مضروب کر کے تھانہ میں لے گئے تھے۔ اور اس دوران گرفتاری میں گرفتار کنندگان سے ملزم کو ضربات شدید آئی تھیں جس پر ذمہ داری قانونی عائد کی گئی۔ مرتا ہوا ایکسوٹ سے قرار دیا گیا۔ ملزمان قابل سزا ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۰۵ تعزیرات ہند ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۶۴ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۹۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۵۵۵۔

جملہ مہلک کے دفعہ میں استحقاق حفاظت۔ خود اختیاری جب کسی بیگناہ شخص کو نقصان ناخطرہ ہو

دفعہ ۱۰۶:۔ اگر استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نافذ کرنے میں جو ایسے حملے کے دفعہ میں ہو جس سے ہلاکت کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔ حفاظت کرنے والا ایسی حالت میں ہو۔ کہ وہ کسی بیگناہ شخص کو خطرہ نقصان پہنچائے۔ بغیر اس استحقاق کو اچھی طرح نافذ نہیں کر سکتا۔ تو اس استحقاق حفاظت خود اختیاری اس شخص کو خطرے میں ڈالنے پر بھی محیط ہے۔

ممثیل

اگر زید پر آدمیوں کا ایک گروہ اسے ہلاک کرنے کی جہد سے حملہ کرے۔ اور زید اس گروہ پر بندوق چلائے۔ بغیر اپنے استحقاق حفاظت

ہمراہیان موقعہ پر پہنچا۔ اور مویشیوں کو کھیت خود میں چرتے ہوئے دیکھکر گرفتار کرنا چاہا۔ جن کو گرفتار کرنے کے لئے مالک نے موجب بیان تعجب کیا۔ لیکن مسمی چنن سنگھ مالک مویشیان نے پھاٹک میں مویشیوں کو نے جانے نہیں دیا۔ و چنن سنگھ نے لاٹھی مار کر مستغیث کو ہلاک کر دیا۔ جس کو عدالت سشن سے بہ فوجداری ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے موت کے لئے بھیجا گیا دفعہ ۳۷۶ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ لاہور پیش کیا گیا۔ اور ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مستغیث مہلوک کو حق تھا۔ کہ مویشیوں کو گرفتار کر کے بھیجنے سے دفعہ ۱۰۔ ایکٹ مداخلت بیجا مویشی پھاٹک میں پہنچنے سے۔ جب کہ مویشیوں سے اس کے کھیت کا نقصان کیا تھا۔ ملزم کو کوئی حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ اس لئے حکم سزا پھانسی دیا گیا اور بمنظوری حکم ششن جج اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۶۲۷ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۳۶۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۶۹۲ ۔ ۱۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۶۹۲ ۔ ۱۳ آل انڈیا کریمنل صفحہ ۳۰۹۔

(۳) مسمی رکھا اپنے کھیت میں جوار پڑی کے آگے لیٹا ہوا سو رہا تھا کہ شور سنکر کہ بھینسے کا سنکر موقعہ پر گیا۔ اور ایک آدمی کو دیکھا۔ ستھ چور چور کہ دیا۔ اور ملزم بھاگا۔ مسمی رکھا و دیگر اشخاص نے تعاقب کیا۔ اور ملزم کو للکارا کہ کھڑا ہو جا پھر آپس میں لڑائی ہوئی۔ رکھا نے ملزم کے سر پر لاٹھی ماری۔ اور لڑائی میں جیون ایک شخص تعاقب کنندگان میں سے زخمی ہو گیا۔ اور ضربات سے مر گیا۔ ملزم کے خلاف بہ ۳۰۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول کی تحقیقات سپردگی کے بعد عدالت سشن سے ملزم کو ۷ سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بموجب دفعہ ۱۰۵ تعزیرات ہند کہ اگر ملزم مال مسروقہ لے کر چلا جاوے۔ یا اس مال مسروقہ کو حاصل کر چکے۔ تو مالک مال مسروقہ کا سختی سے ملزم کے تعاقب کا حق نہیں رہتا ہے۔ اور نہ اسکے کہ ملزم مہلوک کو مضروب کرے۔ مہلوک ملزم کے سر پر لاٹھی مارے اور پھر ملزم مہلوک کو مضروب کرے۔ تو اس سے ملزم کو یہ حق پیدا نہیں ہو جاتا۔ کہ مہلوک کے جسم پر سخت ترین ضربات لگا کر اسکو زخمی کیا جاوے۔ اپیل ملزم کا نامنظور کیا جا کر حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۹۲ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۲۷۔

(۴) جب مال مسروقہ اصل مالک کو مل چکا ہو۔ تو پھر استحقاق حفاظت خود اختیاری

ورنہ بحالات واقعات جرم دفعہ ۳۰۷ تحریرات ہند قابل مواخذہ ہے۔ ۱۴ رپورٹ الہ آباد فوجداری صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۰۶ ۔ ۲۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۱۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۲۷ ۔

باب پنجم!

اعانت کے بیان میں

لفظ اعانت میں کسی شخص کو کسی خلاف قانون فعل کے کرنے یا ترک کرنیکے لئے ترغیب دینا اکسانا و صلاح دینا مراد ہے۔ عام اس سے کہ ارتکاب جرم واقعہ ہو یا نہ ہو، لیکن ارتکاب جرم کے بعد اعانت نہیں ہوتی ہے۔

کسی امر میں اعانت کرنا

دفعہ ۱۰۷: ۔ پر وہ شخص کسی امر کے کرنے میں اعانت کرتا ہے۔ جو پہلے کسی شخص کو اس امر کے کرنے کی ترغیب دیوے

شرح

لفظ ترغیب (Abetment) میں کسی شخص کا خلاف قانون فعل کے کرنے یا ترک کرنے کے لئے کسی شخص کو رغبت یا صلاح یا تحریک جرم کرنا ہے لیکن یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ شخص معان اس ترغیب یا صلاح یا تحریک کا جرم ہونا جانتا ہو۔ یا نہ جانتا ہو۔ یا ارتکاب جرم واقعہ ہو یا نہ ہو۔ بہرکیف معین قابل مواخذہ اس جرم میں ہوگا۔ کہ جسکے ارتکاب کے لئے یا ارتکاب میں اعانت کی گئی ہو۔ مثلاً زید نے بکر کو خالد کے قتل کے لئے ترغیب دی اور بکر نے ارتکاب قتل نہیں کیا ہے۔ لیکن زید قتل میں اعانت کرنے کا ملزم ہوگیا ہے۔ عام اس سے بکر نے ارتکاب جرم نہیں کیا ہے۔

اصول

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ہر ایک قسم کے خیال کے قیام سے قبل طبعاً وہ خیال ذہنی محرک ساہوتا ہے۔ اور جو شخص ایسے خیال ذہنی کسی شخص کو ارتکاب جرم کے لئے محرک کرتا ہے۔ تو یہ شخص ابتدائی مرحلہ پر محرک ترغیب بنائے جرم ہوتا ہے۔ جس سے ایک سنگین

خود اختیاری کو اچھی طرح نافذ نہیں کر سکتا۔ اور ان اطفال کو جو اُس گروہ میں مخلوط ہیں۔ خطرہ نقصان پہنچائے۔ بغیر وہ بندوق نہیں چلا سکتا تو اگر زید اس طرح بندوق چلانے سے اُن اطفال میں سے کسی طفل کو نقصان پہنچائے۔ تو وہ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

شرح یہ دفعہ بذا بمنشائے دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند جب کہ خطرہ ہلاکت یا ضرر شدید بغیر کسی بیگناہ کو نقصان پہنچائے۔ حفاظت نہ ہو سکتی ہو۔ جیسا کہ تمثیل مذکور میں درج ہے۔ تو وہاں بصورت ہائے خاص حسب صراحت دفعہ ہذا حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا جائیگا۔ اور اُس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ اس کو اس قدر توسیع دی جاوے۔ کہ ہر ایک معمولی صورت میں بھی اس کا عمل متواتر کیا جاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس جو شخص بمقابلہ مجمع ناجائز کے حق حفاظت خود اختیاری استعمال میں لانے کا مجاز ہو۔ تو وہ حسب معنی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند بصورت واقعہ موجودہ حق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں بیگناہ شخص کو معرض خطر میں ڈالنے سے قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ اور اگر وہ شخص اس حق کا استعمال ناجائز کرے گا۔ وہ اُس فعل کے نتیجہ کا ذمہ دار ہوگا۔ ۱۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳ و ۱۱ - ۱۵ انڈین کیسز صفحہ ۴۸۱ کرمینل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۱ - ۳۹ کلکتہ صفحہ ۸۹۶۔

(۲) حسب دفعہ ۹۶ و ۱۰۶ تعزیرات استحقاق حفاظت خود اختیاری استعمال میں لانے کے لئے جس شخص پر ارتکاب جرم ہوتا ہو۔ اور وہ خطرہ ہلاکت یا ضرر شدید میں ہو۔ اور بغیر کسی بیگناہ شخص کے معرض خطر میں کرنے کے وہ حق قانونی کو مستعمل نہیں کر سکتا ہو۔ تو اُسکو حسب معنی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند حق حفاظت خود اختیاری استعمال میں لانے کا حق ہوتا ہے۔ ۱۵ آل لاجرنل صفحہ ۵۶۶ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۸۰۸ - انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳۔

(۳) ایک ملزم نے حسب معنی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند یک بندوق کا فائر اشخاص پر کیا تھا۔ اور یہ کہتا تھا۔ کہ اُس نے ہوا میں فائر کیا تھا۔ جس فائر سے ایک شخص کو ضرر پہنچا تھا۔ اور جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند عائد کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ اودھ سے قرار دیا گیا تھا۔ کہ بار ثبوت ہوا میں فائر کرنے کا ملزم پر تھا

غرض سے کہ وہ امر وقوع میں آئے۔ کہ کوئی فعل یا ترک خلاف قانون واقع ہو۔ یا۔

شرح جس میں کسی شخص کا جرم کے لئے مشورہ میں شامل ہونا۔ اور اس جرم کا واقع ہونا یا کوئی عمل کرنا یا کسی ترک خلاف قانون کا واقعہ ہونا ہوتا ہے اور جو ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری ہر شخص ملازم یا غیر ملازم پر عائد کی گئی ہے۔ اور جس سے کہ شخص فاعل [illegible] بحیثیت جرم متعلقہ عائد ہوتی ہے [illegible] دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ترک اطلاع [illegible] ۱۷۶ یا ۲۰۲ یا ۲۰۳ صورت واقعہ جرم ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں چند ڈکیت ایک شخص کے مکان میں ڈکیتی کا مشورہ کر رہے تھے جن میں صاحب مکان بھی شامل ہو گیا تھا۔ اس مشورہ کے مطابق ڈکیتی کا جرم ہوا۔ گو گھر والا ڈکیتی کے وقت موجود نہ تھا تاہم ہر شخص کو معین جرم قرار دیا گیا۔ (بلیکی نوشس الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰۰۰)

(۲) ایک مقدمہ میں خاوند کی زوجہ نے اس کے قتل شوہر خود سے واقف ہو کر اعانت کی جس کو معین جرم قتل قرار دیا گیا۔ کیونکہ [illegible] ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے وہ معین جرم قرار دی گئی۔ (ریفل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۱۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۴۹ صفحہ ۶۰۷۔

تیسرے:۔ بذریعہ کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے اس امر کے کرنے میں قصداً مدد کرے۔

شرح یہ ضمن ہے جو شخص کسی جرم کے ارتکاب میں بذریعہ کسی فعل کے ذمہ داری قانونی کو ترک کر کے ارتکاب جرم میں اشتراک کرے۔ وہ شخص اصل جرم کا معین ہوگا۔ مثلاً زید کسی بکر کو سرقہ کے ارتکاب کے لئے اکسا نقب دینا

صورت جرم پیدا ہو کر باعث نقص افعال ہوتا ہے۔ اس لیے یا تو اول نقطہ آسائش عامہ والسلام اجرائم ہو کے سداد کے لئے ابتدائی مرحلہ پر ہی اس ترغیب کی بیخ کنی جاوے عام اس سے کہ جرم کا ارتکاب ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یا سال کا فعل مستقبل ہو شخص جن محرک جرم بلحاظ صورت واقعہ قابل سزا نشر قرار دیا گیا ہے۔

امتیاز باعانت و سازش | لفظ اعانت عموماً شخص ۱ احد کی ترغیب ۲ صلاح ۳ مشورہ دہی سے متعلق ہے۔ اور لفظ سازش [illegible] اعانت [illegible] لیکن بعض اوقات شخص واحد کے فعل پر بھی متعلق ہو سکتی ہے لیکن در اصل سازش میں دو یا چند اشخاص کا شریک ہونا اور اس میں باہم کسی فعل خلاف قانون کا مد نظر رکھنا ضرور ہوتا ہے۔ اور وہ امور سازش جب [illegible] قانونی شہادت ثابت کئے جاتے ہیں۔ تو ہر ایک طے شدہ قانونی مسئلہ ہے۔ کہ جب چند شخص بنی کر ایک مقصد ناجائز کے لئے کوئی فعل کرتے ہیں۔ تو اس گروہ کے ایک فرد اور ہر ایک شخص کا فعل جو کہ غرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے۔ وہ فعل گروہ کا فعل سمجھا جاوے گا۔ اس لئے یہ ایک مختلف فعل اس گروہ کے ممبر کا جو بہ تکمیل غرض جرم مد نظر اختیار کیا گیا ہو بہت سے دفعہ سطور واقعہ متعلقہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس | مقدمہ سازش میں استغاثہ یا تو بجرم اعانت یا بجرم دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند عمل کیا جا سکتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۶ ۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۷۰ ۔ ۱۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۶۹ ۔

(۲) کسی شخص کا ارتکاب جرم کے وقت موجود ہونا اس پر ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند عاید نہیں کرتا ہے۔ تاوقتیکہ اس پر قانوناً ذمہ داری رکھتے جرم کی عائد نہ ہوتی ہو۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۹۵

دوسرے ۔ اس امر کے کرنے کے لئے مشورے میں ایک یا چند اشخاص کا شریک ہونا بشرطیکہ اس مشورے کے مطابق عمل کرنے سے اور اس

پٹواری معین اصل جرم ہوگا۔

تشریح ۲:۔ جو کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب کے وقت یا اس سے پہلے کوئی امر اس غرض سے کرے۔ کہ اس فعل کا ارتکاب سہل ہو جاوے۔ اور اس امر سے اس کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ تو کہا جائے گا۔ کہ شخص مذکور نے اس فعل کے ارتکاب میں مدد کی۔"

الف مہتمم پولیس سٹیشن کو معلوم ہے۔ کہ اس کے حلقہ میں ایک شاہوکار کے مکان پر سرقہ بالجبر ہونے والا ہے۔ اور بہ تحریص ذاتی تاریخ سرقہ بالجبر کو تسہیل ارتکاب جرم کی غرض سے ٹل جاتا ہے جس سے ملزمان کو شاہوکار کا مال لوٹنے میں سہولیت حاصل ہوتی ہے مہتمم پولیس سٹیشن نے ارتکاب جرم میں اعانت کی ہے۔ اور علےٰ ہذا مسمی الف مرض طاعون میں مبتلا ہے۔ وہ ہمراہ مسمی ب بذریعہ ریل ٹکٹ لے کر دوسرے مقام پر جہاں مرض نہیں تھا چلا جاتا ہے۔ چونکہ مسمی ب نے دانستہ مسمی الف مریض طاعون مرض متعدی پھیلانے والے کو امن و آسائش عامہ کے مقام میں لے جا کر خطرہ میں ڈالا ہے۔ اس لئے وہ جرم دفعہ ۲۶۹ میں اعانت کا ملزم ہے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۴۷۔ اور مجموعہ ہذا میں جو کسی فعل یا ترک فعل پر ذمہ واری قانونی معین پر عائد کی گئی ہے۔ وہ قبل از ارتکاب جرم عائد کی گئی ہے۔ ارتکاب جرم کے بعد اعانت نہیں ہو سکتی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

لفظ ترغیب (Abetment) متعلقہ دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند میں محض ممنوعہ فعل کے لئے ہی اکسانا نہیں ہے بلکہ اس فعل کو سرعت کرنے کے واسطے کسی شخص کو تحریک کرنا ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۳۴

ہے۔ جس سے بکر نقب لگا کر سرقہ کرتا ہے۔ اور ایک شخص مسمی خالد کنسٹبل پولیس مامورہ گشت اس سرقہ کے ارتکاب کے وقت مل کر ترک خلاف قانون کرتا ہے۔ چنانچہ ہر دو صورت میں معین جرم متعلقہ اصل جرم کی ... کرنے کے ملزم قرار دیئے جائیں گے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس | جو شخص مال مسروقہ کے علیحدہ کرنے میں دانستہ

اعانت کرے ... دفعہ زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند صورت تیسری میں معین قرار دیا جاوے گا سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۴۳ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۴۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۱۲۱ - ۶۷ مدراس لاجرنل صفحہ ۶۹۳ -

تشریح ۱: کسی فعل کے کرنے کی ترغیب دینا اس شخص کی نسبت کہا جائے گا۔ جو خلاف بیانی بالعمد سے یا ایسے امر اہم کو عمداً مخفی رکھنے سے جس کا ظاہر کرنا اس پر واجب ہے۔ بالارادہ فعل مذکور کرائے۔ یا اس کے کرانیکی تدبیر کرے یا کرنے کی تدبیر میں جہد کرے۔ مثلاً الف کے پاس ب کی گرفتاری کا وارنٹ ہے۔ مسمی ج الف کو دانستہ جھوٹ باور کرا کر بجائے ب کے س اپنے مخالف کو گرفتار کرا دیتا۔ چنانچہ مسمی ج خلاف بیانی بالعمد سے مسمی س کی گرفتاری ناجائز میں اعانت کرتا ہے۔"

ایک پٹواری کو معلوم ہے۔ کہ الف کے مکان میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی ہوگی۔ اور مسمی الف شاہوکار کا ایک تاریخ پر دیہہ سے باہر بشمول شادی جانے کی اطلاع ڈکیتوں کو کرتا ہے۔ جس تاریخ کی معلومات پر ڈکیت اسی تاریخ کو الف شاہوکار کے ڈکیتی کر لیتے ہیں۔ چنانچہ پٹواری نے امر اہم جس کا ظاہر کرنا اس کا بدفعہ ۴۵ ضابطہ فرض تھا۔ جس کو مخفی رکھکر ملزمان کے ارتکاب جرم میں تاریخ تبلا کر تدبیر کی ہے۔ اس لئے زیر تشریح ۱:

حسب معنی (دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند) اعانت کرنا نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۷۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۳ ۴۷۔ الہ آباد صفحہ ۲۲۸ ۲۲۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۱۱۰۶۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۶۲ ناگپور سنہ ۱۹۲۸ء۔ انڈین کیسز ۱۰۹ صفحہ ۴۹۷۔

(۷) کسی شخص کو دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ذمہ دار بنانے کے لئے ضروری ہے (۱) مشورہ کرنا۔ (۲) ملزم کی اعانت فعل یا ترک فعل سے کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ اور محض یہ واقعہ کہ جب ملزم مستغیث کو مار رہا تھا۔ اور ایک غیر شخص وہاں کھڑا تھا۔ اور اس نے مداخلت نہیں کی ہے۔ اعانت جرم قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱۰۲ صفحہ ۹۷۴۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۰۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۱۲۹۔ ۵ لاء رپورٹ الہ آباد خواجہ داری صفحہ ۱۶۱۔

(۸) کسی شخص کو معین جرم حسب دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس شخص نے اس معاملہ ارتکاب جرم میں متعینہ طریقہ یا کسی خاص طریق سے اس جرم میں حصہ لیا ہو۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۳۷۲

(۹) چند ملزمان نے ریلوے میں گھی کا سرقہ کر لیا تھا۔ اور بعض ملزمان معین جرم قرار دیکر سزا دئے گئے تھے۔ اپیل پر سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ محض کسی واقعہ جرم کا علم ہونا۔ ذمہ داری اعانت کے لئے کافی نہیں ہے۔ ملزمان بری حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۲۴ سنہ ۱۹۲۸ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء سندھ صفحہ ۹۔ ۲۰ سندھ لاء رپورٹ صفحہ ۵۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں ایک موٹر ڈرائیور نے ایک شخص عدم لائسنس یافتہ کو عاریتاً موٹر دیدی تھی۔ جس سے غفلت ایک شخص کو نقصان پہونچ گیا تھا۔ اور ملزم دعا رضی طور پر موٹر دہندہ معین جرم ٹھیرایا جا کر سزایاب ہوا تھا۔ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں اپیل پر قرار دیا گیا کہ موٹر کو عارضی طور پر غیر لائسنسدار کو دینے والا اصل جرم کا معین قرار نہیں دیا جا سکتا ہے بنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور مجرم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۷۷ سنہ ۱۹۲۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۵۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء سندھ صفحہ ۶۴۔

کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۹۸۷ یا ۹۸۹ و مدراس لا ویکلی صفحہ ۷۷۰ سنہ ۱۹۱۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۳۱۔

(۲) اور ترغیب کے لئے ضروری تحریک مطلوب ہے۔ یا ارتکاب جرم کے لئے اکسانا یا سہارا دینا ہوتا ہے۔ اور اگر صلاح دینا یا سمجھانا ایسا ہو۔ کہ جس سے ارتکاب جلد کے لئے جلد تحریک پیدا ہووے۔ تو یہ ارتکاب جرم کی ترغیب دینا ہوگا۔ اور عام طور پر کسی کام کرنے کی نصیحت کرنے یا صلاح دینے کی غایت حسب منشی دفعہ ۱۰۷ تحریرات ہند ارتکاب جرم کی ترغیب دینا نہیں ہے کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۹۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱ سنہ ۱۹۲۲ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۹۹۷۔ جلد ۵ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۲۹۱۔ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ صفحہ ۷۶۔

(۳) دو ملزمان کو بدفعہ ۱۲۰ تحریرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور دو اصل جرم کے معین قرار دیے گئے تھے۔ اپیل پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب اصل مجرم بوجہ تکمیل جرم بری کئے گئے ہیں۔ تو معین جرم اعانت میں قابل سزا نہیں ہیں۔ منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۴ سنہ ۱۹۲۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۸۰۰۔ ۲۲ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۴۷۸۔

(۴) مسمی منی لال کو جرم دفعہ ۴۰۹ مراری لال ملزم کو بجرم دفعہ ۴۰۹ و ۱۰۹ تحریرات ہند سزا دی گئی تھیں۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ارتکاب کے لئے معین کا امداد دینا یا اکسانا یا ترغیب دینا یا سہارا دینا یا تحریک کرنا اعانت کرنا ہوتا ہے۔ اور ارتکاب جرم کے بعد مکمل ہو جانے جرم کے اعانت نہیں ہوتی ہے۔ اور بعد ارتکاب جرم اعانت قابل تحریر نہیں رہتی ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۵۰۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۲ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۸۲۶۔ ۲ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۴۷۔

(۵) جب کہ ایک عام قاعدہ ہے۔ کہ جب اصل ملزم ارتکاب جرم میں سزایاب نہ ہووے تو معین قابل سزا نہ ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۹۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ ۱۰۳۱۔ ۵۲ کلکتہ صفحہ ۱۱۲۔ ۴۰ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۴۳۔ ۲۸ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۴۶۔

(۶) کسی جرم کے ارتکاب میں امداد دینا جس ارتکاب جرم کے علم سے معین ذمہ دار قانون فوجداری ہوگا۔ لیکن اگر بغیر مجرمانہ علم ارتکاب جرم کسی ایسے شخص کو امداد بغیر علم دینا

معین **دفعہ ۱۰۸**:- جو شخص کسی جرم کے ارتکاب میں یا کسی ایسے فعل کے ارتکاب میں اعانت کرے۔ کہ اگر معین کی وہی نیت یا علم ہے اس کا ارتکاب وہ شخص کرتا جو ارتکاب جرم کے قابل ہے۔ تو وہ فعل جرم ہوتا۔ تو شخص مذکور نے اس جرم میں اعانت کی"

شرح بموجب الفاظ قانونی دفعہ ہذا جو شخص کسی جرم یا فعل میں جو جرم ہو جاوے اعانت کرے۔ وہ حسب معنی دفعہ ہذا قابل مواخذہ قانونی قرار دیا گیا ہے۔

مثلاً الف و ب کی باہم عداوت مسلمہ ہے۔ سمی ج وقتاً فوقتاً الف کے جذبات بڑھانے کے لئے مختلف طریق پر لیکچل سے اس کو محرک کرتا رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ الف مشتعل ہو کر ب کو بضربات ضرب پہونچاتا ہے۔ یا بدوران ضرب پہونچانے کے اس وقت کسی ذریعہ سے الف کی اعانت کرتا ہے۔ تو بحالات واقعات مذکور سمی ج پر ذمہ داری قانونی صبب دفعہ ہذا بطور معین جرم عائد ہوگی۔

تشریح ۱:- فعل کے ترک خلاف قانون میں اعانت کرنا جرم ہو سکتا ہے گو خود معین پر اس فعل کا کرنا واجب نہ ہو۔ مثلاً زید مختار کے دیہہ میں الف مجرم اشتہاری مقیم ہوا۔ بکر زید کو مرغب دیتا ہے۔ کہ وہ اس مجرم اشتہاری کی اطلاع پولیس یا مجسٹریٹ کو نہ دے۔ زید متامل ہے۔ تو بکر ترک خلاف قانون عدم اطلاع دہی میں اعانت کرتا ہے"

تشریح ۲:- اعانت کے جرم قرار دئے جانے کے لئے اس فعل کا ارتکاب ضرور نہیں ہے جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اور نہ اس نتیجہ کا ظہور جس پر فعل

(۱۱) جب کہ چار آدمی اپنے عام دشمن پر لاٹھیوں سے حملہ کے لئے مشترک ہوں۔ تو جب تک دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند باہم چلن سے ہر ایک دوسرے کا معاون ہوتا ہے۔ اور جب کبھی وہ ارتکاب جرم کے وقت بمعاونت ایک دوسرے کے موجود ہوں۔ تو صحیح طور سے دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۳۶ الہ آباد ہائیکورٹ سنہ ۱۹۳۶ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۴۴۸۔

(۱۲) جبکہ سازش مجرمانہ زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ایک اعانت کی حد تک پہونچتی ہے تو وہاں دفعہ ۱۲۰ (الف) اور ۱۲۰ (ب) عائد کرنی غیر ضروری ہے۔ کیونکہ مجموعہ تعزیرات ہند میں ہمچوں قسم سازش خاص کے لئے صاف طور سے قانون وضع کیا گیا ہے۔ اور جب کوئی صورت سازش اعانت کی حد تک پہونچتی ہو۔ تو وہاں مشترکہ جرم دفعہ ۱۲۰ (ب) لگانا نہیں چاہیئے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۹۵۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۹۳ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۲۶ صفحہ ۸۶۔

(۱۳) سمی دیوار سنگھ بجرم دفعہ ۱۸۲ الشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا تھا۔ اور عدالت سشن سے اپیل نامنظور ہوا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعات ۱۰۷ و ۱۰۹ تعزیرات ہند بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مستعمل کی جاتی ہے اور ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے ہیں۔ کہ ہمراہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کیوں دفعہ ۱۰۷ اور دفعہ ۱۰۹ بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند نہ لگائی جاوے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۲۳

(۱۴) محض ارادہ یا تیاری اعانت جرم قابل مواخذہ نہیں ہے۔ اعانت کا جرم قرار دینے کے لئے معین اور خود معان کا وجود اور اعانت جرم ہونا ضروری ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۸۷۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۸۔ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۰۳۔ ۶۰ کلکتہ صفحہ ۳۲۷۔ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۴۔ ۳۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۸۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ ۷۶۰۔

(۱۵) دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۹ تعزیرات ہند اس شخص پر عائد کی جاوے گی۔ جس نے جھوٹا دعوے یا نالش کرنے کے لئے کسی شخص کو ترغیب دی ہو۔ اس شخص پر جرم دفعہ ۱۸۲ الشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عائد کیجاویگی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۲۳ سنہ ۱۹۳۸ء

آل انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱۰۸۔

تشریح ۴: ۔ضرور نہیں ہے۔ کہ محاں قانون کی رو سے جرم کے ارتکاب کے قابل ہو۔ یا یہ کہ اس کی نیت یا علم میں وہی فساد ہو۔ جو معین کی نیت یا علم میں ہے یا اس کی نیت یا علم میں کچھ فساد ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نیت فاسد سے کسی طفل یا مجنوں دوری کے کسی ایسے فعل کے ارتکاب میں اعانت کرے جس کا ارتکاب اگر وہ شخص کرتا جو قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل ہے۔ اور جس کی نیت زید کی سی ہے۔ تو وہ فعل جرم ہوتا۔ تو اس صورت میں زید جرم میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔ عام اس سے کہ فعل مذکور کا ارتکاب نہیں ہوا ہو"

(ب) زید بکر کے مار ڈالنے کی نیت سے خالد ایک طفل کو جس کی عمر سات برس سے کم ہے۔ ایسے فعل کے کرنے کی ترغیب دے جس سے بکر ہلاک ہو جائے۔ اور خالد اس اعانت کے باعث سے زید کی نیت میں وہ فعل کرے اور اس کے ذریعہ سے بکر کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو اس صورت میں ہر چند کہ خالد قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل نہیں ہے۔ تاہم زید اسی طرح سزا کا مستوجب ہے گویا خالد قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل ہوتا۔ اور مرتکب قتل عمد کا ہوتا ہے۔ اور اس لئے زید سزائے موت کا مستوجب ہے۔

(ج) زید بکر کو کسی گھر میں جو انسان کی بود و باش کے لئے ہو۔ آگ لگانے کی ترغیب دے۔ اور بکر کی عقل میں فتور ہونے کے سبب سے اس فعل کی ماہیت نہ جان سکے

مذکور جرم قرار دیا جانا منحصر ہے۔"

شرح چونکہ اعانت کرنا فی نفسہ جرم ہے۔ اس لئے معان کے مجرم قرار پانے پر معین کی ملزمیت منحصر نہیں ہے۔ اور نہ اعانت کے مطابق معان کا فعل کرنا ضروری ہے۔ معین کے اعانت کرتے ہی جرم ختم ہو جاتا ہے۔ عام اس سے کہ معان نے ارتکاب کیا ہو۔ یا اعانت کے مطابق جرم نہ کیا ہو۔

تمثیلات

(الف) اگر زید بکر کو خالد کے مار ڈالنے کی ترغیب دے۔ اور بکر اس سے انکار کرے تو زید بکر کے ارتکاب قتل عمد میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔"

(ب) اگر زید بکر کو عمرو کے مار ڈالنے کی ترغیب دے۔ اور بکر اس ترغیب کے مطابق عمرو کے کوئی آلہ چبھو نکدے۔ اور عمرو اس زخم سے صحت پائے۔ تو زید بکر کو ارتکاب قتل عمد کی ترغیب دینے کا مجرم ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس زیر دفعہ ہذا یہ ضروری نہیں ہے کہ جس جرم کی اعانت کی جائے۔ اس کا ارتکاب ضروری ہو۔ جرم اعانت کے ساتھ ہی معین مرتکب جرم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اعانت متعلق ارادہ جرم سے تعلق ہے نہ کہ عمل فعل سے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۸۷ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۷۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۶۶ سندھ صفحہ ۲۲۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۰۲۔

(۲) جرم اعانت قرار دینے کے لیے مجرم کا ارتکاب ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جرم اعانت مکمل ہو جاتی ہے۔ جب کہ اعانت جرم کی گئی ہو۔ خواہ معان نے ارتکاب جرم نہ کیا ہو۔ کیونکہ اعانت کے لئے معین کا ارادہ ارتکاب جرم میں اعانت کرنے کا ہوتا ہے۔ نہ کہ شخص معان کی نیت یا اس کے جرم آمنے یا نہ کرنے پر منحصر ہوتا ہے۔ معین ہر حالت میں ذمہ دار اعانت جرم ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۷۷ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۰۲۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۸۹۔ رپورٹ سندھ صفحہ ۲۲۶

انڈین کیسز جلد ۳۲ صفحہ ۶۶۱ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۲۳ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء
کریمنل کیسز صفحہ ۵۵۳ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۳۹ - ۱۴ لا رپورٹ آل کریمنل رپورٹ
صفحہ ۳۵۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۵۱۳ -

(۳۴) جو شخص سرکاری ملازم کو رشوت دینے کے لئے کہے - وہ شخص بدفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوتا ہے - انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۲۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ اور صفحہ ۱۱۰ -

تشریح ۴ - چونکہ جرم میں اعانت کرنا جرم ہے - تو ایسی اعانت میں اعانت کرنا بھی جرم ہے -

تمثیل

زید بکر کو ترغیب دیتا ہے - کہ تو عمر کو خالد کے مارڈالنے کی ترغیب دے اور بکر زید کی ترغیب سے اس جرم کا ارتکاب کرے - تو بکر اس جرم کی پاداش میں - اس سزا کا مستوجب ہوگا - جو قتل عمد کی پاداش میں مقصود ہے - اور چونکہ زید نے بکر کو اس جرم کے ارتکاب کی ترغیب دی ہے - اس لئے زید بھی اسی سزا کا مستوجب ہوگا -

تشریح ۵ - ارتکاب جرم بمشورہ کے لئے یہ ضرور نہیں ہے - کہ معین مرتکب کے ساتھ ارتکاب جرم کی تدبیر میں شریک ہو - بلکہ یہی کافی ہے - کہ وہ اس مشورے میں شریک ہو جس پر عمل کرنے سے اس جرم کا ارتکاب ہوا -

تمثیل

زید عمر کے زہر دینے کے لئے بکر کے ساتھ شریک تدبیر ہو - اور یہ ٹھہرے کہ زید زہر دے - اس کے بعد بکر اس مشورے کا حال خالد سے بیان کرے - اور کہے - کہ ایک معتبر شخص زہر دیگا - مگر زید کا نام نہ بتلائے - اور خالد زہر کا پیا کر دینا قبول کرے

یا یہ نہ جان سکے۔ کہ جو میں کر رہا ہوں وہ جب قانون کے خلاف ہے۔ اور زید کی ترغیب کے باعث سے اس گھر میں آگ لگائے۔ تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔ مگر زید گھر میں آگ لگانے کے جرم میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا اور اس سزا کا مستوجب تھا۔ جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ اعانت میں اعانت کرنا زیر دفعہ ۱۰۹ تشریح ۴ جرم قابل سزا ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۷۸ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۸۹۰۔

(ز) زید اس نیت سے کہ سرقہ کا ارتکاب کرے۔ بکر کو یہ ترغیب دے۔ کہ تو خالد کا مال خالد کے پاس سے لے آ۔ اور بکر کو یہ باور کرائے۔ کہ وہ مال میرا ہے۔ اور بکر نیک نیتی سے یہ باور کر کے کہ وہ مال زید کا ہے۔ خالد کے قبضہ سے نکال لائے۔ تو چونکہ بکر نے اس غلط فہمی پر عمل کرنے سے بد دیانتی سے مال کو نہیں لیا۔ اس لئے وہ سرقہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ مگر زید سرقے میں اعانت کرنے کا مجرم اور اس سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو زید کو اس حال میں ہوتی۔ جب کہ بکر سرقہ کا مرتکب ہوتا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا کہ کسی جج کا رشوت دہندہ کو پھنسانے کے لئے رشوت لینا اعانت کرنا نہیں ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۰۹ تشریح ۳ معین جرم قرار دینے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ رشوت لینے والے کا علم و ارادہ معین جیسا ہو دے۔ بلکہ معین زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ گو جج کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ اور تشریح ۳ دفعہ ہذا محض ترغیب دینے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ارادتاً امداد دینے پر حاوی ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و کرمنل لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۶۲۳ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد

(۲) تشریح ۳ میں عموماً اعانت قابل سزا ہے۔ اور محض ترغیب پر ہی جرم اعانت محدود نہیں ہے

ارتکاب میں اعانت کرتا ہے۔ جو برٹش انڈیا سے خارج ہو۔ اور اس کے حدود
باہر معاملہ ہو۔ اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا۔ تو ایک جرم قرار دیا جا
وہ حسب منشائے مجموعہ ہذا اس جرم میں اعانت کرتا ہے۔

تمثیل

زید برٹش انڈیا میں غیر ملکی ساکن کو ترغیب دے۔ کہ وہ گوا میں مرتکب
کا ہو۔ تو زید قتلعمد میں اعانت کرنے کا مجرم ہو ہے

شرح دفعہ ہذا ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء بڑے اصول وضع کی گئی۔
کہ جو شخص برٹش انڈیا میں رہتے ہوئے کسی ایسے فعل کا ارتکاب کر
جو برٹش انڈیا سے خارج مقامات پر وقوع میں آوے۔ وہ شخص جس قانون کی رو سے جرم
اور بھی ویسی قسم صورت کے جرائم ہے جس کے لئے برٹش انڈیا میں سزا دی جاوے
بھی قسم صورت کے ایک مقدمہ میں (بمبئی صدر ۱۰ ہائیکورٹ سے مجرم برٹش جلسہ
جری کیا گیا تھا۔ کہ برٹش انڈیا سے باہر قتل سرزد ہوا تھا۔ اور اعانت برٹش انڈیا میں کی گئی تھی
برٹش انڈیا سے باہر اعانت دینے کی صورت میں بھی مجرم ہوں گے۔

اعانت کی سزا اس فعل کا ارتکاب جس میں کی گئی ہے۔ اس اعانت کے سبب سے ہوا ہو اور جہاں اس کی سزا کیلئے کوئی صریح حکم نہ ہو	دفعہ ۱۰۹ ت ہ۔ جو کوئی شخص کسی جرم میں اعانت کرے۔ اور اس اعانت کے باعث سے

اس فعل کا ارتکاب ہو جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اور اس مجموعہ میں ایسی
کی سزا کی نسبت کوئی صریح حکم نہ ہو۔ تو اس شخص کو وہی سزا دی جائیگی۔ جو جر
مذکور کے لئے مقرر ہے۔

اور لاکر اس غرض سے بکر کے حوالہ کرے۔ کہ وہ اس طرح جیسا کہ اوپر لکھا ہے۔ کام میں لائے پھر زید زہر کہلائے۔ اور عمرو اس کے باعث سے ہلاک ہو جائے۔ اس صورت میں گو باہم زید اور خالد کے کچھ مشورہ نہیں ہوئے۔ تاہم خالد اس مشورے میں شریک رہا ہے۔ جس پر عمل کرنے سے عمرو ہلاک ہوا۔ اور اسی لئے خالد اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعزیت اس دفعہ میں کی گئی ہے۔ اور اس سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو قتلعمد کی بابت دفعہ ۳۰۲ میں مقرر ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں جرم میں اعانت کرنا جرم ہے۔ تو ایسی اعانت میں اعانت کرنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور الفاظ "جرم میں اعانت کرنا" جرم کرنے کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جب ایک جرم کی اعانت کرنا واقع ارتکاب کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب حسب مجموعہ ہذا کسی جرم کی اعانت کرنا جرم ہے۔ یعنی جب اعانت کسی جرم کی قابل سزا بدفعہ ۱۰۹ یا بدفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کی رو سے ہو۔ اس وقت ایسی اعانت میں بھی اعانت کرنا ایک جرم ہوگا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ و جلد ۲ صفحہ ۶۳۔ جیسا کہ الف۔ ب کو اسلئے رشوت دے۔ کہ وہ مجسٹریٹ کو دیدے۔ چنانچہ الف نے ب کو رشوت دی اور ب نے مجسٹریٹ کو دی تھی۔ جب کہ پردہ میں سب انسپکٹر پولیس بیٹھا ہو۔ اور سب انسپکٹر نے روپیہ کو معہ اُن کے گرفتار کر لیا۔ تو قرار دیا گیا۔ کہ جب الف نے ب کو مجسٹریٹ کے لئے روپیہ دینے کی ترغیب دی تھی۔ تو صحیح طور پر جرم دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں سزا یاب ہوئے گو مجسٹریٹ کو اس وقت نہ دی گئی ہو۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۳ و ۵۵۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۹ سنہ ۱۹۶۹ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۸۱۷۔ کلکتہ۔ جلد ۴۶ کلکتہ صفحہ ۶۰۷۔ ۲۴ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۰۴۳۔ ۲۸ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۷۰۔

دفعہ ۱۰۹، الف، جو شخص برٹش انڈیا میں کسی ایسے فعل کے اعانت برٹش انڈیا میں ان جرائم کی جو اس کے باہر سرزد ہوں"

اس جرم کا مرتکب ہو۔ تو زید جرم مذکور میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔ اور اسی سزا کا مستوجب ہوگا جس کا بکر مستوجب ہے۔"

(ج) زید اور بکر عمرو کے زہر دینے کا مشورہ کریں اور زید اس مشورہ پر عمل کر کے زہر تیار کرے۔ اور اس غرض سے بکر کے حوالے کرے کہ وہ عمرو کو کھلائے۔ اور بکر اس مشورے پر عمل کر کے زید کی غیبت میں عمر کو زہر دے۔ اور اس فعل سے عمرو کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو اس صورت میں بکر جرم قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ اور زید اس جرم میں اعانت بہ مشورہ کرنیکا مجرم ہوگا۔ اور قتل عمد کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

تشریح:۔ جب کسی فعل یا جرم کا ارتکاب اس ترغیب کے باعث ہے۔ یا اس مشورے پر عمل کرنے سے یا اس مدد سے واقعہ ہو۔ جو اعانت قرار دیا گیا ہے۔ تو کہا جائیگا کہ فعل مذکور یا جرم مذکور کا ارتکاب اعانت کے باعث واقع ہوا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

دانستہ کسی جرم میں اعانت کرنا اعانت کرنا ہے لیکن نادانستگی میں امداد کرنا اعانت جرم نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۴ سنہ ۱۹۰۶ء بمبئی انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۵۲۶ ۳۸ صفحہ ۹۸۹ - ۱۹ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۔

(۲) زیر دفعہ ۱۰۹ و ۱۶۱ تعزیرات ہند یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ آیا رشوت دینے والے نے رشوت جس مطلب کے لئے دی ہے۔ وہ پورا ہوا ہو یا نہیں۔ بلکہ جرم اس وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ اس کی نسبت یہ ہو۔ کہ جرم اعانت کا ارتکاب سرکاری ملازم سے ہو گیا ہے۔ اور اگر سرکاری ملازم کو پہنچانے کے لئے رشوت دی گئی ہو۔ تو حکم سزا کے وقت سزا پر غور کیا جائیگا۔ اور زیر دفعہ ۱۰۹ و ۱۶۱ تعزیرات ہند بطور اجرائے جرم کے یہ امر مطلوب نہیں ہے کہ رشوت دینے یا لینے والے کی بھی کوئی خاص مجرمانہ نیت تھی۔ لیکن جب کوئی بڑا افسر اپنے ماتحت کو پہنچانے کے لئے کوئی شئے دے۔ وہ قانوناً ارتکاب جرم میں اعانت کرنے کا مرتکب ہوگا۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۰۳ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۹۸۷ یا

ضابطہ ابتدائی ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت پولیس یا قابل اجرائے وارنٹ یا قابل تجویز عدالت وہی ہوگا جو اصل جرم جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اس کے لیے ضابطہ مقرر ہوگا۔

شرح اعانت میں مختلف صورتوں کے لئے مختلف دفعات میں معین پر ذمہ داری قانون عائد کی جاکر اس کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور جس جرم میں اعانت کی جاوے۔ اس کے قابل دست اندازی یا ناقابل اجرائے ضمن یا وارنٹ وغیرہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق وہی صورت ہوگی جو اصل جرم کے لئے ضمیمہ ضابطہ فوجداری میں درج کی گئی ہے۔ اور دفعہ ہذا اس وقت اصل جرم کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔ جب کہ اعانت کے مطابق معاون ارتکاب جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ مثلاً زید نے بکر کے قتل عمد میں عمرو کی اعانت کی تو زید پر جرم دفعہ $\frac{302}{109}$ یا ۳۰۲ و ۱۰۹ لکھا جاوے گا۔ چنانچہ ہمچوں قسم طریق سے ہی (بجز تفریق دفعہ کے) جس دفعہ کے مطابق صورت اعانت کے مطابق ارتکاب جرم کیا ہوا ہو۔ اور دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند میں قبل از ارتکاب جرم اعانت کے بعد اتفاق سے ارتکاب جرم کے وقت معین موجود ہو۔ اور جب معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو کر امداد جرم کرے تو وہ اصل جرم کا مرتکب ہوگا۔ اور سازش جرم دفعہ ۱۲۰ ب میں ارتکاب جرم نہیں ہوتا ہے۔ وہ ایک قسم کی اعانت ہوتی ہے۔ جب کہ ایک سے زیادہ اشخاص ہوں۔ اور جملہ سازش کنندگان ارتکاب جرم جو اصل واقعہ ہوا ہو۔ اس میں حصہ لیں وہ اس جرم میں سزایاب ہوں گے۔ اور جو فعل ارتکاب جرم کی تحریک کرے وہ زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوتا ہے۔

تمثیلات

(الف) زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے۔ حق السعی کے طور پر اس لئے رشوت دینا چاہے۔ کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے۔ اور بکر اس رشوت کو قبول کرلے۔ تو زید نے اس جرم میں اعانت کی جس کی تعریف دفعہ ۱۶۱ میں کی گئی ہے۔

(ب) زید بکر کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دے۔ اور بکر اس ترغیب کے باعث سے

(۷) ایک مقدمہ میں ایک فریق زمیندار نے اجارہ مالک کو نہیں دیا تھا۔ اور مرتہن سابق جسے اسمٰعیل سے مسمی نواب علی نے پلاٹ ۱۱۸۶ کا قبضہ حاصل کیا تھا۔ لیکن مسمی اسمٰعیل اپنے وہاں مزروعہ کاٹ رہا تھا۔ کہ نواب علی ۴۰ ہمراہی لے کر قبضہ کے لئے گیا۔ اور موقعہ پر جا کر اپنے ہمراہیان کو زبانی حکم دیا کہ اسمٰعیل فریق جو وہاں کاٹ رہا تھا۔ اس کو مارو جس پر فریقین کی لڑائی ہوگئی۔ اور فریق نواب علی سے مسمیان حمید الدین وجید المجید کو سخت ضربات پہونچیں۔ جن سے ہر دو ہلاک ہوگئے اور نواب علی قتلعمد میں اعانت کرنے کا مجرم قرار دیا گیا۔ چنانچہ ملزمان کے اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ نواب علی کے حکم سے حملہ ہوا۔ اور ضربات کا نتیجہ ہلاکت ہوئی ہے۔ اور نواب علی صحیح طور پر اعانت قتلعمد کا مجرم ہے۔ اور حسب منشی دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند اعانت کے مطابق جرم ہوا اور بحوالہ رولنگز ہائیکورٹس اپیل ڈسمس کئے گئے۔ اور حکم سسٹر اشن کورٹ بحال کیا گیا۔ اور انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۳۰۵ و کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۳۹ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۱۰۰ کا حوالہ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۲۹ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۳۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء کلکتہ صفحہ ۷۵۰۔

(۸) جو شخص اعانت کنندہ بروقت ارتکاب جرم موجود ہو۔ وہ شخص اعانت میں سزا نہ پائیگا بلکہ وہ اصل جرم کا مرتکب تصور ہو کر اس میں سزایاب ہوگا۔ اور اس کو منشاء دفعہ ۱۱ تعزیرات ہند اصل مرتکب جرم سمجھا جائیگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۶۱ سنہ ۱۹۲۹ء رنگون ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۸ صفحہ ۶۳۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۲۰۳۔ رنگون صفحہ ۳۲۹ سنہ ۲۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۷۷۔

(۹) الفاظ ترک خلاف قانون کو حسب تعریف اعانت سے مشتمل کیا جاوے۔ نوٹ منشی دفعہ ۳۲ و ۳۳ تعزیرات ہند بالا رادہ کسی ارتکاب فعل میں امداد عمل کرنا ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۵۵۰۔

(۱۰) جو شخص دانستہ مال مسروقہ کے رکھنے میں امداد دیتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۰۷ قسم ۳ اعانت کرتا ہے۔ اور وہ ایک شریک جرم ہوتا ہے۔ اور کسی بلاواسطہ شہادت سے جرم دفعہ ۴۵۷ و ۳۸۰ تعزیرات ہند جس میں عدالت ماتحت نے سزا دی ہے۔ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ دراصل جرم ۱۱۴ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اور اس سے ملزم کو نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے حکم جرم دفعہ ۴۵۷ و ۳۸۰ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور مکرر تحقیقات کے بعد مطابق قانون عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل

یا ۹۰۹ جلد ۶ مدراس لاء ویکلی صفحہ ۶۷۷ سنہ ۱۹۱۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۸۳۱ -

(۳) سمی سہیل چند، دو اجنبی بنگالی برہمن عمر ۲۰ سالہ مع ایک شخص معین کے جو لپستولوں سے مسلح تھے ایک بنگالی کو سمی سہیل رائے نے پستول سے ہلاک کر دیا تھا۔ چنانچہ ہر دو ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ و ۱۱۴ تعزیرات ہند پولیس مقامی نے چالان کر دیا۔ اور بعد تحقیقات ملزمان سپرد دشش کئے گئے۔ عدالت دشش سے ہر دو کو بدفعہ ۳۰۲ و ۱۱۴ تعزیرات ہند سزا پھانسی کا حکم لکھ کر بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے اصل ملزم معین جرم کی نسبت قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کا ارادہ مشترک تھا۔ اس لئے ہر دو کو سزائے موت دی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۵ سنہ ۱۹۱۹ء اودھ - انڈین کیسز جلد ۵۱ صفحہ ۴۲۹ - ۶ اودھ لاجرنل صفحہ ۲۱۰ -

(۴) ایک ملزم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند کو مجسٹریٹ درجہ اول سے فرد جرم لگا کر بجائے جرم ۳۷۹ تعزیرات ہند کے سرقہ کی اعانت دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں سزا دی گئی تھی۔ ملزم کی درخواست پر ہائیکورٹ سے بمنسوخی حکم عدالت ماتحت درخواست ملزم منظور کی جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۱ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۱۹۹ -

(۵) ایک موٹر لاری کے ڈرائیور سے ایک خفیف جرم مطابق ایکٹ کے ہوا تھا۔ اور ایک روپیہ پولیس افسر ہیڈ کنسٹیبل کو دینا ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ ڈرائیور کے خلاف مقدمہ نہ کرے۔ چنانچہ برخلاف ڈرائیور مقدمہ پیش ہو کر عدالت سے ڈرائیور رہا کیا گیا تھا۔ اور ہیڈ کنسٹیبل پولیس کے خلاف بجرم دفعہ ۱۶۱ و ۱۰۹ تعزیرات نگرانی پیش ہو کر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ایک شخص جرم اعانت میں مستوجب سزا نہیں ہوگا۔ جب کہ وہ اپنے لوازم منصبی میں ملزم کی طرفداری یا اس سے باز رہنے یا اس کو کوئی فائدہ پہنچانے حسب منشائے دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند اختیار نہیں رکھتا تھا۔ تو وہ کسی مابہ الاحتظاظ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے نگرانی منظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۲ سنہ ۱۹۲۲ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۳۶۹ - ۳۲ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۷۹ -

(۶) چونکہ تیاری جرم عام طور پر قابل سزا نہیں ہے بجز چند کہ اس لئے ایسی صورت تیاری میں اعانت کرنا مستوجب سزا نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۲۴ء اودھ - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۹۸۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۱۵۸ - ۱۱ اودھ کاجرنل صفحہ ۲۴۰ -

خلاف زیر دفعہ ۴۰۵ ایکٹ مذکور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں کارروائی ضابطہ کی گئی تھی۔ اور دربعد تحقیقات مجسٹریٹ مذکور نے بدفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری مقدمہ کو سیشن کے دیا تھا۔ کہ جرم حدود برٹش انڈیا سے باہر واقع ہوا ہے۔ اور برٹش انڈیا سے باہر اعانت کرنے کی ذمہ داری کے لئے ایکٹ مذکور میں کوئی دفعہ نہیں ہے جس حکم کی نگرانی شن کورٹ امروتی میں کی گئی تھی جو بوجوہات حکم ناگپور ہائیکورٹ میں کاغذات پیش کئے گئے تھے۔ چنانچہ ہائیکورٹ میں بدفعات ۳ و ۴ تعزیرات ہند بحث کرتے ہوئے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۰۸ الف تعزیرات ہند کارروائی ہوسکتی تھی۔ بشرطیکہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری حاصل کی جاتی اور بحوالہ رولنگز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۷ء مدراس صفحہ ۲۷۳ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۲۳ و صفحہ ۴۳۷ و کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۶۳ و جلد ۳۸ صفحہ ۵۸۷ باتفاق فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عمل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۵۱ سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۵ صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۸ء

(۱۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند میں ملزم کو بشمول دفعہ ۳۰۹ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ اور کلکتہ ہائی کورٹ نے قرار دیا گیا کہ جو شخص ارتکاب جرم سے پیشتر یا ارتکاب جرم کے وقت امداد یا ترغیب جرم کا مرتکب ہو۔ تو وہ شخص حسب معنی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۶۴ کلکتہ سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۹۲۹ سنہ ۱۹۳۸ء

اعانت کی سزا اگر شخص معان اس فعل کو مغائر نیت معین سے کرے۔

دفعہ ۱۱۰:۔ جو کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے۔

تو اگر شخص معان اس فعل کا ارتکاب کسی نیت یا علم سے کرے۔ جو معین کی نیت یا علم سے مغائر ہو۔ تو معین کو اس جرم کی سزا دی جائے گی جس کا ارتکاب اس حال میں ہوتا۔ کہ فعل مذکور کسی اور نیت یا علم سے نہیں۔ بلکہ معین ہی کی نیت یا علم سے کیا جاتا۔

ضابطہ:۔ کارروائی ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت پولیس یا اجرائے سمن یا وارنٹ یا

جلد ۳۶ صفحہ ۶۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۴۰۷۔

(۱۱) جب کہ ایک شخص ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو۔ اور دوسرے کے ارتکاب جرم میں اعانت کرے۔ تو دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی۔ اور جو شخص بحاضری خود ارتکاب جرم میں امداد کرے (بجز مقدمات زنا بالجبر یا مکرر ازدواج جرائم دفعات ۴۷۶ یا ۴۹۴ تعزیرات ہند کے) وہ اصل جرم کا مرتکب ہوگا۔ نہ کہ محض اعانت کا مرتکب ہوگا۔ دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے جب کہ ارتکاب جرم سے پیشتر ارتکاب جرم کی اعانت کی جاوے۔ اور وہ معین اتفاق سے ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو لیکن اس وقت متعلق نہ ہوگی۔ جب کہ ارتکاب جرم کے وقت اعانت کی جاوے۔ اور اس میں معین امداد کرے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۷۹۰ پٹنہ سنہ ۱۹۳۷ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۴۸۹۔

(۱۲) جرم سازش ۱۲۰ ب محض ایک قسم کی اعانت ہے۔ اور اس میں دو یا زیادہ اشخاص کو سازش کرنا ہے۔ اصل جرم کا واقع ہونا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر سازش کنندگان کسی جرم کا ارتکاب کریں تو وہ جملہ ملزمان جنہوں نے اصل ارتکاب جرم میں شرکت کی ہے۔ وہ اصل جرم کے مرتکب ہوں گے۔ اور دفعہ ۱۲۰ الف یا دفعہ ۱۲۰ ب غیر متعلق ہوگی۔ اور جنہوں نے اصل جرم کے ارتکاب میں حصہ نہ لیا ہو۔ وہ اصل جرم کے معین بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوں گے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۶۶ مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۲۶

(۱۳) جب کہ اصلی الفاظ اعانت کے ملزم ثابت نہ ہوں۔ نو مجسٹریٹ کا خود واقعات سے اخذ کرکے بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ملزم پر ذمہ واری عاید کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے ملزم کی درخواست اپیل منظور کی جاکر بری کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۰ پٹنہ سنہ ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۹۵۲۔

(۱۴) ایک مقدمہ میں ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ کلکتہ ہائیکورٹ سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ بشمول ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور حکم دفعہ ۱۲۰ ب و ۱۱۵ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور ملزمہ کو حبس دوام بعبور دریائے سور کی سزا دی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۳۱ کلکتہ سنہ ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۹۲۴۔

(۱۵) سمی سید عیسے نے باشتراک دیگر اشخاص ایک لڑکی نابالغ کی شادی برٹش انڈیا سے باہر جاکر مقام حیدرآباد خلاف قواعد ایکٹ انسداد شادی نابالغان سنہ ۱۹۲۹ء کردی تھی۔ جن متعلقین کے

معین کا لائق مواخذہ ہونا جب کہ اعانت ایک فعل میں ہو۔ اور کوئی فعل مغائر کیا جاوے

دفعہ ۱۱۱: جس صورت میں اعانت تو ایک فعل میں کیجاوے اور ارتکاب کسی اور فعل کا ہو جائے۔ تو معین اُس فعل کی نسبت جس کا ارتکاب ہوا۔ اُسی طرح سے اور اُسی قدر مواخذے کے لائق ہوگا۔ کہ گویا اُس نے بعینہٖ اُسی فعل میں اعانت کی، بشرطیکہ وہ فعل جسکا ارتکاب ہوا۔ اُس اعانت کا ایک نتیجہ غالب ہو۔ اور یہ کہ فعل مذکور کا ارتکاب اُس ترغیب کے اثر سے یا اُس مدد سے یا مشورے پر عمل کرنے سے جو اعانت قرار دیا گیا ہے۔ واقع ہو۔

ضابطہ ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت پولیس یا اجرائے سمن یا وارنٹ ناقابل ویا قابل ضمانت یا قابل تجویز وغیرہ وہی ہوگا۔ جو اس جُرم کے لئے مقرر ہے۔

تمثیلات

(الف) زید ایک طفل کو بکر کے کھانے میں زہر ڈالنے کی ترغیب دے۔ اور اس مطالب کے واسطے زہر اُس کے حوالے کرے۔ اور ترغیب کے باعث سے وہ طفل خالد کے کھانے میں جو بکر کے کھانے کے پاس رکھا ہو۔ دھوکا کھا کر زہر ڈال دے تو اُس صورت میں اگر طفل مذکور نے زید کی ترغیب سے وہ فعل کیا ہو۔ اور نیز قرائن سے وہ فعل جس کا ارتکاب ہوا۔ اُس اعانت کا ایک نتیجہ غالب ہو۔ تو زید اُسی طرح اور اُسی قدر مواخذے کا لائق ہے۔ کہ گویا اُس نے طفل کو خالد کے کھانے میں زہر ڈالنے کی ترغیب دی

(ب) زید نے بکر کو عمرو کے گھر جلانے کی ترغیب دی۔ بکر نے گھر میں آگ لگا دی اور

قابل تجویز وغیرہ وغیرہ وہی ہوگا۔ جو اصل جرم کے لئے مقرر ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جب معین کی نیت یا علم کے مغائر شخص مکان ارتکاب جرم کرے عام اس سے کہ تعزیرات ہند کا جرم ہو یا حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند خاص قانون کسی لوکل اینڈ سپیشل لا کی صورت متعلق ہوتی ہو۔ وہ شخص معین اس جرم میں قابل سزا ہوگا۔ جس کے ارتکاب کے لئے اعانت کی گئی ہو۔ گو شخص معان نیت یا علم معین کے خلاف جرم کا مرتکب ہووے۔ اور دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں معین کی نیت کے مطابق جرم ہوتا ہے اور دفعہ ہذا میں معین کی نیت یا علم کے مغائر ارتکاب جرم کیا جاتا ہے۔ اور بجوں قسم دفعات اعانت کا ضابطہ قابل ادائے سمن یا وارنٹ یا عدالت پولیس یا ناقابل مداخلت پولیس یا قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت وغیرہ وغیرہ وہی عمل میں آوے گا۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ جس سے وہ اعانت جرم قابل سزا قرار دی گئی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) ایک عورت ایک شخص سے گالی گلوچ سے لڑ رہی تھی۔ اس دوران میں اس نے اپنے لڑکے کو بآواز پکار کر بلا لیا۔ اس کے لڑکے نے دوسرے فریق کے سر میں لاٹھی ماری جس کی ضرب سے مضروب کو سخت ضرب پہونچی تھی۔ لیکن اسکی والدہ نے اس کو ایسی ترغیب نہیں دی تھی۔ لیکن حسب دفعہ ۳۲۳ بشمول دفعہ ۱۱۰ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عورت پر عائد کی گئی انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۲ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا رولنگ نوٹ صفحہ ۹۰۹ آل لاہور رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۳۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۰۷۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۰۱

(۲) جب کوئی شخص کسی فعل مجرمانہ کی اعانت کرکے اس میں شرکت کرے۔ تو وہ شریک مجرم ہوگا۔ اور یہ قیاس کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ارادتاً ارتکاب جرم میں مشترک ارادہ میں شریک ہوا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۵۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۸۳۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء ناگپور صفحہ ۷۸

(۳) ہر ایک مقدمہ میں معین نے جو اعانت کی ہو وہ الفاظ پورے طور پر ثابت کئے جانے چاہئیں۔ محض عدالت کا اپنی رائے سے الفاظ معین اخذ کرکے نتیجہ پیدا کرنا درست نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۰ پٹنہ سنہ ۱۹۳۷ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۸ صفحہ ۹۵۳

(۲) جب کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک لڑکی کے لے بھاگنے کی ترغیب دی تھی۔ اور اس معان نے لڑکی کو بزور لیجانے میں قتل کر دیا تھا۔ چونکہ اعانت کا غالب نتیجہ قتل نہ تھا۔ اسلئے معان قتل کا ذمہ دار ہے۔ اور دہ ۳۶۳ تعزیرات ہند کی اعانت کا مجرم ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۵ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۸۲۷

(۳) کسی شخص کا سب معنی دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند اعانت کرنا کسی فعل مجرمانہ میں اعانت کرنا مقصود ہے۔ انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۲۶۹ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۴۸ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۱۷۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۴۷۸۔ ۱۷ آل انڈیا۔ کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۵۲۔

(۴) ایک شخص نے دوسرے شخص کو ترغیب دی۔ کہ وہ لاٹھی سے تیسرے شخص کو دھمکا کر ڈرا دے۔ تاکہ وہ آئندہ تمہارے خالف رہے شخص معان نے اس کے سر پر چھرا مارا جس سے وہ مرگیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ اعانت غالب نتیجہ مجرمانہ اعانت معین کا نہ تھا۔ اس لئے سب معنی دفعہ ۱۱۱ شخص معین قتل میں اعانت کرنے کا مجرم نہیں ہے۔ انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۹۹۹۔ ۷ رپورٹ آل صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل دیلکی رپورٹ صفحہ ۶۴۳ سنہ ۱۹۳۵ء۔ آل کرمینل کیسز صفحہ ۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۳۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۶۴۳۔

دفعہ ۱۱۲:۔ اگر وہ فعل جس کی نسبت معین معین جبکہ اس فعل کیلئے جس میں اعانت کی گئی ہے اور اس فعل کے لئے جو کیا گیا ہے اکٹھی سزا کا مستوجب ہو

دفعہ ۱۱۱ کی رو سے مواخذہ کے لائق ہے۔ اس فعل کے علاوہ کیا جائے۔ جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اور وہ فی الواقعہ جدا جرم ہے۔ تو معین ان جرموں سے ہر ایک جرم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید بکر کو کسی فوجی میں جو کوئی سرکاری ملازم کرے۔ تعرض یا الجبر کی ترغیب دے

بز اُسی وقت وہاں مال چرایا۔ تو زید اُس سرقے میں اعانت کرنے کا مجرم نہیں ہے۔
رچند کہ وہ گھر کے جلانے میں اعانت کرنے کا مجرم ہے۔ کیونکہ وہ سرقہ ایک جدا فعل
ا۔ اور گھر جلانے کا نتیجہ غالب نہ تھا۔

ن ج) زید نے بکر اور عمرو دونوں کو ترغیب دی۔ کہ کسی آباد گھر میں سرقہ بالجبر کے
ہ آدھی رات کو جبراً گھس جائیں اور اس مطلب کے لئے زید نے اُن کو ہتھیار لادے
ر اور عمر اُس گھر میں جبراً گھس جائیں۔ اور گھر والوں میں سے ایک شخص
ال کو جو ان کا مقابلہ کرے مار ڈالیں۔ تو اس صورت میں اگر وہ مار ڈالنا اعانت
نتیجہ غالب تھا۔ تو زید اُس سزا کا مستوجب ہے۔ جو قتل عمد کے
لئے مقرر ہے"

شرح جب ایک فعل اعانت سے دوسرا اور جرم ہو جاوے۔ تو وہاں نوعیت اعانت سے اگر دوسرے جرم کا وقوع غالب نتیجہ اعانت قرین قیاس ہو۔ تو معین ہر دو جرائم کا ذمہ دار ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس دفعہ ۱۱۱ میں الفاظ اعانت کا غالب نتیجہ ہو۔ جو اثر اعانت سے وہ فعل وقوع میں آیا ہو۔ اور ایک سلیم الطبع شخص اس اعانت و حالات واقعہ سے نتیجہ اخذ کر سکے۔ کہ مختلف مستزاد فعل کا وقوع اغلب تھا۔ تو معین اس مختلف جرم کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ لہٰذا اس دوسرے کے مختلف جرم کے ارتکاب کا معین ذمہ دار نہ ہوگا۔ اس لئے معین کی ذمہ داری کا محدود کرنا مشکل ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۳۸ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۹۹۔ رولنگ الہ آباد صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی نوٹ صفحہ ۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا کیسز صفحہ ۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۴۷۔ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۳۳ سنہ ۱۹۳۵

معین اعانت کے باعث سے مواخذہ کے لائق ہے۔ کسی نتیجے کو پیدا کرے جو اس نتیجہ سے مغائر ہو، جو معین کی نیت میں تھا۔ تو معین اس نتیجہ کی نسبت جو پیدا ہوا۔ اسی طرح اور اسی قدر مواخذے کے لائق ہے۔ کہ گویا اس نے اسی نتیجے کے پیدا کرنے کی غرض سے اس فعل کی اعانت کی بشرطیکہ معین کو یہ علم تھا۔ کہ اس فعل سے جس میں اعانت کی ہے۔ اس نتیجے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیل

زید بکر کو عمرو کے ضرر شدید پہنچانے کی ترغیب دے۔ اور بکر اس ترغیب کے باعث عمرو کو ضرر شدید پہونچائے۔ اور عمرو اس کے باعث سے مر جائے۔ اگر زید کو یہ علم تھا۔ کہ اس ضرر شدید کے سبب سے جس میں اعانت کی گئی ہے۔ ہلاکت کا احتمال ہے۔ تو زید اس سزا کا مستوجب ہو گا۔

ابتدائی ضابطہ | قابل یا ناقابل مداخلت یا قابل اجرائے ثمن یا وارنٹ یا ناقابل یا قابل ضمانت یا قابل یا ناقابل راضینامہ یا قابل تجویز وغیرہ وغیرہ وہی ہو گا۔ جو جرم وقوعہ کے لئے قانوناً مقرر ہے۔"

شرح | دفعات ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں نوعیت اعانت و حالات واقعہ کی غلبیت سے ذمہ داری جرم اعانت معین پر عائد کی گئی ہے۔ جو بعد اعانت کے منتج ہوتی ہے۔ اور دفعہ ہذا میں نیت معین میں خاص نتیجہ پیدا کرنیکا علم ہونا

اور بکر اُس کے باعث سے اُس قرقی میں تعرض کرے اور اُس تعرض کرنے میں اہلکار خارق کو بالارادہ ضرر شدید پہنچائے۔ تو چونکہ بکر دونوں جرموں یعنی قرقی میں تعرض کرنے اور بالارادہ ضرر شدید پہنچانے کا مرتکب ہوا ہے۔ اس لئے اُن دونوں جرموں کی پاداش میں سزا کا مستوجب ہے۔ اور اگر زید کو اس بات کا علم تھا۔ کہ قرقی کے تعرض کرنے میں بکر سے بالارادہ ضرر شدید واقعہ ہونے کا احتمال ہے، تو زید بھی دونوں جرموں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔"

ضابطہ قابل مداخلت یا ناقابل مداخلت یا قابل اجرائے سمن یا وارنٹ یا قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت وغیرہ وغیرہ وہی ہوگا۔ جو جرم وقوعہ کیلئے مقرر ہے۔"

نظیر دفعہ ۱۱۱ کی مد میں توضیح کی گئی ہے (تبلا یا گیا ہے) کہ جب دو یا جرم غالب نتیجہ اعانت معین کا ہو۔ مثلاً کسی مسلح شخص کو یہ ترغیب دی جاوے کہ سرکاری ملازم کا مقابلہ جبر سے کرکے اُس کو ڈرا دو۔ تو یہ غالب نتیجہ سے جبکہ اُس کو ضرر شدید وقوع میں آوے۔ تو جرم دفعہ ۳۲۶ و ۳۵۳ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور بمنشائے دفعہ ہذا علیحدہ علیحدہ جرائم میں معین کو سزا دی جاویگی۔ دفعہ ۱۱۱ میں معین کو ہر دو جرائم کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ جب کہ دوسرا جرم غالب نتیجہ اعانت کا ہو۔ اور دفعہ ۱۱۲ میں دفعہ ۱۱۱ کا حوالہ کرکے بالفاظہٖ کہ معین ہر ایک جرم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ تبلا دیا ہے۔ کہ معین جدا جدا جرائم میں سزا کا مستوجب ہوگا

دفعہ ۱۱۳:۔ جب کسی فعل میں اعانت کی جاوے۔ اور معین کی معین کا قابل مواخذہ ہونا اس نتیجہ کے لئے جو اس فعل سے پیدا ہو جس میں اعانت کیگئی ہے۔ اور جو نتیجہ مقصودہ معین سے مغائر ہو

یہ نیت ہو۔ کہ اُس سے کوئی خاص نتیجہ پیدا ہو۔ اور وہ فعل جس کی نیت

ہوتا ہے۔ اور معین کی موجودگی موقعہ ارتکاب جرم پر نہیں ہوتی ہے۔ اور دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند بضمن ہذا مع کسی امر خلاف قانون کے بلوہ کے لئے لوگوں کو مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں ترغیب یا اعانت کی صورت نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ وہ شخص زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۵۹ سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۳۷۳۔ ۳۰۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۰۴۔ ۵۷ بمبئی صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۷۴"

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۲۰۱ تعزیرات ہند میں سشن جج جبل پور کے حکم کے خلاف اپیل ملزمان ناگپور جوڈیشل کمشنری میں پیش ہو کر قبضمن دیگر احکامات بدفعہ ہذا قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اصل جرم کی تعزیری دفعہ نہیں ہے۔ بلکہ معین جس نے ارتکاب جرم سے پیشتر اعانت جرم کی ہو۔ اور ارتکاب جرم کے وقت حاضر ہو۔ اس کو مرتکب جرم سمجھا جائے گا۔ گو اس نے عملاً ارتکاب جرم میں حصہ نہ لیا ہووے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۵ سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۷۔

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۷ و ۱۱۴ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا کہ کسی جرم کو بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند لانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر اعانت جرم مکمل ہو چکی ہو۔ اور اس کے بعد معین کی حاضری جائے وقوعہ بروقت ارتکاب جرم دفعہ ۱۱۴ متعلق ہوگی۔ لیکن جب مثل مقدمہ سے یہ امر خلاف معین ثابت نہ ہووے۔ وہ کسی جرم کا ملزم نہ ہوگا۔ اور نیز محض کسی شخص کی حاضری ارتکاب جرم کے وقت اس کو بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند لانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اس کے برخلاف مجرمانہ پیش رفت کی نیت مشترک ثابت نہ کی جاوے اور زیر دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ترک فعل بمنشائے دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند مستغیث کو ثابت کرنا چاہیے اور تنہا یہ ایک خلاف قانون امر ہوگا۔ کہ بحالات مذکور مرتکب فعل کے ساتھ اس کو ذمہ دار قرار دیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۳۰۸ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۲۲۲

(۴) ایک مقدمہ میں مستورات آپس میں لڑ رہی تھیں۔ کہ مسمات شریفن نے اپنے بیٹوں کو جو قریب ہی کام کر رہے تھے۔ آواز دے کر امداد کی جس پر وہ لاٹھیاں لے کر آ گئے۔ اور ایک شخص کے لاٹھی سر پر ماری۔ جس سے مضروب مر گیا۔ ہائیکورٹ اودھ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جب کہ ارتکاب معین جرم کے وقت حاضر ہو۔ اور بصورت غیر حاضری معین محض اعانت جرم کا مرتکب ہوگا۔ اور جب کہ ملزم نے

ضروری ہے۔ اور اس فعل میں جس میں اعانت کی جاوے۔ اور اُس علم و نیت کے مطابق اُس نوعیت فعل سے نتیجہ برآمد ہونا محتمل ہو جس فعل کے نتیجہ کا وہ ذمہ وار ہوگا۔ اور نیز دفعہ ہذا ایک توصیفی دفعہ ۱۱۱ کی ہے۔ دفعہ ۱۱۱ میں اغلب نتیجہ اعانت فعل کا ہوتا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں معین کے علم میں احتمالی نتیجہ فعل ہوتا ہے۔ مثلاً زید بندوق سے مسلح ہے کیونکہ بکر کہتا ہے۔ کہ افسر پولیس کو مکان کی تلاشی کرنے سے جبراً روک دینا۔ مگر زید مزاحمت میں پولیس افسر کو بندوق سے ہلاک کر دیتا ہے۔ تو بکر مشتبہ دفعہ ہذا معین قتل عمد ہے۔

معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو

دفعہ ۱۱۴: ہر گاہ کوئی شخص جو غیر حاضری کی حالت میں بحیثیت معین سزا کا مستوجب ہوگا۔ اُس فعل یا جرم کے وقت حاضر ہو۔ جس کی پادرش میں وہ اعانت کرنے کے سبب سے سزا کا مستوجب ہوتا۔ وہ اُس فعل یا جرم کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

شرح

دفعہ ہذا میں جب اعانت مسلسل ہوتے ہوئے معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو۔ اور بروقت ارتکاب جرم شرکت اصل ملزم سے نہ کی ہو تو دفعہ ۱۱۴ اصل جرم کے ساتھ جیسا کہ زیر شرح دفعہ ۱۰۹ طریقہ تحریر درج کیا ہے۔ لکھا جاوے گا اور اگر ملزم نے ارتکاب جرم کے وقت اصل ملزم کی عملی امداد کی ہے۔ تو پھر معین محض اصل جرم کا مجرم ہوگا۔ اور دفعہ ۱۱۴ عائد نہ ہوگی۔ اور دفعہ ۱۱۴ کے لئے ضروری ہے۔ کہ اول اعانت معین کو ثابت کرنا چاہیئے۔ تاکہ بعد کی اتفاقی حاضری پر دفعہ ۱۱۴ صادق آجاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۵۳ و ۴۴۷ و ۱۱۴ میں ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۴ میں معین کا اعانت کرنے کے بعد موقعہ ارتکاب جرم پر اتفاقاً موجود ہونا ہوتا ہے۔ لیکن عملاً فعل ارتکاب جرم میں مشترک نہیں ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں معین کی اعانت کے مطابق اصلی جرم واقعہ

(۸) سمی رام لال اپنے کھیت میں گھاس کھود رہا تھا۔ کہ سمیان فتح اور اُس کا والد لاٹھیاں لے کر بسلسلہ مخاصمت سابقہ کھیت میں گئے۔ اور رام لال کو مضروب کیا۔ جن ضربات سے وہ گر گیا اور سمی فتح کے باپ نے رام لال کی ٹانگیں اور پیر کو اُس کی اٹھالیں۔ اور سمی فتح پسر اش نے رام لال کے مقعد میں لاٹھی بزور داخل کر دی۔ جس سے اُس کے معدے و انتڑیوں میں ضربات مہلک پہونچیں۔ بتیس یوم زیر علاج شفاخانہ رہ کر مر گیا تھا۔ اور سمی سینا برہمن کو بجرم دفعہ ۳۲۵ و ۱۱۴ تعزیرات ہند عدالت ششن سے پانچ سال قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید سخت میں سزایاب کیا گیا تھا۔ اودھ چیف کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ سمی سینا برہمن اپیلانٹ نے اپنے پسر کے فعل میں اعانت کی ہے۔ جس سے ارتکاب جرم میں سہولیت ہوئی ہے۔ جو جرم دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ہے دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور ہر دو دفعات میں امتیاز ہے۔ جو ہر ایک مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے۔ دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عموماً ارتکاب جرم کی اعانت کے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند نہ محض بر وقت ارتکاب جرم معین کی حاضری پر متعلق ہے۔ بلکہ بترجیح اُس کے بدیں گانہ حاضری کے مکمل ہوتی ہے۔ اور لہٰذا بانتفاء قانونی کے وہ غیر حاضری کی حالت میں بحیثیت معین مستوجب سزا ہوتا ہے۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دفعہ ۱۱۴ الی اعانت ایسی ہونی چاہیئے۔ جو قبل ارتکاب جرم ہو۔ اور جو فوراً قبل یا بر وقت ارتکاب جرم کی گئی ہو۔ اور صورت واقعہ اس سے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ ملزم جانتا تھا۔ کہ ایسے نازک حصہ میں بصراحت صدر فعل کرنا ضرر شدید کا باعث ہوگا۔ گو اس کا ارادہ ضرر شدید کا نہ ہو۔ اس لئے بہ تبدیل جرم ۳۲۵ و ۱۱۴ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۳۲۵ و ۱۰۹ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کم کی جا کر ۳ سال قید کی جاوے۔ اور جرمانہ ۵۰ روپیہ و بعدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید سخت قائم رہے۔ جزاً اپیل منظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۵۔ انڈین کیسز جلد ۵۷ صفحہ ۳۷۰ - ۸ رولنگ اودھ صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۳۹۔

دفعہ ۱۱۵:- جو کوئی شخص کسی | اُس جرم میں اعانت کرنا جس کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔ اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہ ہو

لڑتے ہوئے امداد کی اور اس کے لڑکے لاٹھیاں لے کر آگئے۔ اور مضروب لاٹھی سے مر گیا ہے۔ تو ملزم زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند معین جرم اصل جرم میں سزا پائیگا۔ نہ کہ بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند ذمہ دار ہوگا جو مقدمہ سے متعلق ہو۔ اور نیز قرار دیا گیا۔ کہ مقدمہ بدفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند میں نہیں آتا ہے۔ اور ملزم بدفعہ ۳۲۳ و ۱۱۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جب کہ اعانت کا اغلب نتیجہ ہو۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۰۱ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ چیف کورٹ انڈین کیسز جلد [illegible] سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ [illegible]

کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۱۴۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۷۳ -

(۵) دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند کے لئے قبل از ارتکاب جرم معین کا اعانت کرنا۔ اور پھر ارتکاب جرم کے وقت اسکا بغیر کسی امداد کرنے کے موجود ہونا ضروری ہوگا۔ اور ارتکاب اس کی موجودگی میں ہوا ہو۔ ۳۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۷ - آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۳۳ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۱۳ - ۶۲ کلکتہ صفحہ ۶۲۹ - ۳۹ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۳۹۶ سنہ ۱۹۳۵ء

(۶) جرم اعانت بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند میں۔ قبل از ارتکاب جرم اعانت کی گئی ہو۔ اور معین ارتکاب جرم کے وقت موجود نہ ہو۔ تو دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۳۷۰ - ۸ رپورٹ اودھ صفحہ ۱۸ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۵۱ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء - کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۳۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۶۹ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۶۲۸ ناگپور سنہ ۱۹۳۷ء "

(۷) جرم مکرر ازدواج دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند کی اعانت دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند کی تکمیل کے لئے اول سابقہ شادی شدہ ہونا۔ اور مکرر ازدواج کا جرم قرار دیا جانا سوئم معین مرتکب جرم کا شادی مکرر دانستہ کرنا۔ یہ جان کر قبل شادی جائز ہو چکی ہے۔ اور یہ شادی باطل نہیں ہوئی ہے۔ اور اگر سابقہ شادی باضابطہ نہ ہوئی ہو۔ اور وہ ناجائز ہو۔ تو مکرر شادی کرنا یا اس میں اعانت کرنا جرم نہ ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۱۳۹۔ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۶ سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۳۸۷ - ۶ رولنگ الہ آباد صفحہ ۱۰۳۴ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۵۳ - ۳۰ - الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۹۸ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۷۵۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۵۸۹ -

ناقابل ضمانت اور قابل اجرائے وارنٹ و قابل تجویز عدالت شش ہوگا۔ اور اگر وہ جرم قابل مداخلت پولیس قابل ضمانت ہو تو وہ اسی مجسٹریٹ کی تجویز کے قابل ہوگا جس کو بوجہ اعانت جرم اعانت کردہ کے مجسٹریٹ تجویز کر سکتا ہوگا۔ اور اگر جرم ایسا ہو۔ کہ جس میں پولیس بغیر وارنٹ گرفتار کرنے کی مجاز نہ ہو۔ تو وہاں حسب ضابطہ باجرائے وارنٹ یا ممن جدیا کہ صورت ہو عدالت عمل کرے گی۔"

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ان صورت ہائے جرائم خاص معینہ سے متعلق ہیں۔ جب کہ اعانت جرم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور میں کی جاوے۔ اور جرم واقعہ نہ ہو۔ مہذا بدفعہ ۱۱۶ جبکہ اعانت جرم قابل سزا قید میں کی جاوے۔ اور جرم واقعہ نہ ہو۔ تو وہ شخص قابل سزا بطور باگبا ہے اور یہ دفعات اس صورت سے متعلق نہیں ہیں۔ جب کہ اعانت کے مطابق اعانت کردہ جرم واقعہ ہو جاوے۔ اس صورت میں دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص کو ترغیب قتل مسمی فلاں شخص دی ہے۔ اور اس نے تمہاری ترغیب کے مطابق اس کو سنکھیا مٹھائی میں کھلایا تھا جس سے موت واقعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کو ضرر پہنچا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت شش عمل میں آوے گی۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص نے ایک عورت کو ایک زہریلی شئے از قسم سنکھیا اس کے درخواست پر یہ کہکر دیا۔ کہ اس کا شوہر اس کے نابدار رہیگا چنانچہ عورت

ایسے جُرم کے ارتکاب میں اعانت کرے جس کی پاداش میں سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور مقرر ہے۔ تو اگر اس جُرم کا ارتکاب اس اعانت کے باعث سے واقعہ نہ ہو۔ اور ایسی اعانت کی نسبت اس مجموعہ میں کوئی خاص سزا معین نہ ہو، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر فعل جس سے نقصان پہونچے اعانت کے سبب سے کیا جائے

اور اگر کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا جائے جس کی نسبت معین اعانت کے سبب سے مواخذے کے لائق ہے۔ اور اس فعل سے کسی شخص کو ضرر پہونچے۔ تو معین دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد ۱۴ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید نے بکر کو خالد کے مار ڈالنے کی ترغیب دی۔ مگر جُرم وقوع میں نہ آیا۔ لیکن اگر بکر خالد کو مار ڈالتا۔ تو وہ سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کا مستوجب ہوتا۔ تو اس صورت میں زید کسی میعاد کی قید کا مستوجب ہوگا۔ جو سات برس تک ہو سکتی ہے اور جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اور اگر اعانت کے باعث سے خالد کو کچھ ضرر پہنچے تو زید کسی میعاد کی قید کا مستوجب ہوگا۔ جو چودہ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ

جب کہ جُرم اعانت کردہ دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہو۔ تو وہ

(۴) ایک شخص نے صاحب گورنر بنگال کے قتل میں اعانت کی تھی۔ اور ملزم نے پستول قریباً دس فٹ سے چلایا تھا۔ جو گورنر صاحب کے نہیں لگا۔ بلکہ ایک دوسرا شخص زخمی ہوا تھا۔ ملزم معین کو بجرم دفعہ ۳۰۷ بشمول دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ اپیل ملزم کلکتہ ہائیکورٹ سے نامنظور ہوا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۷۵ سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ، انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۰۷۰ سنہ ۱۹۳۵ء

اس جرم میں اعانت کرنا جس کی سزا قید ہے اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہ ہو

دفعہ ۱۱۶:۔ جو کوئی شخص کسی جرم میں اعانت کرے جس کی پاداش میں قید کی سزا مقرر ہے۔ تو اگر اس جرم کا ارتکاب اس اعانت کے باعث سے واقعہ نہ ہو۔ اور ایسی اعانت کی نسبت اس مجموعہ میں کوئی خاص سزا معین نہ ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے، اور اس کی معیاد اس قید کی بڑی سے بڑی معیاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے یا اس جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

اگر معین یا معاون سرکاری ملازم ہو جس پر اس جرم کا روکنا لازم ہے

اگر معین یا معاون سرکاری ملازم ہو جس پر ایسے جرم کے ارتکاب کا روکنا لازم ہے، تو معین کی اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے۔ اور اس کی معیاد اس قید کی بڑی سے بڑی معیاد کے ایک نصف تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ یا اس کو جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

نے اُس زہریلی چیز کو کھانے میں پکا کر رکھ لیا۔ جو یہ کھانا عورت نے خسر اور دیور و شوہر نے کھایا تھا شوہر کو زہر پہونچکر مچ گیا۔ اور ہر دو خسر و دیور ہلاک ہو گئے۔ جس پر جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۰۹ تعزیرات ہند عاید کیا گیا۔ اور عورت مذکورہ کو گواہ سلطانی بنایا گیا۔ اور مقدمہ عدالت ششن سپرد کیا گیا۔ اور عدالت ششن سے ملزم کو سزائے موت کے لئے حسب دفعہ ۳۷ ضابطہ فوجداری لکھا گیا۔ اور ملزم کا اپیل ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۰۹ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے۔ بلکہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند ہے۔ اس لئے حکم عدالت ششن منسوخ کیا گیا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند ملزم کو ۱۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۹۷۰ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۸۹۶ - ۱۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۲۱ ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۲۲۸ - ۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۷۳ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۸۹۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ ۷۵۷۔

(۲) ایک شخص ایک کثیر التعداد مجمع اشخاص میں یہ لکچر دے رہا تھا۔ کہ سامعین پولیس اور خاص ملازمان گورنمنٹ کو قتل کر دیں۔ کہ اُن کی حکومت پُر امن نہیں ہے۔ گویا یہ شخص جرم دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کا ارتکاب کر رہا تھا۔ اس ملزم لکچرار کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند تجویز کی گئی تھی۔ جس کی نگرانی ایزادی سزا و اپیل ملزم لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ قانونی فریقین قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے۔ جب کہ اعانت جو کی گئی ہے۔ کسی دوسرے قانون میں اس کے متعلق کوئی حکم نہ ہو۔ اس لئے دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ کے لحاظ سے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند اُس کے متعلق نہیں ہے۔ نگرانی میں ایزادی سے انکار کیا گیا اور حکم سزا میں ۳ سال کم کئے گئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ سزا بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند یہی مقرر ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۰۷ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۲۲۔

(۳) دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند کے لئے یہ ضرورت نہیں ہے۔ کہ شخص معان بر خلاف شخص کے جرم کا ارتکاب کرے۔ جس کی اعانت کی گئی ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۵۷۸ - ۳۷ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۹۱ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۱ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۶۴ - ۷ کلکتہ۔ صفحہ ۴۲۷ - ۱۹ آل انڈیا کریمنل لا رپورٹ صفحہ ۳۵۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۷

شرح دفعات ماسبق میں تعریف اعانت و معین و اعانت کے مطابق جرم کا ہونا یا نہ ہونا۔ یا اعانت کی نوعیت سے کسی دیگر جرم کا وقوع میں آنا مختلف صورت ہائے میں ذمہ واری قانونی عائد کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ و ۱۱۶ میں اعانت جرائم کے لئے بہ حیثیت اعانت جرم سزا میں مقرر کی گئی ہیں۔ اور دفعات ۱۰۹ و ۱۱۴ میں معین اصل جرم کا مرتکب سمجھا گیا ہے۔ اور اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو اس جرم کے لئے مقرر کیگئی ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ میں اگر اعانت کسی جرم قابل سزائے موت یا حبس بعبور دریائے شور میں کی جاوے۔ اور اس اعانت کے باعث جرم واقعہ نہ ہو۔ اور تعزیرات ہند میں ایسی صورت کے لئے کوئی خاص سزا مقرر نہ ہو۔ تو اس معین کو ۷ برس تک سزا ہو سکتی ہے۔ اور اگر اس فعل سے ضرر پہونچے۔ تو اس معین کو سزائے قید ۱۴ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ بھی ہو سکتا ہے اور دفعہ ۱۱۶ میں ایسے جرم میں اعانت کی جاوے۔ جس کی سزا قید ہو۔ اور جرم اعانت سے واقعہ نہ ہو۔ تو ایک چوتھائی سزا اصل جرم تک ہو سکتی ہے۔ اور اگر معین یا معاون سرکاری ملازم ہو تو سزائے قید کی میعاد نصف تک ہو سکتی ہے۔ اور یہ جرمانہ کے بھی مستوجب ہو سکینگے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ سرقہ میں ایک شخص پون سنگھ و بالا سنگھ نے اسنی روپیہ رشوت کے پیش کئے تھے۔ جس کے خلاف ۱۶۱ تعزیرات کا مقدمہ ہوا۔ ملزمان سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم مذکور حصہ اول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند میں آتا ہے۔ حصہ دوم دفعہ مذکور عاید نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل مداخلت پولیس نہیں ہے۔ اور ان معنی کے لحاظ سے ہیڈ کنسٹبل پولیس جس کو رشوت پیش کی گئی ہے۔ ایسا سرکاری ملازم نہیں ہے۔ جس کا فرض حسب معنی حصہ دوم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ایسے جرائم کا روکنا ہو۔ سزا کم کی گئی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۰۱ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۸۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۴۰ - ۱۰ لاہور لاجرنل ۳۶۲ - ۱۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ ۳۵۶ -

(۲) ایک مقدمہ میں چند اشخاص نے میٹنگ کی۔ اور اس میں لکچر و ریگیولیشن وغیرہ پیش کئے جس میں ترغیب جرم قابل سزائے موت دی گئی تھی۔ چنانچہ مقدمہ قائم ہو کر بسلسلہ اپیل ہائیکورٹ

ممثلات

(الف) زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے، حق اسعی کے طور پر رشوت دے۔ کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے۔ بکر رشوت لینے سے انکار کرے۔ تو زید زیر دفعہ ہذا سزا کا مستوجب ہوگا۔ یعنی $\frac{161}{116}$ "

(ب) زید بکر کو جھوٹی شہادت دینے کی ترغیب دے۔ اور بکر ایسا کرنے سے انکار کرے زیر دفعہ ہذا کی رُو سے مستوجب سزا ہوگا۔

(ج) زید عہدہ دار پولیس جس پر سرقہ بالجبر کا روکنا لازم ہے۔ اور سرقہ بالجبر میں اعانت کرے۔ گو سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہ ہوا ہو، تاہم زید اس بڑی سے بڑی میعاد کے ایک نصف کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(د) زید عہدہ دار پولیس کا سرقہ بالجبر کو روکنا فرض ہے۔ اور وہ اسکے ارتکاب میں بکر کی اعانت کرے۔ تو زید عہدہ دار پولیس بڑی سے بڑی میعاد قید کے ایک نصف کا مستوجب ہوگا۔ گو سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہ ہوا ہو۔

ابتدائی ضابطہ | باب ۵ تعزیرات ہند میں مختلف صورتہائے اعانت کو جرم قرار دیکر وضع کیا

گیا ہے۔ اور جس قسم کے جرائم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید کی اعانت کی جاتی ہے۔ وہ اصولاً قابل تجویز اُس عدالت کے ہوں گے جو بہ نوعیت جرم اعانت لائق سماعت عدالت کے ہوں گے۔ اور وہ اسی حیثیت اعانت جرم سے قابل یا ناقابل مداخلت یا قابل اجراء وارنٹ یا ناقابل یا قابل ضمانت یا ناقابل و قابل راضینامہ ہوں گے، اور ایسا ہی بصورت ان جرائم کی اعانت کے جو زیر دفعات ۱۱۵ و ۱۱۸ و ۱۱۹ داخل ہوں، اور جرم اخفا کردہ قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو۔ تو ملزم مستحق ضمانت متصور نہ ہوگا"

اور زیر دفعہ ہذا ضمن ۲ سرکاری ملازم معین یا معان ایسا ہونا چاہیئے جس پر ہمچوں قسم جرائم کے ارتکاب کا روکنا لازم ہو۔ مثلاً اگر ڈاکٹر بایہ الاحتفاظ لینے کے جرم میں اعانت کرتا ہے تو وہ زیر ضمن ہذا داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ایسا سرکاری ملازم نہیں ہے۔ جو دفعہ ہذا میں مقصود ہے"

عموماً اُسی وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ اعانت کی گئی ہو۔ کیونکہ یہ اعانت کنندہ کی نیت و ارادہ پر موقوف ہوتی ہے۔ نہ کہ معان کی نیت یا ارادہ سے متعلق ہوتی ہے۔ اور قبل از تکمیل جرم دفعہ ۳۷۷ و ۱۱۴ تعزیرات ہند مثل سے یہ امر ثابت ہونا چاہیئے۔ کہ ملزم نے ارتکاب جرم کیا۔ اور معین بروقت ارتکاب جرم حاضر تھا۔ جب کہ مجسٹریٹ اس امر میں مطمئن ہو۔ کہ اقدام جرم ہوا ہے۔ تو ایسی صورت میں جرم دفعہ ۳۷۷ بشمول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے حکم ہوا کہ دفعہ ۳۷۷ و جرم دفعہ ۱۱۴ تبدیل کر کے جرم دفعہ ۳۷۷ بشمول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند عائد کیا گیا۔ اور اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۷۷ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۸۹

(۷) ایک ڈاکٹر ہسپتال کو ایک مریض جو ہسپتال میں ابھی داخل تھا۔ آئندہ کچھ عرصہ تک شفا خانہ میں رہنے دینے کے لئے کچھ رشوت لینے کو کہا۔ ڈاکٹر نے رشوت لینے سے انکار کر دیا تھا۔ تو زیر تمثیل الف تحت دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ملزم قرار دیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۷۵۶ - ۳۲ مدراس لا ویکلی صفحہ ۱۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء مدراس صفحہ ۶۷۱ -

(۸) ایک شخص نے ہیڈ کنسٹیبل پولیس کو رشوت دینے کے لئے ترغیب دی تھی۔ زیر دفعہ ۱۱۶ حصہ اول اُس شخص پر ذمہ داری قانونی عاید کی گئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۸۱ - ۱۰ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۶۴ - کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۵۱ - ۱۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۵۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۴۰ -

(۹) رشوت دینے والا جرم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے۔ جب کہ جج رشوت لینے والے نے مجرمانہ نیت سے رشوت حاصل نہ کی ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۶۶۱ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۲۳ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۵۳ - ۲۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۳۹ - ۱۴ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۵۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۵۱۳ -

(۱۰) دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند میں کسی شخص کو رشوت دینے کے لئے ہدایت کرنا قانونی نقطہ نگاہ سے ایک قسم کا لاحاصل اقدام ہوتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۹۱۰ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۲۶ - ۷ رپورٹ پٹنہ صفحہ ۹۱ سنہ ۱۹۲۸ء - کریمنل کیسز صفحہ ۱۷۳ -

کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ مقدمہ مذکور کے واقعات جرم دفعہ ۳۰۲ مع دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند میں داخل ہیں۔ اور چونکہ عام لکچرز و ریگولیشنز میں عام لوگوں کو ترغیب جرم کی گئی ہے۔ ایسا ہی دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۱۶۴ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۸۔

(۳) ایک مقدمہ میں گورنر صاحب بنگال کے قتل کی سازش کی گئی تھی۔ اور پستول سے بہ نیت ہلاکت فائر کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ سے بموجب ترمیم ایکٹ سنہ ۱۹۲۵ء کمشنر حکم سزائے موت صادر کر سکتا ہے۔ اور وہ اشخاص جنہوں نے اس جلسہ میں اعانت جرم کی ہے۔ اور اصل جرم میں خاص حصہ نہیں لیا ہے۔ وہ بدفعہ ۱۱۵ زیادہ سے زیادہ ۱۴ برس قید کی سزا کے مستوجب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ سے ملزمان کو بہ تخفیف سزا ۱۴ سے ۱۴ برس کی سزا بجائے حبس بعبور دریائے شور دی گئی ہے۔ اور ۳۰۷ میں سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۷۵ سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۰۷۰"

(۴) یک شخص نے ازدواج ناجائز ایک مسلمان مرد و عورت کی شہرت اس لئے کی۔ تاکہ ازدواج جائز کی شہرت سے وہ عورت جائز زوجہ سمجھی جاوے۔ مگر چونکہ عورت رضامند نہ تھی اس لئے اس شخص شہرت کنندہ کے خلاف بدفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند جرم اعانت قرار دیا گیا تھا۔ اور وہ سزایاب ہوا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۸ ۔ ۱۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۷۱ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۳۱۸"

(۵) ایک شخص نے سرکاری ملازم منیجر پولیٹیکل افسر کو ایک ٹھیکہ ایک تیسرے شخص کو دلانے کے لئے رشوت دینے کا اطمینان دلایا تھا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ تحت دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ رشوت دی گئی ہو۔ یا رشوت پیش کی گئی ہے۔ بلکہ اس کی کوشش کرنا بھی جرم ہے۔ اس لئے ملزم حسب دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا جائے گا کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۰۵ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۸۷۹ ۔ ۳۰ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۲۳ ۔ ۳۹ مدراس لا ٹائم صفحہ ۶۱۵ ۔ ۲۶ مدراس لا ویکلی صفحہ ۵۲۹ سنہ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۷۶ ۔ ۹ آل انڈیا۔ کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۸۰۔

(۶) جرم اعانت قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جس فعل کی اعانت کیجاوے اس کا ارتکاب بھی ہوا ہو۔ اور یا باوجود اعانت معین کے وہ فعل تکمیل نہ پایا ہو۔ جرم اعانت

مقدمہ ہر دو سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں"۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں بمقام راولپنڈی ملکھوں کے جتھا کی مڈبھیڑ ہوئی، جس میں بکر دیا گیا، کہ ۵۰۰ روپیہ سکھ امرت سر سے جیتو کو تحت حکم سر دھنی گوردوارہ پربندک کمیٹی جائیں، اور ہر ایک سکھ پانچ پانچ پیسے جیدہ ادا کرے، چنانچہ زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند۔ ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۹۰۸ء قانون فوجداری مجسٹریٹ نے ملزمان کو دو دو سال قید کی سزا دی۔ اور سشن جج نے اپیل نامنظور کئے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جس وقت دفعہ ۱۴۱ قانون فوجداری مرتبہ مذکور بیٹھے کا اجتماع خلاف قانون تھا۔ اور حاضرین جتھ نے چندہ جمع کیا تھا، لیکن ملزمان نے چندہ تقسیم نہیں کیا۔ اور نہ کوئی خاص امر کیا ہے جس پر حسب دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند ۱۴۱ قانون فوجداری مذکور عاید نہیں ہوتا ہے۔ اور ملزمان چھ ماہ سے جیل میں قید بھگت رہے ہیں۔ جو اُن واقعات کے لحاظ سے جرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند تھا۔ جس کے متعلق عدالت نے باضابطہ عمل نہیں کیا ہے اس لئے بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند چھ ماہ قید کافی ہے ملزمان کو مخلصی دی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۷ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین سنہ جلد ۸۹ صفحہ ۴۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۱۵۔ ۲۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۱۲۔

(۲) ایک شخص نے مضمون بغاوت انگیز پمفلٹوں پر لکھکر بذریعہ ڈاک بعض لوگوں کے پاس بھیجدیا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند کی تحقیقات میں چوہدری کی رائے کو بذریعہ ریفرنس کلکتہ ہائیکورٹ میں باضابطہ پیش کیا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند پمفلٹوں پر بغاوت کا مضمون لکھکر پبلک کے دیکھنے کے لئے لگایا گیا۔ یا بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔ تاکہ وہ اس کو دیکھیں یا پڑھیں۔ تو ارتکاب جرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند نہ ہوگا۔ اور ملزم کو رہا کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۰ صفحہ ۷۸۷

(۳) جب کوئی شخص دس سے کم اشخاص کی خلاف قانون اتحادی جماعت کو تحریک چندہ کرے یا اس کی شمولیت کے لئے اشخاص کو تحریک کرے یا بتلائے۔ وغیرہ تو وہ شخص زیر دفعہ ۱۱۷ ضمن ۱ و ۲ ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری کے مطابق قابل سزا ہوگا۔ اور اگر تعداد اشخاص ۱۰ سے زائد ہو انکو پہنچانا یا تحریک یا ترغیب دینا یا دل افزائی کرنا یا استہتار مستہتر کرنا۔ کہ وہ اس جماعت خلاف قانون

آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ صفحہ ۲۶۔

اس جرم کے ارتکاب میں اعانت کرنا جبکو عامہ خلائق یا اس سے زیادہ اشخاص کریں

دفعہ ۱۱۷:۔ جو کوئی شخص اکثر عامہ خلایق کو یا اشخاص کے کسی گروہ یا طبقے کو جو دس شخص سے زیادہ ہو کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تمثیل

زید آمد و رفت عام کی کسی جگہ میں ایک اشتہار لگائے۔ جس سے کسی فرقے کو جس کی تعداد دس سے زیادہ ہو۔ یہ ترغیب دی جائے کہ کسی خاص وقت اور مقام پر اس غرض سے جمع ہوں کہ فرقہ مخالف کے لوگوں پر جب وہ بہیت اجتماعی جاتے ہوں۔ حملہ کریں۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔"

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا عامہ خلائق یا اشخاص کے کسی گروہ یا طبقہ کو جو دس اشخاص سے زیادہ ہو۔ کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرنے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور دفعات ۱۵۳ و ۱۵۳ الف تغیرات ہند بہ تحفظ آسودگی عامہ خلائق وضع کی گئی ہیں۔ اور دفعہ ہذا میں بمقابلہ دفعات ۱۵۳ و ۱۵۳ الف کے زیادہ سزا مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ اصولاً وہ شخص جو بنا جرم پیدا کرتا ہے۔ زیادہ سزا کے قابل ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص معین کے لئے سزائے قید تین برس تک مقرر کی گئی ہے۔ اور بلحاظ خیالات

اس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جس کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔

دفعہ ۱۱۸: - جو کوئی شخص یہ نیت کر کے کہ کسی

جرم کا ارتکاب جس کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے سہل ہو جائے۔ یا یہ جان کے کہ اس کے سہل ہو جانے کا احتمال ہے۔

کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے اس تدبیر کی موجودیت کو بالارادہ چھپائے۔ جو ویسے جرم کے ارتکاب کے لئے کی گئی ہو، یا اس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔ تو اس جرم کے ارتکاب کی صورت میں شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو

اور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہ ہوا ہو۔ تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور ہر ایک صورت میں وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔"

تمثیل

زید یہ جان کر کہ پوران پور میں عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے۔ صاحب مجسٹریٹ سے جھوٹی خبری کرے۔ کہ رام پور میں جو دوسری طرف ہے عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے اور اس ذریعہ سے صاحب مجسٹریٹ کو دھوکا دے۔ اس نیت سے کہ اس جرم کا ارتکاب سہل ہو جاوے۔ اور اس تدبیر پر عمل کرنے سے پوران پور میں ڈاکہ پڑ جائے۔ تو زید

میں شریک ہوں، تو ایسا شخص بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا، کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۵۲ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۳۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۴۲۰۔ ۵ لاہور صفحہ ۱۔

(۴) جب کوئی شخص شہیدی جیٹھا کی شمولیت سے کسی جگہ جو مقرر کی گئی ہو۔ وہاں شامل ہو کر ہمراہ چلے یا مقام مرکز پر جمع ہو جاوے۔ خواہ یہ تحریک زبانی کی گئی ہو۔ یا بذریعہ تحریر کی گئی ہو۔ ایسے شخص زیر دفعہ ۱۷ ضمن ۱ تا ضمن ۲ ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری کے تحت مستلزم السزا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ شخص زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۴۰۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۴۶۲۔ ۲۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۳۷۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۱۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۱۵

(۵) کسی ناجائز جماعت کی ترتیب میں حصہ لینے میں اعانت کرنا۔ جب کہ وہ جماعت دس کی تعداد سے کم ہو۔ تو زیر ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری سنہ ۱۹۲۳ء بدفعہ ۱۷ ضمن ۱ یا ۲ قابل مواخذہ ہوگا۔ اور بصورت دس یا زیادہ اشخاص کی خلاف قانون جماعت ہو۔ تو حسب دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۳۹۲۔ ۵ لاہور صفحہ ۱۔ ۲۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۳۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۴۲۰۔

(۶) جب کہ اشخاص مجمع اشخاص متعلق سالٹ خلاف قانون جماعت عمل کرے۔ تو وہ حسب دفعہ ۹ قانون ایکٹ سالٹ قابل سزا ہوگا۔ اور زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند جو حکم سزا صادر کیا گیا ہے۔ وہ ناجائز ہے منسوخ کیا گیا۔ ۷ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۹۵۔ اور ۱۰ یا زیادہ اشخاص کو بموجب سالٹ ایکٹ اعانت کرنا قابل سزا ایکٹ ہے انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۲۵۔ ۳۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۸۲ سنہ ۱۹۳۱ء۔ کرمینل کیسز صفحہ ۱۸۸۔ آل رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء بمبئی صفحہ ۲۳۳۔ ۳۲ کرمینل لاجرنل ۱۷۴۔ ۵۵ بمبئی صفحہ ۳۵۳۔ آل لا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء بمبئی صفحہ ۱۴۰۔

(۷) ایک شخص نے ریلوے لائن پر کام کرنے والوں کو تحریک کی۔ کہ وہ لائن پر ہڑتال جائیں اور سٹرائک کر دیں۔ چنانچہ ملزم بجرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۵۳۔ ۵ مدراس۔ کرمینل کیسز صفحہ ۳۶۵۔ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۴۶۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۲ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۲۶۹۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۲۷۹۔

کا احتمال ہے۔ بطریق ذیل چھپانا (الف) بذریعہ کسی فعل کے (ب) یا بذریعہ ترک خلاف قانون کے۔ (ج) یا بذریعہ اصلیت چھپانے کے یا بذریعہ غلط راہ نمائی کے (۴) اس دانستہ عدم اطلاع یا غلط اطلاع دہی سے تسہیل ارتکاب جرم کا واقعہ ہو جانا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔"

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں باوجود علم قبل از ارتکاب جرم فلاں ڈکیتی اپنی ذمہ داری قانونی دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری کے دانستہ بغرض تسہیل جرم دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند سے پولیس مقامی یا مجسٹریٹ متعلقہ کو اطلاع نہیں دی ہے۔ جس سے سہل جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ (یا غلط راہ نمائی سے اطلاع فلاں دی تھی) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم دفعہ مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

نوٹ:۔ بعد ترتیب فرد جرم دستخط و مہر تاریخ و مقام خود صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تحت فرد جرم تصدیق حکم لکھے گا۔ کہ فرد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھ کر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ دستخط اور تاریخ اور مقام لکھیگا۔"

سرکاری ملازم جو کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر چھپائے جس کا روکنا اس پر لازم ہے

دفعہ ۱۱۹:۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔

اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا۔"

ابتدائی ضابطہ اگر تسہیل ارتکاب جرم کے لئے کسی تدبیر کی موجودیت کو چھپانے سے ارتکاب جرم ہو جاوے۔ تو جرم ناقابل ضمانت ہوگا۔ ورنہ قابل ضمانت ہوگا۔ اور دیگر صورتہائے میں جیسا کہ صورت اعانت جرم ہو عمل ہوگا

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا ارادتاً یا بامر احتمال علم کسی جرم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کے ارتکاب کو کسی فعل یا ترک معنی دفعہ ۳۹ ترک خلاف قانون سے بغرض تسہیل ارتکاب اس تدبیر کی موجودیت کو چھپانا تاکہ جرم کا ارتکاب آسانی سے ہو جاوے اور جرم واقعہ ہو۔ تو وہ شخص سات برس تک کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ اور اگر جرم واقعہ نہ ہووے۔ تو سزائے سیاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔

اور دفعہ ہذا دفعات ۱۱۹ و ۱۲۰ تعزیرات ہند بایام عیاری ارتکاب جرم اس کے ارتکاب جرم کی مہولیت کے لئے دو طریقے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اول عدم انکشاف اصلیت سے دوم غلط راہ نمائی کے اظہار سے اس تدبیر ارتکاب جرم کو چھپانا کا عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہر سہ دفعات مذکور جملہ جرائم سزائے موت یا حبس دوام یا سزائے قید سے بصراحت صورتہائے صدر متعلق ہیں ان جرائم سے متعلق نہیں ہیں جن کی بابت ان میں محض سزائے جرمانہ دی جاتی ہے۔ اور ترک خلاف قانون ان اشخاص سے متعلق ہے۔ جنکو حسب دفعہ ۲۱ یا ۴۵ ضابطہ فوجداری مندرجہ صورت ہائے دفعات مسطور کی اطلاع دہی لازمی قرار دی گئی ہے۔ ان کا دانستہ بغرض تسہیل ارتکاب جرم اطلاع نہ دینا یا غلط راہ نمائی کے طریق سے راست نما اطلاع بغرض مذکور دینا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور فقط جرم مستملہ دفعہ ہذا دفعات ۱۱۹ و ۱۲۰ تعزیرات ہند سب سے دفعہ ۳۹ تعزیرات ہند ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) وجود تدبیر ارتکاب جرم کا ہونا۔ (۲) جرم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کا ہونا (۳) ملزم کا تدبیر جرم کی موجودیت کا بالارادہ یا بامر احتمال علم اس کے کہ اس کے ارتکاب

تمثیل

زید عہدہ دار پولیس پر قانوناً واجب ہے۔ کہ سرقہ بالجبر کے ارتکاب کی تدبیر میں جو اس کو معلوم ہوں۔ ان سب کی اطلاع کرے۔ اور زید یہ جان کر۔ کہ بکر سرقہ بالجبر کے ارتکاب کے لئے تدبیر کر رہا ہے۔ ایسی اطلاع کرنے اس نیت سے ترک کرے۔ کہ اس جرم کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ تو اس صورت میں زید نے ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے بکر کی تدبیر موجودیت کو چھپایا۔ اور اس دفعہ کے حکم کے مطابق زید سزا کا مستوجب ہو گا۔

ابتدائی ضابطہ جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور جس کی تدبیر چھپائی گئی ہو۔ اور اس کا ارتکاب ہوا ہو نا قابل ضمانت ہو گا۔ اور اگر اصل جرم قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ یا ممن یا نا قابل ضمانت یا قابل ضمانت ہو۔ تو حسب مفہوم و معنی دفعہ ہذا اسی کے مطابق عمل ہو گا۔ اور وہ اسی عدالت کی تجویز کے قابل ہو گا۔ جس کا اصل جرم ہو گا۔

شرح دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند جس کا فرض منصبی انسداد جرائم ہو۔ کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر کی موجودیت کو دانستہ اس غرض سے چھپائے۔ کہ وہ بسہل کامیاب ہو جائے۔ تو بلحاظ سرکاری ملازم کے اس کو سنگین سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا و دفعہ ۱۸ تعزیرات ہند یا ہم بجز الفاظ سرکاری ملازم کے مساوی صورت رکھتی ہیں اور دفعہ ہذا میں لفظ جرم حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ہے۔ لہٰذا ایسا ہی دفعہ ۴۰۰ تعزیرات ہند مستعمل ہوا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) وجود تدابیر ارتکاب جرم (۲) ملزم کا سرکاری ملزم ہونا۔ (۳) ملزم کا بہ حیثیت سرکاری ملازمت فرض منصبی انسداد جرم ہونا۔ (۴) ملزم سرکاری ملزم مذکور کا دانستہ

یہ نیت کرکے کہ کسی جرم کا ارتکاب جس کا روکنا اس کے عہدہ کے اعتبار سے اس پر لازم ہے مہمل ہو جائے۔ یا یہ جان کر کہ اس کے مہمل ہو جانے کا احتمال ہے، کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے بالارادہ اس تدبیر کی موجودیت کو چھپائے۔ جو جرم مذکور کے ارتکاب کے لئے کی گئی ہو۔ یا اس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو پس اگر جرم کا ارتکاب واقع ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے۔ اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کے ایک نصف تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے، یا اس جانے کی سزا جو جرم مذکور کیلئے مقرر ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

اگر جرم کی سزا موت وغیرہ ہو اور اگر اس جرم کی پاداش میں سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور مقرر ہے۔ تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو اور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہ ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ یا اس جانے کی سزا جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو

تو اگر جرم مذکور کا ارتکاب واقعہ ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے، اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک، اور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہ ہو۔ تو ایک آٹھویں تک ہو سکتی ہے۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ یا اس جرمانہ کی سزا جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا کا ضابطہ قابل مداخلت پولیس یا ناقابل مداخلت یا قابل احبرائے وارنٹ یا سمن یا ناقابل ضمانت یا قابل ضمانت وغیرہ وغیرہ وہی ہوگا۔ جو اصل جرم جس کی تدابیر کو حسب معنی دفعہ ہذا چھپایا گیا ہو۔

شرح دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۲۰، تعزیرات ہند تمہیں ارتکاب جرم کے لئے کسی فعل یا ترک خلاف قانون سے تدابیر جرم کو بالارادہ چھپانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ دفعہ ۱۱۸ میں کسی شخص کا جرائم قابل سزا موت یا حبس بعبور دریائے شور میں کسی فعل یا ترک خلاف قانون دفعات ۳۰۲ یا ۳۰۵ ضابطہ سے مصونیت جرم کے لئے اس کی تدابیر کی موجودیت کو چھپانا قابل سزائے اور دفعہ ۱۱۵ میں اعانت کرنے کے متعلق سزا مقرر کی گئی ہے۔ جس کی تحت دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند شرح کی جائیگی ہے اور دفعہ ۱۱۹ میں بمثل دفعہ ۱۱۸ سرکاری ملازمان کا کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ بالارادہ تدبیر جرم کی موجودیت کے چھپانے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ جیسا کہ حسب دفعہ ۲۳ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء پولیس کا فرض ہے۔ کہ جرائم کا انسداد کرنا ہے، اور بجائے انسداد کے حسب معنی دفعہ ہذا ترک خلاف قانون سے بالارادہ تدبیر جرم کو غلط بیانی یا غلط راہ نمائی سے ادا تا تسہیل ارتکاب جرم میں امداد کرے۔ اور دفعہ ۱۲۰ میں وہ جرائم ہیں جن کی پاداش میں

یا بعلم احتمال ارتکاب جرم قبل از ارتکاب تدابیر جرم اس کے سہل ہو جانے کے لئے چھپانا (ہ) اور بطریق ذیل ارتکاب جرم کا وقوع میں آیا۔ (الف) بذریعہ کسی فعل کے (ب) یا بذریعہ ترک خلاف قانون کے (ح) باخفائے اصلیت یا بذریعہ غلط راہ نمائی کے

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں عہدہ دار سرکاری ملازم ہوتے ہوئے تمہارا فرض منصبی انسداد جرائم تھا۔ تم نے باوجود معلومات تدابیر جرم قتل عمد مسمی فلاں شخص کو دانستہ بغرض تسہیل ارتکاب جرم اس کی رکاوٹ نہیں کی ہے۔ جس سے جرم قتل عمد قابل سزائے موت واقعہ ہوا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۱۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت پیش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے "۔

اس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جس کی سزا قید ہے

دفعہ ۱۲۰: ۔ جو کوئی شخص یہہ نیت کر کے کہ کسی جرم کا ارتکاب جس کی پاداش میں قید کی سزا مقرر ہے سہل ہو جائے۔ یا یہ جانکر کہ اس کے ارتکاب کے سہل ہو جانے کا احتمال ہے۔ کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے بالارادہ اس تدبیر کی موجودیت کو چھپائے جو جرم مذکور کے ارتکاب کے لئے کی گئی ہے۔ یا اس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو "۔

کا شرط یہ ہے۔ کہ ایسی سازشیں سوائے ارتکاب جرم کی سازشوں کے مجرمانہ نہیں ہوں گی، تاوقتیکہ کوئی فعل علاوہ سازش کے سازش کا مقصد حاصل کرنے کی غرض سے ایک یا زیادہ شرکائے سازش کی جانب سے عمل میں نہ آوے۔

تشریح:۔ یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ وہ ناجائز فعل سازش کا اصلی مقصود ہو، یا مقصود سے محض علاقہ رکھتا ہو۔

شرح اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ تمدنی دنیا میں جس قدر آرام و آسائش سے زندگی بسر کرنے کی عام آزادی ہم کو اپنی محکم گورنمنٹ موجود کے زیر سایہ حاصل ہے۔ وہ محتاج تفصیل نہیں ہے۔ لیکن بایں ہمہ یہ بھی بوجہ اندیشہ صالح انسانی سازشی کارروائیوں کو، خیال کرکے دہشت ہمچوں قسم اشخاص کو، ہمیشہ بنا کر ایک خطرناک سازش پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کوہ پیما چالی کی طرح ایک جماعت کثیر ان سازشی اشخاص کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ لیکن بالآخر بجز تضحیک و استہزا و نقصان سرداست کرانے کے کوئی مفید نتیجہ اس کا برآمد نہیں ہوتا ہے۔ اور اس قانونی اور عدم مطالبت پر بجائے انتظامی حکم سزنش دینے کے بموجب ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۳ء کسی مشکوک ماشائستہ حرکات سازشی کے انسداد کے لئے دفعہ ہذا و دفعہ ۱۴۰ (ب) وضع کرکے ان کو محتاط و مجتنب رہنے کے لئے پابند کر دیا گیا ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص کسی ناجائز فعل کے کرنے یا کسی جائز فعل کو خلاف قانون طریقہ سے کرنے پر متفق نہ ہوں۔ چنانچہ حسب ذیل امور اثبات سازش مجرمانہ کے لئے ضروری ہیں۔

اول:۔ دو یا زیادہ اشخاص کا کسی ظاہرہ خلاف قانون فعل کی قرار داد کے لئے متفق ہونا۔

دوم:۔ کسی خلاف قانون فعل کو خلاف قانون ذرائع سے کرنا۔

سوم:۔ کسی جائز فعل کو خلاف قانون وسائل سے کرنا۔

چہارم:۔ کسی ظاہرہ فعل کا بہ پیروی سازش انجام دینا۔

سزا قید مقرر ہے۔ اس میں جرائم قابل سزا قید کے سہل ہو جانے کے اُس کی تدبیر جُرم کو ارادتاً چھپانا ترک خلاف قانون سے اخذ کرنا ہوتا ہے۔ کہ کسی جُرم مذکور کے ارتکاب کو بذریعہ کسی فعل یا ترک خلاف قانون یا غلط راہ نمائی باعدم انکشاف اصلیت سے بالارادہ اُس تدبیر کی موجودیت کو سہل ہو جانے کی غرض سے چھپانا یا اس علم سے کہ ارتکاب جُرم سہل ہو جائے گا۔ اور وہ جُرم جس کی تدبیر کو چھپایا گیا ہو۔ مکمل ہو جائے۔ تو وہ شخص قابل سزا ہو گا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب | اجزائے قانونی ثبوت طلب قریباً وہی ہیں، جو دفعات ماسبق میں درج کئے گئے ہیں۔

فرد قرارداد جُرم | ترتیب فرد قرارداد جُرم قریباً وہی ہے۔ جو بجُز سرکاری ملازم کے الفاظ و صورت جرم متبنہ دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند کے اُن دفعات محولہ مسطورہ میں درج کی گئی ہے۔"

باب پنجم (الف)

سازش مجرمانہ

سازش مجرمانہ کی تعریف | دفعہ ۱۲۰۔ (الف) جب افعال ذیل کے کرنے یا کئے جانے پر دو یا دو سے زیادہ آدمی باہم راضی ہوں۔

(۱) کوئی فعل ناجائز۔ یا

(۲) کوئی فعل جو گو کہ ناجائز نہ ہو مگر ناجائز طریقہ سے کیا جائے۔

تو ایسی سازش مجرمانہ سازش کہلائے گی۔"

یا اُس کے طریقے سے واقف ہو۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ وجود سازش ایک ہونا چاہیئے۔ اور غرض اس سلسلہ سازش و مجرمانہ افعال کا متفقہ ارادہ سے بغیر علم باہم مشتمل ہووے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۶ سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۲۶۲ م۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۱۷۴۔ ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۴۰۔

(۳) یک مقدمہ میں بضمن دیگر احکامات ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا۔ کہ ترتیب فرد قرارداد جرم سازش مجرمانہ زیر دفعہ ۱۲۰ الف تعزیرات ہند میں ملزم کے تمام سلسلہ افعال کی تفصیل جو ملزم کے خلاف ثابت ہوئی ہوں، درج کی جانی ضروری نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۰ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۵ سنہ ۱۹۲۸ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۱۹۱ م۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۹۴ م۔ ۶ رنگون صفحہ ۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء رنگون صفحہ ۱۱۸

(۴) اثبات سازش مجرمانہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص کا کسی جرم کے ارتکاب یا حسب معنی دفعہ ۱۲۰ (الف) تعزیرات ہند کسی فعل سازشی کا ارتکاب کریں۔ اور یہ اگرچہ ناممکن نہیں ہے۔ لیکن تاہم بلا واسطہ شہادت سے کہ اس کا اثبات مشکل ہوتا ہے۔ اور اکثر مقدمات میں عموماً اشخاص متعلقین سازش کے افعال سے جو حصول مقصد کے لئے وہ اختیار کرتے ہیں۔ اُن حالات و واقعات سے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۲۔

(۵) یہ ایک مفید قاعدہ ہے۔ کہ شریک جرم کی شہادت میں تائید ہونی چاہیئے۔ اور مجوز کو چاہیئے۔ کہ جیوری کو بتلا دے۔ کہ شریک جرم کی شہادت بغیر تائید کے مفید نہیں ہوگی۔ اور جج و کمشنر جو قانون اور دفعات پر انصاف کرنے کے پابند ہیں۔ اور اُن پر لازم ہے۔ اُن کو اپنے دل میں یہ خیال قائم رکھنا چاہیئے۔ کہ شریک جرم کی شہادت بغیر تائید کے غیر مفید ہوگی۔ اور الزام سازش کے اثبات کے لئے یہ امر ظاہر ہونا چاہیئے۔ کہ ملزمان نے خلاف قانون فعل باہم قرارداد متفقہ پر کیا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۹۹ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۷۷۹۔

(۶) جب جرم قتل عمد چند اشخاص کی باہم سازش سے وقوع میں آیا ہو۔ تو یہ امر ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص بذریعہ مستملہ اکٹھے آئے تھے۔ اور سب کا متفقہ ارادہ تھا۔ اور اُس کی اُنہوں نے تکمیل کی تھی۔ اور اس امر کی کوئی شہادت نہ ہو۔ کہ اُن کی حاضری

اور لفظ فعل خلاف قانون کی تعبیر حسب معنی دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند بہ سلسلہ سازش کسی امر کا کرنا ہے اور لفظ فعل بمنشائے دفعہ ۳۲ تعزیرات ہند ترک خلاف قانون پر حاوی ہے۔ دراصل مختصراً یہ ہے کہ سازش مجرمانہ کے لئے اس تمام متفقہ قرارداد کے مطابق بہ پیروی تکمیل سلسلہ سازش مجرمانہ کسی فعل خلاف قانون کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔ اور اس اصلی جرم کا جس کے لئے سازش کی جاوے بشمل ذمہ واری معین وقوع میں آنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کے لئے باغیانہ طور سے سازش کرنا اور دیگر جرائم سنگین ۱۳۱ و ۱۴۴ و ۲۰۲ وغیرہ وغیرہ تعزیرات ہند میں بذریعہ سازش اعانت کرنا، یا خلاف قانون ارتکاب جرم کے لئے سازش کرنا بہ نوعیت جرم مبینہ زیر دفعہ ۱۲۰ (ب) قابل سزا ہوگا۔ اور صورت ہائے سازش مجرمانہ بمنشائے دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کیجانی چاہئیں۔ اور جب دو یا زیادہ اشخاص بالاتفاق ذرائع مجرمانہ حسب مفہوم تعریف ہذا بغرض تکمیل مقصد آئندہ استعمال میں لائیں وہ سازش مجرمانہ ہوگی۔ اور وجود سازش و شریک سازش کے اثبات کیلئے وہ واقعات جو کسی جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لئے باہم سازش کی ہو۔ اور جو کچھ کہ کہا یا کیا یا لکھا گیا ہو۔ حسب دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور چونکہ سازش ایک جداگانہ بنفسہ جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اعانت سے یہ صورت علیحدہ ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب استغاثہ کی درخواست کسی جرم میں مجسٹریٹ کے روبرو ملزم کی سازش مجرمانہ ثابت ہو جاوے تو کسی دوسرے استغاثہ علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ درخواست استغاثہ پر ہی کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۶۹ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۵۳۔ ۴ برما لاجرنل صفحہ ۲۱۳۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۷۱۷۔

(۲) ایک مقدمہ میں سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ اجزائے جرم سازش کیلئے سازش کنندگان میں متفق ہونا۔

(۳) کسی خلاف قانون فعل کا کرنا یا خلاف قانون ذرائع کے استعمال کرنا جو بنفسہ خلاف قانون نہ ہوں۔ اور سازش اصلی جرم ہے۔ اور اعانت سے متعلق نہیں رکھتا ہے۔ اور اگرچہ ایک صریح فعل کا ملزم پر الزام لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن تاہم بجز اس کے کہ انجام سازش سے ارتکاب جرم اصل کا ارتکاب نہ ہو۔ ضروری نہیں ہے۔ اور نہ یہ امر ضروری ہے۔ کہ ہر ایک سازشی دوسرے سازش کنندہ

جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ویکلی نوٹ صفحہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۱۶۲۔

سازش مجرمانہ کی سزا | **دفعہ ۱۲۰ (ب)** :۔ جو کوئی شخص ایسے جرم کی سازش میں شریک ہوگا جس کی سزا پھانسی یا کالا پانی یا قید سخت ہے جس کی میعاد دو سال یا دو سال سے زیادہ ہو" اس کو اگر اس قانون میں کوئی خاص سزا سازش کے واسطے صاف طور پر مقرر نہیں ہے۔ تو وہی سزا ہوگی۔ جو اس جرم کی اعانت کے واسطے مقرر ہے۔

(۲) جو کوئی شخص سوائے سازش محولہ ضمن (۱) کے کسی دوسری مجرمانہ سازش میں شریک ہوگا۔ اس کو چھ ماہ کی قید سخت یا قید محض یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوں گی"

ابتدائی ضابطہ | جس جرم کے لئے سازش مجرمانہ حسب معنی دفعہ ہذا کی گئی ہو اگر وہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ تو اس جرم کے لحاظ سے مداخلت پولیس یا وارنٹ باشمن جیسا کہ صورت ہو۔ قابل تجویز محض عدالت ششن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ مگر وہ قابل راضی نامہ نہیں ہوگا۔ اور اور ضمن ۲ دفعہ ہذا کے مطابق کوئی اور سازش مجرمانہ میں پولیس بغیر وارنٹ گرفتار نہیں کر سکے گی۔ اور وہ قابل اجرائے شمن اور قابل ضمانت ہوگا۔ اور ناقابل راضی نامہ ہی ہوگا۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا

میں اُنہوں نے متفقہ تجویز پر خلاف قانون فعل کرنے کے لئے قرار داد باہم کی تھی۔ لیکن یہ جملہ امور ملزمان کے فعل اور چلن سے اخذ کئے جائیں گے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ اُن کے افعال مستعملہ تکمیل مدعا کے لئے جداگانہ طور سے اپنے اپنے طور سے اصلی مقصد کو پورا کرنے کے لئے اختیار کئے گئے تھے۔ تو نتیجہ یہ اخذ کیا جائے گا۔ کہ اُن جملہ اشخاص نے غرض پورا کرنے مقصد کے متفقہ طور سے عمل کیا ہے۔ اور وہ تجویز جس کی بناء پر ہر ایک ملزم نے عمل کیا ہے۔ شہادت سے ثابت کیا جانا چاہیئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۹۳ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ = انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۴۷

(۷) سازش کنندگان کے خلاف علیحدہ علیحدہ مقدمات قائم نہ کئے جائینگے۔ بلکہ شرکائے جرم سازش کے خلاف ایک مقدمہ قائم کیا جاکر عمل کیا جاویگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۹۷۷۔

(۸) سازش کی غایت یہ ہے۔ کہ حسب منشی دفعہ ۱۲۰ الف جماعت اشخاص میں اس امر خلاف قانون کے لئے قرار داد کی ہووے۔ اور اس سلسلہ قرار داد میں مقام سازش کے محل کے لحاظ سے اختیار سماعت منحصر نہ ہوگا سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۳۳۳۔

(۹) یہ امر بیچ ہے۔ کہ وجود سازش محض قرار داد متفقہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور جس قدر عرصہ تک وجود جرم پیدا ہوتا ہے۔ اسی قدر عرصہ تک وجود سازش قائم رہتا ہے اور قائم رہیگا۔ اور جب تک وہ اصلی مقصد کے لئے متفقہ سازش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اسی قرار داد متفقہ پر عمل کرتے رہتے ہیں۔ ۶۲ کلکتہ صفحہ ۴۹۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۶۷۸۔ ۸ رولنک کلکتہ صفحہ ۲۱۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۸۲ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۷۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ صفحہ ۳۱۶

(۱۰) الزام جرم سازش مجرمانہ ثابت کرنے کے لئے استغاثہ کو دو یا زیادہ اشخاص میں باہم متفقہ قرار داد کو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ اُنہوں نے کسی فعل خلاف قانون یا کوئی ایسا فعل جو خلاف قانون نہ ہو۔ مگر خلاف قانون وسائل سے عمل میں لایا گیا ہو۔ تو استغاثہ کو مزید یہ امر ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ بعض افعال بغرض مقصد مدنظر علاوہ متفقہ قرار داد کے کئے گئے ہیں۔ جو اس جواز کی تکمیل کا جزو ہے۔ اور یہ سلسلہ تکمیل مقصد عام اس متفقہ قرار داد کے ثابت کرنے سے تکمیل جرم کے لئے کافی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۳۶۹۔ ۷ رولنک الہ آباد صفحہ ۴۰۰۔ کرمینل لا

اور دفعہ ہذا میں جو الفاظ کہ اگر اس قانون میں کوئی خاص سزا سازش کے واسطے صاف طور پر مقرر نہیں ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جہاں خاص طور پر مثل دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند سازش کے لئے کوئی صورت جرم علاحدہ کی گئی ہو۔ تو وہاں وہ مرتکب اصل جرم کی اعانت میں مستوجب سزا ہوگا

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا دو یا زیادہ اشخاص سے کوئی فعل کرنے یا کرانے کے لئے قرارداد کرنا۔

(۲) ایسے فعل کا خلاف قانون ہونا یا باعث فعل کو خلاف قانون وسائل سے کرنا۔

(۳) اگر قرارداد باہم ثابت نہ ہو۔ تو طرز عمل ملزمان سے منفقہ قرارداد ثابت کیجاوے

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اشخاص سے فلاں فلاں وسائل خلاف قانون استعمال میں لاکر موجب قرارداد باہم بمی فلاں شخص کے قتل میں سازش کی ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہوئی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۲۰ ب کے ہوئے ہو۔ جو جرم مذکور قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جرم ۳۰۲ تعزیرات ہند میں مع دفعہ ۱۲۰ ب دو شخص ملزم۔ چھ ججوں نے ایک کو بری کر کے دوسرا کیس بدفعہ ۳۰۲ ضابطہ ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش کیا۔ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جہاں دو اشخاص پر باہم سازش کر کے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ اور ایک اُن میں سے بری کیا گیا ہو۔ تو

شرح بدفعہ ہذا عدالتی کارروائی جرم مبتلیہ سے پیشتر اس وقت شروع ہوگی جب کہ بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ۔ الف ضابطہ حب الحکم یا حسب اجازت نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل کے لوکل گورنمنٹ یا کسی افسر سے جس کو نواب ممدوح الحشم نے اس بارہ میں اختیارات خاص دئے ہوں، حکم تحریری کی رو سے مقدمہ چلانے کی اجازت حاصل کرلی ہو، اور ان صورتوں میں جب کہ سازش کی غرض کسی جرم غیر قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب ہو یا کسی ایسے جرم قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب ہو جس کی سزا پھانسی یا کالا پانی یا قید سخت دو برس یا زیادہ کی ہو۔ تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ یا کسی ایسے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ ضلع نے جس کو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں اختیارات خاص دئے ہوں۔ حکم تحریری کی رو سے مقدمہ چلانے کی اجازت نہ دی ہو۔ اور سازش جرم کا ذکر دفعہ ۱۹۶ الف میں ضابطہ فوجداری میں کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اجازت مذکورہ بالا کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اول وجود سازش، اور دوم دو یا زیادہ اشخاص کا خلاف قانون فعل کے لئے بذریعہ قرارداد باہمی متفق ہونا اور سوم کسی فعل ناجائز کے لئے خلاف قانون وسائل کرنا **چہارم** کسی ظاہر فعل کا بہ پیروی سازش انجام دینا اثبات جرم سازش کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ امور بذریعہ شہادت طریق عمل ملزم و حالات و واقعات متعلقہ مقدمہ سے حسب دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کئے جاویں۔ اور رضامندی دیگر شرکاء سازش کی ان کے افعال سے ایک دوسرے کے عمل پر سازش واقعی ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر فاعل سازش دیگر جمیع شرکائے سازش سے واقفیت رکھتا ہو۔ یا ایک دوسرے کے افعال کو جانتا ہو۔ بلکہ فعل ہر ایک کا مظہر مقصد و مدعا ہوتا ہے۔ اور سازش بنفسہ خود جرم ہے۔ اور اعانت سے امتیاز غالب ہے۔ اور سازش سے ملزم بطور تعین اعانت سزا نہ پائے گا۔ گو بظاہر سازش ایک صورت اعانت معلوم ہوتا ہے لیکن تاہم سازش کے لئے ضروری ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص ہوں۔ مثلاً اگر دو اشخاص پر بمنشائے دفعہ ہذا زیر دفعہ ۳۰۲ بالانضمام دفعہ ۱۲۰ ب تکمیل مقدمہ کی جاوے اور عدالت سے ایک ملزم بری ہو جاوے۔ تو دوسرا ہمراہی بدفعہ ہذا قابل سزا نہ ہوگا۔ کیونکہ صورت واقعہ سازش منقطع ہوگئی ہے۔ اور معین اعانت ہر حالت میں ذمہ دار ہوتا ہے۔ عام اس سے کہ ارتکاب جرم ہوا یا نہ ہو۔ تو وہی سزا ہوگی۔ جو اس جرم کی اعانت کے واسطے مقرر ہے۔"

سندھ جو ڈیشل کمشنری سے قرار دیا گیا۔ جب فریبانہ ذرائع سے پبلک کو دھوکا دینا جرم ہے تو فرد جرم میں بغیر اندراج نام دھوکا کھانے والوں کے خارج درست تصور ہوگا۔ اور جب ملزمان نے سازش کر کے پبلک کو دھوکا دے کر بہانہ سازی کر کے خلاف قانون وسائل سے روپیہ حاصل کیا ہے۔ اور جن افعال سے ملزم نے جرم پر پردہ پوشی کی ہے۔ وہ بذات خود مستقل سازش مجرمانہ ہے۔ اور اس سازش کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر ایک سازش کنندہ دوسرے شریک سازش کے جملہ افعال سے واقف ہو۔ جو کچھ جرم سازش میں کئے گئے تھے۔ اپیل منظور کئے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۳۳۷، سنہ ۱۹۳۴ء سندھ۔

(۸) ایک مقدمہ میں بلا منظوری دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ لا منظوری دفعہ ۱۹۶ ب ضابطہ کارروائی شروع کرنا۔ اصل منشا واضح قانون کے خلاف ہے۔ گو بغیر منظوری اپیل سزا دہندہ جب کہ نہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے منظوری کرائی ہو۔ درنہ کارروائی دفعہ ۴۷۶ ضابطہ کرتے ہوئے دفعہ ۱۹۶ الف پر غور کیا ہے حکم سزا منسوخی طلب ہوتا ہے۔ چنانچہ اپیل ملزمان منظور کئے گئے۔ و حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۲۸۴

(۹) ملزمان جن کے قبضہ میں پستول و بندوق ریوالورز تھے حکومت وقت کو نابود کرنے کی سازش کرتے تھے۔ بجرائم دفعات ۱۲۱ و ۱۲۱ الف و ۲۰ ایکٹ اسلحہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند زیر دفعہ ۲۴ بنگال ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۹۳۲ء بحکم سپیشل مجسٹریٹ مقررہ لوکل گورنمنٹ سزایاب ہوئے تھے۔ اور ہائیکورٹ کلکتہ میں حسب ضابطہ اپیل ملزمان پیش ہو کر جب گواہان کا تعلق اصل جرم سے نہیں تھا۔ تو وہ شریک جرم نہیں ہو سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ انہوں نے ارتکاب جرم میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور ایسے خاص مقدمات میں ان کا حصہ لینا خاص واقعات مقدمہ پر منحصر ہے۔ اور بیان اقبال اور بیگناہی کا بیان ہمراہ دیگر شہادات کے غور طلب ہوتا ہے۔ اور متعلق بیانات ۱۶۴ پر غور کرنے کی وجہ سے ناقابل ادخال شہادت ہو جاتے ہیں اس لئے حکم سزا چار چار سال کم کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۲۸۹۔

(۱۰) ایک مقدمہ قتل میں چند ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۲۶ و ۱۲۰ ب سزا دی گئی تھی۔ لیکن

الزام سازش دوسرے پر قائم نہیں رہ سکتا۔ ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۸ سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۹۲۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ ۳۴۵۔ اور ایسا ہی آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۸۰۹۔ ۳۹ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۶۴

(۲) ایک مقدمہ میں ملزمان مقدمہ سازش میں زیر تحقیقات تھے۔ دو ملزمان بری کیے گئے تھے ہائیکورٹ کلکتہ سے تیسرا ملزم باصول مذکور بری کیا گیا تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۷ سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۳۴۵۔ ۳۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۴۔

(۳) اور بصراحت رولنگز صدر کلکتہ ہائیکورٹ نے پیروی کی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۴۹ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۴۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۹۴۹۔ ۱۰ آل ۲۱ باکر ہینلی رپورٹ ۶۴۔ ۱۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۰۴۔

(۴) سازش بذات خود ایک جرم ہے اعانت سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ فرد جرم میں صاف طور سے فعل سازش لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہے۔ اور چونکہ جملہ افعال سازش لاتعداد کیے جاتے ہیں۔ اور ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر ایک سازشی ایک دوسرے سازش کنندہ کے فعل سے واقفیت رکھتا ہو۔ مقصد مرض متعلقہ ایک ہوتی ہے کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۸۱ سنہ ۱۹۲۶ء مدراس جوڈیشل کمشنر۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۲۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۱۷۔ ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۴۰۔

(۵) اور جبکہ مکمل سازش ملزم کے خلاف ثابت ہو جاوے۔ تو ضروری نہیں ہے کہ فرد جرم میں تمام تفصیل افعال ملزم کی درج کی جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۵ سنہ ۱۹۲۸ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۱۹۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء رنگون صفحہ ۱۱۸۔ ۶ رنگون صفحہ ۶۰۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینل رنگون صفحہ ۲۴۹۔

(۶) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۹۵ و ۱۲۰ ب میں چار ملزمان پر تکمیل جرم تھی۔ کہ ہر چہار نے سازش ڈکیتی کر کے جرم کیا ہے۔ جن کو شش سے سزا دی گئی تھی۔ چیف کورٹ اودھ میں بحث کے بعد قرار دیا گیا۔ کہ ثبوت جرم ڈکیتی یا سرقہ بالجبر اس امر کے لئے کافی نہیں ہے۔ کہ سازش کے الزام کی تائید تصور کی جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۶ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۹۲۹

(۷) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۲۰ و ۱۲۰ ب باضافہ جرم دفعہ ۴۷۷ تعزیرات ہند ہائیکورٹ

میں سزا کے لئے سپرد کیا گیا تھا۔ جس کی درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند بغرض حفاظت پبلک اس لئے وضع کی گئی ہے تاکہ لوگ بسہولت خفیف صورت ہائے فوجداری کے الزامات اختیار نہ کریں اور شروع مقدمہ حسب دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ فوجداری منظوری لوکل گورنمنٹ مقرر کی گئی ہے۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول سپرد کنندہ مقدمہ نے منظوری دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ فوجداری حاصل کئے بدون مقدمہ کو سپرد دشمن کر دیا تھا۔ جس میں اگر ملزم کو اس سپردگی بغیر منظوری ماقبل دفعہ مسطور نقصان نہیں پہونچا ہے۔ تو سپردگی قائم رکھی جاوے۔ اور دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند غیر متعلق ہوتی ہے۔ اور بحوالہ رولنگز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۰ء مدراس صفحہ ۹۲۸ و ۹۲۹ مدراس صفحہ ۹۹۵ و ۹۳۷ مدراس لا جرنل صفحہ ۱۸۱ و مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۶۹ و کرمینل لا جرنل صفحہ ۲۰ و ۳۹۵ و ۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۵۵ و ۳۷ کلکتہ صفحہ ۶۷۴ و ۹۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۱۳ و کرمینل لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۳ جب قبل از منظوری دفعہ ۱۹۶ الف کارروائی کی جاوے۔ تو وہ کارروائی کالعدم کی جاتی ہے۔ اور بحالات مقدمہ ہذا ہر دو دفعات ۱۲۰ الف و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند متعلق نہیں ہیں۔ اور یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ کہ سازش ایک قسم اعانت حسب تعریف دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ہے۔ اور جب دو یا زیادہ اشخاص کسی جرم کا ارتکاب کریں۔ تو وہ اصل مجرم جس کا ارتکاب ہوا قابل مواخذہ ہوں گے۔ اور وہ اشخاص جنہوں نے سازش اس جرم میں اعانت کی ہو۔ وہ قابل مواخذہ بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ہوں گے۔ اور دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوگی جب کہ حسب معنی دفعہ مسطور سازش مجرمانہ کی جاوے۔ مجسٹریٹ نے جو خیال اس مقدمہ میں ظاہر کیا ہے وہ غلط ہے۔ اور مقدمہ ہذا میں مناسب دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند کے مطابق عمل کیا جاوے۔ اور غلط استعمال دفعہ ۱۲۰ ب متروک کیا جاوے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۶۶ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۶۰۔

(۱۴) جب دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ فوجداری منظوری شرط مقدمہ ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضمن ۴ جرائم متذکرہ کی سازش اور اعانت و اقدام سے بھی متعلق ہے۔ لیکن جب جرم ناقابل دست اندازی کا ارتکاب کیا گیا ہو۔ اور چند اشخاص پر الزام ارتکاب جرم سازش لگایا گیا ہو۔ اور بعض فریق کارروائی فوجداری کے فریق ہوں۔ جن میں ارتکاب جرم واقعہ ہوا ہو

بجائے اسیشنر کے اہل جیوری سے اظہار رائے کیا گیا تھا۔ اور جج نے اہل جیوری کو بلحاظ نوعیت واقعات مقدمہ کا اظہار مناسب طور سے نہیں کیا تھا اسلئے ملزمان کی درخواست ضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ شہادت سے سازش ارتکاب جرم کا ہونا ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اور جج نے جیوری کو مطلع کیا ہے۔ کہ جو شہادت پر تعفیف حصر کرتا ہے وہ محض سرکم سٹینشل شہادت ہے۔ اور اسی بنا پر مجرمیت ملزم کا انحصار ہے۔ اور اگر شہادت واقعات و حالات مقدمہ کے مغائر ہو۔ تو ملزم کی بیگناہی ثابت ہوگی چونکہ کوئی خاص شہادت ایسی نہیں ہے۔ جو خاص سازش مجرمانہ ملزمان اپیلانٹ ثابت کرے۔ اس لئے مجرمیت ملزمان قائم نہیں رہ سکتی ہے۔ اور نیظر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کی تحقیقات میں ایک طول طویل عرصہ گذرا ہے۔ اور جیوری کو قانونی طریق سے مطمئن نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے مکرر تحقیقات کا حکم نہیں دیا جا سکتا ہے جسکم سزا منسوخ اور اپیل منظور کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۶۶ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۱۳۸ ۔

(۱۱) جرم سازش ثابت کرنے لیلئے دیگر شرکائے سازش کے اکٹھے رہنے یا میل ملاپ کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ خفیف سازش کیلئے مجموعہ افعال کی تجویز عام غرض جو ہر ایک کے فعل سے ایک دوسرے کے عمل کی مصدق اور معقول امکان پر مشتمل ہو۔ گو سازش کنندگان کے افعال جداگانہ ہوں۔ لیکن تاہم ان کا اشتمال ایک دوسرے سے منطبق ہونا چاہیئے۔ اور اقبال شرکائے جرم جو بدفعہ ۳۰۴ ضابطہ کیا گیا ہو وہ اصل شہادت ارتکاب جرم کی نہیں ہے وہ محض تائید تردید کی غرض سے استعمال ہو سکتی ہے اور ایسے بیانات سے دفعہ ۱۰، دفعہ ۱۲، ۲۵، ۲۶، ۲۷ قانون شہادت متعلق ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۳۸ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۱۰۱

(۱۲) جرم دفعہ ۱۲۰ تعزیرات ہند کے لئے بطور سازش یا بطور دیگر پہلے سے ارتکاب جرم کے قتل کی تجویز کی گئی ہو۔ اور مقتول کا بحیات خود کسی اپنے افسر یا اور شخص کو چوٹ یا نا تلفی بغرض فعل مخالف کے دلی ارادہ قتل کی لکھنا حسب دفعہ ۸ قانون شہادت واقعہ متعلقہ ہے۔ اور اثبات جرم سازش کے لئے صریح افعال شرکاء کے اشتراک کو ثابت کرنا چاہیئے۔ اور مناسب طریق یہ ہے۔ کہ ملزم سازش کنندہ جرم کو بہ ثبوت اس کے افعال و طرز و طریق کے ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور ان کا اشتراک بذریعہ شہادت بلاواسطہ و حالات سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۶۱ کلکتہ۔

(۱۳) ایک مقدمہ میں چھ مخصوص کو بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند عدالت سشن

تعزیرات ہند کا وہ مستوجب ہوگا۔ اور جب جداگانہ نتیجہ جرم سازش کا ہوا ہے۔ تو اس صورت میں علیحدہ علیحدہ ذمہ داری قانونی ملزم پر عائد ہوگی۔ در ایسی صورت میں احکام دفعات ۲۳۴ و ۲۲۵ و ۲۳۶ و ۲۳۹ ضابطہ فوجداری ملحوظ رکھکر عمل کیا جاوے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء بمبئی۔ ٹرین کمیسنر جلد ۸ صفحہ ۶۰۷ سنہ ۱۹۰۹ء

باب ۶

خلاف ورزی یا سرکار کے بیان میں

ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اس میں اعانت کرنا

دفعہ ۱۲۱: جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرے یا ایسے جنگ کرنے میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

تمثیل

(الف) زید ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں کسی سرکشی میں شریک ہو تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔"

(ب) زید جو ممالک ہند میں ہے۔ سرکشوں کو ہتھیار بھیجنے سے ایک سرکشی میں اعانت کرتا ہے۔ جو گورنمنٹ، ملکہ معظمہ واقعہ سیلون کے مقابلہ میں ہوئی ہو۔ تو زید ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنے میں اعانت کا مجرم ہوگا۔ جو شخص سلطان الوقت کے مقابلہ میں تدابیر جنگ عمل میں لاتا ہے۔ وہ سب سے پیشتر قانون ناخذ الوقت سے منحرف ہوتا ہے اور نیز خفیہ سوسائٹیاں بناتا ہے۔ اور طرح طرح کے بغاوت آمیز مشوروں سے پبلک کو ہم خیال بناکر گورنمنٹ موجودہ کے خلاف سامان جنگ کو مہیا کرتا ہے۔ جس سے پولیٹکل تنظیم ملکی متزلزل ہو جاتی ہے۔ اور رعب سیاست جاتا رہتا ہے۔

تو زیر دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند استغاثہ کے لئے منظوری ضروری نہیں ہے۔ لیکن دیگر مقامات جنہیں وہ کارروائی فوجداری کے فریق نہیں ہیں۔ منظوری ضروری ہے، چنانچہ اس مقدمہ میں حکم عدالت ششن زیر دفعہ ۱۲۰ ب جملہ ملزمان کے مقابلہ میں منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۷۶۵ لاہور سنہ ۱۹۳۸ء ماہ اکتوبر۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۶۵۳۔

(۱۵) ایک مقدمہ میں سب انسپکٹر پولیس علاقہ کو معلوم ہوا۔ کہ پانچ ملزمان مختلف اسلحہ و آلات سے مسلح ایک برج کے احاطہ میں نقب زنی کے ارتکاب کے لئے جمع ہیں۔ سب انسپکٹر بجمعیت مناسب موقعہ پر گیا۔ اور بامداد دیہاتی اشخاص احاطہ مذکور کے اردگرد پولیس وشنجا لے گھیر لیا تھا منجملہ ملزمان ایک ملزم نے سب انسپکٹر پولیس کی طرف بندوق سے فائر کیا۔ جو مس ہوگیا اور سب انسپکٹر نے اپنے پستول کے تین فائر حملہ آور ملزم پر کئے جس سے وہ ملزم ہلاک ہوگیا تھا چنانچہ ایڈیشنل سشن کورٹ سے ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۹۴/۳۰۷، ۱۲۰ ب تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور مدراس ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جملہ ملزمان بجرم دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس لئے بثبوت جرم دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند تین تین ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ اور جرم دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند کا حکم قائم رکھکر اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۰۱ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۳۸ء۔

(۱۶) مسمی عبدالغفور و ہمراہی ایک لڑکی شادی شدہ عمر ۱۹ سالہ کو دھوکا اور فریب سے بھگا لے گئے تھے۔ اور جرم دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند کے علاوہ جرم دفعہ ۱۲۰ ب سازش مجرمانہ ان پر عائد کیا گیا تھا۔ ملزمان کو عدالت سے بجرائم مذکور سزا دی گئی تھی، ملزمان کی درخواست قاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ تکمیل جرم دفعہ ۱۲۰ ب، تعزیرات ہند کے لئے اصل جرم کا ارتکاب جس میں سازش کی گئی ہو۔ ضروری نہیں ہے۔ اس لئے ملزمان کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید کی سزا کا حکم دیا گیا۔ اور جزاً اپیل منظور ہوکر حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۰۱ کلکتہ سنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۹۳۷۔

(۱۷) ارتکاب جرم سازش دفعہ ۱۲۰ ب، کی سزا دو امور پر منحصر ہے۔ اول یہ کہ ملزم نے بہ سازش کوئی امر خلاف قانون کیا ہے۔ یا محض سازش ہی کی گئی ہے۔ چنانچہ صورت اول میں ملزم کو بجرم دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی جائے گی۔ اور صورت موخر الذکر حسب معنی دفعہ ۱۱۶

کی اصلی غایت مفقود ہو کر مردہ مفاد دینی و دنیاوی سے دائماً محسوم رہ جاتی ہے۔ اسلئے بادشاہ یا حکمران وقت نے استفادہ انسان کیلئے باب ہذا میں ایسے قواعد وضع کئے ہیں کہ کوئی شخص ایسی صورت اختیار نہ کرے کہ جس کی ممانعت کی گئی ہے۔ تاکہ انسان اس عالم صغیر و اس عالم کبیر میں اپنی اصلی غرض پیدائش سے محروم نہ رہ جاوے۔ اس لئے بدفعہ ہذا ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اعانت کرنا قابل سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ملزم کا بادشاہ وقت کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اس میں اعانت یا اس کا اقدام کرنا ثابت کیا جانا چاہیئے۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ہز مجسٹی بادشاہ ہندوستان کے مقابلہ میں جنگ کیا ہے۔ (یا جنگ کا اقدام یا اعانت جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت شنشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص کا پبلک کے خیالات کو مشتعل کرنا اور اکسانا کہ جنگ پر آمادہ ہوں ترغیب دینا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ترغیب کے مطابق جنگ بھی ہو۔ بلکہ محض اس کا ترغیب دینا مدعا ہو۔ کہ وہ کوئی عمل کرے۔ زیر دفعہ ہذا کافی ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۹۲۳ سنہ ۱۹۲۳ء بمبئی ہائیکورٹ بمبئی۔ جلد ۲۴ لا رپورٹ صفحہ ۸۸۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۲۹۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی صفحہ ۴۸۔

(۲) ایک مقدمہ میں ملزم تاریخ گرفتاری تک بادشاہ کی حکومت کے خلاف بہت بھی

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس وناقابل ضمانت وناقابل راضینامہ ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور محض قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اور کوئی عدالت ایسی جرم کی نالش سماعت نہ کرے گی۔ تاوقتیکہ بموجب حکم یا ازروئے اختیار مفوضہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل اختیار یافتہ نہ ہو اور اُس نے حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ منظوی اجرائے نالش نہ دی ہو۔ جس کو بمنشائے دفعہ ۸۷ قانون شہادت ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اجرائے کارروائی جرم ہذا کے لئے کوئی میعاد قید مقرر نہیں ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص رعایا برٹش انڈیا یا بیرونا برٹش انڈیا کا جو برٹش انڈیا میں سکونت رکھتا ہو۔ ملکہ معظمہ کے مقابلے میں جنگ کرے یا جنگ کا اقدام یا اُس میں حسب معنی دفعہ ۱۰۷ اعانت کرے۔ قابل سزائے موت یا حبس بعبور دریا شور کی سزا کا مستوجب ٹھیرایا گیا ہے۔ اور جرمانہ بھی اس کو کیا جائے گا۔ اور اجازت دفعہ ۱۹۶ ضابطہ مطلوب ہے۔ اور یہی وہ سنگین جرم ہے۔ جو قانون فوجداری میں جملہ جرائم سے سنگین ترین قرار دیا گیا ہے

اصول بادشاہ وقت اور حکمراں نے مخلوق الٰہی کی آسائش وحفاظت کے لئے خواہشیں بنائے ہیں۔ جس میں اُن کو اپنے جسم وماں کی حفاظت کے لئے انتہائی اختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ اور نیز اُن کی حفاظت جان ومال کے لئے ہر ایک قسم کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اور حکمراں یا بادشاہ وقت کو مختلف مذاہب میں مختلف ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ بعض ظل اللہ اور بعض اوتار اور بعض دیوتا کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کی ہستی کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور ہر ایک مذہب وملت میں حکمراں وقت کی اطاعت وفرماں برداری کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ حکمراں منجانب رب العالمین مقرر ہوتے ہیں۔ جن کا احترام وادب کرنا ہر ایک مقدس کتاب جس کو الہامی کتاب کہا جاتا ہے۔ اُس میں تعلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بادشاہ کی اطاعت کرنا رب العالمین کے احکام کی متابعت کرنا ہے۔ اور عدم اطاعت حکمراں کی صورت میں احکم الحاکمین کے احکام کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ اور اس خلاف ورزی سے انسان کی ہستی

سازش اُن جرائم کی جو جب دفعہ ۱۲۱ قابل سزا ہیں

دفعہ ۱۲۱ (الف) جو شخص کہ برٹش انڈیا میں یا اُس سے باہر واسطہ ارتکاب کسی جُرم کے ان جرائم میں سے جو از روئے دفعہ ۱۲۱ قابل سزا ہیں۔ یا برٹش انڈیا یا اُس کے کسی جزو سے ملکہ معظمہ کو حکومت سے بید خل کرنے کے لئے سازش کرے یا بذریعہ جبر مجرمانہ یا نمائش جبر مجرمانہ کے گورنمنٹ ہند یا کسی لوکل گورنمنٹ کی تخویف کے لئے سازش کرے۔ وہ سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا یا کسی کمتر میعاد کا یا سزائے قید کی دونوں اقسام میں سے کسی قسم کا جس کی مدت دس برس تک ہو سکتی ہے۔ مستوجب ہو گا۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا۔"

تشریح :- بموجب دفعہ ہذا کے سازش قرار دئے جانے کے واسطے یہ ضرور نہیں ہے، کہ کوئی فعل یا ترک خلاف قانون اُس کے باعث وقوع میں آوے۔"

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس و قابل اجراء وارنٹ ہے۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے اور قبل از اجرائے استغاثہ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری ضروری ہے۔

شرح دفعہ ہذا دفعہ ماسبق کی تکمیل کے لئے حکومت ملکہ معظمہ کو بید خل کرنے کا جزو ہے۔ اور سازش حسب تعریف دفعہ ۱۲۰ الف ہونی چاہیئے۔ اور بذریعہ جبر مجرمانہ یا نمائش جبر مجرمانہ سے گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ کو خائف کرنے کے واسطے سازش

تجاویز عمل میں لاتے ہوئے ایک خاص تاریخ پر نہایت بیرحمی و سنگ دلی سے ایک شخص کے قتل کا موجب ہوا تھا۔ اور ۷۰ گواہان کی شہادت سے استغاثہ کی تائید ہوئی تھی۔ اور بعد فعلی حکومت کے لئے سازش کی تھی اور جس کا ارادہ جبر مجرمانہ سے گورنمنٹ کو تخویف سے دبائے جانا تھا۔ چنانچہ ملزم کو عدالت ششن سے سزائے پھانسی کے لئے بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کلکتہ ہائیکورٹ میں رپورٹ کی گئی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور پر بجرم دفعات ۱۲۱ و (۱۲۱) الف تعزیرات ہند قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ اور حکم سزائے موت قائم و بحال کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۴۳۴ سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ سنہ ۱۹۳۴ء و کرمینل کیسز صفحہ ۲۱۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۳۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ صفحہ ۲۲۱)

(۲) ایک وکیل پر جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند ثابت کیا جاکر عدالت ششن سے حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور دیا گیا تھا۔ اور بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کاغذات ہائیکورٹ مدراس میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۱۲۔ قانون اشخاص پیشہ وبرادت جرم خود پر استدلال بہ صحت نہیں کرسکتا ہے۔ جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند جو ملزم اپیلانٹ کے خلاف عائد کیا گیا تھا۔ اس میں بہت سے بیگناہ قتل ہوئے تھے۔ گو ملزم کی نسبت اور ارتکاب جرم ثابت نہیں ہوا تھا۔ لیکن یہ اس قابل نہیں ہے۔ کہ اس کو اجازت وکالت دی جاوے۔ اس لئے پریکٹس بطور وکیل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے درخواست ڈسمس کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۵ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۴۱۴۔

(۳) ایک شخص سمی پولی گی جو ایک سرپرآوردہ پریزیڈنٹ کمیٹی اور با اثر تھا۔ اس نے لوگوں کو حکومت بادشاہ کے خلاف کرکے جنگ پر زیادہ آمادہ کیا تھا۔ اور ادائے ٹیکس مقررہ سے انکار کردیا تھا۔ جسکو بجرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں اعانت جنگ کرنے میں سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل ہائیکورٹ رنگون میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ واقعات مقدمہ سے ملزم کے خلاف تکمیل جرم اعانت دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کافی ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۱۷ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۲۱۸۔

بھیجا گیا ہے پوری ہو کر حصول خوشنودی احکم الحاکمین رب العالمین ہو جاتی ہے، کیونکہ جملہ مختلف مذاہب کی کتب مقدس الہامی میں متفقہ طور پر نیک اعمال کے اختیار کرنے اور بداعمالی سے احتراز کے احکام مندرج ہیں جنکا اتباع عملاً کرنا ہر ایک شخص پر فرض قرار دیا گیا ہے اور اسی کیمطابق موجودہ قوانین میں کوئی قانون ایسا نہ دیکھا گیا ہے۔ جو احکامات قانون الہانی کے متضاد و مخالف ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند۔ میں تعین دیگر احکامات قرار دیا گیا۔ کہ جب چند چٹھیاں بیرون برٹش انڈیا کے ملزم سازش کنندہ دفعہ ہذا کے قبضہ سے برآمد ہوئی ہوں۔ تو اس کا مضمون بمقابلہ دیگر ان ثابت نہیں ہوگا۔ بلکہ جس کے قبضہ سے چٹھی یا چٹھیاں برآمد ہوئے ہیں۔ اس امر کے لئے شہادت ہوں گی۔ کہ شخص اصل قابض کے پاس پہونچیں۔ اور اس نے ان کو بحفاظت رکھا ہے۔ اور وہ شخص جس نے چٹھی سازشی بیرون علاقہ برٹش انڈیا سے بھیجی ہے۔ وہ شخص زندہ ہے۔ اور ملزم سے شریک سازش ہے۔ اور ملزم کی اس سے سازشی خط و کتابت ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۸۱ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۶۰ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۲۳ء آل انڈیا لاجرنل صفحہ ۷۹۱ ۱۴ الاد رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۲۵۹ ۲۰۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۰۲ ۶ - رولنگ الہ آباد صفحہ ۶۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۵۰ -

(۲) جب ملزم نے حکومت بادشاہ کے خلاف سازش کی تجاویز عملاً اختیار کی ہوں۔ اور تاریخ گرفتاری تک ملزم کی بیرحمانہ طریق اور لاپرواہی سے دو بیگناہ انسان کی موت وقوع میں آئی ہو۔ تو وہ ملزم زیر دفعہ ۱۲۱ و ۱۲۱ الف قابل سزا ہے۔ اور ان کی موت کا ذمہ وار ہے اور اس نے اسلحہ خانہ پر بھی لوٹ مار کی ہے۔ اور ملزم نے ارادتاً جبر مجرمانہ کیا تھا۔ اور ہتھیار سے مسلح تھا۔ اور جن شخصوں نے لوٹ مار اسلحہ و جبر مجرمانہ و ہلاکت میں حصہ لیا ہے۔ وہ مجبن جرم ہیں حکم ملزمان عدالت ماتحت بحال رکھا گیا۔ اپیل نامنظور۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۴۳۳ سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۳۲ سنہ ۱۹۲۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۱۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۱۳ء کلکتہ صفحہ ۲۲۱

(۳) ایک مقام پہاں سے بذریعہ ٹائپ چٹھیاں سازش دیگر اشخاص کو لکھی جاتی ہیں اور نقلیں خامیں ان چٹھیوں سازشی کی حسب دفعہ ۶۵ قانون شہادت نقلوں کے طریق پر ثابت کیجا سکتی ہیں

(۴) جب کہ مقدمہ بطور پر بنا پر مسروقہ تعزیرات ضبط کیا گیا ہے

کیجاوے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ اس سازش سے کوئی فعل یا ترک خلاف قانون واقعہ ہووے اور دفعہ ہذا کے اثبات کے لئے امور ذیل ثابت کی جاویں "

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) وجود سازش ہو اور ملزمان کا باہم حسب تعریف دفعہ ۱۲۰۔ الف سازش کرنا ہو"

(۲) بادشاہ کی سلطنت سے بیدخل کرنے کا مقصد ہو۔ یا جس کیلئے بذریعہ مجرمانہ جبر یا اُس کی نمائش سے گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کو ڈرایا جاوے "

اور یہ امور بذریعہ شہادت بلا واسطہ بذریعہ اُن افعال کے جو بہ تکمیل جرم بہ سلسلہ سازش ملزمان سے وقوع میں آئے ہوں، اور ہر ایک فعل ملزم اور اُس کا بیان باظہار تسلیم واقعہ بمقابلہ دیگر سازش کنندہ ثابت کیا جاوے۔ اور دیگر ملزمان کا باشتراک مقصد سازش باہم ممبر ہونا اور مقصد مذکور کے لئے نیت مجرمانہ مشترکہ ہونا ثابت کرنا چاہیئے۔ جملہ امورات تحت دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کئے جاویں، دفعہ ۱۹۶ ضابطہ کی منظوری قبل از کارروائی عدالتی لازمی ہے۔ اور ابتدائے دفعہ ۱۲۰۔ دفعہ ماسبق کے تحت درج ہو چکا ہے۔

اصول جب کہ رعایا تاج شاہی کے خلاف سازش کرتی ہے۔ تو وہ اصل فرض احکام ربانی، اطاعت بادشاہ وقت سے منحرف ہو جاتی ہے۔ جس سے تنظیم و رعب سلطنت متزلزل ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہ تسلسل تحفظ نظم و سیاست سلطنت نہایت ضروری ہوا۔ کہ جب رعایا کے جسم و مال کے لئے قانونی اختیارات حفاظت عطا کئے ہیں۔ تو بادشاہ وقت کی ذات و سلطنت کی حفاظت کے لئے کیوں قانون وضع نہ کیا جاوے۔ چنانچہ باب ۶ کی دفعات میں قوانین تحفظ و سلطنت وضع کئے گئے ہیں، تاکہ رعایا برٹش انڈیا و رعایا بیرون برٹش انڈیا جو برٹش انڈیا میں سکونت رکھتی ہو ہمچوں قسم جرائم کے ارتکاب سے مجتنب و محتاط رہے۔ اور حکومت کی اطاعت گذار و وفادار رہے اور بہ مطالبت قانونی سلطان الوقت وہ فرض اعلیٰ ہوتا ہے۔ کہ جسکے اتباع سے انسان کی ہستی کی اصل غرض جسکے لئے یہ اس دار الابتلا میں

اور تجاویز سازش ثابت کرنے کا الزام ہو۔ تو وہاں یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ شہادت بلا واسطہ سے اشخاص ملزمان کا سازش کرنے میں اتفاق کرکے عمل کرنا ثابت کیا جاوے۔ یہ وہ جُرم ہے۔ جو کہ جو ہیں دو یا زیادہ اشخاص کسی ایسے فعل خلاف قانون کے ارتکاب خلاف قانون نہ ہو۔ لیکن خلاف قانون وسائل عمل میں لائیں گے ہوں۔ فوراً مکمل ہو جاتا ہے۔ اور یہ امر غیر ضروری ہوگا۔ کہ خلاف قانون فعل فوری نتیجہ اُس قرارداد کا ہو۔ یا محض اتفاقی امر اُس مدعا کا ہو۔ بلکہ وہ قرار داد عملی ہی تکمیل جُرم سازش دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند کے لئے کافی ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ کوئی فعل یا ترک فعل بہ پیروی سازش وقوع میں آیا ہو۔ جس کے اثبات کے لئے بدفعہ ۱۰ قانون شہادات واقعات متعلقہ بیان کئے گئے ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۱۸ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۹۷۷۔

ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکی نیت سے ہتھیار وغیرہ فراہم کرنا

دفعہ ۱۲۲:۔ جو کوئی شخص آدمی یا ہتھیار یا گولی یا باروت کی قسم سے کوئی سامان فراہم کرے یا کسی اور طور سے جنگ کی تیاری کرے۔ اس نیت سے کہ ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرے۔ یا جنگ کرنے پر تیار رہے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی۔ جس کی معیاد دس برس سے زیادہ نہ ہو۔ اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتدائی وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اور قبل از سماعت مقدمہ بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ منظوری مطلوب ہے۔

شرح بدفعہ ہذا تیاری جنگ بمقابلہ ملکہ معظمہ قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ

گواصل چٹھیاں دستیاب نہ ہو سکتی ہوں۔ اور وہ مقام جہاں سے ایسی سازشی چٹھیاں گورنمنٹ کے خلاف بھیجی جاتی تھیں، وہ بجز دو اختیار سماعت ششن جج ہے اور وہ واقعات جن سے ملزمان کے چلن و رویہ پر روشنی پڑتی ہو۔ واقعات متعلقہ غور طلب ہیں، کریمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۷۶۸، سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۴۳

(۴) جس ایک مقام خاص سے ملزم چٹھیاں لوگوں کو بسازش بیدخل کرنے حکومت کو لکھتا ہو اور واقعات و حالات مقدمہ اور بل رسائل چٹھیوں سے وہ مقام سنٹر سازش ثابت ہوتا ہو۔ تو عدالت ششن متعلقہ کو اختیار ہے۔ کہ اس سنٹر علاقہ خود کے لحاظ سے مقدمہ جرم دفعہ ۱۲۱ (الف) تعزیرات ہند کی سماعت کرے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۷۶۸ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۴۳۔

(۵) جو کتب ملزم نے بارتکاب جرم دفعہ ۱۲۱ الف تحریر کی ہوں۔ اور ملزم باقاعدہ سزایاب ہوا ہو۔ تو وہ کتب ملزم کو واپس نہیں دی جائیں گی۔ ضبط کی جائیں۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۸۹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۷۳۵

(۶) ایک مقدمہ میں ۳۲۰ ملزمان کا چالان علاقہ غیر سے چرس سنگوا کر فروخت کرنے کا الزام بسازش مجرمانہ زیر دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند سزا دی گئی ہے۔ اپیل پر بعض ملزمان کے اپیل ڈسمس کئے جا کر بقایا ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور ہر شش ملزمان کے اپیل ناگپور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سازش مجرمانہ میں جملہ ملزمان کا متعلقہ فعل اور عمل بمنشاء دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اس مقدمہ میں یہ امر ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔ بمنظوری اپیل ملزمان بری کئے گئے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۶ سنہ ۱۹۳۷ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۹۱۳

(۷) زیر دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند سازش بنفسہ ایک جرم ہے۔ اور قیام وجود سازش کیلئے فعل ترک خلاف قانون یا ترک فعل بطور ظاہرہ افعال سازش کنندگان کا اثبات ضروری نہیں ہے۔ اور اگر خلاف قانون فعل یا ترک فعل مکمل صاف ہو جاوے۔ تو وجود سازش کا موید ہوگا۔ گو جرم سازش اس وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ دو یا زیادہ اشخاص باہم ملکر قرار داد کریں، خواہ آئندہ اصلی قرارداد سے انہوں نے کوئی صورت مستقل اختیار نہ کی ہو۔ اور دیگر شرکاء مقصد نے باہم تعلق سازش گفتگو نہ کی ہو۔ اور سازش کنندگان کے صریح افعال مجرمانہ سازش کے بلا واسطہ شہادت ہیں، اور جہاں بلا واسطہ شہادت سے وجود سازش

تک ہو سکتی ہے اور زیادہ سے زیادہ عمر قید کی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی عناصر۔ (۱) جرم ہذا میں قبل مداخلت ہونا ضروری ہے۔ (۲) اعانت جرم کی ہوگی۔ اور (۳) اعانت قبل کی ہونا ضروری ہے۔ (۴) مجرم سے تعلق ہونا ضروری ہے۔ (۵) اعانت ہونا ضروری ہے۔ (۶) اعانت کا ارتکاب ہونا ضروری ہے۔ (۷) اعانت کا ارتکاب ہونا ضروری ہے۔

تشریح۔ دفعہ ہذا میں بغیت سہل ارتکاب جرم جنگ بمقابلہ کسی تدبیر کو جو جنگ کے لئے کی گئی ہو۔ اس کی موجودیت کو چھپانے۔ یا دیدہ دانستہ علم کے ذریعے انکار کرنے سے ارتکاب جنگ سہل ہو جائے گا۔ جو شخص اس دفعہ ہذا کی سزا پائے گا۔

(۱) وہ جرم و فعہ جنگ۔

(۲) [illegible]

(۳) اور تمام جنگ کی موجودیت کو جو جنگ سہل ہے ارتکاب جرم کسی فعل یا ترک فعل کو نون سے ثابت کیا جاتا ہے۔

(۴) علم لازم کہ جس سے غالباً سہولت ارتکاب جرم مکمل ہو۔ اور دفعہ ہذا کی سزا سے قبل منصوص ہے۔ دفعہ ۱۲۱ غالباً طلب ہے۔

دفعہ ہذا دفعہ ۱۲۱ سے [illegible] ہے۔ دفعہ ہذا میں ارتکاب جرم جنگ یا ہر خلاف بادشاہ وقت کے تدبیر کی موجودیت کا چھپانا ہے۔ اور دفعہ ۱۲۱ [illegible] ہے۔ جس میں [illegible]

عموماً تیاری قتل یا دیگر جرائم بجز دفعات ۳۹۹ و ۴۰۲ وغیرہ تعزیرات ہند تیاری کو جرم قرار نہیں دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ہذا جنگ ملکہ معظمہ کے لئے آدمی یا ہتھیار یا بارود یا شیس گن یا بب و دیگر سامان متعلقہ جنگ کا تیار کرنا جب کہ حالات و واقعات اس مقصد جنگ کے موید ہوں۔ قابل سزا ہے۔"

اجزاء قانونی ثبوت طلب | ملزم کا آدمی یا ہتھیار یا سامان متعلقہ جنگ جمع کرنا۔

(۲) اور یہ فراہمی مسطور بادشاہ وقت کے مقابلہ میں جنگ کے لئے کرنا ہو۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں سامان جنگ بادشاہ وقت کے مقابلہ میں جنگ کرنے کے لئے فراہم کیا ہے۔ جو حسب اشاندہی تمہارے مکان رہائشی سے برآمد ہوا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔"

جنگ کرنے کی تدبیر کو اس کے سہل کرنے کی نیت سے چھپانا

دفعہ ۱۲۳:۔ جو کوئی شخص کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے کسی تدبیر کی موجودیت کو جو ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکے لئے کی گئی ہے۔ چھپائے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ ایسے چھپانے سے جنگ کا کرنا سہل ہو جائے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد دس برس

کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ بغرض سہولیت ارتکاب جرم چھپانا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص متہم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بشمولی فلاں فلاں اشخاص باوشناء (یا شہنشاہ) وقت کے برخلاف ارتکاب جنگ سے واقفیت رکھتے ہوئے دانستہ اس کی تدابیر کی موجودیت کو بذریعہ ترک خلاف قانون ذمہ واری وفہ ۴۴ ضابطہ فوجداری بجائے اطلاع دہی قریب ترین مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کے اس کے سہل ہونے کی غرض سے عمل خلاف قانون کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذکور عمل میں آوے "

گورنر جنرل یا گورنر وغیرہ اختیار جائز کے نفاذ پر مجبور کرنے یا اس سے باز رکھنے کی نیت سے حملہ کرنا

دفعہ ۱۲۴:۔ جو کوئی شخص گورنر جنرل بہادر ہند یا کسی پریزیڈنسی کے گورنر یا لفٹنٹ گورنر یا گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل یا کسی پریزیڈنسی کی کونسل کے ممبر پر حملہ کرے یا مزاحمت بیجا کرے یا مزاحمت بیجا کا اقدام کرے یا مجرمانہ کے ذریعہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش سے ڈرائے۔ یا اس طرح ڈرانے کا اقدام کرے۔ اس نیت سے کہ وہ اس گورنر جنرل بہادر یا گورنر یا لفٹنٹ گورنر یا ممبر کونسل کو مائل یا مجبور کرے۔ کہ وہ گورنر جنرل بہادر یا گورنر یا لفٹنٹ گورنر یا ممبر کونسل کسی طرح اپنے اختیارات جائز میں سے کسی اختیار کو نافذ کرے

ہو۔ کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ اس کے وانستہ سہل ہونے یا اسکے سہل ہونے کے احتمال سے کسی تدبیر کی موجودیت کا چھپانا ہے۔ اور ارتکاب جرم ہوجانے پر سزائے قید سات سال تک ورنہ تین سال تک کے لئے ملزم مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے"

اور جن اشخاص پر قانوناً حسب دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری اطلاع دہی لازمی ہے کہ ارتکاب جرم یا ارادہ ارتکاب جرائم دفعات ۱۲۱ و ۱۲۱ الف و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۴ الف و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۳۰ تعزیرات ہند قریب تر مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو پہونچائی جاوے۔ اور وہ شخص ارتکاب جرم کے سہل ہونے کی غرض سے وانستہ ترک خلاف قانون کرے تو وہ شخص حسب معنی دفعہ ہذا ایسی تدابیر جنگ کی موجودیت کو چھپانے کا مجرم ہوگا۔ اور جسے انجام سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی عدم اطلاع دہی بغرض مقصد مذکور ترک خلاف قانون کریگا۔ وہ زیر دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند اور دیگر جرائم جس کی اطلاع دہی حسب معنی دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری دفعات ۱۴۳ لغایت ۱۴۸ و ۳۱۲ لغایت ۳۱۴ و ۳۸۲ و ۳۸۴ لغایت ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۵۰ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۸۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ تعزیرات ہند ارتکاب جرم یا ارادہ ارتکاب جرم کی قریب تر مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو پہونچانی لازمی ہے۔ ترک خلاف قانون کرے تو وہ بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا وجود واقعہ جنگ۔ خلاف بادشاہ وقت کے علم ہونا۔ (۲) ملزم کا دانستہ یا بامر احتمالی علم اس جرم کی تدبیر کی موجودیت کو

کرکے اس افسر کو جبکہ وہ اپنے اختیارات قانونی کا استعمال کرتا ہو۔ اس سے اس کو باز رکھنے یا لفاذ کرنے کے لئے مجبور کرتا یا تحریک کرتا۔

(۳) ملزم کا امر مذکور خلاف قانون جانتا ارادہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام حسب جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بتاریخ و مقام فلاں گورنمنٹ ہند یا فلاں کو جبر مجرمانہ کی نمائش سے دانستہ خائف کیا کہ اداے فرائض منصبی قانون سے باز رکھنے کا ارتکاب کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند ہوئے جو قابل بجوہ عدالت سشن ہے۔ لہذا میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارا مقدمہ مذکور عدالت سشن کے سپرد ہو۔

آنریبل

سشن جج یا ایڈیشنل سشن جج | دفعہ ۱۲۴ اے۔ جو کوئی شخص ایسی باتوں کے ذریعہ سے جو بلفظ یا بالکھی جائیں یا بنشانوں کے ذریعہ سے یا بنقش مرئی کے ذریعہ سے یا اور طرح سے جناب ملکہ معظمہ کو یا اس حکومت مقررہ کو جو برٹش انڈیا میں قانوناً قائم ہوئی ہے۔ عوض نفرت یا حقارت میں لانے یا لانے کا اقدام کرے۔ یا جناب معظمہ الیہا یا حکومت مذکورہ کی نسبت بدخواہی پیدا کرے یا پیدا کرنے کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا کمتر میعاد حبس بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی۔ اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد

یا کسی طرح نافذ کرنے سے باز رہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی۔ جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محقق ناقابل تجویز بعدالت شش ماہی ہے اور اجرائے استغاثہ سے قبل حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری لازمی ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں بلا استثنا افسران کے جملہ اختیارات درج کئے گئے ہیں۔ اور ۱۲۱ الف جرم مجرمانہ یا اس کی خائنش سے گورنمنٹ ہند یا کسی (کونسل) گورنمنٹ کی تخویف یعنی سوء استعمال کرنا مجموعتاً استعمال کئے ہیں۔ مجوزہ دفعہ ۱۲۱ الف سے دفعہ ہذا کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی شخص کسی افسر مندرجہ دفعہ ہذا کو جب کہ وہ اپنے قانونی اختیارات کا نفاذ کرتا ہو اسکو جرم مجرمانہ یا اسکی خائنش سے ڈرا کر اس کے اختیارات کے نفاذ سے اس کو باز رکھنے یا اس اختیار کو نافذ کرنے کے لئے مجبور نہ کرے اور نہ اس پر حملہ یا اقدام مزاحمت بیجا کا ارتکاب کرے۔

اصول دفعہ ہذا جملہ اعلیٰ افسران امور انتظام سلطنت سے وابستہ ہیں" ایسے افسران کے منصب کا اور ان کی ذات کا تحفظ بذریعہ قانون کیا جانا نہایت لازمی امر تھا۔ تاکہ وہ بلا کسی خطرہ یا احتمال خطرہ کے اپنے فرائض منصبی کو آزادانہ طریق سے مدبرانہ حیثیت سے عمل میں لاتے رہیں۔ چنانچہ بدفعہ ہذا ان کو ہمچوں قسم فوق و خطر سے بے فکر کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی کو بے خطر بجا دہی بجدد و اختیارات قانونی نافذ کرتے رہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا مستغیثہ افسران دفعہ ہذا میں سے کسی افسر پر حملہ یا اقدام مزاحمت بیجا کرنا۔ (۲) جرم مجرمانہ یا اسکی خائنش سے ڈرا کر یا اقدام

میں آئیں یا بطور دیگر ملکہ معظمہ یا اس حکومت سرکار کی جو قانوناً برٹش انڈیا میں قائم ہے اسکی نفرت یا حقارت یا عناد و اہانت و بدخواہی (بیوفائی) کرنے سے روکا گیا ہے۔ اور اسکو بغاوت کہا گیا ہے۔ اور ایکٹ تحفظ رؤسا ہند عہ ۱۹۳۳ء موسومہ انڈین سٹیٹس پروٹیکشن ایکٹ (۱۹۳۴ء) (Indian States Protection Act) میں بھی ہمچوں قسم افعال کی امتناع قانونی کی گئی ہے۔ لیکن زیر تشریح ۱ و ۳ دفعہ ہذا ایسی نکتہ چینی بغیر نفرت یا حقارت یا بدخواہی پیدا کرنے کے یا اُس کے اقدام کے بغیر کسی تدبیر سرکار یا تنظیم و نسخہ یا دیگر افعال سرکار پر ناپسندیدگی کا اظہار کرکے اس کے تغیر و تبدل کے لئے تحریک کی جاوے جرم نہیں ہے۔ اور ایسا ہی ایکٹ عہ المحولہ مذکور کی دفعہ ۳ تشریح ۵ میں مشتثنےٰ کیا گیا ہے۔ اور ثبوت جرم دفعہ ہذا کے لئے شہادت لے امورات ذیل ثابت کئے جانے چاہئیں :۔

(۱) ملزم کا بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری یا اشارات یا نقوش مذکور یا بطور دیگر ملکہ معظمہ یا حکومت کے خلاف تنفر یا تحقیر یا بدخواہی یا بیوفائی وغیرہ کا مستعمل کرنا یا اس کا اقدام کرنا۔

(۲) ملزم کی نیت حالات و واقعات و علی طریق جس سے ملکہ معظمہ یا حکومت کی حقارت و نفرت و بدخواہی (بیوفائی) نتیجہ ہو۔ ثابت کی جاویں۔

(۳) مستغاثہ کی منظوری حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری قبل از وقت حاصل کی جاوے اور اصلاحی حقول نکتہ چینی کے تغیر و تبدل کے لئے اظہار ناپسندیدگی ایسی ہونی چاہئیں کہ جس سے حکومت کے اختیار جب تزکی اعانت میں رہنے کا طریق اور میلان طبیعت پر اثر نکتہ نہ ہو۔ اور عوام الناس کے خیالات میں جوش تنفر پیدا نہ کرے۔ ورنہ ذمہ داری قانونہ لازم ہوگی۔

اور جس سپیچ پر کسی تقریر یا سپیچ میں نفرت یا حقارت یا بدخواہی گورنمنٹ ظاہر ہوتی ہو۔ تو وہاں اُن لوگوں کے خیالات اور سمجھ جو اس سپیچ کے مخاطب تھے۔ اس مضمون پکچر کی کل تقریر سے اور حالات و واقعات سے ملزم کی نسبت اخذ کی جاوے۔

اور بلحاظ رعایا ہونے کے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حکومت کے وفادار اطاعت گذار رہیں۔ اور ہمچوں قسم خلاف قانون بداعمالیوں سے مجتنب رہیں۔ اور یہ امر ذہن نشین رکھیں۔ کہ مقابلتاً موجودہ گورنمنٹ بہترین گورنمنٹ ہے۔ اور قدرے صفحہ تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ شہزادہ خسرو اور اس کے معاونین کے بغاوت کرنے پر سلطان جہانگیر بادشاہ دہلی نے اپنے پسر

تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔"

تشریح :- ۱- لفظ بدخواہی میں بیوفاداری اور جملہ خیالات دشمنی کے داخل ہیں

تشریح :- ۲- وہ نکتہ چینیاں جن سے تدابیر سرکار کی ناپسندیدگی کا اظہار بغیر نفرت یا حقارت یا بدخواہی پیدا کرنے یا پیدا کرنے کے اقدام کے اس نظر سے کیا جاوے کہ تدابیر مذکور جائز وسائل کے ذریعہ سے بدل دی جائیں۔ جب دفعہ ہذا جرم نہیں ہے۔"

تشریح - ۳ - وہ نکتہ چینیاں جن سے فعل سرکار متعلق نظم و نسق یا دیگر فعل سرکار کی ناپسندیدگی کا اظہار یا نفرت یا حقارت یا بدخواہی پیدا کرنے یا پیدا کرنے کے اقدام کے بغیر کیا جائے۔ جب دفعہ ہذا جرم نہیں ہیں۔

ابتدائی ضابطہ | جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت شش چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول جس کو لوکل گورنمنٹ نے خاص طور پر اختیار دیا ہو۔

اور بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری کوئی عدالت اس جرم کی سماعت نہ کرے گی۔ الا بربنائے ایسی نالش کے جو بموجب حکم یا از روئے اختیار مفوضہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل نے اس امر کا اختیار دیا ہو دائر کیگئی ہو۔

شرح | دفعہ ہذا بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری یا اشاروں یا نقوش جو دیکھنے

عمل میں آوے"

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جسمیں دفعہ ۱۲۴ (الف) میں ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا۔ کہ جہاں گورنمنٹ کی تحقیر و تنقیر۔ بدخواہی کا سپیچ کیا گیا تھا۔ وہاں مجتمعین کے خیالات و حالات و واقعات اور اس مضمون کی کل عبارت کو دیکھکر نتیجہ نکالنا چاہیئے۔ کسی خاص حصہ یا فقرہ کو مدنظر رکھنا نہیں چاہیئے۔ در نہایت آزادانہ نیت سے غور کرنا چاہیئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۲۳ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۹۵۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۲۱۲-۱ رنگون صفحہ ۲۱۱۔

(۲) بدفعہ ۱۲۴ الف استعانۃ کو لکھنے یا بولنے والیکا ارادہ سلکومت کے خلاف نفرت یا حقارت پھیلانے کا اُس مضمون کے اصل مفہوم اور مخاطب اشخاص کی سمجھ اور اُس کی منشی جن میں وہ پڑھا گیا ہو۔ بلحاظ حالات واقعات کرنا چاہیئے۔ اور تنگ نظری و باریک بینی اعتراضات سے واقعات کو نہ دیکھا جاوے۔ بلکہ نہایت وسیع خیالانہ و آزادانہ خیالات سے ملزم کی طرف خیال رکھنا چاہیئے اور جن لوگوں میں وہ مضمون پڑھا گیا ہے۔ ان کی سمجھ پر خیال آنا چاہیئے۔ کہ وہ مضمون کے معنی کو کیا سمجھتے ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۲۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ - صفحہ ۷۷۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۹۹۸ - ۲۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۶۳۸۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے ایک چٹھی میں جسم برٹش گورنمنٹ تحقیر و بدخواہی کا فعل کیا تھا۔ بس کہ بدفعہ ۱۲۴ الف سنشن ڈوٹ سے سزا دی گئی ملزم نے ہائیکورٹ کلکتہ میں وکیل ملزم نے بحث کی کہ لفظ برٹش گورنمنٹ ہے۔ نہ کہ جب جتنی دفعہ ہند گورنمنٹ برٹش انڈیا میں قائم کی گئی ہے۔ اور ملزم کا ارادہ بدتر ہی پیدا کرنے کا نہ تھا۔ کچھ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ چٹھی خلاف قانون دفعہ ۱۲۴-الف تعزیرات ہند ہے۔ اور تم چٹھی کے مضمون سے حکومت برٹش انڈیا مراد ہے۔ خواہ کسی ایک فقرہ چٹھی کا مطلب کچھ ہی ہو۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۱۰ سنہ ۱۹۲۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۲۹۳۔

(۴) ملزم نے ایک میٹنگ اتحاد ریلوے پر سپیچ کی۔ جس میں ظاہر کیا۔ کہ اس ملک کے لوگ جو ہر ایک قسم کی مصیبت و تکلیف و بدقسمتی برداشت کر رہے ہیں یہ سب کچھ موجودہ گورنمنٹ کی وجہ سے ہے۔ اور لوگوں کی بہبودی کے منافی ہے۔ اس پر ملزم کو بدفعہ ۱۲۴ الف دو سال قید کی سزا دی گئی جس کا اپیل اودھ چیف کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ سپیچ خلاف قانون تھا اور اس لئے

قصور کو مفید اور سات سمد سن و ما قصول کے پتال سے کچھ ۱۰ ڈالاتھ ۱۰ ۱ سلطان علاء الدین خلجی کے اپنے عہد شاہی میں بے نیہ ریا فیوں کے سر کر فصول سے لشکو دئے تھے ۔ اور ایک موجودہ حکومت ہے کہ کہاں تنسیخ اور دہلی پر حملہ بند گیا ۔ اور گاندھی نہ ہال پر پستول سے حملہ کیا گیا تھا ۔ ۔ ۔ اسپر بھی ایک فوج کی تنظیم ہے ۔ ۔ ۔

(۷) مسمی سوجن داس نے مجمع عام میں حکومت گورنمنٹ کے خلاف تقریر کرکے جس میں حکومت سے نفرت و بے وفائی و بدخواہی کرنے کے لئے تحریک کی گئی جس کو عدالت سیزیدہ نے مجرم قرار دیا تھا سخت کی سزا دی گئی تھی جس کا اپیل ہائیکورٹ میں پیش ہوا قرار دیا گیا کہ ملزم کا ارادہ مضمون تقریر سے سامعین کے خیالات میں حکومت سے بے وفائی اور نفرت پیدا کرنے کا اس مضمون اور اس کے نتیجہ معمول سے خدا جانے کیا کیا کہ اس کے سننے والوں کے دلوں میں حکومت کی ملزم سے نفرت و حقارت دے وفائی پیدا ہوگی۔ اور کل مضمون تقریر سے شرائط نمبر ۳ دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند پوری ہوتی ہیں اسلئے پیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۷۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ انڈین کیس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷۱

(۸) دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند کسی مضمون تقریر پر عدالت کرنے کے لئے اس تقریر کے کل مضمون پر غور کرنا چاہیئے کہ مضمون مخلقہ و مقصد قانونی صورت جرم سے علیحدہ اور ہیلک کے من ذاتہ لش کے لفظ ۔ ۔ ۔

گورنمنٹ کی حقارت اور بدخواہی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور ملکہ معظمہ اور حکومت جو برٹش انڈیا میں قائم ہے۔ اس سے بیوفائی و بدخواہی و تبدیل کی گئی ہے۔ اور بغاوت کو اکسایا گیا ہے۔ سلطنت روس اور آئرلینڈ کی مثال دے کر زمیندار ان علاقہ دار اودھ کو اتفاق کی نصیحت کی ہے۔ اور الزامات چونکہ سخت ہیں۔ اس لئے حکم سنز اس ہائیکورٹ مداخلت نہیں کر سکتی ہے۔ کہ جرم نے سختی کے لئے لوگوں کو اکسایا ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۷۔ رپورٹ اودھ صفحہ ۴۹۴ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۲۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۹۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۳۴۰

(۵) یک شخص نے ٹھنگ نیا ۱۰۰ بکال پر چند نظارہ کی تھیں۔ جس کا حصہ یہ تھا۔ کہ گورنمنٹ اشیاء کے اصول سے باسوک گورنمنٹ کے اصول پر امن و عامہ خلائق کے مفید ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ان اصولوں کے مطابق عمل نہیں ہے۔ درجملہ سامعین کو باسوک گورنمنٹ کے اصولوں کے مطابق عمل درآمد کرکے ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ چنانچہ مجسٹریٹ زیر حسب قاعدہ جرم دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جو ایک سال قید سخت کا حکم دیا جس کا اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوا قرار دیا گیا۔ کہ حسب مشمار دفعہ ۱۲۴ الف مضمون پیش نہیں ہے۔ اور موجودہ باسوک تحریک نوجوانان بنگال طلبہ کو کرنا جرم دفعہ ہذا نہیں ہے۔ جس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۲۰۴۔ ۳۹ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۴۵۔ ۸۔ رپورٹ کلکتہ ۱۷۷۔ ۶۷ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۱۶ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۴۰۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ صفحہ ۶۳۰

(۶) ایک پلیڈر کو بجرم دفعہ ۱۲۴ و ۱۵۳ الف و ۵۰۸، تعزیرات ہند میں سزا دی گئی تھی۔ اور اس نے پریکٹس کی اجازت کے لئے کلکتہ ہائیکورٹ میں درخواست پیش کی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ جب باضافہ واقعات و حالات مقدمات محولہ صدر زیر دفعہ ۱۲ قانون اشخاص پیشہ پلیڈر کا جلین اور طریقہ قابل الزام ثابت ہو رہا ہے۔ درپیش انصاف نے مطابق اس کے جلین کے مقابلہ میں وفاداری کی امید ناممکن ہے۔ ایسی صورت میں عدالت حصول لائسنس پلیڈر شپ میں ان واقعات مشتہرہ چال چلن پلیڈر علامت آمیز ہے جو قابل سخت سلوک کرنے کے ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۵۳ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۶۶۴۔

اعانت کرنا زیر دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور علاوہ ایشیائی حکومتوں کے دیگر نیٹو ٹیٹس دیسی ریاست ہائے ہندوستانی بھی زیر حفاظت قانونی دفعہ ہذا ہیں اور حکومت کے ہمسایہ ریاست ہائے کے والیان کی تحریک پر انٹرنیشنل کمیٹی سے دفعہ ہذا منظور ہوئی تھی۔ کہ دوستانہ راہ و رسم و اتحاد لگاتار رکھنے والی ریاست ہائے مطابق انلسٹمنٹ ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء محفوظہ کی جاویں۔ اگر ایسے والیان ریاست میں باہم جنگ ہو۔ جن سے گورنمنٹ آف انڈیا کا دوستانہ و اتحاد ہو۔ تو گورنمنٹ غیر جانبدار رہے گی:

اجزاء قانونی ثبوت طلب | ملزم کا والیہ ایشیائی سے جنگ یا اس کا اقدام یا اس میں اعانت کرنا۔

(۲) ایشیائی ملک کا والی گورنمنٹ آف انڈیا سے بالفعل اتحاد دوستانہ رکھتا ہو۔

فرد قرار داد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں والی ملک ایشیائی (یا والی ریاست فلاں) کے مقابلہ میں جنگ کرنے کا اقدام (یا ارتکاب یا اعانت جیسا کہ صورت ہو) کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت شش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے"

اس والی ملک میں غارتگری کرنا جو ملکہ معظمہ سے صلح رکھتا ہو

دفعہ ۱۲۶: جو کوئی شخص کسی ایسے ملک میں غارتگری کا ارتکاب کرے۔ یا غارتگری کے ارتکاب کی تیاری کرے۔ جس کا والی ملکہ معظمہ

انڈین کیسز جلد ۸، صفحہ ۵۲۶ سنہ ۱۹۰۱ء ؎

کسی ایشیائی ملک کے والی کے مقابلہ میں جنگ کرنا جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتا ہو

دفعہ ۱۲۵: جو کوئی شخص ایشیائی ملک کے کسی والی کے مقابلہ میں جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد یا صلح رکھتا ہو۔ جنگ کرے یا ایسے جنگ کرنے کا اقدام یا اس میں اعانت کرے تو ایسے شخص کو بجبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی ؎

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا، اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت شیشن ہے، اور نالش زیر دفعہ ہذا کے لئے بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری بمنظوری بموجب حکم لوکل گورنمنٹ یا ایسے حاکم کے جس کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا اجلاس کونسل نے اس منظوری کا اختیار دیا ہو۔ دائر کی جاوے گی۔ اور بغیر منظوری عدالت کو سماعت مقدمہ کا اختیار نہ ہوگا۔ اور کارروائی کالعدم ہوگی۔

شرح بدفعہ ہذا ایشیائی ممالک کے والیان جن کا ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد یا مصالحت ہو۔ ان کے ساتھ جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اس میں اعانت کرنا ویسا ہی جرم سمجھا گیا ہے۔ جیسا کہ ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ یا اس کا اقدام یا اس میں

جمعیت اشخاص بہ تعداد فلاں کسی والی ملک میں لوٹ کھسوٹ کرنا۔

(۲) اس علمدار ملک کے والی سے ملکہ معظمہ کا رابطہ اتحاد و دوستانہ کا ہونا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں:۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مقام کے والی سے جس سے ملکہ معظمہ کا رابطہ اتحاد دوستانہ ہے۔ بہمراہی دیگر اشخاص جمعیت اشخاص سے غارت گری (یا تیاری غارت گری جیسا کہ صورت ہو) کا ارتکاب کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو فعل قابل تجویز عدالت مشنیشن ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور ہذا عدالت مشنیشن میں ہو۔

ایسے مال کو اپنی تحویل میں رکھنا جو جنگ یا غارت گری مذکورہ دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ کے واقعہ سے حاصل کیا گیا ہو | دفعہ ۱۲۷ ا۔ جو کوئی شخص کوئی مال و اسباب یہ جان کر لے کہ وہ ان جرموں میں سے کسی جرم کے ارتکاب میں حاصل کیا گیا ہے۔ جو دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ میں مذکور ہوئے ہیں تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی، جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے، اور وہ شخص جرمانہ کا اور اس مال و اسباب کی ضبطی کا بھی مستوجب ہوگا۔ جس کو وہ اس طرح اپنے قبضے میں لایا ہے۔

ابتدائی ضابطہ | جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری

سے رابطہ اتحاد یا صلح رکھتا ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی دی جائے گی۔ جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ کا اور اس مال و اسباب کی ضبطی کا بھی مستوجب ہوگا۔ جو اس غارتگری کے ارتکاب کے کام میں آیا ہو یا جس کا اس کے کام میں آنا مقصود ہو۔ یا جو اس غارتگری کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہو۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور خاص قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اور اجرائے نالش دفعہ ہذا کی سماعت کے لئے منظوری حسب منشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری مطلوب ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی ایسے والی ملک کی تعریف ہے جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد یا مصالحت رکھتا ہو۔ غارتگری یا اس کی تیاری کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ماقبل ۱۲۵ تعزیرات ہند میں ایشیائے والی ملک سے جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اعانت کرنا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں بالخصوص ایشیائی والی ملک سے ہر ایک ایسے والی ملک کی قلمرو میں غارتگری یا اس کی تیاری یعنی لوٹ کھسوٹ کرنا جسکا رابطہ اتحاد یا مصالحت ملکہ معظمہ سے ہو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۱۲۵ تعزیرات ہند سے وسیع ہے۔ اور کسی ایک یا دو اشخاص کا کسی ملک میں سرقہ یا سرقہ بالجبر کرنا حسب معنی لفظ (Dacoity) غارتگری کرنا نہیں ہے۔ بلکہ کافی تعداد اشخاص کے رستہ کا عام طور پر لوٹ مار کرنا غارتگری میں داخل ہے۔ جس کو بصورت ایک جنگ کہا جا سکتا ہے جو بحالات خاص جنگ سے امتیاز طلب ہے۔ لیکن باہم اندر دفعہ عام طور پر کسی ملک میں بغیر کسی خطرہ کے لوٹ مار کرنا غارتگری کرنا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا بہمراہی مسمیان فلاں فلاں

سے جہاں وہ محبوس ہے۔ بالارادہ بھاگ جانے دے، تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی یہ یا دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

ابتدائی ضابطہ | جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے، اور ناقابل ضمانت، وناقابل راضینامہ ہے اور محض قابل تونیر عدالت ششمین ہے۔ اور حسب دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری منظوری نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل یا افسر جس کو نواب گورنر جنرل یا لوکل گورنمنٹ کے واسطے سے اختیارات منظوری دے گئے ہوں۔"

شرح | بدفعہ ہذا سپہ سلطانی یا سپہ جنگ کو سرکاری ملازم کا بالارادہ بھاگ جانے دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند میں کسی دوسرے شخص کے گرفتار کئے جانے یا کسی شخص ثالث کو قصداً تعرض کرنا یا خلاف قانون مزاحم ہونا، یا کسی شخص مجبوس کو چھوڑ دے جانا یا اس کا اقدام کرنا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ۲۲۳ میں خود محبوس کو حراست میں رکھنے والے سرکاری ملازم کا قصداً بھاگ جانے دینا ہے اور بدفعہ ۲۲۳ سرکاری ملازم کا کسی مجرم یا ملزم محبوس کو غفلتاً اور بدفعہ ۲۲۴ الف قصداً یا غفلتاً گرفتاری طلب کو بھاگ جانے دینا قابل سزا ہے۔"

اور دفعہ ۲۹ تعزیرات ہند میں سپہ سلطانی یا سپہ جنگ کو سرکاری ملازم کا مطلقاً بھاگ جانے دینا ہے اور دفعہ ۱۳۰ میں کسی شخص ثالث کا بند یا حوالات سے بھاگ جانے میں مدد دینا تعزیب رشوت یا اس کو چھوڑ دے جانا یا چھوڑ دے جانے کا اقدام کرنا۔ یہ بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا چھپانا یا اس کی گرفتاری میں تعرض کرنا یا تعرض کا اقدام کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور سپہ سلطانی سے وہ مجبوس قیدی مراد ہے۔ خواہ سبب رجمنٹیوشن قیدیان سپہ سلطانی بنگال ریجولیوشن ۷ سنہ ۱۸۱۰ء و بمبئی ریجولیوشن ۲۰ سنہ ۱۸۱۹ء و ریجولیوشن ۲۲ سنہ ۱۸۱۹ء جو فی الاصل دوبارہ از سر نو بایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۰ء و ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۱ء میں اعادہ ہوا ہے۔"

ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت ششن ہے۔ اور اجرائے استغاثہ کے لئے کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ بمثل دیگر عام جرائم استغاثہ پر عدالت مقدمہ سماعت کرے گی۔"

شرح بدفعہ ہذا جو شخص ایسا مال جو بارتکاب جرم دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ تعزیرات ہند حاصل شدہ ہو۔ دانستہ حاصل کرے۔ وہ شخص قابل سزا ہوگا۔ اور مال مسروقہ کی حیثیت سے جرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اور ایسے شخص کو اسی طرح سزا دی جاویگی، گویا کہ وہ اصل مجرم ہے۔ اور ایسا شخص جیب مجرم متصور ہوگا۔ لیکن کسی شخص کا لاعلمی میں ایسا مال خرید نا مستوجب سزا نہیں ہے۔ اور علم خریدار مال حالات واقعات سے ثابت ہوگا۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں کہ"

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں مال و اسباب فلاں والی ملک کا جو غارت گری سے لوٹا گیا تھا۔ اور اس قلمرو والی ملک سے ملکہ معظمہ کا رابطہ اتحاد و دوستانہ تھا۔ تم نے جان بوجھکر کہ وہ مال طریق مسطورہ سے حاصل کیا ہے اپنے قبضہ سے برآمد کرایا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت ششن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

سرکاری ملازم اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو بالارادہ بھاگ جانے دے

دفعہ ۱۲۸: کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس کی حراست میں اسیر سلطانی یا اسیر جنگ ہو۔ اس اسیر کو کسی جگہ

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت ششن پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور مستثنا شدہ دفعہ ہذا میں قبل از سماعت عدالت منظوری زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری مطلوب ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ماسبق ۱۲۸ میں محض غفلتاً بھگا دینا یا بالارادہ بھگا دینے کا ہی فرق ہے۔ اس دفعہ میں کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو سرکاری ملازم کا غفلت کرکے حراست سے بھگا دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب اجزاء قانونی ثبوت طلب وہی ہیں جو دفعہ ۱۲۸ تعزیرات ہند دفعہ ماسبق میں درج کئے گئے ہیں۔ محض لفظ غفلتاً محسوب کو بھگا دینا اسلئے اجزء دفعہ ہذا ہے۔ اور دفعہ ۱۲۸ میں بالارادہ اسیر سلطانی یا اسیر جنگ محسوب بحراست جسلئے کو سرکاری ملازم کا بھگا دینا ہے۔

فرد قرارداد جرم فرد قرارداد انہی الفاظ سے ہوگی۔ جو تحت دفعہ ۱۲۸ تعزیرات ہند درج کی گئی ہے۔ محض غفلتاً سرکاری ملازم کا بھگا دینا بدفعہ ہذا ہے جہاں بالارادہ ملزم کا بھگانا درج کیا ہے۔ وہاں لفظ غفلتاً لکھا جائیگا۔

اسیر مذکور کے بھاگ جانے میں مدد کرنا یا اس کو چھوڑانا یا پناہ دینا

دفعہ ۱۳۰: جو کوئی جان بوجھکر کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو حراست جائز سے بھاگ جانے میں مدد یا تقویت کرے۔ یا کسی ایسے اسیر کو چھڑا لیجائے یا چھڑا لیجانے کا اقدام کرے یا ایسے اسیر کو جو حراست جائز سے بھاگ گیا ہو۔ پناہ دے یا چھپا رکھے یا کسی ایسے اسیر کے پھر گرفتار کئے جانے میں کسی طرح کا تعرض کرے یا تعرض کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ

اسیر جنگ سے وہ قیدی مراد ہے جو بدوران جنگ دشمن کی فوج کا فوجی شخص گرفتار ہوا ہو۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) قیدی کا بحراست جائز ہونا (۳) قیدی کا اسیر سلطانی یا اسیر جنگ ہونا (۴) ملزم کا بالارادہ قیدی مذکور کو حراست سے بھاگ جانے دینا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم مرالزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص فلاں عہدہ دار سرکاری ملازم ہوتے ہوئے بایام و تاریخ و مقام فلاں جیل سے مسمی فلاں اسیر سلطانی یا اسیر جنگ جیسا کہ صورت ہو حراست جائز سے۔ تمنے بالارادہ بھاگ جانے دیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت ششن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت ششن عمل میں آوے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس بدفعہ ہذا اسیر سلطانی یا اسیر جنگ جو سرکاری ملازم کی حراست میں ہو وہ اسکو ارادتاً بھاگ جانے دے۔ اور دفعہ ۲۲۵ الف میں کسی ملزم دیوانی یا مال کے محبوس وغیرہ کو سرکاری ملازم کا بھگا دینا ہے۔ اور اسیر جنگ وہ شخص ہے۔ جو بدوران جنگ مسلح گرفتار ہو کر محبوس کیا گیا ہو۔ جس کے متعلق انتہائی دشمنی کے باوجود مطابق قوانین امین جنگ بعہد مہذب قیدی کے سلوک ہوگا۔ اور یہ اسیر جنگ بطور ایک اسیر سلطانی کے ہوگا۔ بمبئی لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۹۔

سرکاری ملازم اسیر مذکور کو غفلت سے بھاگ جانیدے

دفعہ ۱۲۹:۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے اور جس کی حراست میں کوئی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ ہو، غفلت سے اس اسیر کو جس سے جہاں وہ محبوس ہے، بھاگ جانے دے تو مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

(۲) اس اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کا حراست قانونی میں ہونا یا قانوناً گرفتاری طلب ہونا

فرد قرار داد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں،،

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام سکنی فلاں شخص اسیر سلطانی مفرور کو جو تمہاری حراست جائز سے بھاگا ہوا تھا۔ یا اسیر جنگ اس کو دانستہ اپنے گھر میں چھپائے رکھتا تھا۔ لہٰذا بموجب مندرجہ دفعہ مذکور ہو دے۔ (درج کی جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت ششن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ششن عمل میں آوے،،

باب ۶

"جرائم متعلقہ افواج بحری و بری کے اور ہوائی بیانیں"

بغاوت میں اعانت کرنا یا کسی سپاہی یا خلاصی جہازی کو خدمت مبنی نہ کرنے کا اغوا کا اقدام کرنا

دفعہ ۱۳۱: جو کوئی شخص بغاوت کے ارتکاب میں جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے ہو اعانت کرے یا اس افسر یا سپاہی یا خلاصی کو اطاعت یا خدمت منصبی نہ کرنے کے اغوا کا اقدام کرے، تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا،،

تشریح اس دفعہ میں لفظ افسر اور سپاہی، خلاصی، جہازی اور ہوائی میں ہر ایک شخص داخل ہے۔ جو قانون افواج یا ایکٹ افواج ہند ۱۹۱۱ء یا ایکٹ فوج ہوائی مناسنہ ۱۹۲۷ء جیسی کہ صورت ہو تابع ہو،،

یا بھی مستوجب ہوگا۔"

تشریح:- کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کی نسبت جس کو اُس کے زبانی وعدے پر برٹش انڈیا کی حدود معین کے اندر آمد و رفت کی اجازت ہو۔ اُس صورت میں کہا جائے گا کہ وہ حراست جائز سے بھاگ گیا۔ جب کہ اُن حدود کے باہر جائے۔ جن کے اندر اُس کو آمد و رفت کی اجازت ہے۔

شرح بدفعہ ہٰذا وہ رؤسا بھی داخل ہونگے جنکو بحکم سلطان الوقت کسی خاص مقام برٹش انڈیا میں رہائش رکھنے کیلئے

ہندا ہی ضابطہ جرم ہٰذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وانٹ جاری ہوگا، اور ناقابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ ۱۰ وُصل قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اور استغاثہ کے اجرائے کے لئے بمطابق دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری مطلوب ہے۔"

شرح دفعہ ہٰذا میں کسی شخص کا وانستہ اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو حراست جائز سے بھاگ جانے میں مدد یا تقویت دینا یا اُس کو چھوڑا دینا یا چھڑا لینے کا اقدام کرنا یا ایسے اسیر بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا چھپانا یا کسی ایسے اسیر مذکور کی گرفتاری میں تعرض یا تعرض کا اقدام کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اور جس اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو اس کے زبانی وعدہ پر حدود برٹش انڈیا کے اندر آمد و رفت کی اجازت دی گئی ہو۔ اور وہ بغیر اجازت کے حدود مذکور سے باہر چلا جاوے تو حسب تشریح تحت دفعہ ہذا اُس کا حراست جائز سے بھاگ جانا کہا جائیگا۔"

دفعہ ۱۲۸ و ۱۲۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کی حراست سے بھاگ جانے کے متعلق ہے۔ دفعہ ہذا ہر ایک شخص سے متعلق ہے۔

بدفعہ ہذا مختلف صورتہائے جرائم ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۲۵ ب وغیرہ تعزیرات ہند داخل کی گئی ہیں۔ جو کسی ایک صورت مندرجہ دفعہ ہذا کے صادق آنے پر ملزم زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

جزا و قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا وانستہ اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کے بھاگنے میں مدد یا تقویت دینا یا اُس کو چھوڑانا یا چھڑانے کا اقدام کرنا یا بھاگے ہوئے کو پناہ دینا۔ یا چھپانا یا گرفتاری میں تعرض یا تعرض کا اقدام کرنا

(ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء بجائے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء کے ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۱۱ء ترمیم کرکے زیر عمل کئے گئے ہیں اور سابقہ متروک کئے گئے ہیں، اس لئے زیر تشریح دفعہ ہذا الفاظ قانونی سابقہ کو متروک کرکے بموجب ترمیم حال درج کئے گئے ہیں۔)

اجزاء قانونی ثبوت طلب

ملزم کا ملکہ معظمہ کے کسی افسر یا سپاہی افواج بحری یا بری یا خلاصی جہازی یا ہوابازی بغاوت میں اعانت یا اس کو اطاعت یا خدمت منصبی نہ کرنے کے اغوا کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں مسمیان فلاں فلاں افسران فوج تری سے پلٹن و کمپنی فلاں ملازم فوجی ملکہ معظمہ کسی (یا فلاں افسر یا سپاہی بحری یا خلاصی یا ہوابازجیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) بغاوت میں اعانت کی ہے (یا اطاعت یا خدمت منصبی کے نہ کرنے کی اغوا کا اقدام جو بصورت واقعہ ہو درج کی جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت ششش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ششش عمل میں آوے۔

اعانت بغاوت اگر بغاوت کا ارتکاب اس اعانت کے سبب سے کیا جائے

دفعہ ۱۳۲ جو کوئی شخص بغاوت کے ارتکاب میں جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے اس اعانت کے باعث سے بغاوت وقوع میں آئے۔ تو شخص مذکور کو سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت ششیشن ہے۔ اور بدفعہ ہذا اجرائے کارروائی عدالت کے لئے کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب حسب دفعہ ۱۲۴ الف کارروائی کی جاوے۔ تو حسب منشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری مطلوب ہوگی۔"

شرح یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ تحفظ سلطنت کا دارومدار تنظیم افواج بحری و بری و ہوائی پر منحصر ہے۔ اور عموماً اس جماعت انتظامی میں اکثر تعداد اشخاص ناخواندہ جوانان کی ہوتی ہے۔ جن کا بوجہ کم علمی و ناعاقبت اندیشی اغوا سے جلد متاثر ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کے لئے جو کسی بغاوت کے ارتکاب میں جو بلکہ عظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے وقوع میں آوے۔ اس میں اعانت کرے۔ یا وہ شخص کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی یا ہوائی کو اطاعت یا فرض منصبی سے باز رکھنے کیلئے اغوا کا اقدام کرے۔ بدفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بوجہ انتظامیہ خاص جماعت ہونے کے ایسے معین یا اغوا کا اقدام کنندہ کو جرائم سنگین ڈکیتی وغیرہ کے مرتکب کے مطابق سزا دی گئی ہے۔ اور اعانت حسب معنی ۱۰۷ تعزیرات ہند ہے۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ اعانت نہ ہو۔ اور اغوا کا اقدام ہو جاوے۔"

اور فوجی ملازمان کے لئے خاص قواعد سنگین ہوتے ہیں، اور کورٹ مارشل کے ذریعہ وہ لوگ سزایاب ہوتے ہیں۔ اور دفعہ ہذا میں بعض اعانت و اغوا کے اقدام کی سزا ہے۔ اور اعانت و اغوا کے مطابق اگر جرم ہو جاوے۔ تو بدفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند سزایاب ہوگا۔ اور اگر وہ شخص قواعد فوجی کے ماتحت ہے۔ تو زیر قانون فوج سزایاب ہوگا۔ اور وہ کوئی شخص سویلین یعنی عام شخصوں میں سے ہو اور تابع قانون فوجی نہ ہو۔ اس کو زیر دفعہ ہذا سزا دی جاوے گی۔"

اور الفاظ خلاصی جہازی مندرجہ ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۹۳۴ء اور بموجب تنسیخ و ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء اور سابقہ الفاظ دیگر زیر تشریح آرٹیکلز آف وار متضمن احسن انتظام فوج بلکہ عظمہ یا بمبئی آئین آرٹیکلز آف وار شمول الفاظ ایکٹ ۵ متعددہ سنہ ۱۸۶۹ء بموجب تنسیخ

اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت شش ماہی پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔"

شرح بدفعہ ہذا جب افسر بہ حیثیت منصبی خدمات سرکار انجام دے رہا ہو۔ اور اس وقت کوئی جونیئر افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی اپنے افسر پر حملہ کرتا ہو۔ اس حملہ میں جو کوئی شخص جس معنی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند اعانت کرے۔ وہ شخص بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا کسی سپاہی فوج یا خلاصی بحری یا ہوا باز فوج ہوائی کی حملہ میں اعانت کرنا جب کہ وہ اپنے افسر کے ادائے فرائض منصبی کے وقت حملہ کرے۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول عم فلاں ملزم پر ارتکاب جرم ذیل تم کرتا ہوں۔"

تم فلاں شخص ملزم نے بایام تاریخ و مقام فلاں سمی فلاں افسر کے کمان کرتے وقت سمی فلاں سپاہی فوجی سے فلاں کمپنی فلاں کے حملہ افسر مذکور میں اعانت کی ہے جس میں تم جرم دفعہ ۱۳۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز شش ماہی ہے اس سے تم کو حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم کے بارے میں تم عدالت شش ماہی میں آؤ۔۔۔۔

اعانت حملہ مذکور اگر حملے کا ارتکاب ہو **دفعہ ۱۳۴**: جو کوئی شخص کسی حملہ میں اعانت کرے۔ جو کہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کا کوئی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی فوجی کسی افسر پر دست درازی کرے۔ اور اس حالت میں کہ وہ اپنے عہدے کا کام انجام دے رہا ہو تو اگر اس اعانت کے باعث سے حملے کا ارتکاب ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور قابل گرفتاری جاری ہوگا۔ اور یہ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت شش ماہی ہے۔"

ہوگا۔ اور نا قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے۔ اور فسٹ کلاس مجسٹریٹ عدالت شش ہے

مشرح

دفعہ ہذا میں الفاظ ہوائی فوج کا آدمی (Airman) ایکٹ تنسیخ و ترمیم سنہ ۱۹۳۷ء کے مطابق ایزاد کئے گئے ہیں۔ اور نیز الفاظ فوج بحری جہاز یا ہوائی فوج (Navy or air force) کا استعمال ہوا ہے۔ اور بحری محذوف ہوا ہے۔

اور دفعہ ہذا اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جب کہ اعانت کے مطابق بمثل دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند بغاوت بمبنیہ دفعہ ۱۳۱ کا جرم ہو جاوے۔ تو ملزم بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا اور مزید توضیح کے لئے تحت دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند دفعہ ماسبق تشریح کی گئی ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

اجزائے قانونی مطابق دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند میں محض اعانت کا اضافہ ہوگا۔ کہ اعانت کا نتیجہ ارتکاب جرم بغاوت ہو۔"

فرد قرارداد جرم

فرد قرارداد جرم مطابق فرد جرم دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند ہوگی، اور اس قدر اضافہ ہوگا۔ کہ تمہاری ترغیب سے باعث بغاوت کا ارتکاب جرم دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند وقوع میں آیا ہے۔

اعانت اس حملہ کی جو کوئی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی اپنے افسر بالا دست پر جبکہ وہ اپنے عہدے کا کام انجام دے رہا ہو کرے

دفعہ ۱۳۳:۔ جو کوئی شخص کسی حملہ میں اعانت کرے جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کا کوئی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کسی افسر بالا دست پر کر اس حال میں کہ وہ اپنے عہدے کا کام انجام دے رہا ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وارنٹ جاری ہوگا

بھی وضع کئے گئے ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب | ملزم کا کسی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کو دانستہ بھاگ جانے میں اعانت کرنا۔

فرد قرارداد جرم | "میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں"۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں (مسمی فلاں شخص ہوائی فوج کے سپاہی ملکہ معظمہ کے بھاگ جانے میں اعانت کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہارا مجموعہ جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے"۔

رولنگز آف ہائیکورٹس | لفظ سپاہی مستعملہ دفعہ ۱۳۵ تعزیرات ہند کی تشریح حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند جیسا کہ تحت دفعہ مذکور کی گئی ہے۔ کی جانی چاہیئے۔ اور اس کی تعریف زیر انڈین آرمیکل آف وار دیکھنی مشروط امور سے کی گئی ہے۔ کرمینل لاء جنرل جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۵ لاہور۔ انڈین لا رپورٹر جلد ۵۶ صفحہ ۶۷۱۔

فراری نوکر کو پناہ دینا | **دفعہ ۱۳۶**:۔ سوائے اس حالت کے جو نیچے مستثنےٰ کی گئی ہے۔ جو کوئی شخص یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کا کوئی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی نوکری پر سے بھاگ آیا ہے۔ اس افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی ہوائی فوجی کو پناہ دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

مستثنےٰ یہ حکم اس حالت پر محیط نہیں ہے۔ جب کہ زوجہ اپنے شوہر کو پناہ دے

ابتدائی ضابطہ | جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ اور اجازت وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ

شرح دفعہ ہذا جیسا کہ دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند میں بغاوت میں اعانت کرنا ہے۔ اور اگر اعانت کے باعث بغاوت کا ارتکاب ہو جاوے۔ تو شخص بدفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوتا ہے۔ مہذا بدفعہ ۱۳۴ ہذا میں اعانت کرنا جرم ہے۔ اور اگر اعانت سے حملہ منجانب کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کے افسر بالادست پر جبکہ وہ اپنے عہدے کے فرائض منصبی کو انجام دے رہا ہو ہو جاوے۔ تو وہ شخص بدفعہ ۱۳۴ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ گویا جو تعلق دفعہ ۱۳۱ سے دفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند کو ہے۔ تو ویسا ہی تعلق دفعہ ہذا کا دفعہ ۱۳۳ تعزیرات ہند سے ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب اجزائے قانونی ثبوت طلب وہی ہیں۔ جو بدفعہ ماقبل مطلوب ہیں۔ محض اس دفعہ میں اعانت کی وجہ سے حملہ کا ارتکاب ہو جانا ضروری ہے۔ اور باقی اجزائے قانونی مطلوبہ وہی ہیں۔ جو بدفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند میں

فرد قرار داد جرم ترتیب فرد قرار داد جرم مطابق دفعہ ماسبق ۱۳۳ تعزیرات ہند ہوگی۔ محض یہ اضافہ ہوگا۔ کہ حملہ نتیجہ اعانت ہوگا۔ کہ اعانت کے بموجب حملہ کا ارتکاب کیا ہے۔"

کسی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوا باز کے نوکری پر سے بھاگ جانے میں اعانت کرنا

دفعہ ۱۳۵:۔ جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کے نوکری پر سے بھاگ جانے میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔"

شرح بدفعہ ہذا کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کے نوکری پر سے بھاگ جانے میں اعانت کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ہمچو نقسم احکام دفعات ۱۵۳۔ آرمی ایکٹ ۱۸۸۱ء واقعات ۱۸۸۱ء دکھو رپورٹ ۵۸۰ دفعہ ۲۹ ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۹۳۴ء میں

اس کے امکان میں تھا، اگر وہ اپنی خدمت منصبی میں بحیثیت ناخدا یا مہتمم کے غفلت نہ کرتا یا مرکب تری کے انتظام میں کچھ نقص نہ ہوتا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ وراںابتدا ضمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی سوداگری مرکب تری کے ناخدا یا مہتمم کی غفلت سے کسی ملکہ معظمہ کے فوج بحری یا ہوائی فوجی مفرور کا نوکری سے بھاگے ہوئے کا چھپا ہوا ہونا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر اس مفرور مضرعہ دفعہ ماسبق کو دانستہ پناہ دی گئی ہو تو بہ تحت دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم یا مہتمم یا ناخدا سوداگری مرکب تری کا ہو (۲) ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کا ملازمت سے مفرور ہونا (۳) ملزم مذکور کا غفلتاً یا تنظیم نقص مرکب تری سے مفرور کا چھپا ہوا ہونا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مہتمم سوداگری فلاں مرکب تری ہوتے ہوئے کسی فلاں ملازم فوج بحری ملازمت سے بھاگے ہوئے کو غفلتاً چھپنے کا موقعہ دیا ہے (یا تنظیم نقص مرکب تری کی وجہ سے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے "

عدول حکمی میں کسی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی اعانت کرنا

دفعہ ۱۳۸:۔ جو کوئی شخص کسی فعل میں اعانت کرے۔ جسکو وہ ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے

درجہ اول یا دوم ہے۔"

شرح بدفعہ ہذا بجز زوجہ کے شوہر خود کو پناہ دینے کے کسی شخص کا کسی ملکہ معظمہ کے فوج بحری یا خلاصی جہازی یا ہوائی افسر یا سپاہی نوکری پر سے بھاگے ہوئے کو جب تعزیرات ہند دفعہ ۲۱۶ ب تعزیرات ہند کوئی جائے پناہ یا کھانے یا پینے کی چیز یا زر نقد کپڑے یا ہتھیار یا گولی بارود یا سواری کا بہم پہنچانا یا گرفتار ہونے سے بچنے میں کسی نوع سے مدد دینا قابل سزا ہوگا۔ اور دفعات ۱۳۰ و ۱۵۷ و ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۶ الف تعزیرات ہند میں بھی بطور مندرجہ جرائم دفعات پناہ دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعات ۱۵۲ انمن ۳۔ آرمی ایکٹ ۱۸۸۱ء و دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۱۹۳۴ء میں بھی متعلق ہے۔ اور پناہ دینا بدفعہ ہذا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ ملزم مندرجہ دفعہ ہذا مفرور ہے ثابت ہونا چاہیئے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب مفرور کا ملازم فوجی مندرجہ دفعہ ۱۳۶ تعزیرات ہند ہونا (۲) ملزم کا جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا کہ فوجی مذکور ملازمت سے بھاگا ہوا ہے (۳) ملزم کا مفرور مذکور کو جب تعزیرات ہند دفعہ ۲۱۶ ب تعزیرات ہند پناہ دینا (۴) پناہ دہندہ کا مفرور کی زوجہ نہ ہونا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ ومقام فلاں جس میں فلاں افسر فوجی مفرور ملازمت ملکہ معظمہ کو دانستہ اپنے گھر میں چھپایا ہوا تھا۔ جس میں تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہارا تجویز بجرم مذکور بعدالت مستظہر عمل میں آوے۔"

دفعہ ۱۳۷ فراری نوکر کسی سوداگری مرکب تری میں ناخدا کی غفلت سے چھپا ہونا۔

دفعہ ۱۳۷:۔ اس سوداگری مرکب تری کا ناخدا یا مہتمم جہیز کوئی ایسا شخص چھپا ہو، جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کی نوکری سے بھاگ گیا ہے جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا، جو پانسو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ گو اس چھپے ہونے کا اس کو علم نہ ہو، مگر شرط یہ ہے۔ کہ اس چھپے ہونے کا معلوم کرلینا

اشخاص جو جنگی آئین کے تابع ہیں

دفعہ ۱۳۹:- کوئی شخص جو جنگی آئین انڈین آرمی ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ء یا انڈین بحری قواعد ایکٹ ۱۹۳۴ء یا ایکٹ ہوائی فوج ۱۹۳۵ء کے تابع ہو۔ تو وہ شخص ان جرموں میں سے کسی جرم کے پاداش میں جن کی تعریف اس باب میں کی گئی ہے مستوجب سزا نہ ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا بجائے سابقہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کے جدید وضع ہوئی ہے جس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ جو اشخاص جس کی آئین فوجی ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ء یا انڈین بحری قواعد ایکٹ ۱۹۳۴ء ایکٹ ہوائی فوج ۱۹۳۵ء کے تابع ہوں۔ تو کوئی شخص کسی جرم باب ہذا کے ماتحت قابل سزا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ زیر ایکٹ ہائے مذکور کورٹ مارشل یا بطور دیگر تحت ایکٹ ہائے قابل سزا ہوگا۔

سپاہیانہ لباس پہننا یا سپاہیانہ نشان لئے پھرنا

دفعہ ۱۴۰:- جو کوئی شخص کہ ملکہ معظمہ کی افواج بحری یا ہوائی کا سپاہی نہ ہو۔ کوئی ایسا لباس پہنے یا ایسا نشان لئے پھرے۔ جو اس لباس یا نشان کے مشابہ ہو۔ جو ایسے سپاہی خلاصی جہازی یا ہوائی مستعمل کرتے ہوں، اس نیت سے کہ وہ اس سپاہی سمجھا جاوے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا استغاثہ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سہ سری طور پر تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا سپاہیان فوجی و خلاصی جہازی یا ہوا باز کا لباس یا کوئی نشان

عدول حکمی جانتا ہے۔ تو اگر اس فعل عدول حکمی کا ارتکاب اس اعانت کے باعث سے وقوع میں آئے، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل دراخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح بہ دفعہ ہذا عدول حکمی کسی سپاہی یا خلاصی یا ہوائی میں اعانت کرنا اور اعانت کے مطابق عدول حکمی وقوع میں آئے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۰۰ آرمی ایکٹ سنہ ۱۸۸۱ء میں دانستہ تنظیم ترتیب فوجی میں نقص یا کسی حکم قانونی کی مطابقت نہ کرنا ہوتا ہے۔ اور نیز غیر دانہ دگستانہ طریق سے افسر کے حکم جائز میں تعرض یا سختی استعمال کرنا یا قانونی دفعہ ۱ مقامی ایکٹ سنہ ۱۸۸۱ء کے خلاف عمل کرنا بموجب کورٹ مارشل قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔"

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) کسی افسر سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کا حسب معنی دفعہ ۱۳۸ تعزیرات ہند عدول حکمی کرنا (۲) ملزم کی اعانت سے عدول حکمی مذکور کا واقعہ ہونا (۳) ملزم کا اپنے فعل اعانت کے نتیجہ عدول حکمی کو جاننا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جب کہ فلاں افسر جہازی ملکہ معظمہ نے فلاں خلاصی جہازی کو فلاں حکم قانونی دیا تھا۔ تم نے اس خلاصی کو ترغیب عدول حکمی سے تعمیل حکم قانونی میں انکار کرا کر باز رکھا ہے۔ باوجودیکہ تم نتیجہ عدول حکمی کو جانتے تھے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور مجسٹریٹ درجہ اول عمل میں آوے۔"

ملازمت بحری ہند سے دفعات مرقومہ بالا کا تعلق دفعہ ۱۳۸ (الف) دفعہ ہذا بموجب ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء ۲۵ منسوخ کی گئی ہے۔"

شرح دفعہ ہذا میں تحفظ عافیت و آسائش عامہ کو ملحوظ رکھنے کے لئے مجمع خلاف قانون کو تعریف مستثنیات عامہ کا پابند کیا ہے۔ جس سے نہایت ضروری ہے کہ ہمیشہ ہر مقدمہ کے واقعات اور خاص حالات پر لحاظ کیا جاوے۔ کہ آیا وہ حق حفاظت، خود اختیاری جسم اور مال مناسب طریقہ قانونی کے حدود میں استعمال کیا گیا ہے، یا کہ کسی حق یا حق خیالی کی مطلب برآری کو پیش نظر رکھکر حق حفاظت خود اختیاری کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ اور محض جمع ہونا پانچ یا زیادہ اشخاص کا بمشورت تجاویز آئندہ یا حصول استفادہ استحقاق جائز بلا اختلال امن مجمع ناجائز نہیں ہوتا ہے۔ مگر جہاں مجمع جمع ہونے کے وقت جائز ہو۔ اور بعدہٗ غرض مشترک ناجائز ہو جاوے۔ تو وہ مجمع بھی ناجائز مجمع ہوگا۔ اور مجمع ناجائز کے لئے بشہادت امور ذیل کا اثبات ضروری ہے۔ اول پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع ہو۔ دوم جملہ شرکا کی غرض مشترک ہو۔ اور منجملہ اغراض مبینہ دفعہ ۱۴۱ کوئی ایک یا کئی اغراض مدنظر ہوں سوئم اور ہر ایک شریک مجمع کا اس غرض ناجائز سے علم رکھتا ہو۔ اور اس کا اشتمال قصداً ہو۔

اور جہاں باجتماع کثیر استعداد اشخاص مجمع خلاف قانون ہو جس سے امن خلائق میں خلل کا اندیشہ ہو تو حسب دفعہ ۱۲۷ ضابطہ فوجداری ہر ایک مجسٹریٹ یا عہدہ دار مہتمم پولیس سٹیشن مجاز ہے۔ کہ اس مجمع کی دیسی جماعت کو منتشر ہو جانے کا حکم دے۔ اور ان کو لازم ہے۔ کہ منتشر ہو جائیں۔ اور جہاں کہیں کوئی مجسٹریٹ دیسے مجمع کو بمدد قوت فوجی منتشر کرنا مناسب سمجھے۔ تو زیر دفعہ ۱۳۰ ضابطہ فوجداری اس کو اختیار ہے۔ کہ کسی افسر کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ جو ملکہ معظمہ کی افواج کے کچھ سپاہیوں کا کمانیر ہو یا اشخاص والنٹیر کا کمان افسر ہو۔ ان کو حکم دے کہ وہ مجمع کو منتشر کر دیں اور منجملہ اس مجمع کے جن اشخاص کی گرفتاری کے لئے مجسٹریٹ حکم دے۔ ان کو گرفتار کیا جاوے گا۔ اور گرفتاری میں کم تشدد عمل میں لایا جاویگا۔ کہ جس سے ان کی ذات یا مال کو کم نقصان پہونچے۔

اور مختلف اشخاص مذہبی عقائد کے لحاظ سے جلوس نکال لیتے ہیں۔ جن کے گذرنے کے لئے حسب دفعہ ۳۰ قانون پولیس گذرگاہیں و اوقات مقرر کی جاکر بذریعہ نوٹس ان کے علم میں لایا جاتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹفیکیشن کے خلاف عمل کریں۔ تو ان کا عمل بہ تعمیل قانون تعرض کرتا ہوتا ہے۔ اور وہ قابل مواخذہ قانونی قرار دیے جاتے ہیں۔

پہلی:۔ ہند کی لیجسلیٹو یا اگزکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹنٹ گورنر یا کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کے استعمال میں جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش سے

یا وہ نشان یا لباس جو اُن کی ملازمت کے مشابہ ہو۔ جس کو دیگر اشخاص کے پہنے یا لئے پھرنے کی ممانعت قانونی کی گئی ہے۔ تاکہ غیر ملازم اشخاص فریبانہ دعوٰی کا دعوٰی نہ کر سکیں اور پبلک غلط فہمی سے محفوظ رہے۔ اس باب کی دفعات ابتدائے ۱۳۱ لغایت ۱۴۰ میں الفاظ سوا باز و ہوائی فوج و تشریح تحت دفعہ ۱۳۱ بموجب ایکٹ ۱۹۲۷ء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء تنسیخ و ترمیم کر کے الفاظ قانون کی ایزادی کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۳۸ - الف منسوخ کی جا کر دفعہ ۱۳۹ تعزیرات ہند میں۔ حوالہ ایکٹ ۱۸ کیا گیا ہے جس کے مطابق باب ہذا میں عمل درآمد کیا گیا ہے۔ اور جو وردی یا لباس نیلام میں خرید کر محض برفع سردی و آسائش جسمانی استعمال کی جاوے۔ یا اسٹیج تماشہ تھی اسٹیج میں مستعمل ہو جرم نہ ہو اور لفظ لباس سے وردی مراد ہے۔ اور نشان سے مراد بلقہ یا دستاری عہدہ یا بٹن خاص یا تمغہ جات داخل ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم حقیقتاً وہ عہدہ دار یا سپاہی نہ ہو (۲) ملزم نے ایسا لباس وردی یا نشان عہدہ یا سپاہی یا خلاصی یا ہوائی ملازم ملکہ معظمہ کا استعمال کیا۔ کہ وہ ایسا سپاہی یا عہدہ دار سمجھا جاوے۔ (۳) وہ لباس یا نشان مشابہ ملازمان ملکہ معظمہ مسطور تھا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ دوم تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ہوائی فوج کے فلاں ملازم ملکہ معظمہ کی وردی اس نیت سے استعمال کی۔ کہ تم ایسے ملازم سمجھے جاؤ۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

باب ۸

(ان جرموں کے بیان میں جو آسودگی عامہ خلائق کے مخالف ہیں)

مجمع خلاف قانون

دفعہ ۱۴۱: - پانچ یا زیادہ شخصوں کا ہر ایک مجمع مجمع خلاف قانون کہلائیگا۔ جبکہ ان شخصوں کی جن سے وہ مجمع مرکب ہے۔ غرض مشترک یہ ہو۔ کہ

مجمع خلاف قانون ہے۔ چنانچہ قانون کی عدم مطالعت کرنا یا طریقہ مقررہ قانون میں تعرض کرنا ہر دو الفاظ امتیاز طلب ہیں، چنانچہ قانون کی تعمیل میں تعرض کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ قانونی احکام کی مطالعت نہ کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً جانز گرفتاری خود باضافہ تلاشی مقابلہ میں تعرض کرنا مجمعون یا جلوسوں کو بموجب نوٹس سپرنٹنڈنٹ پولیس مقررہ راستوں اور اوقات کے مطابق عمل نہ کرنے سے قانون کے تعمیل میں تعرض کرنا ہوگا۔ اور طریقہ مقررہ قانون کی تعمیل میں تعرض کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ جو طریق عمل قانون نے مقرر کیا ہو۔ اسکی تعمیل میں تعرض کیا جانا طریقہ معینہ قانون کی تعمیل میں تعرض کرنا ہوگا۔ مثلاً جب کہ بوجہ پلیگ پڑنے ایک قیام کے سٹیشن ریلوے یا شہر میں داخل ہونے والے اشخاص کے لئے بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۷ء کوارنٹین میں قیام کرکے داخلے شہر کا مشروط کیا گیا ہو اور وہ لوگ قیام کوارنٹین کے لئے جب معنی دفعہ ہذا متعرض ہوں یا واقف الحال مقدمہ افسر پولیس تفتیش کے روبرو حاضر ہو کر تحریر بیان میں متعرض ہوں وغیرہ وغیرہ طریق اختیار کردہ طریق عمل اشخاص طریقہ معینہ قانون کی تعمیل میں متعرض ہوتا ہوگا۔ اور وہ مشترکہ عمل اشخاص حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند مجمع خلاف قانون ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے حسب دفعہ ۳۰ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء بذریعہ نوٹس جلوسوں کو آگاہ کر دیا ہو۔ کہ وہ گذرگاہوں اور سڑکوں مقررہ سے باوقات مقررہ گذریں صادر دہ جلوس اور مجمع بغیر اجازت کے خلاف مقررہ راستوں اور اوقات کے لے جاویں۔ تو انہوں نے قانون کی تعمیل میں حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعرض کیا ہے۔ اور کسی مجمع منتشر ہو جانے کے حکم کی تعمیل میں انکار کرنا مطلوب نہیں ہے۔ کیونکہ تعرض تعمیل قانون اور امر ہے۔ اور منتشر ہو جانے کے حکم سے انکار کرنا اور بات ہے اور باوجود حصول نوٹس پولیس بغیر صریح اجازت کے اس کا عمل قانون کی تعمیل میں تعرض کرنا ہے۔ اس لئے ملزمان صحیح طور پر حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور حکم سزا دفعہ ۱۴۵ و ۱۴۳ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۸۰۶ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۴۴۸ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۰-۴۸۹ مدراس لا ویکلی صفحہ ۶۷۴۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۶۰۴-۴۔ مدراس کرمینل کیسز صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۴۸-۵۴ مدراس صفحہ ۱۲۴۵-۱۶۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۸۱-۶۱۔ مدراس لاجرنل صفحہ ۸۴۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۵۴۴

ڈرائیں - یا

شرح بہ ضمن ہذا جب مندرجہ جگہ مسطورہ میں سے پانچ یا زیادہ اشخاص حصول مقصد خلاف قانون کے لئے کسی ایک گورنمنٹ یا سرکاری ملازم کے اختیار جائز کے استعمال میں اس کو جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش سے ڈرا کر باز رکھا جاوے یا اس نمائش سے ایسا امر کرایا جاوے جس کو وہ کرنا نہ چاہتا ہو۔ چنانچہ اس طریق عمل خلاف قانون کو زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ تاکہ اعلےٰ افسران معینہ ضمن ہائے دسر کاری ملازمان کے اختیارات قانونی کی حفاظت رہے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک گروہ بہ تعداد ایک ہزار اشخاص نے پولیس سٹیشن میں جا کر ان کو جبر مجرمانہ کی نمائش سے ڈرا کر سرکاری اختیار جائز کے استعمال سے روک دیا۔ اور بازار میں شراب و لحم و مچھلی کی فروخت بہ نمائش مذکور بند کر دی اور پولیس کے روکنے پر باز نہیں آئے۔ بلکہ پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ ملزمان کے خلاف منجملہ دیگر جرائم کے جرم مجرمانہ نا جائز زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قائم کیا جا کر سزا دی گئی اور الہ آباد ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۳ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۱۴۵ رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۳۲ - ۲۴ رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۴۵

(۲) کسی نوٹفیکیشن پولیس کے خلاف عمل کرنا اور اس نوٹس کا اتباع نہ کرنا حکم میں تعرض کرنا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۲۲۶ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۶۴ - ۵۵ بمبئی صفحہ ۷۲۵ ۳۳ بمبئی لا رپورٹ ۱۶۹ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۹۵۲ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء بمبئی صفحہ ۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء بمبئی صفحہ ۵۲۰۔

(۳) کسی حکمنامہ پولیس مجریہ قانون پولیس کی تعمیل میں اتباع نہ کرنا۔ اور پولیس کی ممانعت پر پرواہ نہ کرنا زیر دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند مجرم نا جائز ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۱۷ - ۳۵ کیسز دیلکلی نوٹ صفحہ ۱۷۰ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۰۶ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ - صفحہ ۸۲۴ - انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۵۵۸ - ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۳۰۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۱۰۴۔

دوسری:- کسی قانون یا طریقہ معینہ قانون کی تعمیل میں تعرض کریں۔"

شرح ضمن ہذا میں یا پانچ یا زیادہ اشخاص کا قانون یا طریقہ معینہ قانون میں تعرض کرنا

شرح جب پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص بغرض مشترک کسی ایسے حق کو جس پر کسی وقت قبل از دست اندازی قبضہ ہو۔ اب خلاف ضابطہ عمل کریں یا کسی ایسے حق خیالی کو جس پر بوقت دست اندازی تصرف حاصل نہ ہو اس کی بحالی اور قیام کے لئے باختلال امن و عامہ جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش کے ذریعہ سے حاصل کریں یا کسی راستہ کی آمد و رفت یا پانی کے کام میں لانے کے استحقاق یا کسی ہوا خواہی یا روشنی سے فائدہ اوٹھانے سے کسی شخص کو کسی حق سے محروم کریں۔ تو جملہ اشخاص مجمع خلاف قانون کے مجرم ہوں گے "

کیونکہ اصولاً کسی خیالی یا ذہنی حقوق کو پیش نظر رکھکر ممنوعہ وسائل سے عافیت عامہ میں خلل اندازی پیدا کرنا حق حفاظت خود اختیاری عطا نہیں کرتا ہے اور ضمن ہذا میں بھی ممانعت کی گئی ہے۔ کہ خیالی حقوق کے اظہار کو حصول غرض ناجائز کا ذریعہ نہ بنالیا جاوے۔ اور نہ ان قیاسی تخیلات کے حقوق کو جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش کے ذریعہ حاصل کیا جاوے اور اگرچہ قانونی نقطہ نگاہ سے ہر ایک شخص اپنے جسم و مال کو خطرہ سے محفوظ رکھنے کا قانونی استحقاق رکھتا ہے۔ لیکن صحیح طریق حصول استحقاق قانونی جس کا چارہ کار ضابطہ دیوانی میں مقرر ہے۔ اس کو نظر انداز کرکے بجماعت خود بجبر استعمال نہیں کرسکتا ہے۔ کہ پانچ یا زیادہ آدمیوں کے ساتھ خلاف قانون اس استحقاق کو حاصل کیا جاوے۔ خواہ ان کا خیال نیک ہی پر مبنی ہو۔ بہرکیف ہجوں قسم ناجائز رویہ ملزمان اختلال امن پیدا کرتا ہے۔ اس لئے صورتہائے مذکور کا خلاف ضابطہ اختیار کرنا زیر ضمن ہذا مجمع ناجائز ہوتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جرم مجمع ناجائز میں ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ مجمع ناجائز کے خلاف قانونی مقصد متفقہ کو ملزمان کے دلی خیالات سے اخذ کرنا ناممکن ہے۔ بلکہ وہ حالات و واقعات مقدمہ سے اخذ کئے جائیں گے۔ اگر چند اشخاص کسی غرض ناجائز کے حصول کے لئے مسلح ہوکر جاویں اس سے ظاہر ہوگا، کہ ملزمان کی غرض مشترک مقصد کے حاصل کرنے کی تھی اس مقدمہ میں ہندو مسلم میں بکر اعید پر اعتراض تھا کہ گاؤکشی نہ کی جاوے۔ چنانچہ مسلمانوں نے عام طور پر بھینسے ذبح نہ کرنے کو تسلیم کرلیا تھا، اور ہندوؤں نے گائے کے ذبح کرنے کی ممانعت کی۔ اور تہلک اسلحہ سے مسلح ہوکر ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا جس میں چند مسلمان ہلاک ہوگئے۔

تیسری: ۔ کسی نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ یا کسی اور جرم کا ارتکاب کریں۔ یا

شرح حسب ضمن ہذا جب پانچ یا زیادہ اشخاص حسب معنی دفعہ ۳۴ نقصان رسانی یا حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند یا کسی اور جرم حسب تعریف دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بغرض مشترک ارتکاب کریں۔ وہ جملہ اشخاص مجمع خلاف قانون کے مرتکب کہلائینگے اور زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوں گے۔ اور اگر بارتکاب نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کے ارتکاب میں کوئی اور جرم علاوہ جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کے واقعہ ہوجاوے تو ملزمان اس جرم کے بھی مرتکب ہوں گے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ڈگریدار کو مدیون ڈگری کی اراضی پر بذریعہ دخل قبضہ اراضی اس وقت کردیا گیا تھا۔ جب کہ مدیون ڈگری اپنی فصل مزروعہ درو کر چکا تھا۔ چنانچہ ڈگریدار معہ اس کے دو پسران اراضی مقبوضہ میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ مدیون ڈگری معہ پانچ ہمراہی معاونین اراضی میں داخل ہوکر ڈگریداران کو ہل چلانے سے روکنے کے لئے مداخلت بیجا مجرمانہ سے بزور عمل کیا جس پر باہم لڑائی میں ڈگریدار قابض کا ایک پسر ہلاک ہوگیا تھا۔ اور ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزماں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ تکمیل جرم مجمع خلاف قانون کے لئے عام مدعا شترکا جرم بالمشورہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ایسا متفقہ ارادہ بحالات واقعات مقدمہ اخذ کیا جاویگا۔ اور مشترکہ حملہ پانچ یا زیادہ شخصوں کا کرنا ایک معقول اور واجب نتیجہ اس امر کا ہے۔ کہ ان جملہ اشخاص کی غرض اور مدعا مشترک تھا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵۔ اور اپیل ملزمان نامنظور اور حکم سزا بحال کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۴۶۲ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۲۳۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۱۹۳۔ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۰۹ - ۲۲۸۔ لارپورٹ صفحہ ۲۷۳

چوتھی: ۔ کسی شخص پر جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش کرنے کے ذریعہ سے کوئی مال لے لیں یا اس پر قبضہ کرلیں یا کسی شخص کو کسی راستہ کی آمدورفت یا کسی پانی کے کام میں لانے کے استحقاق یا کسی غیر مادی استحقاق کے تمتع سے جو شخص مذکور کے قبضہ میں ہو۔ یا جس سے اس کو تمتع ہو محروم کریں یا کسی استحقاق یا استحقاق خیالی کو کام میں لائیں یا

نگرانی ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ہے۔ کہ جب عدالت ماتحت سے ملزم بانصاف بری ہوا ہے، تو ہائیکورٹ نگرانی میں مداخلت نہیں کرے گی، نگرانی نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۹۰ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کمیشنر جلد ۱۵۷ صفحہ ۴۷۔

(۵) کوئی قانونی قاعدہ نہیں ہے۔ کہ جس سے جو تخیلات انسانی کسی امر خلاف قانون سے مجروح ہو گئے ہوں۔ ان خیالات کے اسباب کو روکنے کے لئے جبر اور سختی کے استعمال کا حق کسی شخص یا اشخاص کو دیا گیا ہو۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ افواہ ہو کہ اہل اسلام قانون سے باہر ایک مقام پر ایک گائے ذبح کریں گے۔ اور گرد و نواح کے اہل ہنود کو یہ حق حاصل ہو کہ وہاں لاٹھیوں کے ساتھ جمع ہو کر قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے کر عمل کریں۔ اور ایسے فعل کسی گروہ اشخاص کو قانون نے تسلیم نہیں کیا ہے اور کسی جماعت کے نمبران مجاز نہیں ہیں۔ قربانی۔ گائے کو بالمقابل اشخاص سے جن کا یہ ارادہ مذکور نہیں ہے۔ ان کو لاٹھیوں کیساتھ بجبر و سختی روکا جاوے۔ حالانکہ اس متقابل اشخاص کا یہ منشا نہیں تھا۔ کہ کسی مقبرہ یا اور مقدس جگہ ان کے خیال کے مطابق گائے کو ذبح کیا جاوے۔ ایسے حملہ آور مجمع کا ہر ایک فعل خلاف قانون ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کمیشنر جلد ۱۵۹ صفحہ ۲۶۔

پانچویں:۔ جبر مجرمانہ یا جبر خبر مانہ کی نمائش کرنے کے ذریعہ سے کسی شخص کو اس فعل کے کرنے پر جس کا کرنا اسے قانوناً واجب نہ ہو۔ یا ایسے فعل کے ترک کرنے پر جس کے کرنے کا وہ قانوناً مستحق ہو۔ مجبور کریں۔"

شرح بہ ضمن ہذا جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش سے حسب یعنی ۳۲ تعزیرات ہند کوئی فعل کرانا جس کا کرنا واجب نہ ہو۔ یا کوئی فعل ترک کرانا جس کے کرنے کا وہ مجاز ہو۔ اس کو مجبور کیا جائے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس مستغیث بمنہ اپنے میری زراعت کے کھیت خود میں ہل چلا رہا تھا۔ اور دوسری طرف اپنے کھیت کو کھیل سے باری کا پانی دے رہا تھا۔ کہ بر محل جبہ کس ہمراہیان خود کے زید کو جبر مجرمانہ کے نمائش

اور سشن کورٹ سے ملزمان سزایاب ہوئے، اپیل پر ہائیکورٹ سے مزید قرار دیا گیا۔ کہ مجمع ناجائز کا مقصد زیر دفعہ ۱۴۱ ضمن ۴ ہے۔ اور جملہ ملزمان پر مجمع ناجائز مذکور کی قانونی تعریف صادق آتی ہے۔ کہ انہوں نے جبر بمجرمانہ کی نمائش سے اپنے خیال خود کو خلاف قانون استعمال کیا ہے۔ ملزمان کے اپیل نامنظور کئے گئے۔ اور سزا مختلف جرائم بدفعہ ۱۴۱ و ۱۴۴ وغیرہ بحال رکھی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۶۷ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۵۰۴ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۵۶۲ - ۱۰۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۴۰

(۲) ایک مقدمہ میں فریقین کے خلاف بالمقابل جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند تھا جن کو شش کورٹ سے بری کیا گیا۔ گورنمنٹ پلیڈر کے اپیل پر اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب ایک فریق اشخاص اپنے حقوق کی حفاظت جس پر وہ قابض تھا، اور اس بالامن قبضہ کو قائم رکھتا تھا خواہ قبضہ کسی دستاویز کے ذریعہ سے ہو۔ یا بلا دستاویز ہو۔ اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ زیر دفعہ ۱۴۱ ضمن ۴ کہ وہ کسی حق یا خیالی حق کو خلاف قانون استعمال میں لا رہا ہے۔ اور جب کسی مال پر کسی شخص کا قانونی قبضہ ہو۔ اور وہ اس کے قائم رکھنے کے لئے طاقت خود کا استعمال کرے۔ تو وہ کسی حق خیال کو استعمال نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ وہ ناجائز مداخلت کو روکتا ہے۔ ملزمان کو شبہ کا فائدہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ درخواست اپیل گورنمنٹ پلیڈر نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۸۷ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۰۴ - ۱۰۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۸۰۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۴۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۷۹

(۳) ایک مقدمہ میں ملزمان کی غرض فریق مقابل کو زدوکوب کرنے کی تھی۔ جس میں اس مستغیث کو مضروب کیا۔ چونکہ تعداد ملزمان پانچ سے زائد تھی۔ اس لئے بدفعہ ۱۴۷ و ۱۴۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست ملزمان نامنظور کرنے پر ہائیکورٹ پٹنہ میں درخواست پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جس دفعہ کے تعزیرات ہند مدعا قرر پہنچانا تھا جو پہنچایا گیا۔ اس لئے حکم سزا بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند قائم رکھا جا کر حکم دیا گیا۔ کہ جب دو مختلف حکم خلاف واقعات دئے جاویں وہ خلاف قانون ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۶۳ - پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۲۴۵۔

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند میں ملزم عدالت سے بری کیا گیا تھا جس کی

کسی مجمع ناجائز کا شریک ہونا

دفعہ ۱۴۳: جو کوئی شخص ان صورت سے واقف ہو کہ جس مجمع میں وہ شریک ہوتا ہے وہ مجمع خلاف قانون ہے جب کہ مجمع میں داخل ہو جائے یا داخل رہے تو وہ اس بات کا قصد رکھتا ہے کہ مجمع خلاف قانون کا شریک ہے۔

شرح

[illegible]

ریمارکس ہائیکورٹ

[illegible]

سزا

دفعہ ۱۴۴: جو کوئی شخص مجمع خلاف قانون کا شریک ہو اسکو

سے پانی کے کھال کو بند کر دیتے ہیں۔ اور ہل چلانے سے باز رکھتے ہیں۔ تو بکنر ہمراہیان جن کی غرض مشترک تھی۔ حسب معنی دفعہ ہذا مجمع ناجائز کے مجرم ہوئے۔ تو قانوناً زید بجہ اپنے ہمراہیان تا حد انسداد جبر مجرمانہ ملزمان پر بمنشاء دفعہ ۱۰۵ البشرائط دفعہ ۹۹ ضمن اختیارات قانونی عمل میں لا کر اس کا دفعیہ کر سکتا تھا۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۴۔

(۲) اور ایک جلسہ میں چند ممبران جو پانچ سے زائد تھے۔ دیگر حاضرین جلسہ کو ایک رجسٹریشن کے پاس کرنے کے حلف اٹھانے کی طرف متوجہ کیا۔ اور مخاطب حاضرین نے حلف اٹھانے سے انکار کیا، جس پر ملزمان نے بنا رانصفگی اُن کو دھمکایا۔ اس پر انہوں نے حلف اٹھا لیا۔ مگر چونکہ یہ امر واقعہ عدالت سے بثبوت جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند ثابت شدہ تصور کیا گیا ہے۔ ملزمان کو بضمن ہذا سزا دی گئی۔ اور ملزمان کا اپیل سشن کورٹ میں پیش ہوا لیکن سشن جج نے بہ ضمن ۵ دفعہ ۱۴۱ اپرحصر کر کے اپیل نامنظور کیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون سے جرم دفعہ ۱۴۱ ضمن ۵ تعزیرات ہند ثابت شدہ تصور نہیں کیا گیا۔ اس لئے ملزمان بری کئے گئے۔ اور صورت واقعہ کو زیر دفعہ ۱۴۱ ضمن ۵ متعلق قرار نہیں دیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۱۱۸۶ و انڈین کیسس جلد ۸۸ صفحہ ۷۰۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۲۴۳-۲-برما لا جرنل صفحہ ۸۰۔

تشریح: ۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی مجمع جو مجمع ہونے کے وقت خلاف قانون نہ تھا بعد ازاں مجمع خلاف قانون ہو جائے۔

شرح پانچ یا زیادہ اشخاص جو جمع ہونے کے وقت مجمع جائز تھا۔ بعد میں خاص غرض ناجائز کی تکمیل کے لئے عام ارادہ مشترک ہو جاوے تو وہ مجمع ناجائز ہو جائیگا۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس محض اجتماع کثیر التعداد اشخاص کو قانون مجمع ناجائز نہیں بناتا ہے۔ تاوقتیکہ اُن کا مدعا بہ تکمیل غرض مشترک خلاف قانون طریق سے حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند اختیار کیا جا کر عمل نہ کیا جاوے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۷۵ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۱۴۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۲۶۰ ۔

(۲) عیدالضحیٰ کے موقعہ پر پانچ سے زائد مسلمانوں کو جبراً گایوں کے ذبح کرنے سے روکا جن کو عدالت سے سزا دے کر ہم ششتہ سے نامنظور ہوا تھا۔ ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پر قرار دیا گیا۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ تعزیرات ہند دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند ۱۴۳ ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۰ - انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۳۱۸

(۳) چند زمیندار اپنے کھیت کو مطابق تعزیرات دے رہے تھے۔ کہ پانچ سے زائد ملزمان نے بجبر مجرمانہ ان کو پانی دینے سے روک دیا تھا۔ غالب ارائی قانوناً مستحق تھا کہ مناسب طریق سے ملزمان کے فعل کا دفعہ کرتا اور ملزمان کو روکا جاتا۔ اپنے حقوق قانونی کو ترک کر کے سرور ملزم کے پاس جا کر استغاثہ کرنا۔ دودھ چینی کورٹ سے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کئے گئے۔ جلد ۱۲۷ ۱۰ کیسز صفحہ ۲۹۲ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۳۰۳ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۱۲ - انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۳۰۳ -

(۴) اصل مالک ارضی کی جس کا یعنی غاصب ارائی کو پانچ یا زائد شخص کی مدد سے جبراً بیدخل نہیں کر سکتا ہے اگر مالک ایسا کرے اور دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند صحیح صورت جرم ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء پٹنہ صفحہ ۱۰۳ - ۱ پٹنہ ۱۱ رپورٹ کرمینل صفحہ ۱۳ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۳۵ - انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۳۰ -

(۵) [illegible] نے جو شکیسر نگایا ہے۔ وہ [illegible] نہ کیا جاوے۔ دفعہ ۱۴۳ کا عمدار کر کے اس کو ظاہر یا جاوے عدالت مجسٹریٹ سے زیر دفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری کہ ترمیمہ قانون کی تعزیرات میں کیا گیا ہے۔ بدفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ اپیل پر ششن کورٹ سے ملزم بری کئے گئے۔ سرکار کی جانب سے بدفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ بنگال سے قرار دیا گیا کہ کسی مجمع کا غیر قانونی تاریخ پر فرد قرار دینا کہ [illegible] کے لئے تجویز کرنا راستہ [illegible] امن دخل اندازی نہیں ہے اور [illegible] دفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری کو [illegible] ایڈیشن کی تائید میں سند پیش کرنے سے معذور ہیں۔ انڈین تعزیرات ہند میں رتن لال ۱۱ ایڈیشن شارح تعزیرات ہند صفحہ ۵۶۶ پر بہ سلسلہ شرح دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند بہ [illegible] سے اتفاق کیا ہوا ہے کہ مجمع ناجائز کا بہ تکمیل غرض مشترک فوراً جائز ہو جاتا ہے [illegible] بدیں کا خوف [illegible] مجمع کا آئندہ [illegible]

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے اور بموجب ضابطہ سشنری بھی تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

زیر دفعہ ہذا کوئی مجمع مجمع ناجائز نہیں ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ مجمع ناجائز یا اس کا شریک مقصود غرض مشترک کسی فعل ناجائز بمقتضیٰ دفعہ ۱۴۱ ضمن ہائے مستلفہ میں سے کسی کے تحت داخل نہ ہو۔ اور اس نے بغرض مذکور شرکت نہ کی ہو۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا مجمع ناجائز ہونا (۲) اور شرکائے مجمع کا مدعا منجملہ پانچ اغراض تحت دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند میں سے کسی ایک کے تحت ہونا۔ (۳) ملزم کا دانستہ بحصہ کی مدعا مشترک شریک ہونا (۴) جملہ شرکائے مجمع ناجائز کا غرض مشترک سے لاعلم نہ ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں:۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ہمراہ دیگر دس کس شرکائے مجمع ناجائز کے مسمی فلاں شخص مستغیث کے کہیت میں راجہانا سے پانی آنا جبر مجرمانہ سے روک دیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں مالک اراضی خود سے بیدخل ہوگیا تھا۔ جس نے کچھ عرصہ کے بعد بہمراہی دیگر معاندین جنکی تعداد پانچ سے زائد تھی۔ زمین پر قبضہ کرنے کے لئے گیا۔ اور جبر مجرمانہ بمقابلہ غاصب اراضی عمل میں لایا۔ جس پر مقدمہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قائم ہو کر سزا ہوئی تھی، چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ اصل مالک جب اراضی سے بیدخل ہو چکا ہو۔ اور دیگر شخص قابض ہو چکا ہو۔ وہ جبر مجرمانہ سے بامداد دیگر مداخلت نہیں کر سکتا ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۹۔

سے جملہ ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۷ و ۳۰۴ و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند سزا یاب ہوئے تھے جن کو اپیل مدارسہ ہائیکورٹ میں منظور قرار دیکر ان کی سزا کو بدل دیا گیا۔ اصل مدعا نقص دلی تھا۔ جس کی تکمیل کے لئے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند ملزمان کو تعمیل دینے کا حکم دیا گیا۔ اور نگرانی کے لئے ۱۲۰ ب تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ اور حکم دفعات ۳۰۷ و ۳۰۴ و ۱۲۰ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ (کریمنل لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۹۰۱ مدراس سنہ ۱۸۸۸ء) (۱۵) ایک مقدمہ میں باجرائے ڈکیتی مدعیان کے ہمراہی چوکیدار نے بانداز نظر قرار دئے تھے۔ اور دوران ترقی میں پانچ مدعیان نے بغرض ترقی میں رکاوٹ ڈالنے کی تھی۔ جن کو عدالت سے بجرائم دفعات ۱۹۶ و ۱۴۷ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر پٹنہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ جب پانچ یا زیادہ اشخاص غیر قانونی تعداد میں جمع ہوں اور فساد اور ان میں سے ہر ایک کی مدعیت ہو۔ تو ہر شخص اس جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اس پر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اور اپیل خارج کر دی گئی۔ (کریمنل لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ پٹنہ سنہ ۱۹۱۰ء)

مسلح جتھا بنانے سے یا کسی مجمع خلاف قانون کا شریک ہونا

دفعہ ۱۴۴ ہر شخص جو کوئی ایسی شے سے مسلح ہو کر

سلاح خطرناک یا کسی ایسی شے سے مسلح ہو کر

کہ اگر اس کو حرکت دینے کے ارادہ سے استعمال میں لایا جائے تو اس سے ہلاکت کا احتمال ہے کسی مجمع خلاف قانون کا شریک ہو۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا نوٹس ہوگا۔ اور قابل ضمانت ہے۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔

شرح بموجب ہذا کسی شخص کا بمجمع خلاف قانون اسلحہ جنگ یا کسی ایسی شے سے

کوئی تجویز کرنا حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند مجمع نا جائز نہیں ہوتا ہے۔ درخواست ڈسمس کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۳۷ سنہ ۱۹۶۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۹۴۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۳۶۲۔ ۴۔ برما لاجرنل صفحہ ۱۵۹۔

(۶) ایک مقدمہ میں پانچ ملزمان بدفعہ ۱۴۳ و ۱۴۱ و ۳۴ تعزیرات ہند عدالت میں زیر تحقیقات تھے منجملہ پانچ کے ایک ملزم کو بری کرکے باقی ملزمان کو بدفعہ ۱۴۳ و ۱۴۱ و ۳۴ تعزیرات ہند عدالت سے جداگانہ طور سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ چار شخصوں کا اجتماع خلاف قانون مجمع نا جائز نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ وہ حکم جداگانہ بجرم دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۱ و ۳۴ سے دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند حکم دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے حکم سزا جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم ۱۴۱ و ۳۴ تعزیرات ہند قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۹۔ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۱۲۱۔

(۷) ایک ملزم کو عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے واقعات کے مطابق بری کیا تھا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اختیارات خاص ہائیکورٹ تنسیخ حکم برات نگرانی کی صورت میں بحالات واقعات مقدمہ جب کہ برات قانوناً جائز ہے۔ استعمال نہ کئے جائیں گے۔ نگرانی برات نامنظور کی گئی۔ اور حکم عدالت قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۹۰ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۴۷۔

(۸) جب چند اشخاص کے لاٹھیوں سے حملہ کرنے پر ایک شخص بالمقابل لاٹھی کی ضرب سے ہلاک ہو جاوے۔ تو بنائے دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند علاوہ اصل مجرم کے تمام اشخاص بدفعہ ۳۰۲ و ۳۴ تعزیرات ہند جیسا کہ صورت ہو ملزم ہوں گے۔ اور یہ امر ضروری نہ ہوگا کہ کس ضرب سے ہلاک ہوا ہے۔ اور ۱۹ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۵۰ و صفحہ ۹۵۳۔ الہ آباد۔ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۴۲۰ و کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۴۳ سنہ ۱۹۳۳ء و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۵۲۹ و انڈین کیسز جلد ۱۴۹ صفحہ ۴۶۴ کا حوالہ دیا گیا۔ اور اپیل ملزم نامنظور کیا جا کر حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۵ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۴۰۹۔

(۹) ایک مقدمہ میں پانچ ملزمان نقب زنی کے لئے ایک احاطہ میں جمع تھے اور متعلقہ آلات نقب زنی و اسلحہ سے تیار تھے۔ اور قبل از ارتکاب جرم گرفتار کئے گئے تھے۔ اور عدالت شش

تو مسلح مجمع بدفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند اور غیر مسلح بدفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دئے گئے ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۷ سنہ ۱۹۱۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۵ ۱۷۔ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۰۶۔

(۳) چند شرکائے مجمع خلاف قانون جن میں سے بعض مسلح تھے ایک بندہ دریا کاٹ کر اس کا پانی بہایا تھا۔ جس پر مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمان مسلحہ کو بدفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند اور غیر مسلحہ کو بدفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ ایک خطرناک اصول ہوگا۔ کہ اجزاء جرم کے عدم اثبات پر کسی شخص کو اس جرم کا مجرم قرار دیا جاوے۔ جب کہ ملزم کو بجرم نقصان رسانی زیر دفعہ ۴۳۰ تعزیرات ہند سزایاب کیا جاوے۔ تو وہ خلاف واقعات زیر دفعہ ۱۴۴ و ۱۴۳ تعزیرات ہند سزایاب نہیں ہوگا۔ اس لئے حکم سزا جرائم دفعات ۱۴۴ و ۱۴۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۴ صفحہ ۴۰۰ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۷۶۷

کسی مجمع خلاف قانون میں یہ جانکر کہ اس کو متفرق ہو جانے کا حکم ہو چکا ہے داخل ہونا یا رہنا

دفعہ ۱۴۴ (۲) جو کوئی شخص کسی مجمع خلاف قانون میں داخل ہو جائے یا داخل رہے۔ یہ جان کر کہ اس مجمع خلاف قانون کو طریقہ مقررہ قانون کے مطابق متفرق ہونے کا حکم ہو چکا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا مجمع خلاف قانون میں یہ جان کر کہ اس کو بمنشائے دفعہ ۱۲۷ ضابطہ کسی مجسٹریٹ یا مہتمم پولیس سٹیشن نے

جو بطور جرم مستعمل ہو۔ اور جس سے احتمال ہلاکت ہو۔ تو وہ شخص شریک جرم قابل سزا ہوگا۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ماسبق جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند سے سنگین ہے۔ اور کلہاڑا۔ چھوی۔ پیش قبض وغیرہ ایسی اشیاء ہیں کہ ان سے ہلاکت کا احتمال ہے۔ اور کسی ممبر مجمع خلاف قانون کا اسلحہ تھلک سے مسلح ہو کر شامل ہونا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے۔ کہ ہر ایک شریک مجمع خلاف قانون کا ممبر اس کے استعمال کے نتیجہ سے لاعلم متصور نہ ہوگا جس کے نتیجہ کی مستزاد ذمہ واری قانونی دیگر شرکائے غیر مسلحہ پر بھی حسب دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند عاید ہوگی۔"

اور لاٹھی اگرچہ باعث ہلاکت ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ حسب مفہوم دفعہ ہذا ایسی شے نہیں ہے جس پر اصل معنی دفعہ ہذا کا حرب کا لفظ صادق آوے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا زیادہ اشخاص کا مجمع خلاف قانون کا ہونا (۲) ملزمان کا منجملہ غرض دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند کسی ایک غرض کا پورا کرنا۔ (۳) ملزم کا دانستہ مسلح کھبول، غرض مشترک شریک ہونا (۴) ہر ایک شریک مجمع خلاف قانون کا اس مبینہ غرض مشترک سے لاعلم نہ ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بشمول مجمع خلاف قانون بندوق آلہ ضرب سے مسلح ہو کر مسمیان فلاں فلاں اشخاص کو درخت ہائے اسادہ اراضی مستغیثان مذکور درو کرنے سے روک دیا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب کہ بندوق بغرض مشترک استعمال میں لانے کے لئے شریک مجمع خلاف قانون کے پاس بوقت ارتکاب جرم موجود ہو۔ تو ملزم زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۷ ۱۲ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۳۰ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۷۷

(۲) ایک مقدمہ میں منجملہ بیس اشخاص ہتھیار کائے مجمع خلاف قانون کے چند اشخاص مسلح تھے

دانستہ مجمع مسطور میں شامل رہے تھے جس سے تم مرتکب جرم زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ لہٰذا میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مسطور میں عمل میں آوے۔

نوٹ:۔ بعد ترتیب فرد قرارداد جرم ملزم کو پڑھکر سنائی و سمجھا دی جاوے۔ اور بعد دستخط و تاریخ مجوز تحریر کی جاوے۔ کہ تصدیق کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فرد جرم ملزمان کو پڑھکر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ بعد دستخط وغیرہ و تاریخ و مقام متعلقہ عمل کیا جاوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) جب کہ ابتداً کوئی مجمع مجمع ناجائز نہ ہو اور نہ اس سے احتمال مجمع ناجائز ہونے کا ہو محض انکار استشار حسب تعریف (۱۴) تعزیرات ہند مجمع ناجائز نہیں ہوتا ہے۔ جلد ۱۔ کلکتہ صفحہ ۷۔ اور جب زیر دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند الزام لگایا جاوے۔ اور کسی مجمع سے اشتعال نہ ہو۔ اور مجسٹریٹ نے منتشر ہو جانے کا حکم دیا ہو۔ تو مثل سے بموجب شہادت یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ اس مجمع سے بغض من کا احتمال تھا۔ جو اس مقدمہ میں تکمیل قانونی واقعات نہ ہونے کی وجہ سے جملہ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۵ لاہور۔ مڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۳۰۴ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ لاہور صفحہ ۱۲۵-۲۱

لا رپورٹ صفحہ ۱۹۲۲-۳ لاہور، جرنلسٹ صفحہ ۵۲۹

(۲) یک جلوس کا مالک آفس سے روانہ ہوا۔ [illegible] پولیس نے [illegible] مختلف راستہ سے جانے کی ہدایت کی جس پر جلوس والے راضی نہ ہوئے۔ جب جلوس والے آدمیوں کو علیحدہ علیحدہ ہو کر چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ اس پر پولیس افسران نے جلوس کے آدمیوں کو زیر دفعہ ۱۴۵ و ۱۵۱ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔ عدالت مجاز سے ۲۳ ملزمان کو زیر دفعہ ۱۴۵ و ۱۵۱ و ۱۵۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ اور حکم یک ساتھ چلنے کا دیا گیا تھا۔ سیکرٹری بار ایسوسی ایشن نے ٹرانی ہائیکورٹ کلکتہ میں پیٹیشن کی تھی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ جب مجسٹریٹ یا پولیس افسران مجازات جلسہ کو حکم دیا گیا ہو۔ ان کا قانوناً فرض ہے اطاعت کرنے کا ہے۔ اعتراض کرنا یا تعمیل نہ کرنا خلاف قانون ہے۔ گو حکم سخت ہے۔ لیکن ایک تیسرے فریق کی مداخلت پر تخفیف سزا کرنا مناسب نہیں ہوتا ہے۔ اور ملزمان نے اس کو قابل اپیل خیال نہیں کیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۶۹۱

(۳) جب کہ بغیر حصول لائسنس دفعہ ۳۰ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸ قانون پولیس کسی افسر پولیس

ستغرق ہو جانے کا حکم ۔۔۔ دیا جائے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

مجمع ناجائز یا کسی شریک کا حصول مدعا مشترک کے لئے بزور عمل کرنا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ بدوران تکمیل مقصد مجمع ناجائز کے کسی شخص کو نقصان پہونچایا جاوے۔ بلکہ جبر یا سختی کیسی ہی خفیف ہو، جو بغرض مشترک عام مجمع ناجائز اختیار کی جاوے۔ جرم بلوہ مکمل ہو جاوے گا۔ لیکن جہاں بلا سابقہ ارادہ یا غرض مشترک کے دو مخالف فریقین کی لڑائی اتفاقاً ہو جاوے۔ تو محض تعداد فریقین کے لحاظ سے خواہ ایک ایک فریق کے پچاس پچاس یا زیادہ آدمی ہوں جرم بلوہ نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ اجزائے قانونی مندرجہ دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند شمول جبر یا سختی عمل میں نہ آویں

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۱۴۶ کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ جبر یا سختی کسی خاص شخص یا مدعا پر براہ راست اختیار کی جاوے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۲۹ بلکہ شرکائے مجمع ناجائز یا کسی شریک کی جانب سے یہ سختی یا سوئی کی لکڑی کا ہلانا یا درخت کی شاخ کا کاٹنا جب بھی دفعہ ۱۴۶ جبر ہوگا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۳۰۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۸۲۸ سنہ ۱۹۱۸ء اودھ ہوڈ سیشل کمشنر۔ انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۸۴۴ - ۱۲۱ اودھ کیسز صفحہ ۲۱۲۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۲۹۔

(۲) جب شرکائے مجمع ناجائز غیر مذکور ضرر شدید پہونچ جاوے۔ تو بلحاظ حالات واقعات مقدمہ شمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ شرکائے مجمع ناجائز جبر، دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۵ تعزیرات ہند کے مجرم ہوں گے۔ اور حد بالغ نہ احکام سزا بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند معاف نہ ہوں گے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۹ سنہ ۱۹۲۱ء کلکتہ ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۸۳۳۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۲۹ و کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۳۰۔ ۲۶-۲۵ ویکلی رپورٹر کرمینل صفحہ ۶-۱۷۔ انڈین کیسز

(۳) لفظ سختی [illegible] مستعملہ دفعہ ۱۴۶ تعزیرات ہند بمعنی جبری نہیں ہے بلکہ یہ سختی جبر ذی روح شے پر بھی محتوی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۶ سنہ ۱۹۲۳ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۳۵۶۔ ۴۴ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۵۔ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۲۰ ۳۲ مدراس لاٹائم صفحہ ۱۹۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۶۷۳۔

(۴) چند مسلمانوں نے معابد گاہ اہل ہنود میں داخل ہو کر نقصان پہونچایا تھا۔ جس کی ناراضگی سے بموقعہ محرم اہل ہنود نے تعزیوں پر پتھر مارے۔ جن کے انسداد کے لئے پولیس فائر کرنے پر مجبور ہوئی تھی۔ اور ۳۴ ملزمان کا چالان بجرم دفعہ ۲۹۶ و ۱۴۷ تعزیرات ہند بعدالت جوائنٹ مجسٹریٹ کیا گیا جن میں سے ۲۳ ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ اور اپیل پر سشن کورٹ سے ۱۶ ملزمان سزایاب رہے۔

کرمینل لاجرنل صفحہ ۸۲۱ - ۱۴۰ - ۵۰۵ صفحہ ۲۴۶ - کلکتہ

مجاز کے حکم پر اس مجمع ناجائز کا منتشر ہونا حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ضمن دوم تعرض کرنا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۴۰۴ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۸۹ - ۳۳ مدراس لا ویکلی صفحہ ۶۷۱ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۶۰۱ - ۴ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۱ء - کریمنل کیسز صفحہ ۵۴۸ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۰۶ - ۵۴ مدراس صفحہ ۱۰۲۵ - ۱۶ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۸۱ - ۶۱ مدراس لاجرنل صفحہ ۸۴۲ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۸۴ "

(۴) کسی حکم ضابطہ مشتہرہ زیر دفعہ ۴۲ بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کہ جلوس خاص گذرگاہوں و راستوں سے گذرے اور خلاف ورزی جلوس پر منتشر ہونا۔ زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۱۲۲۶ - ۳۳ کریمنل لاجرنل صفحہ ۶۴ - ۵۵ بمبئی صفحہ ۷۲۵ - ۳۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۱۶۹ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۵۲ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء بمبئی صفحہ ۱۰ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء بمبئی صفحہ ۵۲۰ -

(۵) ایک جلوس کانگریس نے مقررہ راستوں کے گذرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور جب افسر مجاز نے اس جلوس کانگریس کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ اور منتشر ہو جانے سے جلوس کانگریس نے انکار کر دیا تھا۔ جو زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند سزایاب ہو کر بمبئی ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان نامنظور ہو کر حکم سزا دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند قائم رہا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۱۹۱ سنہ ۱۹۳۳ء - کریمنل کیسز صفحہ ۴۹۷ - ۳۴ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۴۸ - ۶ رپورٹ کلکتہ صفحہ ۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۳۶۱ -

بلوہ | دفعہ ۱۴۶: - جب کسی مجمع خلاف قانون یا اس کے کسی شریک کی جانب سے مجمع مذکور کی غرض مشترک کے حاصل کرنے میں جبر یا سختی عمل میں آئے۔ تو اس مجمع کا ہر ایک شخص بلوہ کرنے کے جرم کا مجرم ہوگا "

شرح | بدفعہ ہذا جب کہ شرکائے مجمع ناجائز بہ تکمیل مقصد مشترک جبر یا سختی عمل میں لاویں۔ تو جملہ شرکائے مجمع ناجائز بلوہ کے مرتکب ہوں گے چنانچہ جز بمعنی ۳۴۹ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور سختی (Violence) کی کوئی تعریف تعزیرات ہند میں نہیں کی گئی ہے۔ اور بلحاظ نوعیت و استعمال سختی سے ہر دو بزور عمارت یا دیگر مال پر شرکائے

اراضی کی کاشت کر رہا تھا۔ کہ بھی مندو داس فریق ثانی نے پچاس آدمی اپنے ہمراہ لے کر موقعہ پر پہونچا اور فریق اول کو کاشت کرنے سے روکا۔ جس پر باہم لڑائی ہوئی تھی۔ جس پر مندو داس وہمراہیان مندو داس پر جرائم دفعات ۱۴۸ معہ ۱۴۹ و ۳۲۶ تعزیرات ہند میں عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی اور عدالت سشن نے مندو داس وہمراہیان کو محض بدفعہ ۳۲۶ بالضمام دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند قائم کیا گیا تھا۔ اور دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کو غیر متعلق قرار دیا تھا۔ جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان اپلانٹ کو مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۲۶ و ۱۴۹ تعزیرات ہند معہ دیگر جرم کے سزا دی ہے۔ اور سشن جج نے مجمع ناجائز کی غرض مشترک دفعہ ۱۴۹ کے بجائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ملزمان کا ارادہ ضرر شدید پہونچانے کی پیش رفت مجرمانہ فعل پر استدلال کیا ہے۔ اور دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں عام ارادہ اور دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں مشترک مدعا ہر دو الفاظ مترادف نہیں ہیں۔ کیونکہ مدعا مجمع خلاف قانون مجموعتہً الیہ نہیں ہوتا ہے۔ جیسے کہ چند اشخاص کا عام ارادہ بہ تکمیل پیروی فعل مجرمانہ ہوتا ہے اور مجمع ناجائز کا مدعا بھی قانوناً ناجائز تصور کیا جاتا ہے۔ جو عام ارادہ چند اشخاص میں فعل مجرمانہ بنفسہ مجرمانہ فعل ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا جو دیا گیا ہے۔ ناقص نہیں ہے۔ اور واقعات کے لحاظ سے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے اس لئے حکم سزا صاحب رائے سشن جج قائم رکھا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۶۷۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۱۱۷ پٹنہ صفحہ ۷۵۸۔

(۷) جبر یا سختی مستعملہ دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سے بزور یا سختی کسی غیر ذی روح شے پر استعمال کرنا بھی حسب معنی دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند جبر یا سختی عمل میں لانا کہا جائے گا۔ اور پھوڑا یا بیلچہ کسیاتھ کسی پل کا توڑنا گو بیلچہ وغیرہ بہ اشیائے مہلک ہیں۔ لیکن حسب معنی دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند جبکہ پل توڑنے کے لئے سبل یا کسی بیلچہ وغیرہ استعمال کئے جاویں۔ اس وقت یہ ویسے آلہ تصور نہ ہوں گے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۲۳۹۔ رولنگ پشاور صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۴۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۶۵"

بلوہ کرنے کی سزا

دفعہ ۱۴۷:۔ جو کوئی شخص بلوہ کرنے کا مجرم ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی"

جنہوں نے اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں نگرانی پیش کی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ مختلف طریق سے ملزمان ممبران خلاف قانون نے بغرض مشترک عمل کیا ہے۔ اور جداگانہ ہر ایک فعل پر جرم کنندگان بلوہ کی تعداد جرائم بڑھائی نہیں جا سکتی ہے۔ بلکہ وہ ایک ہی جرم بلوہ ہوگا۔ اور جہاں مجمع خلاف قانون کے ممبران نے بغرض مشترک تحریوں پر حملہ کیا۔ اور تحقیر کرکے بہ تکمیل مقصد عام عمل کیا ہے۔ وہ محض ایک جرم بلوہ ہوگا۔ نہ کہ جداگانہ جرائم دفعہ ۲۹۶ و ۱۴۷ تعزیرات ہند میں ملزمان قابل سزا ہوں گے۔ اور معمولاً جوڈیشل کمشنرز کورٹ نگرانی میں اس امر پر کہ عدالت ماتحت نے صحیح اندازہ شہادت کا نہیں کیا ہے۔ مداخلت نہیں کرے گی۔ اور کانشی رام و گیہراؤ ملزمان بری کئے گئے۔ اور دیگر ملزمان اپیلانٹ کے حکم سزا قائم رکھے گئے اور بجائے جداگانہ سزائے قید بیکتے نے ہر دو جرائم کی سزائے قید ایک ساتھ (Concurrently) بیکتانے کا حکم دیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۹ ۱۹۲۲ء اودھ ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۳۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۶۵ ۱۱ - اودھ لاجرنل صفحہ ۶۹ -

(۵) ایک مقدمہ میں باہم مخالفت فریقین تھی۔ ایک فریق نے دوسرے فریق پر حملہ کیا جس میں لڑائی ہونے پر ہر دو فریق کا ایک ایک آدمی ہلاک ہو گیا تھا۔ اور فریق اول کو معلوم ہوا۔ کہ اس کا مخالف فریق بہ تعداد کثیر اشخاص اون پر حملہ کرنے کو آ رہا ہے۔ جس پر فریق اول نے بحفاظت خود اپنے ہمراہیان کو جمع کر لیا تھا اور فریق دوئم کے اشخاص نے اول حملہ کیا۔ اور ایک پستول کا فائر کیا۔ جس پر فریق ثانی نے ان کو لاٹھیوں سے روکا اور ہر دو فریق کی لڑائی ہو گئی تھی۔ اور ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ فریق اول مخالف پارٹی کے حملہ کو معلوم کرکے اگر بھاگتا تو فرداً فرداً مضروب ہو جاتا۔ اور موقعہ وقت کے لحاظ سے اس نے اپنی حفاظت کے لئے لوگ جمع کر لئے تھے۔ اور حملہ کی روک کے لئے اس کو قانوناً استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ لیکن لوئر کورٹ میں یہ سوال اٹھایا نہیں گیا ہے۔ چنانچہ ہر دو فریق میں سے چند ملزمان کے اپیل منظور کئے گئے۔ اور چند ملزمان کے حکم سزا بحال کئے گئے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۹۷ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۷ صفحہ ۵۹۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۶۶۴ - لاہور الہ آباد صفحہ ۸۱ -

(۶) ایک اراضی کے متعلق فریقین میں منازعہ تھا۔ تاریخ وقوعہ کو مستغیث معہ اپنے ہمراہیان کے

دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند خلاف قانون نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۹۴ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۴۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۶۹۲-۵ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۴۷۵ اور ایسا ہی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں غرض مشترک عام مجمع ناجائز بلوہ میں ثابت کیجاوے۔ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۱۰۶۱ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۶۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۱۶۴۔

(۲) ایک مقدمہ میں منجملہ ۱۳ ملزمان کے ۴ ملزمان بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے تھے۔ بسلسلہ اپیل ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ جب ایک بڑی تعداد ملزمان مجمع ناجائز میں شامل ہو۔ اور بوجہ عدم شناخت ملزمان ۱۳ میں سے ۴ ملزمان کا بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سزایاب ہونا خلاف قانون نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۲۳۰-۲، آل لاجرنل صفحہ ۸۳۹-۴ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۲۴۰۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۹۶۵۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۶۱۳۔ اور اب ہی آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۸۵-۲۸ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۲۳۵۔

(۳) بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند و ۳۲۳ تعزیرات ہند میں ملزمان کو علیحدہ علیحدہ سزا دی گئی تھی۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جداگانہ احکام سزا بدفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند مطابق قانون کے جائز ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس کرمینل کیسز جلد ۱۶-۳۷ مدراس لا ویکلی صفحہ ۲۵۰ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۵۴-۶۴ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۴۲-۳۴ کرمینل لاجرنل صفحہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۴۱-۵۶ مدراس صفحہ ۴۸۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۱۸۰۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۳۳۸

(۴) چند اشخاص پر جرائم دفعہ ۱۴۷ و ۳۰۷ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند لگائے گئے تھے مجسٹریٹ نے جملہ ملزمان کو بری کر کے محض ایک ملزم کو بجرم دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب الزام جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند لگایا گیا ہو۔ تو اصلی جرم میں سزا دی جاسکتی ہے۔ اور حکم سزا دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند برا نہیں ہے۔ ۲۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۳۰۴

(۵) جب ملزمان پر جرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۵۲ تعزیرات ہند عائد کیا جاوے۔ تو لفظ خوف

جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ مگر سپردگی کارروائی کے مطابق عمل نہ ہوگا۔"

شرح بدفعہ ہذا جرم بلوہ کی سزا ہے۔ اور مجمع ناجائز کی بدفعہ ۱۴۳ سزا ہے۔ اور دفعہ ۱۴۴ آلہ جنگ سے مسلح ہو کر مجمع خلاف قانون میں شامل ہونا اور بدفعہ ۱۴۵ جبکہ مجمع خلاف قانون کو حسب ضابطہ متفرق ہونے کا حکم ہو گیا ہو شامل رہنا مستوجب سزا ہے اور جب بلوہ کے دوران میں ضرر یا ضرر شدید پہونچے۔ تو جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جب کہ واقعات و حالات سے تائید ہو۔ تو جملہ ملزمان بدفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوں گے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) پانچ یا زیادہ اشخاص کا جمع ہونا (۲) جملہ شرکاء کا مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ہونا۔ (۳) ملزم کا ممبر مجمع خلاف قانون ہونا۔ (۴) مجمع خلاف قانون کے کسی ممبر یا مجمع مذکور کا بغرض تکمیل غرض مشترک جبر یا سختی عمل میں لانا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول یا دوئم جیسا کہ صورت ہو۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں با شرکاء مسمیان فلاں فلاں جو کہ بغرض مشترک مسمیان فلاں فلاں کو راجباہا کا پانی لینے سے روکا ہے۔ اور بہ حیثیت ممبر مجمع خلاف قانون تم نے بہ غرض تکمیل مقصد مذکور بہ جبر و سختی عمل کر کے قانونی استحقاق سے اس کو باز رکھا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے اختیار سماعت کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس اثبات جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کے لئے غرض مشترک ملزمان ثابت کی جانی چاہیئے۔ اور جب منجملہ پانچ ملزمان کے دو ملزمان بری ہو جاویں۔ تو دوسرے ۳ ملزمان کا حکم سزا جرم

[illegible] ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہوئی۔ یہ کہا گیا کہ یہ مکان [illegible] پنچایت نے لیا تھا۔ کہ کرتار کو آگ دے کر جلا دیا اور اس کو [illegible] گاؤں میں اس کو پیٹا تھا۔ [illegible] نے ان کو علیحدہ علیحدہ جرائم ۱۴۷ و ۳۵۵ تعزیرات ہند میں سزا دی جس [illegible] تعزیرات ہند ایک ہی معاملہ کا جزو ہے اس لئے حکم سزا دفعہ [illegible] مسنوخ کیا گیا اور [illegible] جرم دفعہ ۱۴۷ قائم رکھا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۷۰۴ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور [illegible] آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۹۱۔

(۹) [illegible] میں جس [illegible] دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند [illegible] دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند [illegible] کے خلاف [illegible] جا سکتا ہے۔ گو کہ [illegible] زمان نے غیر [illegible] کرمینل لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۰۸ء رنگون لا ٹائمز [illegible] صفحہ ۲۰۷ [illegible] آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء رنگون صفحہ ۲۸۰۔

(۱۰) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند [illegible] جرم کی دفعہ [illegible] جبکہ مجرمان مجمع ناجائز کے کسی ایک کے جرم پر جو مقصد مجمع کے [illegible] کی بہبودی کے لئے [illegible] دفعہ وار کی جاتی ہے۔ اور دفعہ ۱۴۷ میں جس دشمن سے [illegible] جرم کیا گیا ہو [illegible] کے جنگی ضرر پہنچایا گیا ہو۔ وہ اعتیاز یہ جب [illegible] ۳۲۳ تعزیرات ہند [illegible] ۳۵۵ تعزیرات [illegible] جرائم دفعہ ۱۴۷ [illegible] ۱۴۳ بحال [illegible] آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء [illegible] سنہ ۱۹۲۶ء [illegible] صفحہ ۶۳۲۔

(۱۱) [illegible] ۱۴۷ [illegible] ۱۴۹ [illegible] کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۱۲ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور [illegible] آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۶۰۶۔

(۱۲) ایک شخص نے [illegible] قسط پر خریدی [illegible] قسط پر خریدار کمپنی نے لاری پر قبضہ کرنا چاہا۔ پنچایت زمان نے لاری کو لیجانے سے روک دیا۔ خریدار نے حکم امتناعی لے جانے کی پیش قدمی کی۔ جس پر خریدار کو ضرر پہنچا تھا۔ اور بروئے ضابطہ خریدار کے قبضہ بحال کرنے کے لئے عدالت دیوانی سے استمداد کی جا سکتی تھی۔ مدعا علیہ زمان قبضہ بحال رکھنے میں حق بجانب تھے۔ کرمینل لا جرنل جلد [illegible] صفحہ [illegible] آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۷ء [illegible] دیکھئے نوٹ صفحہ ۲۰۸ سنہ ۱۹۳۷ء کے [illegible] صفحہ [illegible] سنہ ۱۹۱۶ء [illegible] صفحہ ۳۲۷۔

دلانا (Ordeance) لفظ دھمکانا (Intimidate) کے مساوی ہے جو دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند و ۵۰۲ تعزیرات ہند میں مشتمل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۵ - ۷ رپورٹ آل صفحہ ۹۳۷ - ۳۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۶۳۷ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۶۳۷ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۴۲۳ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۵۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۶۴۷۔

(۶) جب کہ عدالت کو یہ ثابت ہو۔ کہ پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص مرتکب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ہوئے ہیں۔ اور تحقیقات میں تعداد زائد کا تعلق معلوم ہو کر آخیر تجویز کے وقت بعض ملزمان بری ہو کر تعداد مذکور پانچ سے کم ہو۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ارتکاب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند نہیں رہا ہے۔ کہ بعض ملزمان بری کئے گئے ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۰۸ - ۷ رپورٹ آل صفحہ ۲۵۶ - ۱۵ لا رپورٹ کرمینل صفحہ ۱۰۳۔ آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۸۳۷ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۴۱ سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۶۴۰ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۱۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۸۸۱۔

(۷) جب فرد قرارداد جرم میں بغیر ظاہر کرنے مقصد بلوہ کنندگان و مجمع خلاف قانون بالارادہ ضرر پہونچانے کے محض الفاظ بلوہ و ضرر تجویز کئے گئے ہوں۔ اور ملزم کو اس فروگذاشت سے نقصان نہ پہونچا ہو۔ تو حسب دفعہ ۵۳۵ یا دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری اس بے ترتیبی کی اصلاح متصور ہوتی ہے۔ اور نیز جب صاف طور پر ملزم کا خلاف قانون مجمع ناجائز ظاہر نہ ہو۔ اور فیصلہ سے بغیر کسی شک و شبہ الزام جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ظاہر کیا گیا ہو۔ اور ملزم کو نقصان نہ پہنچا ہو۔ تو حکم سزا جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند قابل تنسیخ نہ ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۹۱۵ - ۸ رپورٹ آل صفحہ ۲۳۶ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۶۰ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۶۶۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۶۸۵ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۴۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(۸) ایک مقدمہ میں ایک شخص کرتارا ایک عورت کو بھگا کر لے گیا تھا۔ پنچایت دیہہ سے کرتارا پر جرمانہ کیا گیا۔ جو وہ ادا نہیں کر سکا۔ اور عدم ادائے جرمانہ میں یہ حکم تھا۔ کہ کرتارا کا کالا منہ کر کے اس کو گدھے پر سوار کرا کے تمام گاؤں میں پھرایا جاوے۔ کرتارا گاؤں سے بھاگ گیا تھا۔ اور پھر گرفتار کر کے اس کو کوٹھے میں بند کر دیا تھا۔ مجسٹریٹ مجاز نے مقدمہ کی سماعت کر کے ملزم کو

کریمنل لاجرنل ۱۰ ۹ صفحہ ۷ ۱۰ مدراس ۱۹۳۷ء۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۴۰۔

(۱۷) ایک مقدمہ ترقی اجرائے ڈگری میں پانچ اشخاص نے ایک ڈگری کے تعمیل کنندہ کی زدوکوب کی تھی جس پر ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۱۴۸ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دیگئی تھی۔ ملزمان کے اہل پٹنہ ہائیکورٹ پر اپیل ہوئی جسماعت تحت منشوری دفعہ ۱۹۵ و ۴۷۶ ضابطہ فوجداری قرار دیا گیا کہ منجملہ ملزمان کسی ملزم کی سابقہ سزا بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کے زیر بحث نہیں لائی جا سکتی۔ تو جملہ ملزمان کی ایک شخص کے بجرم مذکور تعمیل ڈگری ملزمان عمل میں لایا جاوے۔ تو جملہ ملزمان مجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے۔ اپیل نامنظور کیگئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۰۷ پٹنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۴۸۷ سنہ ۱۹۳۵ء۔

نوٹ ۱۸ باصول قانون جرم بلوہ اور جرم خطرناک مشدید کی بابت علیحدہ احکام سزا اس صورت میں قانونی نقطہ نظر کے کی نہیں جاسکتے ہیں۔ جب تک ممبران جتھہ تک کن بلوہ کا ہو اور اس جتھہ کی سختی سے کی بجائے جتھہ خلاف قانون کے جرم بلوہ قائم ہوا ہو۔ اور دفعہ ۱۴۷ کی زد سے مانع ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۰ سنہ ۱۹۱۹ء صفحہ ۲۷ و انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۷۷ نظیر ۔ بکاوہ فوجداری سنہ ۱۹۱۰ء اور جرم بلوہ میں جب کہ انہماد سے غرض مشترک کا اثبات نہ ہو تو حکم سزا جرم بلوہ قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۴۹۰ و جلد ۵ صفحہ ۲۱۶ کریمنل رجرنل جلد ۲۰ سنہ ۱۹۱۵ء صفحہ ۲۰۰ جلد ۲ صفحہ ۴۴۰ کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۳۳۷ سنہ ۱۹۳۸ء

سماج مہلک سے مسلح ہو کر بلوہ کرنا **دفعہ ۱۴۸** ۔ جو کوئی شخص جو ہتھیار یا کوئی شے جو مسلح ہونے کی غرض کو دہے کے طور پر کام میں لائیں۔ تو اس سے بلوہ کا احتمال ہے۔ بلوہ کرنے کا مجرم ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل دست اندازی پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و قابل راضیامہ ہے اور عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول تجویز کر سکتا ہے۔

(۱۳) ایک مقدمہ میں ملزم مستغیث و دیگر اشخاص گفت و شنید کر رہے تھے کہ ملزم نے مستغیث کے گواہ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۴۸ و ۳۲۴ تعزیرات ہند سزا دی۔ شمس نے جس ۱۴۸ و ۳۲۴ تعزیرات ہند سزا بحال رکھکر جرم ۱۴۸ کی سزا منسوخ کر دی۔ ہائیکورٹ لاہور میں نگرانی پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جرم واقعات سے ۳۲۴ ہے۔ تو دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند کے اجزا ثابت نہیں ہیں۔ حکم دفعہ ۱۴۸ منسوخ کیا۔ اور سزا دفعہ ۳۲۴ بحال رہی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۹۴ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۱۹۸ لاہور۔

(۱۴) دو فریق باہم رشتہ داران میں رنجش چلی آرہی تھی۔ ایک روز ایک فریق کی لاٹھیوں سے تیار ہو کر مویشیوں کو نکالنے پر لڑائی ہو گئی۔ دوسرے فریق کے شور کرنے پر اس کے معاون بھی آ گئے۔ اور باہم خوب زدوضرب کی لڑائی ہو لی تھی۔ عدالت فسٹریٹ سے بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند آٹھ ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ جن کے اپیل جسٹس ابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ فریق کا لاٹھیوں سے تیار ہو کر آنا اور دوسرے فریق ملزم کے شور پر اس کے معاونین کا آکر شامل لڑائی ہو جانا بصورت حالات مشکل سے بلوہ کا جرم کہا جا سکتا ہے۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ سزائیں برائے نام رہی گئیں۔ اور ہر ایک فریق کا حکم سزا کم کر دیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۰ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۷۲۶۔

(۱۵) جبکہ ملزمان بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں اور آئندہ نقص امن کا احتمال ہو۔ تو زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری ضمانت کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ اور بتیر ہا ۱۰۶ تعزیرات ہند دفعات ۱۴۱ الغایت ۱۷۱ تعزیرات ہند میں احتمال نقص امن آئندہ حکم دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری جو تین سال سے زائد نہ ہو۔ بچلکہ خود یا بذا ضامنان صادر کیا جائے گا۔ اور اس میں کلام نہیں ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلقہ دفعات سے متعلق ہو گی۔ اور یہ امر خلاف قانون نہ ہو گا۔ کہ بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ و ۳۲۵ تعزیرات ہند سزا دو کیا گیا ہے۔ اپیل ملزم خارج کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۸ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۸۶ سنہ ۱۹۳۸ء

(۱۶) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سات ملزمان کے منجملہ ۴ ملزمان بیگناہ قرار دے جا کر باقی ملزمان کی نسبت بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند حکم دیا گیا۔ مدراس ہائیکورٹ میں نگرانی پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند متصور نہ ہو کر ملزمان بری کئے گئے ہیں۔ تو مابقی تین ملزمان بجرم مذکور سزایاب نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہر سہ ملزمان بری کئے گئے

سوسائٹی کیس، کریمینل ریفرنس جلد ۴۲ صفحہ ۴۰۷ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۲۷ صفحہ ۵۱۶۔ آل انڈیا
[illegible] صفحہ ۳۸۰ پٹنہ ۴۰۳ ٹائم صفحہ ۵۰۲۔ اپٹنہ لا رپورٹ کریمینل صفحہ ۵۰۔

(۳) [illegible] پانچ ملزمان میں سے دو کے پاس چھری تھی اور ایک کے پاس لاٹھی تھی مطروب
غرب چھوٹی سے ہلاک ہو گیا تھا۔ اصل ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اور دیگر ملزمان
کو زیر دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ لاہور ہائیکورٹ سے [illegible] اور دیگر ملزمان
کی اپیل خلاف قسم جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند تبدیل کیا گیا۔ اور دیگر ملزمان
کی اپیل نامنظور کی گئی۔ کریمینل ریفرنس جلد ۲۹ صفحہ ۵۹۸۔ انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۸۲۲
لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۳۲۶۔

(۳) [illegible] جب کہ جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کو استغاثہ ثابت نہ کرے ہو ملزم کے لئے استغاثہ
خود اختیاری یا اتفاق قانونی میں ایزاد علی کرنا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ ملزم کو بری کرنا چاہیئے۔
بمبئی لا رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۶۴۷ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۳۹۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء
پٹنہ صفحہ ۵۰۷۔ ۲ پٹنہ لا رپورٹ کریمینل صفحہ ۲۱۷۔

(۴) پانچ ملزمان جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سشن کورٹ سے سزا یاب کئے جا کر
حسب دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ لاہور میں [illegible] کئے گئے۔ ملزمان کے اپیل
ہائیکورٹ لاہور [illegible] جو [illegible] کہ [illegible] ملزمان صحیح [illegible] تھے۔ نچلی عدالت کے
فیصلہ کیا [illegible] مقتول کی ہلاکت واقعہ ہونا ثابت ہو ملزمان پر مقدمہ چلانا قانونی عائد کرتا
ہے۔ جب کہ [illegible] جس [illegible] موجود تھی [illegible] کے استعمال سے ہلاکت کا احتمال
تھا۔ وہر ایک ملزم جانتا تھا کہ غالباً ہلاکت واقع ہوگی۔ اس لئے جملہ ملزمان [illegible]
قرار دئے جانے [illegible] ہائیکورٹ لاہور جلد ۲۷ صفحہ ۳۴۳ لاہور۔ انڈین کیسز
جلد ۹۲ صفحہ [illegible] آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۰۰۔ لاہور لا جرنل صفحہ ۵۷۶
و پنجاب [illegible] صفحہ ۸۲۰۔

(۵) جب کہ [illegible] مشترک [illegible] میں شریک ہو مجرمانہ قانون میں سے بعض اسلحہ
[illegible] استعمال [illegible] تو جب [illegible] تعزیرات جملہ شرکاء مرتکب جرم ہوں گے۔ لیکن
[illegible] ہر ایک [illegible] ممکن [illegible] کے پاس ہو۔ اور وہ شخص بغرض مشترک استعمال
[illegible] تو دیگر شرکاء جرم زیر دفعہ [illegible] تعزیرات ہند [illegible] ذمہ دار نہ ہوں گے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۷

شرح دفعہ ہذا میں الفاظ سلاح و حرب کا مفہوم ان آلات و سامان جنگ سے مراد ہے۔ جو حرب جنگ میں استعمال کئے جاتے ہیں، اور وہی اشیاء ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جن کے استعمال سے ہلاکت کا احتمال ہو سکتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ از قسم بندوق یا پستول یا تلوار یا نیزہ یا لٹھ یا خنجر۔ چھری وغیرہ کی قسم سے ہو۔ اور کسی وجہ سے مجموعہ ضابطہ قانون کے جس دفعہ ہذا میں دفعہ ۳۰۲ یا ۳۰۴ کے ساتھ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کی تعزیر دفعہ کی گئی ہیں اور بلوہ میں عموماً ضرب جسمانی پہنچتا ہے۔ تو دفعہ ۳۲۴ یا ۳۲۵ یا ہلاکت کی صورت میں دفعہ ۳۰۲ یا ۳۰۴ تعزیرات ہند میں فرمان ذیل حسب جرم بلوہ سزا دیے جاتے ہیں۔ اور جب آلہ حرب سے مسلح ہو کر بلوہ میں جرم دفعہ ۳۲۴ یا ۳۲۶ تعزیرات ہند واقعہ ہو جاوے تو ملزمان بالجزم دفعہ ہذا تعزیرات ہند سے موجب سزا ہوتے ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) جرم ہذا میں علاوہ اجزاء قانونی مطلوبہ دفعہ ماسبق ملزم کا مسلح بہتھیار ایسی شے سے مسلح ہونا۔ کہ اگر اس کو حربے کے طور پر استعمال کیا جاوے۔ تو اس سے اغلب ہلاکت کا باعث ہو۔

فرد قرارداد جرم میں علاوہ مجموعہ ہٰذا درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام عجب جرم دفعہ ہذا قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بشمول مسمی فلاں سے لے کر مسمی فلاں بغرض مشترک مجمع خلاف قانون ہے جو ذیل سے شرکت کر کے مسمیان فلاں فلاں بتاریخ بوقت مقام کو مجبور حقیقی ان کو مویشی چرانے سے روکا اور بٹیر متعلقہ مستغیثان سے ان کے مویشیوں کو نکال دیا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ وہ قابل تعزیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس عدالت شستن ایک آخری کورٹ ہے جس میں عدالت باحتیاط و ہوشیاری شہادت مستغاثہ پر اعتماد واقعہ کے نتیجہ پر پہنچتا ہوتا ہے۔ اور بلوہ کے مقدمہ میں جبکہ مستغاثہ و ملزمان نے گواہان ایک دوسرے فریق پر حملہ آور ظاہر کریں۔ تو وہاں عدالت شستن کو لازم ہے۔ کہ ہر ایک گواہ کی شہادت کو باحتیاط و ہوشیاری تحریر کرے۔ اور اس بحث پر کہ جو مستغاثہ و ملزمان پر استدلال کرے۔ تو وہاں استیاز کرنا چاہیئے کہ فریق حملہ آور ملزمان تھے۔ یا فریق مستغاثہ تھے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں پٹنہ ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان

(۱۲) جب کہ ملزمان پر دفعہ ۱۴۷ [illegible] ۱۴۸ [illegible] ۱۴۹ تعزیرات ہند کے ماتحت اس قانون کے نفاذ سے پہلے واقعہ [illegible] جرم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کا ثابت کر دیا ہو۔ اور دیگر شرکائے بلوہ کو زیر دفعہ ۱۴۷ مشمولہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا یاب کیا ہو۔ تو یہ امر سد راہ نہ ہوگا۔ گو شرکائے بلوہ میں سے بعض نے بعض مشترک دستور دفعہ اصلی جرم کے ارتکاب میں حصہ عملی نہ لیا ہو۔ لیکن حسب دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی بشکل اصل مرتکب جرم کے عائد ہوگی۔ (امپریل جلد ۳ صفحہ ۷۵ مدراس۔ ٹریچ کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۴۷۸)

(۱۳) جب کہ مجمع خلاف قانون صورت بلوہ میں [illegible] اسلحہ بردست سے [illegible] ہوں۔ تو ملزم بدفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند ذمہ دار ہوگا۔ (بنگال لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۹ سنہ ۱۹۳۸ء)

(۱۴) ایک مقدمہ میں اراضی متنازعہ پر بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۱۴۸ مشمولہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند عدالت سشن سے سزا دی گئی تھی۔ اور یہ قصہ ایک اراضی کی فرید مصحح مرتفن مستغیث پر ہوا تھا اور قبل از وقت بغرض انتظام مستغیث نے پولیس کو اطلاع دیدی تھی۔ چوکیدار کی معرفت اطلاع کے جب بھی ملزمان نے حملہ کیا تھا۔ اور ملزمان کو مختلفہ سزائیں ہوگئی تھیں۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں ملزمان کی درخواستہائے پیش ہوکر عذر استحقاق [illegible] خود مختیاری [illegible] تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ عموماً خاص مقدمات میں [illegible] سے استحقاق تحفظ خود اختیاری مستغاث کیا جاتا ہے۔ اور یہ استحقاق مقدمہ کے خاص حالات پر حاصل ہوتا ہے۔ جب کہ ملزم کا فعل مستغاث ہو کہ اس خطرہ کا رفیعہ کرے۔ اور یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب مستغاث ہو کہ کوئی جان لیوا حملہ کی دفع ہے اور اصلی غرض عام پیش نظر ہوتی ہے۔ تو وہاں یہ حق باقی نہیں رہتا ہے۔ اور حالات واقعات مقدمہ سے استحقاق پیدا نہیں ہوا ہے۔ اس لئے اپیل ملزمان نامنظور کی گئی۔ (بنگال لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۸۵ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۰)

(۱۵) جب ممبران بلوہ میں سے ایک ممبر کے پاس اسلحہ مہلک ہو جس سے دیگر ممبران لاعلم ہوں۔ تو ذمہ داری محض اسی شخص پر ہوگی۔ اور اگر منجملہ شرکاء بلوہ ایک یا چند کے پاس اسلحہ مہلک ہو۔ تو یہ نہیں کہا جائیگا۔ کہ مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک کیلئے وہ اسلحہ نہیں لے جایا گیا ہے۔ جملہ ممبران زیر دفعہ ۱۴۸ بالضمام دفعہ ۱۴۹ مجرم ہوں گے۔ (بنگال لا جرنل جلد ۷ سنہ ۱۹۳۶ء صفحہ ۸۹۴ مدراس۔ انڈین کیسز

صفحہ ۹۴ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۱۵۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۴۷۔ ۵۰ مدراس لا جرنل صفحہ ۲۵۔

(۷) ایک شخص کو دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند میں جانب کمپنی فوج شتر کو اسلحہ کمپنی سے محروم شدید وقوع میں آیا تھا۔ تو ملزم کو بجرم دفعہ ۳۲۶ سزا دی۔ دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند سزا یاب ہوئے تھے۔ مجرم دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند میں حکمہ دار کی سنہ ۱۹۳۳ء ۱۰۹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس کریمینل کیسز صفحہ ۷۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۴۲۸۔

(۷) بصورت جرم دفعہ ۱۴۱ و ۱۴۲ تعزیرات ہند ایک شخص کو دو سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ ۳۵ پنجاب رپورٹ صفحہ ۵۸۰ سنہ ۱۹۳۴ء کریمینل کیسز صفحہ ۹۴۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۹۱۔

(۸) لاٹھی اور لٹھ دیرہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ہتھیار ہیں۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۶ء اودھ صفحہ ۹۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۶۷۔ رپورٹ ۵۰۰ صفحہ ۲۹۰۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۶۸۔ ۱۱۰۱ اودھ نوٹ صفحہ ۱۰۵۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمینل کیسز صفحہ ۷۰۰۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۵۰۳۔

(۹) ایک مقدمہ قتل میں ملزمان اقبالات مفصلہ ذیل پورے نہ اتارے گئے۔ کہ مسلح مجمع جمع نہ جائز زیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند قابل سزا ہوں گے۔ اور دیگر شخص جو ہتھیار نہ لئے تھے۔ بجرم دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند قابل سزا ہوں گے۔ مجرم دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند ہوں گے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۹۶ ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۴۲ نوٹ۔

(۱۰) جب کہ ملزمان جرم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں۔ تو بجرم دفعہ ۱۴۸ یا ۱۴۴ تعزیرات ہند سزا دی جانی چاہئے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۴۰ لاہور سنہ ۱۹۳۵ء انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۵۹۔

(۱۱) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند مدعا کے لئے مسلح مجمع ہتھیار ہلاک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چھرا پیچ کس وغیرہ ہتھیار ہلاک ہیں۔ لیکن جب یہ ہتھیار کسی پل کے توڑنے کے لئے استعمال میں لائے جائیں۔ تو یہ ہتھیار ہلاک نہیں ہوں گے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۳۴ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۲۹۰ سنہ ۱۹۳۵ء ۲ روزنگ ایشیا صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۳۵ء کریمینل کیسز صفحہ ۴۹۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ صفحہ ۶۵۔

شرح

۱۔ دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے۔ اول حصہ اُس صورت سے متعلق ہے۔ جب کہ مجمع خلاف قانون کے شرکا دو یا تکمیل غرض مشترک علاوہ جرم ۱۴۳ یا ۱۴۷ کے کوئی اور جرم مثلاً ۳۰۲ یا ۳۰۳ یا ۳۰۴ یا ۳۰۷ تعزیرات ہند کا ارتکاب کریں اور موخر الذکر حصہ دفعہ ہذا میں الفاظ "شرکا مجمع جانتے ہیں۔" کہ اس غرض کے حاصل کرنے میں اس کے ارتکاب کا احتمال ہے۔ اُس کے یہ معنے ہیں کہ جب حالات واقعات شرکا مجمع متوقع ہو سکتے ہیں۔ کہ اس خاص شر کے جرم کا احتمال ہے جس کے ارتکاب کا وہ علم رکھتے ہیں۔ تو اس کے جرم کی ذمہ داری دیگر شرکا پر بھی عائد ہوگی۔ گو اُس خاص جرم کا ارتکاب صحیح معنے حصہ دفعہ ہذا میں نہ کیا گیا ہو۔ بشرطیکہ جو ممبر شریک مجمع بارادہ تکمیل غرض مشترک عمل کر رہا ہے جس کو دیگر شرکا جانتے ہیں کہ اس کا ہونا قرین قیاس اغلب ہے۔ تو حصہ اخیر مسطورہ منطبق ہو کر جملہ دیگر شرکا پر اس کے فعل کی ذمہ داری عائد ہوگی، وہ یہ عذر نہیں کر سکیں گے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اُس جرم میں حصہ نہیں لیا ہے۔ البتہ دیگر شرکا مجمع اس صورت میں اپنے ممبر مجمع کے دوسرے جرم سے سبکدوش متصور ہو سکتے ہیں جب کہ وہ ممبر مجمع کے اس فعل سے لاعلم ہوں۔ اور نہ بحالات واقعہ اس جرم کے وقوع کا احتمال ہو۔ مثلاً ہنگامہ دوران فرو دفعہ ۱۴۷ یا ۱۴۸ کوئی ممبر مجمع کوئی شے بالمقابل شخص کی سرقہ کرے یا کسی شخص کو ہلاک کر دے۔ جو غرض مقصود کی نہایت سے مغائر ہو۔ تو یہ ممبر تنہا اپنے فعل کے نتیجہ کا ذمہ دار ہوگا۔ اعتبار بدفعہ ۱۴۹ و دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند یہ ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص مجمع خلاف قانون کے مشترک مدعا مجرمانہ سے بصراحت صدر دو حصوں مبینہ مسطورہ سے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۴۳ بہت وسیع ہے یعنی جب کسی ایک فرد مجمع ناجائز یا بلوہ کا فعل مجرمانہ بلا واسطہ اور اشتراک ہمراہیان یا بہ نیت خاص اس کے مرتکب کے وقوع میں آوے۔ تو دیگر ہمراہیان پر ذمہ داری قانونی اور عدم اشتراک و عدم بہ نظر مدعا عائد نہ ہوگی۔ بجز اس کے کہ بحالات واقعات ہمراہیان جانتے ہوں یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوں۔ کہ اس فعل کے ارتکاب کا احتمال ہے۔ اور جہاں واقعات کے لحاظ سے دوسرے جرم کے ارتکاب کا احتمال ہو۔ تو حسب معنی دفعہ ۱۴۹ جملہ شرکا پر ذمہ داری اس جرم کی عائد ہوگی، اور دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند میں خاص تعداد اشخاص یا مجمع خلاف قانون کا دوران میں ہوتا ہے۔ اور بغیر تعداد مذکور کا متفقہ مجرمانہ ارادہ خاص جرم کے ارتکاب کا ہوتا ہے۔ اور غرض مشترک مذکور کے ارادہ متفقہ کے مطلع ہوتی ہے۔ اس میں فعل کی نوعیت اور حالات واقعہ سے اغلب نتیجہ اس

جلد ۹۶ صفحہ ۱۵۹ ۔۔۔ اس

(۱۶) پانچ شخص اصلاح مہلک سے مسلح ہو کر نہر کے پانی کی نکاسی کی جگہ پانی پینے کے لئے گئے۔ کہ اگر کوئی مزاحم ہوگا۔ تو جبر سے کام لیا جاویگا۔ چنانچہ دوسرے ہی پارٹی جن کا اس نکاسی پانی سے تعلق تھا۔ تکرار ہو گیا۔ اور لڑائی میں ایک آدمی پارٹی ۔۔۔ ہو گیا تھا۔ ۔۔۔ دیا گیا۔ کہ ملزمان نے بغرض مشترک آلہ مہلک ہم میں لایا ہے۔ پس وہ ۔۔۔ ملزمان جانتے تھے۔ کہ آلہ مہلک اغلباً کام میں لایا جاویگا۔ اس لئے جملہ ملزمان ۔۔۔ قرار دیئے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۴۲۲ و ۔۔۔ صفحہ ۲۱۷ و ۲۰۱ کلکتہ صفحہ ۴۲۲۔

(۱۷) مجمع ناجائز کے مسلح اشخاص جو فی الواقعہ مہمان میں مسلح ہوں ۔۔۔ ہیں۔ نہ کہ دیگر ممبران مجمع خلاف قانون سے مجرم بلوہ مرتکب ہوئے ہوں ۔۔۔ نہیں ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۹۶ سنہ ۱۹۳۹ء لاہور۔ ۔۔۔

(۱۸) جرم دفعہ ۱۴۸ قائم رکھنے کیلئے ملزم کا خلاف ۔۔۔ ثابت ہونا ۔۔۔ لئے جاتا تھا۔ اور مسلح تھا۔ اور ایک برچھا ۔۔۔ آلہ مہلک ہے۔ اگر وہ حربہ کے طور پر ۔۔۔ جاوے۔ اور اگر کوئی آلہ ۔۔۔ توڑنے کے استعمال کیا جاوے۔ ۔۔۔ حربہ کسی قسم کا نہیں کہا جائیگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۵۱ ۔۔۔ جلد ۱۵۶ صفحہ ۲۳۹ ۔۔۔ رولنگ پشاور صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۳۵ء ۔۔۔ رپورٹر ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۶۵۔

مجمع خلاف قانون کا شریک اُس جرم کا مجرم ہے جس کا ارتکاب غرض مشترک کے حاصل کرنے میں ہو۔

دفعہ ۱۴۹۔

اگر مجمع خلاف قانون کے کسی شریک کی جانب سے اس مجمع کی غرض مشترک حاصل کرنے میں کسی جرم کا ارتکاب ہو یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب ہو جس کو اس مجمع کے شرکاء جانتے ہوں۔ کہ اس غرض کے حاصل کرنے میں اس کے ارتکاب کا احتمال ہے۔ تو ہر ایک شخص جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت اس مجمع کا شریک ہے۔ جرم کا مجرم ہے۔

سے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۲۷ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۴۷۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ صفحہ ۹۱۳۔

(۳) جب کہ مجمع خلاف قانون کے بعد ممبران اسلحہ مہلک سے مسلح ہوں، اور حصول مدعا مشترکہ کے سلسلہ میں آلہ ضرب مہلک کے کسی ممبر سے ہلاکت وقوع میں آجاوے۔ تو موجودگی آلہ ضرب کی دیگر ممبران کو باور کرنے کی وجہ کیتی ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ بغرض مشترک اس کا استعمال نتیجہ ہلاکت پیدا کرے گا۔ اس لئے جملہ ملزمان جرم قتل کے ذمہ دار ہوں گے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۳ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۰ صفحہ ۳۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۳۷۱۔ لاہور لاجرنل صفحہ ۵۱۔

(۴) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کی قانون فوجداری نے بہت تشریح کی ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں لفظ جرم جرائم تعزیرات ہند متعلقہ ایٹ سپیشل لا پر شرط مذکور متعلق ہے۔ اور بصورت قانونی دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جرائم متعلقہ سے متعلق ہے۔ لیکن جرم دفعہ ۱۲۶ ریلوے یا دفعہ ۶ ضمن ج طلا بار مارشل لا ریگولیشن حسب معنی صورت دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند پر مبنی نہیں ہے۔ اور معمولاً ہائیکورٹ نگرانی کو جب کہ اپیل مطلوب ہو۔ بہ وجود اختیارات وسیع کے دخل نہ کرے گی۔ جبکہ موقعہ اپیل کا حاصل ہووے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۷۷ مدراس سنہ ۱۹۲۵ء۔ انڈیا کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۲۸۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۳۲۹۔ ۲ مدراس لاجرنل صفحہ ۹۱۴۔

(۵) مسمی رحماں مسمات رسولاں زوجہ مسمات گلاں گنڈلی کو بھگا کر لے گاؤں لے گیا تھا۔ مسمات کے شوہر نے دو سال تک کوئی چارہ کار قانونی اختیار نہیں کیا تھا۔ ایک روز شخص مسمی گلاں مزار نامی نے آشنا مسمات رسولاں کو کہا۔ کہ رسولاں اب تیرے پاس نہیں رہے گی۔ اور دوسرے مسمی گلاں شوہر رسولاں کو ترغیب دی۔ کہ وہ ان کے گاؤں آجاوے۔ اس کی امداد کرکے اس کی زوجہ اس کے ساتھ کرا دی جاوے گی۔ چنانچہ شوہر اس اس گاؤں میں آگیا۔ آٹھ سات آدمی اس کی امداد کے لئے مکان آشنا مسمات پر گئے۔ اور اس کو جبراً لے جانا چاہا۔ اس نے شور کر دیا۔ ازیں میں اس کا آشنا آگیا۔ اور اس کے معاون آگئے جس پر لڑائی ہوگئی۔ اور شوہر اس کی جانب کا ایک آدمی ہلاک ہوگیا۔ اور دو شوہروں کو ضرر شدید پہنچا۔ کیونکہ یہ لوگ کلہاڑا وغیرہ سے مسلح تھے۔ ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۲ ضمن ۳ و ۳۲۵ و ۳۴۲ تعزیرات ہند ملزمان کو خلاف سزائیں دی گئی تھیں۔ جس کے اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگر ملزمان عورت کو بچانے کے لئے مجاز تھے کہ وہ استغاثہ کے

دوسرے جرم کا احتمال جیسا کہ حصہ دوم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں کسی جرم کو وضع کیا گیا ہے۔ موجود نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جب چند اشخاص اپنے متفقہ ارادہ کی پیشرفت میں کسی جرم کا ارتکاب کریں۔ اور بعض اُن میں سے عملاً اس جرم کی تکمیل اپنے ہاتھ سے نہ کریں۔ اور بطور امداد ارتکاب جرم کے وقت موجود ہوں۔ تو جب معنی دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ ملزمان ذمہ دار اس جرم کے ہوں گے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں چند اشخاص نے اپنے متفقہ ارادہ کی پیش رفت میں ایک جرم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا تھا۔ اور بعض اشخاص ارتکاب جرم کے وقت موجود تھے۔ اور دیگر شرکائے جرم کی امداد کرتے تھے۔ لیکن اپنے ہاتھ سے جرم کے ارتکاب میں حصہ نہیں لیا تھا۔ لیکن عدالت سے جملہ اشخاص کو بجرم دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ کسی شخص کو حسب معنی دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دینے کیلئے ضروری نہیں ہے کہ اس شخص سے ارتکاب جرم میں اپنے ہاتھ سے حصہ نہ لیا ہو۔ اور اگر چند اشخاص نے اپنے متفقہ ارادہ کی پیش رفت میں عام نے شامل ہو کر دیگر شرکائے جرم کی امداد یا اعانت فعل مجرمانہ میں کریں اور بعض نے بحاضری خود تکمیل ارتکاب جرم میں اپنے ہاتھ سے اس میں حصہ نہ لیا ہو وے۔ تو حسب معنی دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ اشخاص بجرم دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزایاب ہونگے اپیل ملزمان ڈسمس کیے گئے۔ اور حکم سزا جملہ ملزمان قائم رہا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۹۸۔ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ رانڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۱۵۰۔

(۲) ایک مقدمہ بلوہ میں ایک شخص فریق مقابل قتل ہو گیا تھا۔ اور عدالت سے بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۱۴۸ بشمول ۱۴۹ تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ اور عدالت ششن سے ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند حکم سزا صادر کیا گیا تھا۔ چنانچہ حسب قاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں جملہ ملزمان کے اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ان مقدمات سے متعلق ہوتی ہے۔ جس میں ہر شخص متفقہ ارادہ سے فعل کا ارتکاب کریں۔ اور یہ ان مقدمات سے متعلق نہیں ہوتی ہے۔ کہ جب چند اشخاص بالارادہ ایک فعل کے ارتکاب کی نیت سے عمل کریں۔ اور انہیں سے بعض اشخاص ایک مختلف مستزاد جرم کا ارتکاب کریں۔ ایسی صورت میں دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلق ہوگی۔ دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سے متعلق نہ ہوگی۔ اور نیز دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کی بناء عام متفقہ ارادہ سے فعل مجرمانہ پیشرفت پر منحصر ہے۔ جو حصہ دوم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سے اس کا متعلق ہونا ممکن نہیں ہے۔ جو ارادہ مذکور کو خارج کرنا

(۹) ایک مقدمہ میں ایک اراضی پر دس ملزمان مسلح ہو کر قبضہ کرنے کی غرض سے قابضان اراضی پر حملہ آور ہوئے۔ قابضان اراضی کے معاونان سے فریق حملہ آور کا ایک آدمی مر گیا، اور بعض کو ضرر شدید پہنچا تھا۔ جس پر عدالت سے ملزمان کو جرائم دفعات ۳۰۲، ۱۴۷ و ۳۲۶ بتحویل دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزائیں دی گئی تھیں۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان نے باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل کیا ہے۔ اسلئے بمنظوری اپیل حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۰۷۸ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۵ م آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۴۷۔

(۱۰) ایک کھیت مزروعہ دعاں کے جس پر دو فریقوں کی لڑائی ہوئی جسمیں فریقین زخمی ہوئے۔ اور ہر دو کے پاس لاٹھیں تھیں، اس زدوضرب میں ایک فریق آدمی لاٹھیوں کی ضربات سے مارا گیا۔ تجویز ہوا۔ کہ جب کسی ایک یا چند مجرمان کی ضرب یا ضربات کا نتیجہ ہلاکت ہوا ہے۔ اور جملہ مجرمان زدوضرب میں حصہ لیتے تھے، اسلئے قیاس کرنا چاہیئے۔ کہ ملزمان جانتے تھے کہ ایسی مار پیٹ کم از کم ایسے ضرر جسمانی کا باعث ہوگی جس سے ہلاک واقعہ ہونے کا احتمال ہے۔ اور کہ قتل بنیچ آلہ آباد ہائیکورٹ نے بمقدمہ سرکار والانعام ایب ملزم صفحہ ۵۶۳ و صفحہ ۳۷۳ میں و ۱۹۰۱ء کرمینل لا جرنل ۹۵۳ میں قرار دیا تھا۔ کہ اگر پانچ یا زیادہ ملزمان میں سے کسی ایک کی ضرب سے ہلاکت واقعہ ہوا، اور یہ مشخص نہ ہو۔ کہ کس کی ضرب کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ تو جملہ ملزمان بانضمام دفعہ ۱۴۹ ہلاکت کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے تھے۔ اسلئے اپیل ملزمان زیر دفعہ ۳۰۴ پیش کیا گیا۔ اور حکم سزا بحال رکھنا بیان کیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۷ سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۸۴۶ اودھ چیف کورٹ و انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۷۶۶ اودھ چیف کورٹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۱۰۲۔ الکھنؤ صفحہ ۱۸۰۔ ۱۳ اودھ لا جرنل صفحہ ۲۰۴۔ ۶۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۴۶۔"

(۱۱) اور جب کہ بلوہ میں شرکا مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک کی تکمیل میں ایک شخص مارا گیا تھا۔ اور مارڈالنے والے مشخص ہو گئے تھے۔ اور دو سے ملزمان بجرم ہائیکورٹ لاہور میں قتل کے ذمہ دار قرار نہیں دئے گئے تھے۔ لیکن فرد جرم انکے خلاف بدفعہ ۳۲۵ تبدیل کیگئی تھی۔ کہ انہوں نے مقتول کی ہلاکت میں کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۸۲۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۴۶۸ لاہور آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۸۶ لاہور۔

(۱۲) اور ایک مقدمہ میں آٹھ ملزمان کے منجملہ اُن کے پاس برچھے اور چند کے پاس لاٹھیاں تھیں۔ اور بحصول غرض مشترک مسماۃ بی بو و دیا رام کے دو ضربات شدید برچھے آئین جس سے مسماۃ سابقہ دل کی ضرب سے مر گئی۔ تجویز ہوا۔ کہ بہو جودگی اسلحہ مہلک کے ملزمان سمجھتے تھے۔ کہ بحصول غرض مشترک عمل میں لائی جاسکے جس سے کم از کم اغلباً ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اور حسب حصہ دوم

معاونین کے حملہ پر حملہ آوران کو ضرر شدید پہونچائیں۔ لیکن انہوں نے مجمع خلاف قانون بغرض مشترک حصول مدعا کیا تھا۔ اور ضرر شدید پہونچایا گیا۔ اس لئے سزا ملزمان کم کی جاکر بجرم دفعہ ۳۰۴ ضمن ۲ تین سال قید سخت اور بدفعہ ۳۲۵ ایک سال قید سخت و بدفعہ ۳۴۲ تین ماہ قید سخت کا حکم ایک ساتھ بھگتنے کا دیا گیا۔ اس طریق سے جزاً اپیل ملزمان منظور کے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۳۲۲

(۶) جب کہ مجمع خلاف قانون کے دوران میں فعل وقوع میں نہ آوے۔ تو دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۱۵ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۳۷۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۳۲۵-۶ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۳۴"

(۷) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۲۵ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ملزمان کو حکم سزائے کے علاوہ بدفعہ ۱۰۶ ضابطہ پابند ضمانت کیا گیا تھا۔ ڈائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ کوئی حکم زیر دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند ضابطہ فوجداری نہیں دیا جا سکتا ہے۔ جب کہ ملزمان بدفعہ ۳۲۵ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دئے گئے ہوں، کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۱۱۷-۳ پٹنہ صفحہ ۷۰۸۔

(۸) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند دو حصوں پر منقسم ہے۔ حصہ اول میں جبکہ فعل بسلسلہ خود غرض مشترک مجمع ناجائز کے شریک کی جانب سے کسی اور جرم کا ارتکاب ہو۔ تو وہ شخص واحد اس مستزاد جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور جب کوئی فعل مجرمانہ پیش رفت سے بعلم جمیع مجمع خلاف قانون کیا جاوے۔ تو وہ تمام ذمہ دار ہوں گے۔ اور دوسری ذیل کے افعال وہ ہیں۔ جس کو جملہ ملزمان جانتے یا بادراک کرنے کی وجہ رکھتے ہوں۔ کہ اس عام غرض کے پورا کرنے میں ان کے واقعہ ہونے کا احتمال ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۶۔

اور نیز جب کہ مجمع خلاف قانون کے بعض ہمراہیان کے پاس اسلحہ ضرب ہوں، اور بغرض مشترک فعل مجرمانہ کے ارتکاب میں مصروف ہوں۔ تو قرار دیا جائیگا۔ کہ وہ مہلک واقعہ ہونے کی صورت میں لاعلم نہیں سمجھے جائیں گے۔ بلکہ اس کا اغلباً وقوع میں آنا سمجھا جائیگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۷۰۔ ۵ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۱۲

(۱۶) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں فقرہ مجمع کی غرض مشترک کے حصول کیلئے معنی ہیں۔ کہ تکمیل عام مقصد مجمع خلاف قانون ممبر جرم نے فوراً اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ اور جب مجمع خلاف قانون کا مقصد محض خاتف پارٹی کو زدوکوب کرنے کا ہو۔ منجملہ شرکاء جرم ایک ممبر نے ایک شخص کے مجدہ پر لات ماری، جس سے اس پارٹی کا وہ آدمی مرگیا۔ تو یہ نہیں کہا جائیگا۔ کہ مقصد تمام شرکاء کے مشترک ارادہ سے ہلاکت کا فعل کیا گیا۔ اس لئے دیگر ممبر جرم دفعہ ۳۰۲ قتل کے ذمہ دار نہیں ہوں گے، جب اس ہلاکت کی احتمالیت کا ان کو علم نہیں تھا یا غرض مشترک کے لئے اس ہلاکت کا احتمال تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۶۸ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۶۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۸۵۔ اودھ صفحہ ۲۹۶۔ ۱۱۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۶ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۹۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۵۲۔

(۱۷) آٹھ ملزمان نے لاٹھیوں سے تیار ہوکر ایک شخص پر حملہ کیا جس حملہ زدوکوب میں منجملہ ملزمان کسی ایک ممبر کی لاٹھی سے ہلاکت ہوگئی۔ تو جملہ اشخاص قتل کے ذمہ دار ہوں گے خواہ یہ امر ثابت نہ ہو۔ کہ حملہ کنندگان میں سے کس کی ضرب سے ہلاکت واقعہ ہوئی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۳ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۴۰۹۔

(۱۸) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ ممبران پر عائد کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ کسی ایک ممبر کی جانب سے ارتکاب جرم قتل واقعہ ہونے کی صورت میں ذمہ داری جملہ شرکاء پر عائد کرنے کے لئے دیگر جرم کے ارتکاب کی نوعیت بلحاظ نوعیت فعل کے مجرمان جس جرم کے نتیجہ سے لاعلم نہیں ہوں گے۔ عائد کی جانی چاہیئے، اور اصول دفعات ۳۵ و ۳۸ و ۱۴۹ تعزیرات ہند مدنظر رکھنا چاہیئے، اور یہ ذمہ داری نسبت دعلم مجرمانہ پر منحصر ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۳۰ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔

(۱۹) جرم بلوہ اسائش عامہ کے خلاف ایک جرم ہے۔ جس میں جبر یا ہتی انسان کے جسم پر موثر ہوتا ہے۔ اور اس غرض مشترک کی تکمیل میں شرکا متفقہ طور پر عمل کرتے ہیں۔ جو عمل ملزمان سے متاخذ کی جاتی ہے۔ اور دفعہ ۱۴۹ و دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جس میں متفقہ طرز عمل ضروری ہوتا ہے کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۴۲ ناگپور ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۷۴۸۔

(۲۰) دفعہ ۳۴ و ۱۴۹ تعزیرات ہند امتیاز طلب ہیں۔ لیکن یہ امر صحیح ہے کہ بلحاظ نتائج

دفعہ ۱۴۹ جملہ ملزمان جانتے تھے۔ کہ ہلاکت کا احتمال ہوگا۔ اس لئے جملہ شرکا مجمع زیر دفعہ ۳۲۶ بشمول دفعہ ۱۴۹ سات سات سال قید سخت اور سمی نانوزیر دفعہ ۳۰۲ مجرم قرار دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۵ الہ آباد دائڈین کیسس جلد ۸۳ صفحہ ۱۷ الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹ الہ آباد سنہ ۱۹۲۴ء صفحہ ۶۷۰۔ ۵ لارپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۱۳۔

(۱۴) حسب دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند غرض مشترک مجمع خلاف قانون حصول مدعا عام کے لئے سختی سے اس ارتکاب جرم کی نوعیت کو ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جملہ ممبران مجمع خلاف قانون جرم کے بڑے پیش رو کے مطابق مجرم قرار دئے جاویں۔ بلکہ یہ امر پسندیدہ ہے۔ کہ دیگر ممبران اس سنگین جرم کے بجائے خفیف جرم میں سزایاب کئے جاویں۔ اور اگر ممبران مجمع خلاف قانون میں سے ایک ممبر قتل کا مجرم ہو۔ تو دوسرے ممبر شدید کے مجرم قرار دئے جاویں۔ تو یہ امر خلاف قانون نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۶۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۱ سنہ ۱۹۲۷ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۲۱ سندھ لارپورٹ صفحہ ۱۵۹۔ ۷ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۴۵۔

(۱۴) جب ایک گروہ ڈکیتان ڈکیتی کے مشترک ارادہ سے ڈکیتی کریں۔ اور ایک ڈکیت نے گرفتاری سے بچنے کے لئے بھاگتے ہوئے فائر کیا۔ جس سے ایک شخص مارا گیا تھا۔ بحالات واقعہ ڈکیت ڈکیتی سے بیشتر مسلح تھے۔ کہ گاؤں کے لوگوں کو ڈرایا جاوے۔ دوسرے ڈکیتی کے شریک اس ہلاکت کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴۰ صفحہ ۸۹۲۔ ۹ اودھ ولکا نوٹ صفحہ ۹۷۷ سنہ ۱۹۳۳ء۔ کرمینل کیسز صفحہ ۹۲۔ ۱۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۶۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۳۳۔

(۱۵) جب حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ملزم مجمع ناجائز میں شریک اس وقت رہا ہے۔ کہ جرم مکمل ہوا۔ اور عملی طور پر ملزم کا جرم میں حصہ لینا ظاہر ہے۔ اور بلوہ میں کسی ممبر کے بیگناہ ہونے کا بار ثبوت ملزم پر ہے۔ اور صورت جرم مجمع ناجائز نے باستعمال جبر و سختی صورت جرم بلوہ اختیار کی ہے۔ اور استغاثہ ثابت کر چکا ہے۔ کہ ہر ایک ممبر بلوہ کے ارتکاب جرم کے وقت موجود تھا استغاثہ کو اس سے زائد ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے زیر دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ شرکا جرائم کے مرتکب ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۵

داخل یا شریک ہو۔ تو شخص اول اس مجمع خلاف قانون کے شریک کی حیثیت سے سزا کا مستوجب ہے۔ اور کسی جرم کی پاداش میں جس کا ارتکاب اس اجرت پر رکھنے یا قرارداد دینے یا کام لینے کے باعث سے وہ دوسرا شخص اس مجمع خلاف قانون کے شریک کے طور پر کرے۔ تو شخص اول اسی طرح سزا کا مستوجب ہوگا۔ کہ گویا وہ اس مجمع خلاف قانون کا ایک شریک تھا۔ یا اس نے خود اس جرم کا ارتکاب کیا۔

ضمانت قابل دست اندازی پولیس ہے۔ قابل راضی نامہ نہیں ہے۔ قابل ضمانت وقابل تجویز ہے مجسٹریٹ ہے۔ بشرطیکہ شرکت جرم میں کوئی جرم ناقابل ضمانت وناقابل تجویز فاضل مجسٹریٹ نہ کر لیا ہو دے۔

شرح پہلا دفعہ ہذا مجمع ناجائز مبینہ دفعہ ۱۴۱ کے لئے جو شخص کسی شخص کو اجرت پر رکھنے یا وعدہ لے یا ایسی شرکت کے لئے اس اجرت پر رہنے یا وعدہ دینے والے شخص کی مدد یا سامان کرے۔ خواہ مجمع خلاف قانون میں وعدہ دہندہ یا اجرت پر رہنے والے شخص نے کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ تاہم یہ شخص جس نے کسی شخص کو اجرت پر رکھا یا وعدہ لیا یا مدد یا سامان کی بحیثیت ایک ممبر مجمع خلاف قانون قابل سزا ہوگا۔ مگر وجود واقعہ مجمع ناجائز ضروری ہے۔ اور اگر وہ شخص اجرت پر رہنے والا مجمع خلاف قانون کی شرکت میں کسی اور جرم کا بھی شریک ہو۔ تو اجرت رکھنے والا دفعہ ہذا کے فقرہ اجرت کی رو سے ویسا ہی اس جرم و دیگر جرم کا بھی مستوجب سزا ہوگا۔ کہ گویا اس نے خود ارتکاب جرم کیا ہے۔ اور ایسے اشخاص جو حسب تعریف دفعہ ہذا اجرت وغیرہ پر رکھے گئے ہوں۔ ان کو کسی گھر یا احاطہ میں مجمع خلاف قانون کے لئے تجمع رکھنے والا زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور وہ اشخاص جنہوں نے مجمع خلاف قانون میں شامل ہونے کی قرارداد مندرجہ دفعہ ہذا کی ہو۔ یا اس کا اقدام کیا ہو۔ وہ اشخاص بدفعہ ۱۲۰ الف تعزیرات ہند حصہ اول اور اگر وہ صلح ہو کر پھرنے کی قرارداد کریں۔ تو وہ اشخاص حصہ آخر دفعہ ۱۲۰ الف تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوں گے۔

اجزاء ترکیبی جرم طلب (۱) ملزم کا مجمع خلاف قانون میں شمولیت کیلئے اشخاص کو اجرت رکھنے یا قرارداد دینے میں مدد یا عملی رضامندی کرنا

قانونی سادی الشکل ہیں۔ لیکن تاہم امتیاز ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ میں قبل از ارتکاب جرم غرض مشترک ملزمان کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جو اس کی غرض مشترک فعل کی نوعیت و نتیجہ سے اخذ کی جاوے گی۔ اور دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں قبل از ارتکاب جرم ملزمان کی غرض مشترک ثابت کی جاتی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۹ صفحہ ۷۸ لاہور سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۶۷۸۔

(۲۱) چند ملزمان جنہوں نے مسمی چندر لیکا پر حملہ کرکے اس کو ضرر شدید بھی پہونچایا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزمان کو بجرم دفعات ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند جداگانہ سزا دی گئی تھی۔ اودھ چیف کورٹ میں درخواست ضابطہ ملزمان پر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند بالنظام دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند علیحدہ علیحدہ جرم میں سزا دینا خلاف قانون نہیں ہے۔ اور آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۳۸۸ و سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۱۷۷ و مہندا آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۱۴ء اودھ صفحہ ۲۰۵ و ۲۷ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۱۷۲ کا حوالہ دیتے ہوئے اپیل ملزمان ڈسمس کئے گئے، کرمینل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۲۰۷ سنہ ۱۹۳۹ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۱۶۴۔

(۲۲) چند ملزمان جن میں سے بعض آلہ مہلک سے مسلح تھے۔ بارادہ سرقہ بالجبر گئے۔ کہ اگر اس میں مزاحمت ہو۔ تو ہلاکت وقوع میں لائی جاوے۔ چنانچہ سرقہ بالجبر کے دوران میں منجملہ ملزمان کے ایک کے ہاتھ سے قتل ہوگیا۔ تو تجویز ہوا کہ جملہ ملزمان حسب دفعہ ۳۴ قتل کے مجرم ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۴۰۶ لاہور و ۱۴۰۷ لاہور و انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۱۸ لاہور و ۱۱۹ کلکتہ و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۳۔ ان محولہ فیصلہ جات مسطورہ میں ارادہ مجرمانہ پیش رفت پر دفعہ ۳۴ و ۱۴۹ میں بصراحت مسبوق الذکر امتیاز کیا گیا ہے۔

کسی مجمع خلاف قانون میں داخل ہونے کیلئے اشخاص کو اجرت پر رکھنا یا انکے اجرت پر رکھے جانے میں مساعدت کرنا۔

دفعہ ۱۵۰:۔ جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اجرت پر رکھے یا اس سے قرار داد لے یا اس سے کام لے یا اس کو اجرت پر رکھنے یا قرار داد دینے یا کام لینے میں مدد یا مساعدت کرے۔ اس غرض سے کہ وہ دوسرا شخص کسی مجمع خلاف قانون میں

یا داخل رہے، تو مذکورہ بالا مجموعہ ۳ ماہ سے زائد نہ ہو، سزائے قید کی بجائے جرمانہ کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد بھی ۳ ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔"

ضابطہ دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے، قابل ضمانت ہے، مجسٹریٹ درجہ اول قابل سماعت ہے، ناقابل راضی نامہ ہے، ناقابل تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح جب پانچ یا پانچ سے زیادہ شخصوں کا مجمع ہو کہ جس سے نقص امن کا غالب گمان ہو، اور اس کو منتشر ہونے کا حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجاز مجسٹریٹ یا کمشنر پولیس یا کمشنر ڈویژن نے متفرق ہو جانے کا حکم دیا ہو، اور حکم دینے کے وقت مجمع منتشر نہ ہو، تو وہ شخص جو دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ [illegible] دفعات ۱۴۷ و ۱۴۸ ضابطہ [illegible] سے متعلق ہوں گے۔ [illegible] ہدایت ضروری ہے کہ حکم دہندہ مجاز ہو۔ [illegible] حکم واضح طور پر منتشر ہونے کا ہو۔ ورنہ عدم تعمیل حکم نہ ہوگی۔ اور پولیس [illegible] حکم منتشر ہونے کا ہو۔ [illegible] دفعہ ۱۴۴ ۔ ایکٹ [illegible] ہونا چاہیئے۔ اور [illegible] حکم منتشر ہونے کا مجمع مجسٹریٹ ناکافی ہے۔

تشریح اگر وہ مجمع جس [illegible] ہو۔ تو مجرم مذکور [illegible] کے مطابق سزا کا مستوجب ہوگا۔

امتیاز بدفعہ ۱۴۴ و دفعہ ۱۵۱ و ۱۸۸ : تغیرات متعدد دفعات متعلقہ قانون پولیس

دفعہ ۱۴۴ و دفعہ ۱۸۸ مجمع خلاف قانون بنا ہو ہونا ہے۔ اور ایسی حالت میں کسی افسر مجاز کے حکم پر منتشر نہ ہونا اور بدستور واقعہ [illegible] قابل سزا ہے، اور دفعہ ۱۵۱ میں ایسا مجمع ہو کہ وہ ابھی خلاف قانون نہ بنا ہو۔ اور اس کی اشتعال عادت واقعہ سے امن خلائق میں پڑنے کا احتمال اغلب ہو۔ اور قانوناً حکم متفرق ہونے پر انکار کرے۔ اور منتشر نہ ہو۔ وہ شخص دفعہ ۱۵۱ مستوجب سزا ہوگا۔ اور دفعات ۱۴۰ و دفعہ ۱۴۴ زیر قانون پولیس ایکٹ ۱۸۶۱ء ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یا ایکٹ

(۲) ملزم کا امداد یا مساعدت کرنے کی صورت میں ان اشخاص کے مجمع خلاف قانون شامل ہونے کی واقفیت رکھنا (۳) ملزم کا تمام یا کچھ حصہ اجرت پر رکھنے یا قرارداد وغیرہ لینے کی روک کا پابند ہونا (۴) ملزم کا باوجود روکنے کی طاقت رکھنے کے اس کا انسداد نہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بدوران ایام و تاریخ و مقام فلاں سمیت فلاں فلاں اشخاص کو مجمع خلاف قانون کے ارتکاب کے لئے اجرت یا قرارداد دینے یا اجرت پر رکھنے وغیرہ میں مدد یا مساعدت کی ہے۔ جیسا کہ صورت ہو۔ (دفعہ کی جلد سے) پر رکھا ہے حالانکہ تمہارا فرض اس کے انسداد کا تھا۔ اور اس تخلف فرض کی بدولت فلاں کی شرکت کا نتیجہ مسمی فلاں شخص کو ضرر شدید پہنچا ہے جس کے نتیجے سے تم واقف تھے اور جو فساد دفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند تم مرتکب جرم دفعہ ۳۲۵ و ۳۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ملزم جب ثابت ہوا کہ وہ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا تھا۔ اور جیوری نے قرارداد تسلیم پر یا قرارداد لینے والے شخص سے جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کا ارتکاب نہیں ہوا ہے۔ اس لئے بلند شہر دفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند ملزم کلکتہ ہائیکورٹ سے مستوجب سزا قرار نہیں دیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۶ اور جو شخص جسپر کہ مجمع خلاف قانون میں بحیثیت ممبر شامل ہوا ہے۔ ایک مجرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند بنا ہے۔ جو امتیازیہ جرم ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۶ سنہ ۱۹۵۹ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۰۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ صفحہ ۹۰۳۔

دفعہ ۱۵۱: جو کوئی شخص جان بوجھکر پانچ یا زیادہ شخصوں کے مجمع میں بعد اس کے کہ اسکو متفرق ہونیکا حکم ہو چکا ہو جان بوجھکر داخل ہونا یا رہنا

یا زیادہ شخصوں کے کسی ایسے مجمع میں جس سے امن خلائق میں خلل پڑنے کا احتمال ہو بعد اس کے کہ مجمع مذکور کو قانون کی رو سے متفرق ہونے کا حکم ہو چکا ہو۔ داخل ہو

سے گزر رہا ہے۔ جب کو سب انسپکٹر نے روکا۔ کہ مسجد کے آگے باجہ نہ بجایا جاوے۔ کہ احتمال بلوہ کا تھا۔ مگر ملزمان نے انکار کیا تھا۔ اور ملزمان مدفعہ ۱۵ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے تھے۔ اس مقدمہ میں حکم منتشری کے متعلق وکیل نے اعتراض کیا تھا۔ کہ منشائے دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند حکم منتشری نہیں کیا گیا تھا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ جب بادی ملزم افسر مجاز نے ممانعت اجتماع منتشری کر دی تھی۔ تو تعمیل منشائے دفعہ ۱۸۸ تعزیرات بند ہو چکی ہے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۹ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۸۲۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۱۶۵۔

(۴) دفعہ ۱۵ تعزیرات ہند اس وقت عائد نہیں ہوگی جب کہ مجمع خلاف قانون بن چکا ہو تو حکم منتشری دیا گیا ہو۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۹۴۔ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۰ صفحہ ۲۱۷۔

۱۸۷۔ کچھ لوگ مل کر ہنومان جاتر بڑی دھوم دھام سے گزر رہا تھا۔ جب کہ مسجد کے راستہ میں مسلمان جمع تھے۔ سب انسپکٹر پولیس نے احتمال نقض امن خلاف مسجد بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ جلوس کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ اور اس کے منتشر ہونے پر زیر دفعہ ۱۵ تعزیرات ہند اشخاص کا چالان کیا گیا اور مجسٹریٹ مجاز سے مرتکبین سزایاب ہوئے۔ حسب قاعدہ ناگپور ڈویژن کمشنر کورٹ میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۱۴۷ ضابطہ فوجداری مجمع خلاف قانون ہو۔ یا اس سے امن خلائق میں اختلال واقع ہونا غالب ہو۔ اور ملزمان کے چلن اور افعال سے امن خلائق میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ لیکن جہاں مجمع جائز ہو اور اس سے امن خلائق میں خلل متحمل نہ ہو حسب معنی دفعہ ہذا اشخاص مجتمعین سے حملہ یا بلوہ متخیل نہ ہوگا۔ اور پولیس کا فرض ہے کہ ایسے مجمع ناجائز کو جس سے اختلال امن خلائق کا احتمال ہو۔ اسکو روکو۔ لیکن دیگر جائز مجمع جس سے احتمال نقض امن نہ ہو۔ اس کو منتشر کرنے کا حکم نہ دیوے۔ اور ایسی صورت میں دفعہ ۱۴۷ ضابطہ متعلق نہ ہوگی۔ بحوالہ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۲۰ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۱۶۵ و کریمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۹ نگرانی منشور کی جا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۰۷ سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۲۲۲۔

(۵) دفعہ ۱۵ تعزیرات ہند ان مقدمات سے متعلق نہیں ہے۔ جن میں تجدد خلاف قانون

سپرنٹنڈنٹ پولیس مجمعوں اور جلوسوں کے گذرنے کے لئے راستے مقرر کر دے اور جن راستوں یا گذرگاہوں سے انتظاماً گذرنا مناسب خیال نہ کیا جاوے۔ امتناع کردے آوازہ عمداً غفلت یا حکم مذکور کی تعمیل سے انکار کرنا وہ حسب دفعہ ۱۴۳ الف مجمع خلاف قانون کہا جائیگا اور زیر دفعہ ۱۴۳ قانون مذکور مجسٹریٹ مجاز سے دو سو روپیہ تک جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

اور بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے مشتہر کردہ حکم کے خلاف کسی خاص فعل امتناعی کے مطابق عمل نہ کرنا یا کسی مال کا اہتمام مطابق حکم نہ کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے مجمع کا ہونا (۲) مجمع مذکور سے اختلال امن کا اندیشہ ہونا (۳) مجمع مذکور کی مشتہری کا حکم قانوناً افسر مجاز کا ماضابطہ دینا (۴) ملزم کا باوجود علم اور حکم سماعت کرنے کے مجمع مذکور میں شرکت خود کو جاری رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ دوم تم فلاں شخص ملزم پر لزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔"

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں پچاس شخص اشخاص کے مجمع میں جو سے امن و امان میں اختلال پیدا ہونا اغلب تھا۔ اور تم جانتے تھے کہ اس مجمع کی مشتہری فلاں افسر مجاز کی جانب سے قانوناً دیا گیا ہے۔ باوجود حکم دینے افسر مذکور کے تم نے اس مجمع میں سلسل جاری رکھی تھی۔ اور تم دانستہ منتشر نہیں ہوئے جو جس سے تم بہرہ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت کے لائق سماعت ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری بتجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور مثل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

زیر دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند ملزم کی محرمیت کے لئے محض یہ امر کہ مجسٹریٹ کی رائے میں جس نے حکم مشتہر کا مجمع دیا تھا۔ اس کی رائے میں اختلال امن کا اندیشہ ہونا کافی نہیں ہے بلکہ شہادت کا اطمینان ہونا چاہیئے۔ کہ فی الواقع مجمع سے اختلال امن کا احتمال تھا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۰۰ کریمنل جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۵ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور۔ انڈین لاء جلد ۴۶ صفحہ ۳۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۱۳۵۔ ۲۱ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء

(۲) ایک سب انسپکٹر پولیس نے یہ اطلاع پاکر کہ ایک جلوس اپنی ہنومان جی کے مندر کے آگے

[illegible] کرنے یا [illegible] کرنے کی [illegible] ہو
قدام کرے۔ جبکہ [illegible]
یا [illegible] کے فرد کرنے میں [illegible]
انجام دے رہا ہو۔ یا ایسے ملازم پر جبر، خبر، [illegible] کی دھمکی دے
یا جبر مجرمانہ کا اقدام کرے۔ وہ شخص مذکور [illegible]
کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد [illegible]
کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

ابتدائی [illegible]

[illegible]

شرح [illegible]

اصطلاحات و فقرات ہند [illegible]

اجزاء قانونی تشریحات [illegible]

ہو گیا تھا۔ یہ حکم منسوخ نہیں ہوا ہے قبل اس کے کہ ۔۔۔ پولیس کی جانب سے کسی مقدمہ جرم دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند میں چالان کیا گیا ہو۔ اور شہادت استغاثہ سے ثابت کیا جائے ہو۔ نوٹ ۔۔۔ بغرض زیر دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند حکم میں دے سکتا ہے۔ ۔۔۔ کرمیل ۔۔۔ جلد ۳۵ صفحہ ۹۰۰ ۔۔۔ لاہور ۔۔۔ صفحہ ۵۰ ۔۔۔ ۲۲ لاہور۔

(۶) دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند میں صورتیں صادق نہیں آتی ہے جب کہ ابتدائی مجمع ۔۔۔ ہو چکا ہو اور جب دفعہ ۱۴۷ غالباً نوجداری ۔۔۔ حکم نہ دیا گیا ہو۔ ۔۔۔ لاہور صفحہ ۶۱۰۔ انڈین ۔۔۔ بلیہ ۱۵۰ صفحہ ۲۰۰۔ پونہ ۔۔۔ صفحہ ۵۴۳۔ امپیریل لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۱۰۹۔ ۳۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۷ ۔۔۔ ۱۹۰۲ء کرمینل ۔۔۔ دفعہ ۱۴۴ ۔۔۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۵ء لاہور صفحہ ۲۰۶۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۵ء ۔۔۔ صفحہ ۲۴۳۔

(۷) پولیس ۔۔۔ دفعہ ۱۴۱ غالباً جبکہ ۱۴۱ دفعہ منتشر ہونے کا حکم ۔۔۔ جبکہ مجمع جائز ۔۔۔ مانع ناجائز ہونے کا احتمال ہو اور جرم سے نقص امن متصل ہو۔ اور جب وہ بلوائی فوجی ۔۔۔ اختیار کر لے ہوں۔ ۔۔۔ حکم منتشر ہونے کا ۔۔۔ بلیہ جب وہ جائز ہو گیا۔ اور مدعا علیہ ۔۔۔ زیر دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ۔۔۔ گرفتار ہوئی ۔۔۔ کہ ۔۔۔ کو وزارت دیا جاوے کہ مجمع ۔۔۔ نا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ کو قانونی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۰۵ ۔۔۔ ۔۔۔ صفحہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۱۰۹۸ ۔۔۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء ناگپور صفحہ ۲۴۰ ۔۔۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۷ء ناگپور صفحہ ۷۰۷۔

(۸) مجمع ناجائز کی ۔۔۔ ناجائز ہونے ۔۔۔ سے جو اس کے ۔۔۔ عمل اور احتمال نقص ترتیب نقصہ سے اخذ کی جاتی ہے۔ کوئی دفعہ ۱۴۱ غالباً جداری سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ مجمع ناجائز کو منتشر ہونے کا حکم دے۔ ۔۔۔ مجمع ناجائز ۔۔۔ ۔۔۔ ہونی چاہیئے۔ درخواست ۔۔۔ فوجداری کی ۔۔۔ کرمیل ۔۔۔ ۔۔۔ جلد ۳۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ صفحہ ۷۰۷ ۔۔۔ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۹۰ ۔۔۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء ناگپور صفحہ ۲۴۰ ۔۔۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۷ء ناگپور صفحہ ۷۰۷۔

کسی سرکاری ملازم پر اس وقت حملہ کرنا یا اس کا مزاحم ہونا جبکہ وہ بلوہ وغیرہ کو فرو کر رہا ہو۔	دفعہ ۱۵۲۔ جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم پر

بلوہ کرنے کی نیت سے بہ بدی اشتعال دینا

دفعہ ۱۵۳:۔ جو کوئی شخص براہ خباثت یا بدی کوئی امر خلاف قانون کرنے سے کسی شخص کی طبع کو اشتعال دے اور اس کی یہ نیت ہو۔ یا اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ اس اشتعال کے باعث سے بلوہ کرنے کے جرم کا ارتکاب وقوع میں آئے۔

اگر بلوے کا ارتکاب ہو

تو اگر اسی اشتعال کے باعث سے بلوہ کرنے کے جرم کا ارتکاب وقوع میں آئے تو شخص مذکور دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

اگر بلوے کا ارتکاب نہ ہو

اور اگر بلوے کرنے کے جرم کا ارتکاب وقوع میں نہ آئے تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم قید کی سزا جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

ابتدائی مناسبطہ

دفعہ ہذا اعہدہ دار پولیس بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ اور قابل تجویز ہر مجسٹریٹ سے اور اگر جرم بلوہ کا ارتکاب ہو۔ تو وارنٹ ورنہ سمن جاری ہوگا۔ اور جرم بلوہ کا اگر وقوع میں نہ آوے تو اس صورت میں سمن آخیر کی کاروائی سرسری ہو سکے گی۔

شرح

دفعہ ہذا میں اس طرح روک کی گئی ہے۔ کہ کوئی شخص براہ مخاصمت یا ناحق کسی امر خلاف قانون کے کرنے سے کسی شخص کو بلوہ کرنے کے لئے مشتعل کرے اور بہ نیت دشمنی یا لاپرواہی سے یہ جان کر ہیجوقسم کسی امر ناجائز ناحق یا شرارت سے اغلباً اشتعال طبع کا باعث ہوگا۔ کسی امر خلاف قانون کا مرتکب نہ ہووے۔ اور لفظ خباثت (malignantly) اور لفظ بدی (wantonly) دو لفظ مستعمل ہوئے ہیں۔ لفظ خباثت کے معنی کسی

ملازم کا بہ حیثیت منصبی اس کے فرو یا مشتر کرنے میں سامی ہونا (۳) ملزم کا سرکاری ملازم کی حیثیت منصبی سے واقف ہونا (۴) ملزم کا سرکاری ملازم پر حملہ کرنا یا دھمکی دینا یا اس کا مزاحم یا مزاحم ہونے کا اقدام کرنا یا اس پر جبر مجرمانہ یا اس کی دھمکی یا اس کا اقدام مجرمانہ طور سے کرنا۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں متہم پولیس سٹیشن تھانہ فلاں کو جانتے ہوئے مجمع خلاف قانون یا بلوہ یا ہنگامہ کا ایک فریق ہو کر بجائے تعمیل حکم منتشری کرنے کے تمنے بشمول دیگر فلاں فلاں ملزمان اس پر حملہ مجرمانہ یا جبر مجرمانہ یا اس کی دھمکی یا اقدام یا مزاحمت وغیرہ جیسا کہ صورت واقعہ ہو۔ درج کی جاوے) کا ارتکاب کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند چالان کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے ایک کانسٹیبل پولیس وقت اس کے فرد کرنے کے وقت جبر مجرمانہ سے کانسٹیبل کو مکا مارا تھا۔ عدالت سے ملزمان کو جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند سے ڈسچارج کر کے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند سزا دی گئی جس کی نگرانی میں ملزمان سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۶۰ کے مجاز کا جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند سے ملزمان کو سبکدوش کر کے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات سزا دینا قانوناً جائز تھا۔ بحالات مقدمہ کوئی نقص قانونی نہیں ہے۔ بحوالہ رولنگز ۲۹ - انڈین کیسز صفحہ ۶۶۸ و ۳۹ مدراس صفحہ ۵۰۳ و کریمینل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۵ و ۱۹ کریمینل لاجرنل صفحہ ۶۱۳ و انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۵۶۷ نگرانی ملزمان دسمبر کی گئی اور حکم سزا بحال رکھا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۴۴ صفحہ ۴۴۱ سنہ ۱۹۴۳ء سندھ ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۶۲۳

کورٹ میں ملزم کیجانب سے پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ الزام جرم دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند اُسوقت تک قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ تاوقتیکہ فعل خلاف قانون بہ خباثت یا بدی سے کیا جانا ثابت نہ ہو۔ اِس مقدمہ میں ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ جس سے ہر دو اجزا قانونی میں سے کوئی جزو قانوناً ثابت ہوا ہو۔ اِس لئے بہ تنسیخ حکم سزا انگرانی منظور اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۶ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۷۶۷۔ اور ایسا ہی ارادہ ملزم ثابت نہ کرنے پر کلکتہ ہائی کورٹ سے ملزم بری ہوا تھا۔ ۴۳ کلکتہ صفحہ ۵۹۱۔ ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۹۹۔ ۲۳ کلکتہ لاجرنل ۱۰۵۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۴۔ انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۴۷۹۔

(۲) ایک شخص نے چند رسالہ جات طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم کر دئے تھے۔ اور مضمون رسالہ کے پڑھنے والوں کو اشتعال پیدا ہوکر نقض امن کا اغلب احتمال تھا۔ مجسٹریٹ مجاز نے ملزم کو بدفعہ ۲۹۲ و ۱۵۳ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جو عدالت سشن میں حکم سزا قائم رہنے پر ملزم نے بمبئی ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ مضمون پمفلٹ سے پڑھنے والوں کو اشتعال پیدا ہوگا۔ جس سے ملزم کا ارادہ کہ پڑھنے والے بلوہ کے مرتکب ہوں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس رسالہ کا تقسیم کرنا ملزم کی نیت کا مستزاد مظہر ہے۔ کہ ملزم نے خباثتاً عمل کیا ہے۔ اسلئے حکم سزا قائم رکھا۔ اور حکم دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳ بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۴۰۱۔ ۲۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۶۶۔

(۳) جرم دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند میں ایسے مشتعل کرنے والے الفاظ یا افعال ہوتے ہیں۔ جو ترغیب یا اعانت سے خارج ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ ایسے فعل یا اشتعال سے متعلق ہے جس سے ارادہ فعل خلاف قانون اُن اشخاص کے خیالات میں غضب پیدا کرکے ان کو فوراً بلوہ کے ارتکاب کی طرف رجوع کر دے۔ اور صورت جرم دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۴ تعزیرات ہند دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند سے متعلق نہیں ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۹۵ ۱۹۳۳ء بمبئی ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۲۷۲۔ ۳۵ بمبئی ۳۳۹۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۱۶۲۔

(۴) ایک مقدمہ میں ایک بارات معہ نوشاہ ایک گاؤں میں شادی کرکے ایک پالکی میں زوجہ و شوہر ہر دو کو بٹھلا کر معہ جلوس و

شخص کو فوراً مخاصمت پر ترغیب تحریک جذبات انسانی مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ اُس کے خون میں جوش پیدا ہو کر اُس کی طبیعت جرم بلوہ کے ارتکاب کی طرف مائل ہو جاوے۔

اور وہ لفظ بدی (Wantonly) کے معنی کسی فعل کی فوریت اور اُس کے بُرے نتائج پر لحاظ نہ کر کے ناحق لاپرواہی سے کسی شخص کو مشتعل کرنا ہوتا ہے۔

دراصل دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے۔ اول اشتعال مذکور سے جرم بلوہ واقعہ ہو جاوے۔ دوسرے میں جب کہ ترغیب مسطور سے جرم واقعہ نہ ہووے جس کی جداگانہ سزائیں مقرر کیگئی ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب مُلزم کا کوئی فعل خلاف قانون براہ خباثت یا کینہ ناحق کرنا۔ (۲) اس فعل سے مُلزم کا اشتعال طبع کی ترغیب دینا۔ (۳) مُلزم کا جاننا کہ اشتعال طبع کے احتمال سے بلوہ ہوگا۔ (۴) اور اُس اشتعال سے بلوہ واقعہ ہونا۔

فرد قرارداد جرم میں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص مُلزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں خباثتاً (یا از راہ بدی ناحق) فلاں فعل خلاف قانون کا ارتکاب یہ جانکہ اُس سے احتمال بلوہ ہے کیا ہے۔ جس سے ارتکاب جرم بلوہ وقوع میں آیا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں مسلمان نے ایک گائے سورج نکلنے سے پیشتر ذبح کر دی تھی جس کی اطلاع معرفت چوکیدار دو مسلمانوں نے مقامی پولیس میں کر دی تھی۔ جس پر عدالت میں چالان پیش ہو کر مُلزم کو بدفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ الہ آباد ہائی

دفعہ ۱۵۳ الف

دفعہ ۱۵۳ (الف) جو کوئی شخص ایسی باتوں کے ذریعہ سے

طبقات رعایا کے درمیان دشمنی بڑھانا

... کے معنی کسی شخص کو باختیار ...
... فضل ... لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۸۹ ۴ بمبئی
... سنہ ۱۹۲۸ء بمبئی صفحہ ۱۵۶-۳۰
... پریوی کونسل لا رپورٹ صفحہ ۲۰۴۔
... ایک شخص ... نے اینٹیں ماری تھیں جس پر اہل ہنود
... ہو کر ان کو روکنے گئے ... جرم بلوہ ہو گیا تھا۔ عدالت سے ملزمان بدفعہ
... تعزیرات ... کئے۔ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ
ملزمان کا فعل فقط بے احتیاطی کا تھا۔ اور نہ حسب معنی دفعہ ۵۳ تعزیرات
ہند تھا۔ اور حکم عدالت ماتحت دفعہ ۳۰۴ ضابطہ فوجداری منسوخ کیا گیا۔ کرمنل
لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۸۸ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۲ صفحہ ۵۶۲ آل انڈیا رپورٹر
... الہ آباد صفحہ ۴۵۷۔ الہ رپورٹ آل انڈیا کرمنل صفحہ ۲۵-۵۱ الہ آباد
صفحہ ۴۶۵۔ ۱۹۲۹ء لاجرنل صفحہ ۱۷۵-۱۱ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۲۰۷

... ذریعہ سے ... دکھائی جائیں یا ... باتیں یا اشاروں کے ذریعہ یا نقوش
... کے ذریعہ سے یا اور طرح سے جناب ملکہ معظمہ کی رعایا کے مختلف
طبقات کے درمیان دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھائے یا بڑھانے
کا اقدام کرے ... تو اس کو ... قید کی سزا دیجائے گی جس کی حد دو برس
تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تشریح۔ جن امور سے ... کی رعایا کے مختلف طبقات کے
... یاں ... ہو ... ہیں۔ یا جن سے

باجہ وغیرہ ایک دوسرے گاؤں میں سے گزر رہے تھے۔ بس رہیہ میں ایسی کبھی رسم زوجہ و شوہر شادی کر کے ایک پالکی میں بیٹھکر جانے کی ادا نہیں ہوئی تھی۔ پولیس مقامی نے اس جلوس کو حسب اختیار دفعہ ۳۱ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء روکا۔ اور چند ملزمان کو حسب دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند عدالت میں کر دیا۔ عدالت سے ملزمان سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں حسب قاعدہ درخواست نگرانی پیش ہوئی قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند اس وقت تک عاید نہیں ہو سکتی جب تک کہ فعل خلاف قانون نہ کیا گیا ہو۔ اور صورت مندرجہ دفعہ ۱۵۳ تعزیرات متعلق نہ ہو۔ اور نہ کہ دلہن و دولہا ایک پالکی میں سوار ہو کر معہ جلوس کسی گاؤں میں سے نہ گزرنے کی رسم کو قانونی دفعات حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے دلہن و دولہا کا ایک پالکی میں سوار ہو کر معہ جلوس کے گزرنا امر خلاف قانون حسب معنی دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اور بدفعہ ۳۱ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء پولیس کو حسب معنی دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹی اختیارات عطا نہیں کرتی ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزمان حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۶۶ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۸۶۶۔

(۵) ایک جلوس اہل ہنود مذہبی رسم کے مطابق بموجب حکم اعلےٰ افسران ان ہی راستوں سے جا رہا تھا جن کی ان کو اجازت دی گئی تھی۔ ان کے بالمقابل اسی تاریخ کو اہل اسلام نے جلوس نکالا۔ اور اہل ہنود کے جلوس کے بالمقابل ہونے کو جا رہا تھا۔ جب کہ ممتاز افسران پولیس نے بخیال احتمال بلوہ ان کو دوسرے راستے سے جانیکا حکم دیا۔ مگر اہل اسلام نے تعمیل حکم سے انکار کر دیا۔ اور باہم ہر دو جلوس میں بلوہ ہو گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ملزمان اہل اسلام بدفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے۔ اور بمبئی ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ اور قرار دیا گیا کہ پولیس کا حکم بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کی دفعہ ۵۳ ضمن ۲ و ب بحالات واقعہ جائز تھا۔ اور تعمیل حکم نہ کرنے والے ملزمان زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہیں۔ اور مجاز ہے کہ ضروری تحفظ ٹریفک

اصول

دفعہ ہذا کے الفاظ تنفر یا دشمنی وغیرہ کے خیالات بڑھانے کے P.O. (۲۰۰۳) استعمال کرنے سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ بلحاظ مختلف فرقہ جات مذاہب وجود خیالات تنفر یا دشمنی کا اشخاص (۱) موجود ہونا پہلے سے مسلماً صحیح تصور کیا گیا ہے۔ اسی واسطے لفظ بڑھائے مستعمل کئے گئے ہیں۔ لیکن تاہم ہز مجسٹی گورنمنٹ نے دفعات ۲۹۵ الف ۲۹۸ و دفعہ ۵۰۰ و دفعہ ہذا کے وضع کرنے سے مدلاً اصل خندیہ گورنمنٹ کا انکشاف کر دیا ہے۔ کہ جملہ مختلف اشخاص کے مذاہب و معابد گاہوں و مقدس مقامات و مقدس اشیا کی کوئی شخص کسی عمل ناجائز سے کسی شخص کی دل آزاری کا باعث نہ ہووے اور ہر مختلف طبقات کے انسانوں میں باہم تعاون و خلوص محبت پیدا ہووے اور ان خیالات تنفر و دشمنی وغیرہ سے عامہ خلائق بدلا مجتنب و محتاط رہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا الفاظ کہنا یا بولنا۔ یا نقوش مرئیہ یا اشارات بطور دیگر استعمال کرنا۔ (۲) مختلف طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں خیالات دشمنی یا نفرت بڑھانے یا اس کا اقدام کرے۔ (۳) وہ اظہار خیال بداندیشی یا بدنیتی سے کیا گیا ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جلسہ عام میں زبانی تقریر دیتے ہوئے فلاں فلاں الفاظ بمنجا طبہ مجمع استعمال کئے ہیں۔ جن سے ملکہ معظمہ کی رعایا اہل ہنود قوم میں دشمنی و تنفر کے خیالات مذہب اہل اسلام کے خلاف بڑھائے گئے ہیں۔ جس میں تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) میر لقدق احمد خاں شیروانی بار ایٹ لا ایڈوکیٹ ہائیکورٹ نے مجمع

خیالات مذکور پیدا ہونے کا احتمال ہو (۱) یا بتا دینا بغیر نیت فاسد کے اور اُس ایمانداری کی نظر سے کہ وہ دور ہو جائیں حسب منشاء دفعہ ہذا بمنزلہ جرم نہیں ہے

ابتدائی ضابطہ

دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس اور ناقابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ و قابل اجرائے وارنٹ ہے۔ اور مجسٹریٹ پرمیڈیلنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول تجویز کر سکتا ہے۔ اور حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظور (ی) مطلوب ہے۔

شرح

یہ امر مبین الثبوت ہے۔ کہ ہماری محسن گورنمنٹ کی حکومت میں ہر ایک مذہب و ملت کے مبلغان کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں ظاہر کرنے کے لئے پوری پوری آزادی دی ہے۔ اور اس سلسلہ آزادی سے استفادہ اٹھاتے ہوئے جب واعظین و لیکچرآروں نے تہذیب و شائستگی کے پہلو سے گزر کر کے مختلف طبقات کے اشخاص کے درمیان دشمنی و تنفر کے خیالات بڑھائے تو اصول قانون تحفظ امن و آسائش عامہ کو ملحوظ رکھنے کے لئے دفعہ ہذا وضع کر کے جملہ واعظین و لیکچرآر و اخبار نویسوں کو پابند کر دیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص تقریراً یا تحریراً یا کسی اور طرح سے بھی مختلف رعایا جناب ملکہ معظمہ کے درمیان دشمنی یا نفرت کے خیالات نہ بڑھائے۔ اور نہ بڑھانے کا اقدام کرے۔ اور یہی وجہ ہے کہ زیر دفعہ ہذا الف و ضمن ب بلا تحقیق اثبات نیت ایسے مضامین لکھنے والے اشخاص جن کے مضامین سے کسی فرقہ یا جماعت میں دشمنی یا نفرت کے خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہو ضمانت تک چلنی معیادی ایک سال لی جاتی ہے۔ مگر ایڈیٹر یا مالک یا چھاپنے والے یا شائع کرنے والے کے خلاف قبل از تحقیقات حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظور (ی) جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار کی جس کو جناب ممدوح الحشم نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو حاصل کیجانی ضروری ہے۔

اور زیر تشریح دفعہ ہذا ایسے خیالات نفرت یا خیالات دشمنی کا بہ نظر ایمانداری بغیر نیت بد انگیختی کے ایسی نظر سے ظاہر کرنا کہ وہ خیالات جاتے رہیں جرم نہیں ہے کیونکہ نیک نیتی بشمول ایمانداری بغیر بخواہی کے کسی مختلف فرقہ جماعت کی نسبت اظہار اصلاح گلی کرنا پسندیدہ ہوتا ہے۔

(۳) دفعہ ۱۵۳ الف میں یہ ضروری ہے کہ حسب معنی دفعہ ہذا طبقات ۔ ملکہ معظمہ میں تنفر یا دشمنی کے خیالات بڑھانے کا مقصد مدنظر ہو ۔ اور نے اس غرض سے بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری یا باشارات یا بذریعہ نقوش مرتبہ عمل کیا ہو ۔ اور ملزم کا ارادہ نوعیت معنی شہادت الفاظ و دیگر شہادت سے جب کہ صاف طور پر ظاہر ہوتا ہو ۔ قابل وقعت ہوگا ۔ اور ارادہ ملزم استناس کیا جاوے گا ۔ اور ان واقعات سے مکزمیت و بیگناہی پر عدم فوجداری نتیجہ پیدا کرے گی ۔ اور مناسب حکم دے گی ۔ کریمنل لاجرنل جلد صفحہ ۱۱۵۴ کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۳۸۷ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۱۱۳۳ ۔ ۵۴ کلکتہ صفحہ ۵۰ ۔ ۴۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۷۲ ۔ ۳۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۵۳ ۔

(۴) دفعہ ۱۵۳ الف کے لئے ارادہ کا بدنیتی یا خباثت سے ہونا ضروری ہے ۔ اور جب ارادہ میں بدنیتی ثابت نہ ہو تو نیک نیتی اخذ کیجائے گی ۔ ایڈیٹر اخبار فرض ہے کہ عامہ کی دلچسپی کے لئے مضامین یا اخبار تحریر کرے ۔ اگر وہ مضامین نیک نیتی سے درج کئے گئے ہیں ۔ اور ممکن ہے کہ بعض کم فہم طبقہ بیوقوفی سے خیالات کو غیر معقولیت سے متاثر کرے تو وہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف نہ آئیگا ۔ اور مجسٹریٹ کا حکم بدفعہ ۵۶۲ ضابطہ فوجداری باطل قرار دیا جائیگا ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۰۲ کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۴۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۲۱۵ ۔ ۳۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۶۹ ۔ ۴۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۴۲ ۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ و ۴۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۷۱ و ۲ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۱۵۴ ۔

(۵) کسی بانئے مذہب کے حالات زندگی پر خباثتاً تحریر کرنا کسی طبقہ خلائق کے مذہب پر حملہ کرنا نہیں ہے ۔ اور نہ اس سے پیروکاران مذہب میں دشمنی یا نفرت کے خیالات پیدا کرنا یا بڑھانا دفعہ ۱۵۳ الف جرم ہے ۔ اور وہ طنز آمیز شعر کسی خاص کے اس مذہب کے بانی اور نہ اس طبقہ مذہبی پر عاید ہوگی ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۲۱ لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۷۶۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۵۹۰ ۔ ۲۸ پنجاب لا رپورٹر صفحہ ۵۱۴ ۔ ۹ لاہور لاجرنل صفحہ

عام میں لیکچر دیا جس سے دشمنی و نفرت کے خیالات ایک دوسری قوم میں مختلف طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں پیدا کئے تھے۔ جس کو نہ بر لیٹس اطلاع دینی تھی کہ وہ کیوں نہ معطل کیا جاکر زیر دفعہ ۱۵۳ الف سزا نہ دیا جاوے۔ جس پر تحقیقات عدالتی مجسٹریٹ مجاز نے حکم سزا قید صادر کیا تھا۔ اور صفائی میں ایک تحریری بیان مجسٹریٹ کے پیش کیا تھا۔ لیکن شہادت استغاثہ اور مضمون لیکچر کے متعلق عدالت میں بحث نہیں کی تھی۔ جو اب ہائیکورٹ میں بعور بحث پیش کیا جاتا ہے۔ جس کو وہ اب ہائی کورٹ میں بعور بحث استدلال نہیں کر سکتا ہے کہ ایک مقدمہ راجندر ناتھ مکرجی میں پریوی کونسل سے بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۰۸ ۳۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۷۳۶ میں قرار دیا تھا کہ اب اس عدالت میں بحالات واقعات مقدمہ بحث کیجاوے۔ حکم نامناسب ہے۔ اور اخلاقی بد طینتی ہمیشہ ملزم کے فعل سے نتیجہ کیجاتی ہے۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ سے ملزم کا نام رجسٹر ایڈوکیٹی سے خارج کر دیا گیا۔ اور لکھا گیا کہ جب وہ پھر کبھی مکرر غور کے لئے بحالات اختیار کردہ طرز عمل ہائیکورٹ میں درخواست کرے گا تو اس پر مناسب غور کیا جاوے گا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۸ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۵۶۰ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ ۴۴ الہ آباد صفحہ ۳۵۲ ۔ ۲۰ آل لا جرنل صفحہ ۲۰۰ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۱۴۰۔

(۲) ملزم نے ایک اخبار الواحد میں ایک مضمون طبع کرکے شایع کرایا تھا۔ جس پر سٹی مجسٹریٹ کراچی سے زیر دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف تعزیرات ہند دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں بحث کی گئی کہ فقرہ ضمن ۳ دفعہ ۱۲۴ الف عاید ہوتی ہے۔ لیکن کہ دفعہ بندوق کے ایکدفعہ چلانے سے دو قتل کا واقعہ ہونا۔ اور دو جرائم میں سزا دینا مناسب حال نہیں ہے۔ چنانچہ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ نے جرم دفعہ ۱۵۳ الف منسوخ کیا جاکر کم سزا دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۴ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۱۰۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء سندھ صفحہ ۵۹ ۔ ۱۷ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۳۴۱۔

آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۹۵ - ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۰۰ - کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۵۷ - اور پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۰۷ء فوجداری و ۱۴ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۰ء فوجداری و کریمنل جرنل صفحہ ۴۳۹ و مدراس ۱۱ ٹیم صفحہ ۱۲۲ (۱۰) مسمی کالی چرن شرما نے ایک کتاب موسومہ چترا جیون ہندی میں تصنیف کی تھی جس میں حضرت محمد صاحب پیمبر خاتم النبی کی پاک شان میں فحش عیوب چین نکالی ظاہر کی گئی تھی۔ ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ دائر ہوا۔ عدالت صاحب مجسٹریٹ ہو رہی تھی کہ دوران مقدمہ میں بسبب دفعہ ۹۵ ضابطہ کتاب ضبط کی گئی۔ جس پر ملزم نے تنسیخ حکم ضبطی کے لئے صاحب ڈویژنل جج کے ہاں درخواست کی۔ جو نامنظور ہوئی اور اس دوران میں کارروائی دفعہ ۱۵۳ الف ضابطہ عدالت سے بند کی گئی تھی۔ ملزم بجرم دفعہ ۱۵۳ الف عدالت صاحب مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا۔ اور اپیل بھی عدالت سشن آگرہ سے ملزم کا نامنظور ہوا۔ عدالت ہائیکورٹ الہ آباد میں ملزم کا اپیل پیش ہو کر یہ بحث کی گئی کہ کسی ایک شخص پر فحش چین کی عیب جوئی کرنا حسب معنی دفعہ ۱۵۳ الف طبقات رعایا میں دشمنی اور نفرت کے جذبات بڑھانا نہیں ہے۔ اور نقل فیصلہ مقدمہ مسمی راج پال آریہ ملزم دفعہ ۱۵۳ الف مصنف کتاب رنگیلا رسول بہائیکورٹ لاہور پیش کر کے استدلال کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ کسی پاک نبی کی شان میں فحش الفاظ سے عیب جوئی کرنا جرم دفعہ ۱۵۳ الف ایک طبقہ رعایا کے درمیان دشمنی و نفرت کے خیال بڑھانا ہے۔ اور محولہ مقدمہ رنگیلا رسول فیصلہ ہائیکورٹ سے ہم اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ اور ملزم کی سزائے جرمانہ ایک ہزار روپیہ قائم رکھتے ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۸۵۷ الہ آباد و انڈین کیسز جلد ۴۰ صفحہ ۲۵۷ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۵۴ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۰۴ - ۸۰ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۸۴۶ -

(۱۱) ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کا رعایا جز وارادہ بدانديشی ملزم ہونا ضروری ہے۔ اور جہاں بدخواہ نیت ملزم ثابت نہ ہو وہاں ذمہ داری فوجداری عاید نہ ہوگی۔ اور ایڈیٹر اخبار کا فرض ہے۔ کہ پبلک انٹرسٹ کے لئے معاملات کو شائع کرے اور بلا ثبوت بدنیتی ملزم محض کسی مضمون سے یہ خیال کرنا کہ دشمنی و نفرت کے خیالات طبقہ رعایا کے بڑھنے ممکن ہیں۔ اثبات ملزمیت کے لئے کافی نہیں ہیں

۳۷۹ - ۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۰۳۔

(۴) زیر دفعہ ۱۵۳ الف ملزم کا ارادہ یا نیت سے اس آرٹیکل کے مضمون سے اقتباس کیا جاوے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۹۷ کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۲۲۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۴۷۷-۴۶ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۵-۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۴۔

(۵) جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند میں دشمنی یا نفرت کے خیالات کا حسب معنی دفعہ مطلب دفعہ ہذا ارادۃً پیدا کرنا ان الفاظ سے اخذ کیا جاوے گا جو لکھے گئے یا بولے گئے ہوں آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۳۰۹ - ۵۶ کلکتہ صفحہ ۱۰۶۰۔

(۸) بار ثبوت اس ارادہ کا کہ وہ الفاظ بارادہ دشمنی یا تنفر پیدا کرنے کے خیال میں نہیں لائے گئے ہیں۔ ملزم پر ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ فعل اس نے نیک نیتی سے کیا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء بمبئی صفحہ ۱۰۷-۳۲ بمبئی لا رپورٹر صفحہ ۸۵۸۔

(۹) مقدمہ راج پال مصنف کتاب رنگیلا رسول منجانب سرکار صاحب مجسٹریٹ کے حکم کی نظر ثانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر تجویز ہوئی کہ صاحب مجسٹریٹ نے جو فیصلہ میں ملزم کے ارادہ اور وہ حالات جو پمفلٹ میں لکھے گئے واقعات کی بنا قرار دے کر واقعہ متعلقہ تحریر کیا ہے۔ اور ہم ہر دو امور سے متائید فیصلہ ڈویژن بنچ سرکار والا بنام جسونت سنگھ ملزم صاحب مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں جس میں ملزم کی بدنیتی کا اثبات واقعات شہادات و مضامین متنازعہ سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ملزم کی کہانی کو کمزور افواہ پر مبنی ٹھہرایا ہے۔ اور علاوہ اس کے جو حالات ملزم نے درج کیے ہیں ان کو اس نے اپنے خیال میں سچا سمجھا یا سچا باور کیا ہے۔ ملزم کی بیگناہی کے لئے ناکافی ہے۔ ان سے ایک فرقہ جماعت میں دشمنی و نفرت حسب معنی دفعہ ۱۵۳ الف بڑھتی ہے۔ اور باتفاق فیصلہ صاحب مجسٹریٹ نظر ثانی ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۵۵۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۱۰۵۲

الفاظ متعلقہ دستاویز سے اخذ کیا جاوے گا۔ اور شہادت تائیدی سے میلان مضمون ہونے سے مزید وضاحت ہوگی۔ اور کسی ملک میں مذہبی آزادی حاصل ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ فحش و غلیظ الفاظ سے دشمنی یا نفرت کسی فرقہ جماعت میں بڑھایا جاوے ورنہ یہ ضروری ہے کہ کسی مضمون آرٹیکل یا کتاب سے یا اور طرح سے طرفین کی جماعت یا فرقہ میں دشمنی بڑھے۔ بلکہ کسی ایک فرقہ کے خیالات میں دشمنی کا بڑھنا کافی ہے۔ اور کسی بانی مذہب پر فحش یا گندے الفاظ سے حملہ کرنا جس سے اس مذہب کے پیروکاران میں دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھیں۔ دفعہ ۱۵۳ الف کی منشا میں داخل ہے۔ اس لئے دیوی سرن شرما ایڈیٹر رسالہ ورتمان کہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف ایک سال قید سخت اور پانچ صد روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید سخت کیا جاوے۔ اور جیون چند پاٹھک پرنٹر و پبلشر رسالہ ورتمان چھ ماہ قید سخت اور ڈھائی صد روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ۳ ماہ قید سخت کیا جاوے۔ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۲۳۴۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۴۷۶ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۴۵۶۔ ۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۹۷۔ کلکتہ جلد ۱ و ۲ صفحہ ۷۹۸ و جلد ۱ صفحہ ۷۹۹ و ۸۰۰ و جلد ۲ صفحہ ۸۰۱۔

(۱۵) جب کسی کتاب میں مضمون سے مختلف رعایا مکہ معظمہ کے درمیان نفرت یا دشمنی کے خیالات بڑھانا پایا جاوے۔ تو اصل مطلب لکھنے والے کا اور بروقت طبع ہونے مضمون کے خیالات مختلف رعایا کے اور لکھنے والے کا ارادہ بغور دیکھنا چاہیئے۔ جو مضامین اور دیگر حالات و واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاوے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۴۳۷ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۲ صفحہ ۷۹۲۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۹، ۱۳ لاہور صفحہ ۱۰۲۔ ۳۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۳۱۔ انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۲۹۷۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۹۹۔

(۱۶) ایک شخص منشی سنگھ نے چار باغ لکھنؤ جسے ۱۹۰۷ء میں ایک لیکچر دیا جس میں حکومت ملکہ معظمہ کے متعلق بدخواہی و تنفر و تحقیر کا اظہار کرتے ہوئے بغاوت کے لئے سامعین کو متحرک کیا تھا۔ اور نشر مضامین متعلقہ میں مختلف طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں نفرت و دشمنی کے خیالات بڑھانے کی تحریک کی گئی تھی۔

کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۰۵ و انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۲۱ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۲۱۵ (۱۲) اور بدخواہ ارادہ ملزم کل مضمون چھٹی اخبار سے اخذ کرنا چاہیئے نہ کہ محض چھٹی کے کسی خاص حصہ مضمون سے وہ بدنیت مبینہ دفعہ ۱۵۳ الف اخذ کیا جاوے۔ گو وہ بدخواہ نیت اس کل مضمون کے کسی ایک فقرے سے ظاہر ہوتی ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۸۹۷ کلکتہ۔ و انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۲۲۵۔ و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۷۴۷۔ و آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۴۔

(۱۳) امر لفظ طبقات مستعملہ دفعہ ہذا میں ایک قسم کے مذہب کے لوگوں کی جماعت پر ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ لفظ کسی مذہب کے فرقہ یا جماعت پر بھی حاوی ہے۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۰۱ و کلکتہ آل انڈیا کریمنل رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۴۔

(۱۴) مقام امرتسر ایک ماہواری رسالہ زیر نام مورخہ ۱۵ و ۱۶ مئی سنہ ۱۹۲۷ء میں حضرت محمد صاحب پاک کی شان مبارک میں بذریعہ ایک آرٹیکل دیدی سرن شرما نے ان کو معہ ان کی بیویوں اور ہمراہیان کے دشنام دیکر مکس پکس چھاپہ دیدی سرن ایڈیٹر اور جیون چندر پبلشر اور طبع کرنے والے پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف، عدالت صاحب سٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر میں قائم ہوکر صاحب درخواست استغاثہ عدالت ہائیکورٹ لاہور میں منتقل ہوا۔ اور بعد سماعت لفایہ پیری صاحب منجانب ملزمان اور سر محمد شفیع صاحب منجانب استغاثہ عدالت ہائیکورٹ کے جہاں سر جسٹس براڈوے اور سر جسٹس سیکمپ سے بحوالہ فیصلجات عدالت ہائے ہائیکورٹس تجویز ہوئی کہ یہ مسئلہ قانون ہے۔ کہ ایسا مضمون کہ جس کے محض میلان سے طبقات رعایا کے درمیان دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھانا پایا جاوے۔ جرم دفعہ ۱۵۳ ثابت آنے کے لئے کافی ہے۔ اور الفاظ دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھانے یا بڑھانے کے اقدام مستعملہ دفعہ ہذا کی تعبیر اس طرح سے کی جاوے کہ اس میں دشمنی کے خیالات بڑھانے کا کامیاب یا ناکامیاب اقدام حاصل ہو جاوے۔ اور نیز اس مضمون سے ملزم کا اصل مطلب دشمنی یا نفرت بڑھانا یا اس کا کوئی حصہ پورا ہوتا ہو اور مختصر حالات (circumstances) کے میلان نفرت دشمنی کا پایا جانا کافی نہیں ہیں۔ اور اصل جزو دفعہ ہذا کا بدنیت عداوتی ارادہ سے جو اندرونی شہادت

صفحہ ۵۹۹ و انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۵۰۷۔

اس زمین کا مالک یا دخیل جس پر کوئی مجمع خلاف قانون اکٹھا ہو۔

دفعہ ۱۵۴۔ جب کبھی کوئی مجمع خلاف قانون جمع ہو یا بلوہ وقوع میں آئے تو اس

زمین کا مالک یا دخیل جہاں وہ مجمع خلاف قانون جمع ہوا ہے۔ یا اس بلوے کا ارتکاب ہوا ہے۔ اور وہ شخص بھی جو زمین مذکور میں استحقاق رکھتا ہو۔ یا زمین مذکور میں استحقاق کا دعوے رکھتا ہو۔ جرمانے کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ شخص مذکور یا اس کا ایجنٹ یا ملزم یہ جان کر جرم مذکور کا ارتکاب ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ جرم مذکور کے ارتکاب کا احتمال ہے۔ اس افسر اعلےٰ کو جو قریب تر مقام پولیس میں مامور ہوا ہو۔ اس امر کی اطلاع حتی الامکان جلد نہ کرے۔ اور جب وہ یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو یا رکھتے ہوں کہ عنقریب جرم مذکور کا ارتکاب ہوگا۔ وہ تمام جائز وسیلے جو اس کے یا ان کے امکان میں ہوں جرم مذکور کی روک کے لئے کام میں نہ لائے یا نہ لائیں اور جرم مذکور

جس پر عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملزم کو دو دو سال قید سخت ہر دو جرم میں دی گئی۔ اور حکم سزا ساتھ ساتھ بھگتانے کا دیا گیا تھا۔ اپیل ملزم پر اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ہمچو تقسیم مقدمات میں لیکچر کا مضمون دیکھا جائے کہ آیا ملزم کا ارادہ لوگوں کو شخصی عمل میں لانے کے لئے اکسایا گیا ہے۔ اور مقدمہ ہذا کے حکم سزا میں مداخلت کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اس لئے حکم سزا قائم رہا اور اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۵ ۳ صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیف کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۱۔

(۱۷) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک کتاب موسومہ "جٹ جٹی کی مکمل حالت" یعنے جٹ درماں۔ جس میں جٹ سوسائٹی کے طبقہ میں دشمنی و نفرت کے خیالات یعنی حسب دفعہ ۱۵۳ الف بڑھائے گئے تھے۔ جس پر بمبنشائے دفعہ ۹۹ الف و ۹۹ ب ضابطہ فوجداری ضبطی کا حکم دیا گیا تھا۔ جس پر ملزم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں درخواست تنسیخ حکم ضبطی پیش کی تھی جس پر قرار دیا گیا کہ ہائی کورٹ گو مجاز ہے کہ حکم مذکور لوکل گورنمنٹ ضبطی کتاب منسوخ کر دے۔ لیکن مقدمہ موجودہ میں کوئی وجہ تنسیخ حکم موجود نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۹۹ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۵۰۷۔ اور نیز اس مقدمہ میں عدالت العالیہ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ تعزیرات ہند میں بہت سے جرائم ایسے ہیں کہ جس میں بار ثبوت ارادہ ملزم استغاثہ پر نہیں ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۵۳ الف میں ارادہ ملزم ان الفاظ تحریری یا زبانی سے جو استعمال کئے گئے ہیں ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ ان الفاظ سے دشمنی و تنفر کے خیالات پیدا کرنے یا بڑھانے کا مقصد منتج ہوتا ہے۔ جو بہ ثبوت قطعی ہوگا۔ اور استغاثہ پر یہ امر ضروری نہ ہوگا کہ ہمچو تقسیم الفاظ ماقبل یا مابعد سے ارادہ ملزم ثابت کرے اور جبکہ ایک مضمون سے دیگر پڑھنے والوں کی نظر میں ایک قوم کے افراد کی تحقیر و ہتک ہوتی ہو۔ اور اس سے دشمنی و نفرت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں یا بڑھتے ہیں۔ اور ان کو کمینہ درجہ میں ظاہر کیا جاتا ہو۔ تو جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند صادق آجاتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱، ۲ صفحہ ۶۰۲ و ۶۰۲۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷

ایسا ہی جبکہ جائز اجتماع اشخاص بالاتفاق دفعتہً ناجائز یا بلوا کی صورت اختیار کر لیوے تو دفعہ ہذا کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) کوئی مجمع خلاف قانون یا بلوہ وقوع میں آیا ہے۔ (۲) ملزم مالک یا دخیل اراضی ہو۔ یا اراضی میں استحقاق کا دعوے رکھتا ہو۔ (۳) اور ملزم یا اسکا رغبت یا منیجر جانتا ہو کہ جرم ہو رہا تھا یا ہو چکا تھا۔ یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اغلباً اسکا ارتکاب ہوگا۔ (۴) اور اس علم سے کہ جرم ہو رہا تھا یا ہو چکا تھا۔ یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ اغلباً اس کا ارتکاب ہوگا۔ ملزم نے اس کی اطلاع قریب تر پولیس سٹیشن میں نہیں دی ہے۔ (۵) اور ملزم اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ جرم بلوہ یا مجمع خلاف قانون کا ارتکاب ہونے کو تھا۔ اور اس نے تمام قانونی ذرائع جو اس کے اختیار میں تھے۔ جرم کے روکنے میں استعمال نہیں کیے ہیں۔ اور اس پر چونکہ بعض حکومتوں میں باب بست و دوم کے مطابق عمل نہیں ہے۔ اس لئے نمونہ فرد قرار داد جرم تحت دفعہ ہذا و تحت دیگر دفعات درج کیا گیا ہے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص بسوے دار موضع نے بایام و تاریخ مقام فلاں اشخاص زمینداران پتی و فریق فلاں کی باہم مخاصمت دیرینہ سے واقفیت رکھتے ہوئے۔ اور باہم سلسلہ فساد فریقین کو جانتے ہوئے۔ قبل از وقوع بلوہ مہتمم پولیس اسٹیشن متعلقہ کو نہ اطلاع کی ہے۔ اور نہ وسائل باز رکھنے بلوہ استعمال کیے ہیں۔ جس کی وجہ سے جرم بلوہ کا ارتکاب ہوا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔ **نوٹ**:۔ بعد ترتیب فرد جرم ملزم کو پڑھکر سنا و سمجھا دیجاوے۔ اور بعد دستخط و تاریخ تصدیق لکھا جاوے کہ فرد جرم ملزم کو پڑھکر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ یا ملزمان

کے واقع ہو جانے کی حالت میں اس مجمع خلاف قانون کے متفرق کرنے یا اُس بلوے کو فرو کرنے میں سب جائز وسیلے جو اُس کے یا اُن کے امکان میں ہوں عمل میں نہ لائیے یا نہ لائیں۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل راضینامہ اور قابل اجرائے سمن و قابل ضمانت ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے اور بطور سرسری تجویز ہو سکے گی۔

شرح اصول قانون انسداد جرائم و تحفظ آسائش عامہ کو ملحوظ رکھنے کے لئے مختلف دفعات ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۵۹، ۷۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری و دیگر دفعات لوکل اینڈ سپیشل لا میں عام لوگوں پر ذمہ واری و اختیارات مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ انسداد جرم بسہولیت ہوتا رہے۔ اور ہر شخص خواب غفلت سے بیدار رہے۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں زمین داروں مالک قابضان اراضی اور اُن کے کارندہ و مختاران دیہی پر ذمہ واری قانونی عاید کی گئی ہے۔ کہ ان کی اراضی میں مجمع خلاف قانون یا بلوہ کے وقوع سے قبل یا بروقت ہر ممکن وسائل اُس کے انسداد و فرو کرنے کے عمل میں لاویں اور قریب ترین عہدہ دار پولیس کو اُس کی اطلاع دیں اور جو مالکان اراضی اپنے دیہہ سے باہر رہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ منتظم اراضی ایسے مقرر کریں جو ذمہ واری قانونی سے پوری واقفیت رکھتے ہوں اور مالک و قابض اراضی یہ سمجھیں کہ وہ اپنے فعل کا ہی ذمہ وار نہیں ہے۔ بلکہ اپنے منتظم و کارندہ کے فعل یا ترک فعل کا بھی ویسا ہی ذمہ وار ہے۔ اور یہ امر ناممکن ہے کہ دیہہ میں رہنے والے منتظم یا گاہ بگاہ دیہہ میں جانے والے مالکان اراضی ساکنان دیہہ کے حالات دھڑے بندی و مخاصمت زمینداروں سے واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ البتہ یک بیک بلوہ ہو جانے پر جب کہ حالات سابقہ بھی مؤید نہ ہوں مالک ذمہ وار

(۳) ایک کھیت کی مالکہ بیوہ ملزمہ تھی۔ مگر انتظام کاروبار ملزم انجام دیتا تھا۔ جہاں جرم بلوہ وقوع میں آیا تھا۔ جرم دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند کی ذمہ داری ملزم پر عاید کی جاکر عدالت مجسٹریٹ مجاز سے حکم سزا دیا گیا تھا۔ چنانچہ پٹنہ ہائی کورٹ سے حکم سزا قائم رہا اور اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ ۲ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۸۳ - ۸ کریمنل لا جرنل صفحہ ۴۴۷ -

(۴) عدالت مجسٹریٹ میں مستغیث نے ایک بلوہ کے واقعہ ہونے کی درخواست زیر دفعہ ۱۵۴ و ۱۵۵ تعزیرات ہند چند اشخاص پر عاید کرنے کے لئے پیش کی تھی۔ جو تاریخ پیشی مقررہ پر مستغیث کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اس کا پسر حاضر عدالت ہوا تھا۔ اور اس نے پیروی مقدمہ کی اجازت کی درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی۔ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری بعدم حاضری اصل مستغیث ملزم کو بری کر دیا تھا۔ پٹنہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری ایسی صورت سے متعلق ہے جبکہ مستغیث زندہ ہو اور تاریخ مقررہ پر غیر حاضر نہ ہو دے۔ مجسٹریٹ کو حسب درخواست پسر متوفی دائری مقدمہ جاری رکھنا چاہیئے تھا۔ مگر برات کی صورت میں ہائی کورٹ کا عمل درآمد ہے۔ کہ نگرانی میں بجز خاص صورت کے مداخلت نہیں کرتی ہے۔ لیکن مقدمہ حال میں چونکہ عامہ کے امن و آسائش کا تحفظ مقصود ہے۔ اور مجسٹریٹ کو اختیارات تمیزی عمل میں لانے چاہیئیں تھے۔ اور نامنظوری درخواست کے وجوہات لکھنے چاہیئیں تھے۔ جو تحریر نہیں کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکم برات منسوخ کیا جاکر مقدمہ میں کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے۔ ۲۔ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۴۰۹ - ۲۰۔ کیسز و نکلی نوٹ صفحہ ۸۶۲ - ۱ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۲۶۴ - کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۱ - انڈین کیسز جلد ۳۷ صفحہ ۵۱۹ -

اُس شخص کا مستوجب سزا ہونا جسکے نفع کیلئے بلوہ کا ارتکاب ہوا ہو

دفعہ ۱۵۵۔ جب کبھی کسی بلوہ کا ارتکاب کسی ایسے شخص کے نفع

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) زیر دفعہ ہذا کسی شخص کے خلاف کارروائی ضابطہ اختیار کرنے سے پیشتر لفور نہایت احتیاط و ہوشیاری مطلوب ہے۔ اور عدالت ہائی کورٹ کا فرض ہے۔ کہ جب اس کے علم میں آوے کہ ایسی کسی عدالت ماتحت کی کسی مثل متدائرہ میں کوئی شخص خلاف قانون اذیت دیا جا رہا ہے۔ یا سزا وار ٹھہرایا گیا ہے۔ یا سزا دار ٹھہرایا جانے کو ہے۔ اس مقدمہ میں ضرور مداخلت کرے۔ اور نیز ہائی کورٹ قانوناً مجاز ہے کہ کسی مقدمہ کو قبل از سماعت کسی شہادت کے ابتدائی مرحلے پر ہی اس کارروائی کو منسوخ کر دے۔ لیکن یہ اختیار خاص صورت ہائے استثنائی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۲۵۸ سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۲۶۶۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۶۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۱۰۱۸۔ آل کرمنل لاجرنل صفحہ ۲۳۶۔

(۲) ایک شخص ملازم نائب ریاست نے بعض آدمیوں کو بے دخل کرنے کے لئے بلوہ کرا دیا تھا۔ اور تین مستورات جن کو اس امر سے دلچسپی تھی۔ انہوں نے کوئی فعل یا ترک فعل نہیں کیا تھا۔ اور متبنےٰ شخص اور مسماتان پر ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند عاید کی گئی تھی۔ کہ نائب مذکور کو انہوں نے ملازم رکھا تھا۔ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ یہ امر ناممکن ہے۔ کہ ہر ایک شخص پر ذمہ داری جرم دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند عاید کیجاوے۔ بلکہ ذمہ داری قانونی اس شخص پر عاید کی جاتی ہے۔ جو اراضی کا منیجر یا رعیت یا تعلق رکھنے والا ہو۔ اس متبنےٰ پر ذمہ داری دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند عاید نہیں ہو سکتی ہے۔ اور مسماتان پر بلحاظ ذمہ داری تعلق ریاست جداگانہ طور سے مواخذ کیا جانا چاہیئے۔ اور حکم سزا کے اصدار کے وقت ذمہ داری کا کام ریاست و دفعہ ۱۵۴ مدنظر رکھی جاوے۔ اور بمقابلہ تعداد ان اشخاص کے جو ذمہ وار ریاست ہیں۔ ۱۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۷۶۸۔ ۱۴۔ انڈین کیسز صفحہ ۱۳۷۔ ۱۳ کرمنل لاجرنل صفحہ ۲۲۱۔ ۳۹ کلکتہ صفحہ ۸۳۴۔

ہے۔ اس لیے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور مجسٹریٹ کو لکھا گیا۔ کہ اصل جرم دفعہ ۱۴۷ کی تجویز حسب ضابطہ کرے۔ ۷ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۴۷۔ کریمنل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۱۹۱۔ انڈین کیسز جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۷۔

اس مالک وکیل کے ایجنٹ کا مستوجب سزا ہونا جس کے نفع کے لئے ارتکاب ہوا ہو

دفعہ ۱۵۶۔ جب کسی بلوے کا ارتکاب کسی ایسے شخص کے نفع یا خاطر کے لئے کیا جائے جو کسی ایسی زمین کا مالک یا دخیل ہو جس کی بابت وہ بلوہ ہو۔ یا جو شخص اس زمین میں یا کسی امر مابہ النزاع میں جو بلوے کی بنا ہے۔ کسی استحقاق کا دعوے رکھتا ہو۔ یا جس نے اس زمین یا امر سے کچھ نفع قبول کیا یا حاصل کیا ہو۔ تو اس شخص مذکور کا ایجنٹ یا منصرم جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ بشرطیکہ وہ ایجنٹ یا منصرم یہ باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا۔ یا اس مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا تھا۔ جس سے اس بلوے کا ارتکاب ہوا۔ وہ تمام تدابیر جائز جو اس کے امکان میں ہوں اس بلوے کے وقوع کے روکنے اور اس کو فرو کرنے کے لئے۔ یا اس مجمع کے احتمال کے روکنے اور اس کے متفرق کرنے کے لئے کام میں نہ لائے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور ابتدا سمن جاری ہوگا۔ قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ۱۴۵ میں ایک جنرل ذمہ واری مالکان یا دخیل یا ایجنٹ یا منصرم وغیرہ اراضی پر جس میں مجمع ناجائز یا بلوہ وقوع میں آئے۔ بصورت ہائے قانونی عاید کی گئی ہے۔ جس کی توضیح تحت دفعہ مذکور کی جا سکتی ہے۔ لیکن دفعہ

یا خاطر کے لئے کیا جاوے جو کسی ایسی زمین کا مالک یا داخیل ہو۔ جس کی بابت وہ بلوہ ہوا ہو۔ یا جو شخص اُس زمین میں یا کسی امر مابہ النزاع میں جو بلوے کی بنا ہے۔ استحقاق کا دعوے رکھتا ہو۔ یا جس نے اُس زمین یا اُس امر سے کچھ نفع قبول کیا یا حاصل کیا ہو۔ تو شخص مذکور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ بشرطیکہ وہ یا اسکا ایجنٹ یا منصرم یہ باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اِس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا یا یہ کہ اس مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا احتمال تھا۔ جس سے اِس بلوے کا ارتکاب ہوا وہ تمام تدابیر جائز جو اُس کے یا اُن کے امکان میں ہوں۔ اُس مجمع کے اجتماع کے روکنے اور اُس کے متفرق کرنے کے لئے یا اُس بلوے کے وقوع کے روکنے کے لئے اور اُس کو فرو کرنے کے لئے کام میں نہ لائے یا نہ لائیں۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس اور قابل اجرائے سمن اور قابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور صاحب مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوم تجویز کر سکتا ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا کے متعلق تحت دفعہ ۱۵۶ درج کیا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص کے پاس اراضی یا کوئی مال دیہہ مین نہ تھا۔ اِس کی زوجہ و والدہ کا تعلق اراضی دیہہ سے تھا۔ اُس دیہہ میں بلوہ ہونے پر ملزم کو بجرم دفعہ ۱۵۵ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ ملزم بطور اجارہ دار اراضی لیتا تھا۔ اور قبولیت نامہ رکھتا تھا۔ مگر شہادت مثل سے یہ امر ثابت نہیں کیا گیا تھا۔ کلکتہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کا اراضی متعلقہ سے تعلق حسب معنی دفعہ ۱۵۵ تعزیرات ہند مثل سے ثابت نہیں کیا گیا

بہت وسیع ہیں۔ اور بظاہر بلحاظ مفہوم ذہنی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ زیر دفعہ ۱۵۵ تعزیرات ہند مالک یا دخیل اراضی پر حسب معنی امتیاز ذہنی ذمہ داری عاید کی گئی ہے۔ اور بدفعہ ۱۵۶ تعزیرات ہند مالک یا دخیل کے ایجنٹ یا کارپرداز کو قابل مواخذہ قانونی ٹھہرایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ جو محتاج تحریر غور معلوم ہوتی ہے۔

اُن لوگوں کو جو کسی مجمع خلاف قانون کیلئے اُجرت پر رکھے گئے ہوں چھپا رکھنا

دفعہ ۱۵۷۔ جو کوئی شخص لوگوں کو کسی گھر یا احاطے میں جو اُس کے دخل یا تحویل یا اختیار میں ہو۔ چھپا رکھے۔ یا آنے دے یا جمع کرے یہ جان کر کہ وہ لوگ کسی مجمع خلاف قانون میں داخل یا شریک ہونے کے لئے اُجرت پر رکھے گئے ہیں۔ یا اُن سے قرار داد یا کام لیا گیا ہے۔ یا عنقریب وہ اُجرت پر رکھے جائیں گے۔ یا اُن سے قرار داد یا کام لیا جائے گا۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ و مجسٹریٹ درجہ اول و دوم ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکے گا۔

شرح بدفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند مجمع خلاف قانون کے لئے لوگوں کو اُجرت پر رکھنا یا قرار داد لینا یا اس میں مدد یا مسامحت کرنا وغیرہ ہے۔ اور حسب معنی دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند ایسے اشخاص کو

۱۵۵، ۱۵۶ تعزیرات ہند کے الفاظ واضحان قانون کی نظر بسیط کے غور طلب ہیں۔ اور ہر دو کے الفاظ بجز جزوی الفاظ ایجنٹ یا منصرم کے مساوی ہیں۔ بلکہ دفعہ ۱۵۶ کے الفاظ دفعہ ۱۵۵ کے مدعا کو پورا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۱۵۵ میں مالک یا دخیل اراضی جس کے نفع کے لئے بلوے کا ارتکاب ہوا ہو۔ یا وہ شخص جو اس اراضی کا مرتہن یا مستحق اراضی ہو۔ اس زمین یا امر سے نفع قبول یا حاصل کرنے والا ہو۔ وہ جرمانہ کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ وہ یا اس کا ایجنٹ یا منصرم یہ باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا۔ یا مجمع ناجائز کے جمع ہونے کا احتمال تھا جس میں بلوا ہوا۔ تمام تدابیر ممکن الوقوع اس کے روکنے یا فرو کرنے میں عمل میں نہ لایا ہو۔ اس پر مزید ایسی عاید کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۵۶ کے حصہ اول کے الفاظ وہی ہیں۔ جو حصہ اول دفعہ ۱۵۵ کے ہیں۔ اور حصہ آخیر میں شخص نفع حاصل کنندہ کے لفظ "وہ" مستعملہ دفعہ ۱۵۵ کو متروک کر کے لفظ ایجنٹ یا منصرم کی ذمہ داری کا لفاظ مستعملہ دفعہ ۱۵۵ مشروط عاید کی گئی ہے۔ جن کا ممکن الوقوع تدابیر کا عمل میں نہ لانا قابل مواخذہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ ضرورت جو دفعہ ۱۵۵ میں مرکوز خاطر رکھی گئی ہے۔ دفعہ ۱۵۶ سے پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب وہ شخص نفع قبول کر کے اپنے علم و ارادہ سے بلوہ کراتا ہے۔ تو دیگر امور بلوہ کے روکنے یا فرو کرنے کے وسائل کے اختیار کے خیال پیدا ہونے کا قیاس اس امر واقعہ کی نوعیت سے بعید از فہم و ادراک ہو جاتا ہے۔ اور طبعاً جو شخص بصحت نفس و ثبات عقل و نہایت آزادانہ طریق سے ذاتی استفادہ سے دانستہ فعل کرتا ہے۔ اس کی نسبت یہ کہنا کہ وہ اس فعل سے باز رہ سکتا تھا۔ یا اس نفع کو دیگر جائز وسائل سے حاصل کر سکتا تھا۔ عبث و بے سود و بے معنی ہو جاتا ہے۔ اس کی نسبت یہ کہنا کہ وہ وسائل اس سے باز رہنے یا اس کے انسداد کے رکھتا تھا۔ مشروط ذمہ داری کرنا۔ یا اس کا ضبط تحریر میں لانا۔ علمی اصول و ربط و ضبط کے لحاظ سے مکرر غور طلب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ دفعہ ۱۵۶ کے الفاظ

تجویز بجرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند میں ملزم نے چند اشخاص کو برائے تیاری کوکین و نمک ایک خالی ہوٹل میں چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ عدالت ششن سے ملزم کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ مدراس ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند میں اجرت پر رکھنے یا قرارداد یا کام لینے کے لئے چھپا کر رکھنا مستوجب سزا ہے۔ اور ایسے وائنیرز کو نمک بنانے کے لئے ان کے لیڈ رکار کھنا متعلق نہیں ہے۔ بمنظوری اپیل ملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۶۶۴ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۱۵۹۔ سنہ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۴۸۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۹۵ مدراس کرمنل کیسز صفحہ ۱۸۲۔ ۳۳ مدراس لا ویکلی صفحہ ۵۷۱۔ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۴۰۔

(۲) ایک مقدمہ میں مجرح خلاف قانون کے شروع کو ملزم نے اپنے مکان میں انکو کھانا کھلایا تھا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ نگرانی مجاز ملزم ہائی کورٹ کلکتہ میں حسب قاعدہ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند میں آئندہ مجمع خلاف قانون کے لئے اجرت وغیرہ پر رکھ کر چھپانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ مجمع خلاف قانون ہو جانے کے بعد رکھنا یا کھانا کھلانا مستوجب سزا نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۲۷۸-۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۷۲-۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۴۰۱ سنہ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۹۶۲ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۳۳۷۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۷۱۲۔

کسی مجمع خلاف قانون یا بلوے میں طرفداری کیلئے اجرت پر رکھا جانا

دفعہ ۱۵۸ جو کوئی شخص ان افعال میں سے جن کی تشریح دفعہ ۱۴۱ میں ہوئی ہے کسی

جو اُجرت پر رکھے گئے ہوں۔ یا رکھے جانے کو ہوں۔ یا اُن سے قرارداد یا کام لیا گیا ہو۔ اُن کو کسی گھر یا احاطے میں چھپا رکھنا۔ یا آنے دینا یا جمع کرنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ گویا دفعہ ۱۵۰ میں اُن کو اُجرت پر رکھنا۔ اور بہ دفعہ ہذا ایسے اشخاص کو پناہ دینا وغیرہ قابل سزا ہے۔

اور یہ امر مسلمہ ہے کہ بعض دیہات میں ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی صنعت معاش یہ ہوتی ہے کہ کسی ایک فریق کے جانب دار ہو کر۔ مجمع خلاف قانون یا بلوا کے ارتکاب کے لئے باجرت تیار ہو جاتے ہیں۔ جن ہمچو نقسم اشخاص کے افعال کے انسداد کے لئے بدفعہ ۱۵۸ تعزیرات ہند قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی مجمع خلاف قانون یا بلوے کے لئے اجرت پر رکھا جانا بسب معنی دفعہ مسطور قبول کرے۔ اس کو مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسے اشخاص کو بعض مقامات پر لٹھیال کہتے ہیں۔ چنانچہ بہ اصول انسداد جرائم مجمع خلاف قانون کے لئے اجرت پر رکھنا یا اُن کو پناہ دینا یا اُن کا خود اجرت پر رہنا بدفعات ۱۵۰، ۱۵۷، ۱۵۸ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ اصول تحفظ آسائش عامہ قائم رہے۔ اور ہمچو نقسم مدعا کردار و بد اعمال اشخاص اپنے معیوب طرز عمل خلاف قانون سے مجتنب رہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزمان کا مجمع خلاف قانون کا شریک ہونے کے لئے اجرت پر رہنا۔ یا قرارداد یا کام دینا قبول کرنا۔ (۲) ملزم کا دانستہ بامر مذکور ایسے اشخاص مسطور کو اپنے گھر یا احاطہ اختیار خود میں چھپا کر رکھنا۔ یا آنے دینا یا جمع کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمیاں فلاں فلاں اشخاص کو مجمع خلاف قانون کے لئے اپنے مکان ملکیت میں چھپا کر رکھا تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری

کرنے کو قبول کرے یا اس میں امداد کرنے کو کہے یا اس کا اقدام کرے اور حصہ دوم دفعہ ہذا میں مسلح ہلاک سے یا کسی ایسی شے سے جو خطرناک طور پر مستعمل ہو۔ اور اس سے ہلاکت محتمل ہو۔ مسلح ہو کر پھیرنے کو کہے یا اس کے لئے قرار داد کرے یا پھیرے۔ وہ بضمن دوم تین سزا کا مستوجب ہوگا اور دفعات ماسبق بلوہ یا جمع خلاف قانون کے لئے کسی شخص کو اشتعال پر رکھنا یا ایسے اشخاص کو بھڑکانا۔ حسب معنی دفعات ۱۵۰ و ۱۵۷ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بدفعہ ہذا وہ اشخاص قابل سزا قرار دیئے گئے ہیں جو حسب الحاظ دفعہ ہذا کسی امر مندرجہ صورت دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند کے ارتکاب کے لئے قرار داد کریں یا اس میں امداد یا اعانت کریں قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ عام اس سے کہ ارتکاب بلوہ ہو یا جمع خلاف قانون ہو۔ ذمہ داری قانونی عاید ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جرأت پر رکھا جانے کو قبول کرنا یا کہنا یا اس کا اقدام کرنا

(۲) ملزم کا مدعا سورت ہائے مندرجہ دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا۔ یا اس کے لئے مسلح ہو کر اس میں امداد یا اعانت یا ارتکاب کرنا قبول کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مجمع خلاف قانون (یا بلوہ) میں شریک ہونے کے لئے (مسلح یا غیر مسلح جیسا کہ صورت ہو) باجرأت بہ مقدار رقم مذکور مسمی فلاں شخص سے قرار داد کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

ہنگامہ

دفعہ ۱۵۹۔ جب دو یا زیادہ شخص

فعل کے ارتکاب کے لئے یا اُس کے ارتکاب میں مدد کرنے کے لئے قرارداد کرنا۔ یا اُجرت پر رکھا جانا قبول کرے۔ یا قرارداد کرنے یا اُجرت پر رکھے جانے کو کہے یا اُس کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

یا مسلح ہو کر پھرنا اور جو کوئی شخص کہ اُس سے بطور مذکور قرارداد لیا گیا ہو۔ یا وہ بطور مذکور اجرت پر رکھا گیا ہو۔ کسی سلاح مہلک یا کسی ایسی شے کو جس کو اگر حرب کے طور پر کام میں لائیں تو اُس سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے۔ مسلح ہو کر پھرے یا مسلح ہو کر پھرنے کو کہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم حصہ اوّل دوم قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور بحصہ اوّل ابتداً سمن وحصہ دوم وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ہر دو صورت میں جرم ہذا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ مجسٹریٹ درجہ اوّل و دوم ہے اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا کے دو ضمن ہیں۔ حصہ اوّل میں وہ اشخاص مستوجب سزا قرار دئے گئے ہیں۔ کہ جو شخص بارتکاب صورت ہائے مبینہ دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند اختیار کرنے کے لئے اجرت پر رکھے جانے یا قرارداد

(۳) اور بغیر نیت سابقہ دفعتاً و فوراً میں آنا۔ (۴) تکرار مذکور۔ شارع عام پر ہونا۔ (۵) اور اس سے امن خلائق میں اختلال واقعہ ہونا۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

۱۔ جب ایک آدمی دوسرے شخص پر شارع عام کی جگہ حملہ کرے اور دوسرا اس حملہ کے دفیعہ میں بہ تعرض بچاؤ کی صورت اختیار کرے۔ تو غایت ہنگامہ پوری ہو جاتی ہے۔ کہ اس سے امن عامہ خلائق کی آمد و رفت میں خلل پڑتا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸۔ سنہ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۸۔ ۱۵ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۹۸۔ ۱۲ آل انڈیا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۹

(۲) ہنگامہ دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند میں یہ فرض کیا گیا ہے۔ کہ جب دو یا زیادہ اشخاص کسی پبلک راستہ پر لڑتے ہیں۔ تو وہ آسائش امن عامہ خلائق کا تعقب کرتے ہیں۔ جس سے جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند مکمل ہو جاتا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۱۳۔ ۱۲ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۴۴۶۔ ۳۰ کرمنل لاجرنل صفحہ ۵۷۱۔

(۳) مسمیان گوردت سنگھ و سنت سنگھ بازار گوجر خاں میں دریام سنگھ و امر سنگھ سے لڑ رہے تھے۔ اور گالی گلوچ ہوتے تھے۔ مجسٹریٹ درجہ اول سے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ہر دو فریقین پر ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا تھا۔ اور حکم میں لکھا تھا۔ کہ ملزمان کا چین شریفانہ نہیں ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۲۴۲ ضابطہ فوجداری ملزمان سے یہ امر دریافت نہیں کیا گیا تھا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند سزا نہ دیجاوے اور عدالت سشن سے لاہور ہائی کورٹ میں یہ رپورٹ کی گئی کہ حسب دفعہ ۲۴۲ ضابطہ ملزمان سے دریافت نہیں کیا گیا ہے۔ دوئم مجسٹریٹ نے اپنے ذاتی علم سے ملزمان کے شریفانہ چلن نہ ہونے کا اظہار کیا ہے۔ سوم ہنگامہ سنگین جرم نہیں ہے جس کی سزا سخت ہے۔ لاہور ہائی کورٹ سے وجوہات ۱، ۲، ۳ کے استدلال مجسٹریٹ کو بیقاعدگی قانونی تصور فرما کر ملزمان کی درخواست اور رپورٹ سشن جج کو منظور کیا جا کر بری کئے گئے۔ اور حکم

آمد و رفت عام کی کسی جگہ میں لڑنے سے امن عامہ خلائق میں خلل ڈالیں تو کہا جائے گا کہ وہ ہنگامہ کے مرتکب ہوئے۔"

شرح بدفعہ ہذا کم از کم دو اشخاص کا باتفاق ناگہانی آمد و رفت عام کی جگہ میں باہم لڑنے یا جھگڑنے سے عام لوگوں کے چلنے پھرنے میں باعث رکاوٹ ہونے کو ہنگامہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس کی سزا قید بدفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند میعاد ایک ماہ تک یا جرمانہ بقدر ایک سو روپیہ تک یا ہر دو سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ اور جب دو یا زیادہ اشخاص کے عمل ناجائز لڑنے جھگڑنے کے باعث سے اختلال امن عامہ خلائق ہو ہنگامہ ہوگا اور جس مقام پر لوکل گورنمنٹ نے باصول امن و آسائش دفعہ ۳۴ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء متعلق کی گئی ہو وہاں بصورت وقوع میں آنے ہنگامہ کے باختیار خود مداخلت کر کے حسب ضابطہ انسکا انسداد کرے گی۔

مقام عام مقام عام یعنے پبلک پلیس سے ہر ایک ایسی جگہ مراد ہے۔ جو کسی خاص شخص کی ملکیت مقبوضہ نہ ہو۔ اور عام لوگوں کو اس جگہ آمد و رفت کا استحقاق حاصل ہو۔ اور وہ بغرض مذکور مستعمل ہوتی ہو۔ اس میں چبوترہ یا کھیت کسی زمیندار یا مال گاڑی یا حصہ مکان ملکیت کسی شخص کا مقام عام نہیں ہے۔ لیکن مسجد یا شوالا یا گرجا یا مسافر گاڑی یا پالیٹ فارم وغیرہ پبلک پلیس میں داخل ہیں۔

بلوہ و ہنگامہ میں امتیاز بلوہ میں پانچ یا زیادہ اشخاص بغرض مشترک حسب معنی دفعہ ۱۴۱ و ۱۴۶ تعزیرات ہند عمل ناجائز کرتے ہیں۔ اور ہنگامہ میں محض بغیر غرض مشترک دو یا چار لوگوں کے اتفاقاً لڑنے یا جھگڑنے پبلک پلیس یعنی مقام عام پر بغیر نیت و غرض مشترک امن عامہ خلائق میں خلل واقعہ ہوتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) دو یا چار اشخاص کا باہم تکرار کرنا۔
(۲) لڑائی یا جھگڑا اتفاقاً واقعہ ہونا۔

(۶) ہنگامہ کے لئے دو یا زیادہ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور آمد و رفت عامہ میں خلل پڑتا ہو۔ ۶۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۳ ۷۔ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۷۱۸۔ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی سنہ ۱۹۳۳ء مدراس لاجرنل صفحہ ۲۳ ۷۔ کرمنل کیسز صفحہ ۳۸۔ ۳۸ مدراس ویکلی صفحہ ۳۴۸۔

(۷) حملہ و ہنگامہ میں امتیاز ہے۔ ہنگامہ میں دو یا زیادہ اشخاص کا آمد و رفت عامہ میں باہم لڑنے سے آسائش عامہ میں مخل ہونا۔ اور لڑنے اور جھگڑنے سے بغیر زد و ضرب کے آیندہ روندگان کے آزادانہ چلنے پھرنے میں باعث رکاوٹ ہونا۔ اور حملہ میں محض نمائشی صورت سے دوسرے شخص کو خائف کیا جاتا ہے۔ کہ وہ لڑے گا۔ اور زیر دفعہ ۳۵۱ و ۳۵۲ تعزیرات ہند عمل کیا جاتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۶۹ اودھ چیف کورٹ سنہ ۱۹۳۷ء۔

(۸) ایک شخص نے بالمقابل شخص کو مارا تھا۔ جس سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ سے ملزم کو زیر تعریف دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند سزائے جرمانہ دی گئی تھی۔ جو اپیل پر عدالت سشن سے حکم سزا بحال رہا تھا۔ مدراس ہائی کورٹ میں درخواست قاعدہ پر ملزم کو جرم دفعہ مسطورہ سے سبکدوش کیا گیا۔ اور یہ کہا کہ واقعات مقدمہ سے جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ہنگامہ میں ہوتا ہے جس کے لئے لڑائی باہم فریقین شارع عام پر ہونی ضروری ہے۔ اور محض سختی یا دھمکی بغیر لڑائی کے جرم ہنگامہ نہیں ہوتا ہے۔ اور جب ایک طرف حملہ آور ضرب پہنچا دے تو جرم ۳۲۳ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور اگر فریقین میں لڑائی نہ ہو تو محض حملہ کی صورت ہوگی۔ اور ایسی صورت میں جب کہ ایک طرف حملہ آور ہو اور دوسری طرف متحمل شخص ہو تو ہنگامہ نہ ہوگا۔ حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۸۶ مدراس سنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۵۲۳ سنہ ۱۹۳۹ء۔

سزائے ارتکاب ہنگامہ

دفعہ ۱۶۰۔ جو کوئی شخص ہنگامہ کا مرتکب ہو۔ اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا

سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۶ - انڈین کیسز جلد ۹۱۲ صفحہ ۸۸۸ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۱۲ - ۸ لاہور لاء صفحہ ۸۲ - پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۷۶۔

(۴) ایک مقدمہ میں ایک فریق کے پانچ اشخاص اور دوسرے فریق کے چار اشخاص میں باہم لڑائی برپا ہوئی تھی۔ اور ایک دوسرے کو ضربات پہنچی تھیں مجسٹریٹ درجہ اول نے فریقین کو بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ اپیل پر عدالت سشن نے فریق پانچ اشخاص کی غرض سے مشترک عام نہ ہونے کی وجہ سے جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سے بری کر دیا۔ اور بدفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان کو سزا دی تھی۔ جس پر فریقین نے الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل پیش کر دئے تھے۔ جس پر ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ فریقین میں سے یہ امر ثابت نہیں ہوا ہے۔ کہ کس کس شخص نے کس کو ضربات پہنچائی ہیں۔ اس لئے بحالات واقعات شارع عام میں فریقین کے لڑنے سے جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند متعلق ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا میں تخفیف کیجاکر ایک ماہ قید بھگت چکے ہیں۔ کافی ہے۔ اور آئندہ زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری جو ضمانت لی گئی ہے قائم رہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۶۲۱ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۷۔ ۱۹ آل لاجرنل صفحہ ۴۸۷ ۳ اپر پروونسیس لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۱۔

(۵) جب کہ شارع عام پر ایک شخص دوسرے شخص پر حملہ کر کے لڑتا ہے۔ اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے عمل کرتا ہے۔ جس سے شارع عام میں آمد و رفت میں خلل واقع ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں واقعہ کو ہنگامہ کہا جاتا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸ - لا رپورٹ فوجداری صفحہ ۹ الہ آباد ۱۳۴ انڈین کیسز صفحہ ۸۳۴ - سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۸ - ۱۵ آل انڈیا کریمنل صفحہ ۹۸ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸۵۰ - ۱۲ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۹ سنہ ۱۹۳۱ء آل لاجرنل صفحہ ۱۲۶۹ - ۵۳ الہ آباد صفحہ ۲۲۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں شارع عام پر لڑنے سے امن خلائق میں خلل ڈالا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں ایک شخص کے دوسرے سے شارع عام پر لڑ پڑنے سے جبکہ دوسرا شخص بالمقابل لڑائی سے اپنا بچاؤ کر رہا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو بدفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ جس کے بابت اپیل پر سشن جج کماؤں نے الہ آباد ہائی کورٹ میں بغرض تنسیخ حکم عدالت ماتحت رپورٹ پیش کر دی۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس ریفرینس پر ہائی کورٹ الہ آباد نے بمنسوخی رپورٹ سشن جج قرار دیا کہ جب دو اشخاص کے باہم اتفاقاً تکرار یا جھگڑنے سے امن خلائق میں خلل واقع ہوا ہے۔ تو حسب معنی دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند جرم ہنگامہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور غایت وضع دفعہ یہ ہے۔ کہ کسی اتفاقی تکرار یا جھگڑے باہم سے شارع عام پر امن خلائق میں خلل واقع نہ ہو دے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۶۹ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۸۳۴۔

(۲) ایک مقدمہ میں جبکہ کنسٹبل پولیس ہنگامے یا صورت مجمع ناجائز کو فرو کر رہا تھا۔ اس کی مزاحمت کی تھی۔ اور سب انسپکٹر کی آمد پر ملزمان کو حملہ کرنے سے دیگر اشخاص نے روک دیا تھا۔ عدالت میں پولیس کنسٹبل نے اپنے بیان سے انحراف کر کے تحریر کرایا کہ ہنگامہ کے وقت ملزم نے باز رہنے پر عمل نہیں کیا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ نے بجائے جرم دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند کے ملزم کو بدفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ ملزم کا اپیل سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب مجسٹریٹ ملزم کو جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند سے سبکدوش کر دے تو مجاز ہے کہ مجرم دفعہ ۱۶۰

دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے۔ بشرطیکہ صورت واقعہ حسب معنی دفعہ ۴۳ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء نہ ہو۔ ورنہ قابلِ مداخلت پولیس ہوگا۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح ہنگامہ کی تعریف قانونی بدفعہ ۹۱ تعزیراتِ ہند کی گئی ہے۔ اور زیر دفعہ ہذا ہنگامہ کی سزا مقرر ہے جب صورت واقعہ زیر دفعہ ۱۴۳ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء متعلق ہوتی ہو۔ تو عہدہ دار پولیس بمداخلت خود گرفتاری کر کے حسب قاعدہ عمل کریگا۔

ہنگامہ و بلوا و مجمع خلافِ قانون میں امتیاز چنانچہ ہنگامہ میں دو یا زیادہ اشخاص کا بغیر کسی نیت سابقہ کے دفعتاً لڑنے یا جھگڑنے سے شارع عام پر امنِ خلائق میں خلل پڑتا ہے۔ اور مجمع خلاف قانون میں پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص ایک فریق کے بغرض مشترک نیت حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیراتِ ہند صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور جب شرکا مجمع خلافِ قانون بتکمیل غرضِ مشترک جبراً یا سختی عمل میں لاتے ہیں۔ تو جملہ شرکائے حسب معنی دفعہ ۱۴۶ تعزیراتِ ہند بلوے کے مرتکب کہلاتے ہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) دو یا زیادہ اشخاص کا باسم اتفاقاً لڑنا۔ (۲) شارع عام پر لڑنا یا جھگڑنا (۳) ایسے لڑنے یا تکرار سے امن خلائق میں اختلال واقعہ ہونا۔

کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنے کے لئے یا اس کا اقدام کرنے کے لئے اجر جائز کے سوا کسی شخص سے کسی طرح کا کوئی مابہ الاحتظاظ دجہ تحریک یا حق سعی کے طور پر اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کیواسطے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تشریحات۔ "سرکاری ملازمت کا امیدوار ہونا" اگر کوئی شخص جس کو سرکاری ملازمت کی امید نہ ہو دھوکا دیکر اوروں کو یہ باور کرائے کہ میں سرکاری ملازم ہونے والا ہوں۔ اور تب تمہارے کام آؤں گا۔ اور اس دفعہ سے کوئی مابہ الاحتظاظ حاصل کرے۔ تو اس صورت میں شخص مذکور دغابازی کا مجرم ہو سکتا ہے لیکن اس جرم کا مرتکب نہ ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

"مابہ الاحتظاظ"۔ مابہ الاحتظاظ کے لفظ سے نہ صرف وہ شے باعث احتظاظ مراد ہے۔ جو زر سے متعلق ہو۔ یا جس کی قدر کا تخمینہ زر میں ہو سکے۔

"اجر جائز" اجر جائز کے لفظ سے نہ صرف وہ اجر مراد ہے جس کا کوئی سرکاری ملازم جواز امطالبہ کر سکے۔ بلکہ یہ لفظ ہر ایک اجر پر محیط ہے۔ جس کے قبول کرنے کی اس کو گورنمنٹ کی جانب سے اجازت ہے جس کا وہ ملازم ہے۔

تعزیراتِ ہند الزام قائم کر کے سزا دیدے۔ اپیل نامنظور حکم عدالت ماتحت بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیراتِ ہند قائم رکھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۴۴ سنہ ۱۹۳۳ء سندہ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۲۴۔

(۳) مقام شارع کے لئے کسی راستہ سے گزرنے کا حق اگرچہ عامہ کے اس جگہ آمد و رفت رکھنے پر منحصر ہے۔ لیکن جب عادتاً کسی راستہ کو عمیت سے آمد رفت رکھنا ظاہر ہووے۔ تو وہ مقام بھی شارع عام جگہ تصور ہوگا۔ اور ایسے راستہ میں صورت واقعہ دفعہ ۱۵۹ تعزیراتِ ہند عمل میں آوے۔ تو وہ جرم ہنگامہ تحت دفعہ ۱۶۰ تعزیراتِ ہند قابل سزا ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۸۸ سنہ ۱۹۳۷ء مدراس ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۸ صفحہ ۴۲۹۔

باب پنجم

اُن جرموں کے بیان میں جو سرکاری ملازموں سے سرزد ہوں یا اُنسے متعلق ہوں

سرکاری ملازم جو کسی عمل منصبی کی بابت اُجرتِ جائز کے سوا اور مابہ الاحتظاظ لے

دفعہ ۱۶۱۔ جو کوئی شخص کہ سرکاری ملازم ہے۔ یا سرکاری ملازمت کا اُمیدوار ہے۔ کوئی منصبی کرنے یا اُس سے باز رہنے کے لئے یا اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں کسی شخص کی طرفداری یا اُس شخص کے خلاف برتنے یا اُس سے باز رہنے کے لئے یا بند کی لیجسلیٹو یا ایگزیکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹیننٹ گورنر یا سرکاری ملازمی کی حیثیت سے

فوجداری منظوری مطلوب ہوگی۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا کسی سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کو اپنے فرض منصبی کے نفاذ سے باز رہنے یا اس کے خلاف عمل کرنے یا کسی شخص کی طرفداری یا کسی کی بھلائی یا برائی کرنے کے لئے کسی قسم کا ما بہ الاحتفاظ وجہ تحریک یا حق الخدمت کے طور پر اپنے یا کسی دوسرے شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے۔ اور ما بہ الاحتفاظ میں رشوت زر نقد ہی مراد نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک قسم کا فائدہ یا خوشی اس میں داخل ہے۔ جس سے بہت کم ملازم ایسے ہوتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی صورت میں اس کے مرتکب نہ ہوتے ہوں۔ اور وہ ملازمان اس کے لئے مختلف طریق عمل میں لاتے ہیں۔ اور یہ ایسا مذموم عمل ہے کہ اس کو مخزن جمیع عیوب کہنا بجا ہے۔ اور مجموعتاً ہر ایک گورنمنٹ میں اس کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض مقامات میں اس کی بہت کثرت ہے۔ اور عموماً چھوٹے درجہ کے اہلکاران پولیس کو بوجہ وسیع اختیارات قانونی ہونے کے موصوم کیا جاتا ہے۔ اور ان میں بعض ایسے دلیر کہے جاتے ہیں۔ کہ بلا کسی تحریک اہل غرض کے خود بخود مطلوبہ اشخاص کو چھوٹی تجاویز سے پھنسا کر ان کو بجبر و خوف متاثر کر کے رشوت دینے کے لئے تیار کر لیتے ہیں یا سطح سے وہ یا اس کا کوئی رشتہ دار زیورات یا جائداد یا مویشی وغیرہ رہن یا بیع یا کسی سے قرضہ لیکر مجبوراً ان کے حوالے کرتا ہے۔ اور وہ اہلکار حصول رشوت کے بعد اس کو برعب اختیار علاقہ داری یہ خوف دیتے ہیں کہ اس رشوت دہی کے راز کو اگر انکشاف کریگا۔ تو سابقہ تکلیف سے زیادہ سخت بدسلوکی اس کے ساتھ کی جاوے گی۔ اور وہ شخص اس خوف کے زیر اثر زندہ درگور کے بمصداق ہوتا ہے۔ اور اگر کسی دوسرے سلسلہ شکایت میں اس کے رشوت دینے کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ یا کسی صورت سے اس کو اس راز مذکور کا انکشاف کرنا پڑتا ہے۔ تو اس مصیبت زدہ کو معین جرم قرار دیا جا کر مستوجب سزا قرار دیا جاتا ہے۔ اور عذر جائز مجبوری و جبر و تشدد نا قابل سماعت ہوتا ہے۔ لیکن قانونی نقطہ نظر سے دیگر ہمچو قسم واقعات پر غور کیا جاوے۔ تو ایسا شخص انصافاً استعانت قانونی کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو بجبر و تشدد و مجبوس کر کے رضامند کیا گیا ہے۔ جو زیر دفعہ ۹۰ تعزیرات ہند

وجہ تحریک یا حق السعی کوئی کام کرنے کیلئے

جو کوئی شخص کوئی کام کرنیکے واسطے جس کا کرنا اُس کی نیت میں نہو وجہ تحریک کے طور پر یا کوئی کام کرنے کے واسطے جو اُس نے نہ کیا ہو حق السعی کے طور پر مابہ الاحتظاظ حاصل کرے وہ شخص اُس عبارت کے مصداق میں داخل ہے۔

تمثیلات

(الف) زید جو منصف ہے۔ کوئی مقدمہ بکر شاہوکار کے حق میں فیصل کرنے کے حق السعی کے طور پر شاہوکار مذکور کی کوٹھی میں کوئی عہدہ اپنے بھائی کے لئے حاصل کرے تو زید اُس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اِس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ب) زید نے جو کسی والی مطیع گورنمنٹ کے دربار میں ریزیڈنٹ کا عہدہ رکھتا ہے۔ اس والی کے دیوان سے ایک لاکھ روپیہ قبول کیا۔ یہ تو ظاہر نہیں ہوتا کہ زید نے یہ روپیہ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر کسی خاص منصبی کام کرنے یا اس سے باز رہنے یا برنشن گورنمنٹ کے حضور میں اس والی کی خاص مطلب براری کرنے یا کسی خاص مطلب کی میں جدوجہد کرنے کیلئے قبول کیا۔ مگر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے یہ روپیہ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں اس والی کی مطلق طرفداری کرنے کے لئے قبول کیا۔ تو زید اُس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اِس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ج) زید جو سرکاری ملازم ہے بکر کو مغالطہ دیکر باور کرائے کہ اُس رسوخ کے سبب جو مجھ کو گورنمنٹ میں ہے۔ تجھ کو ایک خطاب حاصل ہوا ہے۔ اور زید اس طرح بکر کو تحریک کرے کہ وہ اس خدمت کے حق السعی کے طور پر زید کو روپیہ دے تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا اُسمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور جب کوئی جج یا مجسٹریٹ ایسا سرکاری ملازم جو لوکل گورنمنٹ یا کسی اعلےٰ تر بحلان عہدہ دار کے حکم بغیر برخاست نہ ہو سکتا ہو۔ بہ حیثیت منصبی مرتکب جرم ہوا ہو۔ تو قبل از سماعت جرم مذکور دفعہ ۱۹۷ ضابطہ

یا ضابطہ فوجداری یا کسی قانون ایکٹ عبارت عامہ میں بطور خاص نہیں کی گئی ہے۔ اور جس سے نہ محض وہ شے ہی باعث احتفاظ مراد ہے۔ جو زر سے متعلق ہو۔ یا جس کی مقدار کا تخمینہ زر میں ہو سکے بلکہ اس میں وہ امر یا شے بھی داخل ہے۔ جس سے انسانی طبیعت کو حظ یا لطف یا خوشنودی حاصل ہو وے۔ اور وہ امر یا شے کسی مجرمی عمل کے خلاف سرکاری ملازم حق السعی یا وجہ تحریک کے طور پر قبول کرے۔ یا حاصل کرے۔ یا اس پر راضی ہو وے۔ چنانچہ بعض سرکاری ملازمان حصول حظی نفس کے لئے ایک مستحق شخص ترقی کو محروم کر کے اپنے آدمی کو ترقیاب کر کے خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اور کسی اہل غرض کا مکان بغیر ادائے کرایہ لیکر رہائش اختیار کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایک کمپنی تماشہ میں جا کر بغیر ادائے قیمت ٹکٹ باوجود منصب تماشہ دیکھکر لطف حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح سے مابہ الاحتفاظ حاصل کر کے حسب معنی دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند مرتکب جرم ہوتے ہیں۔ اور یہ عمل اکثر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن باصول اِن راد جرائم یہ امر تجربہ میں نہیں آیا ہے۔ کہ کسی مجسٹریٹ نے تحت اختیارات دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری کوئی مقدمہ دائر کر کے عمل کیا ہو۔ یا ایسے مقام کی کسی ہائیکورٹ کے کسی رولنگ میں اس کا وجود پایا گیا ہو۔

اور جو ملازم بصراحت صدر ترقی سے محروم ہو جاتا ہے۔ یا کوئی بے گناہ وفادار ملازم مخالف پارٹی کے پروپیگنڈا سے بغیر حصول موقعہ سماعت عذرات بے گناہی خلاف طور سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے بجز اس امر کے کہ وہ احکم الحاکمین کے حضور میں درخواست انصاف رسانی پیش کرے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا ہے۔ اور گو ایسے چارہ کار سے ظالم اشخاص بعذابات سنگین غایت ذلت و رسوائی سے معذب ہو کر اس عارضی قیام دنیا سے بے نام و نشان کر کے معدوم کے سجاتے ہیں۔ لیکن تاہم اس ترقی سے محروم شدہ ملازم یا علیحدہ شدہ مظلوم و وفادار خدمت گزار کو ترقی یا بحالی کا موقعہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے زمانہ کی خود غرضانہ رفتار ابن الوقتی میں بعض مقامات پر نیک منصفانہ نتیجہ پیدا ہونے کا خیال مشکل بلکہ محال ہو جاتا ہے۔ اور یہ ہی وجہ ہے کہ بعض مقامات کی بے انصافانہ طرز عمل میں آنکھ بہان اس کے متعلق کوئی تغیر پائی نہیں جاتی ہے۔ جہاں بازور پارٹی کے وجود پر ہی تنظیم و

ایسی رضامندی کو رضامندی تصور نہیں کیا گیا ہے۔ اور بطریق مسطور رشوت لینیوالا جرم دفعہ ۳۴۲ یا ۳۴۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہے۔ جو قابل دست اندازی پولیس بھی ہے۔ اور اگر پولیس افسر ہی کوئی ہمچو نقسم معیوب عمل اختیار کرے۔ تو اس کا افسر اُسکے عیوب کیوجہ سے چشم پوشی پر آمادہ ہوگا تو گویا ایسا ترک اس پر ذمہ واری قانون تحت دفعہ ۲۳ قانون پولس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء ایک مواخذہ قانون بمنشائے دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند عاید کرکے اُس کو بھی مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ تعجب ہوتا ہے۔ کہ آجتک کسی جگہ ایسا دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ کہ باصول انسداد جرائم باختیارات تحت دفعہ ۱۹۰ ضمن ج ضابطہ فوجداری بدائری روبکار کسی مجسٹریٹ لینے بصورت مذکور ایسے شخص جابر پر کوئی مقدمہ قائم کرکے اُس کو جواب دہی میں مصروف کیا ہو۔ جس نے بصراحت صدر خلاف قانون ارتکاب جرم کیا ہو۔ یا بنا دفع مصنوعی کارسازیوں سے بطمع نفسانی خود یا ازراہ مخاصمت بغیر اختیارات جائز خلاف منشائے دفعہ ۱۹۷ یا دفعہ ۱۵۵ ضابطہ فوجداری عمل کرکے بجبر و تشدد و جھوٹے گواہان کے بیان بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری تصدیق کرا کر رشوت کی تکمیل کی ہو۔ جس کی اصل وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ زمانہ کی رفتار کا تتبع کیا جاتا ہے۔ اور رفتار زمانہ جس کو موجودہ وقت میں زمانہ کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں ہے۔ دراصل محولہ زمانہ ہم زمانیان کے کثرت عمل یا ترک عمل کا نام ہے۔ اور اگر انسان اپنے نیک و بد اعمال کی نتائج کی بازپرس رب العالمین سے آئندہ دائمی زندگی عالم کبیر یا بقول دیگر آنیوالی عارضی زندگی بعالم صغیر کے لئے وابستہ کرے اور وہ انصاف کے مقابلہ میں اس منافقیت کی پولیسی کو دور کرکے بآزادی اپنے فرائض کی ادائیگی انجام دیوے جیسا کہ بہت سے ملازمان انجام دیتے ہیں۔ تو ایسے بے رو و رعایت عمل سے اس کی ہستی کی اصلی غایت پوری ہونے کے علاوہ ایسے جرائم مبینہ صدر کا بھی انسداد ہو جائے گا۔ اور بے گناہ اشخاص ناقابل برداشت تکالیف سے نجات پا جائیں گے۔ یہاں قانونی نقطہ نگاہ سے ایک یہ امر بھی قابل غور ہے کہ دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں لفظ انگریزی - gratification) کا ترجمہ مابہ الاحتفاظ کیا گیا ہے۔ جس لفظ کی کوئی تعریف تعزیرات ہند

دینے کے وقت موجود ہو بمنشائے دفعہ ۱۴ تعزیرات ہند اصل جرم دفعہ ۱۶۱ یا ۱۶۲ میں سزا یاب ہوگا۔ اور بحالت عدم موجودگی زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند یا بمنشائے دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند = اور رشوت حاصل کرنے والا بدفعہ ۱۶۱ یا ۱۶۲ = اور باظہار ذاتی رسوخ رشوت حاصل کرے = یا قبول کرے ۰ ۰ بدفعہ ۱۶۳ = جب کہ سرکاری ملازم نے بدفعہ ۱۶۲ یا ۱۶۳ اعانت کی ہو ۰ ۰ زیر دفعہ ۱۶۴ = ۰ کسی قیمتی شے کا بلا بدل یا بلا کافی ملازم کا لینا بدفعہ ۱۶۵ = سرکاری ملازم کا وجود کسی ہدایت قانونی سے دانستہ انحراف کرکے کسی کو نقصان پہنچانا بدفعہ ۱۶۶ = سرکاری ملازم کا بہ نیت نقصان رساں غلط دستاویز مرتب کرنا بدفعہ ۱۶۷ = امتناع قانون کے تجارت سے سروکار رکھنا زیر دفعہ ۱۶۸ = یا انحراف ہدایات قانونی سرکاری ملازم کا مال نیلامی کا خریدنا۔ یا اس کی بولی دینا بدفعہ ۱۶۹ = سرکاری ملازم بننا دفعہ ۱۷۰ = سرکاری ملازم کے کسی درجہ میں سمجھے جانے کے لئے کوئی نشانی پہننا یا لباس پہننا بدفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہیں۔

اور جو امیدوار حسب ضابطہ ملازمت سرکاری کا امیدوار ہو۔ اور اس نے سرکاری کام کی ذمہ داری یا خدمات سرکاری سرانجام دینے ہوں وہ حسب دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند حاکم سرکاری ملازم ہے۔ اگر سرکاری ملازم ایسا کام جس کے کرنے کا اس کا ارادہ نہ ہو کسی شخص کے محرک کرنے پر اس کام کو بافراط مابہ الاحتیاط بوجہ تحریک مستعد عمل کرے۔ یا کسی ایسے کام کے واسطے جو سرکاری ملازم نے نہ کیا ہو۔ اور اس کام کے کرنے کے لئے بطور رشوت لکر کشش کسی قسم کا مابہ الاحتیاط قبول کرے وہ شخص امیدوار زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور اگر کسی معاملہ میں کوئی خاص قسم بافراط دی گئی ہو۔ تو ایک ہی جرم ہوگا۔ اور دیگر صورت ہائے میں ایک سال کے اندر تین جرائم کی نسبت تجویز ایک وقت میں بمنشائے دفعہ ۲۳ ضابطہ فوجداری عمل میں آوے گی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا یا سرکاری ملازمت کا امیدوار ہونا۔ (۲) مابہ الاحتیاط کا قبول کرنا یا راضی ہونا۔ یا حاصل کرنے کا اقرار کرنا۔ (۳) مابہ الاحتیاط کسی جائز حق الخدمت کا بدل نہ ہو۔ (۴) اس رشوت کا قبول کرنا بطور وجہ تحریک

ترتیب خوش اسلوبی نظم کا انحصار ہو وے۔ اگر یہ تحفظ اصول معدلت عامہ ملحوظ رکھکر بعض صاحب اختیار انسان جو انصاف کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ اپنی ذمہ داری کو پورے طور سے انجام دیویں۔ تو جس قدر مختلف واقعات باعث حیرانی و پریشانی نقصان رسان وقوع میں آتے ہیں۔ معدوم ہو جائیں گے۔ جس سے ابتداع قانون کی غایت جو دیباچہ شرح ہذا میں لکھی گئی ہے۔ پوری ہو جاوے گی۔

اور اقدام اُن افعال کو کہتے ہیں۔ جو تیاری کے بعد بالتوسط ارتکاب جرم کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی روک حائل نہ ہوئے۔ تو نتیجہ یہ جرم ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی شخص کا سرکاری ملازم کو بطور رشوت کسی امر کے عمل میں لانے کے لئے روپیہ پیش کرنا اور اس کا انکار کرنا اقدام ہے۔ اور اقدام و اعانت بمنشائے دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند ہر دو عمل جرم دفعہ ہذا کے مرتکب ہوں گے۔ رشوت لینے والا اقدام کرنے والا یا معین مستقیمہ صدر مساوی طور پر مجرم ہوں گے۔ اور اگر صورت معین بمنشائے دفعہ ۱۴۴ نہ ہو۔ اور معین نے اعانت بذاتہ ہذا کی ہو۔ اور جرم اعانت کے باعث واقع نہ ہو۔ تو معین بموجب دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند اصل جرم کی ایک چوتھائی حصہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ یا قید یا جرمانہ یا دونو سزائیں دیجائیں گی سرکاری ملازمان کی حفاظت کے لئے کہ ان کے خلاف کسی جھوٹی شکایت کے استغاثہ ہو جاویں۔ اسلئے تا وقتیکہ حسب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ ۱۸۸۲ء علیٰ اختلاف کی منظوری ماقبل نہیں کو اس سرکاری ملازم کے برخاست کرنے یا بحال کرنے کا اختیار حاصل ہو منظوری حاصل نہ کیجائے کوئی عدالت کسی ایسے جرم کی نالش جو بغرض منصبی اس کی نسبت عمل میں آنا ظاہر کیا جاوے۔ سماعت نہ کرے گی۔ بلا منظوری ماقبل تحت دفعہ ۱۹۷ ضابطہ جو کارروائی سرکاری ملازم کے خلاف اختیار کی جاوے گی۔ وہ تمام کارروائی لعدم متصور ہوگی۔ اور زیر دفعات باب ۹ دفعہ ۱۶۱ الغایت ۱۷۰ تعزیرات ہند کارروائی کرتے وقت دفعات ۲۱۳، ۲۱۴، تعزیرات ہند مابہ الامتیاز لینے کے متعلق کو ملحوظ رکھا جاوے کہ ہر دو دفعات میں امتیاز یہ طور پر کسی جرم کے چھپانے یا کسی مجرم کی سزائے جائز سے یا کسی سزائے جائز سے باز رہنے کے عوض کچھ بالاستفاظ لینا یا پہنچانا وغیرہ وغیرہ بالفاظ قانونی درج ہے۔ چنانچہ رشوت دہندہ جب کہ

محض اس بنا پر [illegible] کے نے [illegible] دس کی تھی اور کسی حوالہ کے بغیر پیش کی تھی۔ [illegible] سے قرار دیا کہ ملزم صحیح لو [illegible] دفعہ ۱۶۱ انعمول دفعہ ۱۶۱ تعزیرات [illegible] لیا گیا ہے۔ اپیل نامنظور اور [illegible] قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۳۲۰۔ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۳۴۹ ۹ لاہور رپورٹ صفحہ ۵۲ - ۱۰ ر ۱۰ الٰہ آباد صفحہ ۲۰۔

(۱۰) [illegible] ہے کہ [illegible] کہ [illegible] کو بھی [illegible] دیئے [illegible] صحیح [illegible] جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۶ [illegible] پنجاب [illegible] کریمنل صفحہ ۹۰۸ - [illegible] جلد ۲ صفحہ ۱۵۰۔

(۱۱) ایک موٹر ڈرائیور [illegible] جس کو [illegible] دفتر ہو چکا [illegible] ہو گیا تھا۔ اس [illegible] ایک شخص کے ہمراہ [illegible] کے پاس گیا۔ اور اس کو ایک روپیہ بطور [illegible] دینا کہا گیا تھا کہ [illegible] مقدمہ کو [illegible] سے۔ مجسٹریٹ نے موٹر ڈرائیور کو دفعہ ۱۶۱ تعزیرات [illegible] سزا دی تھی۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ مقدمہ جو [illegible] موٹر ڈرائیور [illegible] [illegible] دفعہ [illegible] [illegible] مقدمہ کے [illegible] کو [illegible] مقدمہ کے [illegible] سمجھا جاوے۔ اس لئے [illegible] کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۷۶ - کلکتہ اپیل صفحہ ۱۳۹ - ۱۵ [illegible] صفحہ ۵۹۰ [illegible] صفحہ ۲۰۲ [illegible] صفحہ ۳۵۔

(۱۲) [illegible] بیٹ [illegible] دیہات [illegible] سے [illegible] جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۸ [illegible] انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ - آل انڈیا رپورٹر

یا حق السعی کے طور پر حاصل کرنا۔ (۵) دفعہ مذکورہ سے ماوراء رشوت یا غیر قانونی کرنا۔ (۶) اور جو طرفداری یا ترک فرض منصبی کا فعل شخص مذکور یا پبلیسٹی یا ایجنٹ کو رنمنٹ یا پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا لفٹیننٹ گورنر یا کسی محکمہ کے ملازم کے ساتھ ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص پر جرم پر الزام ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص فلاں سرکاری ملازم محکمہ فلاں محکمہ ہونے حیثیت منصبی بمقدمہ فلاں سمجھی فلاں شخص سے مبلغ بجمعدد روپیہ یا بیم دینار یا دیگر مال فلاں (یا جیسا کہ صورت ہو) بطور رشوت (یا بطور حق السعی) اس امر کے لئے کہ تم فلاں (یا فلاں ہر خلاف قانون) کے لئے اجر خلاف قانون کے طور پر یا ترغیب یا اظہار یا جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ حوالہ خود مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے لئے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارا مقدمہ بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں لاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) کسی چپراسی کا رجسٹری کلرک کے لئے [illegible] ہوگا۔ اور چپراسی وکلرک شریک جرم ہونے کے [illegible] کرمنل پیپرز صفحہ ۱۹۱۷۔ انڈین لاء رپورٹس جلد ۹ صفحہ ۶۱۰۔

(۲) اثبات جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کے لئے ملزم کا قانونی معاوضہ وصول حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ وجہ تحریک باحق السعی کے طور پر حسب معنی دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ثابت کرنا چاہیے۔ اور وہ مطلب جس کے لئے مابہ الاحتظاظ دیا یا قبول کیا گیا ہو۔ ثابت کیا جاوے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۵۶۵۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۸۰۵۔ ۱۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۶۲۔

(۳) ایک بغیر تنخواہ (اپرنٹیس) کارآمور حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۶۹۸۔ ۱۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۱۹۔

(۴) ایک شخص نے اپنی مطلب برآری کے لئے جج کو رشوت دی تھی۔ جج نے

(۱۲) جو شخص رشوت کی رقم دینے والا یا پہنچانے یا ہمراہ جانے والا ہو۔ وہ جملہ اشخاص مرتکب جرم ہوں گے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۱۔ انڈین کمیسنر جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۲۰۱۔ سنہ ۱۹۳۰ء کرمنل کمیسنر صفحہ ۰۰۔

(۱۳) مقدمہ جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں استغاثہ کے لئے ثابت کرنا غیر ضروری ہے۔ کہ کس طرح سے خلاف قانون مابہ الاحتفاظ طلب یا حاصل کیا گیا تھا۔ تاوقتیکہ اس کا حاصل کرنا ثابت نہ ہووے۔ اور اس مقدمہ میں بڑا گواہ رشوت دینے والا ہوتا ہے۔ جو اس جرم کا شریک معین ہوتا ہے۔ اور جرم دفعہ ۳۸۴ تعزیرات ہند میں عدالت کے لئے یہ ایک مادہ ہوگا کہ مستغیث نے نالش کی ہے۔ جو اس کو ملزم نے تخویف نقصان دی تھی۔ مستغیث نے ملزم کو روپیہ ادا کیا تھا۔ ۱۵ آل لاجرنل صفحہ ۱۲۷ انڈین کیسنر جلد ۳۸ صفحہ ۴۲۹۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۷۔

(۱۴) محض یہ واقعات کہ ایک شخص نے چند کاغذات کی نقول حاصل کرنے کے معاوضہ میں سرکاری ملازم کو تین ہزار روپیہ دینے کے لئے کہا۔ سب انسپکٹر پولیس نے ہنسکر اس کو جواب دیا کہ یہ امر اس کے امکان سے باہر ہے۔ چنانچہ بحالات واقعات پٹنہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض خلاف قانون مابہ الاحتفاظ سرکاری ملازم کو حسب منشا دفعہ ہذا پیش کرنا اقدام جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسنر جلد ۳۸ صفحہ ۶۷۹۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۷ء پٹنہ صفحہ ۴۸۔ ۳ پٹنہ صفحہ ۶۴۷۔ ۳ پٹنہ لا رپورٹ کرمنل صفحہ ۶۔

(۱۵) جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند عاید کرنے کے لئے یہ امر ثابت کیا جانا چاہئے۔ کہ ملزم نے بطور وجہ تحریک منصبی عمل کرنے کے لئے رشوت حاصل کی ہے۔ اور کسی فعل یا عہدہ امتیاز یہ کہ آیا جرم فوجداری ہوا ہے۔ یا محکمانہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب سرکاری ملازم پر جملہ امور قانونی مذکورہ دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کا اطلاق ہو جاوے۔ تو وہ سرکاری ملازم مستوجب سزا قرار دیا جاوے گا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۷۔ جب اس مقدمہ میں گاؤں کے کرنام نے ایک زمیندار سے مبلغ ۲۰ روپیہ بطور رشوت حاصل کئے۔ کہ وہ اس کو سرکار سے زمین دلا دیگا۔ چنانچہ کرنام نے درخواست لے لی۔ جن واقعات پر مجسٹریٹ نے کرنام کو چھ ماہ قید و ایک صد روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی۔ اپیل عدالت سشن

سنہ ۱۹۲۲ء مدراس صفحہ ۶۲ - ۴۲ مدراس لاجرنل صفحہ ۱۳۹ - ۱۵ لا ویکلی صفحہ ۱۹۹ - سنہ ۱۹۲۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲ - ۳۰ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۳۵۱ -

(۸) ایک وارڈر مامورہ جیل نے ایک قیدی سے ایک چٹھی لیکر جیل سے باہر کسی شخص کو دینے کے معاوضہ میں کچھ رشوت حاصل کی تھی - جس کو زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی - بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ وارڈر حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے - اور وارڈر زیر دفعہ ۴۲ ایکٹ قیدیاں جیل بشمول دفعہ ۴۸۵ بمبئی جیل مینول سنہ ۱۹۱۱ء مجرم ہے - اور وارڈر کا رشوت قیدی سے لیکر چٹھی دوسرے کو باہر جیل کے پہنچانا اور رشوت حاصل کرنا جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہے - اپیل نامنظور حکم سزا قائم رہا - کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۸۳ بمبئی - انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۳۳۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۳۰۵ - ۲۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۶۷ -

(۹) زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند رشوت کا دینا بھی جرم ہے - اور یہ کارسرکاری ملازم کا منصبی حیثیت سے کوئی عمل کرنا ضروری ہے - کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۹۶ بمبئی - انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۲۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۶۱ - ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۲۰ - انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۸۹۰ - سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۱۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور - پشاور صفحہ ۱۱۰ -

(۱۰) اصل مقدمہ میں ملحقہ واقعات کے گو الفاظ منصبی عمل کا لفاظ نہ کیا جو تاہم رشوت کا حاصل کرنا حسب معنی دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا - کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۶۷ - انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۰۳۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۳۱۳ - ۸ ناگپور لاجرنل صفحہ ۱۳۸ -

(۱۱) کسی مقدمہ رشوت ستانی میں ایک شخص کو علم واقعات رشوت دینے اور لینے کا ہونا ذمہ داری قانونی جرم ۱۶۱ تعزیرات ہند عاید نہیں کرتا ہے - کریمنل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۶۵ - انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۴۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۹۶ - ۵۳ بمبئی صفحہ ۴۷۹ - ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۴۵ - سنہ ۱۹۲۹ء بمبئی صفحہ ۱۱۴ -

[illegible] ۲۹ بمبئی صفحہ [illegible] ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۴۸
[illegible] صفحہ ۱۱۶۔

۱۸۱۔ شخص سے مخفی دعدالت میں یہ بیان دینے کی نیت سے مقدمہ میں ایک رقم بطور رشوت لے کر دینے تک میں مقدمہ جیتا کر دیگا۔ یہ عدالت کی حد تک نہیں پہنچتا ہے۔ ہلکٹ جلد صفحہ ۲۲۔ اور جہاں تک بغیر اس ارادہ کے محض اس مقدمہ کو جیتانے کے لئے [illegible] رشوت دیتے ہے۔ تو یہ دفعہ اشتراک [illegible] رات ہند [illegible] نہ دینے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ شخص متعلق مجرمانہ [illegible] رات ہند [illegible] دینے والا معین جرم دفعہ ۱۰ تعزیرات ہند ہے [illegible] صفحہ ۲۲۔ لیکن یہ واقعات کہ حسب الطلب شخص رشوت کا روپیہ دیا گیا ہے۔ [illegible] کیا ایک سوال ہوگا۔ اور یہ ایک مفروضہ ہے کہ [illegible] تجویز [illegible] جو [illegible] کے لئے قابل اعتراض ہے۔ [illegible] عدالت ماتحت مکرر [illegible] دفعہ ۱۰ تعزیرات ہند [illegible] روپیہ جرمانہ علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ اور جس [illegible] اپیل منظور کی جو کہ [illegible] کی گئی ہے۔ کریمنل لاجرنل [illegible] سنہ [illegible] انڈین کیسز جلد [illegible] صفحہ [illegible] کریمنل کیسز [illegible] صفحہ [illegible] [illegible] رپورٹ صفحہ [illegible] چیف کورٹ پنجاب صفحہ ۲۵۳ [illegible] سنہ [illegible] الہ باد صفحہ ۱۳۔

[illegible] دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں وہ شخص جس نے رشوت دینے میں یا اس [illegible] دستہ میں امداد کی ہو۔ اس روپیہ کی ادائیگی کی تجویز کی ہو۔ وہ شخص ایک شریک جرم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور بموجب اس مسلمہ اصول یہ بہت بڑا خطرناک ہوگا [illegible] کے گواہ شریک جرم کی شہادت پر بغیر تائید کے حکم سزا دیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۰ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۵۵۷۔ جو شخص آلہ کار رشوت دلانے میں ہوتا ہے۔ وہ شریک جرم ہوتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۲۵۲ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۵۵۷

(۲) شریک جرم کیسا ہی خفیف صورت کا ہو اس کی تائید اصولاً بموجب قاعدہ عدالت مطلوب ہوتی ہے۔ جب کہ رشوت کسی شخص سے سرکاری ملازم نے بذریعہ استعمال بالجبر

کے بعد کاغذات مدراس ہائی کورٹ میں حسب ضابطہ پیش ہو کر قرار دیا گیا ہے کہ جرم کا درخواست بسفارش افسر اعلےٰ کو بھیجنا اس کے سرکاری منصب میں داخل نہیں ہے۔ اور نہ تعمیلدار یا کسی اعلےٰ افسر کو درخواست پہنچنا ثابت ہوتا ہے۔ صورت موجودہ جرم دغا ہو سکتا تھا۔ بحالات صورت واقعات حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور کرنام کو سبکدوش کیا گیا۔ جرمانہ واپس کیا گیا ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۳۹۶ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۵۴۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۸۵۱۔ ۴۷ مدراس لا جرنل صفحہ ۶۶۲۔ ۲۰ رمس لا ورکلی [illegible] سنہ ۱۹۲۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۱۸ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۶۴۔

(۱۶) ایک سب آرڈی نیٹ جج اپنی عدالت کے ایک منصف کے ساتھ [illegible] بزاز کی دوکان پر گیا اور منصف نے بزاز کو قیمت ادا کر دی اور جج نے طور تحفہ اس کو قبول کر لیا تھا منصف نے اپنے مقدمہ میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے قیمت کپڑا خرید کردہ سب جج دی تھی۔ بمبئی ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند برخلاف مجرم ثابت ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ منصف یہ ثابت کرے کہ اس کو اس کے مقدمہ میں کیا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ جب مجرم نے کپڑا پسند کر کے قیمت اہل مقدمہ منصف نے دیدی ہے۔ تو وہ سمجھا جائے گا اگر قیمت کپڑا نہ دی جاتی مقدمہ میں منصف کے خلاف حکم ہو گیا [illegible] مجرم مقدمہ میں شہادت شریک جرم کے بیان پر اعتبار کرنے کی عدالت پابند نہیں ہے تاوقتیکہ معتبر شہادت سے اس کی تائید نہ ہو وے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۶۲۱ سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی ۷۶۱ ۲۷ بمبئی لا رپورٹر صفحہ ۱۲۰۔

(۱۷) جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں قانون رشوت دینے والے پر دفعہ ۱۰ کے ماتحت سزا دیتا ہے۔ بمنشائے دفعہ ۲۳۹ ضابطہ ایک ہی معاملہ کا مجرم ہے۔ اور ایک ہی تجویز میں محکم دیا جا سکتا ہے۔ گو یہ دو مختلف فرق ہیں۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۸ اور محض رشوت دینے کا کسی شخص کو علم ہونا۔ اس کو شریک جرم نہیں بناتا ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۵ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۴۰۔ آل انڈیا

کی مہلت یا دائے جرمانہ منظور کیجاتی ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۲۰ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۹۹۲۔

فاسد یا ناجائز وسیلوں سے سرکاری ملازم پر دباؤ ڈالنے کے لئے مابہ الاحتیاط کا لینا

دفعہ ۱۶۲ - جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو فاسد یا ناجائز وسیلوں کے ذریعہ سے اس بات کی تحریک کرنے کے لئے کہ وہ سرکاری ملازم کوئی منصبی عمل کرے۔ یا اس سے باز رہے۔ یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں کسی شخص کی طرف داری کرے یا اُس کے خلاف پرہو یا ہند کی لیجسلیٹو یا ایگزیکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹیننٹ گورنر (یا الہ آباد یا یونیورسٹی کے سینٹ کے کسی ممبر) یا سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرے یا اُس کا ارتکاب کرے کسی شخص سے کسی طرح کا کوئی مابہ الاحتیاط وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کیواسطے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے میں جہد کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا اسمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن اور پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا فاسد یا خلاف قانون ذرائع سے کسی سرکاری ملازم پر دباؤ ڈالنے سے اُس سے کوئی منصبی عمل کرانے یا ترک کرانے

حاصل کی ہو۔ توجو اعتراض شہادت شریک جرم پر پیدا ہوتا ہے۔ وہ اعتراض حقیقتاً پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ جب کہ رشوت دینے والا رشوت دینے کے لئے بطور خود رضامند نہیں ہے۔ بلکہ دراصل وہ اس جرم کا مظلوم ہے۔ اور ہمچو نقسم مقدمات میں جب کہ رشوت بالارادہ نہیں دی گئی ہے تو غایت خفیف تائید شہادت شریک جرم کی برخلاف اصل ملزم رشوت حاصل کرنے والے کے قابل ادخال شہادت ہوگی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۶۸ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶ ۵ صفحہ ۶۷۵

(۲۱) ایک مقدمہ میں ایک سرکاری ملازم نے بدوران محکمانہ انکوائری افسر جنگلات کو مبلغ یکصد روپیہ دیکر اس کے حق میں مفید نتیجہ برآمد کرنے کی تحریک کی تھی۔ جس کے متعلق موتی رام ہیڈ کلرک محکمہ نے ڈویژنل فورسٹ افسر کے رپورٹ پیش کر دی تھی۔ جو کاغذات کارروائی جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کے لئے سٹی مجسٹریٹ درجہ اول حیدرآباد کے پیش کئے گئے تھے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو یہ لکھکر کہ استغاثہ یہ امر ثابت کرنے سے معذور رہا ہے۔ کہ ملزم نے یکصد روپیہ بطور حصول مابہ الاحتظاظ پیش کیا تھا۔ جس کا بار ثبوت استغاثہ پر تھا۔ ورملزم کو بری کر دیا تھا۔ جس کا اپیل حسب دفعہ ۴۱۷ ضابطہ فوجداری پنجاب گورنمنٹ ایڈووکیٹ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ حصہ اجزا دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں کوئی مابہ الاحتظاظ اجر جائز کے سوا وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول کرنا یا حاصل کرنا۔ یا اس پر راضی ہونا۔ یا اقدام کرنا جرم ہے۔ اور ڈویژنل فورسٹ افسر بحسب فرض منصبی محکمانہ انکوائری کر رہا تھا۔ ہمیں افسر جنگلات جس کو یکصد روپیہ ملزم مذکور نے بطور رشوت پیش کیا تھا۔ وہ افسر بطور گواہ مطلوب تھا۔ تاکہ وہ اس کے حق میں ادلئے شہادت کرے۔ اور اس مابہ الاحتظاظ کی حصول کی تحریک سے ملزم بملازمت قائم رہے۔ اور ڈویژنل فورسٹ افسر مطابق بیان گواہ کے ملزم کے حق میں فیصلہ کرے۔ قرار دیا گیا کہ ملزم الہ دین کی برأت غلط کی گئی ہے۔ اور بلحاظ واقعات مقدمہ ملزم زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اس لئے ملزم کو رٹ ٹائم قید رہے۔ اور پانصد روپیہ جرمانہ کیا جاوے۔ اور بعدم ادلے مجرمانہ تین ماہ قید سخت رہے۔ اور حسب درخواست وکیل ملزم پندرہ یوم

کسی فعل یا ترک فعل حسب دفعہ بذا کرنے کے لئے کہی یا بالاستظہار حاصل یا قبول کرنا یا اس میں کوشش کرنا (۲) ملزم کا حسب معنی دفعہ بذا بالاستظہار قبول، یا اس کرنا۔ یا قبول کرنے پر راضی ہونا۔ یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام مسمی فلاں فلاں سرکاری ملازم فلاں عہدہ دار صیغہ فلاں سے بہ حیثیت اس کے منصب کے فلاں ملزم کو بری کرانے کے لئے فلاں شے بطور وجہ تحریک یا حق السعی ما یا حق الخدمات حاصل کیا ہے۔ (یا حسب معنی الفاظ دفعہ ہذا جو عمل کیا ہو درج کیا جاوے) جو تم نے بجرم تعلیم جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے جو بذا ہے۔ میں تم پر اس سے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) جب کہ سرکاری ملازم کی حیثیت سے یا کوئی اختیار کسی شخص کو فائدہ یا نقصان پہنچانے کا نہ ہو۔ وہ سرکاری ملازم جرم اعانت رشوت بدفعہ ہذا نہ ہوگا۔ کرمنل اپیل نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۲۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۶۷۳۔ سن انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء کلکتہ صفحہ ۳۲۴۔ ۳۲۴ کرمنل لاجرنل صفحہ ۳۰۳۔

(۲) ایک ممبر پنچایت دیہہ جو بموجب مدراس ویلج کمیٹیشن ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء ہے اس لئے بمنشائے دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری قابل ارتکاب جرائم کا رد والی کے منظوری لازمی ہے۔ اور قبل منظوری ممبر مذکور زیر دفعہ ۱۶۱ (۵) یا دفعہ ۱۶۲ یا ۱۶۳ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہیں ہے۔ ریفرنس واپس کیا گیا۔ کرمنل اپیل جلد ۲۳ صفحہ ۴۸ سنہ ۱۹۲۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۶۰۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۶۲۔ ۴۲ مدراس لاجرنل صفحہ ۱۳۹۔ ۱۹ لاہور لاء صفحہ ۱۹۔ سنہ ۱۹۲۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲۔ ۳۰ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۳۵۱ ہائیکورٹ۔

(۳) مقدمہ رشوت ستانی میں ایک اکسائز انسپکٹر آف لیکر۔ پی اکسائز کمشنر کے حکم سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے بدفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری کارروائی

کے لئے وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے کوئی مابہ الاحتفاظ قبول کرے۔ یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کی کوشش کرے مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

امتیاز بہ تفریق دفعہ ۱۶۱ و دفعہ ۱۶۲ تعزیرات ہند

قانونی الفاظ سے دفعہ ماسبق و دفعہ ہذا میں امتیاز کیا گیا ہے۔ گو سزائیں مساوی ہیں۔ لیکن دفعہ ۱۶۱ میں عام طور پر سرکاری ملازم بہ تحریک و بلا تحریک خود حق السعی کے طور پر بمنشائے دفعہ مسطور بہ حیثیت منصبی کوئی فعل کرتا ہے۔ یا ترک کرتا ہے جس سے دوسرے شخص کو کوئی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے کوئی مابہ الاحتفاظ اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول کرتا ہے۔ یا قبولیت پر راضی ہوتا ہے۔ یا حاصل کرتا ہے۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرتا ہے۔ اور بدفعہ ہذا سرکاری ملازم کا خود مابہ الاحتفاظ وصول کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ وہ شخص جو فاسد یا خلاف قانون ذرائع سے سرکاری ملازم کو حسب بمعنی دفعہ ہذا دباؤ ڈالنے سے کسی طرح کا کوئی مابہ الاحتفاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے حاصل کرتا۔ یا اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوتا ہے۔ اور دفعہ ہذا تکمیل جرم دفعہ ماسبق ہے۔

اصول

باب ہذا میں سرکاری ملازمان کے اختیارات قانونی جن پر تنظیم سلطنت و عامۂ خلائق کے امن و آسائش کا انحصار ہے۔ قانوناً حفاظت کی گئی ہے۔ جس کی اصلی غایت یہ ہے کہ کوئی شخص یا کوئی امیدوار ملازمت یا سرکاری ملازم کسی تحریک یا تحریص ناجائز سے انصاف رسانی کو نظر انداز نہ کرے کیونکہ ہمچو تقسیم بداعمالیوں سے نہ محض پبلک ہی حکومت سے متنفر ہو جاتی ہے بلکہ نظم حکومت متزلزل ہو کر مقصد وضع آئین و قوانین ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کہ جن کی اصلاح مشکل بلکہ محال ہو جاتی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) فاسد یا خلاف قانون ذرائع سے کسی سرکاری ملازم کو بہ حیثیت منصبی

کرتا ہے۔ وہ شریک جرم ہے۔ اور نہایت احتیاط سے اس کی شہادت لیجاوے۔ کہ شہادت شریک جرم سکھلائے ہوئے تعلیم دادہ ہوتے ہیں۔ اور اس پر اعتبار کرنا نہیں چاہئے تاوقتیکہ اس کی شہادت کی تائید کسی دوسرے شریک جرم سے نہ کرائیجاوے۔ اور بالخصوص یہ استغاثہ کا فرض ہے کہ گواہ شریک جرم کے چلن کی اطلاع عدالت میں دیکر اس کو بطور گواہ طلب کراوے۔ تاکہ شامل میں اس کی شہادت کا وجود ہووے۔ اور جیوری اور جج کا فرض ہے۔ کہ شریک جرم کی شہادت کی وقعت کی تحقیقات باحتیاط کرکے جیوری کو جج بتلادے کہ شریک جرم کی شہادت پر ملزم کو سزا دینا خطرناک ہے۔ جب کہ اصلی شہادت بلاواسطہ تائیدی موجود نہ ہووے۔ اور عدالت نگرانی واپیل کو یہ امر دیکھنا چاہئے کہ مجسٹریٹ مجوزیا جج جس نے اس کو سماعت کیا ہے۔ اس نے شریک جرم کے چلن اور ضروری تائید کو کامل علم اور ہوشیاری سے عمل کیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۳۱۱ سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۴۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۲۱۵۔ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۔

(ے) ایک مقدمہ میں رحیم اللہ ملزم نے انسپکٹر پولیس کو مبلغ اسی روپیہ رشوت محمد عمر ملزم دفعہ ۳۸۱ تعزیرات ہند کو رہا کر دینے کی بابت پیش کئے۔ جس پر مقدمہ جرم دفعہ ۱۶۱ بشمول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند قائم کیا جاکر سٹی مجسٹریٹ پشاور نے ایک سال قید سخت و ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اپیل پر سشن جج نے زیر دفعہ ۱۶ ضمن ۲ تین ماہ کی سزا و جرمانہ تین صد روپیہ کم کرکے مابقا سزا بحال رکھی۔ پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں ملزم کے کاغذات پیش ہوکر بحوالہ رولنگ کلکتہ ہائی کورٹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء صفحہ ۴۴۳ و سنہ ۱۹۲۱ء مدراس ۵۶۷ و کریمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ و جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۵۵ کہ کوئی شخص اعانت جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں سزایاب نہیں ہوگا۔ جبکہ بروقت رشوت پیش کرنے کے وہ سرکاری ملازم وجہ تحریک یا حق انسعی کے طور پر اپنے فرض منصبی سرکاری ملازم کے کے اختیار سے اس کو کسی قسم کے فائدہ پہنچانے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند رشوت پیش کرنے والے کی نسبت ادھورا اقدام ہے اور زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند جب کہ وہ سرکاری ملازم جس کو رشوت پیش کیجاوے اپنے منصبی حیثیت سے اختیار نہ رکھتا ہو۔ ملزم قابل سزا نہ ہوگا۔ ملزم کی درخواست

عدالتی لوکل گورنمنٹ کی منظوری مطلوب نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۸ - کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۵۳ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۸۰۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۳۰ - ۲۷ ریپورٹ آل کریمنل صفحہ ۴۱۔

(۴) دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ان مقدمات میں جن میں بہ حیثیت منصب سرکاری ملازم نے کوئی فعل مابہ الاحتظاظ حاصل کرکے کیا ہو۔ محدود نہیں ہے۔ اور ارتکاب جرم دفعہ ہذا کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ فی الواقع مابہ الاحتظاظ پیش کیا گیا تھا۔ یا مابہ الاحتظاظ ادائے فرائض منصبی کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ جب کہ ملزم نے مینجر دفتر میونسپل کو بطور حق السعی مبلغ دو صد روپیہ چیئرمین اور میونسپل کمیٹی پر دباؤ ڈالنے کے لئے ایک شخص کے نام ٹھیکہ کا کام جو ان کے اختیار میں ہے ٹھیکہ منظور ہو جانے پر ان کو دیا جاوے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم بدفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند مجرم ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۳ - کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۰۵ سنہ ۱۹۲۷ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۸۳۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء مدراس صفحہ ۱۰۱۱ - ۵۱ مدراس صفحہ ۸۶ - ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۸۰ - ۵۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۲۳ - ۳۹ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۶۱۵ - ۲۶ مدراس لا ویکلی صفحہ ۵۲۹ - سنہ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۴۷۔

(۵) ایک ہیڈ کانسٹیبل پولیس کو اس لئے رشوت دینا کہ وہ مقدمہ جو ایک شخص پر کیا گیا ہے۔ اس کو واپس لیلے۔ جو بجرم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند حصہ اول میں آتا ہے۔ نہ کہ حصہ دوم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ہو۔ اور جرم دفعہ ۱۶۱ ناقابل دست اندازی ہیڈ کانسٹیبل پولیس ہے۔ اس لئے یہ ایسا سرکاری ملازم نہیں سمجھا جاتا ہے۔ جس کا یہ فرض ہو کہ ایسے جرم کے ارتکاب کی روک کرے جیسا کہ دوسرے حصہ دفعہ ۱۱۶ میں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۶۰ سنہ ۱۹۸۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۸۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۴۰ - ۱۰ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۶۴ - ۱۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۵۶۔

(۶) ایک شخص جو سرکاری ملازم کو رشوت پیش کرتا ہے بغیر رشوت کی ادائیگی میں تعاون یا اس کے لین دین میں مدد کرتا ہے۔ اور بعلم ادائیگی روپیہ رشوت پیشگی

تمثیل

کوئی وکیل جو کسی جج کے حضور میں کسی مقدمہ کی نسبت سوال و جواب کرنے کے لئے محنتانہ لے کوئی شخص جو کسی ایسی عرضی کے مسودہ کرنے اور اصلاح دینے کی اجرت لے جو گورنمنٹ کے حضور میں گذرانی جائے اور جس میں سائل کی کارگذاری اور استحقاق کا اظہار ہو۔ کوئی مجرم جس کی نسبت سزا کا حکم صادر ہوا ہو۔ اس کا کوئی ایجنٹ جو محنتانہ لیکر کام کرتا ہے۔ اور جو گورنمنٹ کے حضور میں ایسے حالات بیان کرے جن سے یہ پایا جائے کہ سزا کے حکم میں بے انصافی ہوئی یہ سب لوگ اس دفعہ میں داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ نہ اپنے ذاتی رسوخ کو عمل میں لاتے ہیں۔ اور نہ اس کے عمل میں لانے کو کہتے ہیں۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن اور پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا دفعہ سابق میں بجز جزوی الفاظ کے تغیر تبدل کے صورت جرم جداگانہ وضع کی گئی ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے ذاتی رسوخ کے اظہار سے حسب معنی دفعہ ہذا کسی سرکاری ملازم کے روبرو بھلائی یا برائی کرے۔ یا اس کا اقدام کرے۔ اور اس کے لئے کسی شخص سے کسی طرح کا مابہ الاحتظاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں الفاظ انڈر لائن "یا الہ آباد یونیورسٹی کے سینٹ کے کسی ممبر کے" بموجب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۷ء بدفعہ ۱۸ ریزرو کی گئی ہیں۔ اور ذاتی رسوخ سے سرکاری ملازم پر اثر ڈالنا اور مابہ اظہار اس اثر ذاتی کے کسی شخص سے اس کے مقدمہ کی بابت اس سرکاری ملازم کا اختیار نافذ یا ترک کرانا کہہ کر مابہ الاحتظاظ حاصل کر لینا جرم دفعہ ہذا قرار دیا ہے۔ ورنہ عموماً ہر ایک وکیل یا ایڈووکیٹ اپنے مقدمہ کی بحث میں جج کو مؤثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ججان بغیر اثر کے روئیداد مثل پر غور کرکے۔ انصاف کو ملحوظ

منظور کیجا کر حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۲ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۹۱۰۔ رولنگ پشاور صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۳۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۲۶۔

(۸) ایک سب انسپکٹر پولیس اکسپیرٹ فنگر پرنٹ ہیرو کو ایک شخص نے مخالف پارٹی کے خلاف شہادت دینے کی ترغیب دی تھی۔ جس کو بدفعہ ۱۶۲ و ۱۱۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ اکسپیرٹ سرکاری ملزم تھا۔ اس لئے بدفعہ ۱۶۱ و ۱۱۶ تعزیرات ہند حکم سزا دیا جانا چاہیئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۰ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۴۴۵۔

سرکاری ملازم کے ساتھ رسوخ ذاتی عمل میں لانے کے لئے مابہ الاحتظاظ لینا

دفعہ ۱۶۳۔ جو کوئی شخص اپنے ذاتی رسوخ کے عمل میں لانے سے کسی سرکاری ملازم کو اس بات کی تحریک کرنے کے لئے کہ وہ سرکاری ملازم کوئی منصبی عمل کرے یا اس سے باز رہے۔ یا سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں کسی شخص کی طرف داری کرے یا اس کے خلاف برتے۔ یا ہند کی لیجسلیٹو یا ایگزیکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹیننٹ گورنر۔ (یا الہ آباد یونیورسٹی کے سینیٹ کے کسی ممبر) یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرے۔ یا اس کا اقدام کرے کسی شخص سے کسی طرح کا مابہ الاحتظاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کیواسطے قبول کرے۔ یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے میں جہد کرے۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونو سزائیں دی جائیں گی۔

نے سزا دی۔ مگر عدالت سشن نے بدیں وجہ کہ ملزم کو محکمہ نہ سزا صیغہ پولیس سے مل چکی ہے۔ بری کر دیا۔ جس کا اپیل بدفعہ ۴۱ ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ پولیس کنسٹیبل باوجودیکہ زیر دفعہ ۷ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء اس کے ساتھ تکمانہ عمل ہوا ہے۔ مگر تاہم بدفعہ ۶۳ تعزیرات ہند سزایاب ہو سکتا ہے کیونکہ دفعہ ۳۶ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء سے جرائم سے برتاؤ کرتی ہے۔ جو یا تو زیر ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء۔ یا کسی دیگر ایکٹ سے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات ہند ہے۔ مستوجب سزا ہوں۔ مثلاً جو شخص زیر دفعہ ۳۴ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء تیزی سے گھوڑ دوڑا کا مجرم ہو یہ اسی جرم کی بابت زیر دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند مزید استغاثہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ بمنظوری اپیل فیصلہ سشن جج منسوخ کیا گیا۔ اور مکرر سماعت کا حکم دیا گیا کہ روئیداد کے مطابق فیصلہ کیا جاوے۔ پنجاب ریکارڈ ۲۶ سنہ ۱۹۱۵ء لاہور

اُس اعانت کی سزا جو سرکاری ملازم اُن جرائم میں کرے جن کی تعریف دفعہ ۱۶۲ یا دفعہ ۱۶۳ میں کی گئی ہے

دفعہ ۱۶۴۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور اُن جرموں میں سے جنکی تعریف ملحق الذکر دو اخیر دفعوں میں کیگئی ہے۔ کسی جرم کے ارتکاب کی بناء ہے اور وہ اُس جرم میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونو سزائیں دی جائیں گی

تمثیل

زید سرکاری ملازم ہے۔ اور بندہ جو زید کی زوجہ ہے۔ زید سے کسی خاص شخص کو کوئی عہدہ دینے کے لئے وجہ تحریک کے طور پر کوئی تحفہ لے اور زید ایسا کرنے میں بندا کی اعانت کرے۔ تو بندہ سزائے قید کی مستوجب ہے۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کا یا دونو کا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری

رکھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اس کے معنی ذاتی رسوخ عمل میں لاکر مختارانہ لینے کا معاملہ موکل و وکیل میں نہیں ہوتا ہے۔ اصلی منشا دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ کوئی شخص باظہار ذاتی رسوخ کسی شخص سے مابہ الاحتفاظ حاصل نہ کرے اور یہ اصول قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۶ (الف) میں بھی بمقدمات دیوانی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ جب ذاتی اثر کے ماتحت رضامندی فریق ثانی حاصل کی گئی ہو۔ تو اس فریق کی مرضی پر جس رضا و رغبت ذاتی اثر ناجائز سے حاصل کی گئی ہو۔ معاہدہ قابل فسخ ہوگا۔ چنانچہ ذاتی اثر ناجائز جب فریقین سے ایک فریق دوسرے کی مرضی پر غلبہ پانے کے لئے واقعی یا ظاہری اختیار رکھتا ہو۔ جس کی تعریف زیر دفعہ ۱۶ قانون معاہدہ کی گئی ہے۔ اس کو داب ناجائز کہا گیا ہے۔ لیکن دفعہ ہذا میں باظہار ذاتی رسوخ ملزم جرم کرتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا باظہار ذاتی رسوخ سرکاری ملازم اپنے یا کسی شخص کے واسطے کہہ کر اجر مطابق قانون کے سوائے کوئی مابہ الاحتفاظ حاصل کرنا یا قبولیت پر راضی ہونا۔ (۲) ملزم کا بامر مذکور مابہ الاحتفاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر جبکہ اکراہ نہ ہو۔ حسب معنی دفعہ ہذا قبول کرنا یا حاصل کرنا یا اس پر راضی ہونا۔ یا حاصل کرنے میں جہد کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں عہدہ دار سرکاری ملازم سے باظہار ذاتی تعلق فلاں مسمی فلاں شخص کا مقدمہ دیوانی متدائرہ عدالت فلاں اس کے حق میں فیصلہ کرانے کے لئے بطور حق السعی دس بیگھے اراضی اس سے حاصل کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائکورٹس

(۱) ایک پولیس کنسٹبل نے باظہار ذاتی رسوخ جرم دفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا تھا مجسٹریٹ

رکھتا ہے جس کا وہ تابع ہے۔ یا کسی ایسے شخص سے جس کو وہ سرکاری ملازم جانتا ہے۔ کہ وہ اُس شخص سے جس کو تعلق مذکور ہے کچھ واسطہ یا رشتہ رکھتا ہو۔

کوئی قیمتی شے بغیر دینے بدل کے یا ایسے بدل پر جس کو وہ سرکاری ملازم غیر مکتفی جانتا ہو اپنے واسطے یا کسی دوسرے شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی جہد کرے۔

تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیلات

الف۔ زید جو کلکٹر ہے۔ بکر کا ایک گھر کرایہ پر لے۔ جس کا کوئی مقدمہ بند و بست زید کے یہاں دائر ہے۔ اور شرط یہ ٹھہرے کہ زید پچاس روپیہ ماہواری دیا کرے گا۔ حالانکہ وہ گھر اس حیثیت کا ہے کہ اگر نیک نیتی سے معاملہ کیا جاتا تو زید کو دو سو روپیہ ماہواری دینے پڑتے۔ تو زید نے بلا دیئے پورے بدل کے بکر سے ایک قیمتی شے حاصل کی۔

ب۔ زید جو جج ہے ایک شخص مسمّاۃ بکر سے جس کا مقدمہ زید کے محکمہ میں دائر ہے گورنمنٹ کے پرامیسری نوٹ بٹے پر خریدے جبکہ بازار میں ان نوٹوں پر سے پھرتا مانگتا ہو۔ تو زید نے بکر سے بلا دیئے پورے بدل کے ایک قیمتی شے حاصل کی۔

ج۔ بکر کا بھائی گرفتار ہو کر زید کے روبرو جو مجسٹریٹ ہے۔ دروغ حلفی کی علت میں لایا جائے۔ اور زید بکر کے ہاتھ بنک کے حصے بیچتے پر بیچے جب کہ بازار میں ان حصوں پر بٹا لگتا ہو۔ اور بکر اس حساب سے ان حصوں کی قیمت زید کو دیدے تو روپیہ جو زید نے اس طرح حاصل کیا۔ ایک قیمتی شے ہے جو زید نے بلا دیئے پورے بدل کے حاصل کی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری

ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں بدفعات جرم ۱۶۲ و ۱۶۳ تعزیرات ہند میں اعانت کرنا جیسا کہ تمثیل بطور جزو قانون میں اس کی توضیح کی گئی ہے معین و معان قابلِ سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور باب ہذا کی کئی دفعات میں عام اعانت کرنے کی سزا بدفعہ ۱۰۹ سے دفعہ ہذا میں مستزاد سزا وضع کی گئی ہے۔ او۔ دفعہ ۱۰۷ و باب ۵ تعزیرات ہند اس میں مشتمل ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا۔ (۲) اور ملزم کا جرم دفعہ ۱۶۲ یا ۱۶۳ تعزیرات ہند میں اعانت کرنا۔ (۳) ارتکاب جرم باعانت کا وقوع میں آنا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم عہدہ دار فلاں دفتر گورنمنٹ بجرم دفعہ ۱۶۲ (یا بجرم دفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند) اعانت کی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

سرکاری ملازم کسی شخص سے جو کسی مقدمہ یا معاملہ سے تعلق رکھتا ہو۔ جس کو اس سرکاری ملازم نے انجام دیا۔ کوئی قیمتی شے بلا بدل حاصل کرے۔

دفعہ ۱۶۵۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے کسی ایسے شخص سے جس کو اس کے علم میں کسی ایسے مقدمہ یا معاملہ سے تعلق تھا یا تعلق ہے۔ یا تعلق رکھنے کا احتمال ہے۔ جس کو اس سرکاری ملازم نے انجام دیا۔ یا جس کو وہ انجام دینے والا ہے۔ یا جو اس سرکاری ملازم یا کسی اور سرکاری ملازم کے لوازم منصبی سے علاقہ

روپیہ مقام فلاں مدعا علیہ تمہاری عدالت میں واجب ہے۔ اس کی سند ۱۔ جس سے
معنی الفاظ دفعہ مذکور جیسا کہ صورت ہو درج کیجئے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ
۱۶۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت سماعت کے لائق
ہے۔ اس لیئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آئے

سرکاری ملازم جو کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے ہدایت قانون سے انحراف کرے

دفعہ ۱۶۶ - کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ قانون کی کسی ہدایت سے جو اس طریقہ سے متعلق ہو جس میں اس کو سرکاری ملازمی کی حیثیت سے چلنا چاہیئے۔ جان بوجھ کر انحراف کرے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس انحراف سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے۔ تو اس کو قید محض کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیل

زید کہ ایک عہدہ دار ہے جس کو قانوناً کسی ڈگری کا روپیہ وصول کرنے کے لیئے جو کسی کورٹ آف جسٹس نے بکر کے حق میں کی ہے۔ جائیداد قرق کرنے کی ہدایت ہے۔ قانون کی اس ہدایت سے جان بوجھ کر انحراف کرے۔ اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس انحراف سے بکر کو نقصان پہنچائیگا۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے

ابتدائی ضابطہ

دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس ناقابل ۔ اعنی نامزد قابل ضمانت و قابل اجراء سمن ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی و مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری قبل از اجراء کارروائی عدالت ضروری ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں جو سرکاری ملازم اس ہدایت قانونی سے جو اس کے

ہوگا۔ اور جرم ہذا قابلِ ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز پر یہ بیٹ کسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا سرکاری ملازمان کو ممانعت کی گئی ہے۔ کہ کسی اہلِ مقدمہ سے جس کا اُن کی حیثیت منصبی سے اِس معاملہ سے تعلق ہو۔ یا ہونا محتمل ہو۔ ان سے بکار سازی یعنی بالواسطہ بشکل تحفہ یا بطور دیگر کوئی قیمتی شے بلا بدل جائز اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول یا حاصل نہ کریں۔ نہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ جو سرکاری ملازم خلاف ورزی کریگا۔ وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا اور سن جلوس ۳۳ مارچ سوم باب ۵۲ دفعہ ۶۲ کے مطابق گورنر جنرل و ہر ممبر کونسل واقعہ فورٹ ولیم و ہر جج سپریم کورٹ کلکتہ و ہر شخص کو جو عہدہ سرکاری رکھتا ہو۔ بطور تحفہ یا بطور کنایتاً بلا بدل جائز کسی قیمتی شے کے لینے کی ممانعت کی گئی ہے جس کی خلاف ورزی قابلِ سزا ہے۔ اور قبل از اجرائے کارروائی عدالت ملزم سرکاری ملازم کے خلاف عمل ضابطہ کرنے کے لئے زیر دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری مشروط ہے۔ جیساکہ دفعہ ۱۶۱ و ۱۶۲ تحریرات ہذا ہیں۔ و نیز دیگر دفعات متعلقہ سرکاری ملازمان جو منصبی حیثیت میں انہوں نے کوئی جرم متعلقہ (یا اگر ۱۶۳ وغیرہ کا ارتکاب کیا ہو) ہو۔ بمنشائے دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری لیجانی لازمی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا بروقت ارتکاب جرم سرکاری ملازم ہونا۔ (۲) ملزم کا بلا بدل جائز کسی قیمتی شے کا لینا۔ یا لینے پر راضی ہونا۔ یا اُس کے لئے کوشش کرنا۔ (۳) جس سے بلا بدل قیمتی شے لی گئی ہو۔ وہ شخص مبینہ مندرجہ دفعہ ۲۱ میں سے ہو۔ (۴) ملزم کا بغیر کسی کامل غور کے ناکافی عمل کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر ذیل جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سرکاری ملازم عہدہ دار دفتر فلاں کا ہوتے ہوئے اپنے لئے فلاں شے قیمتی بقدر قیمت فلاں جو کہ اصل قیمت کے بجائے ایک چوتھائی قیمت ناکافی پر مسمی فلاں شخص سے جسکا مقدمہ دیوانی دعوے دلانے مبلغ پانچ ہزار

سرکاری ملازم جو نقصان پہنچانے کی غرض سے غلط دستاویز مرتب کرے

دفعہ ۱۶۷۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس کو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کوئی دستاویز تیار کرنے یا ترجمہ کرنے کو سپرد ہوئی ہے۔ ایسے طور سے اس دستاویز کو مرتب کرے۔ یا اس کا ترجمہ کرے جس کو وہ غلط جانتا یا باور کرتا ہو۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس عمل سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس اور ناقابل ضمانت نامہ ہے اور قابل اجرائے سمن ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔ اور اجرائے کارروائی برخلاف سرکاری ملازم منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ ضروری ہے۔

شرح جب سرکاری ملازم بہ حیثیت منصبی کسی دستاویز کو غلط مرتب کرے یا اس کا غلط ترجمہ کرے۔ اس نیت سے کہ کسی شخص کو نقصان پہنچا تو وہ شخص زیر دفعہ ہذا۔ قابل سزا ہوگا۔ اور نیت یا علم ضرر رسانی کا اثبات ضروری ہے۔ اور جب کسی دستاویز کا۔ یا اس کا ترجمہ کرنا غلط ثابت ہو جاوے اور اس سے ضرر نیت یا علم منتج ہو تو پھر علیحدہ اثبات نیت یا علم ضروری نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۲۱۸ سے ممیز ہے۔ جس میں سرکاری ملازم غلط دستاویز اس نیت یا اس امر کے احتمال کے علم سے مرتب کرتا ہے۔ کہ کسی شخص کو سزائے قانونی سے یا جسمانی مال یا اس کے خرچ سے بچاتا ہے۔ یا عامہ خلائق یا کسی شخص کو زیان یا نقصان پہنچاتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا۔ (۲) ملزم کے دستاویز تیار یا ترجمہ کرنا سپرد تھا۔ (۳)

فرائض منصبی سے وابستہ ہے۔ وابستہ بہ نیت نقصان پہنچانے کسی شخص کے اس سے انحراف کرے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس سے نقصان پہنچیگا کوئی فعل کرے تو وہ سرکاری ملازم زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ ضروری ہوگی۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۲۱۷ سے ممیز ہے۔ جس میں سرکاری ملازم کسی شخص کو سزائے قانونی سے بچانے یا کم سزا دلانے یا ضبطی مال یا کسی خرچ سے بچانے کے لئے ہدایت قانونی سے منحرف ہوتا ہے۔ اور یہ ہدایت قانونی جس کا بدفعہ ہذا و بدفعہ ۲۱۷ حوالہ کیا گیا ہے۔ اس ہدایت سے ہدایت محکمانہ یا تحت ریگولیشن مراد نہیں ہے کیونکہ ان کی منزلت قانونی نہیں ہوتی ہے۔ اور دفعات مذکور میں ہدایات قانونی و قواعد آئین و قوانین مراد ہیں۔ مثلاً پولیس افسر بلا منظوری رخصت غیر حاضر ہو جاتا ہے اور اس کی گذر میں سرقہ ہو جاتا ہے۔ تو بلحاظ واقعہ وہ ایک ہدایت محکمانہ کی خلاف ورزی کرتا ہے جس سے نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ بلکہ وہ قانون پولیس اول کے مطابق تشمول دفعہ ۲۹ قانون پولیس قابل سزا ہوگا۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا۔ (۲) ملزم کا وابستہ ہدایت قانونی جس پر اس کو بہ حیثیت منصبی عمل کرنا لازمی ہو اس کی خلاف ورزی کرنا۔ (۳) ملزم کا بارادہ نقصان یا باختمال پہنچنے نقصان کسی شخص کے عمل مذکور کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ دار محکمہ فلاں مسمی فلاں شخص مدعی کی درخواست قاعدہ قرقی مال مدعا علیہ پر حکم قرقی ہو جانے کے باوجود تم نے وابستہ حکم عدالت کی تعمیل نہ کی جس سے مدعا علیہ نے مال قرقی طلب علحدہ کر دیا ہے۔ اور مدعی کو نقصان پہنچا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

واجب ہے۔ تجارت سے سروکار رکھے تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح یہ امر ظاہر ہے۔ کہ قانوناً عام طور پر سرکاری ملازمان کو تجارت سے روکا نہیں گیا ہے۔ لیکن وہ ملازمان جنکو قانوناً تجارت سے امتناع قانونی کی گئی ہے۔ وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور محکمات کے ملازمان کو محکمانہ طور پر تجارتی کاروبار سے منع کیا گیا ہے۔ وہ محکمانہ احکامات کے ماتحت سزایاب ہوتے ہیں۔ گو ملازمان سرکاری کو تجارت سے روکا گیا ہے۔ لیکن وہ ہمچو قسم تجارت میں لین دین روپیہ سود پر یا جائداد کا رہن کر لینا۔ یا کسی کمپنی تجارتی میں حصہ کر لینا۔ جس میں ذاتی طور پر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے حصول استفادہ کے لئے بمثل سند مسطور وغیرہ وغیرہ جو یہ بھی ایک قسم کی تجارت ہے۔ ملازم سرکار ایسی تجارت کر سکتا ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ جبکہ حیثیت منصبی خلاف قانون سرکاری ملازم نے جرم کیا ہو۔ تو مناسب منظوری اعلےٰ افسر جو اس کو بحال یا برخاست کر سکتا ہو۔ لیجانی ضروری ہوگی۔ جب کہ بموجب ریگولیشن ۲ سنہ ۱۷۹۳ء ریونیو افسر ریگولیشن ۷، ۳ سنہ ۱۸۰۳ء مدراس و بمبئی ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء و مدراس سٹی میونسپل ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۴ء و ایکٹ سنہ ۱۹۰۴ء و بمبئی ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۸ء و ۳ سنہ ۱۹۰۱ء و پنجاب میونسپلٹی ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۱۳ء و برما میونسپلٹی ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۸ء و اجمیر میونسپلٹی ریگولیشن ۵ سنہ ۱۸۸۶ء و مدراس سٹی میونسپل ایکٹ ۱۴ و ۳ سنہ ۱۸۸۴ء و ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۸ء پولیس افیسرز و حسب دفعہ ۱۰ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء۔ و برما ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۲۱ء کی دفعہ ۷، ۱۹ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء و دیگر ہمچو قسم ایکٹ و ریگولیشنز کے بموجب ملازمان سرکاری کو بشرط قانونی امتناع کی گئی ہے۔

ملزم کو دستاویز تیار کرنے یا ترجمہ کرنے کا علم تھا۔ (۴) ملزم کا دانستہ لعلم و باور کرنے کی وجہ رکھ کر ایسا کرنے سے شخص متعلقہ کو نقصان پہنچنا ثابت کیا جاوے۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ دار محکمہ فلاں ہوتے ہوئے فلاں دستاویز دانستہ غلط مرتب کی ہے۔ جس سے فلاں شخص کو نقصان پہنچا ہے۔ جس امر سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائی کورٹس (۱) ایک سرکاری ملازم ایک جعلی دستاویز مرتب کرکے اس کی جعلی ٹل کا اجرا کرتا ہے۔ گو اس کی نیت کچھ ہی ہو۔ مگر تاہم وہ جعلی دستاویز زیر دفعہ ۱۶۷ مرتب کرنے میں سخت سزا کا مستوجب ہے۔ تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۶۳ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۷۱۹۔ ۷ لاء رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۶۲۔

(۲) اور جب سرکاری ملازم ایک غلط دستاویز بہ نیت نقصان رسانی مرتب کرے تو وہ زیر دفعہ ۱۶۷، ۴۶۷، ۴۷۱ تعزیرات ہند سزایاب نہ ہوگا۔ جبکہ جرم دفعہ ۱۶۷ جعلی دستاویز مرتب کرنے کے جرم دفعہ ۴۶۷ و ۴۷۱ میں شامل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۲۲ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ چیف کورٹ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۶۱۵۔ ۳ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۷۶۰۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۱۔ ۱۳ اودھ لاجرنل صفحہ ۸۱۷۔

سرکاری ملازم جو ناجائز طور پر تجارت سے سروکار رکھے

دفعہ ۱۶۸۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس پر اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے تجارت سے سروکار نہ رکھنا قانوناً

سنہ ۱۸۶۱ء بلا منظوری لوکل گورنمنٹ تجارتی کاروبار شروع کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے سزا دی تھی۔ نگرانی پر ہائی کورٹ کلکتہ نے قرار دیا گیا کہ ملزم پولیس کے رویہ سے تجارت دکان باوجود ممانعت زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء کرنا ثابت ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند لائق سزا ہے۔ اور بدفعہ الفاظ "اپنی کسی خدمت منصبی کی بجا آوری میں" پولیس افسر کے تجارت میں مصروف ہونے پر کافی طور پر مقدمہ ہذا پر حاوی ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۳ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۲ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۴۴۰

(۲) جب استغاثہ برخلاف ایک ممبر میونسپل کمیٹی زیر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند عدالت میں دائر کیا جاوے۔ تو مجسٹریٹ بغیر منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ اس کی سماعت کریگا۔ ایک ممبر جو اپنی پرائیویٹ حیثیت میں میونسپل کمیٹی سے ٹھیکہ لیتا ہے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے اپنے سرکاری منصب میں جبکہ وہ اس کی ادائیگی کر رہا ہے عمل کیا ہے۔ کاغذات ہائی کورٹ سے واپس مجسٹریٹ کے پاس بھیج گئے کہ وہ تحقیقات ضابطہ کرے کسی منظوری لوکل گورنمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۰ سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۱۰۷۔ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۶۹۔ ۲۸ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۱۵۶۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور صفحہ ۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء ناگپور صفحہ ۱۳۳۰۔

(۳) ایک کلرک سرکل بورڈ برما نے بغیر اجازت تحریری کمشنر بنشائے دفعہ ۷۷ برما ایکٹ ایک اپنا مکان بورڈ مذکور کو بدفتر سرکاری استعمال کرنے کے لئے کرایہ پر دیا تھا۔ جس کے خلاف بموجب ایکٹ ۳۴ سنہ ۱۹۲۱ء ۰ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء حسب دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند کارروائی کیجا کر مجسٹریٹ درجہ اول نے مجرم سزائے قید تا اختتام کورٹ ٹائم و دس روپیہ جرمانہ و عدم ادائے جرمانہ ایک ہفتہ قید کا دیا تھا۔ جس کو اپیل پر عدالت سشن سے بری کیا گیا تھا۔ منجانب گورنمنٹ ایڈوکیٹ اپیل برائے ہائی کورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بنشائے دفعہ ۱۶۸ بانضمام دفعہ ۷۷ ایکٹ برما بمنظوری اپیل حکم سزا سپیشل مجسٹریٹ قائم رکھا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۲۴۸ سنہ ۱۹۳۹ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۱۶۰ سنہ ۱۹۳۹ء۔

اصول اصلی غایت امتناع تجارت سرکاری ملازمان یہ ہے۔ کہ تجارت کرنے میں سرکاری ملازمان کو بہر صورت خود کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہ حیثیت سرکاری خدمات وقت سہولیت وہ ملنا محال ہے۔ کہ مقررہ کورٹ ٹائم میں سرکاری ملازم تجارتی کاروبار میں مصروف ہو سکے۔ لیکن تخریص دنیاوی کیوجہ سے سرکاری ملازم کو طبعاً ضرور خبر گیری کاروبار سلسلہ تجارت کی تحریک ہوگی۔ بس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سرکاری کام خراب ہوگا۔ اور اس کے معنی غفلت یا بے پرواہی ہو کر سرکاری ملازم خدمات سرکاری سے الفت ثابت ہو کر زیر مواخذہ آئیگا اور خدمات سرکاری کی عدم ادائیگی سے پبلک کو نقصان پہنچیگا۔ اور ترتیب و تنظیم گورنمنٹ ابتر ہو جائے گی۔ اس لئے عموماً سرکاری ملازمان کو تجارت سے روکا گیا ہے۔ اور بموجب ریگولیشنز و ایکٹ ہائے تجارت سے سروکار نہ رکھنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ سرکاری خدمات کی ادائیگی میں نقص یا غفلت سے کارسرکاری خراب نہ ہو دے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا قانوناً تجارت سے سروکار نہ رکھنا واجب ہونا (۳) ملزم کا تجارت سے سروکار رکھنا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول ہم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ محکمہ فلاں ہوتے ہوئے جب کہ تمہیں تجارت سے سروکار نہ رکھنا قانوناً واجب تھا تم نے خلاف قانون فلاں تجارت سے سروکار رکھا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس (۱) ایک مقدمہ میں ایک کنسٹبل پولیس نے خلاف منشائے دفعہ ۱۰ قانون پولیس ایکٹ ۵

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ در محکمہ فلاں ہوتے ہوئے تم نے ایک بھینس بھاٹک مویشی میں آنے سے اس کو بسلسلہ نیلام مسمی فلاں شخص کے نام سے بولی دلا کر خریدا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) مسمی سورج نرائن ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک بیل جو آوارہ ہو کر بھاٹک متعلقہ میں آگیا تھا خرید کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۱۶۹ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر الہ آباد ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کیلئے دفعہ ۳۲ میں تجارت سے سروکار نہ رکھنے کے لئے حکم ہے۔ اور ایسے شخص کو بدفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند ذمہ دار بنایا گیا ہے واقعات مقدمہ سے دفعہ ۳۴ ڈسٹرکٹ بورڈ متعلق نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۵۹ سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۶۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء۔

سرکاری ملازم بننا

دفعہ ۱۷۰۔ جو کوئی شخص سرکاری ملازم کے طور پر کسی خاص عہدے پر منصوب ہونے کا ادعا کرے یہ جانکر کہ وہ اس عہدے پر منصوب نہیں ہے۔ یا جھوٹ موٹھ کوئی ایسا شخص بنے جو اس عہدے پر منصوب ہے۔ اور اس وضع ادعائی کی حالت میں عہدہ مذکور کے اعتبار سے کوئی فعل کرے۔ یا کسی فعل کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

سرکاری ملازم جو ناجائز طور پر کوئی مال خریدے یا اُس کے لئے بولی بولے۔

دفعہ ۱۶۹۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس پر اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی خاص مال کو خریدنا یا اس کے لئے بولی نہ بولنا قانوناً واجب ہے اُس مال کو اپنے نام سے یا کسی دوسرے شخص کے نام سے یا اشتراک خواہ اوروں کے ساتھ بہ تخصیص حصص خریدے یا اُس کیلئے بولی بولے تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور مال مذکور اگر خریدا گیا ہو تو ضبط کیا جائے گا۔

ابتدائی ضابطہ

جرائم دفعات ۱۶۸، ۱۶۹ نا قابل مداخلت پولیس و نا قابل سمجھوتہ و قابل ضمانت ہیں۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہیں۔ اور ابتداً قابل اجرائے سمن ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری منظوری مطلوب ہے۔

شرح

جیسا کہ زیر دفعہ ۱۶۸ سرکاری ملازمان کو تجارت سے سروکار نہ رکھنے کے لئے ہدایت قانونی کی گئی ہے۔ ویسا ہی زیر دفعہ ۱۶۹ اُن سرکاری ملازمان کو جنکا تعلق بہ حیثیت منصبی کسی مال کے نیلام سے ہوتا ہے ممانعت قانونی کی گئی ہے کہ بطور خود یا بطور دیگر مشترکاً یا بینامی طریق سے نہ خریدیں اور نہ بولی دیں۔ اور ضمناً مختلف ایکٹ ہائے متعلقہ میں ایسے قواعد امتناعی وضع کئے گئے ہیں جن میں اہلکاران پولیس یا ملازمان ایکٹ مداخلت بیجا موسیٰ کسی نیلام تحت ایکٹ ہذا میں علانیہ یا درپردہ کوئی موسیٰ خریدیں۔ اور نہ اُس کے لئے کوئی بولی دے۔ ورنہ وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ مثلاً زید سارجنٹ پولیس یا سب انسپکٹر متعلقہ تھانہ کسی موسیٰ قابل نیلام بھاٹک کو خریدے۔ یا کسی کی معرفت بولی دیکر خرید کرائے تو بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا قانوناً اُس مال کو حراجتاً یا حیلتاً خریدنا۔ یا بولی دینا۔ (۳) قانوناً منع کیا گیا ہونا کہ سرحاً یا حیلتاً نہ خریدے نہ بولی دیوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جھوٹ موٹ پولیس کنسٹبل (یا پٹواری یا قانون گو وغیرہ) ظاہر کر کے فلاں عمل کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو کہ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک شخص ریلوے پلیٹ فارم کے اندر بغیر خریدنے ٹکٹ ٹکٹ کلکٹر ریلوے کو سی۔ آئی۔ ڈی پولیس کا افسر سمجھکر اندر داخل ہو گیا تھا۔ اور تحقیقات سے سرکاری ملازم بننا ظاہر ہو کر عدالت مجسٹریٹ سے اس کو بدفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ چنانچہ حسب فیصلہ درخواست ملزم پٹنہ ہائیکورٹ میں پیشہو کر قرار دیا کہ بحالات واقعات سی آئی۔ ڈی۔ افسر پولیس کو بغیر ٹکٹ پلیٹ فارم حاصل کئے پلیٹ فارم ریلوے پر جانیکا رسمی عملدرآمد ہے۔ لیکن کوئی خاص اختیارات ملازم سی۔ آئی ڈی پولیس کو قانوناً حاصل نہیں ہیں۔ کہ وہ بغیر خرید ٹکٹ پلیٹ فارم کے اندر چلا جاوے۔ مقدمہ حال میں ملزم کی جانب سے اختیار دفع ادعائی سے کوئی فعل وقوع میں نہیں آیا ہے اس لئے منظوری اپیل حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا گیا کہ جن مقدمات میں قانونی سوال زیر تصفیہ ہو یا واقعات مقدمہ غور طلب ہوں۔ انکو بغیر طلبی اصل مثل کے ایسے اپیلوں کو بطور سرسری ڈسمس نہ کیا جایا کرے۔ اور نہ یہ صحیح طریق ہے۔ کہ مثل ابتدائی مطلوبہ کی طلبی سے انکار کیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۳۷ صفحہ ۷۸۵۔ ۲ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۳۹۔ ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۳۸۹ سنہ ۱۹۱۲ء پٹنہ صفحہ ۲۸۶

(۲) مسمی نور خاں اپنے دو بیل منڈی امین آباد فروخت کر کے معہ ایک پاس ماد گاؤ ہمراہ خود اپنے گاؤں واپس آرہا تھا۔ کہ راستہ میں مسمی فیروز جسکے پاس چار بیل موجود تھے ملگیا۔ اور ہر دو متصل کھوئی چک مشین کے پاس بیٹھکر حقہ نوشی کرنے لگ گئے تھے۔ اور دوران حقہ نوشی میں مسمی روشن نے آکر فیروز سے کہا کہ میں سی آئی ڈی میں سیڈ کنسٹبل پولس تھا میں نے تمکو موضع مدینہ میں دیکھا تھا۔ اور پھر نور خاں کو پرچہ راہداری دکھلانے کیلئے کہا جسکو نور خاں نے اپنی پیٹی سے نکالکر اسکو پرچہ

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور ہر ایک مجسٹریٹ تجویز کر سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں وجودِ عہدہ و وجودِ شخص عہدہ دار جس کی وضع بناوٹی اختیار کی گئی ہے۔ ہونا ضروری ہے۔ گو وہ شخص فوت ہو چکا ہو۔ اور اس فریبانہ وضع ادعائی خاص عہدہ کے اظہار میں اس کا کسی فعل کا مرتکب ہونا۔ اس کو زیرِ دفعہ ہذا مستوجبِ سزا قرار دیتا ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص سرکاری ملازم ہو۔ بلکہ ہر وہ شخص بھی ذمہ دار مواخذہ قانونی ہوگا۔ جو جھوٹ موٹ سرکاری ملازمت کے کسی خاص عہدے پر منصوب ہونے کا ادعا کر کے کسی فعل کا ارتکاب کرے۔ اور اگر وہ شخص کوئی لباس یا نشان کسی طبقہ ملازمان اس لئے استعمال کرے کہ وہ اس خاص طبقہ ملازمان کی جماعت میں سمجھا جاوے۔ یا سمجھا جانا محتمل ہو۔ تو ایسی صورت میں وہ شخص بدفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند قابلِ سزا ہوگا۔ جبکہ بدفعہ ۱۴۰ تعزیرات ہند کسی شخص کا ملکہ معظمہ کی افواج بحری یا بری یا جہازی یا ہوائی کا سپاہی یا در کرانے کے لئے کوئی لباس یا نشان مستعمل کرے۔ کہ وہ ویسا سپاہی سمجھا جاوے۔ قابلِ سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ مثلاً کسی شخص کا پٹواری یا قانونگو یا کوئی اور عہدہ دار ملازم بنکر کوئی فعل کرنا بدفعہ ۱۷۰ تعزیراتِ ہند اور کسی کنسٹبل پولیس کا سب انسپکٹری وردی پہنکر اپنے آپ کو سب انسپکٹر ظاہر کرنا بدفعہ ۱۷۱۔ اور کسی شخص کا فوج بحری یا بری یا جہازی یا ہوائی کا کوئی لباس یا نشان مستعمل کر کے ویسا باور کرانا بدفعہ ۱۴۰ تعزیرات ہند مستوجبِ سزا ہوگا۔ اور اگر اس مصنوعی اختیار کردہ ملازمت یا خاص طبقہ کی حیثیت سے کسی مستزاد جرم کا مرتکب ہو۔ تو وہ مکلزم ہر دو جرائم میں مستوجبِ سزا ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹ موٹ وضع ادعائی سے سرکاری ملازم بننا (۲) ملزم کا دانستہ سرکاری ملازم بننا۔ (۳) ملزم کا اختیار کردہ سرکاری منصب ملازمت میں اس حیثیت سے کسی فعل کا ارتکاب یا اقدام کرنا۔

نیز وہ نیت سے وہ لباس پہنایا وہ نشان لئے پھرتا جس کو سرکار کے ملازم استعمال کرتا ہو۔

دفعہ ۱۷۱ جو کوئی شخص جو سرکاری ملازم نہ ہو کسی ایسے طریقہ میں داخل نہ ہو کوئی ایسا لباس پہنے یا کوئی ایسا نشان لئے پھرے جو اس لباس یا نشان کے مشابہ ہو جو سرکاری ملازموں کے اُس طبقہ میں مستعمل ہے، اس نیت سے یا اس امر کے محتمل ہونے کے علم سے کہ وہ شخص سرکاری ملازموں کے اُس طبقہ میں داخل سمجھا جاوے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قیدکی سزا دی جاوے جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی میعاد دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی تمہالجرم جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے ابتداً نہ قابل ضمانت ہے اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل بجوز ہر مجسٹریٹ ہے اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

مستغرق دفعہ ہذا کا مطلب بالکل صاف ہے۔ اگر کوئی مشخص سب انسپکٹر یا اس سے پولیس کے کسی عہدہ دار کی وردی یا کوئی نشان متعلقہ اس سے پہنے کہ وہ اس صیغہ کا ملازم سمجھا جائے۔ یا کوئی گنجل پولیس سے ملتی جلتی یا سب انسپکٹر کوئی سپرنٹنڈنسی وردی یا اس کا کوئی جزیہ پہنے اس امر کے کہ وہ اس ذریعہ کی علامت میں سمجھا جائے۔ مذکورہ دفعہ ہذا مستوجب سزا ہے۔ اور دفعات ۱۴۰، ۱۷۰ و ۱۷۱ تعزیرات ہند کا اضافہ بخ شدہ دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند کہی جا سکتی ہے۔ اور محض کوئی وردی یا اس کا جزو یا نشان جسمانی پہنا جاوے جرم نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ۱۔ ملزم نے خاص طبقہ کا لباس یا کوئی نشان جو اس قسم کی ملازمت کے مشابہ ہو۔ جس کا وہ مستحق نہ ہو۔ استعمال کیا ہو۔ (۲) ملزم نے وہ لباس یا نشان اس نیت سے یا علم سے استعمال کیا ہو کہ وہ اس کلاس

راہداری دکھلایا۔ اور پرچہ میں دس روپیہ کا نوٹ دستاویز پیہ نقد دیکھکر روشن نے اُس سے دو روپیہ لے لئے۔ اور کہا کہ تمہارے پرچہ راہداری پر چوکیدار دیہہ کی مُہر نہیں ہے۔ تم معہ گائے کے تھانہ میں جاکر مہر لگواؤ۔ اور خود تانگہ میں بیٹھ کر لالہ موسے چلا گیا۔ اور نور خاں نے بھی ایک تانگہ کرایہ پر لیکر مُلزم کے عقب لالہ موسے روانہ ہوگیا۔ اور لالہ موسے پہنچکر تانگہ جسمیں روشن مُلزم سوار ہوکر گیا تھا۔ اُس سے مُلزم کا پتہ معلوم کیا۔ مگر تانگہ والے نے اُس کو کچھ نہ بتلایا۔ کہ مُلزمہ کو اس نے کہاں چھوڑا تھا۔ بالآخر نور خاں نے تمام حال ایک کنسٹبل پولیس کو سُنا کر استمداد کی تھی۔ اور تھانہ متعلقہ لالہ موسے میں جاکر رپورٹ تحریر کرا کر تفتیش میں مسمی روشن مُلزم ایک طوائف کے گھر معلوم ہوکر گرفتار کیا گیا۔ اور مقامی پولیس سے بعد تکمیل تفتیش زیر دفعات ۱۷۰ و ۳۷۹ بشمول دفعہ ۵۰۷ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور مسمی فیروز خاں کو بطور گواہ استغاثہ درج چالان کیا گیا۔ اور چونکہ فیروز خاں کی رہائش کا صحیح پتہ معلوم نہ ہوا۔ اِس لئے اُسکو متروک کر دیا گیا تھا۔ اور محض شہادت نور خاں تھی۔ جس کو نہایت ہوشیاری و احتیاط سے قلمبند کیا گیا تھا اور کوئی وجہ مخاصمت یا دیگر وجہ عدم تسلیم موجود نہ تھی۔ اور مُلزم اُس پر کوئی جرح نہیں کر سکا تھا۔ چنانچہ عدالت سشن سے مُلزم کو بدفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند دو سال قید سخت و زیر دفعہ ۳۷۹ بشمول دفعہ ۵۰۷ تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور حکم سزا (Concurrently) بھگتانے کا دیا گیا تھا۔ اور زیر دفعہ ۵۰۷ ضابطہ فوجداری بعد بھگتنے قید حکم سزا دیا گیا تھا۔ چنانچہ بحالاتِ واقعات مقدمہ لاہور ہائی کورٹ سے بحوالہ رُولنگز ۲۷ الہ آباد صفحہ ۲۹۲ و ۱۱ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۶۰۴ - والہ آباد ویکلی نوٹ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۳۲ - و انڈین کیسز جلد ۱۵۹ - صفحہ ۲۴۷ قرار دیا گیا۔ کہ اسمیں شک نہیں ہے۔ کہ مُلزم کی گرفتاری پر اُس کے قبضہ سے نوٹ و روپیہ مستغیث کا برآمد ہوا ہے۔ اور بغرض الضاف رسانی بجرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند بہ تخفیف حکم سزا ایک سال قید سخت اور بجرم دفعہ ۳۷۹ بشمول دفعہ ۵۰۷ تعزیرات ہند بہ تخفیف قید تین سال دو سال قید سخت رہے گا۔ اور حکم سزا ساتھ سابقہ (Concurrently) بھگتے گا۔ اور بمنشائے دفعہ ۵۶۵ ضابطہ فوجداری حکم عدالت ماتحت قائم رہیگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۸۱ لاہور ۱۹۳۶ء - انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۳۵۳ سنہ ۱۹۳۶ء۔

اور گو ناقابل مداخلت پولیس ہیں۔ مگر مصلحت آسائش عامہ
کے لحاظ سے پولیس افسران کیلئے واقفیت ضروری ہے)

امیدوار اور حق انتخاب کی تعریف **دفعہ ۱۷۱ (الف)** اس باب کی غراض کے لئے **(الف)** "امیدوار" سے وہ شخص مراد ہے جو کسی انتخاب کے موقعہ پر بہ حیثیت ایک امیدوار کے نامزد کیا گیا ہو۔ اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے۔ جو اس وقت جب کہ کسی انتخاب کے منعقد کرنے کا ارادہ کیا جا رہا ہو۔ اپنے آپ کو بہ حیثیت امیدوار آئندہ نسبت انتخاب مذکور کے پیش کرے۔ بشرطیکہ وہ بعد کو انتخاب مذکور کے وقت بحیثیت ایک امیدوار کے نامزد کیا جائے۔

(ب) "حق انتخاب" سے وہ حق مراد ہے۔ جو کسی شخص کو کسی انتخاب کے وقت بحیثیت ایک امیدوار کے کھڑے ہوئے یا نہ کھڑے ہونے کا یا امیدواری سے دست بردار ہونے کا یا ووٹ دینے کا یا ووٹ دینے سے احتراز کرنے کا حاصل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا الفاظ امیدوار اور حق انتخاب کی تعریف قانونی کی گئی ہے۔ اور یہ تعریف بمنشائے دفعہ ۷۷۔ ایکٹ سنہ ۱۸۹۲ء کی گئی ہے۔ بشرطیکہ سیاق عبارت سے متضاد نہ ہو۔ اور اس سے وہ شخص مراد ہے۔ جو کسی مستند جماعت کے ممبران کے انتخاب کے موقعہ پر بہ حیثیت ایک امیدوار جماعت مذکور کے نامزد کیا گیا ہو۔ یا اس نے اپنے آپ کو اس میں منتخب ہونے کے لئے نامزد کر کے پیش کیا ہو۔

اور الفاظ حق انتخاب سے وہ حق مراد ہے۔ جس کو بحیثیت ایک امیدوار اس انتخاب میں پیش ہونے یا نہ ہونے یا امیدواری سے دست بردار ہونے یا ووٹ دینے یا اس سے احتراز کرنے کا حق حاصل ہووے۔

ملازمین کی ذیل کا ملازم سمجھا جاوے۔ باوجودیکہ وہ ملازم ذیل مذکور میں نہ ہو۔ یا وہ ملازم ہی نہ ہو۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں شخص مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت کنسٹبل پولیس ہوتے ہوئے سب انسپکٹری وردی پہنکر فلاں مقام پر جاکر مقدمہ سرقہ کی تفتیش کی ہے۔ اور جملہ اشخاص و بیانات متعلقین کو سب انسپکٹر ہونا باور کرایا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ دوم کے ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس ایک شخص نے بجائے ایک آنہ کا ٹکٹ پلیٹ فارم خریدنے کے اس نے اپنے آپ کو خفیہ پولیس افسر ظاہر کیا تھا۔ جس پر مجسٹریٹ درجہ اول نے زیر دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند تین ماہ قید سخت اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بحیثیت منصب ادعائی کے کوئی فعل حسب معنی دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند نہیں کیا گیا ہے۔ اسلئے بمنسوخی حکم تلزم بری کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۲۰۹ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۷۸۵ - ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۳۸۹۔

(۲) ایک شخص نے پولیس کانسٹیبل ہونا ظاہر کرکے پرچہ راہداری دیہاتی لوگوں پر ظاہر کرکے استمداد عمل کیا تھا۔ جس کو ہائیکورٹ لاہور سے بجرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند مجرم قرار دیا گیا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۳۵۲ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنیل کیسز صفحہ ۸۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۹۲۔

باب نہم (الف)

ان جرموں کے بیان میں جو انتخاب سے متعلق ہیں"

ابتدائی ضابطہ | قابل مداخلت پولیس، و قابل ضمانت و قابل اجرائے شمن ہے اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم

شرح | بدفعہ ہذا جو کوئی شخص اپنے یا کسی اور شخص کے حق انتخاب کے لئے کسی شخص کو حق انتخاب کے طور پر کوئی کسی قسم کا مایہ الاحتظاظ بوجہ تحریک دے یا دینے پر راضی ہو۔ یا کچھ یا اس کا اقدام کرے۔ اور یا وہ شخص مخاطب اس مایہ الاحتظاظ کو قبول کرے یا اس پر راضی ہو جاوے۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے۔ تو وہ شخص مسمی دمحان رشوت ستانی کا مرتکب کہلائیگا۔ اور بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوں گے۔ اور یہ قرارداد دیت لیت حصول انتخاب سے قبل ہونی ضروری ہے۔ ورنہ بعد از حصول مدعا کسی شخص کو بطور اظہار منت علیحدہ یا کسی کی امداد و ذخیرہ کرنا جرم ہذا نہیں ہوگا۔ اور جرم ہذا کیلئے محض زر نقد کی دادو ستد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ حسب معنی دفعہ ہذا کسی فعل یا ترک فعل کا کرنا جو حصول مایہ الاحتظاظ کی حد تک پہونچے۔ جرم ہوگا۔ جس کی سزا بدفعہ ۱۷۱ (ب) تعزیرات ہند مقرر کی گئی ہے۔ زیر دفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند حسب معنی الفاظ مندرجہ سرکاری ملازمان باعتبار دفعہ ہذا جرم قرار دیا گیا ہے

رولنگز آف ہائیکورٹس | کسی جائز فعل کا دانستہ ترک کرنا محض بالارادہ ایسا ترک فعل جرم ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۳۴۳۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۷۔ ۴۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۱۷۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۶۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۵۱۵۔

انتخابات کیوقت ناجائز دباؤ ڈالنا | **دفعہ ۱۷۱ (ج)** کوئی شخص جو بالارادہ کسی حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحم ہو۔ یا مزاحمت کرنیکا اقدام کرے۔ وہ شخص انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے کے جرم کا مرتکب ہوگا

(۲) تعبیری عمومیت احکام ضمن (۱) کے کوئی شخص جو

(الف) کسی امیدوار یا ووٹ دینے والے کو یا کسی ایسے شخص کو جس سے کسی امیدوار یا ووٹ دینے والے کا تعلق ہو۔ کسی قسم کا ضرر پہنچانیکی دھمکی دے یا

رشوت ستانی دفعہ ۱۷۱ (ب) جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو کچھ مایہ الاحتظاظ اس بات کی تحریک کرنے کی غرض سے دے۔ کہ شخص مذکور یا کوئی اور شخص کوئی حق انتخاب عمل میں لائے یا اس غرض سے دے کہ کسی شخص کو کوئی ایسا حق عمل میں لانے کی وجہ سے حق السعی دیا جائے۔ یا (۲) اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے کوئی مایہ الاحتظاظ بطور حق السعی کے کسی ایسے حق کو عمل میں لانے کے لئے یا کسی اور شخص کو اس بات کی تحریک کرنے کے لئے یا تحریک کرنے کا اقدام کرنے کے لئے کہ وہ شخص کسی ایسے حق کو عمل میں لائے قبول کرے وہ جرم رشوت ستانی کا مرتکب ہوگا۔"

مگر شرط یہ ہے۔ کہ پبلک پالیسی کا اعلان یا پبلک کارروائی کا وعدہ دفعہ ہذا کی رو سے کوئی جرم نہیں ہوگا۔"

(۳) کوئی شخص مایہ الاحتظاظ دینے کو کہے یا دینے پر راضی ہو۔ یا اس کے بہم پہنچانے کو کہے یا اس کا اقدام کرے۔ اس کی نسبت سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے کچھ مایہ الاحتظاظ دیا۔

(۴) کوئی شخص جو کوئی مایہ الاحتظاظ حاصل کرنے یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے۔ اس کی نسبت سمجھا جائیگا۔ کہ اس نے مایہ الاحتظاظ قبول کیا اور کوئی شخص بطور وجہ تحریک کے اس کام کے کرنے کے لئے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا ہے۔ یا بطور حق السعی کے اس کام کے کرنے کے لئے جس کو اس نے کیا ہے۔ کوئی مایہ الاحتظاظ قبول کرے۔ اس کی نسبت سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے مایہ الاحتظاظ مذکور بطور حق السعی کے قبول کیا ہے۔

انتخابات کے وقت تلبیس دفعہ ۱۷۱ (د) کوئی شخص جو کسی انتخاب کے وقت کسی اور شخص کے نام سے جو خواہ زندہ ہو یا مُردہ، یا کسی فرضی نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے یا ووٹ دے۔ یا وہ شخص جو انتخاب مذکور کیوقت ایک مرتبہ ووٹ دینے کے بعد انتخاب کے وقت خود اپنے نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے۔ اور کوئی شخص جو ایسے شخص کی کسی ایسے طریقہ سے ووٹ دینے میں اعانت کرے۔ یا اُس کا ووٹ بہم پہنچائے۔ یا اُس کے بہم پہونچانے کا اقدام کرے۔ وہ شخص انتخاب کے وقت تلبیس کے جرم کا مُرتکب ہوگا۔

شرح مدفعہ ہذا انتخابات کے وقت تلبیس کرنے کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ جو شخص انتخاب کے وقت کسی اور شخص زندہ یا مُردہ یا فرضی نام سے ووٹ دے۔ یا حسب معنی دفعہ ہذا مزید درخواست دے۔ یا ایک مرتبہ ووٹ دینے کے بعد بروقت انتخاب خود اپنے نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے مکرر درخواست کرے یا اُس میں کوئی دوسرا شخص اعانت کرے یا ووٹ بہم پہنچائے۔ یا اُس کا اقدام کرے۔ تو وہ ہرایک شخص بالفاظ قانونی دفعہ ہذا انتخاب کے وقت تلبیس کے جرم کا مُرتکب کہلائیگا۔ اور زیر دفعہ ۱۷۱ (د) تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔"

رُولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص نے اظہار رائے کے لئے رجسٹر رائے دینے والوں میں اپنی سکونت دہ اضلاع کی تحریر کرادی تھی۔ اور اس کا غلطی سے ہر دو ضلع کی حیثیت سے اظہار رائے کیا جانے پر جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن دعائد کیا جا کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بیوقوفانہ غلطی سے دو اضلاع میں نام تحریر کرایا جانا ثابت ہوا ہے۔ اس لئے دوسرا شخص بفکر ارادتاً عمل کیا جانا مثل سے ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جا کر حکم دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خود یا کسی دیگر مجسٹریٹ کے معرفت مکرر تحقیقات کی جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۳۲۹ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۷۶۳۔

(ب) کسی اُمیدوار یا ووٹ دینے والے کو اس بات کے یقین کرنے کی تحریک کرے یا تحریک کرنے کا اقدام کرے۔ کہ وہ یا کوئی ایسا شخص جس سے اُس کا تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کی ناخوشنودی کا یا روحانی ملامت کا مورد ہو جائیگا یا بنا دیا جائیگا۔ اس کی نسبت سمجھا جائیگا۔ کہ اُس نے ضمن (۱) کے منشائے کے مطابق ایسے اُمیدوار یا ووٹ دینے والے کے حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحمت کی ہے"

(۳) پبلک پالیسی کا اعلان یا پبلک کارروائی کا وعدہ یا قانونی حق کا محض استعمال بغیر اس نیت کے حق کے کہ کسی حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحمت کرے۔ دفعہ ہذا کی منشائے کے مطابق مزاحمت نہیں سمجھا جائیگا۔

شرح بدفعہ ہذا بوقت انتخاب "ناجائز دباؤ" کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ کسی شخص کا ارادتاً حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحم ہونا یا مزاحمت کا اقدام کرنا یا کسی اُمیدوار یا ووٹ دینے والے یا اُس کے تعلق دار کو ضرر پہنچانے کی دھمکی دینا یا اِس اَمر کے یقین کرنے کی تحریک یا اُس کا اقدام کرنا۔ کہ وہ رب العالمین کی ناخوشی یا روحانی ملامت کا مورد ہو جائے گا یا بنا دیا جائیگا۔ تو وہ شخص حسب معنی تعریف ہذا۔ حق انتخاب میں مزاحمت کرنے کا مرتکب متصور ہوگا لیکن بغیر نیت حق انتخاب میں مزاحمت کرنے کے پبلک پالیسی کا اعلان یا پبلک کارروائی کا وعدہ محض قانونی حق کا استعمال حسب معنی دفعہ ہذا مزاحمت کرنا نہ سمجھا جائیگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی شخص کا لوگوں میں یہ نصیحت کرنا کہ وہ جھوٹی ووٹ انتخاب کے وقت نہ دیں اور اس میں ساعی ہونا کوئی جرم باب ہذا نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۹۔ انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۱۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۲۶۔ ۲۲۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۱۰۲۔ ۶ لاء رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۲۰۔

(۲) کسی شخص کا بحصول ووٹ کسی کے گھر آکر رہائش کرنا کہ وہ اُس کے حق میں ووٹ دیوے۔ کوئی جرم نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۶۸۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۶۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۹۷۔ ۷ لاہور صفحہ ۲۱۸۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۰۔

عمل میں لانے پر محض جُرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ گویا بمقابلہ حصّہ اوّل کے حصّہ دوئم نصف سزا قرار دی گئی ہے۔ اور یہ خاطر مدارات بغرض ووٹ دینے کے بروقت انتخاب ادا کی گئی ہوں جو واقعات و حالات سے متاخذ ہوگا۔ اور حسب معنی تعریف دفعہ ۱۷۱ (ب) رشوت دینے اور لینے والا ہر دو بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوں گے۔"

اجزاء قانونی ثبوت طالب رشوت دہندہ

ملزم کا مابہ الاحتظاظ دینا یا پیش کرنا یا دینے یا پیش کرنے پر راضی ہونا یا اُس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا اپنے یا کسی شخص حق انتخاب کے لئے وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر ووٹ دینے یا اُس سے باز رہنے کی غرض سے عامل ہونا۔

اجزاء قانونی ثبوت رشوت گیرندہ

(۱) ملزم کا مابہ لاحتظاظ حاصل کرنا یا قبولیت پر راضی ہونا یا حصول اقدام کرنا (۲) ملزم کا بطور حق السعی اس کام کے کرنے کے لئے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا کرنے کے لئے اظہار قبولیت کرکے ووٹ دینے یا اس سے یا دوسرے شخص کو باز رکھنے یا اُس کی تحریک یا اقدام حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ب) کرنے کے لئے مابہ الاحتظاظ حاصل کرنا۔

فرد قرار داد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص سے مبلغ یکصد روپیہ حق انتخاب میں ووٹ دینے اور سمیان فلاں فلاں سے ووٹ بحق فلاں شخص دلانے کے لئے بطور حق السعی مابہ الاحتظاظ حاصل کیا (یا فلاں شخص کو دیا ہے۔ یا لینے یا دینے پر راضی ہوئے ہو۔ یا اُس کا اقدام کیا ہے جیسا کہ صورت حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ب) ہو درج کی جاوے۔) جس سے تم جُرم دفعہ ۱۷۱ (۸) تعزیرات ہند ضمن (۱) یا ضمن ۲۔ کی صورت واقعہ کا دو جُرم میں اظہار کرکے اندراج کیا جاکر جواب لیا جاوے۔) کے مُرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجُرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

انتخاب کیوقت ناجائز دباؤ ڈالنے یا تلبیس کیلئے سزا

دفعہ ۱۷۱ (۹):۔ کوئی شخص جو کسی انتخاب کو فت ناجائز دباؤ ڈالنے یا

۲۱ جلالاں پور جاٹاں میونسپل کمیٹی کا انتخاب ۵ اگست ۱۹۲۳ء کو مقرر تھا۔ محمد دین پسر فقیر محمد کو رائے دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ ایک شخص مسمی محمد دین نامی جس کے باپ کا نام عبداللہ تھا۔ اس نے فقیہ رائے کے اظہار کا کاغذ افسر متعلقہ سے طلب کیا۔ اور اپنے باپ کا نام فقیر محمد ظاہر کیا جس پر معلوم ہوا۔ کہ یہ جھوٹھ کہتا ہے جس پر جرم دفعہ ۱۷۱- د عاید کیا جا کر مجسٹریٹ کے روبرو مقدمہ قائم کیا گیا جس کی نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں منجانب ملزم پیش ہو کر نامنظوری کی گئی اور کارروائی فوجداری حسب ضابطہ جاری رکھی گئی۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۸۵۳ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۸۸۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۹ء لاہور صفحہ ۵۲۷

رشوت ستانی کیلئے سزا **دفعہ ۱۷۱ (ہ)**:۔ کوئی شخص جو رشوت ستانی کے جرم کا ارتکاب کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ وہ رشوت ستانی جو بذریعہ خاطر مدارات کے عمل میں آئے گی۔ اس کے لئے صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

تشریح۔ خاطر مدارات سے اس قسم کی رشوت ستانی مراد ہے جس میں مابہ الاحتفاظ کھانے یا پینے کی چیزوں یا دعوت یا اشیائے خوردنی پر مشتمل ہو۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ اور قابل بجز مجسٹریٹ پریذیڈنسی و مجسٹریٹ درجہ اول، اور بغیر ماقبل منظوری گورنمنٹ مبینہ دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری عدالت سماعت جرم ہذا نہ کرے گی۔

شرح بدفعہ ہذا رشوت ستانی جس کی تعریف زیر دفعہ ۱۷۱ (ب) کی گئی ہے۔ سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور اس جرم کی سزا دو حصص پر منقسم کیگئی ہے۔ اول حصہ صورت جرم رشوت ستانی قابل مواخذہ خاص ہے۔ اور دوسری صورت میں مابہ الاحتفاظ خاطر مدارات اشیاء خوردنی بطور دعوت وغیرہ خلاف قانونی طریق سے

کی دھمکی دی ہے۔ یا فلاں فرضی نام سے تم نے مکرر ووٹ دینے کے درخواست دی ہے (یا جو صورت واقعہ بموجب دفعہ ۱۷۱ (ر) ثابت ہو درج کی جاوے۔) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (ر) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ انتخاب میونسپل کے وقت ایک شخص مسمی مول چند پرمانند نے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دی تھی جس کا نام فرسٹ ووٹنگ میں درج نہ تھا۔ بلکہ اس لسٹ میں اور اور دوسرے شخص مول چند پرمانند کا نام تھا جس کو حسب تعریف دفعہ ۱۷۱ (ر) زیر دفعہ ۱۷۱ (ر) تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی درخواست قاعدہ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہوکر بدوران بحث مباحثہ یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس ملزم نے سنہ ۱۹۳۵ء میں ووٹ دیکر یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ سنہ ۱۹۳۶ء میں بھی یہ ووٹ دینے کا مستحق تھا۔ اور افسر میونسپلٹی کے روبرو بنہایت سچائی سے مول چند پرمانند نے بمقتضائے سوالات مستفسرہ کے جوابات دئے ہیں۔ ان سے وہ اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ یہ وہ مول چند پرمانند نہیں ہے۔ کہ جس کا نام فہرست ووٹنگ میں ہونا کہا گیا ہے۔ اور استغاثہ اس امر کے ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے۔ کہ ملزم کو یہ علم تھا کہ ووٹ دینے کا یہ مستحق نہ تھا۔ اور کہ دوسرے شخص نامی مول چند پرمانند کا نام لسٹ ووٹنگ میں درج تھا۔ اس لئے ملزم برأت کے لائق ہے۔ چنانچہ بحوالہ رولنگز کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۳۲۹ و انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۶۳۷ حکم سزا منسوخ کیا جاکر ملزم کو بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۰۶ سنہ ۱۹۳۷ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۶۳۰۔

دروغ بیانی بہ تعلق کسی انتخاب کے دفعہ ۱۷۱ (ز) کوئی شخص جو اس قیمت سے کہ کسی انتخاب کے نتیجہ پر کوئی اثر پڑے۔ بہ تعلق ذاتی چال چلن یا بطور طریقہ کسی امیدوار کے کوئی ایسا بیان بمراد بیان واقعہ ہونے اس کے بیان کرے یا شائع کرے۔ جو جھوٹھ ہو۔ اور جس کو وہ جانتا ہو۔ یا یقین کرتا ہو۔ کہ جھوٹھ ہے

تلبیس کے جرم کا ارتکاب کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزا نہیں دی جائے گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور قبل از سماعت عدالت حسب دفعہ ۱۹۶ اضابطہ فوجداری منظوری ضروری ہے۔

شرح بذفعہ ہذا انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے یا انتخاب کے وقت تلبیس کرنے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ ان ہر دو صورتہائے انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے کی تعریف قانونی بدفعہ ۱۷۱ (ج) اور انتخاب کے وقت تلبیس کرنے کی تعریف زیر دفعہ ۱۷۱ (د) تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ چنانچہ جو شخص حسب معنی الفاظ تعریفات عمل کرے گا۔ وہ بدفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب متعلق ناجائز دباؤ ڈالنے کے (۱) ملزم کا آزادانہ حق انتخاب میں حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ج) مزاحم ہونا یا مزاحمت کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا فعل بصراحت دفعہ ۱۷۱ (ج) بالارادہ کرنا۔"

اجزاء قانونی ثبوت طلب متعلق انتخاب کیوقت تلبیس کرنا (۱) پبلک کے لئے وجود انتخاب حسب معنی تشریح ۳ دفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند کا ہونا (۲) ملزم کا ووٹ کے کاغذ کے لئے خود یا فرضی نام سے یا جب کہ وہ پہلے درخواست دے چکا ہو۔ مکرر درخواست یا ووٹ دینا یا اس کا اقدام یا کسی طریق سے اس میں اعانت کرنا۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں پبلک آزادانہ حق انتخاب میں فلاں شخص ووٹ دینے والے کو (یا جو صورت حسب معنی الفاظ دفعہ ۱۷۱ (ج) ہو درج کی جاوے) ضرر پہنچانے

آوے ۔ نوٹ: فرد جرم کے نیچے تصدیق کریگا۔ کہ یہ دو جرم ملزم کو پڑھکر سنا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ دستخط مجسٹریٹ

رولنگز آف ہائیکورٹس

تلک بورڈ کے انتخاب پر ملزم نے ایک امیدوار انتخاب کی اور اس کے باپ کی نسبت چند معیوب الزامات کی بابت بذریعہ دستاویز تشہیر کی تھی۔ جب کہ عدالت سے بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزم کی درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہوکر دفعہ ۱۷۱ (ز) پر استدلال کرتے ہوئے کمی سزا کے متعلق بحث کی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا کہ اگر دستاویز میں بیانات مسطور بیانات واقعات درج کئے گئے تھے۔ لیکن عام طور پر حسب معنی دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند وہ اتہامات تھے۔ ان کو بیانات مطلوبہ تحت دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے منظوری تحت دفعہ ۱۹۶ ضابطہ مطلوب نہیں ہے۔ چنانچہ حکم سزا دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ اور درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۶۵ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۶۰۴ ۔ ۵ مدراس کرمنل کیسز صفحہ ۲۱۷ ۔ ۶۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۶۶۵ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۸۶ ۔ ۵۵ مدراس صفحہ ۱۷۹ سنہ ۱۹۳۲ء کرمنل کیسز صفحہ ۵۱۵ ۔ ۳۵ مدراس ویکلی صفحہ ۷۵۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۵۱۱ ۔

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند میں ملزم کو عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ نگرانی پر مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند کی سماعت سے پیشتر حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری گورنمنٹ ضروری ہے۔ اور جرم دفعہ مذکور کے لئے ہر وقت انتخاب کسی امیدوار کے چلن یا خصائل کے متعلق جھوٹا بیان کرنا یا شائع کرنا جرم قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہ بیان ازالہ حیثیت عرفی کسی ایسے شخص کے متعلق کرنا جو انتخاب کے وقت امیدوار نہ ہو۔ اس پر حاوی نہیں ہے۔ اور بیان متعلق بدچلنی کسی شخص کے حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند بیان متعلق واقعات مطلوبہ نہیں ہے۔ اور جب کہ بیانات ضروری متعلق فریب زر نقد محکمہ فنڈ کے ہوں۔ اور فہرست ووٹ دینے والوں میں ایسے اشخاص کے نام درج کئے ہوں جنہوں نے تین سال ماقبل میں کبھی ووٹ نہیں دئے ہوں۔ تو صورت بیان ماقبل میں حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند بیان متعلق واقعات مطلوبہ ہوگا۔ اور بیان حصہ آخیر ایک عام اتہام بدچلنی کے متعلق ہے۔ اس لئے حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند داخل نہیں ہے۔

یا جس کے سچ ہونے کا اس کو یقین نہ ہو۔ تو اُس شخص کو جُرمانہ کی سزا دی جاویگی،،

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور بغیر ماقبل منظوری گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری کوئی عدالت جُرم ہذا کی سماعت نہ کرے گی،،

شرح بدفعہ ہذا جو کوئی شخص نتیجہ انتخاب پر اثر ڈالنے اور اپنے خواہش کے مطابق مفید برآمد کرانے کے لئے کسی اُمیدوار کے ذاتی چال چلن یا خصائل کے متعلق کوئی ایسا بیان کرے یا شائع کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا یا جھوٹا یقین کرتا یا اُس کو سچا یقین نہ کرتا ہو۔ تو وہ شخص بمنشائے دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اصول اور غایت و منشا دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جھوٹے واقعات کسی اُمیدوار کے خصائل یا چلن کے متعلق بیان نہ کئے جاویں۔ اور نہ مشتہر کئے جاویں۔ اور اس سے محض اظہار رائے ہی نہیں ہے۔ بلکہ جھوٹے واقعات کے اظہار سے جن سے نتیجہ انتخاب پر اثر بڑے دسعت دی گئی ہے۔ اور بطور دیگر کسی شخص کو متہم کرنا یا اُس کے خصائل یا چلن پر حملہ کرنا زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) وجود انتخاب (۲) ملزم کا غلط واقعات کی بنا پر کوئی بیان کرنا یا اُس کا مشتہر کرنا (۳) ملزم کا بیان مشتہر کرنا متعلق خصائل یا چلن کسی اُمیدوار انتخاب کے ہونا۔ (۴) اور وہ جھوٹا بیان بارادہ اختلال آزادانہ انتخاب کے طریق کے کیا گیا ہونا۔

فرد قرارداد جُرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں انتخاب پبلک پر بذریعہ اشتہار مسمی فلاں شخص اُمیدوار کے چلن کے متعلق بالفاظ فلاں جھوٹے واقعات کے اظہار سے انتخاب کے نتیجہ کو متاثر کرنے کے لئے خلاف قانون بالارادہ جھوٹا یقین کرتے ہوئے عمل کیا ہے جس سے تم مرتکب جُرم دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجُرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں

کے لئے ۹ رائیں دی گئی تھیں۔ چندن سنگھ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست کی۔ کہ چودہری بدن سنگھ نے ایک فرضی شخص کے نام سے رائے دلائی ہے۔ جو مرتکب جرم ہے۔ اس لئے اس کا انتخاب باطل قرار دیا جاکر مجھکو انتخاب کیا جاوے۔ چنانچہ بعد تحقیقات چودہری بدن سنگھ کو بہ ثبوت جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن ز تعزیرات ہند پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت ششن سے اپیل نامنظور ہوکر ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل وانبزادی سزا کے لئے بجانب گورنمنٹ درخواست پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ چودہری بدن سنگھ لیجسلیٹو کونسل کا ممبر تھا۔ اس لئے قانونی غلطی دانستہ کی ہے۔ اور سزا کا سوال مقدمات فوجداری میں ہمیشہ دو امور پر منحصر ہوتا ہے۔ اول پبلک پر ارتکاب جرم کا کیا اثر ہوا۔ اور سزا جو دی گئی ہے۔ خاص مجرم اس کا کیا اثر لیگا۔ دویم مرتکب جرم کی خاص حالت موجودہ پر غور ہوگا۔ اور ملزم ایک تعلیم یافتہ اور لیجسلیٹو کونسل کا ممبر ہے اور جھوٹا شخص رائے دہندہ بنانے میں اعانت کی گئی ہے۔ اس لئے درخواست لوکل گورنمنٹ ایزادی سزا قابل منظور ہے۔ اور تین ماہ قید محض کی سزا ایزاد کی جاتی ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۹۳۳ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۷۔"

بہ تعلق کسی انتخاب کے خلاف قانون ادائیان

دفعہ ۱۷۱ (ح) کوئی شخص جو بغیر عام یا خاص تحریری اجازت کسی اُمیدوار کے کسی پبلک جلسہ کے انعقاد کے متعلق یا کسی اعلان یا سرکلر یا اشتہار کے متعلق یا کسی اور طریقہ سے خواہ کچھ ہی ہو۔ اُمیدوار مذکور کے انتخاب کی تائید یا تکمیل کے لئے اخراجات عمل میں لائے۔ یا ایسے اخراجات کی اجازت کسی کو دیدے۔ تو اُس شخص کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے اس طرح کے کچھ اخراجات جن کی مقدار دس روپیہ ہے۔ زیادہ نہ ہو۔ عمل میں لانے کے بعد اندر دس دن کے اس تاریخ سے جس تاریخ کو اخراجات مذکور عمل میں لائے گئے ہوں۔ اُمیدوار کی تحریری منظوری حاصل کرلے۔ تو اُس کے متعلق سمجھا

مقدمہ ڈسمس کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۲۹ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۴۹۔

(۴) اگر صورت واقعہ ہر دو مختلف جرائم ایک عام اور دوسرا خاص جرم معلوم ہوویں۔ تو جو خاص جرم قرار دیا گیا ہو۔ اس پر عمل ہوگا۔ مثلاً ایک واقعہ زیر دفعہ ۱۷۱ ضمن ز جرم ہو اور وہی واقعہ بدفعہ ۴۶۴ تعزیرات ہند جرم جعلسازی بدفعہ ۴۶۵ تعزیرات ہند جرم ہو۔ تو کارروائی زیر دفعہ ۱۷۱ ضمن ز عمل میں لائی جاوے گی۔ اور اگر ایسا جرم ہو۔ کہ وہ منظوری ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۷ یا ۱۹۶ کا محتاج نہ ہو۔ تو اجرائے کارروائی قانونی کے لئے منظوری مطلوب نہ ہوگی کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۲ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۷۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۳۰۔ ۴۷ الہ آباد صفحہ ۲۶۸۔ ۲۲۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۱۰۶۔

(۴) ایک شخص میونسپلٹی کے انتخاب کا امیدوار تھا۔ اور سمی ہری شنکر ووٹ دینے والا تھا۔ بعض شخص جو ابھی نامزد نہ کئے گئے تھے۔ انتخاب کے وقت بولے۔ اور اپنے آپ کو ہری شنکر ظاہر کیا اور کاغذ ووٹنگ سلپ پر اپنے انگوٹھے لگا دئے۔ اور اس سلپ کو سمی رام نامی امیدوار نے بطور تصدیق خود اس میں اندراج کر دیا تھا۔ کمشنر نے یہ جعلسازی معلوم کر کے زیر دفعہ ۴۱۹ و ۴۶۵ تعزیرات ہند اجرائے کارروائی قانونی کے لئے تحریک کی۔ جس پر مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو زیر دفعہ ۴۱۹ و ۴۶۵ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ملزم کو دو سال قید سخت کا سزایاب کیا۔ عدالت شش سے ملزم کو جرم ۴۱۹ تعزیرات ہند سے بری کیا۔ اور زیر دفعہ ۴۶۵ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند حکم سزا قائم رکھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ سے ملزم کی نسبت جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن ز بدیں وجہ قائم نہ رکھکر کہ منظوری ضابطہ موجود نہ تھی۔ اور بحالات واقعات جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن ہ متعلق ہوتا ہے۔ اور ملزم نے جو کچھ کیا۔ وہ ناواقفیت کی وجہ سے جائز سمجھکر عمل کیا ہے۔ اور یہ عمل ملزم کا میونسپل قواعد کے خلاف تھا۔ جس کا انتخاب نامنظور کیا جا سکتا ہے۔ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۴۱۹ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۰۵ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۸۹۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۳۱۔ ۲۴ آل لاجرنل صفحہ ۱۸۰۔ ۷ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۸۔

(۵) ایک انتخاب کے وقت چودہری بدن سنگھ و چیدن سنگھ ڈسٹرکٹ بورڈ کیلئے امیدوار تھے۔ چودہری بدن سنگھ کے متعلق الہ ارائیں انتخاب کے لئے تھیں۔ اور چیدن سنگھ کے انتخاب کے

قانون صرف کئے ہیں جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (ح) تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعد الثبت مزبور عمل میں آوے۔

انتخاب کا حساب کتاب رکھنے سے قاصر رہنا

دفعہ ۱۷۱ (ط):۔ کوئی شخص جس کو کسی قانون نافذ الوقت کی رو سے یا کسی ایسے قاعدہ کی رو سے ہو، جو قانون کا اثر رکھتا ہو۔ ان اخراجات کے حساب رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ جو بوقت یا بہ تعلق کسی انتخاب کے عمل میں لائے گئے ہوں۔ لیکن وہ شخص حساب کتاب مذکور رکھنے سے قاصر رہے۔ تو اس کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی تعداد پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔"

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور قبل از سماعت عدالت حصول منظوری گورنمنٹ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ضروری ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا جس شخص پر ذمہ داری قانونی حساب انتخاب کے باقاعدہ رکھنے کے لئے حکم دیا گیا ہو۔ اس کا حساب انتخاب رکھنے میں قاصر رہنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

ملزم کا قانون نافذ الوقت یا یہ ہدایت قانونی انتخاب کا حساب کتاب رکھنا قانوناً لازم ہو (۲) ملزم کا مصارف جائز انتخاب کا باقاعدہ نہ رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے باوجود قانونی ذمہ داری حسب منشاء دفعہ فلاں انتخاب کے حسابات کا

جائیگا۔ کہ اُس نے اخراجات مذکور اُمیدوار کی اجازت سے عمل میں لائے ہیں"۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور قبل از سماعت جُرم حصُول منظوری گورنمنٹ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص کسی اُمیدوار کے انتخاب کی تائید یا تکمیل میں بغیر اجازت اس کے بذریعہ کہلانے۔ یا شراب نوشی یا میوہ جات یا بطور دیگر خوش کرنے طریقہ احراف سے اُس کی کامیابی کے لئے کسی پبلک جلسہ کے انعقاد یا کسی اعلان یا سرکلر۔ یا اشتہار یا بطریق دیگر عمل میں لاوے۔ وہ شخص زیر دفعہ مذکور مستوجب سزا ہوگا۔ بشرطیکہ تاریخ اخراجات سے بہ تعداد مبلغ دس روپے تاریخ اخراجات سے دس یوم میں اصل اُمیدوار سے تحریری منظوری اخراجات مذکور حاصل نہ کی ہو۔ لیکن اگر دس روپیہ سے زیادہ بغیر منظوری ماقبل اُمیدوار اخراجات بطریق مندرجہ صدر کئے گئے ہوں۔ تو شرط مذکور متعلق نہ ہوگی۔ اور اخراجات کُنندہ کو استفادہ قانونی حاصل نہ ہوگا۔

اصول مقصد وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ انتخابات کے سلسلہ میں بحصول انتخاب اُمیدوار صحیح جائز اخراجات ہوا کریں، اور بداعمالی و بدکرداری سے بصورت مابہ الاحتظاظ خلاف قانون طریق سے اختیار نہ کیا جاوے۔ تاکہ وہ ترتیب بہترین انتخاب جس میں پبلک کی آسائش مرکوز خاطر ہے۔ زائل ہو کر نقص انصاف کی صورت پیدا نہ ہووے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) وجود انتخاب یا انعقاد پبلک جلسہ یا اعلان یا سرکلر یا اشتہار کا ہونا۔ (۲) ملزم کا بغیر رضامندی اُمیدوار انتخاب دس روپے سے زیادہ رقم بغرض تائید تکمیل انتخاب اُمیدوار شراب یا دیگر اشیاء خوردنی کا مصارف کرنا۔

فرد قرار داد جُرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اُمیدوار کے انتخاب کی تکمیل کے لئے سمیان فلاں فلاں اشخاص کے کہلانے و شراب پلانے میں پچاس روپے بغیر رضامندی اُمیدوار کے خلاف

شرح بدفعہ ہذا جو شخص سرکاری ملازم خانہ کے اجرائے سمن یا طلبنامہ یا حکم سابق کی تعمیل سے اس لئے دانستہ پوشیدہ ہو جائے کہ وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم اس تک پہنچایا جا سکے تو وہ شخص حسب دفعہ ہذا حصہ اول سزا ہوگا۔

اور اگر وہ سمن یا اطلاع نامہ یا حکم اس عنوان کا جاری ہو۔ کہ وہ شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود یا معرفت ایجنٹ خود حاضر ہو۔ یا کوئی دستاویز پیش کرنی مطلوب ہو۔ تو ایسی صورت میں بصورت روپوشی یا طلب مذکور کا عمل حسب مفہوم دفعہ ہذا اختیار کرنا زیر حصہ آخیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور وارنٹ کی عدم تعمیل سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ بلکہ حسب دفعہ ۸۷ و ۸۸ ضابطہ فوجداری کارروائی اشتہارات قرقی وغیرہ پر عمل کیا جاتا ہے کیونکہ خاص شخص کے نام تعمیل طلب حکم ہوتا ہے۔ جس کے متعلق احکام بدفعات ۷۷ لغایت ۸۲ ضابطہ فوجداری مندرج ہیں۔

اور عموماً تعمیل سمن کے احکام بدفعات ۶۷ لغایت ۷۴ ضابطہ فوجداری تعمیل طلب ہوتے ہیں۔ اور گواہان مقدمہ کی طلبی کے متعلق سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کا اجرا ہوتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کا اجرائے ضابطہ سرکاری ملازم مجاز نے کیا ہو۔ (۲) ملزم کا دانستہ پابند کرنے کی وجہ سے بمکر تعلیم اجرائے کی تعمیل سے گریز کرنے کے لئے روپوش ہونا ہو۔ (۳) اور بمضمون دفعہ آخر دفعہ ہذا ملزم کا خود یا بذریعہ ایجنٹ کورٹ آف جسٹس میں حاضری سے روپوش ہونا۔ یا بصراحت مذکور دستاویز مطلوبہ پیش نہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سرکاری ملازم عہدہ دار محکمہ فلاں کے جاری کردہ سمن قاعدہ (یا اطلاع نامہ یا حکم جیسا کہ صورت ہو۔) تاریخ فلاں بمقام فلاں جس کا تم کو بخوبی علم تھا۔ دانستہ محکمہ حاضری فلاں سے گریز کر کے روپوشی اختیار کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۲ تعزیرات مبہ ہوئے ہو۔ جو قابل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بخوبی کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری بخوبی جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس اجرائے وارنٹ گرفتاری پر ملزم کا روپوش ہونا زیر دفعہ ۱۷۲

رکھنا تمہارا فرض تھا جس کے متعلق تم کو فلاں صاحب نے اخراجات انتخاب کے رکھنے کا حکم ضابطہ دیا تھا۔ لیکن باوجود حکم اور قانونی ذمہ داری کے تم نے مصارف انتخاب کے یکصد روپیہ کا حساب یا ضابطہ نہیں رکھا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (ط) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

سمن یا اطلاعنامے کا اپنے پاس تک پہنچنا ٹال دینے کے لئے روپوش ہو جانا

دفعہ ۱۷۲:۔ جو کوئی شخص اس لئے روپوش ہو جائے۔ کہ کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاعنامے یا حکم کا اس تک پہنچنا ٹل جائے۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی، جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

یا اگر وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم اس مضمون سے صادر ہوا ہو۔ کہ کوئی شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود حاضر ہو یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرے یا وہاں کوئی دستاویز پیش کرے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی جسکی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً معمولاً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور ہر ایک مجسٹریٹ کی سماعت کے لائق ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور استغاثہ کے لئے متعلقہ ملازم سرکاری کی منظوری مطلوب ہے۔"

اس لئے بلحاظ صدر حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حسب منشی دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند ذمہ واری قانونی عاید نہیں کرتا ہے۔ درخواست ملزم منظور اور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ دفعہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۷۵۵۔

سمن یا اور اطلاعنامے کے اپنے یا اور کے پاس تک پہنچنے کو یا اس کے مشتہر کئے جانے کو روکنا

دفعہ ۱۷۳:۔ جو کوئی شخص کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاع نامے یا حکم کے اپنے یا اور کے پاس پہنچنے کو کسی طرح قصداً روکے۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔

یا قصداً اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم کے کسی جگہ جواز اً چسپاں کئے جانے کو روکے یا کسی ایسے سمن یا اطلاعنامے یا حکم کو کسی جگہ سے جہاں وہ جواز اً چسپاں کیا گیا ہو۔ یا کسی ایسے اشتہار کے اجزائے جائز کو قصداً روکے جو کسی ایسے سرکاری ملازم کے حکم کے مطابق ہو۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اس اشتہار کے جاری کرانے کا قانوناً مجاز ہے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

یا اگر وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار اس مضمون سے صادر ہوا ہو۔ کہ کوئی شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود حاضر ہو یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرے یا وہاں کوئی دستاویز پیش کرے۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار

تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۳ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد صفحہ ۲۳۲ جلد ۵۰ الہ آباد صفحہ ۶۶۶۔ ۲۶۔ آل لاجرنل صفحہ ۴۴۳۔ ۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۴۴۳۔ ۹ لاء رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۶۸۔

(۲) ایک مقدمہ میں لنکا دیوی نے تھانہ فتح پور ضلع الہ آباد میں اطلاع کی کہ چند اشخاص مسلمان بھگا کر لے گئے ہیں۔ پولیس نے بدوران تفتیش مسماۃ تغویہ و مسمی جلیل خاں کو طلب کیا۔ عورت نے برضامندی خود مسلمان ہو جانا اور جلیل خاں کے ساتھ ہونا تحریر کرایا تھا۔ اور پولیس نے جلیل خاں کو معہ عورت کے اجازت دے دی۔ اور ہدایت کی تھی۔ کہ مجسٹریٹ متعلقہ کے اس کو پیش کیا جاویگا۔ حسب الطلب ان کو حاضر تھانہ ہو جانا ہوگا۔ مسمی نندن شوہر مسمات نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نالش کر دی۔ کہ اس کی زوجہ کو مسمی جلیل خاں نے حبس بیجا میں روک رکھا ہے۔ اسکو حسب منشا دفعہ ۵۵۲ ضابطہ فوجداری آزاد کر کے حسب ضابطہ تحقیقات کی جاوے۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بہ تقرر تاریخ پیشی پولیس کو حکم لکھا۔ کہ مسمی جلیل خاں و عورت کو پیش کیا جاوے۔ پولیس نے عدم موجودگی ہر دو رپورٹ پیش کر دی تھی۔ جس پر مکرر حکم ہر دو کے پیش کرنے کا لکھا جا کر پولیس کو تحریر کیا گیا۔ چنانچہ مسمی جلیل خاں کی حاضری عدالت پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلیل خاں کی نسبت زیر دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند حکم دیا۔ جس کی نگرانی ہائی کورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند محض اس وقت متعلق ہوتی ہے۔ جب کہ کسی سرکاری ملازم مجاز کے سمن یا اطلاع نامے یا حکم جائز کی تعمیل سے بچنے کے لئے ملزم دانستہ روپوش ہو جاوے۔ اور جو حکم حسب دفعہ ۵۵۲ ضابطہ فوجداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صادر کرسکتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ حلفاً نالش کے پیش ہونے پر ملزم کسی عورت یا لڑکی اور کم عمر ۱۶ برس کو بوجہ ناجائز بہکایا گیا ہے۔ یا اس نے بطور ناجائز روک رکھا ہے۔ ایسی عورت کے فوراً آزاد کرنے یا حوالہ کرنے دیسی لڑکی کے اس کے شوہر یا والدین یا ولی یا محافظ جائز کے بذریعہ حکم بقدر ضرورت جبراً تعمیل کرائے۔ لیکن ایک حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اس کو اپنے روبرو پیش کرنے کا پولیس کو دینا زیر دفعہ ۵۵۲ ضابطہ فوجداری قطعاً ایسا حکم نہیں ہے۔ مجسٹریٹ کا حکم براہ راست اس شخص کے نام ہونا چاہیے۔ جس کی حراست میں وہ عورت یا لڑکی موجود ہو دے

یا جو قانوناً مکان یا منظر عام پر چسپاں کیا گیا ہو۔ اُس کو دانستہ اوتار ڈالنا۔ یا چسپاں کرنے سے اُس اشتہار کو روکنا (۴) ملزم کا سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں خود یا بذریعہ ایجنٹ کورٹ آف جسٹس میں حاضر نہ ہونا۔ یا مستاویز مطلوبہ کو پیش ہونے سے روکنا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اشتہار حاضری فلاں شخص جو اُس کے مکان سکونتی پر بحکم فلاں مجسٹریٹ مسمی فلاں جو اُسی عدالت لگاتا تھا۔ اُس کو اشتہار چسپاں کرنے سے روکا ہے۔ (یا سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کی تعمیل سے روکنا جیسا کہ صورت ہو۔ درج کی جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو تم مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعد الت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ملزم نے حکمنامہ دفعہ ۱۶۰ ضابطہ فوجداری پیش سے انکار کیا تھا۔ جس پر صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سزا تجویز کر کے حکم سزا بدفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند صادر کیا تھا۔ جس کی نگرانی قاعدہ الجدالت اڈیشنل سشن جج لکھنؤ اودھ جو ڈویژنل کمشنرز کورٹ میں بیٹھتے ہیں قرار دیا گیا۔ کہ شامل میں ملزم کی جانب سے کوئی فعل جسے سنی دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند اختیار کرنا ثابت نہیں ہے۔ اور محض انکار ملزم سے ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے الغرا تیس سشن جج منظور کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۸ سنہ ۱۹۱۸ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۸۱۷ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۴۷۶ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۵۲۲۔ ۱۶ آل لاجرنل صفحہ ۵۳۴۔ ۲۱۔ اودھ کیسز صفحہ ۱۵۰۔ ۴۰ الہ آباد صفحہ ۵۷۷۔

(۲) ایک مقدمہ میں بدوران تفتیش پولیس نے حکمنامہ ہمدت رام، خیام سنگھ کنسٹبل ملزم کی طلبی کے لئے بھیجا۔ مسمی رام خیام سنگھ کنسٹبل پولیس ملزم کے مکان پر گیا۔ ملزم نے سفینہ لینے سے انکار کیا جسپر بدفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند ملزم کی سرسری تجویز کی جا کر حکم سزا پچاس روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ ملزم کی باقاعدہ درخواست پر سشن جج غازی آباد نے تاریخ حکم عدالت ماتحت کنسلے

ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل بجو پیز پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور اجرائے تالش کے لئے استغاثہ کو منظوری عدالت یا سرکاری ملازم جس کی مطلوبہ تعمیل سمن یا اطلاعنامہ یا حکم حسب معنی دفعہ ۱۰۳ تعزیرات ہند روکا گیا ہو۔ مطلوب ہے۔ لیکن جہاں باب لسبت دوم (۲۲) دفعات ۲۶۰ تا ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل درآمد نہیں ہے۔ وہاں فرد جرم قاعدہ مرتب کر کے عمل کیا جاتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا چار حصص میں منقسم کی گئی ہے۔ حصہ اول دفعہ ہذا میں کسی سمن یا اطلاعنامہ یا حکم جائز کو جو سرکاری ملازم مجاز نے جاری کیا ہو اپنے یا کسی شخص کے پاس پہنچنے سے قصداً روکنا۔ یا

کسی سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کو جس کا حسب دفعہ ۷۰ ضابطہ فوجداری مکان سکونتی یا منظر عام پر جواز اً چسپاں کئے جانے کو دانستہ روکنا یا کسی اشتہار کو جو بہ حیثیت منصبی سرکاری ملازم نے جواز اً جاری کیا ہو۔ اس کو روکنا۔ یا

کسی سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں خود یا بحرفت ایجنٹ کسی کورٹ آف جسٹس میں حاضر ہونا یا کوئی دستاویز پیش کرنا ہو۔ اس کو روکنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ہر سہ ضمن ہائے اول کیلئے سزا ایک ماہ قید محض یا پانسو روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"

اور ضمن آخر کی سزا چھ ماہ قید یا جرمانہ بقدر ایک ہزار روپیہ تک یا ہر دو سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن جو سمن یا اطلاعنامہ یا حکم بموجب ضابطہ فوجداری یا دیوانی تعمیل کے لئے شخص مطلوبہ کے پاس بھیجا گیا ہو۔ اس کا اس کے لینے سے انکار کرنا یا لے کر زمین پر گرا دینا بمنشائے دفعہ ہذا جرم نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب سمن یا اطلاعنامے یا حکم کا سرکاری ملازم مجاز کی طرف سے کسی شخص پر تعمیل کے لئے پہنچا جانا (۲) ملزم کا اس سے واقف ہونا (۳) ملزم کا اس کی تعمیل کو قصداً روکنا

سے اُس سمن یا اطلاعنامے یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے۔ اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم یا اشتہار کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔ کسی خاص مقام و خاص وقت پر خود حاضر ہونا یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرنا قانوناً واجب ہو۔ اور وہ شخص اُس موقعہ با وقت پر حاضر ہونا قصداً ترک کرے یا اُس مقام سے جہاں اُس کو حاضر رہنا واجب ہے۔ اس وقت سے پہلے چلا جائے۔ جب کہ اُس کا وہاں سے چلا جانا جائز ہے۔ تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

یا اگر وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار اس مضمون سے صادر ہوا ہو۔ کہ کوئی شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود حاضر ہو۔ یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرے۔ تو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تمثیلات

(الف) زید جس کو کلکتہ کی سپریم کورٹ میں کسی سفینے کی تعمیل میں جو اسی عدالت نے جاری کیا ہوا ہے۔ حاضر ہونا قانوناً واجب ہے۔ وہاں حاضر ہونا قصداً ترک کرے تو زید جرم دفعہ ہذا کا مرتکب ہوگا۔

مثلاً مہتمم پولیس سیشن جبکہ زیر باب چہاردہم ضابطہ فوجداری تفتیش کر رہا تھا میمی زید کو حسب دفعہ ۱۶۰ ضابطہ باجرائے حکمنامہ بطور گواہ ادائے شہادت کیلئے طلب کیا جس نے قصداً حاضر ہونا ترک کیا۔ تو زید مستوجب چلائے جانے مقدمہ زیر دفعہ ہذا ہے۔ مہتمم پولیس سیشن برخلاف زید اجرائے کارروائی قانونی کے لئے بعدالت صاحب مجسٹریٹ بالتعلق بغرض سزا دہی بدفعہ ۱۷۴ باقاعدہ رپورٹ پیش کریگا۔ اور عدالت حسب اختیار دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری باقاعدہ بذریعہ سمن ملزم کو طلب کرکے بعد تحقیقات حکم دے گی۔"

الہ آباد ہائیکورٹ میں رپورٹ کی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حکمنامہ یا سمن کے لینے سے محض انکار کرنا جرم دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری ریفرانس شمس جج حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۰۲ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۸۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۳۲۲۔ ۲۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۹۰۹۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۷۳۔ ۲۴۔ آل لاجرنل صفحہ ۲۱۶۔ لارپورٹ آل کرمینل صفحہ ۲۴۔ ۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۱۴۸۔

(۳) جو حکمنامہ حسب دفعہ ۱۶۰ ضابطہ فوجداری پولیس نے جاری کیا ہو۔ کہ وہ بدوران تفتیش حالات مقدمہ کے واقعات معلومہ کا اظہار کرے۔ اس کا انکار ذمہ داری جانوں دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند عائد نہیں کرتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۴ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۴۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۳۴۴۔ آل لاجرنل صفحہ ۲۱۵۔ لارپورٹ آل کرمینل صفحہ ۳۷۔

(۴) ایک مقدمہ تعمیل سمن سے گریز کرنے کے لئے شخص حاضری طلب ایک مکان میں چھپ گیا تھا۔ جس کو عدالت سے بدفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں درخواست قاعدہ ملزم پیش ہو کر نامنظور کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کہ ملزم نے ارادتاً تعمیل سمن سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو مکان میں چھپایا تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹۔ صفحہ ۲۶۳ سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۵۶۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۱۱۸۔ ۲۶ آل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۔ ۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۲۔

باب (۱۰) دہم

سرکاری ملازموں کے اختیارات جائز کی تحقیر کے بیان میں

سرکاری ملازم کے حکم کی تعمیل میں حاضر ہونا ترک کرنا

دفعہ ۱۷۴:۔ کوئی شخص جس کو کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاعنامے یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت

بمنشائے دفعہ ۶۹ ضابطہ فوجداری شخص مطلوبہ حاضر ہوئی، اور سمن اس کے نام کا ہو گا نہ کہ چپراسی کے نام۔ نکنامہ اطلاعیابی ہو گا۔ اور یہ احکام وارنٹ سے متعلق نہیں ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

سرکاری ملازم نے سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا استفسار قانوناً جاری کیا ہو۔ (۲) ملزم کا خود یا بذریعہ ایجنٹ حاضر ہونا۔ یا دستاویز کا کورٹ کو [illegible] (۳) ملزم کا باوجود تعمیل اطلاعیابی کے وقت مقررہ سرکاری ملازم کے حکم کے مطابق حاضر نہ ہونا۔ یا حاضر نہ رہنا۔ اور جس رؤسا کی حکومتوں میں باب ہشتم دفعہ ۲۷۰ تا ۲۷۴ ضابطہ فوجداری عمل درآمد مقدمات تجویز سرسری نہیں ہے۔ وہاں مترتب فرد قرار داد جرم کیا جاتا ہے۔

فرد قرارداد جرم

میں مجسٹریٹ درجہ فلاں ہذا ملزم پر ذیل کا جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سمن تجویز عدالت فلاں کی، فلاں تاریخ پیشی کی اطلاعیابی حاضری عدالت فلاں کرنے کے باوجود دانستہ حاضری رات سے اجتناب کر کے حاضر نہیں ہوئے ہو۔ یا بذریعہ ایجنٹ یا دستاویز پیش کرنے یا اطلاعنامہ یا حکم یا استفسار جیسا کہ صورت واقعہ ہو۔ درج کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو کہ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور میں ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

پولیس افسر کے حکمنامے کی تعمیل میں اطلاعیابندہ کا حاضر نہ ہونا جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند ہے چنانچہ ایک ایلین کا اطلاع پاکر حاضر نہ ہونے پر تعزیب سزا قرار دیا گیا تھا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۷۳۳ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۷۰۳۔

(۲) لیکن کسی سمن کا غلط اجرائے ہونا اس کی عدم تعمیل قابل مواخذہ نہیں ہے۔ ۱۷ کرمنل لا جرنل صفحہ ۱۷۱ - انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۱ - آل لا جرنل صفحہ ۱۰۲۹ - ۲۲ کرمنل لا جرنل صفحہ ۷۹ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۳۲۵ - لا رپورٹ ۲ کرمنل صفحہ ۳۔

(۳) کسی باضابطہ سمن کے اجرائے کی تعمیل میں حاضر نہ ہونا زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہے

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت ہے۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر مجسٹریٹ ہے اور سرسری طور پر تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور منظوری سرکاری ملازم متعلقہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ مطلوب ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں یہ امر ضروری ہے۔ کہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم عدالت مجاز یا ملازم سرکاری کے اختیار جائز سے جاری کیا گیا ہو۔ اور سمن میں نام عدالت اور مقام اور وقت جب کہ طلبیدہ شخص کی حاضری درکار ہو۔ واضح اور صریح ہونی چاہیئے۔ اور اس میں یہ بھی درج ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے شخص کو بغیر اجازت عدالت سے واپس نہیں جانا چاہیئے اور سمن میں طلبیدہ شخص کا نام و ولدیت و قومیت و سکونت درج ہونا چاہیئے۔ اور بڑے شہروں میں کوچہ یا محلہ کا پتہ بھی درج کیا جاوے۔ اور سمن پر مہر عدالت لازمی ہے گو بجائے پورے دستخط صاحب مجسٹریٹ کے مختصر دستخط ہونا سمن کو ناجائز نہیں کرتا ہے لیکن عدم موجودگی مہر عدالت یا وقت حاضری تحریر نہ کرنے سے سمن یا حکمنامہ بھی قانوناً جائز نہیں رہتا ہے۔ جس کے عدم تعمیل جرم نہیں ہے۔ اور جس دیگر رنیڈ سپیشل لاء میں کسی شخص طلبیدہ کی عدم حاضری کی سزا مقرر ہے۔ اور اس جرم پر قانوناً دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند صادق نہ آتی ہو۔ تو اس ایکٹ مختصر الامر یا مقام میں سزا دی جائے گی۔ اور عدم حاضری وارنٹ پر دفعہ ہذا قابل سزا نہیں ہے۔ اور نہ زبانی حکم کی عدم تعمیل پر ذمہ داری عاید ہوگی اس لیے ذات خاص پر یا بتحریر قاعدہ تعمیل کی جاوے گی۔ اور دفعہ ہذا دو حصہ پر منقسم ہے حصہ اول دفعہ ہذا میں بلا تخصیص طلبی کورٹ آف جسٹس حسب معنی دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند پر ایک ملازم سرکاری مجاز مدخلہ دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں شخص متعلقہ کا مبنیہ خاص مقام یا خاص وقت پر خود یا طلبیدہ ایجنٹ کا حاضر نہ ہونا۔ یا حاضر ہو کر قبل از وقت چلا جانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر مطلبی بہ تعمیل احکام صدر کورٹ آف جسٹس نہ کی جاوے۔ تو زیر حصہ دوم وہ شخص قابل سزا ہوگا۔ اس لئے سزا میں امتیاز رکھا گیا ہے۔ اور کوئی کارروائی فوجداری بدفعہ ۱۷ تعزیرات ہند کسی شخص بموجب قسم مذکور کے خلاف اس وقت تک نہیں کی جاوے گی۔ جبتک کہ متعلقہ سرکاری ملازم سے منظوری ماقبل بدفعہ ۱۹۵ ضمن اول ضابطہ فوجداری حاصل نہ کر لی جاوے۔ اور

تھا۔ مگر وہ اطلاع پاکر حاضر نہیں ہوا تھا۔ تیسرے روز رقم بقایا تحصیل سیتا پور میں ادا کر دی تھی۔ اور تحصیلدار نے اُس کو بعدم حاضری اطلاعنامہ زیر دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ بشنن جج نے بہ تنسیخ حکم چیف کورٹ اودھ میں تحریک کی۔ کہ بموجب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء شخص باقی دار کو طلب کیا گیا تھا۔ اور وہ حاضر نہیں ہوا۔ مگر اُس نے بقایا مطلوبہ تاریخ مذکور کو تحصیل میں ادا کر دی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حکمنامہ تحت دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۱ء ملزم تاریخ و وقت پر حاضری کا تھا۔ اُس کو حاضر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر بحالات واقعات حکم سزا تخفیف کیا گیا اور محض ایک روپیہ جرمانہ قائم رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۴ اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۶۸۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء اودھ صفحہ ۱۲۲۔۴۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۱۱۔ ۹۔ آل انڈیا رپورٹ کرمینل صفحہ ۳۳۶۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۱۲۲۔

(۷) ایک مقدمہ ادائگی بقایا رقم مال میں حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء مال تاریخ مقررہ پر طلبیدہ ملزم حاضر نہ ہوا تھا۔ اور ایک یوم قبل تاریخ پیشی ۵ بجے شام کو اطلاع ہونا ظاہر کیا تھا چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد سے اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۱۰ الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۱۱ صفحہ ۶۷۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۶۸۰۔ ۹ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۳۰۔ ۲۶۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۲۰۱۔ ۱۰۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۹۰۔

(۸) ایک مقدمہ بقایا رقم مندرجہ ۷ میں حکمنامہ زیر دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۱ء ایک اطلاعنامہ بحیثیت سمن قرار دیا جاکر اپیل ملزم نامنظور کیا گیا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۵۴۶ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۶۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۲۶۵ سنہ ۱۹۳۰ء آل لاجرنل ۳۵۴۔

(۹) مجسٹریٹ بہ عدم تعمیل حکم نامہ زیر دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند تجویز نہیں کر سکتا ہے۔ جسکے متعلق بدفعہ ۸۷ ضابطہ فوجداری ممانعت قانون کی گئی ہے۔ اور رضامندی ملزم غیر ضروری ہے۔ ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵۔ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۴۳ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۶۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۵۴۵۔

(۱۰) ایک مقدمہ مجسٹریٹ چھاؤنی نے ایک شخص ٹھیکہ دار بنگلہ کو زبانی حکم حاضری عدالت کا دیا جس پر وہ تاریخ پر حاضر نہیں ہوا۔ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند سزا دی۔ ہائیکورٹ

کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۳۳۴ ۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۵۹۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۶۳ ۔

(۴) ایک بیرسٹر ایڈووکیٹ رنگون ہائیکورٹ کو مجسٹریٹ سب ڈویژن نے ایک مقدمہ موٹر کار میں بطور گواہ مدعا علیہ سمن طلب کیا تھا۔ تاریخ مقررہ سے ایک یوم پیشتر بوقت شام سمن کی اطلاعیابی کر کے ایڈووکیٹ نے ہائیکورٹ کے مقدمہ کی تیاری کی جو اسی تاریخ کو کو ہائیکورٹ میں بحث طلب تھا ایڈووکیٹ نے مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک ایڈووکیٹ کر بھیجکر التوا تاریخ کی درخواست کی تھی۔ مگر مجسٹریٹ، نے منظوری التوا تاریخ کے بعد زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند بعدم تعمیل حکم پانچ روپیہ جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ دو یوم قید کا حکم لکھ دیا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ گو ہائیکورٹ ہمچو نقسم احکام میں مداخلت نہیں کرتی ہے۔ بجز اس کے کہ انصافاً مطلوب ہو۔ ایڈووکیٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ ہائیکورٹ کے مقدمات میں پورے طور پر تیار ہو کر حاضر ہوئے۔ مجسٹریٹ، نے حسب دفعہ ۱۹۵ یا بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری منظوری ضابطہ حاصل کی ہوگی اور بصورت ایسی اصلاح طلب امر کے دفعہ ۵۳۷ ضابطہ مصلح ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ ایک ہی تاریخ میں دو جگہ حاضری ایڈووکیٹ مطلوب ہو۔ تو اس کو معقول انتظام کر کے ہائیکورٹ میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اس مقدمہ میں تاریخ کا التوا مجسٹریٹ کی عدالت سے کیا گیا تھا۔ بحالات واقعات مقدمہ حکم سزا قابل تسیخ ہے۔ اس لئے بمنظوری نگرانی حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۹ رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۶۹۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء رنگون صفحہ ۳۵ ۔ جلد ۱ رنگون صفحہ ۵۹۹ ۔ ۲ برما لاجرنل صفحہ ۱۴۶ ۔

(۵) سمی بنواری لال کے ذمہ ایک رقم معاملہ زمین واجب الادا تھی۔ جس کے پاس اطلاعنامہ حاضری عدالت مال بھیجا گیا تھا۔ وہ اطلاع پا کر نہ حاضر ہوا۔ اور نہ معاملہ زمین داخل کیا۔ جس کو زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۷ یوپی ایکٹ مال ملزم کو حاضری کے لئے ذمہ دار نہیں بناتا ہے۔ اس لئے بعدم حاضری زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل ۲۸ صفحہ ۱۵۳ الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۴۰۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۹۴۹ ۔ ۲۵ آل لاجرنل صفحہ ۳۸ ۔ ۷ لار رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۷۷ ۔ ۴۹ الہ آباد صفحہ ۲۱۵

(۶) سمی چندریکا سنگھ زمیندار کے ذمہ ایک رقم معاملہ سرکاری واجب الادا تھی۔ جس کو تاریخ پر طلب کیا گیا

مذکور کا پیش کرنا یا حوالہ کر دینا قصداً ترک کر دے۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جاوے گی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

یا اگر وہ دستاویز کسی کورٹ آف جسٹس میں پیش کئے جانے یا حوالہ کئے جانے کو ہو۔ تو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جسکی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تمثیل

زید جبکو کسی ضلع کورٹ کے حضور میں کسی دستاویز کا پیش کرنا قانوناً واجب ہے۔ دستاویز مذکور کا پیش کرنا ترک کرے۔ تو زید جرم دفعہ ہذا کا مرتکب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل دراندازی پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل رفع نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور بغیر منظوری قاعدہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی استغاثہ دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند رجوع نہ ہوگا۔ لیکن جب کہ کسی عدالت میں جرم ہذا کا ارتکاب ہووے۔ تو حسب منشائے باب ۳۵ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۷۶ و ۴۸۰ و ۴۸۲ وغیرہ ضابطہ عمل کیا جاوے گا۔

شرح بدفعہ ہذا جب کسی سرکاری ملازم مجاز کے روبرو بہ حیثیت اس کے منصب کے کسی شخص کا دستاویز مطلوبہ پیش یا حوالہ کرنا قانوناً واجب ہو قصداً دستاویز مذکور کو پیش یا حوالہ نہ کیا جاوے۔ تو وہ شخص حصہ اول تحت دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اور اگر مطلوبہ دستاویز کا حسب الطلب کورٹ آف جسٹس میں قصداً پیش یا حوالہ نہ کیا جاوے۔ تو وہ شخص حصہ آخیر دفعہ ہذا کے مطابق قابل سزا ہوگا۔"

سے قرار دیا گیا۔ کہ مثل سے ثابت نہیں ہے۔ کہ مجسٹریٹ یہ جانتا تھا منصف کو کوئی حکم حاضری کیلئے دیا ہو۔ جسکی تعمیل قانوناً ملزم پر واجب ہو۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کلکتہ ہائی کورٹ صفحہ ۲۳ ۱۲ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ ۲۳۰ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۷۰۔

(۱۱) جب سمن کی تعمیل میں تاریخ مقررہ پر طلبیدہ شخص حاضر نہ ہو۔ اور وجہ عدم حاضری بیماری ہو اور اس نے کوئی عرضی بھی تاریخ پیشی پر اطلاع عدالت کے لئے نہ بھیجا ہو۔ اس کی عدم حاضری بہ تعمیل سمن دانستہ نہیں سمجھی جاوے گی۔ اور وہ جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند کا مرتکب نہ کہا جاویگا کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۰ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۴۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۸۲۔ ۲۰ آل انڈیا جرنل صفحہ ۱۹۲۔

(۱۲) حکمنامہ سب انسپکٹر پولیس میں تاریخ و مقام درج نہیں تھا۔ طلبیدہ شخص کے عدم حاضری پر دفعہ ۱۷۴ میں سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم جاری سفینہ میں خواہ حاضری تھانہ میں یا انسپکٹر پولیس کے روبرو پیش ہونیکا جانا۔ اور جگہ اور تاریخ کا درج نہ ہونا۔ حکمنامہ قانونی نہیں کہلائیگا۔ ایسے حکمنامہ کی عدم حاضری زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند قابل سزا نہ ہوگا۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۷ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۸۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۴۰۔ ۲۰ آل انڈیا جرنل صفحہ ۱۹۲۶ء لاہور رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۴۲۔

(۱۳) جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند دفعہ ۱۹۵ ضابطہ سے مخفوظ کیا گیا ہے۔ اور استثنا دفعات ۴۸۰ و ۴۸۵ ضابطہ فوجداری اس پر عائد نہیں ہوتا ہے۔ اور یہ حمانعت قطعی ہے۔ اور یہ رضامندی ملزم غیر ضروری ہے۔ اور مجسٹریٹ جن کی عدالت میں ملزم بہم تعمیل حکم یا سمن حاضری نہیں ہوا ہے وہ اس کی تجویز نہیں کر سکتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۷۰۴ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۱۴۵۔

دفعہ ۱۷۵:۔ کوئی شخص جسکو کسی سرکاری ملازم کے روبرو اسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی دستاویز کا پیش کرنا یا اس کا اس ملازم کو حوالہ کر دینا قانوناً واجب ہے۔ دستاویز

وہ شخص سرکاری ملازم کے حضور میں دستاویز کا پیش کرنا ترک کرے جسپر اُس کا پیش کرنا قانوناً واجب ہے

صادر کیا گیا۔ اور اپیل ضابطہ پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب یہ امر تحقیق نہیں ہوا۔ کہ دستاویز مطلوبہ کس کے قبضہ میں ہے۔ تو پابندی قانونی کا کون شخص ذمہ دار ہوگا۔ اسلئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور درخواست منظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۷ سنہ ۱۹۱۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۷۹۳ ۔۴ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۶۵۔

وہ شخص سرکاری ملازم کو اطلاع یا خبر دینی ترک کرے جسپر اطلاع یا خبر دینی قانوناً واجب ہے

دفعہ ۱۷۶:۔ کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو اس کی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی امر کی نسبت کوئی اطلاع دینی یا خبر کرنی قانوناً واجب ہے۔ اُس وقت اور اس طور پر جو قانون کی رُو سے معیّن ہے وہ اطلاع دینی یا خبر کرنی قصداً ترک کرے۔ تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا جس کی تعداد پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ یا اگر وہ اطلاع یا خبر جس کے دینے کا حکم ہے۔ کسی جُرم کے ارتکاب سے متعلق ہو۔ یا کسی جُرم کے ارتکاب کی روک کے لئے یا کسی جُرم کے گرفتار کرنے کے لئے ضرور ہو تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ

جُرم ناقابل مداخلت پُولیس ہے۔ ابتدا اسمن جاری ہوگا جُرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوئم ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ ضروری ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جاسکتا ہے۔

شرح

زیر دفعہ ہذا بغرض تحفظ امن و آسائش عامہ و اضعان قانون نے عام و خاص اشخاص کو بدفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری میں ایسی اطلاعیں جو مبنی بر

اور دفعہ ہذا گواہان متعلقہ مقدمہ، دیگر اشخاص جن سے دستاویز مطلوبہ پیش کرنے کا حکم ضابطہ دیا گیا ہو۔ سادی طور سے متعلق ہے۔ لیکن طلبی دستاویزات کے متعلق احکامات دفعات ۱۳۰ و ۱۳۱ قانون شہادت قابل لحاظ ہوں گے۔

اور جب کبھی کسی دستاویز یا شے کا واسطے اغراض کسی تفتیش یا تحقیقات کے مطلوب ہو۔ تو جب دفعہ ۹۴ ضابطہ فوجداری عدالت سمن اور مہتمم پولیس سٹیشن حکمنامہ تحریری بنام اس شخص کے جاری کرے۔ جس کے قبضہ یا اختیار میں ایسی دستاویز یا شے مطلوبہ کا ہونا یا در کیا جاوے۔ لیکن جب کسی عدالت کو اس امر کے یا در کرنے کی وجہ ہو کہ جس کے نام سمن یا حکم محکومہ دفعہ ۹۴ یا حکم مندرجہ ضمن ۱ دفعہ ۹۵ بھیجا گیا ہو۔ یا بھیجا جائے۔ دستاویز یا شے مطلوبہ کو حاضر نہ کرے گا۔ تو عدالت حسب دفعہ ۹۶ و ۹۷ ضابطہ فوجداری بذریعہ وارنٹ تلاشی دستاویز یا شے مطلوبہ پیش کرائے گی۔ اور جب مہتمم پولیس سٹیشن یا عہدہ دار تفتیش کو اس امر کے یا در کرنے کے وجوہات ہوں۔ کہ دستاویز یا شے مطلوبہ اغراض تفتیش کیلئے ضروری ہے۔ اور شے مطلوبہ ناجائز ورنگ کے بغیر اور طریق سے حاصل نہیں کی جاسکتی ہو۔ تو عہدہ دار مذکور مجاز ہوگا اور بہ تحریر وجوہات حسب معنی دفعہ ۷۵ ضابطہ فوجداری تلاشی اس مقام کو حسب ضابطہ لے یا لوائے۔

اور جب صورت واقعہ جرم دفعہ ہذا منظوری طلب ہو۔ اور استغاثہ بدفعہ ہذا کارروائی کرانا چاہتا ہو۔ تو بمنشائے دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری ضمن ۱ منظوری مطلوب ہوگی۔ اور جب بدوران کارروائی عدالت اس کو امر جرم کا ارتکاب کسی شخص سے ہونا معلوم ہو۔ تو زیر دفعہ ۴۷۶ و ۴۸۰ و ۴۸۵ و ۴۸۶ وغیرہ ضابطہ فوجداری جیسا کہ صورت ہو۔ عدالت متعلقہ عمل پیرا ہوگی

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم کو یا کورٹ آف جسٹس میں کسی دستاویز کے پیش کرنے یا حوالہ کرنے کا قانوناً پابند ہونا (۲) اور ملزم کا دانستہ دستاویز مطلوبہ کے پیش یا حوالہ نہ کرنا ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ دیوانی میں بعدالت ایک دستاویز پیش کرانی مطلوب تھی۔ اور دستاویز مطلوب باپ و بیٹے ہر دو میں سے ایک کے پاس ہونا ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن یہ تحقیق نہ ہوا۔ کہ ہر دو میں سے کس کے پاس ہے۔ چنانچہ عدالت سے بعدم تعمیل حکم دفعہ ۹۴ ضابطہ فوجداری حکم سزا حسب ضابطہ

ایکٹ کی عدم اطلاعدہی اس ایکٹ متعلقہ میں قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ تو ایسے شخص کو بھی اس صورت میں بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزا دی جا سکتی ہے۔ جب کہ حسب دفعہ ۴۵ تعزیرات ہند ضمن ۳ متعلق ہوتا ہو۔ تو بجائے اس ایکٹ میں سزا دینے کے اس شخص کو بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزا دی جائیگی۔ ورنہ اس ایکٹ متعلقہ میں مستوجب سزا ہوگا۔

اور جبکہ بدوران کارروائی عدالت کسی شخص متعلقہ مقدمہ پر دعوای دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عائد ہوتی ہو۔ تو عدالت مذکور حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل بدائری روبکار سرسری کارروائی دریافت کرکے مجسٹریٹ متعلقہ کے

امتیاز یہ تفریق بدفعہ ۱۷۶ و دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند

دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کلیتاً صورتہائے مندرجہ دفعات ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری کی عدم اطلاعدہی سے متعلق ہے اور غیر جن امور کی اطلاع کسی قانون مختصر الامر یا مختصر المقام میں سرکاری ملازم کو دینیکی قانوناً واجب ٹھیرائی گئی ہو۔ اور اس عدم اطلاع دہی کی سزا اس قانون مذکور میں حسب دفعہ ۴۵ ضمن ۳ قید سیادچہ ۵۰ یا زائد سہ ماہ یا بلا جرمانہ ہو۔ تو اس ملزم کو حسب منشی دفعہ ۴۵ تعزیرات ہند بجائے اس ایکٹ کے بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزا دی جائے گی۔

اور بجز ارتکاب جرم کے جملہ صورتہائے مندرجہ دفعات ۴۴۴ و ۴۴۵ ضابطہ فوجداری کی عدم اطلاعدہی زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں محض ارتکاب جرائم خلاف معدلت عامہ جن کا ارتکاب زیر دفعہ ۴۴۴ ضابطہ فوجداری ہونا درج کیا گیا ہے۔ اور ان کی عدم اطلاعدہی کے لئے کوئی وجہ معذرت بمثل دفعہ ۴۴۴ ضابطہ نہیں رکھی گئی ہے۔ ان میں سے کسی جرم کے ارتکاب بخبر دبرٹش انڈیا یا خارج از برٹش انڈیا ہونے کی اطلاع جس کا دینا اس پر قانوناً واجب ہو۔ ترک کرنا مستوجب سزا ہے۔ اور اسی قدر حصہ دفعہ ۱۷۶ ضمن ۲ و ۲۰۲ تعزیرات ہند کے ارتکاب کی سزا مساوی ہے۔ لیکن دفعہ ۱۷۶ بمقابلہ دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کے بہت وسیع ہے۔

امتیاز بدفعہ ۱۷۷ و دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند

دفعہ ۱۷۶ و ۱۷۷ کے الفاظ بجز جزوی الفاظ "جھوٹی اطلاع کو جھوٹی جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر اطلاع کرنے کے قریباً مساوی ہیں اور دفعہ ۱۷۶ میں اطلاع جسکا دینا قانوناً واجب ہے۔ ترک کرنا ہے۔ اور بدفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند میں اصلی اطلاع کے بجا

آسائش خلائق ہوں۔ یا جو کسی جرم کے ارتکاب یا ارادہ ارتکاب جرم کے متعلق ہوں ذمہ دار قانونی قرار دیا ہے۔ کہ مبنیہ صورتہائے دفعات مسطورہ کی اطلاع فوراً قریب ترمہتمم پولیس سٹیشن یا مجسٹریٹ کو کی جاوے۔ اور بصورت عدم اطلاع عدہی زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ چنانچہ حصہ اوّل دفعہ ہذا میں ایسی اطلاع یا خبر دینی مقصود ہے جو ارتکاب جرم سے متعلق نہ ہو۔ بلکہ اس سے انسداد ارتکاب جرم و اصلاح تمدنی مدنظر ہو۔ جیسا کہ دفعہ ۴۵ ضابطہ ضمن الف و ب و د میں درج کیا گیا ہے۔ اور حصہ آخر دفعہ ہذا میں ارتکاب جرائم مبنیہ دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ یا کسی جرم کے ارتکاب کی روک کے لئے مجرم اشتہاری یا فراری کی گرفتاری کے لئے اطلاع کا دینا ضروری ہو۔ اور قصداً ترک کی جاوے۔ تو وہ شخص زیر حصہ آخر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اور بموجب تشریح تحت دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند لفظ جرم مستعملہ دفعہ ہذا میں ہر ایک ایسا فعل بھی داخل ہے۔ جس کا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو۔ اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا۔ تو دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۰۷ و ۳۹۲ و ۳۹۳ لغایت ۳۹۵ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ لغایت ۴۶۰ میں سے کسی دفعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا۔ اور مہذا لفظ مجرم میں ہر وہ شخص ہے۔ جو کسی ایسے جرم کا مجرم ظاہر کیا جاوے۔ مثلاً حسب منشی دفعہ ۱۵ تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے باہر کسی جرم مبنیہ مسطورہ میں سے ملحقہ علاقہ کی حدود خارج از برٹش انڈیا میں ارتکاب ہو۔ اور مندرجہ اشخاص دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری کو ارتکاب جرم کا علم ہو اور وہ دانستہ اسکی اطلاع قریب تر مجسٹریٹ یا مہتمم پولیس سٹیشن کو نہ کرے۔ تو وہ شخص زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا جیسا کہ حدود برٹش انڈیا میں ارتکاب کی عدم اطلاع دہی پر قابل سزا ہوتا۔

اور یہ ذمہ داری اطلاع دہی انہی اشخاص پر ہے۔ جن پر قانوناً کسی اطلاع یا خبر یا ارتکاب جرم وغیرہ کی اطلاع دینا واجب قرار دی گئی ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص غلط اطلاع دے۔ اور اس پر ذمہ داری قانونی عائد نہ ہو۔ تو وہ شخص زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا۔ اگرچہ دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری میں ذمہ داری قانونی اطلاع واجب قرار دی جاکر بعدم اطلاع عدہی زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند ذیل سزا قرار دیا گیا ہے۔ لیکن بعض ایکٹ ہائے مختصر الذکر و مقام میں بھی خاص صورت ہائے متعلقہ

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۱۲ و ۳۱۸ تعزیرات ہند میں ضمناً ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب ذمہ داری قانونی اطلاعدہی ارتکاب جرم دفعہ ۳۱۲ تعزیرات ہند کو پورا نہیں کیا گیا ہے۔ اور قریب تر مجسٹریٹ یا پولیس افسر تھانہ کو اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ تو وہ شخص جو گواہ مقدمہ استغاثہ ہے قانونی سزا دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کے قابل ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۸۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۲۰ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۵۸۲۔

(۴) ایک ملزم سابقہ سرقہ و نقب زنی کا سزا یافتہ سہ کرر جرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا۔ جس کو عدالت سے دو سال قید سخت و جرمانہ کا حکم دیا گیا۔ اور مستزاد لکھا گیا۔ کہ بعد اختتام قید زیر دفعہ ۵۶۵ ضابطہ فوجداری دو سال تک اپنی حرکات و سکنات کی اطلاع پولیس مقامی کو دینے کا ذمہ دار ہوگا۔ ملزم بدوران عرصہ دو سال بغیر اطلاع دینے کے امرت سر پھرتا ہوا گرفتار ہوا۔ اور زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری گرفتار ہوا۔ اور بعدم ادخال ضمانت نیک چلنی ایک سال قید کا حکم دیا گیا اور دوسری طرف بعدم اطلاع دہی روانگی امرت سر بجرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے ایکماہ قید محض کا حکم دیا تھا۔ اور لکھا۔ کہ اول سزا سے قید بعدم ادخال ضمانت بھگتائی جاوے چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی رپورٹ پر پنجاب چیف کورٹ سے حکم ہوا۔ کہ حکم سزا قید عدم ادخال ضمانت کے اول بھگتانے کا منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور حکم سزائے قید جرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند بموجب رول ۴۷۴ ضمن ۲ پنجاب جیل مینول فوراً بھگتایا جاوے اس کے بعد حکم سزائے قید بعدم ادخال ضمانت ملزم بھگتے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۲۹۴۔ ۹۷ پنجاب لارپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء

(۵) ایک ملزم مفرور کے ایک گاؤں میں پوشیدہ رہنے کا علم پٹیل کو ہوتے ہوئے اس کی عدم اطلاع دہی پر اس کو بجرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا تھا۔ اور سشن کورٹ سے اپیل نامنظور ہونے پر ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہوا مثل مقدمہ سے ثابت ہوا۔ کہ ملزم کے گاؤں میں پوشیدہ رہنے سے علاوہ ملزم کے اور لوگ بسوہ وار دیہہ و پولیس مقامی بھی لاعلم نہ تھی۔ اس لئے قرار دیا گیا۔ کہ جب معنی دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حکم سزا قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ اور اپیل ملزم منظور

جھوٹی اطلاع کرنا مستوجب سزا سنگین قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں انسانی ضمیر کے لگاؤ کے تعلق کی نوعیت میں اخفائے اصلیت جرم اور دلبرانہ مصنوعی کارسازی کا اشتراک بیخہ خانہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ حصہ دوم دفعہ ۱۷۷ و جرم دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کی سزا مساوی رکھی گئی۔ اور حصہ دوئم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند کے الفاظ میں سے محض الفاظ کسی جرم کے ارتکاب کی جھوٹی اطلاع دینا۔ الفاظ دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کے مطابق ہیں عام اس سے کہ ارتکاب جرم بینہ تحت دفعات تشریح دفعہ ۱۷۷ یا دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند برٹش انڈیا یا خارج از برٹش انڈیا میں وقوع میں آیا ہو۔ اس کی جھوٹی اطلاع دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ باقی اور دیگر صورت ہائے مندرجہ دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری بجز ارتکاب جرم محولہ مذکور کے زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عائد ہوگی۔ دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند اس سے متعلق نہ ہوگی۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم مجاز کو اطلاع یا خبر کرنا قانوناً فرض ہونا (۲) ملزم کا دانستہ ترک اطلاع کرنا۔ (۳) جب کہ اطلاع یا خبر ارتکاب جرم یا اس کی روک یا کسی مجرم کے گرفتار کرنے کے لئے ہو۔ تو جو صورت ہو ثابت کی جاوے۔

ولنگز آف ہائیکورٹس (۱) جب کہ ایک مقدم جس کی ذمہ داری سنٹرل پروونس ریونیو ایکٹ میں اطلاع دہی جرائم ناقابل ضمانت قرار دی گئی ہے۔ ایک جرم ناقابل ضمانت دیہہ متعلقہ میں واقعہ ہونا اور گماشتہ دیہہ کا اطلاع نہ دینا جس کی عدم اطلاع دہی مقدم کو معلوم ہو۔ تو مقدم عدم اطلاع دہی کا ذمہ دار ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ ۷ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۱۰۱۔ انڈین کیسز ۱۱ صفحہ ۸۵۷۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱۴۔

(۲) جب کہ ایک شخص اپنے آقا کے پاس بطور ملازم کام کرتا ہے۔ اور اس گھر میں ایک موت متبہ کے واقع ہونے کی اطلاع نہ دینے پر زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزایاب تھا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب منشی دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری ملزم پر ذمہ داری قانونی اطلاع دہی واقعہ مذکور عاید نہیں ہوتی ہے اس لئے ملزم بری کیا گیا ہے۔ پنجاب ویکلی نمبر صفحہ ۱۹۱۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۶۔

ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

یا اگر وہ خبر جس کا دینا اُس شخص پر قانوناً واجب ہے۔ کسی جُرم کے ارتکاب سے متعلق ہو۔ یا کسی جُرم کے ارتکاب کی رُوک کے لئے یا کسی مجرم کی گرفتاری کرنے کے لئے ضروری ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تمثیلات

(الف) زید زمیندار اپنے علاقہ کی حدود کے اندر قتلِ عمد کے ارتکاب سے واقف ہوکر ضلع کے مجسٹریٹ کو عمداً یہ غلط خبر دے کہ وہ موت اتفاقی سانپ کے کاٹنے کے سبب سے واقع ہوئی۔ تو زید اس جُرم کا مجرم ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے

(ب) زید کسی گاؤں کا چوکیدار یہ جان کر کہ اجنبی لوگوں کا ایک بڑا گروہ اُس کے گاؤں میں سے گذر کر ایک دولت مند سوداگر کسی قریب مقام کے رہنے والے کے مکان پر ڈاکہ ڈالنے گیا ہے۔ اور زید پر حسب دفعہ ۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری قریب تر پولیس سٹیشن کے عہدہ دار کو جلد اور عین وقت پر اُس امر کی خبر دینی واجب ہے۔ تو پھر اگر زید اس عہدہ دار پولیس کو عمداً یہ غلط خبر دے۔ کہ مشتبہ الوضع لوگوں کا ایک گروہ میرے گاؤں میں سے گذر کر کسی اور سمت میں کسی خاص مقام کو جو فاصلے پر ہے ڈاکہ ڈالنے گیا ہے۔ تو اس صورت میں زید اس جُرم کا مجرم ہوگا۔ جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

تشریح دفعہ ۱۷۶ اور اس دفعہ میں لفظ "جُرم" میں ہر الساً فعل داخل ہے۔ جس کا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو۔ اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا۔ تو دفعات مرقوم الذیل یعنی دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ میں سے

کیا جا کر بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۸۹ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۱۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۲۱۷۔

(۶) پر بھاکار اوائل میل پر بھک سے اُڑ جانے والے پوڈر کے استعمال میں مسمیان رام چندر و شیخ ناظر ملازمان کو مضر پہنچایا تھا۔ جس کی خود اطلاع پاکر مقامی سب انسپکٹر پولیس نے رام چندر مضروب کے ۵ یوم بعد مرجانے پر زیر دفعہ ۸ ایکٹ بھک سے اُڑ جانے والے مادے میں تفتیش کی اور مینجر مل کے خلاف بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عدم اطلاع دہی پر پروسکیوشن انسپکٹر پولیس کی منظوری پر مقدمہ چلایا جا کر بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی گئی۔ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں درخواست ضابطہ ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ تا وقتیکہ متعلقہ سرکاری ملازم یا اُس کے افسر سے منظوری ضابطہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری حاصل نہ کی جاوے۔ عدالت زیر دفعہ ۱۷۶ م ضابطہ فوجداری استغاثہ کی درخواست بداخلت نہیں کر سکتی ہے۔ اور ایسا افسر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ میں مقصود نہیں ہے۔ جو کسی افسر محکمہ سے درجہ میں بڑا ہو۔ اور وہ ماتحت کو حکم جاری کر سکتا ہو۔ اور پولیس سینول میں اُس کا کچھ وجود نہیں ہے۔ کہ پروسکیوشن الیکٹر پولیس سب انسپکٹر متعلقہ تفتیش کو منظوری دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند دے سکے۔ اور گورنمنٹ ریڈ وکیٹ نے بحوالہ ۵۱ ضابطہ فوجداری استدلال کیا ہے۔ کہ ہر ایک عہدہ دار اعلےٰ مہتمم پولیس شیشن کے اختیارات اُس رقبہ مقامی میں استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن یہ امر نہایت صاف ہے۔ کہ اُس میں ہر ایک افسر اعلےٰ محکمہ متعلقہ کا مقصود نہیں ہے اور دوسرے روز۔ اک ملازم کی اطلاع دہی مینجر کی جانب سے اطلاع دہی ثابت نہیں۔ مگر ٹیلیگرام کا دیا جانا ظاہر ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جاتا ہے۔ آئندہ کارروائی غیر ضروری ہے کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۸۰ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۹۴۲۔

جھوٹی خبر دینا | **دفعہ ۱۷۷:** ۔ کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو اُس کی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی امر کی نسبت خبر دینے قانوناً واجب ہو۔ اس امر کی نسبت ایسی راست نما خبر دے۔ جس کو وہ جھوٹی جانتا ہو یا جس کے جھوٹی باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک

اس کے مواجہہ میں ارتکاب جرم ہو گرفتاری کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ اور احکام دفعات ۶۶ و ۷۶ ضابطہ فوجداری کسی شخص کے حراست سے فرار ہونے یا چھوڑ دینے پر اس کی گرفتاری کا تعقب ہر مقام برٹش انڈیا میں گرفتار کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا کا حصہ اول و دویم محض عام اشخاص کی راست نما خبر دینے یا ارتکاب جرم کی روک یا ارتکاب جرم یا گرفتاری مجرم کی جھوٹی اطلاع پر محدود نہیں ہے۔ بلکہ سرکاری ملازم کا اپنے افسر کو جھوٹی راست نما اطلاع دہی سے بھی متعلق ہے۔ اور اس جرم و جرم دفعات ۲۰۲ و ۲۰۳ تعزیرات ہند کے لئے کسی نیت کا ہونا ضروری نہیں ہے لیکن اطلاع دہی قانوناً لازمی ہو۔ اور زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عدم اطلاع دہی قابل سزا ہے۔ اور بدفعہ ہذا راست نما اطلاع جس کو جھوٹی جانتا یا باور کرتا ہو۔ دینا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے جیسا کہ تمثیلات تحت دفعہ ہذا میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور تشریح ہذا کی ایرادی سے الفاظ جرم ارتکاب جرائم بینہ دفعات مندرجہ خارج از برٹش انڈیا کو حسب معنی دفعات ۱۷۶ و ۱۷۷ تعزیرات ہند اب متصور کیا گیا ہے جیسا کہ بحالت ارتکاب جرم برٹش انڈیا میں واقعہ ہونے کی صورت میں ذمہ واری قانونی عائد ہوتی ہے۔ لیکن جب کسی شخص کی معرفت راست نما اطلاع پہونچائی جاوے۔ تو وہ شخص بین شریک جرم متصور ہوگا۔

امتیاز مشابہ دفعات اور امتیاز بدفعہ ۱۷۶ و دفعہ ۲۰۲ و دفعہ ۱۷۷ و ۲۰۳ تعزیرات ہند تحت شرح دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کیا جا چکا ہے۔ مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا ۱۸۲ و ۱۷۷ تعزیرات ہند میں یا بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند میں بین فرق نیت نقصان پہنچانے یا اختیار جائز سرکاری ملازم کے نفاذ کی ہوتی ہے۔ اور یہ دفعہ ۱۸۲ میں اطلاع دہی لازمی قرار نہیں دی گئی ہے۔ اور بدفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری اطلاع دہی لازمی ہیں جنکا ترک کرنا یا راست نما دینا بدفعہ ۱۷۶ و ۱۷۷ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا قانوناً اطلاع دینا فرض ہونا۔ (۲) ملزم کا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھکر راست نما اطلاع دینا (۳) اور یہ اطلاع سرکاری ملازم کو بہم پہنچانا ہو (۴) اطلاع کا جھوٹا ہونا ضروری ہے۔

کسی دفعہ کی رُو سے لائق سزا ہوتا۔ اور لفظ "مجرم" میں ہر شخص داخل ہے۔ جو کسی ایسے فعل کا مجرم ظاہر کیا جاوے۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوئم ہے۔ اور ضمن اول دفعہ ہذا میں تجویز سرسری کی جاسکتی ہے اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری اجازت مطلوب ہوگی۔

شرح تشریح تحت دفعہ ہذا حسب دفعہ ۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء کی رُو سے ٹھونسی گئی ہے۔ اور الفاظ حسب دفعہ ۷ ضمن ۵ ریگیولیشن ۳ سنہ ۱۸۳۱ء مجموعہ بنگال تمثیل ب۔ تحت دفعہ ہذا بموجب ریگیولیشن ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۶۲ء منسوخ کئے جاکر دفعہ ۵ ضابطہ فوجداری میں ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ اور ذمہ داری قانونی مندرجہ اطلاعدہی سرکاری ملازم اس صورت میں قابل مواخذہ ہوگی۔ جب کہ قانوناً اس سرکاری ملازم پر کسی امر کی نسبت یا کسی ارتکاب جرم کی اطلاعدہی لازمی قرار دی گئی ہو۔ بصورت عدم ذمہ داری اطلاعدہی قابل مواخذہ فوجداری نہ ہوگی۔"

دفعہ ہذا تمثیل دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند دو حصص پر منقسم ہے۔ حصہ اول دفعہ ہذا میں ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور تجویز سرسری کیا جاسکتا ہے۔ اور حصہ دوئم حسب معنی دفعہ ۴ ضمن ث قابل اجرائے وارنٹ ہے۔"

واضحان قانون نے بہ تحفظ آسائش عامہ و اصول انسداد جرائم ہر شخص پر ذمہ داری قانونی اطلاعدہی ادا دہ ارتکاب جرم یا ارتکاب جرم یا ٹھگ یا ساز قان یا لجیر یا مفسدہ یا مشتہرہ قیدیان کی آمد یا گذرنے یا دیگر امور انسداد طلب کی بابت حسب دفعہ ۴ و ۵ ضابطہ فوجداری عام و خاص لوگوں پر عائد کی گئی ہے۔ کہ قریب ترعہدہ دار پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دیں۔ اور ترک اطلاعدہی زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی اصول پر زیر دفعہ ۴۲ ضابطہ فوجداری عدم امداد دہی زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عائد کی گئی ہے۔ اور مہذا بدفعہ ۵۰۶ ضابطہ فوجداری ضمن ۴ انکار یا غفلت مطالعت قواعد پر بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ اور اسی لحاظ سے بدفعہ ۵۹ ضابطہ ہر شخص کو جرائم ناقابل ضمانت و قابل مداخلت پولیس یا جرم اشتہاری کے جب کہ

ملزم نے دیا ہے۔ وہ جگہ اندر اختیار سماعت عدالت ہے۔ اور دوسرا مقام جہاں افسران کے پاس درخواست بھیجی گئی تھی۔ وہ مقام اختیار سماعت نہیں رکھتا ہے۔ ورنہ حسب دفعہ ۱۷۹ ضابطہ فوجداری یہ نتیجہ فعل کھلا سکتا ہے۔ درخواست ملزم منظوری جاکر بعدالت مجاز اختیار سماعت کاغذات بھیجے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۹ مدراس انڈین کیس جلد ۶۸ صفحہ ۸۴۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۵۰۰ - ۴۵ - رسا صفحہ ۸۳۹ - ۱۶ مدراس لاورکلی صفحہ ۳۳۵ - ۴۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۷۵ - ۳۱ مدراس لاٹائم صفحہ ۲۹۲ سنہ ۱۹۲۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۵۰ -

(۳) سمی گنگا ساگر ناہو بیوہ نے انکم ٹیکس افسر کے پاس غلط راست غیر آمدنی کے حسابات دکھلائے تھے جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند بثبوت دفعہ ۵۲ انکم ٹیکس ایکٹ ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ جس کا اپیل ششن جج نے نامنظور کرکے حکم سزا قائم رکھا تھا۔ ملزم کی جانب سے الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل او۔ گورنمنٹ ایڈوکیٹ کی طرف سے نگرانی اپیل ہوئی درخواست پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب واقعات پر حکم سزا جرمانہ کیا جاوے۔ تو ضرور نہیں ہے۔ کہ سزائے جرمانہ انتہائی دی جاوے۔ اور یہ صورت ایسی نہیں ہے۔ کہ اس کی نوعیت کو سنگین تصور کیا جاوے۔ اور ہمیشہ ایسا حکم صادر کرتے وقت عدالت کو غور کرکے حکم دینا چاہئے۔ اپیل و نگرانی منظور کی گئیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۸۸ - انڈین کیس جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۵ سنہ ۱۹۳۰ء آل لاجرنل صفحہ ۲۶ سنہ ۱۹۲۶ء کرمینل کیس صفحہ ۶۴۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۱۹ -

(۴) ایک شخص جو سرکاری ملازم کو جھوٹی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بدفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند قابل سزا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کو اطلاع دینا فرض نہیں ہے۔ اور جب شخص کو بذریعہ نوٹس حسب دفعہ ۱۳ ضمن ۴ انکم ٹیکس ایکٹ نہیں دیا گیا ہے کہ اس نے جھوٹی راست اطلاع دی ہے۔ اس پر ذمہ داری دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۶ لاہور۔ انڈین کیس جلد ۱۵۲ صفحہ ۶۸۲ - ۷ رپورٹ لاصفحہ ۳۱۹ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۵۴۰ - ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیس صفحہ ۹۲۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۶۲۶ -

(۵) زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند شخص جھوٹی اطلاع دہندہ پولیس افسر کو کسی قانون کے مطابق

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص کے قتل عمد کی اطلاع راست نما جھوٹی جان تے ہوئے (یا باور کرتے ہوئے) فلاں تھانہ کے مہتمم پولیس سٹیشن (یا مجسٹریٹ متعلقہ) کو دی ہے۔ کہ مسمی مذکور بمرض ہیضہ فوت ہوا ہے۔ جس اطلاع کا ثبوت دینا قانوناً تمہارا فرض تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک شخص نے اپنے زندہ باپ کے فوت ہو جانے کی اطلاع افسر مال کو دی۔ کہ اس کے نام اراضی زیر فصل وہاں کا انتقال کر دیا جاوے۔ بدوران دریافت ثابت ہوا۔ کہ اطلاع جھوٹی دی گئی ہے۔ جس کو بمنشائے دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عدالت مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ ملزم حسب قاعدہ اپیل پیش ہو کر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم حسب منشائے دفعہ ۱۹۹ یا ۱۷۷ یا ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ بلکہ یہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہے لیکن نگرانی میں جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کے جانے کے تبدیل نہیں کیا کیا جا سکتا ہے جس کی ابتداً منظوری ضروری تھی۔ ملزم بری کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۵۱۵۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۳ - ۲۷۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱۴ ۸۔ برما لا ٹائم صفحہ ۸۲۔

(۲) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے انکم ٹیکس کے متعلق راست نما جھوٹا بیان کیا تھا۔ اور اس کے خلاف بجرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عملی کارروائی کرنے کے لئے اسسٹنٹ تحصیلدار نے رپورٹ کی تھی۔ اور بمنشائے دفعہ ۴۰ ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ء انکم ٹیکس زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عمل کیا گیا تھا۔ اور ایک درخواست ملزم نے افسر مال کے روبرو زیر دفعہ ۲۱ - انکم ٹیکس نہیں کی تھی۔ اور یہ درخواست کوٹا پٹنام ضلع نیجور میں دی گئی تھی۔ چنانچہ ملزم کی درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جس مقام پر اول جھوٹا راست نما بیان

ہیں۔ کیونکہ باب بست و دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کا عمل درآمد نہیں ہے۔ اور سرکاری ملازم متعلقہ سے منظوری قبل از اجرائے کارروائی مطلوب ہے۔ اور اگر کوئی ملازم سرکاری جس کے روبرو انکار حلف یا اقرار صالح سے کیا گیا ہو۔ اس کے خلاف کارروائی کرنا چاہے۔ تو زیر باب ۳ دفعات ۴۷۶ لغایت ۴۸۰ ضابطہ جیسا کہ موقعہ ہو عمل کرے گا۔

شرح بدفعہ ہذا حلف یا اقرار صالح کرنے سے انکار کرنا قابل سزا ہے۔ اور سرکاری ملازم میں وہ جملہ اشخاص داخل ہوں گے۔ جن کو قانوناً حلف یا اقرار صالح کرانے کا زیر دفعہ ۴ قانون حلف اختیار حاصل ہے۔ اور جب کسی مجسٹریٹ یا جج کے روبرو حلف اٹھانے سے جب کہ تحت دفعہ ۶ قانون حلف وہ مستثنےٰ نہ ہو انکار کر تو یہ انکار بحیثیت عدالت جرم متصور ہو کر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند قبل از برخاست عدالت سزا ہی کارروائی کے بعد بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ دو صد روپیہ تک جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ قید محض ایک ماہ تک کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلقہ احکام قانونی دفعہ ۴۸۰ لغایت ۴۸۷ ضابطہ فوجداری میں درج ہیں۔ اسلئے جب کہ صورت ہو عمل کرنا چاہیئے۔

اور چونکہ حسب دفعہ ۶ قانون حلف عدالت ۱۸۷۳ء کو تمام دسترجمان و اہل جیوری عام اس سے کہ وہ ہندو ہو۔ یا مسلمان ہو۔ جب کہ ان کو حلف اٹھانے سے بلحاظ عقائد خود اعتراض ہو۔ تو وہ بجائے حلف کے اقرار محض کریں گے۔ اور عدالت اس کو حلف یا اقرار صالح کیلئے قانوناً مجبور نہیں کر سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اقرار محض کرنے سے انکار کرے۔ تو وہ بمنشائے دفعہ ۱۵ تعزیرات ہند و نیز حسب معنی دفعہ ۱۵ قانون حلف مذکور بدفعہ ۱۷۸ و ۱۸۱ تعزیرات ہند لفظ حلف کے بعد لفظ یا اقرار بھی اس میں شامل تصور ہو کر ذمہ داری قانونی اس شخص پر عائد کی جاوے گی۔ اور نابالغ جو حلف کی نوعیت کو نہیں سمجھتا ہے اس کا اقرار محض کافی سمجھا گیا ہے۔ اور قانوناً کسی گواہ کو اس کے بیٹے کا بازو پکڑ کر یا شوالہ یا مسجد میں لے جا کر یا مقدس کتاب اٹھا کر بیان کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائیگا۔

امتیاز بلفظ حلف و اقرار صوالح و اقرار محض

لفظ حلف کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ گواہ اپنے بیان کے صدق و کذب کو اس برتر ہستی ذوالمقام سمیع و بصیر کے انصاف پر چھوڑتا ہے۔ جو صادق کو معزز اور کاذب کو معذب کر دیتا ہے۔ اور اقرار صوالح میں گواہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے۔ کہ جو کچھ

پابند نہیں ہے۔ کہ وہ اطلاع پولیس کو سچی دیوے۔ اس نے جو شخص جھوٹی یا راستہ نما اطلاع پولیس کو دیتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوتا ہے۔ اور کسی مقدمہ کو زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند لانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قانوناً اس کا ذمہ اطلاع دینا قرار دیا گیا ہو۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں مکھیا گاؤں کا ایک لڑکی کو نکال کر لے گیا تھا اور اور اس کے بعد اس نے پولیس تھانہ کو یہ اطلاع کی کہ وہ لڑکی جو نکالی گئی تھی۔ مر چکی ہے۔ جس پر جرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عائد کیا جا کر سزا دی گئی تھی۔ مگر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری ضمن دیکھیا پر ذمہ داری اطلاع دہی لازمی نہیں ہے۔ اس لئے بدفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند حکم سزا قابل تنسیخ ہے۔ اور حکم سزا منسوخ۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۷ الہ آباد سنہ ۱۹۳۷ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۹۶۷ سنہ ۱۹۳۷ء الہ آباد۔

حلف اُٹھانے یا اقرار صالح کرنے سے انکار کرنا جب کوئی سرکاری ملازم اُس کا باضابطہ حکم دے

دفعہ ۱۷۸:۔ جو کوئی شخص سچ سچ بیان کرنے کے لئے حلف اُٹھانے یا اقرار صالح کرنے سے اس حال میں انکار کرے۔ جب کہ کوئی ایسا سرکاری ملازم اُس کو حلف اُٹھانے یا اقرار صالح کرنے کا حکم دے۔ جو حلف اُٹھانے یا اقرار صالح کرنے کیلئے حکم دینے کا قانوناً مجاز ہے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"۔

ابتدائی ضابطہ | جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے لیکن عموماً حکومت روسا ریس فرد جرم لگا کر عمل کرتے

مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص سلطان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شاہ پور کی عدالت میں گواہ تھا۔ اُس کو کلمہ اسلامی پڑھکر شہادت ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اُس نے کچھ کلمہ پڑھکر شہادت ادا کی۔ مگر ضروری امور کو چھوڑ گیا تھا عدالت نے مکرر سہ کرر پورا کلمہ پڑھکر شہادت دینے کو کہا۔ جس نے انکار کر دیا جس کو زیر دفعہ ۴۸۰ ضابطہ پچیس ۲۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ ملزم کی درخواست پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۱۰ قانون حلف گواہان اس جمہوری و تہذیبی دور میں جو ہندو یا مسلمان ہوں حلف اٹھانے سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں اور چونکہ کلمہ پڑھنا مطابق نمونہ دفعہ ۷ قانون حلف نہیں ہے۔ اس نے مسلمان گواہ کا اثبات جرم بدفعہ ۱۷۸ جائز نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ آدر انڈین لا رپورٹ جلد ۱۰۔ الہ آباد صفحہ ۲۰۷ کا حوالہ دیا گیا۔ پنجاب ریکارڈ ۲ سنہ ۱۹۰۳ء

سرکاری ملازم کو جو سوال کرنے کا اختیار رکھتا ہے جواب دینے سے انکار کرنا

دفعہ ۱۷۹:۔ کوئی شخص جس پر کسی امر کی نسبت کسی سرکاری ملازم سے سچ سچ بیان کرنا قانوناً واجب ہو کسی ایسے سوال کے جواب دینے سے انکار کرے جو وہ سرکاری ملازم اس سرکاری ملازمی کے اختیارات جائز کے نفاذ میں اُس امر کی نسبت اُس سے پوچھے تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ جس ملازم جج کے روبرو ارتکاب جرم ہوا ہو۔ بتجویز سزا بہ تحقیر عدالت دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہو دو صد روپیہ جرمانہ تک یا بعدم ادائے جرمانہ قید محض ایک ماہ تک کا حکم

وہ جانتا ہے۔ وہ بالکل سچ کہیگا۔ اور سوائے سچ کے اور کچھ نہ کہیگا۔ اس کا مفہوم ذہنی بھی قریباً حلف جیسا ہوتا ہے۔

اقرار محض میں خدا اور اعتقاد ہستی باری تعالےٰ کو درمیان میں نہیں لایا جاتا ہے۔ بلکہ اس بیان کی سچائی کو گواہ کے اختیار پر چھوڑا جاتا ہے۔ گو نتیجہ اس کا وہی ہوگا جسکی صراحت بمسطور مذکور کی گئی ہے۔ لیکن بظاہر عدالت میں ان الفاظ کے استعمال کے لئے وہ قانوناً مجبور نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ مذہبی عقائد کے لحاظ سے بہت سے لوگ خدا کی ہستی کو نہیں مانتے ہیں۔ ان کو دہریہ یا ناستک کہا جاتا ہے۔ لیکن حسب دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۱۵ قانون حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء بصورت انکار گواہ ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے۔

اور ملزم پر حلف یا اقرار صوالیح وغیرہ کی ذمہ داری قانونی بمثل دیگر شخص عائد نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ تحت دفعہ ۱۳۲ قانون شہادت وہ کسی سوال کے جواب کے لئے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ گواہ نہیں ہوتا ہے۔ تا وقتیکہ بمنشائے دفعہ ۳۳۷ ضابطہ فوجداری بوعدہ معافی اس کو گواہ سلطانی نہ قرار دیا جاوے۔ اس وقت تک وہ بمنشائے دفعہ ۱۳۲ قانون شہادت گواہ ہونے کا مجاز ہوتا ہے۔ اور کوئی حکم اثبات جرم شہادت شریک جرم پر نا جائز نہ ہوگا اور جن حکومتوں میں دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل نہیں ہے۔ وہاں تبصرہ فرد قرار داد جرم حسب قاعدہ عمل کیا جاتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب | (۱) سرکاری ملازم کا حلف یا اقرار صوالیح کرانے کا قانوناً مجاز ہو۔ (۲) سرکاری مجاز نے ملزم کو حلف اٹھانے یا اقرار صوالیح یا اقرار محض کرنے کے لئے حکم دیا ہو۔ (۳) ملزم کا حلف یا اقرار صوالیح مطلوبہ اٹھانے سے انکار کرنا۔

فرد قرار داد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بعدالت مجاز فلاں بمقدمہ فلاں عدالت کا حکم دینے پر اقرار صوالیح کرنے سے انکار کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم

فوجداری یا کسی تاوان یا سزائے ضبطی عاید ہونے کا احتمال ہو۔ باقی جملہ سوالات کا جواب راست دیوے "

اور زیر دفعہ ۱۳۲ محولہ صدر قانون شہادت ان صورتوں میں۔ کہ جن میں کوئی گواہ برضی خود کسی سوال کا جواب دے۔ اور جن میں وہ جواب دینے پر مجبور کیا جاوے امتیاز ہے۔ چنانچہ نام مبرّدہ کو حفاظت قانونی موخر الذکر صورت میں ان سزا آمیز جوابات میں عطا کی جاتی ہے کہ جنکی نسبت گواہ متّہم ہو۔ یا جن کی نسبت اُس نے استدعا معافی کی ہو۔ اور بعد ازاں وہ عدالت سے جوابات کے دینے پر مجبور کیا گیا ہو۔ اور بغیر عذر و استدعا معافی برضی خود سوال کا جواب اس کو محفوظی عطا نہیں کرتا ہے۔ اور بصورت مجبوری بھی اگر وہ گواہ جھوٹا جواب دے۔ تو وہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سے سبکدوش نہ ہوگا۔

اور نہ اس کے معافی دوران تفتیش پر کوئی ذمہ داری جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ یا ۲۰۳ یا ۵۰۰ تعزیرات ہند عائد ہوتی ہے۔ اور یہ بیانات مطابق پولیس رول افسر تفتیش کنندہ کی اپنی معلومات کا اظہار ضمن پولیس میں کیا جاتا ہے۔ اور جہاں کوئی بیان بھی لکھ لیا ہو۔ تاہم وہ سچ بیان کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم بہ حیثیت منصب قانوناً بیان لکھنے و سوال کرنے کا مجاز ہو (۲) ملزم سچ سچ بیان کرنے کا پابند ہو۔ (۳) ملزم نے سوال کا جواب دینے سے انکار کیا ہو (۴) سوال سرکاری ملازم نے قانونی اختیار کے اندر کیا ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مجسٹریٹ (عدالت دیوانی جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے۔) کے روبرو بمقدمہ فلاں سوال کا جواب دینے سے انکار کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک ملزم نے مدراس پنچایت کے روبرو حاضر ہو کر مقدمہ کی تحقیقات میں جبکہ ملزم پر جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔

دیا جا سکتا ہے۔ اور اُس کے متعلق احکامات بدفعات ۴۸۰ لغایت ۴۸۷ ضابطہ ہیں اور دوسری صورت میں قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور بموجب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ سرکاری ملازم متعلقہ سے منظوری مطلوب ہوگی۔ اور سرسری طریق سے تجویز کی جا سکتی ہے۔ لیکن اکثر حکومت رُوسا میں باب بست دوئم تجویز سرسری دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل درآمد نہیں ہے۔ اس لئے فرد قرار داد جرم لگا کر عمل ضابطہ کیا جاتا ہے۔ اور دیگر صورت میں قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جب گواہ یا دیگر شخص کو سرکاری ملازم کے روبرو سچ سچ بیان کرنا قانوناً واجب ہو۔ اور کسی سوال ضابطہ کے جواب دینے سے اُس انکار قابل سزا قرار دیا ہے۔ لیکن احکامات دفعہ ماقبل و دفعہ ہذا میں اغماض راست بیانی یا دائے شہادت یا بہ سلسلہ سوال سچا جواب دینے سے انکار کرنے کا الزام دیا گیا ہے۔ تاکہ ہر دو صورت سے اصلیت واقعہ مخفی نہ رہے اور نقص انصاف نہ ہووے۔ چنانچہ اسی اصول عدالت و تنظیم حکومت و تمدن دنیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے بدفعات ۱۲۱ لغایت ۱۲۷ و ۱۲۹ قانون شہادت ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء میں بعض امورات کے اظہار کو قانوناً مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دیگر صورتہائے میں زیر دفعہ ۱۳۲ بالضمام دفعہ ۱۴۷ قانون شہادت جب کہ سوال کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ کی کسی کارروائی عدالت فوجداری یا دیوانی میں دریافت طلب ضروری ہو۔ تو گواہ سوال متفرعہ کے جواب دینے پر محض اس وجہ سے معذور نہ ہوگا۔ کہ اس سوال کا جواب اُسکو مجرم بنا دیگا یا کسی قسم کی سزا یا تاوان صراحتاً یا من وجہ اسکو مستوجب قرار دیگا۔ اور جب امر مذکور پر گواہ سوال کے جواب کے سزا آمیز نتائج سے استدعا معافی کرے۔ تو جو ذمہ داری قانونی جرم اُس پر عائد ہوتی ہو اُس سے وہ محفوظ رہے گا۔ بشرطیکہ اُس نے راست گوئی سے کام لیا ہو۔ ورنہ وہ جھوٹی گواہی دینے کی علت میں زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔"

اور جب کوئی اطلاع خودکشی یا کسی مرگ اتفاقی یا بجانور یا کل یا کسی حادثہ یا کسی شخص کے ہاتھ سے ہلاک ہونے یا بحالت مشتبہ تھانہ میں پہنچتی ہے۔ تو مہتمم پولیس سٹیشن بموجب دفعہ ۱۷۵ ضابطہ فوجداری دو یا زیادہ اشخاص واقف حالات مقدمہ کو بدوران تفتیش طلب کرتا ہے اور طلبیدہ شخص کو لازم ہے۔ کہ حاضر ہو کر بجز ایسے سوالات کے جواب کے جن سے اس پر ذمہ داری

صفحہ ۲۵۲ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۴۰ -

(۴) بدوران پیشی باب ۱۴ ضابطہ فوجداری کسی گواہ کا بدریافت پولیس افسر سوال کے جواب دینے سے انکار کہ زیر دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہیں ہے - ۲۳ - مدراس صفحہ ۴۴ - ۲۷ - پنجاب رپورٹ صفحہ ۱۹۰۸ - ۷ کلکتہ صفحہ ۱۲۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۲۶ - ۸ رنگون صفحہ ۵۱۱ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۶ - انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۸۲۳ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۲۰۱ - ۱۵ - آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۸۳ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۴۹ -

(۵) مسمی نرائن گواہ بعدالت سشن ادائے شہادت کر رہا تھا - عدالت نے گواہ سے اس شخص مرتکب جرم کی بات پوچھا - جیسا کہ دیگر گواہان نے ظاہر کیا تھا - گواہ نے بلفظہ اس کہا - اور عدالت کے مکرر دریافت کرنے پر اس نے آئندہ کچھ جواب نہ دیا تھا - اور عدالت سشن نے زیر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ فوجداری تحقیر عدالت میں گواہ پر دو صد روپیہ جرمانہ کیا - اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید محض کا حکم تھا - جس کا اپیل عدالت العالیہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا ہے -

جو حکم سزا جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند تبدیل کیا جا سکتا ہے - مگر چونکہ عدالت نے اس پر توجہ نہیں کی ہے - اس لئے حکم عدالت ماتحت فسوخ کیا جا کر اپیل ملزم منظور کیا گیا - کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۳۵ - الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۷۰۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۲۹ - ۲۲ - آل لاجرنل صفحہ ۱۰۰ - ۴ لاء رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۴۱ -

(۶) ایک گواہ سے عدالت نے پوچھا - کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوا - گواہ نے کہا - میں نہیں جانتا - جس پر عدالت نے بدفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند گواہ کو سزا دی تھی - اس گواہ پر جرح بھی کیا گیا تھا - اور اس نے کہا تھا - کہ مقدمہ ڈسمس ہو گیا تھا - الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا - کہ ملزم گواہ مقدمہ کے خاص نتیجہ سے واقف نہ تھا - اس نے دانستہ سوال کے جواب دینے سے انکار نہیں کیا ہے - اور جو سوال عدالت نے کیا تھا - اس نے اس کا مناسب جواب دیا تھا - اس لئے حکم عدالت منسوخ طلب

تو اُس نے پنچایت سے کہا۔ کہ اب وہ کچھ جواب نہ دیگا۔ یہ کہکر خاموش ہوگیا پنچایت نے مُلزم کے خلاف جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند کی منظوری کر دی۔ اور مُلزم کو سزا ہو جانے پر مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ پنچایت کو چاہیئے تھا۔ کہ مُلزم کے خلاف مقدمہ جاری رکھکر تکمیل کریں۔ اور آخر میں حسب قاعدہ فیصلہ کر دیتے۔ اور پنچایت مدراس بموجب ایکٹ ۱۹۲۰ء دفعہ ۸ بمطابق حکم نمبری ۲ ۵ ۷ سنہ ۱۹۲۲ء رقمزدہ ۲ر مارچ سنہ ۱۹۲۲ء مطبوعہ مورٹ سٹیٹ چارج گزٹ رول ۳۶ مقرر ہوئی ہے۔ اس میں گواہان استغاثہ و گواہان مُلزم کے لئے وہی ضابطہ ہے۔ جو دیگر عدالت ہائے مدراس کے لئے ضابطہ فوجداری مقرر ہے۔ پنچایت اُس مقدمہ کا جس میں مُلزم نے جواب دہی الزام کے لئے خاموشی اختیار کی ہے۔ بعد تکمیل فیصلہ کر سکتی تھی۔ محض مُلزم کا الزام جُرم کی جوابدہی کے لئے خاموشی اختیار کرنا جُرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ اور مُلزم پابند نہیں ہے۔ کہ جو سوال اُس سے پوچھا جاوے۔ اُس کا جواب دیوے۔ اگر وہ جوابدہی کرنا پسند کرے۔ وہ کر سکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۷۴ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۴۲۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء مدراس ۵۴۰۔ ۴۷ مدراس صفحہ ۳۹۶ ۴۶ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۰۔ ۱۵ مدراس ویکلی صفحہ ۲۹۲۔ ۴۴ مدراس لاٹائم صفحہ ۳۳۱ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۴۱۔

(۲) ایک مقدمہ میں گواہ نے بدوران جرح ایک سوال مستفسرہ کا جواب نہ دیا جس پر ششن جج نے زیر دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند کارروائی کے لئے مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجدیا۔ جس پر مُلزم نے اودھ چیف کورٹ میں نگرانی پیش کر دی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ ششن جج کو چاہیئے تھا۔ کہ زیر دفعہ ۴۸۲ ضابطہ اس وقت عمل کرتا۔ جب کہ بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ کے بموجب عمل نہ کرتا۔ اور سوال جو کیا گیا تھا۔ وہ واقعات مقدمہ مثل کے خلاف غیر معقول تھا۔ اس لئے بمنظوری نگرانی مُلزم حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۷ سنہ ۱۹۲۴ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۹۵۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء اودھ صفحہ ۴۰۲۔ ۱۱۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۵۸۔

(۳) جب گواہ سے اُس کے دادا کا نام مجسٹریٹ درجہ اول نے پوچھا۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اُس کو یاد نہیں ہے۔ یہ انکار نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور گواہ بدفعہ ۱۷۹ سزایاب نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ حکم زیر دفعہ ۴۸۰ ضابطہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر جواب جھوٹا ہو تو بدفعہ ۱۹۳ عمل کیا جا سکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۳۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷

سرکاری ملازم جو اس شخص کو اس بیان پر دستخط کرنے کے لئے حکم دینے کا قانوناً مجاز ہے۔ اس کو اس بیان پر دستخط کرنے کا حکم دے۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور اگر زیر دفعہ ۱۸۰ ضابطہ باب ۲۵ کے مطابق عدالت جس میں جرم واقعہ ہوا ہے عمل نہ کرے۔ تو حسب دفعہ ۱۹۵ منظوری قاعدہ کے بعد قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوئم ہے سیشری تجویز کیا جا سکتا ہے لیکن جن حکومتیں و سامیں باب بست و دوئم ۲۲ دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کا عمل درآمد نہیں ہے۔ وہاں پہلے فرد جرم مرتب کر کے کارروائی ضابطہ اختیار کی جاتی ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا اپنے بیان قلمبند شدہ پر ایسے سرکاری ملازم کے روبرو جو قانوناً مجاز دستخط کرنے کے حکم دینے کا ہے۔ دستخط کرنے سے انکار کرے وہ شخص قابل سزا ہے۔ چنانچہ عموماً گواہوں کے بیانات اور ملزم کا اقبال زیر دفعہ ۱۶۴ و ۳۴۲، ۴۶۴ ضابطہ قلمبند ہوتے ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۵۴ ضابطہ جو رپورٹ قابل مداخلت پولیس پر مہتمم پولیس سٹیشن اطلاع دہندہ کے دستخط کراتا ہے۔ چنانچہ جو گواہ یا ملزم اپنے بیان قلمبند شدہ کو سنکر دستخط کرنے سے انکار کرے۔ وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور پولیس افسر کے روبرو ابتدائے اطلاع پر رپٹ دہندہ کے دستخط نہ کرنے کی صورت میں اسکی رپورٹ باقاعدہ مجسٹریٹ مجاز کے کرنی ہوگی۔ جو زیر دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری عمل کرے گا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ملزم نے بیان قلمبند کرایا ہو۔ (۲) سرکاری ملازم مجاز نے ملزم کو دستخط کرنے کے لئے حکم دیا ہو۔ (۳) سرکاری ملازم کے قانوناً حکم دینے پر ملزم نے اپنے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہو ثابت کی جاوے

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔"

ہے منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۴۲۷ ۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۴۵۶ ۔ رپورٹ آل صفحہ ۱۰۱۵ ۔ ۳۵ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۰۳۶ ۔ ۴ آل ویکلی رپولٹ صفحہ ۵۴۲ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۹۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۳۶

(۷) ایک گواہ جب کہ مقدمہ میں بجرح بیان قلمبند کرا رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا۔ کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوگا۔ گواہ نے بجائے جواب مناسب دینے کے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس پر مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۱۸۰ ضابطہ گواہ پر جرمانہ کر دیا۔ جس کی نگرانی پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قسرار دیا گیا۔ کہ گواہ کو مقدمہ کا حال معلوم ہو سکتا تھا۔ اس کا یہ کہنا کہ مجھے معلوم نہیں ہے سوال کے جواب نہ دینے کے معنی لے کر جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند خیال نہیں کیا جا سکتا ہے بمنظوری درخواست ملزم حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۳۶ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۹ صفحہ ۱۰۶۱ سنہ ۱۹۳۴ء سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۴۲۷ ۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۴۵۶ ۔ رپورٹ آل صفحہ ۱۰۱۵ ۔ ۴ ۔ آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۴۲ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۹۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۳۶ ۔

(۸) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے موتی لال سے کچھ سوال کئے۔ جب کہ اس کا بیان قلمبند ہو رہا تھا۔ موتی لال مستغیث نے جواب دیا۔ کہ اس کے معدے میں تکلیف ہے۔ وہ جواب نہیں دے سکتا ہے جس پر ڈاکٹر کو طلب کر کے موتی لال کو دکھلایا گیا۔ ڈاکٹر نے لکھ دیا۔ کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۰ ضابطہ زیر دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند پچاس روپیہ جرمانہ کر دیا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں ملزم کی درخواست پیش ہو کر وکیل ملزم نے بحوالہ فیصلہ ۱۳ بمبئی صفحہ ۶۰۰ ملزم بدفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند استدلال کیا۔ کہ ملزم سزایاب نہیں ہو سکتا ہے۔ قرار دیا کہ حکم سزا درست ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل حصہ ۳۶ صفحہ ۴۴۶ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۰۷ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۲۳ ۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء آل صفحہ ۲۹۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۲۹۹ سنہ ۱۹۳۵ء ۔ کرمینل کیسز صفحہ ۲۶۷ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۲۶۷

بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرنا | **دفعہ ۱۸۰:** جو کوئی شخص اپنے کسی بیان پر جو قلمبند ہوا ہو۔ اس حال میں دستخط کرنے سے انکار کرے۔ جب کہ کوئی

لینے کا اختیاری کسی امر میں سچ سچ بیان کرنا قانوناً واجب ہو۔ اُس سرکاری ملازم یا اُس دوسرے شخص سے جس کا اُوپر ذکر ہوا ہے۔ اُس امر کی نسبت کچھ بیان کرے جو جھوٹا ہو۔ اور جس کو وہ جھوٹا جانتا یا باور کرتا ہو۔ یا جس کو وہ سچا باور نہ کرتا ہو۔ تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت ششن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔ اور منظوری زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ عدالت یا سرکاری ملازم ضروری ہے

شرح بدفعہ ہذا جو شخص قانوناً کسی سرکاری ملازم کے رُوبرو سچ سچ بیان کرنے کا پابند ہو۔ بحلف یا باقرار صالح اس سرکاری ملازم کے روبرو جھوٹا بیان دے یا اُس بیان کو جس کو وہ جھوٹا جانتا یا باور کرتا ہو۔ یا جبکہ وہ اسکو سچا باور نہ کرتا ہو۔ اس شخص سے بیان کرے۔ تو وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور رفعہ ہذا میں الفاظ حلف یا اقرار صوالح میں حفظ ہر اقرار بمنشائے دفعہ ۱۵ تعزیرات ہند و بخصوص دفعہ ہذا و دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند میں حسب معنی دفعہ ۱۵ قانون حلف ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء لفظ حلف کے بجد لفظ یا قرار کا بھی ان میں داخل تصور کیا گیا ہے۔ اس لئے کسی شخص کا بذریعہ حلف یا باقرار صوالح یا باقرار محض بجائے سچ سچ بیان کرنے کے دانستہ جھوٹ بیان کرنا اس پر ذمہ داری قانونی ثابت دفعہ ہذا عائد کرتا ہے۔

متیاز بدفعہ ہذا و دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند و دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند دفعہ ہذا میں بحلف یا باقرار صوالح سرکاری ملازم مجاز کے روبرو جھوٹا بیان یا اطلاع کرنا ہے۔ اس میں عدالتی کارروائی میں تحریری جھوٹا بیان داخل کرنا یا غلط اندراج سے حساب پیش کرنا۔ یا کوئی جھوٹی دستاویز بطور شہادت پیش کرنا وغیرہ داخل نہیں ہے۔

دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں حسب تعریف دفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی دینا یا بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند

تم فلاں شخص مُلزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں عدالت مجسٹریٹ درجہ فلاں میں اپنے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جُرم دفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ ادا کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارا تجویز جُرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے "

رولنگز آف ہائیکورٹس جب کہ زیر دفعہ ۳۶۴ ضابطہ بیان پر دستخط کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہو۔ اور مُلزم نے دستخط کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو ملزم زیر دفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ جلد ۱۵۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۲۹۱۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۷۰۳۔ ۳۹ الہ آباد صفحہ ۳۹۹۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۵۵۹۔ ۱۵ آل لاجرنل صفحہ ۲۹۱۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۷۰۳۔

(۲) جب کہ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۳۴۲ یا ۳۶۴ ضابطہ مُلزم کے بیان کے لئے سوالات لکھے۔ اور اُن کے آگے جواب کا نہ ہونا۔ اور اُس پر عدالت کا ایک نوٹ درج ہوگا۔ کہ مُلزم نے سوالات کا جواب نہیں دیا ہے۔ اور اس پر بھی مُلزم نے دستخط کرنے سے انکار کیا ہو۔ اگر اس طریق سے مثل عدالت نے تکمیل کی ہو۔ تو قانون چاہتا ہے۔ کہ مُلزم کو اس پر دستخط کرنے چاہئیں۔ اس لئے تاکہ یہ امر ظاہر ہووے۔ کہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے۔ مساوی طور سے صحیح ہے۔ اور اگر مُلزم دستخط کرنے سے انکار کرتا ہے۔ تو اُسوقت اس میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ کہ وہ تعمیل حکم عدالت میں مزاحمت کرتا ہے تب وہ بدفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اور یہ کہ مُلزم نے سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا یا اُس نے آئندہ بیان دینے سے انکار کیا ہے۔ اس وجہ پر کوئی استثنا نہیں ہے۔ (بیل مُلزم نامنظور ہوا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۹۸ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۶۵۲

اُس سرکاری ملازم یا شخص سے جو حلف یا اقرار صالح لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ بحلف یا باقرار صالح جھوٹ بیان کرنا

دفعہ ۱۸۱۔ کوئی شخص جس کو حلف (یا اقرار صالح) کی رُو سے کسی ایسے سرکاری ملازم یا کسی ایسے دوسرے شخص کے روبرو جس کو قانوناً ایسے حلف (یا اقرار صالح)

کی اصلاح کا موقعہ مل چکا ہو، اور اس نے اپنے بیان میں سچے واقعات کی اصلاح نہ کی ہو۔ تو عدالت حسب قاعدہ مواخذہ کرے گی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۵۱۹ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱۲۴۔

(۲) جب عدالت کے روبرو بدوران تحقیقات کسی شخص کا جھوٹا بولنا معلوم ہو دے اور بدفعہ ۴۶۱ ضابطہ مجسٹریٹ مجاز کے حلف دروغی میں کارروائی برخلاف گواہ بھیجے تو اگر فی الواقع اس میں نام گواہان جھوٹ بولنے والوں کے بالتصریح درج نہ ہوویں۔ تو نالش بدیں وجہ قابل ڈسمس ہوگی۔ کہ استغاثہ کے اثبات کے لئے کوئی گواہ نہیں ہے۔ اور ملزم کو جھوٹی گواہی دینے کے خلاف یہ امر ٹھیک مثل سے ظاہر ہونا چاہیئے کہ جھوٹی شہادت ملزم نے دی ہے کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۸ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۴۴۔

(۳) پولیس نے ایک ہیڈ مین جس کو مجسٹریٹ نے مقرر کیا تھا۔ مجرمیت کے شکایات کی اور گواہ مسمی دیارام پیش کیا۔ دیارام گواہ نے تحریر کرایا۔ کہ مسمی نیا لعل ہیڈ مین پر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی نالش کی تھی۔ جس پر اس کو جرمانہ عدالت سے ہوا تھا۔ یہ بیان گواہ مجسٹریٹ کو جھوٹا ثابت ہوا۔ مجسٹریٹ نے حلف دروغی میں سزا دی رہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ انتظامی کام کے وقت یہ حکم مجسٹریٹ اگر کٹھ تھا۔ اس لئے بجرم حلف دروغی سزایاب نہیں ہو سکتا ہے۔ ملزم بری کیا گیا۔ اور حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۲۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۱۳۳۔

(۴) جب ایک ہی معاملہ کے دو ملزمان نے جھوٹے بیانات کئے گئے ہوں۔ اور ان کی ایک تجویز مشترک کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جب کسی ایک معاملہ میں دو شخصوں نے بمدپیش نظر مدعا متفقہ بطور مشترک جھوٹے بیانات کئے ہوں۔ تو حسب دفعہ ۲۳۹ ضابطہ فوجداری وہ ایک ہی معاملہ کے جزو ہوں گے۔ اور حسب عدالت دیوانی زیر دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند باضابطہ عمل کرے۔ تو حسب دفعہ ۴۲۳ ضابطہ فوجداری عدالت اپیل مجاز ہے۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند کو بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ پر تبدیل کر دے کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۵۵ ناگپور ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۸۴۵۔

جھوٹی گواہی بنانا داخل ہے۔ اور اس میں بکار روائی عدالت تحریری جھوٹا بیان داخل کرنا یا غلط اندراج حساب یا بکتاب یا کوئی جھوٹی دستاویز بغرض استعمال بطور شہادت مرتب کر کے پیش کرنا جرم زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور اسی واسطے دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حصہ اول میں سات سال قید تک کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور بصورت دیگر جھوٹی گواہی دینا یا بنانا زیر دفعہ ۱۹۳ حصہ دوئم قابل سزا ہوگا۔ مثلاً کسی ضمن پر جھوٹی اطلاعیابی شخص طلبیدہ کرنا یا صفائی میں بحق ملزم جھوٹی گواہی دینا یا کسی شخص کے نام سے سٹیمپ خرید کر تحریر بنانا وغیرہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ اور دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند کا اطلاق نہ ہوگا اور بدفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند محض حلف یا اقرار صوالح کرنے سے انکار کرنا قابل سزا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) سرکاری ملازم یا کسی اور شخص کا بحلف یا باقرار صوالح بیان تحریر کرنے کا قانوناً مجاز ہونا (۲) ملزم کا بحلف یا باقرار صوالح صحیح بیان کرنے کا پابند ہونا (۳) ملزم کا جھوٹا بیان کرنا جس کو جھوٹا جاننا یا باور کرنا یا اس کو سچا نہ جاننا ہو۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص سرکاری ملازم کے روبرو باوجود قانوناً بحلف صحیح بیان کرنے کے تم نے دانستہ فلاں جھوٹا بیان تحریر کر دیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک گواہ بدوران کارروائی عدالت نیک نیتی سے غیر صحیح واقعات عدالت میں تحریر کرادے۔ تو اس سے وہ جھوٹی گواہی دینے کا مجرم نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ جھوٹ ارادتاً دھوکا دینے کی نیت سے نہ کہا گیا ہو۔ اور گواہ کے کسی خاص فقرہ پر حصر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ مجموعتاً کل بیان پر غور کر کے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ اور جب گواہ بدوران تحریر بیان کسی غلط بیان

(ب) زید کسی سرکاری ملازم کو یہ جھوٹی خبر دے۔ کہ بکر کے پاس ایک مخفی جگہ میں نمک ناجائز موجود ہے۔ یہ جان کر وہ خبر جھوٹی ہے۔ اور یہ جان کر کہ اس خبر کے سبب سے بکر کی خانہ تلاشی ہونے کا احتمال ہے جس سے بکر کو رنج پہونچیگا۔ تو زید اُس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ج) زید کسی اہل پولیس کو یہ جھوٹی خبر دے۔ کہ فلاں گاؤں کے قرب وجوار میں مجھ پر حملہ ہوا۔ اور میں لٹ گیا۔ مگر زید اپنے حملہ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا نام بھی نہیں بتاتا ہے۔ مگر یہ جانتا ہے۔ کہ اس کا احتمال ہے کہ اس خبر کے سبب سے پولیس اُس گاؤں میں تحقیقات کرے گا۔ اور تلاشی لیگا جس سے گاؤں والوں کو یا اُن میں سے بعض کو رنج پہونچیگا۔ تو زید اس دفعہ کی رُو سے مرتکب جرم ہوا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل دست گرفت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل مصالحت ناقابل اضافیہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور سزا تجویز کیا جا سکتا ہے اور دفعہ ۱۹۵ ضابطہ متعلقہ افسر سے منظوری جرم ہذا مطلوب ہے۔

اور عموماً دیسی حکمرانوں میں باب بست و ہشتم دفعات ۲۷۰ تعزیرات ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل نہیں ہے۔ اس لئے فرد قرار داد جرم مرتب ہونے کا ضابطہ کیا جاتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں جو شخص سرکاری ملازم کو جھوٹی اطلاع سے اُس کا قانونی اختیار نافذ یا ترک کرا دے یا کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے میں استعمال کرا دے۔ زیر دفعہ ہذا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اطلاع جھوٹی سے کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچا نا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ محض جھوٹی اطلاع کا سرکاری ملازم کو بہ نیت مذکور مندرجہ دفعہ ہذا دینا جرم دفعہ ہذا کے لئے کافی ہے۔ اور دفعہ ہذا ہر سرکاری ملازم کو اطلاع دہی سے متعلق ہے۔ جس کو اختیار کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے کا ہو محض پولیس کو یا مجسٹریٹ کو ہی جھوٹی اطلاع کا دینا نہیں ہے۔ اور پولیس کو جب تفتیش سے معلوم ہو جائے کہ اطلاع دہندہ نے جھوٹی خبر دی ہے۔ تو وہ اطلاع دہندہ کے عذرات سماعت کرے گی۔ اور اس کا اندراج مع اس امر کے کہ اسکو اطلاع کی سچائی کے ثابت کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے ضمنی پولیس میں جملہ امورات و عذرات ٹھکرکر بعد اطمینان جو مقدمہ

سرکاری ملازم سے اُس کا اختیار جائز کسی اور شخص کو نقصان پہنچانے کے لئے ناقذ کرانے کی نیت سے جھوٹی خبر دینا

دفعہ ۱۸۲: جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو کوئی ایسی خبر دے جسکو وہ جھوٹی جانتا یا جھوٹی باور کرتا ہو۔ اور اُس کی نیت ہو۔ یا اس امر کا احتمال اُس کے علم میں ہو کہ اُس کے ذریعہ سے اُس سرکاری ملازم سے

(الف) کوئی ایسا امر کرائے یا ترک کرائے جس کا کرنا یا ترک کرنا اُس سرکاری ملازم کو نہ چاہیئے تھا۔ اگر ان واقعات کا سچا حال جن کی نسبت وہ خبر دی گئی ہے۔ اس کو معلوم ہوتا۔ یا

(ب) اُس کی سرکاری ملازمی کا اختیار جائز کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے کے لئے ناقذ کرائے۔

تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تمثیلات

(الف) زید کسی مجسٹریٹ کو یہ خبر دے۔ کہ بکر جو ایک عہدہ دار پولیس ہے۔ اور اس مجسٹریٹ کا ماتحت ہے۔ اپنے کام میں غفلت یا بد چلنی کا مجرم ہوا ہے۔ یہ جان کر کہ وہ خبر جھوٹی ہے۔ اور یہ جان کر کہ اس خبر کے سبب سے احتمال ہے۔ کہ وہ مجسٹریٹ بکر کو موقوف کر دے گا۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا۔ جس کی تعریف دفعہ ہذا میں کی گئی ہے۔"

باہم جھگڑا تھا۔ جس کے متعلق ضلعدار نے مسٹر بھٹومس منیجر کورٹ آف وارڈس شکایت پیش کردی۔ اور مسمی دیوی چپراسی نے افسر مال پنچارت کورٹ آف وارڈس کے درخواست پیش کی۔ کہ وہ مسمی سورج بلی کے بھائی ضلعدار کے ہمراہ کام نہیں کرے گا۔ ورنہ اسکا استعفا منظور کیا جاوے۔ جس کی تحقیقات کے بعد مسمی دیوی چپراسی کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ اور عدالت ششن سے حکم سزا بحال رہنے پر الہ آباد ہائیکورٹ میں درخواست ضابطہ پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ درخواست ملزم ناشش کی حد تک نہیں پہنچتی ہے۔ کہ ملزم کی نیت فریق مقدمہ کو نقصان پہونچانے کے لئے غلط اطلاع سے اس کے اختیارات کے نفاذ کی نہ تھی۔ اور نہ وجہ اس امر کے باور کرنیکی وجہ اس کے سامنے موجود تھی۔ کہ اس سے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اس لئے ملزم جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں ہوا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور دیوی ملزم بری کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۷ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۱۳ - ۱۶ - آل لاجرنل صفحہ ۱۰۵ "

(۲) ایک شخص کا حقہ چوری ہوگیا تھا۔ اور اس نے دو شخصوں پر شبہ ظاہر کیا تھا۔ اور حقہ کی عدم برآمدگی یا برآمدگی کے سوال کے علاوہ جن مسمی دو شخاص پر شبہ ظاہر کیا تھا بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اس کو سزا دی گئی تھی جس کی درخواست قاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا پولیس کو سرقہ حقہ کی رپورٹ کرنا۔ اور دو شخص جن پر شبہ ظاہر کرنے سے حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع دینا نہیں ہے۔ جب کہ حقہ کا سرقہ ہونا مسلمہ ہے۔ حکم منسوخ کیا جاکر کارروائی کالعدم قرار دی گئی۔ اور قطعی رول مقرر کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۶ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۳۵۲ - ۲۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۷۸ - ۲۷ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۳۰ -

(۳) مسمیان کشن مراری وچیتن لال برادران ایک مکان کے دو حصوں میں جداگانہ طور سے رہائش کرتے تھے۔ بیرونی دروازہ پر دو کواڑ کا ریک تھا۔ بیرون تفل بعدم موجودگی ہر دو برادران شکستہ تھا۔ مسمی چیتن لعل نے اپنے برادر کشن مراری کے خلاف پولیس مقامی میں سرقہ کی اطلاع دی۔ اور ایک درخواست مجسٹریٹ بالتعلق کے برخلاف برادر خود پیش کردی جس کے دوران میں راضینامہ پر کاغذات داخل دفتر ہوگئے تھے۔ مگر پولیس مقامی نے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند برخلاف چیتن فعل فی بواسطت سپرنٹنڈنٹ پولیس مجسٹریٹ بالتعلق کے رپورٹ

اس اطلاع پر زیر تفتیش کیا گیا تھا۔ فارم مطبوعہ ضابطہ پر باقاعدہ اخراج وقوعہ کی رپورٹ بہ توسط سپرنٹنڈنٹ پولیس مجسٹریٹ مجاز متعلقہ کو پہونچیگی۔ اور ایک رپورٹ مقدمہ ہمراہ اظہار اشتہادات جھوٹی اطلاع بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کے خلاف عمل میں لانے کے لئے پیش کرے گی۔ مجسٹریٹ حسب اختیار دفعہ ۵۰ ضابطہ فوجداری اطلاع دہندہ کو طلب کریگا اس اطلاع کی صداقت کے عذرات سماعت کرے گا۔ اور بعد اطمینان اس کے خلاف حسب ضابطہ مجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کرے گا۔ جہاں باب لسبت دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ کے مطابق عمل نہیں ہے۔ وہاں باب لسبت دفعات ۲۴۱ لغایت ۲۴۹ ضابطہ عدالت عمل کرے گی۔

اور دفعہ ۱۸۲ و دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند تفریق طلب ہیں۔ جن پر ہائیکورٹوں کے فیصلے بھی مختلف ہیں۔ چنانچہ ہر دو دفعات میں جو بالفاظ قانونی امتیاز ہے۔ تحت ۲۱۱ تعزیرات ہند لکھا جاچکا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا کوئی اطلاع سرکاری ملازم کو دینا (۲) اطلاع جھوٹی ہونا (۳) ملزم کا اطلاع جھوٹی جانتا یا باور کرتا تھا کہ اطلاع سے غالباً سرکاری ملازم کوئی فعل کرے یا ترک کریگا یا کسی شخص کو نقصان پہونچیگا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مہتمم پولیس سٹیشن پٹیالہ فلاں کو سرقہ جرم دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند کی جھوٹی اطلاع جانتے ہوئے کہ فلاں شخص کے مرتکب جرم ہونے کی تحریر کرا کر مہتمم پولیس سٹیشن کے اختیارات جائز کا لنفاذ شخص مذکور کو نقصان پہونچانے کی نیت سے بطور ناجائز نافذ کرایا ہے۔ جو بصورت سچے واقعات کی معلومات کے نافذ نہ کرتا جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس مسمی دیوی چیرا سمی کورٹ آف وارڈ کی مسمی شام دیو برادر شوریج بلی ضلعہ ار ملازم کورٹ آف وارڈس سے

ملزم طلبیدہ کے خلاف کسی شہادت کے نہ ہونے کی وجہ سے اُس کو رہا کر دیا تھا۔ اور پولیس نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مُولا کے خلاف تحریک کی۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ درجہ دوئم کے پاس کاغذات کارروائی دفعہ ۱۸۲ کے لئے بھیجدئے تھے۔ مجسٹریٹ درجہ دوئم نے یہ لکھکر کہ جُرم موجودہ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہے جس کی سماعت سے وہ مذدور تھے اور بلحاظ واقعات جُرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بواپسی حکم لکھا۔ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کیا جاوے۔ جرم دفعہ ۲۱۱ نہیں ہے۔ جس حکم کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ کارروائی عدالت کا بند ہو جانا۔ اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ پولیس کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سے باز رکھا جاوے۔ چنانچہ کارروائی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پر عمل کیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۳ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۹۸۰ - ۱۷۰۔ آل لاجرنل صفحہ ۳۲

(۶) ایک شخص نے مجسٹریٹ کو درخواست کی۔ کہ اُن کو چند اشخاص سے خطرہ ضرر ہے پولیس کی معرفت تفتیش کا حکم فرمایا جاوے۔ مجسٹریٹ کی تحقیقات سے معاملہ جھوٹا بیان ہو کر زیر دفعہ ۲۰۷ ضابطہ مجسٹریٹ نے عمل کیا۔ جس کی نگرانی سشن و ہائیکورٹ پٹنہ سے بدیں حکم نامنظور کی گئی۔ کہ مجسٹریٹ کا عمل قانوناً درست ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۸۲۱ سنہ ۱۹۱۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۳ صفحہ ۸۲۱۔

(۷) ایک شخص کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اس بنا پر سزا دی گئی تھی۔ کہ اُس نے جھوٹی اطلاع ایک ناقابل دست اندازی جرم کی پولیس مقامی کو دی تھی جس کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں باضابطہ پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جُرم ناقابل دست اندازی کی رپورٹ پولیس کو کرنا جس پر وہ کوئی اکشن نہیں لے سکتی ہے۔ الزام دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے ناکافی ہے۔ جب کہ پولیس کی جانب سے کوئی عمل نہیں کیا گیا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم کو مخلصی دی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۷۶۵ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۷ صفحہ ۹۶۔ لا رپورٹ جلد ۱۔ آل کرمینل صفحہ ۱۲۹ - ۱۸۔ آل لاجرنل صفحہ ۶۳۶ - ۲۰ اپر پروونس لا رپورٹ صفحہ ۶۲۹۔

(۸) بنا علی میونسپل کمشنر ڈھورہ ضلع انبالہ نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو سب انسپکٹر پولیس

پیش کردی تھی جس پر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم کو سزا ہوئی تھی۔ مگر اپنی حسب دفعہ ۴۳۵ ضابطہ پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ موجودہ مقدمہ میں ہم سوال قانونی جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہماری رائے میں موجودہ صورت میں جب کہ ہر دو برادران کے جھگڑے ہیں۔ کوئی فائدہ ملزم نے کارروائی سے حاصل نہیں کیا ہے۔ خواہ کشن مراری پر الزام سرقہ کا لگایا نہیں گیا ہے۔ ہم کارروائی فوجداری جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کو منسوخ کرتے ہیں۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۷۳۰ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۱۰۴۱۔ ۱۶۔ آل لاجرنل صفحہ ۴۳۷۔

(۴) مسمی منوہر لال۔ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست کی۔ کہ اس کے مکان کا کرایہ دار قفل لگا کر فرار ہوگیا ہے۔ مکان بغیر مرمت بایام بارش گر جائے گا۔ قفل کھلوانے کا حکم فرمایا جاوے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کارروائی ضابطہ کے لئے اصل درخواست سب انسپکٹر پولیس متعلقہ بھیجدی تھی۔ پولیس مقامی نے درخواست کو جھوٹی ٹھہرکر کارروائی جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے تحریک ضابطہ پیش کردی تھی جس پر وہ شخص بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں حسب ضابطہ مقدمہ پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ قفل کشائی کے لئے ریجیکٹ ہوئی تھی۔ جس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہی حالات صحیح واقعات درخواست پولیس مقامی کو بھیجے کا نہ تھا۔ اس لئے حسب دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ضمن ۲ اس نے ان اختیارات کا لفاظ نہیں کرایا ہے۔ جو بصورت دیگر وہ نافذ نہ کرتا۔ اس لئے موجودہ حالات و واقعات پر یہ مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۸۹۵ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۹۱۔ ۱۶ آل لاجرنل صفحہ ۲۱۶۔

(۵) مسمی مولا نے پولیس مقامی کو رپورٹ کی۔ کہ کوئی شخص اس کا مال سرقہ کرکے لیگیا ہے۔ اور ایک درخواست مولا نے مجسٹریٹ کے اسی قسم کی پیش کی۔ جو رپورٹ کیلئے پولیس مقامی کو بھیجدی گئی تھی۔ جس پر پولیس نے اطلاع کے جھوٹی ہونے کی رپورٹ کرکے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے برخلاف مولا استدعا کی۔ جس پر مسمی مولا نے عدالت میں گواہان تائید واقعہ پیش کرنے کا موقعہ حاصل کیا۔ چنانچہ گواہان کی شہادت قلمبند کرکے بذریعہ سمن ملزم کو بہ تقرر تاریخ طلب کیا گیا۔ اور اس مقررہ تاریخ پر مسمی مولا مع گواہان حاضر نہ ہوا۔ اور مجسٹریٹ نے

نوعیت جھوٹی اطلاع سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ ملزم کو اس کے جھوٹے ہونے کا علم تھا۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ اطلاع جھوٹی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۲۲ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء اودھ صفحہ ۴۔ جلد ۹۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۴۲

(۱۱) مسمی آتمارام نے اپنے گھوڑے کے آوارہ اور گم ہو جانے کی اطلاع پولیس مقامی میں کی۔ جو دوران تفتیش میں اسپ مسمی چھدامی لعل چمار خود کے پاس آتمارام کا فروخت کرنا ثابت ہوا۔ اور آئندہ چھدامی لعل کا منڈی مویشیاں پر ایک شخص خریدار مویشیان کو فروخت کرنا ثابت ہوا تھا جس پر مسمی آتمارام کو مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دی تھی جس کی درخواست باضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ ۲۱ کرمینل لاجرنل صفحہ ۵۷۶ و ۵۷۷۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۶ خود ملزم نے بحث کی۔ کہ اطلاع آوارگی اسپ پولیس کو ناقابل دست اندازی جرم کی دی گئی تھی جس پر پولیس کوئی اختیارات منصبی خود عمل میں نہیں لا سکتی تھی اس لئے حکم سزا قابل منسوخی ہے۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا کہ پولیس کو اطلاع جھوٹی کا دیا جانا صاف طور سے ظاہر ہے۔ اور ملزم جانتا تھا۔ کہ گھوڑا اصل مالک خریدار کے قبضہ سے حاصل کرنے کے لئے پولیس اپنے اختیار کا نفاذ کرے گی۔ اس سے مداخلت کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ میل واپس کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸۸ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۱ صفحہ ۲۱۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۷۲۔ ۴ الہ آباد صفحہ ۶۴۷

(۱۲) ایک شخص نے پولیس میں مسمی کمیرن کے خلاف جھوٹی اطلاع خیانت مجرمانہ کی دی تھی بدوران تفتیش اس نے مجسٹریٹ کے استغاثہ کر دیا۔ جو تحقیقات سے جھوٹا ثابت ہوتا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر کے مبلغ ۵۰ روپیہ مسمی کمیرن کو بطور حسب دفعہ ۵۵۳ ضابطہ فوجداری دلا دیا تھا۔ جس کا اپیل حسب ضابطہ لوئر برما چیف کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری اجرائے کارروائی جرم ضروری ہے، لیکن جب کہ نقص انصاف نہ ہوا ہو۔ تو محض ایک بے ترتیبی ہے۔ جس کی اصلاح دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری سے ہو جاتی ہے۔ اسلئے درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ اور حکم عدالت ماتحت قائم رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۷ سنہ ۱۹۳۳ء لوئر برما۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۲۵۹۔ جلد لوئر برما لاجرنل صفحہ ۲۵۸۔

ساڈھورہ کے خلاف رپورٹ کی۔ کورٹ انسپکٹر نے نوٹ لگا رکھی ہے۔ میں اُس کی رشوت کو ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ جو درخواست کارروائی ضابطہ کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھیجی گئی تھی۔ اور خان صاحب احمد خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تفتیش کے لئے مامور ہیں جو درخواست کا جھوٹا ہونا ثابت ہو کر زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند چالان مجسٹریٹ مجاز سے سزایاب ہوا تھا۔ چیف کورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ جو بیان ملزم نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس برخلاف سب انسپکٹر پولیس ساڈھورہ کیا تھا۔ وہ جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قانوناً درست ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۸۱۸ سنہ ۱۹۲۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۸۱۸۔ ۱ لاہور صفحہ ۱۰۴۔

(۹) ایک ڈاک کے چپراسی نے اپنے افسران ڈاکخانہ کے پاس برخلاف لچھمن داس پٹواری رپورٹ کی۔ اُس نے اُس کے فرائض منصبی کی ادائگی میں اُس کی مزاحمت کی ہے۔ یہ رپورٹ چپراسی پولیس مقامی میں بھیجی گئی تھی۔ جس کی تفتیش کے دوران میں چپراسی نے رپورٹ دست برداری پیش کر دی۔ کہ رپورٹ جھوٹی تھی۔ جس پر چپراسی کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز کی عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم سزا بحال رکھا تھا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر مثل متعلقہ میں کوئی شہادت نہیں دیگا۔ تم دست برداری دیدو۔ چنانچہ اُس نے پیش کر دی تھی۔ چنانچہ بحالات واقعات مقدمہ لاہور ہائیکورٹ سے باختیارات دفعہ ۴۳۵ و ۴۳۹ ضابطہ فوجداری قرار دیا۔ کہ بعدم موجودگی شہادت اس امر کے کہ ملزم نے دانستہ جھوٹی رپورٹ کی تھی جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتی ہے۔ اور ملزم اس امر کا پابند نہیں۔ کہ وہ یہ ثابت کرے۔ کہ رپورٹ جو اس نے دی تھی سچی تھی۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۳۲۷۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۳۱۳۔ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء ۔۲۲ کرمینل لاجرنل صفحہ ۳۴۷ کلکتہ ۷۰ لاہور۔ لاجرنل ۴۵۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱۔ انڈین کیسز جلد ۳ ۵ صفحہ ۶۹۵۔

(۱۰) جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے ثبوت کے لئے استغاثہ کو چاہیئے۔ کہ بحالات واقعات

معظمہ نے برٹش انڈیا سے خارج ارتکاب جرم کیا ہے۔ جو بحدود برٹش انڈیا بھی جرم ہے اس لئے زیر دفعہ ۱۸۲ و ۱۵۳ تعزیرات ہند برٹش انڈیا میں ملزمان کو سزا دی جاوے مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری یہ لکھکر کہ حدود ریاست بروده میں ارتکاب جرم ہوا ہے۔ درخواست واپس کر دی تھی مستغیث نے بعدالت ششن ناڈانی حکم سیشن مجسٹریٹ پیش کی۔ اور ہمراہ نگرانی سارٹیفکٹ زیر دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری کیا تھا۔ جوشش کورٹ سے نامنظور کی گئی۔ چنانچہ درخواست مستغیث بمبئی ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں خاص صورت ہائے نوعیت جرم پر ملکہ معظمہ کی دیسی ہندی رعیت کی جانب سے برٹش انڈیا سے خارج مجموعہ تعزیرات ہند کے ارتکاب جرم پر برٹش انڈیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن تعزیرات ہند میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے۔ کہ جھوٹی اطلاع و جھوٹی شہادت برٹش حدود سے باہر دینے کی صورت میں برٹش انڈیا کی عدالت میں مقدمہ سماعت کیا جاوے۔ اور اگر کوئی قانون حلف عدالت بیرون حدود برٹش انڈیا میں نافذ ہو۔ تو ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۱۳ و دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں۔ اس کے متعلق صراحت درج نہیں ہے۔ جس نے جھوٹی شہادت جرم دفعہ ۱۹۳ یا جھوٹی نالش بر فعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت خارج از برٹش انڈیا حدود برٹش انڈیا کی عدالت میں قابل سماعت نہیں ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵۔ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۵۱۔ ۴۷ بمبئی صفحہ ۹۰۷۔ جلد ۲۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۷۲۔

(۱۵) جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے سرکاری ملازم کو محض جھوٹی اطلاع کا دینا ہی تکمیل جرم کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ اطلاع دہندہ کے علم میں اس اطلاع کا جھوٹا ہونا لازمی ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ اطلاع دہندہ اس کو باور کرتا ہو لیکن زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بغیر کسی وجہ معقول اور بے بنیاد بلا مناسب معقول احتیاط یا ہوشیاری کے دعوے یا نالش کرنا تکمیل جرم کے لئے کافی ہے۔ اور بحالات مقدمہ شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیئے۔ اس لئے حکم سزا جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۸ سنہ ۱۹۲۴ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۷۱۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۱۸۴ جلد ۱۹ سندھ

(۱۳) مسمی دیوان چند نے کمشنمنٹ مجسٹریٹ پشاور کے درخواست کی کہ دو دوکانات اُس کے باپ گوردت سنگھ کی کرایہ پر دی ہوئی تھیں۔ اُس میں میرا سامان ہے کرایہ دار چھوڑ کر مفرور ہو گیا ہے۔ دوکانات کھلوانے کا حکم دیا جاوے۔ مجسٹریٹ نے پولیس مقامی کو دوکانات کھلوا کر سامان متعلقہ کی فہرست تیار کی۔ اور دو دن بعد ایک شخص کے پاس سامان متعلقہ رکھوا دیا۔ جو یہ اطلاع جھوٹی تھی۔ کیونکہ سنت رام اور گوردت سنگھ کا باہم مقدمہ اپنی دوکانات کے متعلق عدالت میں دائر تھا۔ جو بحق سنت رام فیصلہ ہونے پر درخواست سنت رام گوردت سنگھ و دیوان چند کے خلاف بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پیش ہو کر منظور کی گئی تھی۔ لیکن عدالت ششن میں درخواست گوردت سنگھ و دیوان چند پیش ہو کر ظاہر ہوا۔ کہ درخواست سنت رام میں دیوان چند کا نام اجازت کے لئے درج نہ تھا۔ اور گوردت سنگھ کا ابتدائی درخواست دیوان چند میں شامل ہونا ثابت نہ ہوا۔ اس لئے درخواست منظور ہو کر منظوری کمشنمنٹ مجسٹریٹ تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منسوخ کی گئی۔ چنانچہ سنت رام کی درخواست اپیل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب درخواست جھوٹی کسی سرکاری ملازم کے روبرو بغرض نفاذ اختیارات منصبی پیش کی گئی ہو۔ اور خود حکم دینے کا مجاز نہ ہو۔ تو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل نہ ہوگا۔ اور درخواست ابتدائی میں دیوان چند کی زبانی مجسٹریٹ کو منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کے لئے کہنے پر استدلال کرنا خلاف واقعہ ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۹۱۳ سنہ ۱۹۲۳ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۲۸۹۔

(۱۴) ایک مقدمہ میں فریقین وبخشیش سنگھ رعیت ملکہ معظمہ مقام دیارا علاقہ ریاست برودا میں گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک فریق نے مسمی نگینہ داس ہمراہی پر جرم دفعہ ۴۵۶ تعزیرات ہند کی نالش عدالت برودہ میں کر کے گواہان ہمراہیان میں سے تائید شہادت قلمبند کرائی تھی۔ مجسٹریٹ برودہ نے ملزم کو بری کر دیا۔ اور حسب درخواست فریق کارروائی جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند کے اجرائے کی منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری نافذ العمل ریاست دیدی تھی۔ واپسی مقام صورت علاقہ بمبئی پر ستغیث نے سٹی مجسٹریٹ صورت کے بحوالہ دفعہ تعزیرات ہند رپورٹ پیش کی۔ کہ ملزمان متعلقہ دیسی ہندی رعیت ملکہ

نہ ہو۔ کہ ملزم جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ شناخت جھوٹی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۵ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۵۷۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۷۸۔ ۴۴۔ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۴۳۰۔ ۷۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۷۷۔

(۲۰) الفاظ اطلاع دینا مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے معنی بالا وہ اطلاع دینا ہی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک اطلاع ہو۔ جو کسی معاملہ میں زیر تحقیقات نہ ہووے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۷۲ سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۷۱۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۵۶۔ ۹۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۲۔ ۵ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۳۴۲۔

(۲۱) ایک شخص متعاقبہ مقدمہ نے عدالت کو طلبی مثل کے لئے جھوٹی تحریک کی تھی جس کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سب ڈویژن میں کارروائی فوجداری شروع کی گئی تھی۔ جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم جس نے اپنے درخواست عدالت اپیل میں جھوٹی تحریک کرکے طلبی مثل کرائی گئی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ملزم نے جھوٹی درخواست کے ذریعہ وہ کام کرایا ہے جو بصورت صحیح معلومات کے عمل میں نہ لایا جاتا۔ کارروائی اجرائے دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سب ڈویژنل مجسٹریٹ منسوخ کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۳۹ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۸۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء صفحہ ۵۷۴۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۲۰۔

(۲۲) سمیان شاہ محمد و کرتار سنگھ نے ایک درخواست برخلاف احسان الحق ضلعدار کی رشوت ستانی کے متعلق اگزیکٹیو انجینیر کرانا ڈویژن لوئر جہلم کنال کے پاس بھیجے۔ کہ تو مقدمات رشوت ستانی ضلعدار مذکور کے خلاف ثابت کئے جائینگے۔ اس کو ضلع معینہ سے تبدیل کردیا جاوے۔ جس کی فکمانہ تحقیقات کرنیسے درخواست جھوٹی معلوم ہوکر ملزمان کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند لگایا گیا تھا۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمان کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جن کے اپیل عدالت سشن میں پیش ہوکر بری کئے گئے تھے اور پنجاب اسسٹنٹ لیگل ریمیمبرینسر ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے محض یہی ضروری نہیں ہے۔ کہ اطلاع فی الواقع جھوٹی

لا رپورٹ صفحہ ۹۱ -

(۱۶) ایک وکیل قانونی نے بتائید منتقلی مقدمہ از عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل کے دو اشخاص کے بیانات جھوٹے (Affidavits) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کئے تھے۔ جن ہر دو بیانات کنندہ کو بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر عدالت ششن سے مدم رد کئے گئے تھے۔ ہائیکورٹ، مدراس میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جھوٹے بیانات ایفیڈیوٹ جو منتقل مقدمہ کی تائید میں وکیل قانونی نے موکل کی طرف سے پیش کئے تھے۔ وہ حسب معنی جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند داخل نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے برات عدالت ششن درست ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۸۳ سنہ ۱۹۲۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۳۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۱۲۳ - جلد ۲۰ مدراس لا ویکلی صفحہ ۶۲۴ -

(۱۷) مقدمات فوجداری میں بدوران تفتیش پولیس کسی گواہ کا باطلاع حسب معنی دفعہ ۱۵ ضابطہ فوجداری بمنشائے دفعہ ۱۶۱ ضابطہ غلط بیانی کرنا زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۲ سنہ ۱۹۲۵ء۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۳۱۶ رنگون۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۳۶۴ - جلد ۳ رنگون صفحہ ۵۷۷ - ۴ برما لا جرنل صفحہ ۲۶۱ -

(۱۸) جب شخص بمشورہ سازش باہم جھوٹی رپورٹ پولیس میں کریں۔ اور رپورٹ ایک کی طرف سے لکھی گئی ہو۔ تو جس نے رپورٹ تحریر کرائی ہو۔ وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اور دوسرا ہمراہی سازشی جرم اعانت دفعہ ۱۸۲ مذکور کا مجرم ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۲۲ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۵۹۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۴۴۸ - ۳۰ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۶ -

(۱۹) ایک جعلی چک کی وصول میں ایک شخص نے محض شناخت کی غلطی سے ایک مصنوعی شخص کو مستحق وصولی ہونا سرکاری ملازم کے پاس ظاہر کیا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۱۸۲ و اعانت جرم دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند کا مواخذہ کیا گیا تھا۔ اور اڈیشنل ششن جج کی رپورٹ پر کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ کسی شخص کو غلطی سے کسی شخص کی شناخت کی بنا پر جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ اس امر کی شہادت

پولیس نے تحریک کی تھی۔ اور دوسری طرف بدوران کارروائی تفتیش پولس اُس شخص نے ایک درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی۔ جو عدالت میں جھوٹی ثابت ہوکر اُس کے خلاف کارروائی بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت میں شروع ہوگئی تھی۔ جس کی درخواست نگرانی باضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ایک ہی واقعہ کے متعلق دو جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع دہی پر پولیس کے اختیارات اسی قسم کی اطلاع بذریعہ نالش مجسٹریٹ کے پیش کرنے پر محدود نہیں ہیں۔ جس میں مداخلت کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ موجودہ مقدمہ میں کوئی استدعا نہیں کی گئی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۱۲ سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۳۴۲۔ ۲۶ آل لاجرنل صفحہ ۳۴۳ ۵۔ ۹ لارپورٹ آل کرمینل صفحہ ۷۳۔ ۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۴۵۸

(۲۵) جب کہ ایک شخص کے ارتکاب جرم پر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عائد کی جاوے۔ تو اُس کے خلاف بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بمقتضائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاوے نہ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بلحاظ اس امر کے کہ سرکاری ملازم کے پاس جھوٹی شکایت کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس مقدمہ میں پولیس کو جھوٹی رپورٹ کرنے پر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند و ۲۱۱ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے ملزم کے خلاف کارروائی فوجداری کا اجراء کیا تھا جس لوسندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے بحوالہ رولنگز منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۹ سنہ ۱۹۲۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء سندھ صفحہ ۱۱۵۔ ۲۳ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۲۲۵ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۶۔

(۲۶) ایک شخص نے درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی۔ جس نے اس کا بیان قلمبند کرکے دریافت اصلیت کے لئے سب انسپکٹر پولیس مقامی کو بھیجدیا تھا۔ جس نے درخواست کا جھوٹا ہونا تحریر کرکے بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سائل کے خلاف کارروائی کرنے کی تحریک کی تھی جس پر سائل نے ایک مزید درخواست مجسٹریٹ کے تحقیقات کے لئے پیش کی تھی۔ درخواست پر مجسٹریٹ نے پولیس کو حکم لکھا۔ کہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند رپورٹ کیجاوے اور بہ تقرر تاریخ درخواست آئندہ کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا تھا۔ اور عدالت سشن سے حکم مجسٹریٹ قانوناً غلط ہونے کی وجہ لکھکر ہائیکورٹ پٹنہ میں رپورٹ کی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ

تھی۔ بلکہ واقعات نوعیت اطلاع سے مُلزم کا جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا بمعقولیت اخذ کیا جانا چاہیئے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ اور حکم ششن جج قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۷ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۷۸۵۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۵۷۔

(۲۳) ایک موٹر ڈرائیور کے بغیر لائسنس موٹر چلانے پر بدریافت سپرنٹنڈنٹ پولیس علاقہ اُس نے اپنا نام غلط بتلایا تھا۔ جس کی تفتیش میں موٹر ڈرائیور کو بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سب ڈویژن مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدیں حکم بری کیا۔ کہ الفاظ اطلاع جھوٹی دینا مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ مُلزم نے بدریافت سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اپنا نام غلط بتلایا ہے۔ جو حسب مفہوم الفاظ مذکور جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتا ہے جس کا اپیل پنجاب گورنمنٹ باقاعدہ ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ خبر دے۔ (gives information) مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے معنے بالارادہ اطلاع دینا ہی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ سرکاری ملازم کے سوال پر جو بیان بھی کیا جاوے۔ متعلق ہوگا۔ اور نہ اُس جھوٹی اطلاع سے سرکاری مُلازم کے کوئی فعل کرنے۔ یا ترک کرنے پر منحصر ہے۔ بلکہ واقعات و نوعیت جھوٹی اطلاع سے مُلزم کا معقول ارادہ اخذ کیا جائیگا اور اس سے سرکاری ملازم کے دل پر ایک اثر پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی فعل کرے۔ یا تحریک کرے۔ جس کو وہ بصورت دیگر نہ کرتا۔ اس طرح سے وہ بہ حیثیت منصبی جس امر کو کرنا چاہتا ہو۔ باعث رکاوٹ نہ ہوگا۔ اور جھوٹی اطلاع سرکاری ملازم کے دینے سے بہ نظر بچاؤ استغاثہ کے مُلزم عمل کرتا ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۱۸۲ ضمن الف عمل کرے یا نہ کرے۔ بمنظوری اپیل مُلزم کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پچیس روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ۳ یوم قید سخت کا حکم لچھمن سنگھ موٹر ڈرائیور کو دیا گیا۔ اور حکم برات منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۷۷ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۵۸۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۴۔ جلد ۷ پٹنہ صفحہ ۱۵۷۔ ۱۱ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۶۷۔

(۲۴) ایک شخص نے پولیس کو جو اطلاع کی تھی۔ اس کے جھوٹی ثابت ہونے پر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند

صفحہ ۴۵ جلد ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۰ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۲ - ۱۱ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۹۵ ۔

(۲۹) ایک شخص نے پولیس مقامی میں سرقہ ہونے کی اطلاع دی تھی ۔ جو تفتیش سے جھوٹی معلوم ہونے پر اس کا اخراج دیا جاکر کاغذات داخل دفتر کئے گئے تھے ۔ اسی شخص نے درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی ۔ جو بدفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری دریافت اصلیت کے لئے پولیس کے پاس بھیجی گئی ۔ جس کی رپورٹ پولیس کی جانب سے جھوٹا معاملہ ہونے کی پیش ہوکر مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری اس کو داخل دفتر کر دیا ۔ اور پولیس کی رپورٹ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پیش ہونے پر جھوٹا الزام عدالت میں لگانے پر بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عمل کیا جاکر ملزم کو سزا دی گئی تھی ۔ رنگون ہائیکورٹ میں درخواست ضابطہ پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات دو جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند کسی شخص کے فعل پر عائد ہوتے ہوں ۔ تو ملزم کو سنگین جرم میں سزا دی جاوے ۔ اور خفیف جرم پر عمل نہ کیا جاوے ۔ اور جب خفیف جرم بلحاظ واقعہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ثابت ہووے ۔ تو ہر دو جرائم میں ملزم سزایاب نہ ہوگا ۔ بمنظوری درخواست ملزم حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۲ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۸۳۶ سنہ ۱۹۳۷ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۸ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۵۲ - ۸ رنگون صفحہ ۴۹۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۱۲ ۔

(۳۰) کوئی شرط قانونی نہیں ہے ۔ کہ جب پولیس زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع پر کارروائی فوجداری کے لئے مجسٹریٹ کے رپورٹ پیش کرے ۔ تو ملزم کو اس اطلاع کی صداقت کے اثبات کا موقعہ دیا جاوے ۔ اور باوجود درخواست ملزم کہ اس کے مقدمہ کی تفتیش کی جاوے ۔ اور بغیر ابتدائی موقعہ دینے کے حکم سزا دینا خلاف قانون نہیں ہے ۔ اور بصورت غائیت یہ امتیاز یہ غلطی ہوگی اس کو غلطی قانون نہ کہا جائے گا ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۴۱ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۹۱۹ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۳۴ - ۵۸ کلکتہ ۱۰۵۶ ۔ ۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۷۸ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۹۱۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۶۳۴ ۔

(۳۱) ایک شخص نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دی ۔ کہ اسکو اور اس کی والدہ کو پولیس

سے قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کو ملزم کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ یا ۱۸۲ تعزیرات ہند حکم دینے کا اختیار نہ تھا۔ کہ پولیس زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کرے۔ جب کہ حسب منشاء دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری پولیس کے روبرو کوئی صورت قانونی موجود نہ تھی۔ اور ایسی صورت میں جب کہ وہ سچائی درخواست ثابت کرنے کے لئے درخواست کرتا ہے۔ بغیر اس کو موقعہ دینے کے اس کے خلاف تکمیل جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کا حکم دیا جاوے۔ الفرانس ششن جج منظور کیا گیا۔ اور حکم مجسٹریٹ سب ڈویژن منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۸۸۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۹۲۔ ۱۰ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۷۷۔

(۲۷) جب کہ پولیس کی طرف بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کے رپورٹ پیش کی جاوے۔ تو مجسٹریٹ باب ۱۷ ضابطہ فوجداری دفعات ۲۰۲ لغایت ۲۰۳ کارروائی کرے گا۔ اور جب کوئی شخص استعانۃ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرے۔ تو وہ یا تو بدفعہ ۲۰۲ ضابطہ خود تحقیقات کرے گا۔ یا بغرض دریافت اصلیت بمنشائے دفعہ مسطور کسی مجسٹریٹ ماتحت یا پولیس کے پاس بغرض صداقت اطلاع بھیجدیگا۔ اور حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری افسر پولیس کا اعلےٰ عہدہ دار یا تو محکمہ کا اعلےٰ افسر ہے۔ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوگا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلحاظ اختیارات انتظامی نہ کہ باختیارات عدالت پولیس کو مقدمہ واپس لینے کے لئے حکم دیسکتا ہے اور جب ملزم بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سے بلحاظ واقعات مقدمہ سبکدوش کیا جاوے۔ تو وہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۷۱۰ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۹۸ سنہ ۱۹۳۰ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۷۔ ۱۱ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۸۸۔

(۲۸) اثبات جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے۔ کہ جو اطلاع ملزم نے دی ہو۔ اس اطلاع کو وہ جھوٹی جانتا یا باور کرتا ہو۔ اور یہ کافی نہیں ہے۔ کہ وہ اس اطلاع کے جھوٹی باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ یا اس کو سچ باور نہ کرتا ہو۔ بلکہ اس کو یقین علم یا اعتبار اس کے جھوٹی ہونے کا ہونا چاہیئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۰۸ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۲۲۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور

مقامی کے پیش کرنے پر عدالت مجسٹریٹ مجاز سے اُس کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل حسب ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی رپورٹ کسی جرم قابل دست اندازی یا ناقابل دست اندازی کی نہ تھی۔ اور نہ کسی فعل یا ترک فعل منصبی حیثیت سرکاری ملازم کے عمل کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ۱۸۲ تعزیرات ہند صادق آسکے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا جا کر قائدہ مقرر کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۱۴ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز ۱۳۶ صفحہ ۴۴۷ ۱۳۔ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۸۳۔ انڈیا رپوٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۱۱ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۱۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۰۔

(۳۴) ایک ڈاکٹر دار جلنگ نے پولیس مقامی کو سرقہ کی اطلاع دی جس کو پولیس نے جھوٹی اطلاع ہونے کی رپورٹ عدالت مقامی کو دی تھی۔ اور ڈاکٹر مذکور نے بنا راضی رپورٹ پولیس مجسٹریٹ مجاز کے درخواست کی۔ کہ اطلاع سچی دی گئی ہے لیکن مجسٹریٹ نے بیچ کی صداقت اطلاع کا موقعہ دینے سے ڈاکٹر کی طلبی بذریعہ سمن جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کی تھی جسکی نگرانی منجانب ڈاکٹر کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رد لنگر ۳۳ کرمینل لاجرنل صفحہ ۴۰۴ و ۴۰۵ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۳۴۶ و ۳۴۷ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۲۴۰ قرار دیا گیا کہ قبل از موقعہ دینے صداقت درخواست ناراضی اجرائے سمن کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے حکم اجرائے سمن مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۲۴ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۲۱۷۔

(۳۵) ایک شخص نے مدراس سے بذریعہ ڈاک تعزیرات سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک اطلاع جھوٹی دی تھی۔ کہ جس سے ایک شخص کو نقصان پہنچانا مقصود تھا۔ چنانچہ اطلاع دہندہ کے خلاف مدراس میں بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مقدمہ قائم کیا گیا جس کی نگرانی مدراس ہائیکورٹ میں منجانب ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کی سماعت وہاں ہونی چاہیئے کہ جس مقام پر سرکاری ملازم کو جھوٹی اطلاع دی گئی ہو۔ اور حکم مجسٹریٹ مدراس بحوالہ رد لنگر منسوخ کیا گیا۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ حسب دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری کاغذات مناسب عدالت میں بھجوا دیئے جاویں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۲ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۰۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۳۷۹

فرنے جس بیجا خلاف قانون بکہکر اور بطور استحصال بالجبر روپے حاصل کئے ہیں اُس ملازم پولیس کو بجرم دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند سزا دی جاوے۔ جو تفتیش سے یہ اطلاع جھوٹی معلوم ہوئی۔ اور اطلاع دہندہ کی نسبت بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت سے بطور سرسری سماعت کرکے دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ نگرانی پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جو شخص کوئی جھوٹا الزام کسی جرم قابل مداخلت پولیس کا اجرائے کارروائی فوجداری کے لئے پولیس کے پاس کسی شخص پر لگائے۔ تو حسب مجی دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند کارروائی فوجداری (Institutes Criminal Proceedings) مقرر کرنا ہے ملزم کو بطور سرسری بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دینا خلاف قانون ہے۔ اس لئے کمبنوچی حکم سزا دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ایٹرائل کیا جاکر حکم مطابق قانون دیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۱۱ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۲۰۸

(۳۴۲) ایک شخص کی جھوٹی اطلاع پر مہتمم پولیس سٹیشن نے اطلاع دہندہ کو زیر دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز کے پیش کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے خلاف احکام دفعہ ۱۹۵ ضمن ب اطلاع دہندہ کو زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند شش سپرد کیا۔ جس کو عدالت شش نے سزا دی گئی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہوکر بحوالہ ۸۶ انڈین کیسز صفحہ ۸۲۵ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۸۳۴ و ۲۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۸۸۹ قرار دیا۔ کہ پولیس کی رپورٹ دفعہ ۱۸۲ پر مجسٹریٹ کا بجرم ۲۱۱ تعزیرات ہند شش سپرد کرکے عدالت شش سپرد کرکے عدالت شش سے بغیر نالش کے ملزم کا مستوجب سزا قرار دینا خلاف اختیار سماعت قرار دیا ہے۔ اس لئے حکم سزا بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت مجاز سے فیصلہ کے لئے واپس ہو جائے۔ اور ایام سزا جو ملزم بھگت چکا ہے۔ زیر غور ہوں۔ زیر غور ہوں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۵۳ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۵۲۰۔

(۳۴۳) ایک شخص نے اپنا بیل ایک شخص اپنے مخالف کے پاس فروخت کرکے پولیس مقامی کو اطلاع دی۔ کہ اس کا بیل گم ہو گیا ہے۔ جس کی دریافت پر یہ معلوم ہوا۔ کہ رپورٹ جھوٹی دی گئی ہے۔ کہ بیل کا فروخت ہونا ثابت ہوا ہے۔ ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پولیس

یہ صداقت اطلاع پیش کی تھی۔ جس کو مجسٹریٹ نے بدیں حکم داخل دفتر کر دیا۔ کہ ملزم کو دوران تفتیش میں کافی موقعہ صداقت اطلاع مل چکا تھا۔ جس کی نگرانی کلکٹہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ عدالت ماتحت کو چاہیئے تھا۔ کہ ملزم کی درخواست کی تصدیق کی تحقیقات کا موقعہ ملزم کو دیتی۔ اور بغیر موقعہ دینے کے حکم سزا بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات دینا نہیں چاہیئے تھا۔ جس سے ملزم کو نقصان پہونچا ہے۔ اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۷۷ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۸۲۴

(۳۹) اور پولیس کی رپورٹ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پر اگرچہ ملزم نے درخواست ناراضگی تفتیش پولیس پیش کی ہے۔ لیکن یہ بہترین ضابطہ ہے۔ کہ ملزم کو اپنی اطلاع جس پر مقدمہ دفعہ ۱۸۲ ہوا ہے۔ اس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے مجسٹریٹ کو تحقیقات میں اسکو موقعہ دینا تھا۔ اور اگر ملزم کو بغیر موقعہ دینے کے مجسٹریٹ نے حکم سزا دیدیا ہے۔ تو اس تجویز خلاف قانون نہیں ہوتی ہے۔ اور مجسٹریٹ پریزیڈنسی نے فیصلہ مقدمہ کا حکم بمنشائے دفعہ ۳۷۰ ضابطہ فوجداری تحریر نہیں کیا ہے۔ اور جملہ امور ضروریہ تحریر فیصلہ متروک کر دیئے ہیں۔ اور اس وقت مجسٹریٹ مختصر وجوہات فیصلہ لکھنے کی ضروریات نہ سمجھے گا۔ جب کہ دو صد روپیہ سے کم سزا جرمانہ عائد کرے۔ اور اس وقت اچھی سمجھ ہوگی۔ جب کہ مجسٹریٹ کوئی فیصلہ ہی نہ لکھے۔ لیکن جب وہ ایک فیصلہ لکھتا ہے۔ تو اس کو باضابطہ اثبات جرم پر لکھنا چاہیئے۔ فیصلہ مطابق قانون کے نہیں ہے۔ حکم منسوخ اور ملزم کو جرمانہ واپس کیا جاوے۔ اور اگر داخل ہو چکا ہو۔ اور قاعدہ قطعی قرار دیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۸۹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۶۰

(۴۰) جبکہ جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند نا قابل مداخلت پولیس کی شکایت زبانی مستغیث نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو کی ہو اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مہتمم پولیس سٹیشن کو پڑتال کیلئے لکھا ہو اور پولیس نے معاملہ جھوٹا تحریر کیا۔ اور دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں سزا کیلئے مجسٹریٹ کو لکھا تھا۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب مستغیث ایسے جرم نا قابل دست اندازی کی شکایت کرے تو خواہ جھوٹی ہو یا سچی ہو۔ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قانوناً قائم نہیں رہ سکتی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۹۹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۹۱۹۔

(۴۱) ایک شخص نے سب ڈویژن مجسٹریٹ کے درخواست بدفعہ ۱۴۴ ضابطہ ایک فریق کے معاملہ میں پیش کی جسکو مجسٹریٹ نے مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس بھیجدیا۔ پولیس نے

۱۸- آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۳۱ - سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۵۴ - ۳۵ مدراس لا ویکلی ۱۵۴ - ۵ مدراس کرمینل کیسز صفحہ ۵۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۴۷۴

(۳۶) ایک شخص مسمی لچھمن نے مسمی بہاری کے خلاف پولیس کو جرم سرقہ کی اطلاع دی جو جھوٹی معلوم ہونے پر پولیس نے مجسٹریٹ کو پیش کر دی تھی۔ جس کی نارضامندی سے لچھمی نے ایک درخواست صداقت اطلاع میں مجسٹریٹ کے پیش کی۔ جس کو سب ڈویژن مجسٹریٹ نے دریافت اصلیت کے لئے اور زاری مجسٹریٹ کے پاس ارسال کر دیا۔ اور خود بجرم مدافعات ۲۱۱ و ۱۸۲ تعزیرات ہند لچھمن اطلاع دہندہ کو بذریعہ سمن طلب کیا جس کی نگرانی کلکتہ ہائی کورٹ میں پیش ہو کر حکم مجسٹریٹ سب ڈویژن اجرائے سمن منسوخ کیا گیا۔ کہ حکم مجسٹریٹ غلط و خلاف قانون تھا۔ تا وقتیکہ وہ درخواست ملزم جو اور زاری مجسٹریٹ کے پاس دریافت اصلیت کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اس کو منسوخ نہ کیا جاتا حکم اجرائے سمن نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۹۴۸ - ۳۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۵ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۳۹۵ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۱۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۳۸۳ -

(۳۷) ایک مقدمہ ڈکیتی کی تفتیش میں ایک شخص نے منجملہ ڈکیتیان اپنے مخالف کا نام شمولیت ڈکیتی میں تحریر کرایا تھا۔ جو عداوتاً اس کا نام منجملہ ڈکیتیان تحریر کرانا پولیس کو ثابت ہوا اور اس کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز سے دو ماہ قید سخت اور پچاس روپے جرمانہ کا حکم ہوا تھا۔ جو اپیل پر حکم سزا بحال رہا۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بدوران تفتیش ملزم کا جھوٹا بہانا بمخالفت کسی شخص کے تحریر کرانا جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ اور لفظ اطلاع مندرجہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اطلاع دہی پولیس یا اطلاع دفعہ ۱۵ ضابطہ فوجداری پر ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ حسب منشاء دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہر ایک ملازم سرکاری کو جھوٹی اطلاع حسب معنی دفعہ مسطور دینے پر حاوی ہے۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا بحال رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۱۶ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۴۳۴ -

(۳۸) ایک شخص کی جھوٹی اطلاع پولیس کو دینے پر زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت سے اس کو وارنٹ طلبی جاری کیا گیا تھا جس پر اس نے بنا راضی رپورٹ پولیس مجسٹریٹ کے درخواست

مع ایک چاقو کے رام دیال کو اُسکی دوکان کے متصل پُوچھ رہا تھا۔ جو پُولیس کی پڑتال سے یہ اطلاع جھوٹی معلوم ہُوکر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کاغذات مجسٹریٹ مجاز کے پیش کئے گئے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدیں حکم رہا کیا۔ کہ اطلاع جرم قابل مداخلت پُولیس نہ تھی جس کی نگرانی پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ہمچوں قسم اطلاع پر بلحاظ واقعہ پُولیس کو زیر دفعہ ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ ضابطہ فوجداری اپنے اختیارات کے استعمال کرنے کا اختیار تھا۔ اور اُس سوال کا تصفیہ کہ اطلاع سے جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے یا نہیں۔ اطلاع جرم قابل مداخلت پُولیس۔ اور اُس اطلاع کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ کہ آیا اُس اطلاع سے پُولیس اپنے اختیارات قانونی کا نفاذ کسی شخص کو نقصان پہنچانے کے لئے کرے گی۔ یا اُس نے اختیارات کا نفاذ بغرض مسطور کیا ہے۔ چونکہ ملزم فوت ہو گیا ہے۔ اور بصورت حکم وجہ کافی دست اندازی کی نہ ہو۔ ہائی کورٹ مداخلت نہ کرے گی۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۶۲ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۳۳۸۔

(۴۵) جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے بالارادہ جھوٹی اطلاع دینا ملزم کا مقصود ہے۔ اور بہ سلسلہ تفتیش زیر دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری کسی گواہ کا اپنے بیان میں بجواب سوال افسر پولیس کے جھوٹ تحریر کرانا جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کی ذمہ واری میں شخص گواہ پر عائد نہ ہوگی بجز خاص حالات کے جب کہ حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند وہ اطلاع کی حد تک پہونچتی ہو۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۸۰ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۸۵۴۔

(۴۶) لفظ سرکاری ملازم مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند افسر پولیس بھی حاوی ہے وردوران تفتیش میں بمنشائے دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری کسی سوال کے جواب میں گواہ کا غلط بیان کرنا اُس پر ذمہ واری دفعہ ۱۸۲ عائد نہیں کرتا ہے۔ اور اطلاع بمنشائے دفعہ ۱۵۴ ضابطہ دانستہ جھوٹی تحریر کرانے پر ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع کا سرکاری ملازم کو دانستہ یا تعلیم یا اُس کو جھوٹی سمجھکر دینا کہ وہ استعمال اختیارات خود کسی شخص کو مضرت یا نقصان پہنچانے میں کوئی فعل کرے یا ترک کرے۔ جو بصورت سچ معلوم ہونے کے نہ کرتا۔ یا ترک نہ کرتا۔ اور ملزم کی مجرمیت اُس کے

درخواست کا جھوٹی ہونا ثابت کر کے مجسٹریٹ کو درخواست واپس پیش کر دی۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم سے دو صد روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ اور کاغذات (سب) ڈپٹی مجسٹریٹ کو بھیجدیئے جس نے بعد تحقیقات بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دیدی۔ ملزم کی درخواست باضابطہ ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا کہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضمن ایک مقدمہ کی سماعت اس وقت درست تھی۔ جب کہ باضابطہ تحریری استغاثہ کے طور پر لکھا جاتا اور زیر دفعہ ۱۹۰ ضمن ج سماعت کرنا مقدمہ کا قانوناً کافی نہیں ہوگا۔ اور نیز حکم سب ڈویژن مجسٹریٹ کا سب ڈپٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجا ہوا بالکل استغاثہ کی شکل قاعدہ میں نہیں ہے۔ اور نہ مقدمہ ایسا تھا۔ کہ جو خاص صورت دفعہ ۱۹۵ ضمن ا ضابطہ فوجداری کی موجودگی میں بدفعہ ۱۹۰ ضابطہ جو بحالات بمقدمہ غیر متعلق ہے عمل کیا جاتا اس لئے سب ڈویژن مجسٹریٹ کے لئے قابل ترجیح طریق یہ تھا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس کاغذات بھیجتا۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۴ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ

(۴۲) یہ امر پسندیدہ کے نہیں ہے۔ کہ استغاثہ پیش ہونے پر بلاتحریر حلفیہ بیان مستغیث پولیس کو استغاثہ بھیجا جاوے۔ اور رپورٹ پولیس پر منظوری دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند دیجاوے کرمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۶۰ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(۴۳) ایک مجسٹریٹ نے ایک شخص کی درخواست کو مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس بدفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند کی کارروائی کے لئے بھیجا تھا۔ پولیس نے بعد تفتیش اس درخواست کو جھوٹا معلوم کر کے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کے واپس پیش کر دیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے درخواست دہندہ کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بذریعہ سمن طلب کیا اور ششن جج نے بمنشائے دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ پٹنہ میں رپورٹ کی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ہے۔ کہ مجسٹریٹ کا حکم خلاف قانون تھا۔ اور مجسٹریٹ حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند خود مناسب صاحب اختیار سرکاری ملازم تھا۔ اور کوئی امر بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مانع نہ تھا۔ اور نہ حکم مجسٹریٹ موصومہ سب انسپکٹر نالش تھا۔ بمنظوری ریفرنس ششن جج حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۳۴۴ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۷۹۷۔

(۴۴) ایک شخص نے پولیس میں رپورٹ کی۔ کہ سمی نواب بھیس بدل کر برقعہ پہنے ہوئے

ہائیکورٹ میں پیش کر دیا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جملہ واقعات سے کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن عدالت کے لئے بلحاظ واقعات و حالات سماعت جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے مانع نہیں ہے۔ جس کے لئے سرکاری ملازم متعلقہ کی تحریری شکایت کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ابتدائی اعتراض منصف ملزم کو مجسٹریٹ کا نظر انداز کرنا درست ہے۔ مثل واپس عدالت میں بھیجی جاوے۔ کہ وہ بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند مطابق قانون کے عمل کرے۔ درخواست منصف دیہہ ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۴۳ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۲۹۲۔

(۴۹) ایک شخص نے سرقہ کی اطلاع متہم پولیس تھانہ کو دی تھی۔ اور اس میں دو شخصوں کی نسبت مرتکب جرم ہونا ظاہر کیا تھا۔ جو تفتیش پولیس سے اطلاع جھوٹی ثابت ہو کر بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز نے دو ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اور عدالت اڈیشنل سشن جج سے حکم بحال رہا تھا۔ اور محض اطلاع ملزم پر بغیر اجزاء قانونی جرم ملزم سزایاب ہوا تھا۔ جس کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کو اطلاع کا جھوٹا ہونا جاننا یا اس کا جھوٹا باور کرنا یا حالات واقعات اس کے جھوٹے ہونے کا علم ہونا ضروری ہے۔ اور مقدمہ میں بجائے استغاثہ پر بار ثبوت جرم ڈالنے کے ملزم پر خلاف قانون بار ڈالا گیا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۸۹ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۷۳۸۔

(۵۰) مسمی مہرو نے ایک درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایک درخواست ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دی۔ کہ پولیس مین نے اس کو ہتھکڑی لگائی۔ اور باوجود وارنٹ ضمانتی کے ضمانت نہیں لی ہے۔ جس رپورٹ کو مختار کار کے پاس دریافت و تحقیق کیلئے بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ مختار کار نے اصل مقدمہ میں فریقین کا راضینامہ ہو جانا تحریر کر کے رپورٹ پیش کر دی تھی۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے داخل دفتر کر دیا تھا۔ ایکسال کے بعد پولیس نے برخلاف مہرو کارروائی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز کے رپورٹ پیش کی تھی۔ جس پر مسمی مہرو نے مجسٹریٹ ضلع کے عذر کیا۔ کہ بغیر تحقیقات کے ایکسال

علم و نیت پر منحصر ہے۔ جو اُس کے فعل کی نوعیت یا حالات مقدمہ سے اخذ کی جاتی ہے کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۹۱۰۔

(۴۷) مسمی نرائن داس نے مقام ہاتھرس سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس آگرہ کے پاس بشکایت حکم سنگھ سب انسپکٹر ہاتھرس رپورٹ بذریعہ ڈاک بھیجی۔ کہ آٹھ سادھوؤں سب انسپکٹر پولیس نے اُس کے مکان کی تلاشی لے کر اپنے پاس رکھ لیں ہیں۔ جس کی پڑتال پر اطلاع نرائن داس جھوٹی ثابت ہو کر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سب ڈویزنل مجسٹریٹ سے ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل بعدالت سشن پیش ہو کر بحث میں یہ ثابت کیا۔ کہ مجسٹریٹ ہاتھرس کو اختیار سماعت نہ تھا۔ کیونکہ اطلاع جسکو جھوٹا ہونا کہا گیا ہے ہاتھرس سے مقام آگرہ دی گئی ہے۔ جس پر اپیل منظور ہوا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ مجاز کے مقدمہ دائر کیا جاوے۔ جس کی ناراضی سے الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مقام ہاتھرس میں رپورٹ جھوٹی تحریر کی گئی ہے۔ اور پوسٹ کیگئی ہے۔ جو مقام آگرہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو بھیجی گئی ہے۔ جس کا کچھ حصہ مقام ہاتھرس اور کچھ حصہ مقام آگرہ مکمل ہوا ہے۔ اس لئے مقام ہاتھرس کی عدالت کو اختیار سماعت مقدمہ کا ہے۔ اور اگر اُس کی نسبت یہ خیال کیا جاوے۔ کہ اُس کو اختیار سماعت نہیں تھا۔ تو حسب دفعہ ۵۳۱ ضابطہ فوجداری اس نقص کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور بمنظوری اپیل حکم سشن جج منسوخ کیا گیا۔ اور نیز قرار دیا۔ کہ مجسٹریٹ ہاتھرس کو علی گڑھ میں مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۷ صفحہ

(۴۸) ایک شخص کی عورت فوت ہو گئی تھی۔ جس کی اطلاع منصف دیہہ کو عورت کا فوت ہونا مار پیٹ شوہر اش کا نتیجہ ملزم نے بتلایا تھا۔ اور منصف دیہہ نے پولیس مقامی کو جا کر تحریری اطلاع کر دی تھی۔ جس کا نتیجہ اطلاع کا جھوٹا ہونا برآمد ہوا۔ کہ موت طبعی واقعہ ہوئی تھی۔ چنانچہ شوہر متوجہ نے منصف دیہہ و دیگر شریک اطلاع کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سب ڈویزنل مجسٹریٹ نے نالش کی تھی۔ جس کی تحقیقات کے دوران میں ملزمان نے اعتراض کیا۔ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کارروائی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ امر متنازعہ کو سشن جج نے مداس

ملازم کے اختیار جائز کی رو سے لیا جاتا ہو کسی طرح کا تعرض کرے۔ یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ وہ ویسا ہی سرکاری ملازم ہے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل رضامندہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا دوم ہے۔ اور منشوری حسب دفعہ ۱۴ ضابطہ توجداری متعلقہ سرکاری ملازم مطلوب ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جن ایسے رعایا کی حکومت میں باب لسبت دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ کا عمل نہیں ہے۔ وہاں قرار واقعی جرم حسب ضابطہ مرتب کی جا کر عمل درآمد کیا جاوے گا"

شرح بدفعہ ہذا سرکاری ملازم کے اختیار قانونی کے مطابق جو مال کسی شخص سے لئے جانے کے لائق ہو۔ اور وہ شخص اس کو سرکاری ملازم جانتا یا باور کرتا ہو۔ مال متعلقہ کے دیئے جانے میں تعرض کرے۔ تو وہ متعرض شخص قابل سزا ہوگا۔ لیکن محض انکار یا نرا لگی مال تعرض کی حد تک نہیں پہونچتا ہے۔ تاوقتیکہ عملی بصورت ملزم اختیار نہ کرے۔ اور جو مال بدیں طریقہ وارنٹ لئے جانے کے لائق ہو۔ اور اس وارنٹ کے جو واجبی طریق تعمیل میں سرکاری ملازم سے ناقابل اصلاح نقص وقوع میں آوے یا سرکاری ملازم نے اپنا سرکاری ملازم ہونا۔ اس کو باور نہ کرایا ہو۔ اور نہ اس نے اس کو سرکاری ملازم باور کیا ہو۔ تو ان صورتوں میں تعرض کرنا قابل مواخذہ قانونی نہ ہوگا"

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم مجاز کے مال لئے جانے میں خلاف قانون تعرض کرنا (۲) ملزم کا اس کے لئے جانے کے وقت سرکاری ملازم کو جاننا یا باور کرنا کہ وہ مجاز مال لینے کا ہے۔ (۳) سرکاری ملازم کا قانوناً مجاز مال لینے کا ہونا۔

بعد پولیس کا بغیر قاعدہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرنا قانوناً درست نہیں ہے۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کیا۔ جس کی درخواست سیدھ ہوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ ایک سال کے بعد بغیر کسی تحقیقات کا موقعہ دینے کے یا منظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ مجاز کے عمل کیا گیا ہے۔ اس لئے کارروائی جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند منسوخ کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۵۱ سنہ ۱۹۳۷ء سند ۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۶۰۹

(۵۱) سمی گوری شنکر کے خلاف بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اور دیوا سنگھ کے خلاف بدفعہ ۱۸۲، ۱۰۹ تعزیرات ہند فرسٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ کہ گوری شنکر نے پولیس مقامی کو جھوٹی اطلاع دی تھی۔ اور دیوا سنگھ ہمراہی نے تائید اطلاع کی تھی۔ جو جھوٹی ثابت ہونے پر سزایاب ہوئے تھے۔ اور جن کی درخواست الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۹ تعزیرات ہند مجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند صحیح طور سے ملزم سزایاب ہوا ہے۔ اور دفعہ ۱۸۲ سے اعانت متعلق ہے۔ اس لئے اپیل ملزم نامنظور ہوئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۲۳۔

(۵۲) دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں جھوٹا الزام کسی شخص پر نقصان پہنچانے کی غرض سے کارروائی فوجداری شروع کرانا ہوتا ہے۔ اور ایسے شخص کے پاس الزام لگانا جس کو کارروائی فوجداری شروع کرانے کا اختیار نہ ہو۔ جھوٹا الزام لگانا حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ اور کسی ڈسٹرکٹ جج کے روبرو کسی ماتحت جج کی نسبت الزام لگانا۔ کہ اس کو نقصان پہنچے۔ جھوٹا الزام لگانا ہے۔ بمنظوری قاعدہ ماتحت جج کے خلاف کارروائی فوجداری کی جا سکتی ہے۔ اور سرکاری ملازم کے روبرو جھوٹی اطلاع کرنا۔ تاکہ وہ اختیارات کا نفاذ کرے۔ جو بصورت دیگر نہ کرتا یا نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹی خبر دے۔ کہ وہ تفتیش کرے تجویز مقدمہ کے لئے بھیجے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ذمہ وار ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۳۱۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۲۴ پٹنہ سنہ ۱۹۳۸ء۔

دفعہ ۱۸۳: جو کوئی شخص کسی مال کے لے جانے میں جو سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رو سے لیا جانا ہو تعرض کرنا

(۳) ایک شخص نے اپنی موٹر کار فروخت کے لئے ایک فرم کے منیجر کے سپرد کی تھی اصل فرم کے مالک کا انتقال ہو جانے پر کورٹ آف وارڈز مقرر ہوا۔ اور منیجر نے موٹر سپرد کرنے میں تعرض کیا اور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند کا اجرائے ہوا کہ منیجر مرتکب جرم دفعہ ہذا ہوا ہے۔ جس کی نگرانی چیف کورٹ اودھ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم حسب معنی دفعہ ۱۷۱ قانون معاہدہ ۹ سنہ ۱۹۷۲ء مال کو بطور ضمانت باب عام حساب باقیات کے اپنے پاس رکھے اور نیز لفظ گماشتہ یا کارکن جس کہ انگلستان میں اس کے معنے لئے گئے ہیں۔ ایسا ہی ہندوستان میں اس کے معنی ایجنٹ یا کارکن کے ہیں۔ جس کے مال فروخت کے لئے سپرد کیا جاوے۔ اس لئے حکم کارروائی جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۲۸ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۴۴۷-۳۰۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۲۰۲۔ لکھنؤ صفحہ ۱۳۳۔

(۴) ایک وارنٹ ضابطہ مدیون ڈگری کی گرفتاری کے لئے سب ارڈی نیٹ جج کی عدالت سے جاری ہو کر سپرد چپراسی عدالت کیا گیا تھا۔ جس نے مدیون کو گرفتار کرنا چاہا تھا۔ مگر کچھ سات اشخاص تعلق داران مدیون ڈگری نے اسکو پکڑ لیا۔ جس کی رپورٹ جج مذکور کے پیش ہو کر حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری بصدور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے رپورٹ کی گئی تھی۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بغرض کارروائی جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند بھیجدیا۔ اور مجسٹریٹ درجہ اوّل نے ملزمان کو جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند سے بری کر کے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں بطور کارروائی سرسری حکم سزا دیا گیا۔ چنانچہ منجملہ سات کے پانچ ملزمان کا اپیل بعدالت سشن پیش ہو کر ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور دو ملزمان جنہوں نے اپیل نہیں کیا تھا۔ ان کے متعلق سشن جج نے بشفارش برادرت اودھ چیف کورٹ میں تحریر کیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ سب آرڈی نیٹ جج نے زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ نالش کی ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ کہ جج مذکور نے بدفعہ ۴۷۶ و ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا ہے۔ اور رسیفرانس زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ کیا ہے۔ جو بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری یہ تحریر مستند ادنہیں ہے۔ اور سشن جج نے انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۴۰۹ و ۲۸۰۔ کرمینل لاجرنل صفحہ ۶۸۱ کے مطابق عمل کیا ہے۔ لیکن

قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سمی فلاں شخص سرکاری ملازم عہدہ فلاں بہ حیثیت اس کے منصبی عمل کے گھڑی مسروقہ جو تمہارے ہاتھ کو بندھی ہوئی تھی جس کے مل کرنے کا وہ قانوناً مجاز تھا۔ اس کے حاصل کرنے میں تم نے اس کو سرکاری رم جانتے ہوئے انکار کیا تھا۔ اور جب اس نے تمہارے ہاتھ سے بدست خود گھڑی لینے لئے تمہارا ہاتھ پکڑا۔ تو تم نے اس کو دھکا دیکر تعرض کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کے اختیار سماعت ہے۔ اس میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔"

بنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص مدعا علیہ کے مال قرق کرنے کا حکم عدالت دیوانی سے ہوا تھا۔ جس کا وارنٹ قرقی چپراسی لت چپراسی عدالت مکان مدعا علیہ پر لے گیا۔ اور دریافت پر تاریخ اجرائے وارنٹ پراسی نے نہیں بتلائی تھی۔ مدعا علیہ کے تعرض پر اس کو بجرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ درخواست قاعدہ ملزم پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ تاریخ تعمیل نٹ چپراسی کا نہ بتلانا خلاف قانون نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۹۳ سنہ ۱۹۱۷ء ۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۸ ۔ ۳ ٹینہ لا ویکلی ۴۶

۲) ایک وارنٹ قرقی عدالت اسسٹنٹ کلکٹر سے جاری ہوا تھا۔ جس پر دستخط بجائے کے سررشتہ دار اسسٹنٹ کلکٹر کے بغیر ہدایت جج کے کئے ہوئے تھے۔ قرقی کے وقت ں کنندہ وارنٹ سے تعرض عمل کیا گیا تھا۔ جس کو بدفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سزا ہوئی تھی۔ جس کی نگرانی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا ۔ کہ جو وارنٹ بغیر دستخط جج یا ہدایت جائنٹ جج جاری ہوا ہو۔ اس کی تعمیل میں تعرض کرنا سزا جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری ریفرانیس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ م سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز ۵۵ صفحہ ۲۵۸ ۔ ۸ آل لاجرنل صفحہ ۴۸ ۔ ۲ اپر پروویس لا رپورٹ الہ آباد ۱۰۱"

کے لئے اُس کے مکان پر گیا تھا۔ مسمی حبیب یہ معلوم کرکے اپنے مکان میں داخل ہوگیا اور مکان کے اندر کا کنڈا لگالیا۔ جس سے چپراسی تعمیل وارنٹ سے مجبور رہا۔ اور تحصیلدار صاحب کے پاس رپورٹ پیش ہوکر اس پر تحصیلدار صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو وارنٹ کی پشت پر لکھا۔ کہ حبیب نے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا ہے۔ کہ اُس نے چپراسی کی مزاحمت بجا کرکے اُس کو ادائے فرض منصبی تعمیل وارنٹ سے روکا ہے۔ اسلئے بجرم مذکور نائب تحصیلدار کو تحقیقات کا حکم دیا جاوے۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے واپسی لکھا۔ کہ بجرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند ملزم کے خلاف کارروائی ضابطہ اختیار کی جاوے۔ جس کو تحصیلدار نے کارروائی قاعدہ کے لئے نائب تحصیلدار کے پاس کاغذات بھیجدئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نگرانی ناگپور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ رپورٹ تحصیلدار و حکم سب ڈویژنل مجسٹریٹ صحیح نہیں دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری نہیں ہے۔ اس لئے حکم تحصیلدار و سب ڈویژنل مجسٹریٹ منسوخ کیا جاوے۔ کہ بحالات صدر مجسٹریٹ مجاز سماعت جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند کا نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور ہائی کورٹ۔"

مال کے نیلام میں جو سرکاری ملازم کے اختیار کی رُو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو مزاحم ہونا

دفعہ ۱۸۴۔ جو کوئی شخص کسی مال کے نیلام میں جو بحیثیت ملازمی کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رُو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو۔ قصداً مزاحمت پہونچائے۔ تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا کے لئے وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کیا گیا ہے۔"

اس مقدمہ میں منصف نے تحریری نالش برخلاف ملزم بجرم دفعہ ۱۸۳ و ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں کی تھی۔ اور سب آرڈی نیٹ جج نے زیر دفعہ ۴۷۶ و ۱۹۵ ضابطہ فوجداری تحریری کی ہے۔ اور ریفرانس بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ کیا گیا ہے۔ جو محض برجائے غلط فہمی ہے۔ اس لئے ریفرانس نامنظور کیا گیا۔ اور کاغذات عدالت متعلقہ کو واپس بھیجے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۹۰ سنہ ۱۹۳۴ء

(۵) دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند میں ایسے الفاظ نہیں ہیں۔ جو بدوران عمل بدفعہ ۱۹ تعزیرات ہند وضع کئے گئے ہیں۔ دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند اس وقت مکمل ہو جاتی ہے۔ جب کہ بہ حیثیت منصبی کسی سرکاری ملازم مجاز کے بطور جائز قانونا مال لئے جانے میں تعرض کیا جاوے۔ اور یہ فعل ایک عملی صورت تو متمثل ہوتا ہے۔ اور جو موجودہ مقدمہ میں ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۸۵۹ ـ ۹۵۹ بمبئی صفحہ ۵۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۳۳

(۶) ایک ڈگر بدار بحکم منصف نے چپراسی مدیون ڈگری کے مکان پر مال کے قرق کرنے کے لئے گیا۔ جہاں مدیون ڈگری نے چپراسی عدالت کو مال قرق کرنے نہیں دیا۔ بلکہ مال اٹھا کر دوسری جگہ لے جا کر رکھ دیا تھا۔ جس پر عدالت ڈگر بدار نے منصف کے رپورٹ پیش کی۔ اور اس رپورٹ پر مدیون ڈگری کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند مواخذہ کیا گیا تھا۔ وہ اپیل ملزم نے حسب مختار دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فی فیدی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کیا تھا۔ جس کے متعلق پٹنہ ہائی کورٹ میں درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ چپراسی کی طرف سے حسب ضابطہ زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری رپورٹ پیش نہیں کی گئی تھی۔ ڈگر بدار کی رپورٹ حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری نہ تھی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری سماعت اپیل کا اختیار نہ تھا۔ بلکہ اس کا علاج نگرانی عدالت ہائیکورٹ کرنا پسندیدہ تھا۔ حکم منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۹۲ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۸۷۰۔

(۷) مسمی سید حبیب زمیندار کے ذمہ بقایا لگان کی ڈگری میں چپراسی قرقی مال

جُرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند سے بری کر دیا تھا۔ جس حکم کے خلاف پنجاب گورنمنٹ ناگپور ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب ملزمان کے فعل سے مال کے نیلام میں قصداً مزاحمت ہوئی ہے۔ تو ایسی صورت میں کوئی وجہ سبکدوشی ملزمان نہیں ہے۔ اس لئے منظوری اپیل گورنمنٹ ایڈووکیٹ حکم برارت منسوخ کیا جا کر دس دس روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اور بعدم ادا جُرمانہ ایک ایک ہفتہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۵۴ ناگپور سنہ ۱۹۳۵ء انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۸۱۹ ۱۰ دسمبر سنہ ۳۸ء

مال جو سرکاری ملازم کے اختیار کی رُو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو۔ خلاف قانون خریدنا یا اُس کے لئے بولی بولنا۔

دفعہ ۱۸۵:۔ جو کوئی شخص کسی مال کے نیلام میں جو بحیثیت نیلامی کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رُو سے ہوتا ہو کسی شخص کیلئے عام اس سے کہ وہ خود ہی ہو یا کوئی اور کوئی مال خریدے یا اُس کے لئے بولی بولے۔ یہہ جان کر کہ اُس شخص کو اُس نیلام میں مال مذکور کا خریدنا قانوناً ممنوع ہے۔ یا اُس مال پر بولی بولے۔ اور اُن شرائط کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو جو اُس بولی بولنے سے اُس پر عائد ہوں گی۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانے کی سزا جس کی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کیا گیا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا اس امر کی تعزیر مقرر کی گئی ہے۔ کہ جو شخص کسی مال کے نیلام میں جسکو سرکاری ملازم مجاز بحیثیت متصدی قانوناً نیلام کرتا ہو۔ باوجود حماقت قانونی یا نیت عدم ایفائے شرائط نیلام خود یا کسی دوسرے کے لئے دانستہ

شرح بدفعہ ہذا کسی مال کے نیلام میں جو سرکاری ملازم سے بہ حیثیت منصبی نیلام پر چڑھایا گیا ہو کوئی شخص ارادتاً اس میں رکاوٹ پیدا کرے اس کو زیر دفعہ ہذا سزا دی جائے گی۔ لیکن جو فعل نیک نیتی سے باعث مزاحمت نیلام ہو اس پر ذمہ داری دفعہ ہذا عائد نہ ہوگی۔ اور جب کوئی شخص عملی طریق سے قصداً بولی دینے والے یا نیلام کنندہ سے کوئی فرضی تنازعہ پیدا کر کے باعث تاخیر و رکاوٹ ہوگا یا کسی اور طرز عمل سے دانستہ مزاحمت کرے گا۔ وہ زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اجراء قانونی ثبوت طلب (۱) سرکاری ملازم مجاز کا بہ حیثیت منصب قانوناً مال کو فروخت کے لئے نیلام کرنا (۲) ملزم کا قصداً مال کے نیلام میں مزاحمت کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں سرکاری ملازم جو قانوناً بحکم عدالت فلاں مسمی فلاں مدیون ڈگری کا فلاں مال فروخت عام کے لئے پبلک میں نیلام کرتا تھا۔ اور وہ بہ حیثیت مال بولی دہندگان مال سے نیلام پر بقدر قیمت فلاں چڑھ چکا تھا۔ تم نے قصداً جھوٹا دعوے عذرداری کر کے اس میں مزاحمت کی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کے اختیار سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں بروقت نیلام ایک جائیداد غیر منقولہ مسخانب سرکاری ملازم کے جو عدالت کے حکم سے باجرائے ڈگری عام طور پر جلسہ عام میں نیلام ہو رہی تھی مسمیان بل رام و جیت رام نے سرکاری ملازم سے معیوب الفاظ دشنام دہی کرنے پر نیلام جائیداد میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اور ملزمان کے خلاف بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند کارروائی کی گئی تھی اور دوران تحقیقات میں مجسٹریٹ مجوز نے یہ لکھ کر کہ عملاً ملزم نے بغرض رکاوٹ نیلام بطور خاص مزاحمت نہیں کی ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند صادق نہیں آتا ہے۔ اور ملزم و

پیدا ہووے۔ تو وہ شخص زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے"۔

اور دیگر ہمشکل دفعات جو باصول تحفظ سیاست سرکاری ملازمان مجموعہ ہذا میں وضع کی گئی ہیں۔ وہ ہر ایک صورت واقعہ کے لحاظ سے جداگانہ طور سے مثلاً کسی شخص کے تعرض یا حملہ یا جبر مجرمانہ یا نقصان پہنچانے کی دھمکی وغیرہ سے سرکاری ملازم کو ادائے فرائض منصبی سے باز رکھنا بدفعات قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بدفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند بروقت سرکاری ملازم کے مجمع ناجائز یا بلوہ یا ہنگامہ کے فرو کرنے کے اُس پر حملہ یا جبر مجرمانہ یا مزاحم یا اُن میں سے کسی کا اقدام کرنا اور بدفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے قانوناً کسی مال کے لئے جانے کے وقت عملاً اُس سے تعرض کرنا اور بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کو اُس کے ادائے فرائض منصبی سے باز رکھنے کے لئے نقصان پہونچانے کی دھمکی دینا۔

اور بدفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کو ادائے فرائض منصبی سے روکنے کیلئے اُس پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنا صورت ہائے مذکور میں مرتکب مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور الفاظ مستعملہ قانونی جبر مجرمانہ یا حملہ یا مزاحمت پہچا یا نقصان وغیرہ مستعملہ بدفعات مذکور بمشبا معنی دفعات تعزیری الفاظ نقصان بدفعہ ۴۴ تعزیرات ہند و مزاحمت بیجا بدفعہ ۳۴۱ و جبر و جبر مجرمانہ بدفعہ ۳۴۹ و ۳۵۰ و حملہ بدفعہ ۳۵۱ تعزیرات ہند مستعمل ہوں گے۔

اور بدفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند الفاظ تعرض (Resistance) استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی تعریف قانونی تعزیرات ہند یا ایکٹ عبارات عامہ میں بھی کہیں نہیں کی گئی ہے۔ لیکن ربط ضبط عبارت تعرض کے معنی باضافہ انکار عملاً خلاف قانون بزور باعث رکاوٹ اختیار منصبی سرکاری ملازم کرنا ہوتا ہے۔

اور الفاظ مزاحمت (Obstruction) مستعملہ دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سے عملاً سدراہ یا رکاوٹ ادائے فرائض منصبی سرکاری ملازم میں پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور ایسا ہی بدفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند لفظ مزاحمت کے معنی نیلام کیوقت بموجب دفعہ مسطور رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اور دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی میں عملاً باعث رکاوٹ ہونا ہوتا ہے۔ اُن میں جسمانی مزاحمت بمثل دفعہ ۳۵۳ وغیرہ سرکاری ملازم مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اُس کے اختیار سرکاری ملازمت میں کسی طریق عمل

اُس کو خریدے یا اُس کی بولی دے مستوجب سزا ہوگا۔

اور نیلام کسی مال بادی یا غیر مادی متعلقہ ٹھیکہ کسی امر کے ہو جس کو قانوناً یا اختیار جائز سرکاری ملازم مجاز نیلام کرتا ہو۔ اس میں بعدم ایفائے شرائط نیلام دانستہ خود یا بطور بے نامی خریدار اُس کو خریدے۔ یا اُس کی بولی دے یا کسی ایسے شخص ڈگریدار یا شخص متعلقہ پھاٹک مویشی وغیرہ اشخاص جن کو قانوناً ممانعت خرید یا بولی دینے کی ہے۔ بقرار طدر عمل کرے گا۔ اُن پر ذمہ واری قانونی دفعہ ہذا عائد ہوگی۔ چنانچہ جو شخص خلاف قانون یا جو بغیر نیت ایفائے خرید عمل کریگا۔ وہ مواخذہ قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب سرکاری ملازم مجاز کی طرف سے قانوناً نیلام کا ہونا

(۲) ملزم کا باوجود ممانعت قانونی کے مال متعلقہ نیلام کو خود یا معرفت دیگر کسی شخص کے خریدنا یا بولی دینا (۳) ملزم کا بہ نیت عدم ایفائے شرائط نیلام اس مال کو خریدنا یا بولی دینا۔"

لوازم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی مزاحمت کرنا

دفعہ ۱۸۶: - جو کوئی شخص اُس حال میں کسی سرکاری ملازم کی بالارادہ مزاحمت کرے جب کہ وہ ملازم اپنے لوازم منصبی کو انجام دے رہا ہو۔ تو شخص مذکورہ کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ وہی ہے جو دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں درج کیا گیا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص سرکاری ملازم کے فرض منصبی کی انجام دہی میں بالارادہ اسکی مزاحمت کرے جس سے اُسکی فرائض کی ادائگی میں رکاوٹ

(۲) ایک مقدمہ بدعوائے مدعی مدعا علیہ کا مال تعمیل کنندہ سرکاری ملازم نے بحکم عدالت اپیل مدعا علیہ کو قرق کر کے فہرست مال مقرقہ تیار کر رہا تھا کہ مدعا علیہ مال مقرقہ لے گیا تھا۔ جس کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۳ و ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجازت حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کی درخواست منجانب ملزم برخلاف حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بعدالت اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے وکیل کی یہ بحث کہ حکم قرقی مدعا علیہ کو دکھلایا نہیں گیا ہے۔ اس لئے حکم سزا تنسیخ طلب ہے۔ قابل التفات نہیں ہے۔ کیونکہ جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے اثبات کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ تحریری حکم قرقی ملزم کو واقعی دکھلایا جانا چاہیئے۔ بلکہ یہ امر کافی ہے۔ کہ حکم کی موجودگی سرکاری ملازم کے پاس ہو۔ اور حسب خواہش ملزم یا دیگر کسی شخص کے دکھلایا جا سکتا ہے۔ اور بلحاظ واقعات جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند صحیح صادر کیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے۔ جبکہ قرقی مال کے وقت ملزم مزاحمت کرتا۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم سزا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم رہا۔ حکم عدالت ماتحت ترمیم کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۱۸ء اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۸۱۳ ۔ ۵ اودھ لاجرنل صفحہ ۱۱۲

(۳) ایک مقدمہ میں وارنٹ گرفتاری ناجائز کا اجرائے عدالت منصف سے ہوا تھا۔ جس کی تعمیل میں سرکاری ملازم تعمیل کنندہ کی مزاحمت کی گئی تھی۔ اور ملزمان بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا یاب ہوئے تھے۔ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ گرفتاری زوجہ مستغیث اس لئے جاری کیا گیا تھا۔ کہ زوجہ مستغیث کو گرفتار کر کے اس کے شوہر کے حوالہ کر دیا جاوے۔ جس کے دوران میں مزاحمت ہوئی ہے۔ اور وارنٹ کا اجرائے بصراحت صدر خلاف قانون تھا۔ اس لئے اس کی تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزمان کو مخلصی دی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۸۶۸ ۔ ۲۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۱۴ ۔

(۴) ایک مقدمہ میں مسمات عائشہ خاتون کو حسب درخواست شوہر ش عدالت دیوانی سے حکم دیا گیا تھا۔ کہ مسمات تین ماہ میں اپنے شوہر کے گھر چلی جاوے۔ مسمات کے مقیم ہمجاد

سے اشکال پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور مہذا کسی جوڈیشل افسر کے ادائے فرائض منصبی عدالتی کے وقت مزاحمت کرنا تحقیر عدالت (Contempt of Court) سمجھا گیا ہے۔ جس کیلئے بدفعہ ۱۸۰ ضابطہ فوجداری صورت ہائے جرم دفعہ ۱۷۵ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ یا دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہونے میں بطور سزری بوقت عدالت اسی روز ملزم کو دو صد روپیہ جرمانہ تک کی سزا دی جاتی ہے۔ اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید محض کا حکم دیا جا سکتا ہے۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سمی فلاں افسر پولیس سرکاری ملازم کے ہمراہ مکان کی تلاشی مال مسروقہ گھڑی طلائی سمی فلاں مستغیث کے برآمد گی کیوقت تم نے اپنے مکان کے تختے بند کر کے مکان کے اندر جانے سے روک دیا تھا جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آئے

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) سمی سرمتی مدعی نے اپنے محاسب مدعا علیہ پر عدالت دیوانی میں دعوے کیا جس کی ڈگری برخلاف مدعا علیہ ہو چکی تھی۔ اور ایک تاریخ مقررہ پر حساب فہمی کا حکم دیا گیا۔ مدعا علیہ کی عدم تعمیل پر بمنشائے آرڈر ۲۱ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ ضابطہ دیوانی عمل کیا جانا متصور کیا گیا تھا۔ اور مدعا علیہ کو بجرم دفعہ ۱۸۶ و ۲۲۵ ب تعزیرات ہند حکم سزا دیا گیا۔ جس کے خلاف درخواست باقاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ابتدائی ڈگری مقدمہ میں مدعا علیہ کو حساب فہمی کا حکم دینا اور مدعا علیہ کا تعمیل نہ کرنا حسب معنی رول ۳۲ آرڈر ۲۱ ضابطہ دیوانی عدالت کو بمنشائے دفعہ مسطور ضابطہ دیوانی عمل کرنے کا مجاز قرار نہیں دیتا ہے۔ اور گرفتاری مدعا علیہ خلاف قانون ہے اور حکم سزا بدفعہ ۱۸۶ و ۲۲۵ ب تعزیرات ہند ناجائز تنسیخ طلب ہے۔ اسلئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۵ ۳۸ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۷۳۷ — ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۱۰۶۔

منسوخ کی۔ کہ تحصیلدار پر حملہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں سزا تبدیل کر دی تھی۔ لاہور ہائیکورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا فعل نائب تحصیلدار کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں باعث مزاحمت نہیں ہوا ہے اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۹۲ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۳۳۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور ۲۳۸۔

(۷) ایک چوکیدار کو بازار میں چند اشخاص نے سخت مضروب کیا تھا۔ جو جسونت سنگھ کے مکان میں چوکیدار حسب خواہش پہنچا دیا گیا تھا۔ پولیس کی معلومات پر اور نوار خاں سب انسپکٹر پولیس کے نام حکم پہنچا۔ کہ وہ موقعہ پر پہونچکر پوست کنندہ تفتیش کر کے نتیجہ پیش کرے۔ سب انسپکٹر موقعہ دیکھکر مسمی جسونت کے مکان پر مضروب کو دیکھنے اور تفتیش کی تکمیل کے وسائل کی معلومات کے لئے پہونچا۔ اور جسونت سے خواہش کی۔ کہ اس کو مضروب کے دیکھنے اور گفتگو کرنے کے لئے مکان کے اندر جانے کا موقعہ دیوے جسونت سنگھ آنریری مجسٹریٹ کی آمد بمکان خود کا منتظر تھا۔ اس لئے سب انسپکٹر پولیس کو اندر جانے نہیں دیا۔ جس پر سب انسپکٹر نے ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ ٹیلیفون استمداد کی اور ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا کہ مضروب سے مل کر تفتیش کی جاوے۔ چنانچہ لالہ تیرتھ رام آنریری مجسٹریٹ و سب انسپکٹر نے مضروب کا بیان لکھنا شروع کیا ہی تھا۔ کہ ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع موقعہ پر آگئے۔ اور ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا۔ کہ ابتدائی اطلاع وقوعہ مضروبی تھانہ میں درج کیا جاوے۔ جو عرفت نور محمد کنسٹیبل پولیس ابتدائی اطلاع درج کی جا کر جسونت سنگھ کو بجرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند پیش کیا گیا۔ اور ملزم بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزایاب ہوا سشن کورٹ سے حکم سزا بحال رہا۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے لئے ملزم کا بالارادہ بین مزاحمت کرنا مقصود ہے۔ اور محض طریق جہالت عمل میں لانا تعزیری نہیں ہے۔ اور منظوری حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری حسب ضابطہ عمل میں نہ لانا دفعہ ۵۳۷ ضابطہ سے اصلاح پذیر نہیں ہے اور مطلوبات قانونی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ ضمن ۴ متروک کرنا قانوناً مذموم عمل ہے۔ اور ایسی صورت میں حکم سزا قابل تنسیخ ہے۔ اور ہائی کورٹ نگرانی میں حکم سزا منسوخ کرنے کی مجاز ہے اور ملازم سرکاری کے فرائض منصبی حسب معنی دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قانونی اور حسب منشاء

میں اپنے شوہر کے گھر نہ جانے کی وجہ سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ اور نائب ناظر عدالت مامور کیا گیا تھا۔ لیکن نائب ناظر عدالت ملازم سرکار کی مزاحمت کی گئی تھی جس پر جرم دفعہ ۳۵۳ و ۳۲۳ و ۲۲۶ و ۱۸۶ تعزیرات ہند لگایا جا کر حکم سزا عدالت مجسٹریٹ مجاز سے صادر کیا گیا۔ جس کی درخواست حسب ضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مثل سے یہ امر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کہ مدیون ڈگری مسماۃ عائشہ خاتون نے عدول حکمی کی ہے۔ اور بحالات واقعات ملزمہ کو قبل از اجرائے وارنٹ نوٹس دینے کی ضرورت نہ تھی۔ اور اجرائے وارنٹ پر اس کا سرکاری ملازم کے ادائے فرض منصبی پر مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہے۔ اور قبل از اجرائے وارنٹ وہ قانوناً حصولی نوٹس کی مستحق نہ تھی۔ اور آرڈر ۲۱ رول ۳۲ ضابطہ دیوانی متعلق ہے۔ چنانچہ حکم سزا جرم ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۷۶ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۸۷۶۔

(۵) ایک اراضی مدیون ڈگری پر قبضہ کرانے کے لئے عدالت دیوانی سے ناظر عدالت کے نام اجرائے وارنٹ ہوا تھا۔ جس نے بجائے خود جانے کے اپنے نائب ناظر کے نام وارنٹ منتقل کر دیا تھا۔ نائب ناظر اپنے ہمراہ دو چپراسی عدالت و ڈگر بردار و دہل لیکر موقعہ پر گیا۔ جہاں مدیون ڈگری نے مزاحمت کی تھی۔ جس پر بضابطہ مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے قائم ہو کر سزا دی گئی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں حسب ضابطہ درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ ناظر کے لئے نامناسب تھا۔ کہ اس نے وارنٹ نائب ناظر کے نام منتقل کر دیا۔ لیکن یہ نائب ناظر کافی جمعیت ملازم سرکاری باوردی لے گیا تھا۔ جن کی مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند صادق آتا ہے۔ اور اور جرم جرم تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۳ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۵ صفحہ ۹۷۷۔

(۶) ایک موضع میں نائب تحصیلدار انکم ٹیکس کی پڑتال کے سلسلہ میں مقیم تھا۔ وہاں نمبردار نے تحصیلدار کو ایک مہاجن مسمی ماتورام کے پاس چند دوکانات کی آمدنی ہونا ظاہر کیا۔ اور ماتورام محض ایک دوکان ہونا کہتا تھا۔ جس پر نمبردار اور ماتورام میں تنازعہ ہو کر لڑائی ہو گئی۔ جس کی رپورٹ پر ماتورام و چند دیگر معاونین کو بجرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند کو بدیں وجہ

اور مزاحمت جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور بحالات واقعات مقدمہ کارروائی دفعہ ۱۷۶ ضابطہ فوجداری تنسیخ طلب ہے۔ چنانچہ درخواست ملزم منظور کی جاکر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور روئنگ سابقہ کے حوالے دیئے گئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۵۰ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۳۸۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶۱۳۔ ۴۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۹۷۔ ۲۱ مدراس لاویکلی صفحہ ۸۲۔

(۱۰) ایک مقدمہ کشوری لعل پٹواری کے حلقہ میں قانونگو پڑتال کے لئے گیا۔ اور بہ سلسلہ پڑتال قانونگو نے مبلغ چودہ روپیہ فصلانہ اس سے طلب کئے۔ پٹواری چونکہ نیا ملازم بجائے والد خود منشی لعل پٹواری مقرر ہوا تھا۔ قانونگو کو کہکر اپنے والد کو بلالایا۔ جس نے فصلانہ حسب خواہش قانونگو دینے سے انکار کیا۔ جس پر کشوری لال جدید پٹواری نے قانونگو کو سختی جواب دیا۔ اور قانون نے بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کشوری لال کے خلاف بوساطت اعلےٰ افسر رپورٹ پیش کردی تھی۔ اور کشوری لال پٹواری کو عدالت مجسٹریٹ سے بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ جس کی درخواست حسب ضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ ملزم پٹواری کا قانونگو کو کتب متعلقہ کو چک کرانے سے انکار کرنا ایک محکمانہ عدول حکمی ہوسکتی ہے۔ لیکن اصلیت واقعہ وصورت حال مقدمہ کے لحاظ سے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ۔ اور درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۷ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۴۰۹۔ ۶ لا رپورٹ الہ آباد کرمینل صفحہ ۴۳۔

(۱۱) جب بروقت تلاشی افسر پولیس مکان مطلوبہ تلاشی کو دروازہ بند کرکے تلاشی سے اس کو روکا جاوے۔ تو ملزم جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۹ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۷۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۷۶۰۔

(۱۲) ایک مقدمہ دیوانی میں مسمی بدری مدیون ڈگری کے خلاف عدالت دیوانی سے حکمنامہ قرقی جاری ہوا تھا۔ جس پر اسی مامورہ نے بشناخت نمبرداران مولیشی مدیون ڈگری کے حسب قاعدہ قرق کئے تھے۔ مدیون ڈگری نے مولیشی بجبر چھوڑائے۔ اور دیگر نمبرداران بشناخت کنندگان کو دھکا دیکر دھمکایا تھا۔ اس پر مدیون ڈگری کے خلاف جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم ہوکر

قانون مطلوب ہوتے ہیں۔ نہ کہ سرکاری ملازم کا باختیار خود پسندیدہ طریق اختیار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۲۱ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۲۰۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۱۳۹۔

(۸) ایک مقدمہ عدالت منصف سے وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری دہادے ازر ڈگری مسمی اجودھیا سنگھ چپراسی کے نام جاری ہوا۔ جس نے مدیون ڈگری کو وارنٹ دکھلا کر بجھا دیا تھا۔ مگر مدیون ڈگری نے نہ زر ڈگری ادا کیا۔ اور نہ خود چپراسی کے ہمراہ گیا۔ بلکہ سخت کلمات سے اس کو دھمکا کر خوف نقصان دلایا جس پر حسب رپورٹ دکار روائی قاعدہ بر عدالت سب مجسٹریٹ سے ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ و ۱۸۹ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جس کی درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے نامنظور ہونے پر ملزم نے حسب ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ عدالت ماتحت اپیل سب بجور سرسری اپیل ڈسمس کیا ہے۔ تو قانونی فیصلہ لکھنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اس وجوہات نامنظوری لکھنے مناسب ہوتے ہیں۔ اور بلحاظ واقعات جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے بجائے جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند صادق آتا ہے اور حکم سزا دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور محض حکم سزا جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۷۱ سنہ ۱۹۲۴ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۱۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۱۸۳۔

(۹) ایک مقدمہ میں بسلسلہ تعمیل ڈگری قبضہ دوکان ز ڈگری عدالت منصف سے امین کو وارنٹ دیا گیا تھا۔ اور مدیون ڈگری کے مزاحمت کرنے اور ڈگردار کی رپورٹ پر عدالت سے بجائے تعمیل آرڈر ۲۱ ضمن ۹۷ ضابطہ دیوانی کے مکرر وارنٹ جاری کیا گیا۔ اور اس مکرر اجرائے وارنٹ پر قبضہ میں مدیون ڈگری کے پھر مزاحم ہونے پر بمنشاء دفعہ ۷۶ ضابطہ عمل کیا گیا۔ جس پر ملزم کو بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ منجانب ملزم مدعا اس ہائیکورٹ میں درخواست منسابطہ پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۹۷ ضابطہ دیوانی اول عدم تعمیل پر عمل کرنا چاہیے تھا۔ لیکن عدالت کا مکرر اجرائے وارنٹ کرنا خلاف قانون

بحیثیت منصبی وقوع میں آنا متصور نہ ہوگا۔ کہ اس کے اپنے حدود و علاقہ سے باہر بیرون فرنٹیر برٹش انڈیا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند وقوع میں آیا تھا۔ اس مقدمہ میں ملزم عدالت ششین سے بری کیا گیا تھا۔ اور گورنمنٹ بمبئی کی جانب سے ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا تھا۔ جس کو بعد سماعت بحث مباحثہ بحوالہ رد سنگز ہائیکورٹس اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم برادت قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۰۔ سنہ ۱۹۲۷ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۵۹۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء بمبئی صفحہ ۸۳۳ - ۵۱ بمبئی صفحہ ۸۹۶ - ۲۹ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۸۷

(۱۶) ایک مقدمہ میں چپراسی عدالت دیوانی وارنٹ گرفتاری مدعون ڈگری دقبضہ لے کر مکان مدعون پر پہنچا۔ اور اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ مدعون ڈگری نے چپراسی سے چھوڑا کر اپنے مکان کے اندر بھاگ گیا۔ اور اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا۔ جس کی اطلاع پر مدعون ڈگری کو عدالت مجسٹریٹ سے بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور ہائی کورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ بلحاظ واقعات و شہادت مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ ب تعزیرات ہند ہوتا ہے (۳) لہٰذا حکم سنہ ۱۸۶ دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند منسوخ کیا جا کر بجرم دفعہ ۲۲۵ ب تعزیرات ہند حکم سزا ایک صد روپیہ تبرمانہ تبدیل کیا گیا۔ اور جو سزا بجرم ۱۸۶ تعزیرات ہند بھگت چکا ہے۔ بقا سزا کم کی گئی۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا اور نیز ارشاد دیا گیا۔ کہ تباوان حکم سے ملزم کو نقصان نہیں پہونچتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۵۳ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۸۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۷۰۸

(۱۷) جبکہ قرق امین کی رپورٹ کو ملزم بحیثیت منصبی اسکا مزاحم ہوتا ہے۔ اور تعمیل امر کا اس رپورٹ پر حکم کچھ کارروائی خلاف جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کیلئے سب ڈویژنل افسر کے پاس بھیجنا مطلوبات دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کو پورا کر دیتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۶۸۶ - ۱۰۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۵۳ سنہ ۱۹۲۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۷۴ - ۳۴ کرمینل لاجرنل صفحہ ۹۰۔ انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۱۸۹۔ آل انڈیا

(۱۸) بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کسی مزاحمت کا ہونا ضروری ہے محض دھمکانا اس میں شامل نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۴۵ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۱۰۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۲۷ - ۱۰۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۴۸۶۔

(۱۹) جبکہ ایک سرویر بمبئی ایکٹ ۱۸۶۵ء کی دفعہ ۱۱۹ ضمن ۲ کے مطابق حدود دائرہ بمبئی قائم کر رہا ہو۔ اس کی حیثیت منصبی میں مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند

عدالت مجسٹریٹ مجاز سے حکم سزا دیا گیا۔ اور سشن کورٹ سے حکم سزا قائم رہا۔ ملزم کی درخواست قاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر منجانب وکیل ملزم بحث کی گئی۔ کہ وارنٹ قرقی بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۳۴ ضابطہ دیوانی پر مہر عدالت نہ ہونے سے وارنٹ عدالت ناجائز تھا جسکی تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ ملزم قابل برات ہے چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۳۴ عدالت دیوانی وارنٹ قرقی پر مہر عدالت کا ہونا لازمی ہے۔ اور وارنٹ قرقی بغیر مہر عدالت کے ناجائز اور خلاف قانون ہے۔ اور بحوالہ رولنگز حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۴ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۱۴۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۲۴۷۔ جلد ۵ پٹنہ صفحہ ۲۱۶۔

(۱۳) جب کہ جرم قابل مداخلت پولیس میں ارتکاب جرم قابل مداخلت کی اطلاع پر مداخلت ضابطہ کرے نہ ایسا ہی عدالت کا فرض ہے۔ کہ ہر ایک ارتکاب جرم کے علم میں آنے پر اس کی بابت باضابطہ نالش کرے۔ بجز ایسے جرم کے جو بغیر نالش ضابطہ کے ناقابل سماعت ہو یا شہادت کافی موجود نہ ہو۔ اور سنٹرل اضلاع میں تعمیل کنندہ حکمنامہ ماتحت ناظر۔ ڈسٹرکٹ جج۔ جوڈیشل کمشنر ہوتا ہے۔ وہ سب جج کے ماتحت نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کی نالش دفعہ ۱۹۵ ضمن ۱ ضابطہ فوجداری وہ یا اس کے متعلقہ افسر سابق الذکر کر سکے گا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۸۶۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۴۸۵۔

(۱۴) جب وارنٹ قرقی کی مقررہ تاریخ مندرجہ کی میعاد گذر چکی ہو۔ اور اس کی تعمیل میں کوئی شخص مزاحمت کرے۔ تو جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور دیگر رولنگز جلد ۵ انڈین کیسز صفحہ ۴۰۹ و ۳۶ صفحہ ۱۷۸ و ۱۹ صفحہ ۷۰۶ میں امتیاز کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۹۱-۴ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۳

(۱۵) جب کسی سرکاری ملازم کی مزاحمت بیرون حدود برٹش گورنمنٹ کی جاوے۔ تو کل گورنمنٹ برٹش انڈیا میں اس کی تجویز بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عمل میں آوے۔ تو وہاں سوال سرکاری ملازم کے فرض منصبی کی ادائیگی کا ہوگا۔ نہ کہ اسکی نسبت کا ہوگا۔ کیونکہ اس کی نیک نیتی ہوگی۔ اور یہ واقعہ قانوناً اس کے فرض منصبی میں مزاحمت کرنے کا جرم

(۲۴) ایک سرکل انسپکٹر معہ اپنے بنچ کے ملازم کے بہ تعمیل حکم ڈسٹرکٹ ڈپٹی کلکٹر ایک باعث روک ہٹانے کے لئے ایک گاؤں میں گیا۔ انسپکٹر نے اپنے ملازم کو کہا کہ وہ اس اوک ٹہنی کو ہٹا دے۔ چنانچہ درانتی سے وہ روک کو دور کرنے کو تھا کہ ملزم نے ملازم انسپکٹر کو روک دیا۔ چنانچہ ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ اپیل قاعدہ پر بمبئی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کا ملازم انسپکٹر کی مزاحمت کرنا انسپکٹر کی خود مزاحمت کرنا ہے۔ کہ ملزم بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند صحیح طور پر سزا دیا گیا ہے۔ اپیل نامنظور کیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۹۵ سنہ ۱۹۲۸ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۳۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء بمبئی صفحہ ۱۳۵۔

(۲۴) ایک مقدمہ میں بعدم ادائے انکم ٹیکس دو وارنٹ قرقی ناظر عدالت دیوانی لیکر مدیون ڈگری کے مکان پر گیا۔ اور ایک بیل قرق کرکے حوالہ ضامن کیا گیا۔ دوسرے بیل کو ضامن نے لینے سے انکار کیا۔ اور اس بیل ناظر کی ملزم نے مزاحمت کی جس پر عدالت مجسٹریٹ سے بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند اصل ملزم کو سزا دی گئی۔ ملزم کی جانب سے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ سرکاری ملازم نے بحکم عدالت بذریعہ وارنٹ جائز عمل کیا ہے۔ اس لئے ملزم مستوجب سزا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ اپیل نامنظور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۹۹ پٹنہ سنہ ۱۹۲۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۸۸۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۵۰۳۔

(۲۵) ایک اوورسیر بوصول درخواست مشتبہ حکم ڈسٹرکٹ انسپکٹر لینڈ ریکارڈس ایک اراضی کی پیمائش و حد برآری کے لئے موقعہ پر گیا۔ جب کہ وہ بحیثیت منصبی ملازم ماتحت کے ساتھ پیمائش کے سلسلہ میں ایک نشان پتھر لگانے کے لئے گڑھا کھود رہا تھا۔ ملزم نے اس کو روکا۔ اور اس کے ہاتھ سے بیلچہ گڑھا کھودنے کا کہو کر اس کو روک دیا تھا۔ جس کے متعلق باقاعدہ رپورٹ پیش ہوکر مجسٹریٹ مجاز نے ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جس کا اپیل باضابطہ بمبئی ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ بموجب قانون مال اوورسیر بحیثیت سرکاری ملازم ادائیگی فرائض منصبی کر رہا تھا۔ ملزم کا مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عاید ہوتا ہے۔ اس لئے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۴۰ سنہ ۱۹۳۰ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۲ صفحہ ۴۱۸۔

ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء بمبئی صفحہ ۳۸۵ - ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۸۰۰ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۲۱"

(۲۰) جب کہ وارنٹ غیر مجاز عدالت سے جاری ہوا ہو۔ اور اس کی تکمیل میں سرکاری ملازم کی مزاحمت ہوئی ہو۔ تو جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہ ہوگا۔ ۱۵۲ انڈین کیسز صفحہ ۱۸۴ - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۳۳۴ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۳۰ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۶۶۸ - ۴۰ لا ویکلی صفحہ ۵۹۴ سنہ ۱۹۳۶ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۸۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۶۶۴ - ۶۷ مدراس لا جرنل صفحہ ۵۱۰ -

(۲۱) ایک شخص کے پاس بنڈل تھا۔ اور وہ ریلوے میں اپنے گھر جا رہا تھا۔ جب وہ حدود میونسپلٹی سے گذر گیا۔ تو ناکہ والے چپراسی سے۔ اس بنڈل کو دیکھنا چاہا۔ اور منشی ناکہ بھی وہاں آگیا۔ اس کے کہنے پر بھی اس نے بنڈل کھول کر دکھلانے سے انکار کیا۔ اور منشی پر حملہ کر دیا۔ جس سے محرر ناکہ کو ضرر پہونچا۔ محرر چونگی بموجب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ چونگی بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپلٹی مجاز محصول لینے بنڈل کا تھا۔ ملزم کا انکار کرنا زیر دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند اور ضرر پہونچانا۔ بدفعہ ۳۳۶ تعزیرات ہند جرم قرار دیا گیا۔ ۲۹ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۵۲ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۶۶۵ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۳۰۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء سندھ صفحہ ۲۴۵ -

(۲۲) ایک وارنٹ قرقی بورڈ منجانب پریزیڈنٹ وصولی ٹیکس جس پر محض مہر عہدہ پریزیڈنٹ تھی جاری ہو کر بل کلکٹر کو دیا گیا تھا۔ اور اس وارنٹ قرقی میں اصل شخص کی بجائے جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند کے بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ مدراس ہائیکورٹ میں درخواست قاعدہ ملزم پیش ہو کر بعد سماعت کیس قرار دیا گیا کہ باقاعدہ وارنٹ پر دستخط پریزیڈنٹ لوکل بورڈ کے نہ ہونے سے وارنٹ ناجائز نہیں ہو جاتا ہے۔ کہ وارنٹ کا اجراء وصولی ٹیکس کے متعلق تھا۔ جس پر دستخطی مہر جو وارنٹ پر کی گئی تھی۔ اور کسی جائز قانونی وارنٹ میں تعرض کرنے سے احکامات دفعہ ۱۸۶ و دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند زائل نہیں ہو جاتے ہیں۔ اور بل کلکٹر یا کسی شخص کا تعمیل وارنٹ کرنا جواز وارنٹ کے لئے تحقیقات طلب نہیں ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۷۹ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۴۴۸

نے مع اپنے لیسر کے مزاحمت کی تھی۔ جس کا مقدمہ بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم ہو کر ملزم سزایاب ہوا۔ اور اپیل پر عدالت ششن جج سے ملزم بری ہوا تھا۔ جس کی برات کا اپیل گورنمنٹ کی جانب سے الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ یہ امر کہ آیا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا۔ یا نہیں۔ ہر ایک مقدمہ کے واقعات اصلی حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اور ملزم کی سختی و لہجہ آواز دھمکی یا بہ تیاری کسی ہتھیار کے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں استقلال میں لاکر باعث رکاوٹ ہونا۔ مزاحمت کی حد تک پہنچتا ہے۔ لیکن کسی خلاف قانون وارنٹ کی تعمیل میں تعرض یا مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس مقدمہ میں مزاحمت ہونا ثابت ہے۔ لیکن چونکہ وارنٹ آرڈر ۲۸ رخمن ۵ مخالفہ دیوانی مطابق قانون کے نہ تھا۔ اس لئے برات ملزم صحیح ہے اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۲۱ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۸۔

(۲۸) یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ تحض دھمکی حسب معنی دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند مزاحمت کی حد تک پہونچتی ہے۔ اور دوسری طرف دھمکی سختی کی۔ جو ایسے ہر دو طریق عمل سے دیکھا دے کہ سرکاری ملازم کے فرائض کی انجام دہی کو روکے۔ وہ آسانی سے مزاحمت کی حد تک پہونچتی ہے اور یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی ایسا قاعدہ وضع کیا جاوے۔ کہ حسب معنی دفعہ ۱۸۶ کون سا عمل مزاحمت کی حد تک پہونچتا ہے یا نہیں پہونچا ہے۔ ہر ایک مقدمہ اپنے اپنے خاص واقعات و حالات پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۲۔

(۲۹) جبکہ معلوم ہو کہ مدارالمہام جج نے وارنٹ جاری کیا تھا۔ وہ مجاز اجرائے وارنٹ نہ تھی۔ اور ملزم نے تعمیل کنندہ وارنٹ کی مزاحمت کی۔ جس کو زیر دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل حسب قاعدہ ہائیکورٹ مدراس میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ وارنٹ خلاف قانون تھا۔ اور تکمیل جرم دفعہ ۱۸۶ کے اجزا نامکمل تھے اور سوال استحقاق حفاظت خود اختیاری اٹھایا نہیں گیا ہے۔ منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۱ سنہ ۱۹۳۵ء مدراس۔ انڈین کیسز ۱۲۵ صفحہ ۱۸۱

(۳۰) جو صورت روک قانونی کارروائی دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے لئے ہے۔ وہ شرط

(۲۶) ایک وارنٹ قرقی عدالت جج سمال کاز کورٹ سے چپراسی عدالت کو دیا گیا تھا۔ جس کی قرقی میں مزاحمت کی جانے پر رپورٹ کی گئی۔ اور رپورٹ پر مزاحمت کنندگان کو عدالت سے حکم لکھا جاکر دریافت کیا گیا۔ کہ تمہارے خلاف کیوں کارروائی جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہ کی جائے۔ اس کارروائی کے بعد رپورٹ، عدالت مذکورہ سے اڈیشنل جج کو مناسب حکم کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جس نے حسب منشا دفعہ ۸ ضمن ۲ ایکٹ سمال کاز کورٹ سے عمل کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ جو نالش اڈیشنل جج نے بحالات واقعات پیش کی ہے۔ وہ ایک عمدہ باقاعدہ نالش ہے۔ اس لئے جو حکم بہ ثبوت جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ملزمان کو عدالت مجسٹریٹ نجائے سے دیا گیا ہے۔ وہ قانوناً درست ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۱۴ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۸۴۲۔

(۲۷) ایک مقدمہ میں پولیس مقامی کو اشرفیوں کی بازیابی کے لئے تلاشی مکان ملزم مطلوب تھی۔ مکان زیرین کی تلاشی کے بعد پولیس بالاخانہ تلاشی لینا چاہتی تھی اور سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر جانے کو تھی۔ کہ ملزم صاحب مکان نے زبانی پولیس کو روکا تھا۔ جس کیخلاف بذریعہ رپورٹ مجسٹریٹ کے پیش ہو کر ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور علاوہ حبس ماندہ دو صد ایک روپیہ کے چودہ روپے آٹھ آنے حسب دفعہ ۴۵ الف ضابطہ فوجداری بطور ہرجانہ استغاثہ کو دلائے گئے تھے۔ اور سشن کورٹ سے حکم بحال رہنے پر ملزم کا اپیل رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے کوئی فعل ایسا اختیار نہیں کیا ہے۔ جس سے اس نے اپنے ہاتھ سے یا بطور دیگر عملاً مزاحمت کی ہو۔ اور محض زبانی اعتراض کرنا ملزم کا بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۵۷۰ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۶۵۳۔

(۲۸) مسمی عبداللہ نے منصف کی عدالت میں مدعا علیہ کے نام ہر بنائے پرونوٹ دعوے دائر کیا۔ اور فیصلہ آخیر سے پیشتر مدعی نے آرڈر ۳۸ ضمن ۵ کے مطابق قرقی کی درخواست کی اور عدالت سے وارنٹ قرقی جاری کیا گیا۔ اور بالوانکار ناظر عدالت ہمراہ مدعی مدعا علیہ کے گاؤں میں مکان پر پہنچا۔ اور اس کے مویشی قرق کرتا تھا۔ کہ مدعا

اور اُس نے سرکاری ملازم کی مزاحمت کی ہے۔ اس سے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات کے مطابق قابل سزا ہے۔ باوجودیکہ تعمیل کنندہ کو علم ہو کہ اس قرقی طلب کے قرق کرنے پر مزاحمت عمل میں لائی جائیگی۔ (کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۰ سنہ ۱۹۳۸ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۱۶۸۔

(۴۳) کسی سرکاری ملازم کو بہ حیثیت اس کے منصبی عمل کرنے کے مُرم کا اس کو دھکا نا مزاحمت کے لئے کافی ہے۔ (کرمینل لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ سنہ ۱۹۳۶ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۷۳۲۔

سرکاری ملازم کے مدد دینے کو ترک کرنا جبکہ قانون کی رُو سے مدد دینا واجب ہو۔

دفعہ ۱۸۷:۔ جو کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو اُس کے لوازم منصبی کی انجام دہی میں مدد دینی یا پہنچانی قانوناً واجب ہو۔ قصداً ایسی مدد دینی ترک کرے۔ تو اُس کو قید شخص کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا جس کی مقدار دو صد روپیہ تک ہو سکتی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اور اگر وہ مدد اس شخص سے کسی ایسے سرکاری ملازم نے مانگی ہو۔ جو قانوناً مجاز ہے۔ ایسی مدد طلب کرنے کا دیوانی مقدمات میں کسی ڈگری کے جاری کرنے کا جو کسی کورٹ آف جسٹس نے جواز اً جاری کیا ہو یا کسی جُرم کے ارتکاب کے روکنے یا کسی بلوے یا ہنگامے کے فرو کرنے کے لئے یا کسی ایسے شخص کے گرفتار کرنے کے لئے جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا جو کسی جُرم کا یا حراست جائز سے بھاگ جانے کا مجرم ہو۔ تو شخص مذکور کو قید شخص کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مقدم دفعہ ۱۹۵ ضمن ۱ ضابطہ فوجداری ہے۔ جس کے لئے سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی میں مزاحمت کرنے کی صورت میں اس کی یا اس کے اعلیٰ افسر کی تحریک کارروائی فوجداری کے لئے ضروری ہے۔ اور دفعہ ۱۹۵ ضمن ب و دیگر امور کے لئے عدالت باب ۳۵ ضابطہ فوجداری کے مطابق عمل کرے گی۔ جو دفعات ۴۷۶ لغایت ۴۸۲ ضابطہ فوجداری جیسا کہ صورت ہو۔ عمل کیا جاتا ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۴ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۵۰۳۔

(۳۱) جب عدالت دیوانی بغیر اختیار قانونی وارنٹ قرقی جاری کرے۔ ایسے وارنٹ کے تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم نہیں ہے۔ اور بغیر انتظار نوٹس آرڈر ۲۱ دفعہ ضمن ۲ ضابطہ دیوانی فوراً اجرائے ڈگری کا حکم جاری کرنا ایسے وارنٹ کے اجرائے کو بغیر اختیار اجرائے کرنا تصور نہ کیا جائے گا۔ جب کہ حسب دفعہ ۲۲ آرڈر ۲۱ ضمن ۱۰ ضابطہ مقرر کیا گیا ہے۔ ایسے وارنٹ کی تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم ہوگا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۹۳ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۵۰۴۔

(۳۲) ایک مقدمہ اجرائے ڈگری میں تاریخ مدیون ڈگری کو چپراسی کی مزاحمت کی تھی۔ اور منجملہ ملزمان کے ایک ملزم نے بجبر و سختی عمل کیا تھا جس پر ملزمان کو بجرم دفعات ۱۴۷ و ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت سے جداگانہ جرائم مسلمہ میں سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کا غرض ناجائز مشترک کے لئے جمع ہونا۔ اور عام اس سے کہ منجملہ ملزمان کسی ایک ملزم نے جبر و سختی سے کام لیا ہو دے۔ اور تعمیل کار سرکار چپراسی میں مزاحمت کی گئی تھی۔ اس لئے جداگانہ جرائم میں ملزمان کو سزا مناسب طور سے دی گئی ہے۔ اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۷ پٹنہ سنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۴۸۷ سنہ ۱۹۳۹ء۔

(۳۳) جب وارنٹ قرقی باضابطہ کسی سرکاری ملازم کو بغرض تعمیل سپرد کیا جاوے۔ تو سب سے پہلا فرض اس کا یہ ہے۔ کہ مال قرقی طلب شخص مدیون ڈگری کا ہونا تحقیق کر کے اطمینان کرے۔ کہ آیا وہ مال تنہا ملکیت مدیون ڈگری کا ہے۔ اگر اس کو اندیشہ معقول شک ہو کہ مال مدیون ڈگری نہیں ہے۔ اور اس میں اعتراض کیا جاوے۔ اور وارنٹ باقاعدہ مکمل اجرائے ہوا ہے۔ اور قرقی طلب مال میں مدیون ڈگری کا پسر معترض ہوا تھا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا قانوناً امداد دینا فرض ہونا (۲) سرکاری ملازم مدد طلب کنندہ کا بحیثیت منصبی امداد طلب کرنا (۳) ملزم کا قصداً دانستہ امداد نہ دینا۔ اجزاء قانونی مستغیث طلب حصہ دوم (۱) سرکاری ملازم مجاز کا حکمنامہ کورٹ آف جسٹس کی تعمیل یا ارتکاب جرم کے روکنے یا کسی ہنگامے یا بلوے کے فرو کرنے میں یا کسی ملزم مرتکب جرم یا مفرور حراست کے گرفتار کرنے امداد طلب کرنا (۲) ملزم کا قصداً امداد ترک کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں سرکاری ملازم عہدہ فلاں کے (فلاں ملزم جرم یا مفرور جرم کے گرفتار کرنے یا ہنگامے یا بلوہ کے فرو کرنے وغیرہ جیسا کہ صورت واقعہ حسب معنی الفاظ دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند ہو درج کی جاوے) تلاشی مکان فلاں ملزم جرم کے حاضر رہ کر تلاشی میں امداد کرنا قصداً ترک کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محجہ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔"

رولنگ آف ہائیکورٹس ایک سابق انسپکٹر کو ایک مکان کی تلاشی مطلوب تھی۔ اس نے حسب دفعہ ۱۰۳ ضابطہ فوجداری دیہہ متعلقہ کے اشخاص کو تلاشی میں حاضر رہنے کے لئے بطور امداد طلب کیا تھا۔ ایک شخص نے امداد دہی سے انکار کیا تھا۔ جس کے خلاف حسب ضابطہ مجسٹریٹ مجاز کے سابق انسپکٹر نے رپورٹ پیش کی تھی۔ اور ملزم کو باقاعدہ طلب کر کے بعد تحقیقات بدفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت ششن سے بمنشائے دفعہ ۴۳۸ ضابطہ تنسیخ حکم کیلئے مداراس ہائیکورٹ میں تحریک کی گئی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ مداراس نے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۰۳ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری طلبیدہ شخص کا بوقت تلاشی یعنے سرکاری ملازم مجاز کے حاضر رہ کر امداد دینا ضروری ہے۔ اور طلبیدہ شخص عدالت میں ہمراہ چالان جانے کے

ابتدائی ضابطہ

ابتدائی و دیگر امورات متعلقہ قانونی وہی ہیں۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

شرح

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ہر ایک حکومت میں حاکم کی طرف سے حفاظت کا اور رعیت کی طرف سے متابعت کا معاہدہ مضوی ہوتا ہے۔ اور عوام الناس کو اپنی ذات اور مال کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔ کہ بآصول انسداد جرائم قانون تا جذالوقت اتباع کیا جائے۔ چنانچہ اسی اصول پر رعایا حکومت کے فرمان کے مطابق اپنے افعال کو سرزد کرتی ہے۔ اور جہاں بآسائش دامن خلایق پبلک کو بالخصوص و بالعموم صورتہائے انسداد طلب دارتکاب جرم میں سرکاری ملازمان کو اطلاع دہی کے لئے بدفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری ذمہ دار قانونی بنایا گیا ہے۔ وہاں خاص مواقعات پر حسب الطلب امداد دینی یا پہنچانی بدفعات ۴۲ و ۷۷ و ۷۸ و ۱۰۳ و ۱۲۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری قانوناً واجب قرار دی گئی ہے۔ اس لئے بمنشائے دفعہ ۴۴ بالتعمیم وحسب دفعہ ۴۵ و ۵۶۵ ضمن ۵ بالتخصیص مندرجہ صورتہائے ضابطہ فوجداری کی اطلاع باخبر سرکاری ملازم متعلقہ کو قصداً نہ دینا یا کسی امر کی نسبت جھوٹی یا راست نما خبر دانستہ دینا بدفعات ۱۷۶ و ۲۰۲ و ۱۷۷ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ اور امتیازیہ تفریق دفعات ۱۷۶ و ۲۰۲ تعزیرات ہند تحت شرح دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ اور جن دفعات مسطور میں سرکاری ملازمان متعلقہ حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کو ممن کے ادائے فرائض منصبی جائز میں بطور مناسب امداد دہی ترک کی جاوے۔ وہ شخص زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے۔ حصہ اول بمقابلہ حصہ آخیر کے خفیف ہے۔ اس حصہ اول میں دفعات مسبوق الذکر ضابطہ فوجداری میں عدم امداد دہی قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے اور حصہ آخیر میں کسی جرم یا ہنگامے یا مجمع ناجائز یا بلوہ کے روکنے یا فرو کرنے یا کسی ملزم مرتکب جرم یا مفرور حراست کے گرفتار کرنے میں یا کسی حکمنامے کورٹ آف جسٹس کی تعمیل میں ترک امداد کرنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

اور جن دیسی حکومتوں میں باب نسبت دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۳۶۵ ضابطہ فوجداری تجویز سرسری کا عمل نہیں ہے۔ وہاں یہ ترتیب فرد قرارداد جرم عمل کیا جاتا ہے۔

تھا۔ اور اپیل بمبئی ہائیکورٹ سے نامنظور ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۶۵۳-۱۳ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۸۹-۱۸۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۵۲۷ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۹۴-۳۳۔ کرمینل لاجرنل صفحہ ۷۳۶ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۵۰۶۔"

سرکاری ملازم کے باضابطہ مشتہر کئے ہوئے حکم سے عدول کرنا

دفعہ ۱۸۸:- جو کوئی شخص یہ جان کر کہ اُس کو کسی حکم کے ذریعہ سے جو کسی ایسے سرکاری ملازم نے مشتہر کرایا ہو۔ جو قانون کی رُو سے ایسے حکم کے مشتہر کرانے کا مجاز ہے۔ کسی خاص فعل سے باز رہنے یا کسی خاص مال کی نسبت جو اُس کے قبضہ یا اہتمام میں ہے۔ کوئی خاص بندوبست کرنے کی ہدایت ہوئی ہے۔ اور وہ شخص اس ہدایت سے انحراف کرے۔ تو اگر وہ انحراف ان لوگوں کو جو کسی کار جائز میں مصروف ہیں۔ مزاحمت یا رنج یا نقصان کا خطرہ پہنچائے۔ یا پہنچانے کی طرف منجر ہو۔ تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جو ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا جس کی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اور اگر وہ انحراف انسان کی جان یا عافیت یا سلامتی کو خطرہ پہنچائے یا پہنچانے کی طرف منجر ہو یا کوئی بلوہ یا ہنگامہ برپا کرے۔ یا برپا کرنے کی طرف منجر ہو۔ تو اس شخص کو دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تشریح:- یہ ضرور نہیں۔ کہ نقصان پہنچانا مجرم کی نیت میں ہو۔ یا اُس امر کا

لئے مجبور نہیں ہے۔ اور عدالت کی ضرورت پر بذریعہ سمن طلب کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی امداد طلب کرنے پر شخص طلبیدہ کو امداد دینی چاہیئے۔ اور بعدم حاضری امداد دہی وہ شخص زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوتا ہے۔ حکم سزا صحیح ہے۔ جس کی تائید رولنگ فل بنچ ۲۶۔ مدراس صفحہ ۱۱۴ سے ہوتی ہے۔ ریفرنس نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۳۰ء مدراس۔ انڈین کیسز ۴۳ ۵ صفحہ ۱۴۱۔ جلد ۳۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۷۔

(۲) سالٹ انسپکٹر کو جب کہ وہ بہ حیثیت منصبی حسب دفعہ ۱۰۳ ضابطہ تلاشی لیتا ہو اور اُس کو امداد مناسب نہ دینا۔ اور نیز افسر پولیس مجاز کو بنشائے صورت ہائے مندرجہ دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری امداد نہ دینا زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ ۳۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۷۔ لا ویکلی صفحہ ۵۸ سنہ ۱۹۲۰ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۰۔ انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۱۴۱۔ ۲۱ کرمینل لاجرنل صفحہ ۳۳۔

(۳) ایک چوکیدار پولیس اور ایک مکھیا ایک شخص ملزم جرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند کو گرفتار کرنے کے لئے اُس کے گھر میں گئے۔ اور اُس کو اُس کے کھیت میں جا کر گرفتار کر لیا۔ اور بوجہ عدم موجودگی ہتھکڑی پگڑی سے اُس کے ہاتھ باندھکر تھانہ کو لے جانا چاہتے تھے کہ وہ ملزم زمین پر بیٹھ گیا۔ اور ہمراہ چلنے سے انکار کر دیا تھا۔ ملازمان سرکاری مذکورہ نے ایک شخص استادہ متصل سے امداد طلب کی تھی۔ جس کی عدم امداد دہی پر اُس کو عدالت مجسٹریٹ مجاز سے بجرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی نگرانی باقاعدہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب گرفتاری طلب شخص کی گرفتاری میں استمداد از ملزم کی گئی تھی۔ کہ وہ ملزم گرفتاری طلب بھاگ نہ جائے۔ ملزم کا حسب الطلب امداد نہ دینا اُسکو جرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند میں مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ اس لئے نگرانی نامنظور کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۲۶ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۱۰۶۔

(۴) ایک پولیس افسر نے بطور جائز قانوناً ملزم کو گرفتار کیا تھا۔ ملزم نے افسر مذکور کے ہمراہ چلنے سے انکار کر کے اُس زمین پر لیٹ گیا۔ پولیس افسر نے ایک شخص سے استمداد کی تھی۔ جس نے حسب الطلب پولیس کو امداد نہ دی۔ جس پر ملزم بدفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند سزایاب ہوا۔

شخص زیر حصہ آخیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ جو حصہ اوّل دفعہ ہذا سے سنگین ہے۔....
اور تشریح تحت دفعہ ہذا میں جو تخصیص نیت نقصان پہنچانے کی غیر ضروری قرار دی گئی ہے اُس سے مقصود یہ ہے۔ کہ عموماً ہر شخص نقسم افعال ۵ ذاتی ہر شخص عمل میں لانے کا مجاز ہوتا ہے۔ اور ان افعال سے بعض اوقات عافیت و آسائش عامہ میں اندیشہ نقصان و اختلال امن ہوتا ہے۔ اس لئے بہ تحفظ آسائش عامہ و دفع اندیشہ نقصان چند روزہ احکام قانونی کے ذریعہ سے اُس فعل سے باز رہنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جس کے متعلق خاص احکام باب ہائے دہم کی دفعات ۱۴۳ الغایت ۱۴۳ و باب یازدہم کی دفعہ ۱۴۴ و باب دوازدہم کی دفعہ ۱۴۲ الغایت ۱۴۷ وغیرہ ضابطہ فوجداری احکام دفعہ ہذا سے متعلق رکھی گئی ہیں۔ اور اُس کے سلاوہ اگر کسی مذہبی جلوس یا اجتماع خاص یا کسی دیگر فعل سے عدالت یا سرکاری ملازم مجاز کو امن خلائق میں اندیشہ معقول پیدا ہووے تو حسب منشاء دفعہ ہذا فوراً اُس کی امتناع کے لئے حکم جاری کیا جاوے گا۔ اور اُسکے عدم اتباع پر وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔

اور بدفعہ ہذا مجرمیت ملزم کے لئے اس قدر کافی ہے۔ کہ وہ حکم جس سے انحراف کرنا ہو۔ اُس کو جانتا ہو۔ کہ وہ انحراف نقصان پیدا کرے گا۔ یا اُس کا احتمال ہوگا۔ نیت نقصان یا خطرہ پہنچانے کی ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ علم حکم متضاد کا ہونا ضروری ہے

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) سرکاری ملازم مجاز کا قانوناً حکم جاری کرنا مشتہر کرنا (۲) ملزم کا پابندی حکم سے آگاہ ہونا۔ اور اُس کو ہدایت کیا جانا کہ وہ خاص فعل سے باز رہے یا مال مقبوضہ کا خاص انتظام کرے۔ (۳) ملزم کا حکم مقدرہ سے انحراف کرنا (۴) ملزم کے انحراف سے مطروف بکار اشخاص کو مزاحمت یا رنج یا خطرہ نقصان ہونا یا ہونے کا احتمال ہونا (۵) یا اس انحراف سے انسان کی جان یا عافیت یا سلامتی معرض خطر میں ہونا یا خطرہ پہنچنا یا اس سے کوئی بلوہ یا ہنگامہ ہونا یا ہو جانے کی طرف منجر ہونا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

احتمال اُس کے ذہن میں ہو کہ اُس کے انحراف سے نقصان پیدا ہوگا۔ بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اُس حکم کو جانتا ہو جس سے وہ انحراف کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کا انحراف نقصان پیدا کرتا ہے۔ یا اُس سے نقصان پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیل

کوئی حکم سرکاری ملازم مجاز کی جانب سے بدیں ہدایت مشتہر کر دیا گیا۔ کہ مذہبی مجمع اجتماعی کسی خاص کوچہ سے نہ گذرے۔ اور زید دانستہ اس سے انحراف کرکے بلوہ کا خطرہ پیدا کرے۔ تو زید مرتکب جرم دفعہ ہذا کا ہوا۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل رضیامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے اور بغیر منظوری متعلقہ سرکاری ملازم یا اس کے افسر کے حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مقدمہ قائم نہ کیا جائیگا۔

اور جن رؤسا کی حکومتوں میں باب بست، دوئم دفعات ۲۶ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کا عمل درآمد نہیں ہے۔ وہاں یہ ترتیب فرد قرارداد جرم عمل کیا جاتا ہے۔"

شرح بدفعہ ہذا عامہ خلائق کی آسائش و عافیت کی حفاظت کے لئے ہر ایک شخص کو ایسے فعل کے کرنے سے جس سے انسانی تندرستی کا معرض خطرہ میں ہونا محتمل ہو۔ امتناع قانونی کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے فعل کے عمل میں لانے سے باز رہے۔ کہ جس کے عمل میں نہ لانے کے لئے بحکم سرکاری ملازم مجاز مشتہر کیا گیا ہو۔ چنانچہ جو شخص کسی حکم مشتہرہ سرکاری ملازم مجاز سے انحراف کرے کہ جس انحراف سے ان اشخاص کو جو مصروف بکار جائز ہوں۔ اُن کو مزاحمت یا رنج یا خطرہ نقصان پہنچے۔ یا پہنچنے کا احتمال ہو تو وہ انحراف کنندہ شخص حصہ اول بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اور اگر اُس انحراف حکم مشتہرہ سے انسان کی جان یا عافیت یا سلامتی معرض خطرہ میں ہو یا خطرہ پہنچے۔ یا اُس سے کوئی بلوہ یا ہنگامہ ہو جائے یا ہو جانے کی طرف منجر ہو۔ تو وہ

کر سکتا تھا یا نہیں۔ جب کہ حسب دفعہ ۴۸۷ ضابطہ فوجداری میں مجسٹریٹ کے حکم کی عدم مطابقت کی گئی ہے۔ ملزم کو تعمیل حکم نہ کرنے پر سزا نہیں دے سکتا ہے (مینیل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۷۰ سنہ ۱۹۱۹ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۵ و ۲۹ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۳۸۲ - ۲۳ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۵۲۰ -

(۳۴) مجسٹریٹ کو اس وقت تک منظوری سنہ ۱۸۸ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند نہیں دینی چاہیئے۔ تاوقتیکہ اجزائے ماقبل جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا وجود موجود نہ سمجھے۔ اور نہ مجسٹریٹ کو بمنشاء دفعہ ۴۷۰ ضابطہ فوجداری منظوری جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند دینی چاہیئے، جب کہ خود اس کے حکم زیر دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری کی عدم مطابقت پر جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ثابت ہونے کے لائق ہو۔ تاوقتیکہ شق ۳ سے عدم تعمیل حکم بلوہ یا ہنگامہ یا نقص امن ہوا یا ہو جانے کی طرف منجر ہو۔ ثابت نہ ہو۔ حکم عدالت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۶۷۰ سنہ ۱۹۲۰ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۹۱۵ -

(۳۵) ایک مقدمہ اجرائے ڈگری میں ڈگریدار کی درخواست پر مدعیون ڈگری کا ایک ناغی وایک شتر قرق کیا۔ کرسمی میر لعل کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور تاریخ مقررہ عدالت میں پیر لال نے بالمقرونہ پیش نہ کیا۔ مگر اجرا نے حکم پر چپراسی کو تعمیلاً مال پیش کرنے سے انکار کر دیا تھا جس پر [illegible] کے اجرائے بعد پیر لال کے خلاف بجرم دفعات [illegible] جرمانہ [illegible] تھی، اور عدالت سشن نے محض دفعہ ۱۸۸ تعزیرات [illegible] دفعہ [illegible] تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا [illegible] اور موجود [illegible] ہونا قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند [illegible] جب کہ سرکاری ملازم مجاز کی حیثیت منصبی سے خلاف قانون عافیت، و آسائش عامہ [illegible] حکم نقصان پہنچایا جاوے۔ یا اس کا خطرہ پیدا کیا جاوے۔ لیکن جب بااجرائے ڈگری مال مقررہ شخص ثالث کے پیش کرنے پر وہ اس کو نہیں نہ کرے۔ اور جس کے متعلق احکام ضابطہ دیوانی میں موجود ہوں۔ جنسے ایسے امر کی اصلاح ہو۔ تو ایسی صورت میں زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند حکم نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سرکاری ملازم مجاز کے حکم قانونی مشتہرہ کہ کہال ہائے مردہ مویشیان متعفونہ خود کو فلاں آباد محلہ میں بغیر مصالح لگائے اور خشک ہو جانے نہ رکھی جایا کریں۔ جس سے صحت انسانی کو خطرہ عظیم ہوتا ہے) یا جو صورت واقعہ مطابق الفاظ قانونی ہو درج کی جاوے) باوجود اطلاع یابی حکم مذکور تم نے مطابعت حکم نہیں کی ہے۔ جس سے وہ اہل محلہ بوجہ تعفن لہالوں کے بعارضہ بخار بیمار ہو کر صحت جسمانی معرض خطر میں ہو گئی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہٰذا میں عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں حمایت اللہ کی کشتی کے گھاٹ پر حسب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مجاز سے فریق ثانی کو مداخلت کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ حمایت اللہ کی درخواست پر کہ اس نے بمنشائے حکم عدالت تعمیل نہیں کی ہے اس لئے زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہے۔ عدالت سے بعد تحقیقات ضابطہ ملزم کو بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس حکم کی درخواست باضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مثل سے یہ امر ثابت نہیں ہوا ہے۔ کہ ملزم نے حمایت اللہ مستغیث کے ناؤ کے گھاٹ پر خلاف حکم عدالت عمل کر کے مداخلت کی ہے۔ اس لئے حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷ سنہ ۱۹۲۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۵۱۵ - ۲۳ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۹۴ -

(۲) ایک مقدمہ میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ کا رشتہ دار مدعی تھا جس کی درخواست پر بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا گیا تھا۔ جس کی عدم تعمیل پر ملزم کے خلاف نوٹس ہمراہی مدعی کی رپورٹ پر مجسٹریٹ نے ملزم کو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ ملزم کی درخواست قاعدہ پر کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ کوئی مجسٹریٹ مجاز نہیں ہے۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کی سماعت کر کے حکم سزا صادر کرے۔ جبکہ خود اس کے حکم کی عدم مطابعت کی گئی ہے۔ اور کارروائی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کے مطابق عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اور مجسٹریٹ کو غور کرنا تھا۔ کہ آیا پولیس کی رپورٹ پر وہ سماعت

پہونچنے یا پہونچنے کی طرف منجر ہو، اور استغاثہ کو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند اجازت دینے سے پیشتر بادی النظر میں یہ امر دیکھنا ضروری ہوگا۔ کہ آیا اجزائے قانونی جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں مندرجہ ضابطہ فوجداری موجود ہیں۔ اور ایسا حکم جس سے اجزائے قانونی جرم مسطور ثابت نہ ہوتے ہوں۔ خلاف اختیار ہوگا۔ چنانچہ کارروائی عدالت ماتحت منسوخ کی گئی۔ (رپلیمنٹل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۸۱ سنہ ۱۹۲۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۲۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء پٹنہ صفحہ ۴۰۸ سنہ ۱۹۲۲ء پٹنہ صفحہ ۲۰۴۔

(۸) جبکہ بحالات واقعات موجودہ احکام دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی توسیع کی ضرورت ہو کیونکہ حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مطلوب ہے۔ تو وہ توسیع منشائے وجوہات مندرجہ بالا سے متعلق نہیں ہے بجز اس کے کہ اصلی حکم جو اس نے صادر کیا ہو۔ اور لوکل گورنمنٹ کو اس کی جان یا تندرستی یا عافیت معرض خطر میں معلوم ہو۔ کہ اچانک کسی فعل سے ہنگامہ وقوع میں آئیگا۔ جس فعل سے بازرہنے کی مجسٹریٹ نے ہدایت کی ہو۔ جب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری آئندہ توسیع پذیر تمام حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے لئے حکم دیا جا سکتا ہے۔ اور جب تک خطرہ قائم رہے لوکل گورنمنٹ حکم کو قائم رکھ سکتی ہے جبکہ وجوہات خاص مطلوب نہیں ہیں۔ اور ہائیکورٹ کو یہ دیکھنا نہیں ہے کہ جس مطلق کو اختیار قانون نے مناسب سمجھا ہے۔ آیا میں زیادتی کیجاوے (دیکھو ۱۸۸ تعزیرات ہند) کو یہ دیکھنا ہے کہ جس حکم سے نافرمانی ثابت ہے۔ وہ حکم قانوناً جاری کیا گیا تھا۔ (نافرمانی حکم ماتحت دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند نتیجہ پیدا کرنے والا تھا۔ اور جو بحث ہائیکورٹ میں نیچرل مطلوب ہے۔ وہ عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ششن جج نہیں سمجھی ہے۔ اسکی اجازت دینا پسندیدہ اور مناسب نہیں ہے۔ درخواست ڈسمس کی گئی۔ (درکنگ عدالت ماتحت قائم رہا کر کمپنی لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۹۰۹ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ نرائن کنج جلد ۳ صفحہ ۸۰۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۶۰۶۔ جلد ۴۵ الہ آباد ۲۰

(۹) سمپسن رگھناتھ داتا رام جو ہائیکورٹ کے وکیل تھے۔ ایک جلوس بنجاری جج کے ہمراہ معہ باجہ تھا۔ سب انسپکٹر پولیس نے باواز بلند آواز دی۔ کہ اس راستہ سے مسجد کے سامنے سے جلوس نہ لیجایا جاوے۔ کیونکہ ہو جانیکا احتمال ہے۔ ان پر وہ لیڈران نے انکار کر دیا تھا جس تخرات پر حسب قاعدہ رپورٹ پیش ہو کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پروانہ ملزمان کو بجرائم دفعہ ۱۵۱ و ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ درخواست ضابطہ پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان جرم دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہیں۔ اور الفاظ شہیر۔ (بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کیلئے ضروری نہیں ہے۔ کہ حکم لکھا ہوا یا چھپا ہوا ہو۔ بلکہ باواز بلند اعتمر

۔ قانونی کا سنا کر مخالفت کر دینا اور ان کو بجا لانے سے روکنا حکم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کیلئے کافی ہے۔ اور لفظ

کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۳۱ سنہ ۱۹۲۱ء آردھ - انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۷-۲۴۰ اودھ کیسز صفحہ ۱۸ -

(۵) زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دلانے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ یا تو نالش منجانب اُس سرکاری ملازم کے ہو - جس کے حکم کی عدول حکمی کی گئی ہو - یا بمنظوری تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ہونی چاہیئے - اور ہر ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں استغاثہ کا فرض ہے - کہ ملزم کو حکم مجریہ سرکاری ملازم جس کی عدول حکمی اس نے کی ہو اُس کا علم ہونا بلا واسطہ شہادت سے ثابت کیا جاوے - اور محض نشیبر حکم سے عام اطلاع کا ہو جانا تصور کرنا مطلوبات اجزاء تعزیری جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کو حکم سزا کے لئے پورا نہیں کرتا ہے - اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا - اور ریفرنس سشن کورٹ منظور کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۵ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۸۶۵ -

(۶) ایک مقدمہ میں سمی ہیرا سنگھ زمیندار کو ڈپٹی کمشنر ہوشنگ آباد نے زیر دفعہ ۲۱۹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۷ء سنٹرل پروونسز قانون اراضی مال حکم دیا - کہ وہ اراضی متنازعہ سے باڑا اکھاڑ دے - جس کی تعمیل حکم نہ کرنے پر ملزم کو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی - جس کا اپیل سشن سے نامنظور ہونے پر ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں بحث کیگئی کہ حکم ڈپٹی کمشنر مشابہ ڈگری دیوانی ہے - اس لئے جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند عائد نہیں ہو سکتا ہے - چنانچہ قرار دیا گیا - کہ حکم قانون دفعہ ۲۱۹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۷ء مستدرہ ڈپٹی کمشنر کی عدم تعمیل پر جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند صحیح ہے - درخواست ملزم نامنظور کی گئی - کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۹ سنہ ۱۹۲۲ء ناگپور - انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۹۹۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۲۰۹-۱۷ - ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۸۸ -

(۷) ایک مجسٹریٹ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجاز ہے - کہ فقص امن کے روکنے کے لئے عارضی امتناعی حکم جاری کرے - لیکن اُس کو یہ اختیار نہیں ہے - کہ انسداد طلب امر کے ایک عام حکم کا اجرا کرے - اور کسی جائز حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ کی عدم تعمیل حسب معنی دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا - عام اس سے کہ استغاثہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ یا دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری حسب ضابطہ کیا گیا ہو لیکن عدم تعمیل حکم قابل سزا نہیں ہے - تاوقتیکہ انحراف حکم سے کسی شخص کی جو کارجائیر میں معروف ہے مزاحمت یا رنج یا نقصان کا خطرہ

(۱۲) ایک مقدمہ میں ڈویژنل ٹریکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۴۴ کا حکم جاری کیا تھا کہ پانچ سے زائد شخص عام جگہ میں جمع نہ ہوں اور یہ حکم ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کے ذریعہ مناسب طور پر نشر کرنے کے لئے ارسال کیا گیا تھا۔ جس نے یہ ضابطہ احکام کا اجراء کیا تھا۔ ایک مقام احاطہ عدالت میں سمیع دین محمد کے ہمراہ ایک مجمع جو پانچ سے زائد تھا۔ جمع ہوا جسکو یہ ضابطہ منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے منتشر نہ ہونے پر مذکور کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند حکم سزا جرمانہ کیا گیا۔ جس کی درخواست حسب قاعدہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے کہ حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے بعد مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور اس نے انکار کیا ہے جو کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثابت کیا جانا چاہیئے کہ انحراف حکم سے خطرہ جان انسان یا خطرہ کی بابت کا موجب ہوگا۔ وہ یا ہنگامہ کو برپا کرنے کی طرف منجر ہوگا۔ اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اور اس مقدمہ میں جو سزا دی تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں اجزا قانونی تکمیل جرم ثابت نہیں کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکم سے منسوخ کیا گیا۔ (کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۰۸ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور ... جلد ۱ صفحہ ۳۶ ... انڈیا کوڈ پینل ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۴۸۸ ... صفحہ ۳۱ ... پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۷۰)

(۱۳) ایک مقدمہ میں اجتماع خلاف حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جس میں ملزمان کو بہ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور اپیل پر سیشن جج سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کو ثابت قرار دینے کے لئے انحراف حکم قانونی مجسٹریٹ مجاز ہونا ضروری ہے۔ اور اس انحراف سے مزاحمت یا زخمی یا نقصان کا خطرہ ان اشخاص کو ہو جو کارخانہ میں مصروف ہوں یا خطرہ ہونا متصل ہو یا انسان کی جان یا عافیت یا سلامتی کو خطرہ ہو۔ یا خطرہ کی طرف منجر ہو۔ یا کوئی ہنگامہ برپا ہونے کی طرف ہو۔ کیونکہ محض حاضری مقام اجتماعی پر جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے ناکافی ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ (کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۹۰ سنہ ۱۹۲۸ء مدراس ... انڈین کیس جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۶ آل انڈیا ... ۱۹۲۳ء ... صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۱۹ء مدراس ...

معنی محض منہ کے الفاظ سے ممانعت کرنا مقصود نہیں ہے۔

رائے سلیمان صاحب جج۔ الزام جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند اُسوقت تک قایم نہیں رہ سکتا ہے تاوقتیکہ وہ حکم سرکاری ملازم مجاز کیطرف سے قانوناً مشتہر نہ کیا گیا ہو۔ اور ملزم اُس سے اطلاع نہ رکھتا ہو۔ اور اس انحراف حکم سے مزاحمت یا رنج یا نقصان کا خطرہ اُن اشخاص کو نہ ہو۔ جو کارِ جائز میں مصروف ہوں۔ اور اس سے انسان کی جان یا تندرستی یا عافیت معرض خطرہ میں ہو۔ یا منجر بخطر ہو۔ اور اس سے بلوہ یا جنگامہ ہو۔ یا ہونے کیطرف منجر ہو۔

اور کسی فعل کے کرنے یا اس سے باز رہنے کی ہدایت فوجداری نوعیت کی ہو۔ ایک بات ہے اور اس کا قانوناً مجاز ہو کر انحراف سے ذمہ وار قانونی زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ہونا بالکل اور بات ہے۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا جاکر جرم دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ اور الزام جرم تبدیل کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۹ و سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۹۲۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۲-۱۶ (۱) الہ آباد لا جرنل صفحہ ۹۴۰-۴۷۔ الہ آباد صفحہ ۳۰۵۔

(۱۰) جب چند اشخاص ایک حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے خلاف ارادی میں داخل ہوں۔ اور اُن میں سے بعض معین ہوں اور بعض نامعین جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سے مرتکب ہوں تو عام مشترک ارادہ کے لحاظ سے جملہ اشخاص تک ہی جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہونگے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۳ و سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۱۸۔

(۱۱) ایک مقدمہ میں ہمنے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے انحراف پر ملزم کو بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ جسکی درخواست پر کمکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ محض کسی حکم امتناعی کا سب ضابطہ مشتہر ہو جانا اثبات جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اس تشہیر حکم کا علم ملزم کو ہو جانا بلا واسطہ شہادت سے ثابت نہ کیا جاوے۔ چونکہ ملزم کو حکم مشتہرہ کا علم ہو جانا ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۸ صفحہ ۵۰۲ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۸۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء کلکتہ صفحہ ۳۰۶۔ (۱) کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۰ ۔ ۴۰ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۰۳۔

رکھتا تھا۔ جس سے اُس نے انحراف کیا ہو۔ لیکن بعدم ثبوت اس امر کا کردہ فعل بغیر رضامندی اُس کے کسی دُوسرے شخص نے کیا ہے۔ اثبات مجرمیت ملزم کے لئے کافی نہیں ہے۔ جس کے اثبات کی ذمہ واری ملزم پر نہیں ہے۔ اس لئے حکم سزا قابل قیام نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء عبدہ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۵۹۱۔

(۱۷) ایک مقدمہ میں صورت واقعہ دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری کی تعمیل میں مسمی خدا بخش کے حکم جائز سہ کاری ملازم کی عدول حکمی کرنے پر بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ڈپٹی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بمنشائے دفعہ ۴۴۵ ضابطہ فوجداری بری کیا گیا تھا جس کا اپیل منجانب گورنمنٹ باقاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا سوال متعلق جواز حکم کا ردوائی دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری ابتدائی تجویز جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں اُٹھایا نہیں جا سکتا ہے کہ ملزم کا ردوائی دفعہ ۱۳۳ میں فریق مقدمہ تنہا نہ تھا۔ بلکہ دیگر اشخاص فریق متعلق مقدمہ تھے جو واقعات و حالات مقدمہ کے مغائر ہے۔ اور حکم دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری سے ملزم نے دانستہ انحراف کیا ہے جس سے بلوہ وقوع میں آیا۔ لہذا بمنظوری اپیل بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند خدا بخش ملزم پر پانچ صد روپیہ جرمانہ کیا جاوے۔ اور بعدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید سخت رہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۷۸۰ سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۰۸۔

(۱۸) مسمیان نیاز خان و رفیق علی خاں تازیہ داران کو بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مجاز نے بہ تشہیر حکم مطلع کیا تھا۔ کہ جلوس تازیوں کا مقررہ وقت و مقامات کی طرف سے لے جایا جاوے۔ جس حکم جائز کے انحراف پر ہر دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جن کے اپیل بعدالت بالا پیش ہو کر عدالت کی سماعت کیگئی تھی۔ چنانچہ عدالت اڈیشنل سشن جج سے بسفارش تبدیل حکم مجسٹریٹ اودھ چیف کورٹ میں تحریر کیا گیا تھا چنانچہ بعد سماعت بحث فریقین قرار دیا گیا۔ کہ یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں ہر ایک ملزم کا فعل جداگانہ طور پر ثابت کیا جاوے اور جلوس کو اُن مقامات مقررہ سے لے جانے کے لئے مروجہ قواعد مقرر ہیں۔ جو جلوس لے جانیوالوں کا فرض ہے۔ کہ اُس کے مطابق عمل کریں۔ اور بلحاظ واقعات مقدمہ حکم مجسٹریٹ میں مداخلت

نوٹ صفحہ ۷۰

(۱۴) مسمیان جینی لال موتی لال کے نام پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ سے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا گیا تھا۔ کہ راجہ نامہ کوچہ میں سمہاری کا کام خاص میعاد تک نہ کریں۔ جنہوں نے تعمیل حکم نہ کی اور کام کو جاری رکھا تھا۔ جس پر بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ درخواست ضابطہ پر ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۸۲۹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۷۳۹ و کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۵ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۱۳۲۔

(۱۵) ایک دیوار کی تعمیر کے متعلق فریقین کا تنازعہ تھا۔ فریق اول نے اس جگہ ایک دروازہ رکھنے کا عمل کرنا چاہا تھا۔ کہ فریق ثانی نے مجسٹریٹ کے درخواست بحقوق ملکیت تحریر کرکے اجازت تعمیر دیوار کی استدعا کی تھی۔ جس کو اڈیشنل مجسٹریٹ پریزیڈنسی نے حکم دیا۔ کہ دیوار تعمیر کرلی جاوے۔ جس کی تعمیل میں فریق اول کے مخل ہونے پر مجسٹریٹ نے بہ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند حسب قاعدہ اس کو سزا دی تھی۔ جس کے درخواست کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ فریق ثانی کو کسی فعل سے باز رکھنے کے لئے حکم دے سکتا ہے۔ لیکن فریق ثانی کو کسی فعل کے کرنے کا ہدایتی حکم نہیں دے سکتا ہے اور ایسا حکم دینا مجسٹریٹ کے اختیار سے متجاوز ہے۔ اور فریق ثانی پر اس کا اتباع کرنا لازمی نہیں ہے۔ اس لئے عدم تعمیل ایسے حکم کی قابل مواخذہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند نہیں ہے اس لئے حکم جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۹۶۱"

(۱۶) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک شخص متعلقہ کو حکم بہ ضابطہ دیا۔ کہ وہ فصل متنازعہ کو دور نہ کرے۔ جس کی اطلاعیابی اس کو باقاعدہ ہو چکی تھی۔ مگر اس کے بھتیجے نے فصل کو دور کر لیا تھا۔ اور شخص اطلاع یافتہ حکم مجسٹریٹ کو بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند دی گئی تھی۔ جس کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ضروری جزو مطلوبہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند یہ ہے۔ کہ ملزم کو جائز حکم استنائی مجسٹریٹ کا علم

ریمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۲۰ سنہ ۱۹۳۷ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۸ صفحہ ۴۸۸۔

سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانیکی دھمکی دینا

دفعہ ۱۸۹:۔ جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو یا اُس شخص کو جسکی نسبت وہ باور کرتا ہو۔ کہ اُس سرکاری ملازم کو اس شخص سے غرض ہے، اس لئے نقصان پہونچانے کی دھمکی دے۔ کہ اُس ملازم کو کسی ایسے فعل کے کرنے سے باز رہنے یا اُس کے کرنے میں تاخیر کرنے کی تحریک کرے۔ جو اس سرکاری ملازم کے لوازم منصبی کے نفاذ سے تعلق رکھتا ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ ابتدائی ضابطہ وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کیا گیا ہے

شرح

دفعہ ہذا و دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند میں سرکاری ملازمان کی حفاظت کی گئی ہے۔ کہ کوئی شخص سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کسی فعل یا ترک فعل منصبی نہ کرادے یا اُس کے نفاذ میں تاخیر نہ کرادے چنانچہ جو شخص سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر اُس کے لوازم منصبی سے کوئی فعل کرادے یا اُس سے باز رکھادے یا تاخیر کرادے وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا مثلاً گرفتاری طلب شخص پولیس افسر گرفتار کنندہ کو دھمکی دیتا ہے۔ اور گرفتار ہونے سے انکار کرتا کہتا ہے۔ کہ وہ اُس کو مارے گا۔ ورنہ گرفتار نہ کرے۔ یا کوئی شخص اہل مکان پولیس افسر کو تلاشی مکان نہ کرنے کے لئے نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتا ہے۔ یا ابتدائی اطلاع مستغیث درج روزنامچہ کرنے میں تاخیر ڈالنے کے لئے دھمکی دیتا ہے۔ یا رپورٹ نہ لکھنے کے لئے دھمکی نقصان دیتا ہے۔ وہ جرم دفعہ ہذا کا مرتکب ہوگا۔ اور نیز ایسے شخص کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دی جاوے۔ جس سے سرکاری ملازم کا غرض رکھنا ملزم باور کرتا ہو۔ اُس وقت بھی ذمہ داری جرم اُس شخص پر عائد ہوگی۔ لیکن طبعی بدمزاجی اس میں داخل نہیں ہے۔

کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لئے بنا منظوری ریفرنس حکم منسوخ قائم رہا۔ (کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۹۹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۵۱۸۔

(۱۹) ایک مقدمہ میں بہ عدم مطابعت حکم کارروائی دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ سب ڈویژن نے ملزم کے برخلاف جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات و دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کا حکم صادر کیا تھا۔ جس کی بابت بمبشائے دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری عدالت ششن سے تنسیخ حکم مجسٹریٹ کے لئے کلکتہ ہائی کورٹ میں تحریک کی گئی تھی۔ جس پر بعد سماعت کاغذات متعلقہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بلحاظ الفاظ قانونی کسی فعل سے باز رکھنے بدفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ کسی شخص کو کسی امر کے کرنے سے حکم قطعی دیوے۔ اس لئے حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ خلاف اختیار ہونے کے کارروائی جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کو ناجائز کرتا ہے۔ اس لئے منظوری تحریک ششن جج کارروائی عدالت ماتحت منسوخ کی گئی۔ (کریمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۹۳۶ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۴۳۴۔

(۲۰) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ایک شخص کو حکم دیا تھا۔ کہ جو دیوار بندہ اس نے بنانے قائم کیا ہے۔ اس کو کاٹ دیا جاوے۔ یا اس کے بنانے کی وجہ ظاہر کرے۔ چنانچہ حسب ہدایت عدالت مجسٹریٹ اس نے ظاہر کی تھی۔ وہ ناقابل تسلیم قرار دے کر اس کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ اس کو وہاں سے علیحدہ کر دے جس حکم کی عدم تعمیل پر ملزم کو بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی تنسیخ کیلئے ششن جج نے کلکتہ ہائیکورٹ میں تحریک پیش کی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم مجسٹریٹ بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مطابق قانون کے ہے۔ اس لئے بنا منظوری الفرانیس ششن جج حکم مجسٹریٹ قائم رکھا۔ (کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۱۶ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۹۹۴۔

(۲۱) جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے علاوہ جرم و مجرمیت ملزم حکم امتناعی کا علم ہونا ضروری ہے۔ ایسا ہی ملزم کو زیر دفعہ ۳۳ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء حکم امتناعی کا علم ضروری ہے۔ اس مقدمہ میں ملزمان جن کو علم ہونا یا نہ ہونا واقعات سے ثابت کیا گیا تھا۔ چنانچہ یا علم ملزمان کے اپیل نامنظور اور جب کہ علم کا ثابت نہیں کیا گیا تھا۔ وہ بری کئے گئے۔

شہزادی جس کا باقاعدہ اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ صرا ایک خلاف قانون نقصان ہے۔ اور یعنی دھمکی کہ عدالت میں یا اے (۱) افسر کے پاس (۲) نالش کی جاوے گی۔ حسب معنی دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند کوئی نقصان نہیں ہے۔ تاوقتیکہ دھمکی جھوٹی شکایت کی نہ ہو۔ ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۰۰۰ بم سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۳۹۔

(۳) کنسٹبل پولیس ایک ملزم کے مکان پر بطور نگرانی اس کی موجودگی معلوم کرنے گیا تھا۔ اسکی آواز پر زبیر نگرانی کا بھائی آیا۔ اور کنسٹبل کو دھمکایا اور اصل ملزم زبیر نگرانی کی موجودگی میں کنسٹبل کے سر پر لاٹھی ماری جس پر بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند ملزم کو عدالت سے سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور سے بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند سزا یاب ہوا ہے۔ اپیل دا لفرانیس ششن جج نامنظور کیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۵۲۰ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۰۔ ۸۵ کلکتہ صفحہ ۳۹۲۔ ال ورڈ ۱۹۳۱ء صفحہ ۸۴۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۴۴۱۸۔

(۴) مسمی احمد خاں کے پاس اطلاع بی سات کے لیے کنسٹبل یوسف تعمیل پہنچا۔ اور کنسٹبل پولیس سے اطلاعنامہ سرکاری لے کر احمد خاں اس کی پشت پر کچھ لکھنے کو تھا کہ کنسٹبل پولیس نے اس کو کہا۔ کہ بجز اپنا نام لیں پشت پر کچھ اطلاع یابی کرنے کے اور کچھ نہ لکھے۔ اس پر احمد خاں نے اطلاعنامہ زمین پر پھینک دیا اور کنسٹبل کو دھکا دیکر کہا۔ کہ جاؤ۔ چلے جاؤ۔ ورنہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں توڑ دونگا۔ میں نے بہت سے اطلاعنامے دیکھے ہوئے ہیں جس پر حسب قاعدہ مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند قائم ہو کر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے احمد خاں ملزم کو سزا دی گئی تھی اور اپیل عدالت سشن سے نامنظور ہو کر ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند میں یہ امر ضروری ہے۔ کہ سرکاری ملزم کو نقصان پہونچانے کی دھمکی اس غرض سے دی جائے کہ کسی فعل کے کرنے یا اس سے باز رہنے یا تاخیر کرنے میں اپنے فرائض منصبی کے خلاف عمل کرے۔ لیکن محض الفاظ دھمکی بہ مزاجی طبعی سے بولنا یا بطریق گفت و شنید نہ جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند میں ضروری ہیں ہے اور بحالات واقعات مقدمہ ملزم بالبراءت صدر الفاظ یہ استعمال کرنا کہ پولیس کنسٹبل جھوٹی رپورٹ

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم کو یا اس شخص کو جس سے سرکاری ملازم کا غرض رکھنا ملزم باور کرتا ہو دھمکی دینا (۲) دھمکی نقصان پہونچانے کی دینا (۳) ملزم کی غرض دھمکی بہ حیثیت منصبی سرکاری ملازم سے کسی فعل کرانے یا اس سے باز رکھنے یا تاخیر کرانے کی ہو۔"

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں سرکاری ملازم عہدہ فلاں کو بروقت تلاشی مسمی فلاں شخص یہ کہکر کہ اگر تم اس کے مکان کی تلاشی لینے سے باز نہیں رہو گے۔ تو تم کو مضروب کیا جاوے گا۔ اس طرح سے تم نے اس کو تلاشی مکان مذکور لینے سے روک دیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم ۱۸۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے "

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب ایک چپراسی ایک میونسپل ڈگری کی گرفتاری کا حکم لے کر گیا۔ اور اس کو گرفتار کر لیا۔ اور میونسپل ڈگری نے چپراسی کو سختی سے دھمکایا۔ کہ اس کو چھوڑ دیوے۔ چنانچہ بلحاظ عام واقعات و حالات کے ملزم جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا ہے۔ اور حسب سزا ہر دو جرائم دفعات ۱۸۶ و ۱۸۹ تعزیرات ہند جائز نہیں ہے۔ اور حکم سزا مصدرہ عدالت ماتحت دفعہ ۱۸۶ منسوخ کیا گیا اور حکم سزا دفعہ ۱۸۹ بحال رکھا گیا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۸ ۱۲ - کریمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷ ۱۲ ۱۹۲۴ء پٹنہ ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۱۶۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۱۹۳ -

(۲) ایک موٹر کار بلا روشنی کے رات کو آرہی تھی کنسٹبل پولیس مامورہ نے اس کو روک لیا کہ حسب قاعدہ اس کو پیش کیا جاوے۔ ایک شخص نے آکر موٹر ڈرائیور سے کہا۔ کہ تم کنسٹبل کے برخلاف نالش کرو۔ میں شہادت دوں گا۔ اس سے مطلب یہ تھا۔ کہ پولیس دھمکی سے اپنے اختیارات گرفتاری موٹر ڈرائیور سے باز رہے۔ ملزم کو مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند

۲۵۱ و ۲۵۶ و ۲۵۷ ضابطہ فوجداری خلاف ترتیب، قانونی معلوم ہوگا۔ اور
دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری ماتحت ہائی کورٹ، دفعہ مذکور نوٹیفکیشن جرائم قابل تجویز سرسری
درج کرتے ہوئے وہ مقدمات جن کو قابل تجویز سرسری تحریر کیے گئے ہیں۔ کہ جن جرائم کی سزا موت
یا حبس بعبور دریائے شور یا قید جو چھ مہینے سے زیادہ میعاد کی نہ ہو۔ اور جو جرائم دفعات
۳۷۴ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۴۱۱ و ۴۱۴ وغیرہ تعزیرات ہند قابل اجرائے وارنٹ یہ تجویز
سرسری تحریر کئے گئے ہیں۔ اُن کی مالیت مشروط پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو لکھی گئی ہے
اور زیر دفعہ ۳۴ ضمن (ث) ضابطہ فوجداری مقدمات قابل اجرائے وارنٹ وہ وضع
کئے گئے ہیں۔ کہ جن کی سزا موت، یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا چھ مہینے سے زیادہ میعاد
کی قید مقرر ہے۔ جس کے مطابق قابل تجویز سرسری مقدمات تحت دفعہ ۲۶۰ ضمن (الف)
میں وہ جملہ جرائم بتلائے گئے ہیں۔ جن کی سزا موت یا حبس بعبور دریائے شور یا قید
چھ مہینے سے زیادہ میعاد کی نہ ہو۔ جو بظاہر امر اصلاح و غور کا محتاج معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ
علاوہ امورات مبیّنہ صدر کے تعزیرات ہند مؤلفہ سر مٹر گور صاحب نے بھی ہر دو جرائم
دفعات ۱۸۹ و ۱۹۰ تعزیرات ہند کو قابل اجرائے سمن و تجویز سرسری تحریر کیا ہے۔ بلکہ
انہوں نے تحت دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند جس کی سزا ایک سال تک مقرر ہے۔ اور فرد
قرارداد جرم بہ نمبر ۱۹۳۶ درج کیا ہے۔ لیکن جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند جس کی سزا
میعاد قید دو سال تک مقرر ہے۔ نمونہ فرد قرارداد جرم مرتب نہیں کیا ہے۔ اور
بہ نمبر ۱۹۳۴ تحت دفعہ ۱۹۰ ۱۹۲۵ تحت دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند ہر دو میں کارروائی
ضابطہ قابل اجرائے سمن و بہ تجویز سرسری عمل کیا جانا تحریر کیا ہے۔ جو بلحاظ الفاظ قانونی صورت
حال اصلاح طلب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ بلحاظ تحفظ تنظیم سیاست ملکی عام طور پر بجز خاص
صورت کے استحقاق حفاظت خود اختیاری کو سرکاری ملازم کے مقابلہ میں حاصل ہونے
کے جن کو زائل کیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی اُن کو فرائض منصبی میں حملہ یا مزاحمت یا تعرض یا ضرر یا
ضرر شدید وغیرہ پہنچانا۔ اور یا خود اُس کا بہ حیثیت سرکاری ملازمت جرم کرنا قابل سخت
سزا کے قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے جرم دفعات ۱۸۹ و ۱۹۰ تعزیرات ہند میں بلحاظ صدر
عمل کرنا اصولاً مصلحت تنظیم ملکی کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ جن کی تجویز مطابق باب بست و یکم
دفعات ۲۵۱ لغایت ۲۵۹ ضابطہ فوجداری ہونی مناسب ہے۔"

محض اطلاع یا بلی پر کریگا۔ ملزم جسکے دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں کہا جا سکتا ہے الا بصورت حالات جسکے دفعہ ۵۰۳ تعزیرات ہند کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس لئے سزا جسکے دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند منسوخ کی جاکر جسکے دفعہ ۵۰۳ تعزیرات ہند ملزم کو چھ ماہ کیلئے قید سخت کیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۱۶ء الہ آباد۔

کسی شخص کو سرکاری ملازم سے درخواست محافظت کرنے سے باز رہنے کی تحریک کرنے کے لئے نقصان کی دھمکی دینا۔

دفعہ ۱۹۰: جو کوئی شخص کسی شخص کو اس غرض سے نقصان پہونچانے کی دھمکی دے۔ کہ وہ کسی نقصان سے محافظت کئے جانے کیلئے کسی ایسے سرکاری ملازم کے حضور میں حسب قانون درخواست کرنے سے باز رہے۔ یا دستکش ہو۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے ایسی محافظت کرنے یا کرانے کا قانوناً مجاز ہو۔ تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا میں مرتکب جرم کو سزائے قید میعادی ایک برس تک اور بدفعہ ماقبل ۱۸۹ تعزیرات ہند کے مرتکب جرم کو سزائے قید میعادی دو سال تک دی جانی مقرر کی گئی ہے۔ اور جملہ تعزیرات ہند انگریزی و اردو ضمیمہ ضابطہ فوجداری میں جرائم دفعات ۱۸۲ لغایت ۱۹۰ تعزیرات ہند کو قابل اجرائے سمن و تجویز سرسری کیا جانا تحریری کیا گیا ہے۔ لیکن قانونی نقطہ نظر میں قابل تجویز سرسری وہ جرائم ہیں جن کی سزا چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور جن کی تجویز باب بست و دویم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کے مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔ اور اسی باب مسطور کی دفعہ ۲۶۲ تعزیرات ہند میں جو مقدمات قابل اجرائے سمن یا وارنٹ ہوں۔ اور ان کی تجویز اس باب کے مطابق کی جاوے۔ تو جو ضابطہ جرائم قابل اجرائے سمن یا وارنٹ کے لئے مقرر ہے۔ مرعی رہے گا لیکن ایسی صورت میں احکام دفعہ

فوجداری دس یوم کے لئے شوالہ کو بند کرنے کا حکم لکھکر ممانعت کر دی تھی جس پر اپیلانٹ نے بند اطلاعی نوٹس چند اشخاص فریق ثانی کے بھیجکر ان کو موجودہ طریق عدالتی متروک کرنے کے لئے توجہ دلائی تھی جس پر بدفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند اپیلانٹ سزایاب ہوا ہے۔ لیکن اپیلانٹ کا بذریعہ نوٹس مقدمہ دیوانی دائر کرنے کی دھمکی دینا جو ملزم کا حق اعتراض تھا۔ وہ حسب بحق دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۳ سنہ ۱۹۲۶ الہ آباد انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۸۶۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۷۷-۲۴۔ آل جرنل صفحہ ۳۱۴-۷ لا رپورٹ آل کریمینل صفحہ ۵۱۔

باب یازدہم (۱۱)

جھوٹی گواہی اور جرائم مخالف معدلت عامہ کے بیان میں

جھوٹی گواہی دینا

دفعہ ۱۹۱:۔ کوئی شخص جس پر قانوناً حلف کی رو سے یا قانون کے کسی خاص حکم کے رو سے سچ سچ بیان کرنا یا قانون کی رو سے کسی امر کی نسبت کچھ اقرار کرنا واجب ہو۔ کوئی ایسا بیان کرے۔ جو جھوٹا ہو۔ اور جسکو وہ جھوٹا جانتا۔ خواہ جھوٹا باور کرتا ہو۔ یا جس کو وہ سچا باور نہ کرتا ہو۔ تو کہا جائیگا۔ کہ اُس نے جھوٹی گواہی دی۔

تشریح (۱) کوئی بیان عام اس سے کہ وہ زبان سے کیا جائے یا کسی اور طرح اس دفعہ کی مراد میں داخل ہے۔

تشریح (۲) کوئی جھوٹا بیان جو تصدیق کرنے والا شخص اپنی دانست کی نسبت کرے۔ اس دفعہ کی مراد میں داخل ہے۔ اور جیسے کہ کوئی شخص یہ بیان

شرح زیر دفعہ ہذا کسی شخص کو حصول امداد قانونی سے روکنے یا دست کش ہونے کے لئے مجبور کرنے والوں کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی شخص کسی مستحق قانونی کو سرکاری ملازم کی استمداد جائز سے نقصان پہونچانے کی دھمکی سے محروم نہ رکھ سکے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا نقصان پہونچانے کی دھمکی دینا (۲) ملزم کا دھمکی اس لئے دینا کہ سرکاری ملازم سے امداد قانونی حاصل نہ کی جاوے۔ یا اس مقدمہ میں وہ شخص دست بردار ہو جاوے (۳) سرکاری ملازم بحیثیت منصبی قانوناً اس شخص کی استدعا پر حفاظت یا امداد جائز کر سکتا ہو۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص مستغیث کو دھمکا کر کہا۔ کہ اگر تم فلاں مقدمہ میں دست برداری بعدالت فلاں نہ دوگے۔ یا درخواست طرشدہ یہ مغربی خود برخلاف فلاں شخص مجسٹریٹ کے پیش کرنے سے باز نہ رہوگے۔ تو تم کو قتل کر دیا جاویگا۔ یا تمہاری ٹانگیں کاٹ کر تم کو نکما کر دیا جاوے گا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو جرم مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور روبرو عدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس ایک شخص مدعی بعدم ایفائے معاہدہ قانونی بعدالت دیوانی دعوے کرنے کو تھا۔ ملزم نے مدعی کو دھمکی دیکر دعوے سے باز رہنے کے لئے کہا تھا۔ جس پر مقدمہ حسب ضابطہ دائر ہو کر ملزم بجرم دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا تھا۔ جس کی درخواست حسب ضابطہ ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اس مقدمہ میں اپیلانٹ مسمات دولتیا کنوار کا مختار عام تھا۔ اس نے اپنے مکان میں شوالہ بنا کر اس میں بت نصب کر کے شام کو ہمیشہ پوجا کرنی شروع کر دی تھی۔ جس پر اہل اسلام نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست پیش کر دی۔ کہ اس جدید شوالہ کی تعمیر سے مذہبی جوش محرک ہوتا ہے۔ جس درخواست کو مجسٹریٹ نے کارروائی مناسب کے لئے جوائنٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجدیا۔ اور مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۴۴ ضابطہ

(ھ) زید ترجمان یا مترجم ہے جس پر حلف کی رُو سے واجب ہے۔ کہ کسی بیان یا دستاویز کا زبانی یا تحریری سچا ترجمہ کرے۔ اور وہ زبانی یا تحریری سچے ترجمے کے طور پر اُس کا ایسا زبانی یا تحریری جھوٹا ترجمہ کرے۔ یا اُس کی تصدیق کرے۔ جو سچا نہ ہو۔ اور جس کا سچا ہونا وہ باور نہ کرتا ہو۔ تو زید نے جھوٹی گواہی دی۔

شرح بدفعہ ہذا جھوٹی گواہی دینے کی تعریف کی گئی۔ کہ جس شخص پر قانوناً حلف کی رُو سے یا قانون کے کسی خاص حکم سے سچ سچ بیان کرنا یا کوئی اقرار کرنا واجب ہو۔ وہ دانستہ جھوٹا بیان کرے یا ایسا بیان کرے جسکو جھوٹا باور کرتا ہو۔ یا سچا باور نہ کرتا ہو۔ خواہ زبان سے یا کسی اور طرح سے کرے۔ جھوٹی گواہی دینا کہا جائیگا۔ اور جو بیان کسی واقعہ کی نسبت جس کو وہ نہ جانتا یا باور نہ کرتا ہو لیکن وہ اسنے دانستہ کی نیت جانتا یا باور کرتا ہے۔ تو وہ شخص بھی جھوٹی گواہی دینے کا مجرم ہوگا۔ عام اس سے کہ وہ بیان بحلف یا با قرار صالح یا با قرار محض کیا جاوے۔ بہر حالت جھوٹا بیان کرنے کی حالت میں قانوناً جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم قانوناً بحلف یا کسی خاص حکم قانونی کی رُو سے سچ بیان کرنے کا پابند ہو۔ (۲) تحریر کنندہ بیان قانوناً مجاز حلف دینے کا ہو۔ (۳) ملزم نے دانستہ یا باور کرنیکی وجہ رکھکر جھوٹا بیان کیا ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) کسی شخص کا بغیر طلبی حکمنامہ دفعہ ۱۷۵ ضابطہ از خود حاضر ہوکر جھوٹا بیان تحریر کرانا ذمہ داری راست بیانی عائد نہیں کرتا ہے۔ باوجودیکہ بکارروائی تفتیش دفعہ ۱۷۴ ضابطہ فوجداری جھوٹا تحریر کر دیا ہو کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۸۲ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۳۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۱۳۳۔ (۲) پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء

(۲) ایک شخص بمنشائے دفعہ ۳۴۶ ضابطہ مستغل مقدمہ فوجداری خود کے لئے جھوٹا بیان بطور ایفیڈیوٹ شامل درخواست کرتا ہے۔ وہ زیر تعریف دفعہ ۱۹۱ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات حصہ دوئم کا مجرم ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۴۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۴۳ سنہ ۱۹۲۷ء سندھ جوڈیشل کمشنر۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۳۴۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء سندھ صفحہ ۱۱۳۔

کرنے سے کہ میں فلانی بات جانتا ہوں۔ کہ جس کو وہ نہ جانتا ہو۔ جھوٹی گواہی دینے کا مجرم ہو سکتا ہے۔ جو بیان کرے۔ کہ میں فلانی بات کو یاد کرتا ہوں جس کو وہ یاد نہ کرتا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید ایک واجبی دعوے کی تائید میں جو ایک ہزار روپیہ کی بابت بکر و عمرو پر رکھتا ہے۔ مقدمہ کی دریشی کے وقت جھوٹا حلف اٹھائے۔ کہ میں نے عمرو کو بکر کے دعوے کے واجبی ہونے کا اقبال کرتے سنا ہے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی دی۔

(ب) زید جس پر ایک حلف کی رو سے سچ سچ بیان کرنا واجب ہے۔ یہ بیان کرے کہ میں یاد کرتا ہوں۔ کہ فلاں دستخط بکر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جب کہ وہ اس دستخط کو بکر کے ہاتھ کا لکھا ہوا یاد نہیں کرتا۔ تو اس صورت میں زید نے وہ بیان کیا۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہے۔ اور اس لئے اس نے جھوٹی گواہی دی۔

(ج) زید جو بکر کے خط کی شان پہچانتا ہے۔ یہ بیان کرے۔ کہ میں یاد کرتا ہوں کہ فلاں دستخط بکر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور نیک نیتی سے ایسا ہی یاد کرتا ہوں۔ تو اس صورت میں زید کا بیان صرف اپنی دانست کی نسبت ہے، اور وہ اسکی دانست کی نسبت سچا ہے۔ اور اس لئے زید نے جھوٹی گواہی نہیں دی، گو وہ دستخط بکر کے ہاتھ کے لکھے نہ ہوں

(د) زید جس پر ایک حلف کی رو سے سچ سچ بیان کرنا واجب ہے۔ یہ بیان کرے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ بکر فلاں دن فلاں جگہ موجود تھا۔ حالانکہ وہ اس امر کی نسبت کچھ نہ جانتا ہو۔ تو زید نے جھوٹی گواہی دی۔ خواہ اس سے کہ بکر اس روز اس جگہ موجود تھا یا نہیں۔

بنیاد ہوتا ہے۔ اور جب ملزم یہ ثابت کر دے کہ اس نے دانستہ حلف دروغی نہیں کی ہے۔ تو وہ برات کا مستحق ہے۔ چنانچہ ملزم بہ تنسیخ حکم سزا بری کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۹۰ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیف کورٹ

(۸) محض خلاف بیانی جھوٹی شہادت کیلئے کافی نہیں ہے۔ اگر انصاف کے لئے ضروری ہو۔ تو حکم دفعہ ۴۷۶ ضابطہ دینا چاہئے۔ اور اگر گواہ مقدمہ کی تحقیقات میں سچائی کیطرف واپس رجوع ہو دے۔ جب کہ گواہ اپنے خوشی سے گواہی نہ دے اور پہلا بیان اس کا دباؤ میں دیا جانا حالات سے معلوم ہوا ہے۔ تو دفعہ ۱۹۳ کے تحت ناقابل اعتماد ہوگا کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۱۰ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۲۵۲۔

(۹) کسی گورد کی سنی سنائی شہادت عدالت کو تحریر نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر غلطی سے قلمبند کی گئی ہو۔ تو اس کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا الزام نہیں لگایا جائیگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۴۳ سنہ ۱۹۳۶ء لاہور ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۱۰۵۷۔

(۱۰) جرم جھوٹی شہادت کی تکمیل میں کسی بیان کا جھوٹا کرنا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرنا چاہئے۔ کہ وہ جھوٹا ہو یا جانتا یا جھوٹا ہونا باور کرتا تھا۔ یا اسکو سچا یا درست کرتا ہو۔ اور اداء بیان جھوٹا کرنا ثابت کیا جاوے۔ اور بہت سے مقدمات میں ہدایات واطمینان بیانات کئے گئے۔ اور اصلیت ان بیانات کی جھوٹی معلوم ہوگئی تھی جن کی اصلیت سے بیان کنندہ بھی واقف ہو گیا تھا۔ ۱۵ ریورٹر صفحہ ۲۰۷ سنہ ۱۹۳۶ء

جھوٹی گواہی بنانا | **دفعہ ۱۹۲**:۔ جو کوئی شخص کوئی صورت پیدا کرے۔ یا کسی کتاب یا کسی کاغذ سرشتہ میں جھوٹی تحریر بنائے۔ یا کوئی دستاویز جس میں کوئی جھوٹا بیان مندرج ہو بنائے۔ اس نیت سے کہ وہ صورت یا جھوٹی تحریر یا جھوٹا بیان عدالت کی کسی کارروائی میں یا کسی کارروائی میں جو قانون کی رو سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو اس کی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے یا کسی ثالث کے روبرو ہو رہی ہو۔ وجہ ثبوت میں پیش ہو سکے۔ اور اس نیت سے کہ وہ صورت یا جھوٹی تحریر

۴) جب کہ دو بیانات متضاد ایک شخص نے کئے ہوں۔ وہ بدیں وجہ حلف دروغی میں سزا یاب ہوگا۔ جب کہ صاف طور سے یہ بیانات غیر ممکن التطبیق ہوں۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۶۔

محض یہ واقعہ کہ ایک شخص نے پہلے موقعہ پر مغائر بیان دیا تھا۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ وہ بیان سچا تھا اور پچھلا جھوٹا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے اس کو بنا بنایہ سزا دہی حلف دروغی کے لئے بنیاد قرار دیا جاوے۔ اس لحاظ سے کہ پچھلا بیان جھوٹا ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۰۔

۴) اور جب گواہ کا بیان لکھکر اُس کو نہ سنایا جاوے۔ وہ بیان اُسکے خلاف حلف دروغی میں استعمال نہ کیا جاویگا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۵۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۱۲ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۱۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۸ء لاہور صفحہ ۱۲۵ ۲۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۴ ۔۴۰۔ انڈین لا ٹائم لاہور صفحہ ۳۶۔ ۹ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۰۵۔

۵) زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ دفعہ ۱۹۵ ضمن ۴ اُس وقت ہی متعلق نہیں ہوتی ہے۔ جب کہ عدالت میں جرم کا ارتکاب ہو چکا ہو۔ بلکہ اُس صورت میں بھی جب کہ وہ سلسلہ اور دائی عدالتی ہو ہی متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۹۱ یہاں تک صحیح ہے۔ کہ یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ بیان تحقیقات کے لئے مادی ہونا چاہیئے بلکہ یہ کافی ہے وہ شخص بخلاف سچ بیان کرنے کا پابند تھا۔ اور اُسکا یقیناً جھوٹا بولنا ثابت ہووے۔ پنجاب

۶) ایک مقدمہ دیوانی کے مدعی نے عدالت منصف میں بتبدیل تاریخ پیشی کے لئے اپنے باپ کا بیمار ہونا ظاہر کیا۔ اُس کا باپ کمرہ عدالت سے باہر کھڑا ہوا دیکھا گیا۔ جب اُس کو طلب کیا گیا۔ وہ بھاگ گیا منصف نے درخواست مدعی التوا مقدمہ خارج کر دی۔ اور بمنشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ زیر دفعہ ۱۹۵ ضمن ۲۔ اُس کے برخلاف کارروائی شروع کر دی۔ نگرانی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم نے دانستہ جھوٹا بیان کیا ہے۔ اور منصف بطور سرکاری ملازم مجسٹریٹ کو ملزم کے خلاف نالش کرے۔ کہ اُس کے علم میں جرم ہوا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۶۸۶ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۱۹۱۔

۷) حلف دروغی میں ارادہ ملزم کا ضروری جز ہے۔ اور یہ جرم حلف دروغی کی

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کوئی صورت بانا۔ یا کسی کتاب یا کاغذ سرستہ میں جھوٹا اندراج کرنا۔ یا کسی دستاویز میں جھوٹا بیان درج کرنا (۲) ملزم کا دانستہ جھوٹا بیان یا استعمال شہادت کرنا (۳) یہ شہادت جھوٹی تحریر کسی عدالت یا سرکاری ملازم یا ثالث کے روبرو کارروائی سرکاری میں پیش کی جاوے۔ (۴) ملزم کا مقصد خلاف انصاف غلط رائے بہم پہنچانے کا ہونا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

عملی کارروائی یا جوڈیشل کارروائی کا دفعہ ۱۹۲ یا ۱۹۳ تعزیرات ہند کے لئے بارادہ استعمال جھوٹی شہادت کے اس کا دائر ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب کہ جھوٹی شہادت بنائی گئی ہو۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ۵۰۔ اور بعدم موجودگی کسی ڈائری مثل کے جس یا جس کے متعلق ایک جرم دفعہ ۱۹۳ کا ارتکاب ہوا ہو۔ زیر دفعہ ۱۹۵ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ضمن متعلقہ کسی آئندہ جوڈیشل کارروائی کے لئے جھوٹی شہادت سے متعلق نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۹ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۱۹۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی صفحہ ۳۶۶۔ ۴۵ بمبئی صفحہ ۶۶۸۔

(۲) کسی شخص کو بہکلا کر جھوٹی بناوٹی گواہی کرانا زیر دفعہ ۱۹۲ جھوٹی گواہی بنانے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ۹۵۱ - ۲۹۔ الہ آباد صفحہ ۳۵۱ و کرمینل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۲۸۵ کی پیروی کی گئی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۵۰ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۶۲ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۷۲۱ ۴۵۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۷۔ ۸ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۴۲۔ ۸ لاء رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۴۰۔

(۳) اس امر کو عام قانون نہیں بنانا چاہیئے۔ کہ کمشن کورٹ میں مقدمات قابل سپردگی میں گواہ کے پہلے بیان سے مخالف بیان کرنے پر سابقہ بیان اس کا صحیح سمجھا جاوے۔ اس کے لئے وجوہات معقول ہونے چاہئیں۔ کہ سابقہ بیان گواہ سچا ہے۔ لیکن جہاں یہ امر مشتبہ ہو کہ ہر دو بیانات مجسٹریٹ و کمشن کورٹ میں سے کون سچا ہے۔ اور جبتک قرار دیا جاوے

جھوٹا بیان جو اس طرح وجہ ثبوت میں پیش ہو سکے۔ کسی ایسے شخص کو جو اس کارروائی
یں وجہ ثبوت کی نسبت رائے لگائے گا کسی امر کی نسبت جو اُس کارروائی کے نتیجہ کیلئے
ہم ہے۔ غلط رائے بہم پہنچانے کا باعث ہو سکے۔ تو کہا جائیگا۔ کہ اُس شخص نے
جھوٹی گواہی بنائی۔

تمثیلات

الف زید کسی صندوق میں جو بکر کا ہے۔ اس نیت سے کچھ زیور رکھ دے۔ کہ وہ زیور
س صندوق سے برآمد ہو اور یہ صورت بکر کو سرقے کا مجرم ثابت کرائے۔ جو زید نے جھوٹی
واہی بنائی۔

ب) زید اپنے دوکان کے بہی کھاتہ میں اس غرض سے کوئی جھوٹی تحریر بنائے۔ کہ وہ
س کو کسی کورٹ آف جسٹس میں بمنزلہ ثبوت مزید کام میں لائے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی

ج) زید اس نیت سے کہ بکر کو مشورہ مجرمانہ کا مجرم ثابت کرائے اسطرح ایک چٹھی لکھے۔
اس میں بکر کے خط سے اپنا خط ملاوے اور وہ چٹھی اس مشورہ مجرمانہ کے کسی شریک کے
م لکھی ہوئی جانی جائے اور اس چٹھی کو ایسی جگہ رکھے۔ جہاں وہ جانتا ہو۔ کہ غالباً پولیس کے
ہدہ دار تلاش کریں گے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی۔

شرح دفعہ ہذا میں جھوٹی گواہی بنانے کی تعریف ہے۔ کہ جو شخص کوئی صورت
بمثل تمثیل (الف) یا جھوٹا گواہ پیدا کرے۔ یا کسی کتاب میں تمثیل
ب) اندراج کرے۔ یا کسی کاغذ مثل مقدمہ میں کوئی جھوٹی تحریر بنائے یا کسی دستاویز
یں جھوٹا بیان درج کرے اس نیت سے کہ صورت مذکورہ یا جھوٹی تحریر کتاب وغیرہ
یا جھوٹا بیان کسی دستاویز یا مثل مقدمہ یا کاغذ کسی عدالت کی کارروائی قانونی میں
یا بہ حیثیت منصبی کارروائی سرکاری ملازم میں یا جو کسی ثالث کے روبرو ہو رہی ہو۔ اور جو
ہوت میں پیش ہو۔ تاکہ وہ سرکاری ملازم مبینہ صدر کسی امر اہم متعلقہ کارروائی میں غلط
رائے بہم پہونچانے کا باعث ہووے جس سے اصل مقصود اس جھوٹی گواہی بنانے کا اس
کو حاصل ہو جاوے جسکے لئے اس نے جھوٹی کارسازی سے عمل کیا ہے۔ تو اسکی نسبت جھوٹی گواہی
بنانا کہا جائیگا۔

سے درج کرنے کے لئے مہتمم پولیس سٹیشن کو کہا گیا تھا۔ درج نہ کرنے اور خلاف درج کرنے کی صورت میں حسب تعزیرات دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند جرمانہ دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۸ تعزیرات ہند کی ذمہ دار ہے قانونی عائد کی گئی تھی۔ اور حالت بشیش سے محض دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا حکم قائم رکھکر ہوا خذہ بحال رکھا گیا۔ جس کی اپیل منجانب ملزم کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگر روزنامچہ قانوناً جائز ہو یا خلاف قانون ہو۔ اس میں قابل غور یہ امر ہوگا۔ کہ آیا یہ ترک اندراج روزنامچہ یا بیان متعلق دستاویز کیا نتیجہ پیدا کرے گا۔ چونکہ عدم اندراج روزنامچہ یا ترک کرنے کی کوئی غائیت ثابت نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے زیر تعریف دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند افسر پولیس پر ذمہ داری قانونی عائد نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ افسر پولیس رپورٹ جرم ناقابل دست اندازی کی اطلاع لفظ بلفظ اندراج کرنے کا قانوناً پابند تھا۔ جو رپورٹ درج کی گئی ہے۔ وہ کافی ہے۔ حکم سزا منسوخ اور اپیل ملزم منظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۷۰۰ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۴۶۲"

جھوٹی گواہی کی سزا **دفعہ ۱۹۳:** جو کوئی شخص عدالت کی کارروائی کی کسی حالت میں قصداً جھوٹی گواہی دے۔ یا اس غرض سے جھوٹی گواہی بنائے۔ کہ وہ عدالت کی کسی کارروائی کی حالت میں کام میں لائی جائے۔ تو اس شخص کو دو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔"

اور جو کوئی شخص قصداً کسی اور حال میں جھوٹی گواہی دے یا بنائے۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح ۱۔ جو کوئی مقدمہ کسی کورٹ مارشل کے حضور میں درپیش ہو۔ اسکی

کسی درجہ یقین تک سابقہ بیان گواہ کا جھوٹا ہے۔ نوٹ نالش جھوٹی شہادت دینے کی بموجب قاعدہ مرتب کی جاوے اور معاملات جن سے گواہ پر دباؤ دیا گیا ہو۔ اُن پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ جس کے زیر اثر بیان کیا گیا ہو۔ اور اگر کوئی دباؤ نہیں دیا گیا ہو۔ تو عدالت کو استغاثہ کرنے میں بجز معقول وجوہات تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اور معمولاً یہ ذاتب نہیں ہے۔ کہ ایسے متضاد بیانات پر قیاس یہ ہے۔ کہ گواہ پہلے جھوٹے واقعہ کو بانمہاز سچائی صحیح کرتا ہے۔ اور ایسے مقدمات میں گواہ کو موقعہ دینا چاہیں۔ لیکن جب کہ مختلف بیانات میں درمیانی فاصلہ ہو۔ اُس وقت یہ امر متعلق نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۴۵ ناگپور کا حوالہ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۵ سنہ ۱۹۳۵ء ناگپور۔

(۴) ایک شخص نے بمقدمہ خود پنچایت میں ایک جھوٹا رامیسری نوٹ پیش کیا تھا۔ جس مقدمہ کو پنچائیت نے خارج کر دیا تھا۔ اور فریق ثانی نے بعدالت مجسٹریٹ مجرم دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی بنانے میں نالش کی تھی۔ اور پرامیسری نوٹ جعلی ہونے کی وجہ سے جرم دفعہ ۴۶۷ تعزیرات ہند بھی لگایا گیا تھا۔ اور استغاثہ اس بنا پر ڈسمس کیا گیا تھا۔ کہ پنچایت کی جانب سے حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری قاعدہ کے مطابق نالش کا عمل نہیں کیا گیا تھا چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ عدم اختیار ضابطہ دفعہ ۱۹۵ مانع اجرائے نالش دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند ہے۔ اور واقعات مقدمہ سے جرم دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ لیکن پنچایت کورٹ کی طرف سے نالش حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ نہیں ہے۔ اور نہ کارروائی تحت دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کی صورت پر عمل ہوا ہے۔ اس لئے مداخلت غیر ضروری تصور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۵۹ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۸۵۳۔

(۵) تعریف جھوٹی دستاویز بنانے بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند کے لئے اول ضروری ہے کہ کسی دستاویز یا کتاب میں جھوٹا اندراج کیا گیا ہو۔ اور دوئم وہ جھوٹا اندراج کسی کارروائی قانونی عدالت میں استعمال کرنے کی نیت سے کیا گیا ہو۔ اور سوئم وہ اندراج اس معاملہ میں غلط رائے بہم پہنچانے کا باعث ہو۔ اور چہارم اس کارروائی کا نتیجہ شہادت مادی کے متعلق غلط رائے پہونچانے کا موجب ہو۔ چنانچہ اس مقدمہ میں سب انسپکٹر ہیڈ سٹیشن پولیس کو دو دفعہ ابتدائی اطلاع رجسٹر روزنامچہ پولیس میں متعلقین مقدمہ نے درج کرائی تھی اور جس مضمون

ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا دانستہ عدالت میں حلفاً جھوٹی گواہی دینا یا حسب معنی دفعہ ۱۹۲ جھوٹی گواہی بنانا عدالت کی کارروائی کی کسی حالت میں کام میں آئے۔ قابل سزا قرار دیا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ چنانچہ حصہ اول سنگین صورت ہائے کے متعلق ہے۔ اور حصہ دوم خفیف صورت ہائے کے متعلق ہے اور جھوٹی گواہی دینے کی تعریف بدفعہ ۱۹۱ تحریرات ہند و جھوٹی گواہی بنانے کی تعریف بدفعہ ۱۹۲ تحریرات ہند بالتوضیح درج ہے۔ ہر دو تعریفات کی سزا بدفعہ ۱۹۳ تحریرات ہند مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی شخص بذریعہ دھوکہ سرکار ملازم یا عدالت کو غلط راہ نمائی سے کوئی امر خلاف انصاف نہ کرا دے۔

اجزاء ثبوت طلب حسب معنی دفعہ ۱۹۱ جھوٹی گواہی دینے کے (۱) ملزم کا قانوناً صحیح بیان کرنے کا پابند ہونا (۲) ملزم کا دانستہ جھوٹ بیان کرنا۔ (۳) ملزم اس بیان کو جھوٹا جاننا یا جھوٹا باور کرتا یا اس کو سچا باور نہ کرنا ہو۔ (۴) تحریر شدہ بیان کا قانوناً مجاز حلف یا اقرار صوالح یا اقرار محض کرانے کا ہو۔

اجزاء ثبوت طلب حسب معنی دفعہ ۱۹۲ جھوٹی گواہی بنانے کے (۱) ملزم کا کسی کتاب یا دستاویز میں جھوٹا بیان درج کرنا (۲) ملزم کا دانستہ جھوٹا بیان یا اندراج کارروائی عدالت یا سرکاری ملازم یا بکارروائی ثالث بطور شہادت استعمال میں لانے کے لئے ہونا (۳) ملزم کا مقصد سرکاری ملازم کو اس جھوٹی شہادت پر سچی کی حیثیت سے عمل کرنے کی تحریک کرنا (۴) اور اس جھوٹے اندراج یا جھوٹے بیان سے غلط رائے بہم پہونچانا مدنظر ہو۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ مقام فلاں بکارروائی تحقیقات عدالت فلاں مجسٹریٹ) (یا جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیا جاوے) بمقدمہ فلاں دانستہ جھوٹا حلفیہ بیان بطور گواہ خود تحریر کرایا ہے۔ جس کو تم سچا نہ جانتے تھے۔ اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۳ تحریرات ہند ہو

تحقیقات اور تجویز عدالت کی ایک کارروائی ہے۔"

تشریح ۲:۔ کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور کی کارروائی سے پہلے جس تحقیقات کی نسبت قانون کی رُو سے ہدایت ہو۔ وہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کے ایک حالت ہے۔ گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں واقعہ نہ ہو

تمثیل

زید کسی تحقیقات میں جو کسی مجسٹریٹ کے رُوبرو اس امر کی تنقیح کرنے کی غرض سے ہو رہی ہو۔ کہ آیا بکر تجویز مقدمہ کے لئے اسٹیشن میں سپرد کیا جائے یا نہیں حلف سے کچھ بیان کرے جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔ تو چونکہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی حالت ہے۔ اس لئے زید نے جھوٹی گواہی دی۔

تشریح ۳۔ کوئی تحقیقات جسکے لئے قانون کے مطابق کسی کورٹ آف جسٹس کی جانب سے ہدایت ہو، اور جو کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم کے مطابق عمل میں آوے عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے۔ گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں واقعہ نہ ہو۔"

تمثیل

زید ایک تحقیقات میں کسی اہلکار کے رُوبرو جو کسی کورٹ آف جسٹس کی طرف سے بر سرِ زمین کسی اراضی کے حدود کو دریافت کرنے کے لئے معیّن ہوا ہو۔ حلف کی رُو سے کچھ بیان کرے جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔ تو چونکہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی دی۔"

ابتدائی ضابطہ بدفعہ ۱۹۳ کوئی کارروائی سماعت مقدمہ کی جاوے گی۔ تاوقتیکہ زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ نالش سرکاری ملازم یا عدالت متعلقہ نے نہ کی ہو۔ اور جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت

۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی عمل نہیں ہوا ہے۔ اس لئے دفعہ ۱۰ قانون شہادت ناقابل صحیح قیاس کرنے کے ہے۔ لیکن مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۹۱ و ۱۰ قانون شہادت یہ بیان ناقابل ارخال شہادت نہیں ہے۔ اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۶ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۵۰۷ مدراس لاویکلی صفحہ ۳۵۴ سنہ ۱۹۱۶ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۳۹۔

(۵) اثبات جرم دفعہ ۱۹۳ تحریرات مسند قابل قیام نہیں ہے۔ جب کہ وہ بیان تحریر کردہ گواہ کو پڑھ کر سنایا گیا ہو اور اس کی صحت کا اُسنے اقرار نہ کیا ہو یہ بے ترتیبی ضابطہ فوجداری مصلحت عامہ کے خلاف ہے۔ اور جو بیان گواہ نے قلمبند کرایا ہو وہ قابل ارخال شہادت ہے۔ اور صحت دفعہ ۹ قانون شہادت کو نسبت قانون نے یہی امر قرار دیا ہے۔ اس لئے مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ کو چاہیئے کہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۷۱ م تعزیرات ہند سپرد حوالات کرے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۹ سنہ ۱۹۱۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۸ مدراس سنہ ۱۹۱۶ء۔ مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۵۶۱ سنہ ۱۹۱۶ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۸۳۔

(۶) ایک مقدمہ میں ایک گواہ کے جھوٹی شہادت دینے پر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے لئے گواہ کو پڑھ کر سنایا گیا۔ مجسٹریٹ نے یہ لکھا کہ گواہ نے اپنا بیان سنا اور صحیح تسلیم کیا اور مجسٹریٹ نے یہ نہیں لکھا کہ گواہ نے بیان پڑھا۔ ہائیکورٹ نے یہ حکم دیا کہ ملزم بری کیا جائے۔ کیونکہ مجسٹریٹ نے یہ نہیں لکھا کہ گواہ نے اپنے بیان کو پڑھا۔ اور جملہ مقدمہ میں یہ معلوم کرکے کہ گواہ کا بیان عدالت ثانی میں لفظ بہ لفظ ملزم کے اس کے بیان کے خلاف ہے حکم دفعہ ۳۶۰ ضابطہ فوجداری پر آمدہ عدالت میں ایک کاپی کے روبرو پڑھکر سنایا گیا تھا جس کی صحت کو گواہ نے تسلیم کیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے بحوالہ رولنگ ۱۳ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۶۹ پر بریہ ملزم کو رد کیا تھا کہ ایسا بیان ناقابل ارخال شہادت ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا۔ کہ اپریہ مارولنگ کی پابندی مجسٹریٹ لوئر پر نہیں ہے۔ اور جلد ۷ انڈین کیسز صفحہ ۴۸۱ کا حوالہ دیکر حکم رہائی منسوخ کرکے بمنشائے دفعہ ۲۰۷ ضابطہ فوجداری تحقیقات کا حکم دیا جس حکم کی نگرانی ملزم کی جانب سے لوئر پریا چیف کورٹ میں پیش کی گئی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ محض اس وجہ سے کہ گواہ کا بیان ملزم یا اس کے وکیل کے روبرو پڑھکر نہیں سنایا گیا ہے اس کو بھی نہیں کہنا چاہیئے جبکہ گواہ بیان کو سنکر اسکی صحت کو تسلیم کر چکا ہے۔ اُس کی شہادت کو مجسٹریٹ یا جج کی شہادت سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور بحوالہ رولنگز کرمنیل لاجرنل جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳ و ۱۵ کرمنیل لاجرنل

ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور ملی میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی شخص کا دستاویز میں جھوٹا اندراج کرنا۔ کہ جو کسی سرکاری ملازم کے روبرو بطور شہادت پیش ہوسکے۔ یا کسی جج یا مجسٹریٹ کو غلط راہ نمائی کرسکے جھوٹی گواہی بنانا ہے۔ لیکن جب وہ اندراج قانوناً داخل شہادت نہ ہوسکے۔ تو اس کا مجرمیت پر کوئی اثر پیدا نہیں ہوگا۔ اور کسی رجسٹر پر ہسپتال میں جھوٹا اندراج رجسٹر میں بیماری کا کرانا۔ اس لئے کہ اس سے مندرجہ شخص کا بیمار رہنا خانہ تاریخ پر ثابت کیا جاوے جرم ۱۹۳ ہوگا۔ کرمینل رجسٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۱۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۴۲۹ ۴۰ پنجاب ریپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء ۱۳ پنجاب ویکلی رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۱۶ء"

(۲) جب بدوران تحریر بیان گھبراہٹ سے اختلاف بیانی بغیر ارادہ جھوٹ کہنے سے وقوع میں آوے۔ تو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مواخذہ کرنا نہیں چاہیئے۔ جیسا کہ اس مقدمہ میں ایک ڈاکٹر کی شہادت پر باختلاف بیانی عدالت مجسٹریٹ و شن کورٹ میں گھبراہٹ غیر ممکن التطبیق۔ وقوع میں آنی خیال کی جاکر ہائیکورٹ کلکتہ سے منظوری جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند منسوخ کی گئی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۰ سنہ ۱۹۱۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۹۲۲۔

(۳) ایک مقدمہ دیوانی میں بموجب آرڈر ۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی گواہ کا بیان اس کو پڑھ کر سنایا نہیں گیا تھا لیکن حسب دفعہ ۸۰ قانون شہادت تحت بیان جج یہ نوٹ تحریر ہوجانا کہ پڑھکر سنایا گیا۔ قیاس قانونی یہ ہے۔ کہ وہ بیان ضابطہ کو ملحوظ رکھکر کیا گیا ہے۔ اور اس کا صحیح تیار کرنا لازم ہے۔ چنانچہ ملزم کی برات منسوخ کی جاکر مجسٹریٹ کو حکم دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بر خلاف ملزم کارروائی ضابطہ عمل میں لاوے۔ کرمینل لاجرنل، جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۲ سنہ ۱۹۱۸ء لاہور انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۷۸۔ ۹ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء۔ ۱۰ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء

(۴) ایک مقدمہ میں گواہ کا بیان منصف کی عدالت میں لکھا گیا تھا۔ اور گواہ نشست عدالت سے ۳۰ فٹ پر کلرک نے پڑھ کر سنایا تھا جس پر بحث یہ کی گئی تھی۔ کہ بموجب آرڈر

(۹) جب کسی مقدمہ میں کسی شخص نے جھوٹی شہادت ادا کی ہو، تو کسی شخص واحد کی درخواست پر اجازت استغاثہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بموجب قاعدہ نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ عدالت اگر مناسب سمجھے تو بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کرنا چاہیئے۔ اور ایسی صورت میں جب کہ ایک نوجوان شخص نے بجذبات ہمدردی زیر اثر عدالت جھوٹی شہادت ادا کی ہو۔ اور بغیر اس واقعہ مبینہ کی اصلیت کی تحقیق کے اثبات کے کہ جو کچھ اس نے تحریر کرایا ہے سچ ہے۔ قیام سزا جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند درست نہیں۔ بلکہ یہ امر ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو کچھ تحریر کر دیا ہے۔ دانستہ جس کو وہ سچا نہ جانتا تھا۔ جھوٹ تحریر کرایا ہے۔ جس کو ثابت نہیں کیا گیا ہے جس کے متعلق بار بار رولنگز کا اجرائے ہو چکا ہے۔ اس لئے درخواست ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۹۳۳ سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۵۲۱۔ لاریپورٹ ۲ الہ آباد فوجداری صفحہ ۹۴۔

(۱۰) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۷۹ و ۴۷۱ تعزیرات ہند کی تحقیقات میں گواہ سے سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ اسکے باپ کی ضمانت ریز دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ہوئی تھی۔ اور اس کے جھوٹا جواب دینے پر اس کو بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزا دینا درست نہیں ہے۔ اور کیسی سوال غیر متعلق کے جواب پر جھوٹے جواب دینے پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے قابل نہیں ہے۔ اسلئے مجسٹریٹ کا زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا حکم دینا درست نہیں ہے۔ منسوخ کیا گیا۔ اور بحوالہ رولنگز ایک ضابطہ مقرر کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۸ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۴۵۸۔ آل سنہ ۱۹۲۱ء آل انڈیا رپورٹر پٹنہ صفحہ ۱۳۹۔

(۱۱) دو اشخاص کے خلاف کارروائی دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کرنے کے لئے سشن کورٹ سے حسب درخواست استغاثہ منظوری دی گئی تھی۔ اور منظوری میں اصل بیانات جن میں جھوٹی شہادت بغیر اطمینان عدالت دی گئی تھی۔ اظہار نہیں کیا گیا تھا جس کی نگرانی بمبئی ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ منظوری کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند اس وقت تک نہیں دینے چاہیئے۔ تاوقتیکہ عدالت مطمئن نہ ہو جاوے۔ کہ منظوری دی جانے سے اثبات جرم ہوگا۔ اور منظوری میں ان بیانات کا اظہار کیا جاوے جس میں گواہ نے جھوٹ تحریر کر دیا ہے۔ نگرانی منظور کی گئی۔ اور حکم منظوری منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳

صفحہ ۹۰ مدراس و کلکتہ نگرانی ملزم ڈسچس کی گئی، کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۰۵ سنہ ۱۹۱۹ء لوئر برما چیف کورٹ - انڈین کیسز - جلد ۵۱ صفحہ ۶۶۶ - جلد ۱۰ لاہور رپورٹ صفحہ ۱۶۔

(۷) بمقدمہ مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ صاحب اجودھیا کی وصیت ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء میں محمد اسمٰعیل خاں گواہ کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کی سزا اسٹی مجسٹریٹ لکھنؤ سے ہوئی تھی اور حکم سزا اشٹین کورٹ سے بحال رہنے پر اودھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں ملزم کا اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم کی شہادت ناقابل اعتبار پر حکم سزا جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند کافی ہے اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اس کا واقعہ کا ناممکن ہونا ثابت کیا جاوے۔ اور سزائے جرم مذکور کے قیام کے لئے حالات و واقعات مقدمہ کی شہادت سے یہ امر ثابت ہونا چاہیئے کہ شہادت کسی معقول وجہ پر مبنی نہیں ہے۔ اور ملزم مدعی کا چیف ایجنٹ تھا۔ اور بلحاظ عمر ۶۰ ساٹھ سال کے سزا کم نہیں کی جا سکتی ہے۔ کہ اس میں غیر ضروری اخراجات کے علاوہ بے بنیاد وجہ برودت واقعہ ہوئی ہے۔ درخواست ملزم ڈسچس کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۲۰ء اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ - انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۶۰ - ۲۲ - اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ صفحہ ۲۳۶ -

(۸) ایک مقدمہ دیوانی میں گواہ نے بعدالت منصف جھوٹی شہادت ادا کی تھی، بتعین موجب آرڈر ۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی شہادت اس کو پڑھکر نہیں سنائی گئی تھی۔ اور مجسٹریٹ مجوز نے بحوالہ رولنگ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۷ و ۱۵ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۷ء و ۳۱ - انڈین کیسز صفحہ ۸۴۷ ملزم کو رہا کر دیا تھا۔ اور عدالت اشٹین نے بحوالہ رہیسٹ رولنگ پنجاب مسمی جگت رام بنام سرکار کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۷۲ و ۱۶ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء و ۴۷ - انڈین کیسز صفحہ ۸۷۲ حکم رہائی منسوخ کر کے ہائیکورٹ لاہور میں بغرض تسلیم شہادت منقولی رپورٹ کی گئی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ کسی بیان گواہ کو ثابت کرنے کے لئے جب کہ بموجب آرڈر ۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی اسکو پڑھکر نہ سنایا گیا ہو شہادت منقولی سے ثابت کرنے کے لئے دفعہ ۹۱ قانون شہادت مانع ہے۔ اس لئے شہادت منقولی بحالات صدر قابل ادخال نہیں ہے اس لئے حکم عدالت اشٹین جج منسوخ کیا جا کر حکم رہائی مجسٹریٹ بحال رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۸۳۰ سنہ ۱۹۲۰ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۸۳۰۔ جلد ۱ لاہور صفحہ ۳۶۱ و جلد ۱۰ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۲۰ء فوجداری "

مذکورہ ملزم منظور کی جا کر فیصلہ عدالت ماتحت حکم سزا جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۴۰ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۰۲۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۶۴۶۔

(۱۵) جب گواہ کے دو بیانات متضاد ہوں۔ اور غلطی یا سہو یا بھول سے پہلا بیان تحریر کرایا گیا ہو۔ تو ایسے بیان کو ارادتاً کیا جانا تصور نہ کیا جاوے گا۔ اور محض اس متضاد بنا پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں مستوجب سزا نہ قرار دیا جاوے۔ اور جب تک معقول انعلیت مجرمیت ملزم ثابت نہ ہوتی ہو۔ منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کا عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منسوخ کی گئی۔ اور درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۰۱ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۳۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۱۴۱۔

(۱۶) جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی نالش میں جھوٹے بیان کی توضیح مفصل ہونی چاہیئے۔ اور واقعات جرم بخصوصیت درج ہونے چاہیں۔ اور فجشریٹ کو چاہیئے کہ اس حصہ جھوٹے اور سچے بیان میں فرق دکھلایا جائے۔ کہ کونسا بیان جھوٹا ہے۔ اور کونسا بیان جھوٹا نہیں ہے اور قبل از نوٹس لینے جھوٹے بیان کے ضروری ہے۔ کہ ملزم کو اپنے جھوٹے بیان کی اصلیت بیان کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۶۶۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۵۷۰ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۷۰۔

(۱۷) اور جب گواہ ادائے شہادت کے وقت اپنے جھوٹے بیان کی اصلاح کر دے۔ یا سوالات فریق اول کے بعد فریق ثانی کے سوال جرح میں اس سے جھوٹ کہا گیا ہو۔ تو جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۵۳ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۵۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۵۱۷ و نیز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء اودھ صفحہ ۳۷۳۔ ۲۶۔ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۰۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۰۹۔ ۸۳۔ انڈین کیسز صفحہ ۴۹۷۔ انڈین کیسز صفحہ ۴۴۳۔ ۹۹۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۲۔

(۱۸) ایک مقدمہ استغاثہ کی طرف سے مسمی گلاب سنگھ کا والد ناتھا سنگھ بطور گواہ عدالت میں ادائے شہادت کر رہا تھا۔ اس سے سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ تمہارا پسر گلاب سنگھ اکالی تحریک میں

صفحہ ۷۶ سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی ۔ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۶۴۰ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی صفحہ ۳۸ ۔ ۲۴۰ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۴۵ ۔

(۱۲) ایک شخص نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست کی کہ اس کا پسر مسمیان عالم خاں و دیگر شرکائے نے قتل کیا ہے۔ اور اس کے مقدمہ کی تحقیقات زیر دفعہ ۱۱ ایکٹ فرنٹیر کرائم ریگولیشن سنہ ۱۹۰۱ء کی جاوے۔ جس درخواست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ علاقہ کے پاس جب درخواست سائل بھیجدیا تھا۔ اور سائل و چار گواہان جو بنائید درخواست مستغیث نے پیش کئے تھے۔ جھوٹے ثابت ہوئے تھے۔ جن کے خلاف بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند باضابطہ تحقیقات کے بعد حکم سزا دیا گیا تھا۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جو بیانات ملزمان قلمبند کئے گئے ہیں۔ وہ کارروائی جوڈیشل میں تحریر نہیں کئے گئے ہیں اور نہ زیر ایکٹ فرنٹیر مذکور مجسٹریٹ کو حلف دینے کا اختیار تھا۔ اس لئے جھوٹی شہادت دینے کا جرم ان پر قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزمان حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۵۰ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۷۱۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۲۹۷ ۔ جلد ۶ لاہور لا جرنل صفحہ ۳۷۵ ۔

(۱۳) ایک دستاویز رجسٹری میں تحریف کی گئی تھی جس پر مستغیث نے برخلاف رجسٹرار و متعلقین جن میں سے بعض رشتہ دار منسٹری تھے۔ بجرائم دفعات ۱۹۳ و ۱۲۰ ب و ۴۶۷ و ۴۷۷ تعزیرات ہند کا استغاثہ بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول کیا تھا جس کے دوران میں مجسٹریٹ نے یہ امر ثابت کیا کہ ملزمان مرتکب جرم ہوئے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ پلیڈر کی درخواست دستبرداری بمنشائے دفعہ ۴۹۴ ضابطہ فوجداری پیش ہونے پر مجسٹریٹ نے بمنظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملزمان کو رہا کر دیا تھا۔ جس کی نگرانی کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ہائیکورٹ بمنشائے دفعہ ۴۳۶ و ۴۳۷ ضابطہ فوجداری مجاز ہے۔ کہ ہمچو نقسم دست برداری ۴۹۴ ضابطہ فوجداری میں مکرر تحقیقات کا حکم دیوے۔ مقدمہ کے حالات و تکمیل سے الزام مجرمیت ظاہر ہوتی ہے سہ مکرر تحقیقات کے بعد منصفانہ فیصلہ کیا جاوے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۴۹۳ کلکتہ سنہ ۱۹۳۹ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۴۳۸ سنہ ۱۹۳۹ء

(۱۴) جب گواہ بدوران ادائے شہادت غلطی سے جھوٹ تحریر کرا کر اسی وقت اس کو تسلیم کر کے صحت کر دے۔ تو اس پر ذمہ داری جرم دفعہ ۱۹۳ عائد نہ ہوگی۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے

بدوران تحریر بیان جھوٹا بیان تحریر کرایا ہو۔ جو سابقہ بیان کے مغائر ہو۔ تو مجسٹریٹ چونکہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ عدالت ہے۔ اس لئے اُس کو باقاعدہ گواہ کی تجویز بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کیلئے نالش ضابطہ بھیجنی چاہیئے۔ جو دیگر مجسٹریٹ یا افسر اعلےٰ کے پاس بھیجے گا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۰۵ سنہ ۱۹۱۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۱۱۱۸

(۲۲) بمقدمہ کن سپائیریسی (سازش) لاہور۔ ایک شخص کو وعدہ معافی دیا گیا تھا۔ اور زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری اس کا بیان قلمبند شدہ سے بعدالت سشن اس کا جھوٹا تحریر کرنا ثابت ہوا تھا۔ عدالت سشن سے اس سلطانی گواہ کے متعلق حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تحریر کیا گیا کہ معقول ضمانت اگر ملزم داخل کرے۔ برضمانت کیا جا سکتا ہے۔ اور حسب منشائے دفعہ ۳۳۹ سشن ۴۳ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ لاہور سے منظوری کے لئے تحریر کیا جاوے۔ اور جو اس کارروائی قاعدہ کے مسمے برہمن ذات گواہ سلطانی کو عدالت سشن سے اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ جسکی نگرانی منجانب ملزم ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر بحث کی گئی۔ کہ عدالت ہائیکورٹ کا اختیار کردہ طریق عمل حسب دفعہ ۴۳ ضمن (ح)، نفاذ نالش میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ ملزم نے بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ خاص مجسٹریٹ درجہ دوم بیان بہ حیثیت گواہ استغاثہ مجوز مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہے اور بیان ۱۶۴ ضابطہ کا جھوٹا تحریر کرنا مجسٹریٹ کے روبرو اُس کے خلاف لکھانا خود مجسٹریٹ کی جانب سے حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کارروائی مطلوب تھی۔ نہ کہ عنوان تحریر موسومہ ہائیکورٹ نالش کہا جا سکتا ہے۔ اور اس بے قاعدگی کی اصلاح حسب دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری نہیں ہو سکتی ہے۔ اور بحیثیت ایک طالب علم ہونے کے پانچ سال قید سخت سنگین ترین ہے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ مبنا بطلگی بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ سے وہ بے ضابطگی مراد ہے۔ جو اس کارروائی کا نتیجہ ہو۔ جو بدفعہ مسطورہ اختیار کی گئی ہے۔ اس لئے بمنشائے دفعہ ۵۳۷ ضابطہ عنوان تحریر موسومہ ہائیکورٹ لاہور قابل اصلاح ہے اور حکم سزا واقعی سخت ہے۔ اس لئے حکم سزا عدالت منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور چھ ماہ قید سخت قائم کی جاتی ہے۔ حکم سزا کم کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۵۱۷۔

(۲۳) ایک مقدمہ میں بوقت شام گاڑی کے ڈاکخانہ کی طرف سے شور کی آواز سنکر گاڑی والا

کب گرفتار ہوا تھا۔ اُس نے جواب دیا تھا۔ کہ گرفتاری کا اُسکو کچھ علم نہیں ہے۔ اس پر نانک سنگھ کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حسب قاعدہ مجسٹریٹ مجاز سے سزا ہوئی تھی۔ جس کے اپیل پر عدالت ششن سے حکم سزا مجسٹریٹ قائم رہا تھا۔ چنانچہ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ ملزم کا ذاتی علم گرفتاری پر اثر ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے ملزم جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی سزا کے لائق نہیں ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۸۷۴ - ۹ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۱۴"

(۱۹) کسی ایسے شخص کے بیان پر جس نے بدوران تحقیقات اپنے بیان کے خلاف سچائی کی طرف بیان کا سلسلہ تبدیل کیا ہو۔ خصوصاً اُس وقت جب کہ اُس نے دانستہ جھوٹا بیان نہ کیا ہو۔ دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۴۴ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۱۲ صفحہ ۸۶۴ لاہور۔

(۲۰) یہ امر معقول اور پسندیدہ نہیں ہے۔ کہ جب گواہ اپنے بیان اول سوالات کو جرح میں صحیح کرے۔ اُس پر جرم حلف دروغی یا اُس کے اقدام کا لگایا جاوے۔ اور اصلیت جرم حلف دروغی یہ ہے۔ کہ عدالت کو دھوکا دے کر غلط راہ نمائی کی جاتی ہے۔ اور یہ دھوکا اور غلط راہ نمائی اقدام جرم حلف دروغی نہیں۔ اور جرم اُس وقت مکمل نہیں ہوتا ہے جبکہ وہ قبل از عدالت سے چلے جانے کے خود اُس بیان کی صحت کرتا ہے۔ اور استغاثہ جرم حلف دروغی کے لئے یہ حکم دینا مناسب نہیں ہے۔ کہ یہ بڑی نوعیت کا ہے۔ اور کسی بڑے درجے کی ملزمیت اُس پر عائد ہوتی ہے۔ کلکتہ جلد ۱ و ۲ صفحہ ۷۲۶۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۷۲ سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۲۱۰ و کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۵ سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۵۰۷۔

(۲۱) جو شخص ایک بیگناہ شخص کی ملزمیت قتلعمد کے لئے جھوٹی شہادت دیتا ہے۔ اُس کی تجویز جرم کرتے وقت اس گواہ کی رشتہ داری اور عمر و حالات مقدمہ پر جس میں اُس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ بادی النظر میں مجسٹریٹ کو اس میں بغور حکم دینا چاہیئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۴ صفحہ ۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس (۴)

(۴) جب کسی مجسٹریٹ کے روبرو بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ کسی گواہ کا بیان قلمبند ہوا ہو۔ اور اُس نے

فوجداری مجسٹریٹ درجہ اوّل کے رجوع کی گئی تھی۔ ملزم کی نگرانی پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب بدوران کارروائی عدالت کو جرم دفعہ ۱۹۵ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کا وقوع میں آنا معلوم ہووے۔ تو حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری اس کو تحریری نالش کے ذریعہ عمل کرنا چاہیئے۔ جب کہ بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عدالت کو مقدمہ کے سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۲۲ سنہ ۱۹۳۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۳۷۳۔

(۲۶) ایک مقدمہ میں مدعی نے برمبنائے نوشت پرونوٹ مبلغ دو صد روپیہ کا دعوے مدعا علیہ پر دائر عدالت کر کے قبل از فیصلہ آخر درخواست قرقی مال منقولہ پیش کی تھی جس پر حکم قرقی مال منقولہ کا اجرائے ہوا تھا اور اس حکمنامہ کی پشت پر مدعا علیہ کی طرف سے منشی وکیل مدعی کی جانب سے جھوٹی رپورٹ کی جانے پر اس کیخلاف مدعا علیہ نے درخواست کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند و دفعہ ۹۵ ضابطہ دیوانی معاوضہ دلائے جانے کی بابت کی تھی۔ اور اس درخواست کے ایک ماہ بعد مدعا علیہ نے مکرر درخواست فورتھ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے پیش کی جس پر کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند شروع کی گئی تھی۔ جس کے درخواست خلاف حکم مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جو اصول بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اور بلحاظ واقعات یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ملزم جرم دفعہ ۱۹۳ اور بصورت امکان جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کا بھی مرتکب ہووے اور کسی رنجیدہ فریق مقدمہ کو یہ اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی رنجیدگی نالش کے لئے خلاف منشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری باختیار خود عمل کرے۔ چنانچہ کارروائی مجسٹریٹ منسوخ کی گئی، کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۳۸ سنہ ۱۹۳۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۹۲۳۔

(۲۷) ہر ایک مقدمہ میں یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ جھوٹی گواہی کا مقدمہ اس شخص پر قائم کئے جانے کے لئے عمل ضابطہ اختیار کیا جاوے اور ہدایت اجرائے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سے پنشنہ عدالت کو انصاف بدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ آیا استغاثہ مخالفت کی وجہ سے تحریک کر رہا ہے۔ یا بنظر انصاف پسندی عمل کرتا ہے۔ اور معمولاً ہائیکورٹ مجاز ہے کہ

ڈاکخانہ میں گئے۔ وہاں جاکر دیکھا۔ کہ پوسٹ ماسٹر باندھا ہوا پڑا ہے۔ اور دریافت پر اُس نے کہا۔ کہ سات جوان بالجبر نے اس کو باندھکر مبلغ ایک ہزار ستاسی روپیہ لے گئے ہیں جس کی اطلاع پر پولیس مقامی کی تفتیش سے مقدمہ جھوٹا ثابت ہوا۔ اور حسب ضابطہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل سے سزا دی گئی۔ جو ششن کورٹ سے اپیل نامنظور ہو کر اپیل منجانب ملزم ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ سزا نادرست ہے۔ کہ جب مجرم سزا سے بچنے کے لئے ارادتاً ایک فعل کرے۔ اور بجائے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے اُس کے یہ معنے کئے جاویں۔ کہ اُس نے کسی دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے کے لئے وہ فعل کیا تھا۔ اور جب ملزم بالارادہ جھوٹی شہادت اس لئے بنائے کہ وہ کسی کارروائی قانونی عدالت یا سرکاری ملازم کے روبرو یا روبرو شائع استعمال میں آئے۔ جیسا کہ اُس کی تعریف بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ تو وہ ملزم زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ اور استغاثہ کا فرض ہے۔ کہ وہ حسب خواہش خود یہ امر ثابت کرے۔ کہ ملزم نے بصراحت صدر عمل نہیں کیا ہے۔ اور اگر واقعات مقدمہ سے ملزمیت مشتبہ معلوم ہو۔ تو ملزم مستوجب سزا نہ ہوگا۔ اور ملزم نے بجو تقسیم ارتکاب جرم پہلے بھی کیا تھا۔ اور اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۹۸ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۹۱۰۔

(۴۴) جب کسی کارروائی عدالت میں کسی شخص سے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند وقوع میں آوے۔ تو حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن ب ضابطہ فوجداری تحریری نالش اُس عدالت کی یا اس کی اجازت سے جس کے دیسی عدالت ماتحت ہو۔ عمل میں آنی چاہیے۔ اور اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند نالش نہیں کر سکتا ہے۔ جو جرم تحصیلدار مجسٹریٹ درجہ دوئم کی عدالت میں وقوع میں آوے۔ کیونکہ حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ تحصیلدار مذکور ماتحت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نہیں ہے۔ اس مقدمہ میں جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم ہوا تھا۔ اور کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا حکم اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دیا تھا۔ اور ملزم عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا تھا۔ جس کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر منظور کیا جاکر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۷۹ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ

(۴۵) ایک مقدمہ میں بجرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۱ تعزیرات ہند بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ

شرح دفعہ ہذا میں الفاظ قانون برٹش انڈیا یا انگلستان کی رُو سے" حسب دفعہ ۱۴۹ قانون ریلوے ایکٹ سنہ ۱۸۹۰ء ایزاد ہوئے ہیں۔ اور بدفعہ ہذا کسی شخص کا جھوٹی گواہی ایسے جرم میں جس کی پاداش میں سزا موت مقرر ہو۔ دینا یا بنانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر جھوٹی گواہی کے باعث بیگناہ شخص سزائے موت پاجاوے۔ تو یہ شخص بھی سزا موت کا مستوجب ہوگا۔ و سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سخت سیاد رس سال تک اُس وقت ہوگی۔ جب کہ واقعات و حالات مقدمہ سے ملزم جرم سنگین ۳۰۲ الف سے ۳۰۲ یا ۳۰۲ تعزیرات ہند کا ہو۔ اور تحت دفعہ ہذا بحوالہ ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۴ء قانون تازیانہ بمد ۲۰۷ تعزیرات ہند انگریزی مؤلفہ مسٹر گور صاحب میں دفعہ ۱۹۳ و دفعہ ہذا کے مکرر ارتکاب جرم پر علاوہ سزا اصل جرم کے سزا تازیانہ بھی دی جاسکے گی۔ درج کیا گیا ہے۔ اور فقرہ ہذا میں دفعہ ۴۸ قانون تازیانہ کا حوالہ کیا گیا ہے حالانکہ یہ خود ایکٹ اور دفعہ ۴۸ و ۴۹ الف بموجب ایکٹ ہائے نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۴ء و ۱۶ سنہ ۱۸۷۶ء و ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء و ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۹ء وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتے ہوئے ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۰۹ء میں منسوخ ہو چکا ہے۔ اور بجائے دفعہ ۴۸ و ۴۹ الف کے جدید دفعہ ۴ وضع کی گئی ہے جس میں بدفعہ ہذا یا دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند کے جرم میں یا مکرر ارتکاب کی صورت میں سزا تازیانہ دی جانی درج نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے جو سزا دفعہ ۴ یا ۱۹۴ میں درج ہے مرتکب جرم کو دی جائے گی سزا تازیانہ مستزاد نہ ہوگی۔

اجراء قانونی ثبوت طلب (۱) اول دفعہ ہذا ملزم کا بنستہ یا باضمال علم یہی جرم میں جھوٹی شہادت دینا یا بنانا جس جرم کی سزا موت تعزیرات ہند یا قانون انگلستان میں مقرر کی گئی ہے۔

(۲) ملزم کا جھوٹی شہادت سے اس شخص ملزم کو مجرم ثابت کرانا۔

بجستہ دوئم دفعہ ہذا اجزا ثبوت طلب (۱) ملزم کی بالارادہ جھوٹی شہادت سے سزا موت پاجانا (۲) سزایاب شخص کا بیگناہ ہونا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

وہ ایسے مقدمہ میں مداخلت کرے، کہ آیا عدالت ماتحت نے انصاف کو ملحوظ رکھکر اجرائے کارروائی جرم دفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ باتعلق کو حسب قاعدہ تحریر کیا ہے۔ اور ہمیشہ عدالت کا فرض ہے۔ کہ بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ ملزم قبل از ہدایت کرنے کے یقیناً جھوٹی شہادت دینے یا بنانے کا مجرم ہوگا۔ جو بلحاظ انصاف رسانی نہایت پسندیدہ ہے۔ حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۳۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۹۴۲۔

جرم قابل سزا موت کے ثابت کرنیکی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا

دفعہ ۱۹۴:۔ جو کوئی شخص جھوٹی گواہی دے یا بنائے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس جھوٹی گواہی کے باعث کسی شخص کو ایسے جرم کا مجرم ثابت کرائے جسکی باداش میں قانون برٹش انڈیا یا انگلستان کی رو سے سزائے موت مقرر ہے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر بیگناہ شخص اس کے سبب سے مجرم ثابت ہو جائے اور سزائے موت پا جائے،

اور اگر کوئی بیگناہ شخص اس جھوٹی گواہی کے سبب سے مجرم ثابت ہو جائے۔ اور سزائے موت پا جائے۔ تو اس شخص کو جس نے ایسی جھوٹی گواہی دی ہو۔ یا تو سزائے موت دی جائے گی۔ یا وہ سزا جو اس دفعہ میں پہلے مذکور ہوئی ہے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور یہ ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت ششن ہے۔ اور کوئی کارروائی جرم دفعہ ہذا اختیار نہ کی جائیگی۔ تاوقتیکہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری متعلقہ عدالت کی جانب سے نالش نہ کی جاوے۔

جو اُس جُرم کا مجرم ثابت ہو جائے۔

تمثیل

زید کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں اس نیت سے جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ کہ اُس کے ذریعہ سے بکر کو ڈکیتی کا مجرم ثابت کرائے۔ تو چونکہ ڈکیتی کے لئے جس دوام بعبور دریائے شور یا قید سخت کی سزا مقرر ہے۔ جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اس لئے زید اُس حبس دوام بعبور دریائے شور یا اُس قید سخت کا معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ جُرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور محض قابل تجویز عدالت شش ماہی ہے۔ اور کوئی کارروائی بجُرم دفعہ ہذا بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضمن ۲ ضابطہ بغیر مالش عدالت متعلقہ کے عمل میں نہیں لائی جاوے گی۔"

شرح دفعہ ہذا دفعہ ماسبق سے درمیانہ درجہ کی ہے۔ دفعہ ہذا میں کسی شخص کا دانستہ یا باعث احتمال علم کسی شخص کو جھوٹی شہادت سے ایسے جُرم میں مجرم ثابت کرانا ہے۔ جس کی سزا قانون برٹش انڈیا یا قانون انگلستان کی رُو سے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سات برس یا زیادہ مقرر ہے۔ تو وہ شخص تحت دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور تحت دفعہ ہذا تعزیرات ہند موئلفہ مسٹر گورڈن ۲۰۰۸ یا زبانی ارتکاب جُرم پر بموجب دفعہ ۴ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء ملزم اصل جُرم کے علاوہ سزائے تازیانہ بھی پائے گا۔ لکھنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ایکٹ محولہ و دفعہ ۴ بموجب ایکٹ ہائے مندرجہ تحت شرح دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند منسوخ ہونا مفصل طور سے درج کیا گیا ہے۔ اور ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۹۰۹ء جدید وضع ہو چکا ہے۔ اور دفعہ ۴ و ۴ الف سابقہ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء منسوخ ہو کر جدید دفعہ ۴ وضع ہو چکی ہے۔ جس میں وہ صورت متعلق نہیں ہے۔ کہ باز ثانی اثبات جُرم پر سزائے تازیانہ مستزاد دی جاوے گی۔ اس لئے اصل جُرم میں بھی ملزم سزایاب ہوگا۔ ایکٹ تازیانہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ضروری اجزاء جھوٹی دینے اور بنانے کے دیئے ہیں۔ جو تحت دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔ اُن کے علاوہ اجزاء قانونی مطلوبہ دفعہ ہذا حسب ذیل ہیں

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و عدالت فلاں بمقدمہ فلاں مسمی شخص بیگناہ کو ملزم جرم قتلعمد مسمی فلاں مہلوک ثابت کرنے کے لئے دانستہ جھوٹی گواہی دی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت ششن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہارے تجویز بجرم مذکور بعد الت ششن عمل میں آوے۔ تحت فرد جرم مجوزہ تاریخ دستخط خود کر کے تصدیق کریگا۔ کہ فرد جرم ملزم کو پڑھکر سنا سمجھا دیا گیا ہے۔ دستخط

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں چھ ملزمان عدالت ششن سے بری کئے جاکر بجرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند سزایاب کئے گئے تھے۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ یہ ایک مقدمہ ہے جس میں حکم سزا ۱۹۴ میں صادر کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ملزم پر بنا دئی جھوٹی شہادت بجرم قتلعمد بنانے کا الزام نہیں لگایا تھا۔ اور نہ اس سے پوچھا گیا تھا۔ اور جرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند بالکل مختلف حالات میں ہوتے ہیں۔ جو جرم قتلعمد کے الزام میں نہیں ہوتے ہیں۔ اس میں مصنوعی جھوٹی گواہی دینا مناسب نہیں ہوتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیس جلد ۱۳۲ صفحہ ۸۰۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۱۵۴ سنہ ۱۹۳۲ء آل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۹ ۱۴۔ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۱۳ — ۱۹۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۳۰۔

جرم قابل سزائے حبس بعبور دریائے شور یا قید کے ثابت کرانے کی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا

دفعہ ۱۹۵۔ جو کوئی شخص جھوٹی گواہی دے یا بنائے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے وہ اس جھوٹی گواہی کے باعث کسی شخص کو ایسے جرم کا مجرم ثابت کرادے۔ جس کی پاداش میں (قانون برٹش انڈیا یا انگلستان کی رو سے) سزائے موت تو مقرر نہیں ہے۔ مگر حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید جس کی میعاد سات برس یا زیادہ ہی مقرر ہے۔ تو شخص مذکور کو وہ سزا دی جائے گی۔ جس کا مستوجب وہ شخص ہے

بغیر نالش عدالت یا سرکاری ملازم متعلقہ نہیں کی جائے گی

شرح یہ دفعہ بتلاتا ہے کہ جو شخص جھوٹی یا بناوٹی بنائی ہوئی وجہ ثبوت کو فاسد طور سے سچی یا اصل وجہ ثبوت کی حیثیت سے کام میں لائے یا اس کا اقدام کرے کردہ شخص زیر دفعہ ہذا ذمہ دار مواخذہ قانونی جھوٹی گواہی دینے یا بنانیکا قرار دیا گیا ہے۔ بنا بریں ملزم کا جھوٹی بناوٹی وجہ ثبوت کو جسکو ملزم یقیناً جھوٹی یا بناوٹی جانتا ہو غلط و نامناسب طور سے سچے کی حیثیت سے کام میں لانا یا اس کا اقدام کرنا حسب معنی دفعہ ہذا قانونی زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اور دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند مشروط تعریف دفعات ۴۶۳ و ۴۷۰ تعزیرات ہند ہے اس لئے بلحاظ الفاظ قانونی صورت جرم دفعہ ہذا سے بدیہی طور پر علیحدہ ہے۔

اور دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند میں لفظ اقدام کا ہے نے جھوٹی یا بناوٹی وجہ ثبوت کے زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند اس لئے مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے کہ زیر دفعہ ۱۹۱ و ۱۹۲ تعزیرات ہند اقدام جرم کرنا قابل مواخذہ قرار نہیں دیا گیا ہے اور نہ دفعات ۴۶۳ و ۴۷۱ تعزیرات ہند میں اقدام جعلسازی یا جعلی دستاویز کا اسی کی حیثیت سے کام میں لانے کا اقدام قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے اور نیز بلحاظ خاص صورت الفاظ دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند کے مذکورہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل مواخذہ قانونی ٹھہرایا گیا ہے۔ بشرطیکہ اختیار کردہ وجہ ثبوت زیر دفعات ۹۴ یا ۹۵ تعزیرات ہند وغیرہ دفعات قانونی عاید نہ کرتی ہو

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا کسی شہادت جھوٹی کو استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا شہادت جھوٹی یا بنائی ہوئی کو بطور سچی یا اصل کام میں لانا یا اس کا اقدام کرنا (۳) ملزم کا جھوٹی یا بناوٹی بیان کر شہادت کا فاسد طور سے استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں عدالت میں قاصد طور سے فلاں جھوٹی یا بناوٹی کو بطور وجہ ثبوت اصلی شہادت کی حیثیت سے دانستہ استعمال کیا ہے۔ جس سے تم نے صورت جرم مندرجہ دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند اختیار کی ہے۔ جس کی سزا زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات

مُلزم کا دانستہ یا بامراحتمال علم جھوٹی گواہی دے کر یا بنا کر کسی شخص کو ایسے جرم میں مجرم ثابت کرانا جس کی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید سات برس یا زیادہ کی مقرر ہو

فرد قرار داد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص مُلزم نے یا یا تم و تاریخ و عدالت فلاں بمقدمہ فلاں دانستہ جھوٹی گواہی دیکر مسمی فلاں شخص کو بجُرم سرقہ بایجرہ دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند کا مجرم ثابت کرایا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجُرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند میں ججان ہائیکورٹ لاہور کے اختلاف رائے کی صورت میں خاص اجازت اپیل پریوی کونسل کے لئے درخواست پیش ہو کر بحوالہ رولنگ کریمنل لاجرنل جلد ۷ ۳ صفحہ ۸۹۷ مقدمہ ڈکیتی جرم دفعہ ۳۹۶ تعزیرات ہند درخواست ایڈووکیٹ ملزم منظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۵ ۱۹۳۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۷۹۳۔

جھوٹ جانی ہوئی وجہ ثبوت کو کام میں لانا

دفعہ ۱۹۶ - جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی وجہ ثبوت کو جسے وہ جانتا ہے۔ کہ جھوٹی یا بنائی ہوئی ہے سچی یا اصلی وجہ ثبوت کی حیثیت سے کام میں لائے یا کام میں لانے کا اقدام کرے تو اُس کو اُسطرح سزا دی جائیگی کہ گویا اُس نے جھوٹی گواہی دی یا بنائی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت ہے۔ جبکہ جرم دینے شہادت کا بھی قابل ضمانت ہو تو قابل ضمانت ہوگا۔ ورنہ ناقابل ضمانت ہوگا۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔ اور کوئی کارروائی فوجداری بمنشاے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ

اس واقعہ کا ذاتی علم نہیں تھا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایسے مقدمہ میں منظوری دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری دینے کا اختیار نہیں ہے۔ درخواست ملزم منظور کیجا کر ۔۔ دائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۷۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۱۷۵۔ ۲۱۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۸۸۔ ۴ لا رپورٹ الہ آباد۔ کرمنل صفحہ ۶۔

(۳) جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند کے لئے ضروری جزو جرم یہ ہے کہ ملزم نے قصداً طور سے جھوٹی یا بناوٹی دستاویز کو اصلی یا سچی شہادت کے طور پر استعمال کیا ہو۔ یا اس کے استعمال کا اقدام کیا ہو۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۱۰ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹۔ اور یہ تعمیل حکم عدالت کسی دستاویز کا پیش کرنا حسب معنی دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۲۵ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۲۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۹۱۔ ۳ رنگون صفحہ ۳۶۔

(۴) ایک مقدمہ میں جیب جج سمال کاز کورٹ نے ایک شخص کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ کو سکہ لکھا تھا جسکی درخواست اپیل مدراس ہائی کورٹ میں پیش ہوکر بعد سماعت بحث فریقین قرار دیا گیا کہ جب عدالت حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کو تحریک کرے۔ اس میں صحیح واقعات جن پر جرم دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند عائد ہوتا ہو۔ اور جھوٹی شہادت ملزم کی جانب سے بطور وجہ ثبوت استعمال کیگئی ہو اس کا اندراج بالتوضیح کرے اور اس میں نام گواہان جن کی شہادت قبل از تحریک قلمبند کیگئی ہو تحریر کرے۔ اگر اس میں مذکورہ بالا کے نام درج نہ کئے گئے ہوں وہ قابل ڈسمس کرنے کے ہے۔ اس لئے درخواست ملزم منظور کیجا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ برخلاف حکم چیف جج پریزیڈنسی سمال کاز کورٹ حکم زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری جبکہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی کارروائی کرنے کا دیا گیا ہو۔ بحیثیت عدالت اپیل ہائیکورٹ کے اختیار سماعت کے اندر ہے کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۰۱ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶۰۹۔ ۴۸ مدراس صفحہ ۳۹۵۔ ۲۱ مدراس ویکلی صفحہ ۶۶۷۔ ۴۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۹۰

دفعہ ۱۹۴ یا ۱۹۵ تعزیرات ہند جیسا کہ صورت واقع ہو درج کیجاوے) قرار دیگئی
جس کے تم مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل (یا عدالت سیشن جیسا
رت ہو) کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اِس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری
یہ جرم مسطور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

بلنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ جرم ۵۲ تعزیرات ہند میں ملزم کی صفائی میں ایک گواہ پر جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند
جاکر عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل سے مزا یاب کیا گیا تھا۔ اور عدالت سیشن سے حکم
بحال رہا تھا جس کی نگرانی کی درخواست باقاعدہ ہائیکورٹ بمبئی میں پیش ہوکر
دیا گیا کہ لفظ فاسد طور سے مستعمل تحت دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند سے الفاظ فریب سے
دہانی سے عمل کیا جانا داخل نہیں ہے۔ اور جھوٹی دستاویز کا بعد اس کے جھوٹی ہونے
استعمال کرنا فاسد طور سے بمعمولی صورت استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اِس امر کا بار ثبوت
م پر ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ بحالات واقعات مقدمہ فاسد طور سے شہادت استعمال
ں کیگئی ہے۔ اور جبکہ بناوٹی شہادت بطور اصل ملزم نے اپنی صفائی میں استعمال کی
تو بغور اِس امر کو دیکھا جائے کہ آیا وہ فاسد طور سے استعمال کی گئی ہے یا نہیں اور
ب حسب تحریک ملزم بناوٹی دستاویز بتائید صفائی خود پیش کی گئی ہو تو یہ امر مشکل
سین ہے کہ حسب دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند فاسد طور سے پیش کرنا اخذ
یا جاوے۔ اور محض جھوٹی شہادت کا بطور اصلی استعمال کرنا ہی فاسد طور سے استعمال
صنا کافی نہیں ہے۔ ملزم بری کیا گیا۔ اور ایک رولنگ قطعی قرار دیا گیا کہ ایمپریل لاجرنل
د ۲۳ صفحہ ۲۳ سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۵۰۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء
بمبئی صفحہ ۹۹۔ ۲۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۸۷

۲) ایک مقدمہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو بہ حیثیت اُس کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
م کرنے کے ایک شخص مسمّی دینا ناتھ کے۔ بموجب ایفیڈیوٹ بیان کے حلف دروغی کرنے
ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس کی نگرانی الہ آباد
ئیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ منظوری حسب واقعات مقدمہ یا قانون قائم
نہیں رہ سکتی ہے۔ کیونکہ دینا ناتھ ملزم کا اصرار اِس کے بیان ایفیڈیوٹ پر تھا۔ اُسکو

ہونے کی درخواست پیش کی تھی۔ دریافت عدالت سے ملزم پر جرم ۴۶۰ تعزیرات ہند اصل پر معین پر دفعہ ۱۰۹ ثبوت دفعہ بنا عاید کیگئی تھی۔ لیکن استغاثہ نے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ثابت کیا تھا اور ملزمان بجرم مسطور سزایاب ہوئے۔ جس کے خلاف درخواست تبدیلی ہائیکورٹ ہیں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ عدالت ماتحت نے درخواست مستغیث کو دفعہ ۲۰۶ ضابطہ فوجداری سے خلاف قانون ترجیح دی ہے۔ بحالات مقدمہ عدالت ماتحت خلاف قانون تھا۔ جس کی اصلاح دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری سے بھی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۶۱ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس لا ایسوسی ایٹ انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۷۰۹۔

(۸) کسی عدالت کو بغیر عمل میں لانے ضابطہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور تاریخ ارتکاب جرم کو پہلے کی مولیکن تاریخ ارتکاب جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند وہ سمجھی جائے گی جس تاریخ کو بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری بمنظوری اجرائے نالش بھیجی گئی ہو۔ اور تاریخ ارتکاب جرم اجمہ وہی ہوگی جس تاریخ کو جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا ملزم مرتکب ہوا۔ محض بدل وجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ سرد و حارت میں ضلع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز تھا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۸۶ سنہ ۱۹۳۲ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد

(۹) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں عدالت سشن سے ملزم کو معمولی جرمانہ کی سزا جو بطور نفی دیگئی تھی۔ گویا بیک گونہ اس کو بری کیا گیا تھا۔ جس کا اپیل مدراس ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قانوناً سنگین نوعیت کا ہے لیکن یہ جرم عدالت متعلقہ کے اختیار سے مشترک ہے اور حکم سزا قانوناً گو خفیف ترین ہے لیکن تاہم قانوناً درست ہے۔ اس لئے اپیل درخواست نامنظور کیگئی اور حکم عدالت ماتحت قایم رہا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۴۰ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۵۵ صفحہ ۳۷۱۔

(۱۰) ایک شخص نے پولیس مقامی میں سرقہ ۴۱۰ روپے کی رپورٹ کی تھی۔ جس پر بترتیب فایل کارروائی تفتیش کی گئی اور مبلغات مسروقہ کی بابت مستغیث نے تحریر کر دیا کہ اس نے ایک عورت سے مبلغ پانصد روپیہ بطور قرض لیا تھا یہ رقم مسروقہ اس نے منجملہ تھی اور عورت نے بخوف پولیس مستغیث کی تائید نہ کی تھی جس پر حسب قاعدہ زیر دفعہ ۱۹۳

(۵) ایک سب انسپکٹر پولیس کے بحیثیت سرکاری ملازم کاغذات سرکاری میں غلط اندراج بہ نیت انتقام پہنچانے ایک شخص کو۔ کرنے پر زیر دفعہ ۲۱۸ و ۴۶۴ و ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ڈیڑھ سال قید سخت اور پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کیگئی تھی۔ جو سشن کورٹ سے حکم بحال رہ کر ہائیکورٹ بمبئی میں درخواست ملزم پیش ہو کر منظور ہونے پر گورنمنٹ پلیڈر نے زبانی ایذادی سزا کے لئے ہائیکورٹ کو توجہ دلائی تھی۔ جسپر باختیارات دفعہ ۴۳۰ و ۴۳۹ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ نے دو دو سال قید سخت کا حکم بجواله رولنگر ہائیکورٹ بحاضری ملزم صادر کیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۷۷ سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۵۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۵۵۵ ۔ ۵۰ بمبئی صفحہ ۷۸۳ ۔ ۲۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۵۱ ۔

(۶) ایک مقدمہ میں ایک شخص کو بموجب دفعہ ۲۳ ضمن ۲ ٹیکس ایکٹ نوٹس بھیجا گیا تھا کہ وہ کتب آمدنی متعلقہ پیش کرے۔ چنانچہ اس نے جھوٹے حسابات کے اندراج کر کے کتب متعلقہ انکم ٹیکس افسر کے پیش کیں۔ جس کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند حسب ضابطہ عمل کیا جا کر عدالت سے حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کی درخواست باقاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جس شخص کو زیر دفعہ ۲۳ انکم ٹیکس ایکٹ طلب کیا گیا ہو۔ اور اس نے اپنی کتب میں جھوٹا اندراج کیا ہو وہ حسب منشاے دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزایاب نہ ہوگا اور بلحاظ شرایط دفعہ ۳۷ انکم ٹیکس ایکٹ جبکہ دو دفعہ ملزم نے کتب متعلقہ انکم ٹیکس افسر کے پیش کی ہیں حسب معنی دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند جوڈیشل عدالت تصور کیا جاوے۔ اور اگر یہ ایسا ہے تو وہ اس قدر وسیع نہیں ہے کہ جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند موثر ہووے۔ درخواست ملزم منظور کیجا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۸۷ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۵۰۳ ۔ ۳۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۹۶۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۴۷۲ ۔ ۴۶ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۵۵۰ ۔ ۸۔ آل انڈیا۔ کرمنل رپورٹ صفحہ ۴۴۵ ۔

(۷) ایک شخص نے مسمی شنا کے فوت ہو جانے پر اس کی طرف سے ایک جھوٹا پرونوٹ تیار کر کے ایک شخص مسمی دنا گندن سے اس پرونوٹ کی بنا پر دعوے دایر کرا دیا تھا اور دھوکے سے ڈگری حاصل کر لی تھی اور مستغیث نے اس پرونوٹ کے جھوٹا بناوٹی

دیجاوے۔ گو سابقہ بیان کو صحیح خیال کیا جا سکتا ہے اور بہت سے مقدمات میں بوجوہ معقول سابقہ بیان کو سچا تصور کر کے کارروائی فوجداری اس کے برخلاف نہیں کی گئی ہے لیکن جب یہ امر مشتبہ ہو کر ہر دو بیانات میں سے کونسا سچا ہے اور واقعات مقدمہ سے لینیاً پہلا بیان جھوٹا معلوم ہووے تو جھوٹی گواہی دینے کا مقدمہ اُس کے خلاف قائم کیا جاوے۔ اور معمولاً یہ امر مناسب ہوگا کہ ہر قسم صورت متناقض بیانات گواہ پر کارروائی فوجداری کیجاوے۔ کیونکہ بصورت موجودہ قیاس یہ ہے کہ گواہ سابقہ جھوٹے بیان کی صحت کرتا ہے۔ ایسی صورت میں گواہ کو موقع دینا چاہیئے۔ لیکن یہ اس صورت سے متعلق نہیں ہے۔ جہاں بیّن طور سے بیانات مختلف ہوں اس مقدمہ میں گواہان کی شہادات بمجبوری ادا کیگئی ہیں۔ اس لئے ہم حکم سشن جج منسوخ کر کے حکم دیتے ہیں۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے

کرمنل لاجرنل جلد ۳۶۔ صفحہ ۹۲۵ سنہ ۱۹۳۵ء ناگپور۔ جوڈیشل کمشنرز کورٹ

(۱۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۷ و ۱۲۰ ب بالفاظہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کا ملزمان عدالت سشن سے بری کئے گئے تھے تاریخ برأت سے ایک ماہ بعد گورنمنٹ پلیڈر نے بذریعہ تحریر عدالت سشن کو سمیان تپی دہراگی گواہان استغاثہ کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کارروائی ضابطہ کے لئے محرک کیا۔ جسپر سشن کورٹ سے ملزمان کو طلب کیا جاکر بعد دریافت ضروری امور زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات سپرد کیئے مجسٹریٹ درجہ اوّل کو حکم دیا تھا۔ جس کے خلاف عدالت العالیہ اودھ چیف کورٹ میں درخواست ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب کسی عدالت دیوانی یا فوجداری یا مال کی یہ رائے ہو کہ عدل و انصاف کی رو سے یہ امر قرین مصلحت ہو کہ کسی جرم محولہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کی تحقیقات کی جانی مطلوب ہے تو حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری مطلوبہ تحقیقات ابتدائی کے بعد حسب ضابطہ عمل کیا جاوے اور گواہان کو ادائے شہادت کے وقت اضافاً ہمیشہ ہدایت آزادی سے اظہار رسمائی کا موقع دینا چاہیئے۔ عام اس سے کہ انہوں نے مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو کچھ ہی بیان کیا ہو اور یہ امر تجویز کنندہ جج پر ہے کہ وہ اُس شہادت کو جو گواہ نے مجسٹریٹ کے روبرو دی ہے اُس پر اعتبار کرے یا نہ کرے۔ اور گواہان کو مجبور کرنا یا دق کرنا کہ وہ دوسری عدالت میں

تعزیرات ہند بحکم چیف مجسٹریٹ پریزیڈنسی ایڈیشنل پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر ہوا۔ اور طلبیدہ عورت سے عدالت میں بغیر حالات مقدمہ ظاہر کرنے کے روپیہ قرض دینے کی بابت اوّل سوال کیا گیا۔ جس کے انکار پر ملزم بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز سے سزا دیگئی تھی۔ لیکن ابتدائی کارروائی میں ملزم سے وجہ معلوم کرنے کے لئے پولیس کا اجرائے عدالت سے نہیں ہوا تھا۔ درخواست ملزم بابضابطہ ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بغیر حالات متعلقہ کا عورت کو علم کرنے سے محض ایک سوال پر ہی خلاف قانون اکتفا کیا ہے۔ ایسے سوال کے جواب کی بناء جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قائم کرنا درست نہیں ہے۔ اور اگرچہ ضابطے مجسٹریٹ یا جج کو امتیازیہ اختیارات نوٹس ملزم کو دینے کی بابت دیئے ہیں کہ وہ بنا بر خود دیگا یا نہیں۔ لیکن اس مقدمہ میں ضروری تھا کہ بحالات واقعات اس کو نوٹس دیا جاتا اور وہ واقعات اصلیت کی صداقت کرانا جو نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرنیل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۴۳ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۸۴۶۔

(۱۱) کسی شخص کی پرائیویٹ درخواست پر حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل نہیں کرنا چاہیئے تاوقتیکہ معقول طور سے بغرض انصاف رسانی نتیجہ جرم برآمد ہونا بین الثبوت معلوم نہ ہوتا ہے۔ اور کارروائی ۴۷۶ ضابطہ فوجداری سے شبہ پیدا ہوکر عدالت کو صاف طور سے معلوم ہونا چاہیئے کہ انصاف کے لئے ملزم کے خلاف جھوٹی یا بناوٹی شہادت پیدا کرنے کی وجہ معقول موجود ہے۔ اور اس ابتدائی معلومات کے بعد عدالت حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرکے حسب قاعدہ کسی مجسٹریٹ کے پاس کارروائی ضابطہ کے لئے بھجوادے۔ اور اگر حسب ضابطہ بمنشاء دفعہ ۴۷۶ عدالت عمل نہ کرے تو کارروائی تنسیخ طلب ہوگی۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ سے کارروائی عدالت سشن حسب منشاء دفعہ مذکورہ نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ کیگئی۔ اور درخواست ملزم منظور کیگئی۔ کرنیل لاجرنل جلد ۳۵۔ صفحہ ۹۰۸ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ۔

(۱۲) یہ امر بطور ایک جنرل اصول کے مستثنےٰ قرار نہیں دیا جاسکتا ہے کہ گواہ جس نے سپرد کنندہ مجسٹریٹ کے بیان سے سشن کورٹ میں مختلف بیان کیا ہو۔ اس پر تاوقتیکہ

سارٹیفکٹ وراثت جانشینی بموجب ایکٹ نمبر ۱۸۶۵ء دیا جاتا ہے اور سارٹیفکٹ ہائے مختار نامہ لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن پیڈ ان پیروی مقدمات پیڈ بمنظوری ہائیکورٹ مطبوعہ لیگل ریمیمبرنسر آکٹرائے نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۰ء اور سارٹیفکٹ جایداد نیلام شدہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۹۴ ضابطہ دیوانی اور سارٹیفکٹ جواز ازدواج انڈین کرسچن ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء اور سارٹیفکٹ ڈگری عدالت دیوانی اور نقول مطابق اصل بمنشائے دفعہ ۷۶ و ۷۸ و ۷۹ قانون شہادت مثل یہ سارٹیفکٹ ملتے ہیں۔ یہ وہ دستاویزات ہیں جن کی نسبت قانوناً صحیح ہونے کا قیاس کیا گیا ہے تا وقتیکہ وہ جھوٹی یا بناوٹی ثابت نہ کی جاوے۔ اور جو شخص ہمچو قسم سارٹیفکٹ کو جھوٹا بنانے کا یا اس پر دستخط وغیرہ کرکے بطور وجہ ثبوت کام میں لائے گا وہ شخص قانوناً زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حسب معنی دفعہ ۱۹۱ مستوجب سزا ہوگا اور اگر ایسے جھوٹے سارٹیفکٹ کو سچے کی حیثیت سے استعمال کیا جاوے تو وہ اداری قانونی جھوٹی گواہی دینے کی زیر دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند عاید ہوئی۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) دستاویز کا یک سارٹیفکٹ ہونا (۲) ملزم کا سارٹیفکٹ قانونی کو جھوٹا بنانا مرتب کرنا یا اس پر دستخط کرنا (۳) سارٹیفکٹ کا قانوناً قابل اندراج شہادت ہونا (۴) سارٹیفکٹ کا جھوٹا ہونا اور اس کا بطور وجہ ثبوت استعمال کرنا (۵) ملزم کا اس جھوٹے سارٹیفکٹ پر دستخط کرنا یا اس کو جاری کرنا (۶) سارٹیفکٹ کا قانوناً امر واقعہ جھوٹا ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ وقت فلاں جھوٹا سارٹیفکٹ بنام فلاں جایداد مرتب کرکے اس پر دستخط کئے اور اس کو بطور وجہ ثبوت قانونی استعمال کیا ہے جس کے تم مجاز نہ تھے اس لئے تم بصورت جرم دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی دینے کے مجرم ہوئے ہو اور زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور ہذا ہمیں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) کسی درخواست پر جو عدالت میں پیش کی جاوے اس پر دستخط کرنا حسب معنی دفعہ ہذا سارٹیفکٹ نہیں ہے کریمنل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۰ - ۲۳ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۳ ۴ - ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۲۰ د

وہی بیان کریں جو انہوں نے عدالت ماسبق میں تحریر کرایا ہے انصاف کے خلاف ہوگا اور اُن کو اظہار سچائی بعدالت ششن کے موقع سے محروم کیا جائے۔ اور کارروائی برم ۱۹۳ تعزیرات ہند کا عمل مدِنظر رکھا جاوے۔ اس لئے یہ امر بعید از انصاف ہے کہ ملزما کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزایاب کیا جاوے۔ اس لئے بمنظوری درخواست حکم عدالت سشن منسوخ کیا جاوے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۸۵ سنہ ۱۹۳۶ء اودھ چیفکورٹ

(۱۵) صورت جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند اس وقت ظاہر ہوگی جبکہ فاسد طور سے جھوٹی دستاویز کو اصلیت کی حیثیت سے استعمال میں لایا جائے۔ یا اس کا اقدام کیا جاوے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۱۱ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۱۹۷

جھوٹا سارٹیفکٹ جاری کرنا یا اُس پر دستخط کرنا

دفعہ ۱۹۷ - جو کوئی شخص ایسا سارٹیفکٹ جاری کرے یا اُس پر دستخط کرے جس کا دیا جانا یا دستخط کیا جانا قانون کی رُو سے ضروری ہے۔ یا جو کوئی ایسے امر واقعی سے متعلق ہو جبکہ وہ بثبوت کے طور پر دوسرا سارٹیفکٹ قانوناً لئے جانے کے لائق ہے اور یہ جانکر یا اور کرنے کی وجہ رکھکر کہ اُس سارٹیفکٹ میں کوئی امر امر جھوٹ لکھا ہے۔ تو اُس شخص کو اُسی طرح سزا دیجائے گی کہ گویا اُس نے جھوٹی گواہی دی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل عدالت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت۔ و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔ ارجاع کارروائی فوجداری کے لئے شرائط دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہے کہ مثل دیگر دفعات مسبوق الذکر ارجاع استغاثہ کے لئے منظوری سرکاری لازم متعلقہ اختیار کیجاوے۔

شرح

دفعہ ہذا میں جو شخص دانستہ ایسے سارٹیفکٹ قانونی کو جس پر دستخط کرنا قانوناً ضروری ہو یا جبکہ بطور وجہ ثبوت کام میں لایا جانا ہو اُس کو جھوٹا مرتب کرے یا جعلسازی کرے تو وہ شخص مثل صورت دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند اسی طرح ذمہ دار مواخذہ قانونی ہوگا کہ گویا اس نے حسب معنی دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی دی ہے۔ اور ترتیب و اجرائے سارٹیفکیٹس کے لئے مختلف ایکٹوں میں قواعد درج ہیں۔ چنانچہ

تحریر حسب معنی دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند سارٹیفکیٹ نہیں ہے۔ اور مطلوبہ سارٹیفکیٹ قانونی وہ ہوتا ہے جسکو بطور شہادت استعمال کرنے سے صحیح تصور کیا جاوے اس لیے بحالات واقعات مقدمہ ایک بانڈ مجاز ایجنٹ کا واپسی روپیہ کی تحریر کرنا جسکی بابت دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند داخل سارٹیفکیٹ نہیں ہوتا ہے۔ درخواست منظور از حکم رہائی قیم رٹ کرنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۲ ۱۹۲۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۹۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء کلکتہ صفحہ ۲۵۸۔ ۴۱ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۵۵۷۔ ۴۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲

کسی سارٹیفکیٹ کو جو جھوٹ بنایا ہوا ہے سچے سرٹیفکیٹ کی حیثیت سے کام میں لانا

دفعہ ۱۹۸۔ جو کوئی شخص قاصد طور سے کسی ایسے سرٹیفکیٹ کو سچے سرٹیفکیٹ کی حیثیت سے کام میں لائے یا کام میں لانے کا اقدام کرے یہ جان کر کہ اس سرٹیفکیٹ میں کوئی امر اہم جھوٹ لکھا ہے تو اس کو اسی طرح سزا دیجائیگی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدائی مزاحمت جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ یا پریزیڈنسی یا میٹروپولیٹن درجہ اول سے۔

شرح

مدفعہ ہذا بخصوصیت ایسی جھوٹے سارٹیفکیٹ کو دانستہ کام میں لانا مثل دفعہ ۱۹۷۔ اور دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۹۶ و دفعہ ہذا میں امتیاز ہے۔ دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند محض عام طور پر جھوٹی یا بنائی ہوئی وجہ شہرت کو دانستہ قاصد طور سے سچی یا اصلی کی حیثیت سے کام میں لانا یا ان کا اقدام کرنا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں بخصوصیت قاصد طور سے کسی جھوٹے سارٹیفکیٹ کو بعلم جھوٹا امر اہم سچے کی حیثیت سے کام میں لانا یا اس کا اقدام کرنا ہے اور دفعہ ۱۹۰ میں بھی بخصوصیت جھوٹے سارٹیفکیٹ کے اجرائے یا دستخط کرنے کی بابت ہے۔ جن ہر سہ دفعات کی سزا بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہے۔ جس کی تفریق بھی بلحاظ الفاظ قانونی بالکل صاف ہے۔ کوئی صورت توضیح طلب نہیں ہے۔ ہر سہ صورتہائے جھوٹی دستاویزات کے متعلق ہیں۔ جن کے اپنے اپنے الفاظ قانونی منفصلہ جداگانہ امتیاز دیتے ہیں

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا سارٹیفکیٹ سچے کی حیثیت

انڈین کیسز جلد ۳۳ صفحہ ۳۱۶

(۲) زیر ایکٹ ۱ راضی درخواست میں جھوٹ درج کرنا صورت جرم ۱۹۷ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کیونکہ حسب معنی دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند یہ سارٹیفکٹ نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۹۷۸ - ۳ مٹینہ لا ویکلی صفحہ ۲۰۱ - انڈین کیسز ۴۲ صفحہ ۵۹۴ -

(۳) ایک شخص کے خلاف دو مقدمات فوجداری دایر تھے۔ اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست منتقلی مقدمہ ایک عدالت مجسٹریٹ سے دوسری عدالت مجسٹریٹ ضلع پیش کی تھی اور یہ امر ثابت تھا کہ ایک مقدمہ فوجداری میں درخواست کنندہ ملزم ہے اور ایک مقدمہ میں مستغیث تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس کا حلفیہ بیان منتقلی مقدمہ جھوٹا معلوم ہو کر حسب قاعدہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزا یاب کیا گیا تھا۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر عذر کیا گیا کہ ملزم کا سلف باقرار صالح قرار نہیں دیا جاتا ہے اور اگر اس کا بیان جھوٹا بھی ہے تاہم وہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہیں ہے۔ چنانچہ چیف کورٹ اودھ سے قرار دیا گیا کہ جب قانوناً کسی شخص کو حلف یا باقرار صالح بیان کرنے کی ممانعت ہو اور وہ جھوٹا بیان کرے تو جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند اس پر عائد نہیں ہوتا ہے۔ اور جب ذمہ داری قانونی کسی شخص پر قانوناً بحلف یا باقرار صالح بیان کرنے کی عائد کیگئی ہو تو بجرم دفعہ ۱۹۳ قابل مواخذہ ہوتا ہے چونکہ یہ ملزم مقدمہ متعلق درخواست منتقلی تھا۔ اس لئے ذمہ داری قانونی سے سبکدوش کیا گیا اور درخواست منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۶۰۰ سنہ ۱۹۳۰ء اودھ چیف کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۸۵۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۶۲ - سنہ ۱۹۳۰ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۵۸ - ۱۷ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹ -

(۴) ایک مقدمہ میں مسمات سندری دیوی کے ایک ہزار پانصد روپیہ بنک ڈاکخانہ میں جمع تھے۔ ملزم نے جھوٹا سارٹیفکٹ اس کے فوت ہو جانے کا مرتب کر کے مبلغان کے بحوالہ خود کرنے کے لئے ڈاکخانہ میں پیش کیا جو جھوٹا ثابت ہو کر بجرم دفعہ ۴۰۴ و ۴۲۰ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ میں اس کا چالان کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات ملزم کو بدیں وجہ رہا کیا کہ گو مسماۃ زندہ تھی لیکن تاہم وہ بحیثیت وارث جایز روپیہ پانے کا مستحق تھا اور یہ سارٹیفکٹ حسب معنی دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند سرٹیفکیٹ مطلوبہ نہیں ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے بھی حکم ڈپٹی مجسٹریٹ قائم رہا۔ چنانچہ کلکتہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ بموجب گورنمنٹ سیونگ بنک ایکٹ یا کسی قاعدہ متعلقہ کے بموجب یہ

میں سرٹیفکیٹ مندرجہ مطلوبہ قانون ہوتا ہے۔ اور اس پر دستخط مجاز سرکاری ملازم باضابطہ ہوتے ہیں اور وہ قابل ادخال شہادت ہوتا ہے۔ اور بدفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند میں بشرطیکہ چند امور قانونی بغیر مستزاد ثبوت کے قابل ادخال شہادت ہوتا ہے۔ اس لئے کسی مقدمہ میں ملزمہ کا اپنے باپ کی تاریخ پیدائش کا سرٹیفکیٹ میونسپلٹی سے حاصل کرکے بغیر اس کے ثابت کرنے کے عدالت میں پیش کیا تھا۔ جانچنا کہ ایسے سرٹیفکیٹ کو عطا کنندہ کی شہادت سے باقاعدہ ثابت نہ کیا جاوے قابل ادخال شہادت نہیں ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند میں یہ امر ثابت ہونا چاہیئے کہ ملزم نے اس جھوٹے یا بناوٹی وجہ ثبوت کو سچی یا اصلی کی حیثیت سے مستعمل کیا یا اس کا اقدام کیا ہو۔ اور جس دستاویزی شہادت میں جھوٹا اندراج کیا جانا ملزم کا ظاہر کیا گیا ہے وہ عدالت میں پیش نہیں ہوئی ہے جس پر ملزمیت کا انحصار کیا گیا ہے اس لئے پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ الزام جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند ملزم کے خلاف عاید نہیں کیا جاسکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۱۱ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۹۹۷۔

اظہار میں جو قانون کی رو سے وجہ ثبوت کے طور پر لئے جانیکے لائق ہے جھوٹ بیان کرنا

دفعہ ۱۹۹۔ جو کوئی شخص کسی اظہار میں جو اس نے دیا یا جس پر اس نے دستخط کئے ہوں اور جس اظہار کو کسی امر قوعی کی وجہ ثبوت کے طور پر لے لینا کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی سرکاری ملازم یا کسی اور شخص پر قانوناً واجب یا اس کے لئے قانوناً جائز ہو۔ اس مطلب کے لئے کسی امر اہم کی نسبت جس کے لئے وہ اظہار دیا گیا یا کام میں لایا گیا ہے۔ کچھ بیان کرے جو جھوٹا ہو۔ اور جس کا جھوٹا ہونا یا تو وہ جانتا یا باور کرتا ہو یا جسکا سچا ہونا وہ باور کرتا ہو تو اس شخص کو اسی طرح سزا دیجائے گی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور اجرائے نالش منجانب سرکاری ملازم متعلقہ جسکے روبرو جرم ہوا حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرے گا۔ اور بصورت دیگر

سے استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا قاصد طور سے اس کو استعمال کرنا (۳) ملزم کا سرٹیفکیٹ میں مضمون امر ہم کو جھوٹا جاننا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام قلاں سارٹیفکیٹ بنیام فلاں کو دانستہ قاصد طور سے جھوٹا جانتے ہوئے مرتب کر کے سچے کی حیثیت سے فلاں امر میں استعمال کیا ہے (یا اندراج کیا ہے۔ جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) جس سے تم بصورت قانونی جرم دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس (۱) مسمی عمر دین نے مسمات بھاگو زوجہ خود سے زنا بالجبر کرنے کا الزام مسمی ہرنام سنگھ ذیلدار کے برخلاف عدالت مجسٹریٹ درجہ اول میں لگایا تھا اور مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات مثل بمعہ ملزم عدالت سشن میں پیش کر دیا تھا۔ عدالت سشن نے نالش تنقیحات کو جھوٹا ثابت کر کے ملزم کو بری کر دیا تھا۔ اور ذیلدار کی درخواست مسمات بھاگو و جگت سنگھ گواہ کے خلاف کارروائی دفعہ ۲۱۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند کے لئے سشن کورٹ میں پیش ہو کر ملزم کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بغیر نوٹس ضابطہ کرنے کے طلب کر لیا تھا۔ جس پر درخواست جگت سنگھ واہ ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۹۳ کے اجرائے کا حکم دینے میں وہ بیان جسکو جھوٹا کہا گیا ہے اس کی نوعیت پر غور کرنا چاہیئے کہ بلا واسطہ یا بالواسطہ طریق سے جھوٹا مقدمہ کا نتیجہ مؤثر بجرم ہوگا۔ اور اندریں بارہ دو امور غور طلب ہوں گے اوّل یہ واقعات موجودہ پر استغاثہ کامیاب ہوگا دوئم جواز استغاثہ انصاف عامہ کے لئے دلچسپی رکھے گا۔ اور حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری قبل از اجازت اجرائے کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ملزم کو نوٹس کا دیا جانا عدالت کے امتیازیہ اختیارات میں داخل ہے لیکن بلحاظ واقعات مقدمہ چونکہ ہر دو امور پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حکم صاحب سشن جج منسوخ کیا گیا۔ کرانیل لاء جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۹ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین

(۲) دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند کو ہمراہ دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند پڑھنا چاہیئے۔ اور ہر دو دفعات

اور زیر دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند فساد لو۔ سے سرٹیفکیٹ مندرجہ دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند کے کام میں لانا یا کام لانے کا اقدام کرنا بھی سراحت سند جھوٹی گواہی دینا سمجھا گیا ہے۔ اور ان جملہ صورتہائے مندرجہ دفعات میں سے کسی شخص کا گواہی دینا و زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور ان دفعات مبینہ صدر میں دفعات ۲۰۰ و ۱۹۶ و ۱۹۸ میں ارتکاب جرم کے علاوہ اقدام کرنے پر بھی محتوی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا اظہار کرنا (۲) لازمہ کا تبوتا اظہار کسی امر واقع کے وجہ ثبوت کے لئے کرنا (۳) ملزم کا اظہار دانستہ یا سچا باور نہ کرکے یا اس کو جھوٹا باور کرکے کرنا (۴) اور اس بیان کا قانوناً قابل استعمال شہادت ہونا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تا تاریخ و مقام فلاں اپنے اظہار مورخہ فلاں رو برو مجسٹریٹ سب ڈویژن جھوٹا اظہار حافیہ بغرض استعمال بطور شہادت سچا باور نہ کرکے دانستہ کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم بصورت دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند قابل سزا ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذکور میں عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) جس مقدمہ میں اظہار کسی گواہ کا غفلت یا لاپرواہی سے جھوٹا کیا جاکر اس کی اصلاح بیان کنندہ فوراً اس کے دوران میں ہی کردے تو وہ ذمہ دار جھوٹی گواہی دینے میں قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ کریمنل جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۶۳۶ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۰۸۔ ۳۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۵۵ و ۶ مدراس لاویکلی صفحہ ۲۴۱۔ ۲۲ مدراس لاٹائم صفحہ ۲۹۸۔

(۲) مسمیان سجاول اور سبحان برادران جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں گواہ سلطانی بنائے جاکر بفعہ ۶۴ ضابطہ فوجداری ان کے بیانات قلمبند کئے گئے اور عدالت سشن میں ہر دو ملزمان کے متناقض شہادت تحریر کرانے پر ان کو حسب قاعدہ بمنظوری ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند حصہ اول پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دیگئی تھی۔ ملزمان کی

احکامات دفعات ۴۷۶ و ۴۷۸ و ۴۸۷ وغیرہ عدالت فوجداری بھی متعلق ہوں گے۔

اصول اس موجودہ دنیاوی تمدن میں راست گوئی ایک ایسا نیک نتیجہ خیز امر ہے جسکا اتباع کر کے عمل پیرا ہونا اس مقصد تولید انسانی کو پورا کرتا ہے جس کے لئے جملہ مختلف بانیان مذاہب کی مقدس کتب میں متفقہ طور پر اس کی پابندی کے لئے ہدایات نافذ کی ہیں اور یہ وہ نیک عمل ہے کہ جس کی پابندی سے انسان ہر ایک قسم کے گناہ کبیرہ وصغیرہ سے محفوظ رہ کر باعث خوشنودی موجودہ حاکم وحکم الحاکمین ارض وسما ہو کر اس اعلےٰ مقصد جس کے لئے وہ اس دار الابتلا میں بھیجا گیا ہے حاصل کریگا کیونکہ جو شخص اس عالم فانی کے جملہ امور میں راست بازی اور سچائی سے کام لے گا وہ کبھی کسی گناہ کبیرہ وصغیرہ کا مرتکب نہیں ہوگا۔ اور یقیناً اس غایت کو حاصل کرے گا جس کے لئے ہر ایک انسان بڑی جد وجہد سے بطریق مختلف عبادات گوشہ نشینی یا بھجن یا پتسیا وغیرہ سے بحصول خوشنودی رب العالمین ساعی ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دفعات متعلقہ باب ۱۱ تعزیرات ہند جھوٹ بولنا یا جھوٹی دستاویز بنانا وغیرہ مختلف صورتوں میں مکروہ دروغگوئی کے انسداد کے لئے واضعان قانون نے قواعد وضع کر کے جھوٹے انسان کو بلحاظ نوعیت واقعہ مستوجب سزا سنگین ٹھہرایا گیا ہے تاکہ ہر ایک انسان کو ہر قسم جھوٹی کارسازیوں سے اجتناب کرے اور اس غایت مسبوق الذکر جسپر اسکی ہستی کی اصلی غرض کا انحصار ہے محروم نہ رہجائے

شرح بدفعہ ہذا کسی امر اہم کے لئے کسی شخص کا جھوٹا اظہار جو کسی امر واقعی کی وجہ ثبوت کے طور پر مطلوب ہو دانستہ یا سچا باور نہ کرنا۔ عام اس سے کہ اس نے وہ اظہار خود دیا ہو یا کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی سرکاری ملازم یا کسی شخص مجاز کے روبرو کیا ہو وہ شخص اس طرح سے قابل سزا ہوگا کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔ اور دفعہ ۲۰۰ تعزیرات ہند میں جب ایسے اظہار کو فاسد طور سے کام میں لایا جاوے یا کام میں لانے کا اقدام کیا جاوے تو اس کی نسبت بھی ایسا ہی متصور ہوگا کہ اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ اور دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند میں کسی جھوٹی یا بنائی ہوئی وجہ ثبوت سچی یا اصلی کی حیثیت سے کام میں لایا جانا یا اس کا اقدام کرنا بھی جھوٹی گواہی دینا سمجھا گیا ہے۔

اور دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند میں جھوٹا سارٹیفکٹ جاری کرنا یا اس پر دستخط کرنا بھی حسب معنی الفاظ مندرجہ جھوٹی گواہی دینا قرار دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۴۴ - انڈین کیسز صفحہ ۸۵۷ سنہ ۱۹۳۳ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۶۲ - ۶ رپورٹ پٹنہ صفحہ ۱۲۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ صفحہ ۵۱۵ -

(۵) ایک مقدمہ دیوانی میں ڈگری کے انتقال پر دوسرا شخص بازندہ [illegible] پابند تین مقرر ہوا تھا - اور اسی سلسلہ میں اس کے انتقال پر اندیشہ پر شاد نے درخواست عدالت میں جانشینی ڈگر بداری پیش کی جو جھوٹی ثابت ہو کر زیر دفعہ ۱۹۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند حسب قاعدہ اس کو سزا دی گئی تھی اور سشن کورٹ نے حکم سزا بحال رکھا - چنانچہ اودھ کے چیفکورٹ میں درخواست نظر ثانی پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ درخواست تعمیل ڈگری جس میں جھوٹ درج ہو پیش کرنا حسب معنی دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند نہیں ہے کہ جھوٹ لے کر ملزمہ کا ارادہ ضرور ہی جزو جھوٹی دستاویز کام میں لانے کا مطلوب ہے - جس کو ملزمہ نے ثابت کر دیا ہو کہ اس نے ارادتاً کوئی جھوٹا اظہار نہیں کیا - تو ملزمہ مستحق سزا ثبوت نہیں ہے - اس لئے بمنظوری درخواست ملزمہ حکم سزا عدالت منسوخ کیا گیا - کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۹۰ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیفکورٹ - ۱۰ رولنگز اودھ صفحہ ۲۶۲ - ۱۱ اودھ کیسز نوٹ صفحہ ۸۷ - ۱۰۷ - انڈین کیسز صفحہ ۳۹۵ - ۳۸ کرمینل لا جرنل صفحہ ۹۰۲ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ صفحہ ۷۷ - سنہ ۱۹۳۶ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۰ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ

(۶) ایک مقدمہ دیوانی میں فریق مقدمہ نے اپنی منسی کی درخواست پیش کی کہ وہ مفلس ہے - اور پیشتر کبھی مفلس قرار نہیں دیا گیا جس کی تحقیقات میں درخواست جھوٹی ثابت ہو کر بمنشائے دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی - جس کی درخواست قاعدہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بسلسلہ مقدمہ دیوانی درخواست پیش کر دینا حسب معنی دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند نہیں ہے اور ہر قسم درخواست معمولی طور پر اہل مقدمہ اپنے حق میں پیش کرتا رہتا ہے - اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا و عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا - کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۰۸ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۵۲۵ -

(۷) ایک اطلاعنامہ دیوانی پر ایک شخص ثالث نے جھوٹی رپورٹ پشت اطلاعنامہ پر کرا کر اپنے دستخط کر دیئے تھے - اور عدالت میں یہ ثابت ہوا کہ اس شخص نے جھوٹا اندراج اطلاعنامہ پر کرایا ہے جس پر بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عمل کیا جا کر زیر دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند

درخواست ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بیانات دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری کارروائی عدالت کے مرحلہ پر بموجب تشریح تحت دفعہ ۱۹۳ شہادت نہیں ہے۔ اور ملزم ایسے بیانات پر حصہ اوّل دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں مستوجب سزا نہیں ہو سکتا ہے اس لئے بمنظوری درخواست ملزمان تین تین سال حکم قید سخت کم کیا گیا۔ اور قل بنچ کا بھی حوالہ دیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۱۳ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ (۳) کسی مقدمہ جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۰۹ ب تعزیرات ہند کی نالش سے قبل منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ متعلقہ ضروری ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۲۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۵۷ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ:

(۴) ایک مقدمہ دیوانی وصولی کرایہ میں مسمات کرایہ دار فوت ہو گئی تھی۔ جس کی تاریخ فوت ہونے کی ایک شخص تعلقدار نے ۲۷ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بذریعہ اپنے اظہار کے بعدالت تحریر کرائی تھی۔ اس کے بعد مسمات کے سوہر نے تاریخ انتقال ۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء بذریعہ درخواست عدالت منصف میں تحریر کرائی تھی۔ چنانچہ تحقیقات عدالت سے خاوند عورت کی تاریخ تحریر کرائی ہوئی صحیح معلوم ہو کر شخص تعلقدار کے خلاف بمنشاے دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند قایم کیا گیا اور ملزم سزایاب ہوا۔ اور باثبوت صحت تاریخ ملزم پر ڈالا گیا تھا۔ درخواست ملزم حسب ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اثبات اصول اجزاء قانون فوجداری یہ ہے کہ جب کوئی صورت جرم کسی واقع سے ظاہر ہووے تو ملزم کی خاص حالت تفہیم نوعیت جرم کے ثابت کرنے کا باثبوت استغاثہ پر ہوتا ہے کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم فعل کی نوعیت اور اس کے نتائج کو سمجھتا تھا۔ اور صورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند میں استغاثہ پر باثبوت اس امر کا تھا کہ وہ بروقت اظہار کرنے کے ملزم یا تو اس کو جھوٹ جانتا یا جھوٹ باور کرتا تھا یا اس کو اس نے سچا باور نہیں کیا تھا ثابت کرے جو اس مقدمہ میں ایسا نہیں کیا گیا ہے اور یہ امر غلط ہے کہ حسب دفعہ ۱۰۶ قانون شہادت باثبوت صحت تاریخ فوت ہو جانے عورت کا ملزم پر تھا کہ خاص واقعات کا علم ملزم رکھتا تھا۔ بلکہ ہر جزو قانونی صورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کا باثبوت استغاثہ پر تھا۔ اور ایسے عدم اثبات پر حکم سزا قایم نہیں رہ سکتا ہے۔ درخواست ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۱۲ سنہ ۱۹۳۳ء

دانستہ یا سچا باور نہ کرکے استعمال کرنا یا اُس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا فاسد طور سے عمل کرنا (۳) جس اظہار کو کورٹ آف جسٹس یا سرکاری ملازم یا کوئی شخص مجاز قانونی واقعات مبینہ میں بطور شہادت مستعمل کرے۔

فرد قرارداد جرم

صورت فرد قرارداد جرم تحت دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند ملاحظہ طلب ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹ

ایک مقدمہ میں مدعا علیہ نے اپنا اظہار زیر آرڈر ۸ ضابطہ دیوانی بجواب دعوے مدعی عدالت میں پیش کیا تھا جو جھوٹا ثابت ہوا جس کے خلاف مقدمہ قائم ہوکر عدالت مجسٹریٹ سے مدعا علیہ کو بصورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ اور سشن کورٹ سے حکم سزا قایم رہا تھا مدعا اس ہائیکورٹ میں درخواست نظر ثانی پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ زیر آرڈر ۸ تحریری اظہار پارٹی مقدمہ دیوانی ایسا متصور نہیں ہوتا ہے کہ کورٹ آف جسٹس قانونی اختیارات سے اُس کا پابند ہوکر وہ حسب معنی دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند اس کو حاصل کرے۔ اور وہ شخص جس نے وہ اظہار تحریری لکھ کر بیان دیا ہے جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں زیر دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ قرار دیا جاوے بنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل۔ جلد ۲۸ صفحہ ۳۲۳ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۷۰۷، آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۳۸۳۔ ۴۷۹ الہ آباد صفحہ ۴۸۲۔ ۲۳ الہ آباد۔ لاجرنل صفحہ ۳۲۷۔

(۲) جو درخواست متعلق مقدمہ کے لئے ہائیکورٹ میں یا کسی عدالت میں مدعی یا مستغیث پیش کرے اور جو بیان بطور ایفیدیوٹ اس نے جھوٹا کیا ہو تو وہ شخص جھوٹے اظہار کو سچے کی حیثیت سے کام میں لانے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور مستغیث پر اُس کے جھوٹے ہونے اور ملزم پر اُس کے سچے ہونے کا بار ثبوت ہوگا اور موجودہ عملدرآمد ہائیکورٹ زیر پریکٹس ہے کہ اظہار سایل بطور تائید درخواست متعلقہ ہوتا ہے۔ خواہ درخواست ہائیکورٹ میں پیش ہو یا عدالت میں پیش ہووے اور اگر کسی فیصلہ میں رنجیدہ الفاظ ملزم یا کسی شخص کے متعلق تحریر کئے ہوں

سزا دی گئی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں درخواست مُلزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ کسی شخص کا اطلاعنامہ کی پشت پر جو دوسرے شخص کا لکھا ہوا ہو۔ اور قسمیہ طور پر اس کو اظہار تصوّر کرکے یہ قرار دیا کہ اس نے جھوٹا اظہار حلفیہ دیا ہے درست نہیں ہے۔ اِس لئے بمنظوری درخواست مُلزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۱۶ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۵۲

دفعہ ۲۰۰۔ جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی جھوٹ جانے ہوئے کسی ایسے اظہار کو سچّے کی حیثیّت سے کام میں لانا

ایسے اظہار کو سچّے اظہار کی حیثیّت سے کام میں لائے۔ یا کام میں لانیکا اِقدام کرے یہ جانکر کہ اُس میں کوئی امر اہم جھوٹا ہے تو اُس کو اُسی طرح سزا دیجائے گی کہ گویا اُس نے جھوٹی گواہی دی۔

تشریح ہر ایک ایسا اظہار جو صرف کسی بے ضابطگی کی وجہ سے لئے جانے کے قابل نہ ہو دفعات ۱۹۹ و ۲۰۰ کی مراد میں داخل ہے۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضیناما ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن۔ پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور بغیر منظوری متعلقہ سرکاری ملازم کوئی نالش رجوع نہ ہوگی۔ یا بمنشاء دفعہ ۴۷۶ - ۴۷۸ - ۴۸۷ ضابطہ فوجداری عدالت جس کی کارروائی عدالتی میں جُرم کا ارتکاب ہوا ہو عمل کرے گی۔

شرح بدفعہ ہذا کسی اظہار مندرجہ دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کو سچے اظہار کی حیثیت سے دانستہ کام میں لانا یا کام میں لانے کا اقدام کرنا زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بحکم قسم دفعات ۱۹۶ لغایت ۱۹۹ تحت دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند امتیازیہ تفریق کی گئی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) مُلزم کا جھوٹے اظہار کو

کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ یہ طریقہ دانائی نہیں ہے۔ کہ تجویز کنندہ مجسٹریٹ کی تجویز اور خلاف اظہا۔ الفیڈیوٹ زیر دفعہ ۶۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے۔ حکم ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا اور نالش واپس لیگئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۴۶۷ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۳۱۔ صفحہ ۲۶۲۔

(۶) ایک شخص متعلقہ دیوانی نے باستدلال واقعات مقدمہ تحریری درخواست پیش کی جس کا جھوٹا استدلال معلوم کر کے اُس پر جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید کیا گیا تھا۔ چنانچہ درخواست سائل حسب منشاے دفعہ ۱۱۵ ضابطہ دیوانی ہائی کورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ کوئی شخص اس وجہ پر کہ اُس نے بصورت عذرات جو کہ جھوٹے تھے یا بذریعہ تحریر جو کہ یقیناً سچ نہ تھی ذمہ دار مواخذہ قانونی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ٹھہرایا جاوے اور مدعا علیہ کا حق ہے کہ وہ اپنے مقدمہ میں مناسب دلائل جن کو وہ مناسب سمجھے بذریعہ تحریر بطور مستغیث تحریری پیش کرے اس لئے اندریں حالات حکم جج منسوخ کیا گیا اور ایک قطعی قاعدہ قرار دیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲۔ صفحہ ۲۳۸ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۱۱۱۔

(۷) ایک مقدمہ میں مسمی ارجن سنگھ نے تحریر کرایا تھا کہ سنتوکھ بائی کا عام طور پر ہم کو نگوہانی گیا ہوا ہونا پانچ سال تک معلوم ہوا ہے۔ اس اظہار ارجن سنگھ پر عدالت میں ثابت ہوا کہ سنتوکھ بائی رنگون نہیں گیا ہوا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر کارروائی ضابطہ اختیار کی گئی ہے اور ملزم سزایاب ہوا تھا اور عدالت سشن سے حکم بحال رہا۔ جس کی درخواست منجانب ملزم الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے دو بیانات متضاد میں جھوٹ بیان کیا ہے جسکو باور کرتا تھا کہ وہ سچ نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ملزم نامنظور کیگئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۰۔ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۵۹۴

مجرم کو بچانے کیلئے وجہ بثوت کو غائب کرانا یا جھوٹ خبر دینا

دفعہ ۲۰۱۔ جو کوئی شخص یہ جان کر یا اس امر کے باور کرنیکی وجہ رکھ کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا۔ اس جرم کے ارتکاب کی کسی وجہ بثوت کو اس نیت سے غائب کرا دے کہ مجرم کو سزا جائز سے بچائے یا ایسی نیت سے اُس جرم کی نسبت کچھ خبر دے جسکا جھوٹ ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو

ہائیکورٹ ایسے ریمارک کو منسوخ کر دے گی ۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۳۶ ۔ الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۱۲۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۱۸۲ ۔ ۹ لار رپورٹ الہ آباد

(۳) ایک ناظر عدالت کے روبرو ایک شخص کا اظہار قلمبند کیا گیا تھا جو جھوٹا تھا اور اسکو زیر دفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی ۔ درخواست ملزم پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ناظر کو کوئی بحلف کسی شخص کا اظہار لکھنے کا اختیار قانونی نہیں ہے اس لئے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے اور گو دفعہ ۱۳ قانون حلف طریق تحریر حلف کی مصلح ہے ۔ لیکن وہ اختیارات حلف دیئے جانے کے نہ ہونے پر اصلاح نہیں کر سکتی ہے ۔ اور دفعہ ۵۳۹ الف ضابطہ فوجداری میں ایسا حکم ہے ۔ اس لئے ملزم بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ۔ ایک ضابطہ قطعی قائم کیا گیا اور حکم منسوخ کیا گیا کرمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۹۳ سنہ ۱۹۲۹ء بمبئی ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۲۴۸ ۔ آل انڈیا ریپورٹر ۱۹۲۹ء بمبئی صفحہ ۱۳۶ ۔ ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۴۴

(۴) ایک شخص نے بمنشائے دفعہ ۵۳۹ الف ضابطہ فوجداری بطور الفیڈیوٹ یہ اظہار کیا تھا کہ میں حلفاً تحریر کرتا ہوں کہ اس مقدمہ کے پورے واقعات سے میں واقف ہوں ۔ یہ بیان جھوٹا ثابت ہو کر بصورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند ملزم سزایاب ہوا تھا ۔ درخواست ملزم پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بمنشائے دفعہ ۵۳۹ الف ۔ ضابطہ فوجداری بطور اظہار حلفیہ تحریر کر کے شامل کیا ہو اور اس میں جھوٹا واقعہ درج کیا ہو تو وہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا مستوجب ہوگا کہ وہ بیان بالتفصیل واقعات سے درج نہ کیا گیا ہو ۔ اور یہ ملزم کا ذاتی علم تھا کہ اس نے حلفیہ ان واقعات کے سچا ہونے کا اطمینان دفعہ ۵۳۹ الف ضابطہ فوجداری کیا تھا ۔ درخواست ملزم نامنظور کیگئی ۔ اور حکم عدالت ماتحت قائم رکھا گیا کرمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۴۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۷۵۵ ۔ آل انڈیا رپورٹر

(۵) مستغیث مقدمہ نے ملزم کو کمرہ مجسٹریٹ سے نکلتا ہوا ۔ دیکھ کر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بطور اپنے اظہار تحریری الفیڈیوٹ کے درخواست انتقال مقدمہ بعدالت دیگر پیش کی تھی کہ ملزم کمرہ مجسٹریٹ سے برآمد ہوتا اس نے دیکھا ہے ۔ اس لئے مقدمہ منتقل کر دیا جائے ۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے ملزم کا بیان لکھ کر بعد اپنے ریمارک سے بمنشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ ملزم کے جھوٹے اظہار کرنے کی بنا پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید کیا گیا تھا ۔ جس کی نگرانی کلکتہ ہائی

بعبور دریائے شور ہو۔ یا قید دس سال تک ہو تو قابلِ تجویز سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہوگا۔ ورنہ مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل سے ہوگا۔ یا اس عدالت سے جو اصل جرم اخفا کی تجویز کر سکتی ہو۔ قابلِ تجویز ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا میں وجہ ثبوت سے وہ شے مراد ہے۔ جو اثبات جرم کے لئے ایک وجہ ثبوت بنتی ہو۔ مثلاً نعش مقتول۔ پارچات خون آلودہ۔ یا آلہ قتل یا مسموم اشیا جس سے ہلاکت کیگئی ہو۔ اور دیگر جرائم میں بہ نوعیت اس جرم متعلقہ کے اشیاء وجہ ثبوت جرم کا کسی شخص کا اس لئے چھپانا کہ اصل ملزم کو سزا جائز سے بچایا جائے اور چھپانے والے اصل ملزمان نہ ہوں بلکہ دوسرا شخص ہو جسکو جرم کے ارتکاب کا علم ہو۔ اور اس کی نیت اصل ملزم کو جرم سے بچانے کی ہو۔ یا اس شخص نے بہ نیت مسطور جھوٹی اطلاع دی ہو۔ وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابلِ سزا ہوگا۔

اور صورتہائے مشابہ جرائم ۱۱۸ و ۱۸۲ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۰۲ و ۲۰۳ تعزیرات ہند وغیرہ میں جو اصول ملحوظ رکھ کر قانون وضع کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک دفعہ تعزیرات ہند میں مطلوبہ اجزا قانونی اثبات جرم کے لئے جداگانہ طور سے درج ہیں اور دفعہ ۲۰۱ میں بھی جو امور قانونی درج ہیں وہ دیگر دفعات سے امتیاز طلب ہیں اور دفعہ ہذا سے وابستہ ہیں۔ جن کی مزید صراحت کی ضرورت نہیں ہے، اور ایسی صورت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ایک شخص اطلاع دہندہ چند جرائم میں قابلِ سزا ہو۔ مثلاً ایک شخص اصلی ملزم قتل عمد کو بچانے کے لئے پولیس کو ایک دوسرے شخص کی مرتکب جرم قتل عمد ہونے کی اطلاع دیتا ہے تاکہ اصل مرتکب جرم بچ جائے۔ اندریں صورت اطلاع دہندہ نہ محض بجرم ۲۰۱ قابلِ مواخذہ ہوگا۔ بلکہ دفعات ۲۰۳ و ۲۱۱ تعزیرات ہند کا بھی مرتکب ہوگا۔ لیکن جو شخص خودکشی کرنے والے شخص کی نعش ناپید کرے یا چھپا دے یا کسی ایسے شخص مہلوک کی نعش کو چھپا دے جو کسی دوسرے شخص سے باستحقاق حفاظت خود اختیاری ہلاک ہوا ہو تو کوئی جرم نہ ہوگا۔ کیونکہ ہر دو صورت میں ارتکاب جرم نہیں ہوا۔ دفعہ ہذا میں ارتکاب جرائم کی وجہ ثبوت کو چھپانا یا کسی جرم کی اطلاع غرض مذکور دینا بصراحت صدر جرم ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ارتکاب جرم کا ہونا (۲) ملزم کا دانستہ وجہ ثبوت کو غائب کرنا تاکہ اصل مرتکب جرم سزا سے بچ جائے (۳) ملزم ارتکاب جرم کے ہونے کو جانتا یا باور کرتا ہو (۴) ملزم کا اصل ملزم

اگر سزائے موت ہو تو اگر اس جرم کی پاداش میں جس کو وہ جانتا یا باور کرتا ہے کہ ارتکاب جرم ہوا سزائے موت مقرر ہے تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اور اگر اس جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر مستوجب قید کم از دس سال ہو اور اگر اس جرم کی پاداش میں ایسی قید کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس برس سے کم ہو تو اُس شخص کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ اور جس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی

تمثیل

زید یہ جان کر کہ بکر نے خالد کو مارڈالا ہے۔ اور خالد کی لاش چھپانے میں اس نیت سے بکر کی مدد کرے۔ کہ بکر کو سزا سے بچائے تو زید سات برس کے لئے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہے۔ اور زید مذکور علاوہ سزائے قید کے جرمانے کا بھی مستوجب ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اگر جرم جسکو اخفاء کیا گیا قابل سزائے موت ہو تو قابل تجویز سیشن ہوگا۔ اور اگر جرم اخفا کردہ قابل سزا حبس دوام

قائم کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۶۷۶ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۱۵ ۔ ۴۷۔ الہ آباد صفحہ ۳۰۶ ۔ ۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۲۰ ۔ ۶ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۶۸

(۴) اجزا ضروری تکمیل جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے ملزم کا ارادہ اصل مرتکب جرم کو سزا سے بچانے کے لئے وجہ ثبوت جرم کو چھپانا یا بارادہ مسطو جھوٹی اطلاع دانستہ دینا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۹۷ سنہ ۱۹۲۵ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۶۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۲۵۷ ۔ ۱۹ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۶۔

(۵) ایک مقدمہ قتل عمد میں چند ملزمان بثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت محترمہ سشن درجہ اول سے بعدالت سشن سپرد کئے گئے تھے عدالت سشن سے چند ملزمان کو بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند چار چار سال قید سخت کی سزا دیگئی تھی۔ ملزمان کے اپیل ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگر قرار دیا گیا کہ جب ملزم کو بثبوت اصل جرم سپرد کیا گیا ہو اور شہادت ناکافی خیال کر کے زیر دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند سزایاب نہیں کیا جا سکتا ہے اور بجز اصل مرتکب جرم کے دیگر ملزمہ جس نے وجہ ثبوت جرم کو اس لئے چھپایا ہو۔ کہ اصل ملزم کو سزا جائز سے بچایا جائے بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہو سکتا ہے چنانچہ بمنظوری اپیل ملزمان حکم سزا جرم ۲۰۱ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۲۳۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۴۰۷ ۔ ۲۱ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۸۶ و کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۴۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۰۹

(۶) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند منجانب بھونت سنگھ و زوجہ اشر مسمات دیگا و دختر مسمات ہرپیاری سے وقوع میں آنا ظاہر کیا گیا تھا۔ مسمات ہرپیاری کے شوہر کو بوجہ رنجش مذکورہ نے مشورہ دے دیا تھا تفتیش پولیس میں امر سنگھ کے خلاف تکمیل کر کے چالان کیا گیا۔ اور مقدمہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سشن سپرد کیا گیا تھا۔ اور عدالت سشن سے ملزمان بری کئے گئے جس کا اپیل منجانب گورنمنٹ بذریعہ وکیٹ الہ آباد ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ محض نقش متنازل کا ایک جگہ سے دوسری جگہ کر دینا اور ایسا ہی نشانات کا جگہ جگہ سے مٹا دینا گو خاص متعلقہ شخص کی ملزمیت پر اثر ڈالتا ہے۔ لیکن ملزمیت جرم قتل عمد

کو سزا سے بچانے کے لئے غلط اطلاع دینا (۵) مُلزم کے خلاف نوعیت جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید دس سال کا ہونا

فرد قرار داد جرم

میں فلاں ڈسٹرکٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص مُلزم پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص مُلزم بتاریخ بایں وقت و تاریخ و مقام فلاں مُسمّی زید مقتول کی لعش جس کو بکر نے پستول سے قتل کیا تھا۔ جان بوجھ کر نعش مقتول و پستول آلۂ قتل کو فلاں جگہ تم نے چھپایا یا کہ وجہ ثبوت کو غائب کر کے مُسمّی بکر قاتل کو سزائے قانونی سے بچایا جاوے (یا غلط اطلاع مہتمم پولیس سٹیشن کو بغرض مذکور دی ہو جیسا کہ صورت واقع ہو درج کیجاوے) جسکو تم نے خود مہتمم پولیس کو بیان کر کے حسب نشاندہی برآمد کرایا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے (یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) اصل مُلزم بطور شریک جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ اس کتب دل حکم زد داری اصل مُلزم و شریک جرم کے برخلاف عائد نہ کیا جاوے گا۔ انڈین کیسز جلد ۳۲ صفحہ ۱۳۲ کلکتہ۔ کرمنل لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۱۶ء کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۳۳ - ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۶۶

(۲) اور اصل مُلزم کو سزا جائز سے بچانے کے لئے کسی بیگناہ شخص کو ملزم قرار دینے کی جھوٹی اطلاع مہتمم پولیس تھانہ کو دینا زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۰۳ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۷۵ - ۴۷۶ کلکتہ صفحہ ۴۲۷۔

(۳) مُسمّی گنیش کو مسمی عطر اچار کے مالک نے اپنے مکان کے اندر داخل کر کے لاٹھیوں سے ہلاک کیا تھا اور مُسمّی عطر اچار مالک خود کے اقرار پر اُس کے مار ڈالنے یا مارنے کا خوف دیکر اُس کی معرفت نعش مقتول کو باہر کھیت میں گروا دیا تھا۔ دوران تفتیش پولیس میں عطر کو بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مُلزم قرار دے کر چالان کیا گیا۔ اور ملزم عدالت سے بری ہوا تھا۔ اپیل گورنمنٹ ضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا کہ جہاں کسی شخص نے بخوف فوراً ہلاکت کسی نعش مقتول کو علیحدہ کیا ہو۔ وہ زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا نہیں ہے اور وہ دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند کے استفادہ کا مستحق ہے۔ اپیل گورنمنٹ نامنظور اور حکم برات

گو ان کا اصلی ارادہ اپنے آپ کو شک سے محفوظ کرنے کا ہو۔ اور جب کوئی شخص رات کو مقتول کے قریب سوتا ہو۔ اور صبح اس مقتول کی نعش اس جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دے تو قیاس کرنا چاہیئے کہ ان کا ارادہ اصل ملزمان کو سزا سے بچانے کا تھا۔ گو ان کا ارادہ اپنے بچاؤ کے لئے بھی ہو تو ملزم زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور جب ملزم پر الزام جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند لگایا جاوے اور ازانکا سب جرم میں اس نے حصہ لیا ہو اور اس نے شہادت بثوت کو غائب کیا ہو تو بجائے واقعات جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند میں سزا پائے ہوگا گو خلاف کا نہ طور سے الزام جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند نہ لگایا گیا ہو۔ چنانچہ ۲۶ کرمنل لا جرنل صفحہ ۶۷۶ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۵ و ۲ - الہ آباد صفحہ ۱۳، ۸۹ الہ آباد صفحہ ۲۵۲ و ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۰۷ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۳۷، کا حوالہ دیتے ہوئے نگرانی گورنمنٹ ایڈووکیٹ نامنظور ہو کر جملہ ملزمان جن کے اپیل بھی نہیں ہوئے تھے نامنظور کئے جا کر حکم سزا اسبرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قائم رہا اور جرم حبس دوام ہر دو ملزمان منتقل کیا گیا۔ کرنیل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۶ سنہ ۱۹۲۰ء اودھ چیف کورٹ ۸ - انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۸۸۶ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء اودھ صفحہ ۱۳ - ۶ - اودھ

(۱۰) جب ملزم اصل جرم سے سبکدوش کیا جاوے اور جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے واقعات برخلاف ملزم ثابت ہوں تو زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزا دی جائے گی۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۲ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء مدراس صفحہ ۸۷۰ ۱۹۳۰ء - مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۸۸۹ کرمنل جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۷۵ ۱۹۳۱ء پٹنہ ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۸۷۶ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۱۷۲ - ۲۱ پنجاب لا ٹائم صفحہ ۸۶ - ۱۳۲ - انڈین کیسز صفحہ ۱۷۶ - انڈیا رپورٹ پٹنہ صفحہ ۳۰۰ ۱۰ پٹنہ صفحہ ۱۸۰ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز

(۱۱) ایک مقدمہ میں مقتولہ کے شوہر پر جو الزام قتل لایا گیا تھا اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم کی غلط اطلاع دہی قتل ہتھم پولیس سٹیشن ہوا اور جھوٹی شہادت متعلق جرم قتل پر اس کو اصل جرم ۳۰۲ و ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند میں عدالت سشن سپرد کیا گیا تھا اور عدالت سشن سے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بری کیا جا کر زیر دفعہ ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات سزا یاب کیا تھا چنانچہ عدالت العلیہ ہائیکورٹ مدراس میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ کوئی قانون نہیں ہے کہ بڑے جرم کے مجرم کو زیر دفعہ ۲۰۱ لغایتہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کی سزا دہی کے مانع ہوئے

کو تبدیل کرکے جرم ۲۰۱ تعزیرات ہند کو قائم نہیں کرتا ہے۔ اس لئے بلحاظ واقفیت مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ثابت ہے بمنظوری اپیل مسماۃ ہرپیاری کو پھانسی کا حکم دیا گیا۔ اور دیگران کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیگئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۶۸ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۴۰۴-۴۰۶-الہ آباد صفحہ ۵۷-آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۱۴۷-۱۴۰-آل لاجرنل صفحہ ۹۵۸-۷ لاء رپورٹ آل کریمنل الہ آباد صفحہ ۱۵۶۔

(۷) کسی شریک جرم کی مجرمیت جبکہ شکوک اور عدم ثبوت ہو تو حکم سزا بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا اصدار حسب واقعات مثبتہ خلاف قانون نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۷۴ سنہ ۱۹۲۷ء سندھ جوڈیشل کمشنرز رپورٹ-۸ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۴۰۲-آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء سندھ صفحہ ۲۴۱-۲۱ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۲۰۶-۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۹۲۔

(۸) ایک مقدمہ میں مسمی د تا ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد دستش کیا گیا تھا عدالت سشن میں ملزم کو بعدم ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بری کیا جاکر ملزم کو بجرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف اپیل ملزم پیش ہوکر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جب ملزم پر اصل جرم ثابت نہ ہو۔ اور یہ امر ثابت ہو کہ ملزم نے وجہ ثبوت کو چھپانے کیلئے کسی نامعلوم ملزم کو سزا حمایۃ سے بچانیکا عمل کیا ہے گو فرد جرم میں مؤخر الذکر جرم کا چارج نہ لگایا گیا ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴۶، سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۶۸۲-آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۹۰۶-۱۰ لاہور صفحہ ۲۱۳-۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۰۲-آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۶۲

(۹) ایک مقدمہ قتل عمد میں مسمیان دیوی دیال اور شیونندن سنگھ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور اور اسی ایک تجویز میں موہر دو مذکورین ملزمان کے علاوہ صاگ رام و ماتا دین ہر چہار ملزمان بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند تین تین سال قید سخت کا حکم عدالت سشن سے صادر کیا گیا تھا اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ کی جانب سے مسمیان دیو دیال و شیونندن سنگھ کے لئے حکم سزا پھانسی و دیگران کے لئے ایتادی سزا کی نگرانی اودھ چیفکورٹ میں پیش ہوکر بعد سماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا کہ جب اشخاص جو قتل عمد سے تعلق رکھتے ہوں اور نقش مستول کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیں تو ان کا فعل وجہ ثبوت جرم کو غائب کرنا نہ ہوگا اور جو اشخاص اصل ملزم جرم کو سزا جایۃ سے بچانے کے لئے بالارادہ وجہ ثبوت جرم کو چھپائیں وہ زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہونگے

صحیح طور پر مستوجب سزا جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۵۱ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۵۲۔

(۱۵) ثبات جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے لئے کسی دوسرے شخص کا بجز قاتل کے واقعہ ثبوت کو غائب کرنے کی ہونی چاہیئے۔ اور محض یہ واقع کہ مقتول کی نعش کو جائے قتل سے دوسری جگہ کر دیا گیا تھا تکمیل جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۵۳۵ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۰۲۸

(۱۶) جب مقتول کی نعش دستیاب نہ ہو تو یہ کوئی وجہ معذرت مرتکب جرم کے لئے نہیں ہے اور جب اصل ملزم کے خلاف تکمیل نہ ہوا اور نعش مقتول کا بعد قتل ملزم کا چھپانا ثابت ہو تو زید دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا لیکن خودکشی کنندہ کی نعش کو چھپانا ذمہ داری جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند عاید نہیں کرتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۸۳ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۳۷۶۔

(۱۷) ملزم ساتھی کے قتل کی اطلاع مسمی علی بخش خسرائش نے مقتول کے بھائی حذیفہ کو جھوٹی اس لئے دی تھی کہ اصل مرتکب جرم سزا سے بچ جائے جسکو عدالت سشن سے بہ ثبوت جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند چار سال قید سخت کی سزا دیگئی تھی۔ جسکا اپیل سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اجزائے جرم دفعہ ۲۰۱ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اصل مرتکب جرم سزایاب ہوئے یا ملزم اصل مرتکب کو جانتا یا پہچانتا ہو اور یہ امر ثابت ہے کہ ملزم نے اصل قاتل کو سزائے قانونی سے بچانے کے لئے جھوٹی اطلاع دی ہے۔ اور ملزم کا یہ استدلال کرنا کہ اس نے بخوف ملزمیت خود مرتکب جرم اطلاع جھوٹی دی ہے۔ مجرمیت جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے لئے وجہ معذرت نہیں ہو سکتی ہے اور نہ بخوف پولیس اطلاع جھوٹی کا ہر قسم جرم کی دینا ذمہ داری جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کو روکتی ہے۔ اس لئے بنا منظوری اپیل ملزم جرم سزا قائم رکھا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۷۳ سنہ ۱۹۳۷ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۱۰۷۶

(۱۸) ایک مقدمہ جرم ہلاکت دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند میں ملزم جس نے اصل ملزم کو سزا جائیداد سے بچانے کے لئے وجہ ثبوت کو چھپایا تھا زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند عدالت سشن سے سزایاب ہوا تھا جس کا اپیل الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اصول انگلینڈ کے مطابق بعد ارتکاب جرم شریک جرم معاون سمجھا جاوے۔ قانون تعزیرات ہند سے متعلق نہیں ہے

اور ان جرائم میں عدالت کا عملدرآمد نہیں ہے کہ ایک ملزم ہر دو سنگین جرائم میں سزایاب کیا جاوے لیکن جبکہ بڑا اصلی جرم ثابت نہ ہو تو ملزم زیر دفعہ ۲۰۱ لغایۃ ۲۰۳ تعزیرات ہند سزایاب نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مثابت جرم دفعہ ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند کا اشتمال بیجا نہیں ہے اور نہ یہ کوئی بے ضابطگی و نامناسبت ہوگی جبکہ ملزم اصل جرم قتل میں مشتبہ و مشکوک ہووے وہ شخص زیر دفعہ ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند سزایاب نہ ہووے چنانچہ شوہر متوفیہ کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قید سخت بیاد سات سال کا حکم دیا گیا اور زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا کرمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۲۶۳ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۳۰

(۱۲) مقدمہ کرمنل لاجلد ۳۳ صفحہ ۵۸۰ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۱۱۶ کلکتہ ہائکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جب ملزم جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سے بری کیا جاوے تو زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند میں اثبات جرم پر سزا دیا جا سکتا ہے۔

(۱۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ میں تین ملزمان کے خلاف تحقیقات کیگئی تھی جن میں سے دو ملزمان بری کئے گئے اور مسمی نواب الدین جس نے مقتول سرکٹے کو دفن کیا تھا زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا تھا۔ اس حکم عدالت سشن کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ایک شخص جس نے بغیر سر کی نعش کے مقتول کو فوراً قتل کے بعد دفن کیا وہ جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا مرتکب ہے تاوقتیکہ وہ اپنے فعل سے اپنا بیگناہ ہونا ثابت نہ کرے اور حکم سزا کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ملزم جرم دفعہ ۲۰۱ اصل ملزم جرم سے واقف ہو۔ بنا منظوری اپیل ملزم حکم سزا قایم رہا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۸۴ سنہ ۱۹۳۳ء انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۲۶۹ - ۳۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۳۷ - ۸ انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۴۱۴ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۵۱۶ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۲ء صفحہ ۵۱۶

(۱۴) ایک قتل کے مقدمہ میں جس میں ارتکاب جرم کی وجہ تحریک موجود تھی اور مرتکب قتل تاریخ فعل کے بعد اپنا مسکن چھوڑ کر مفرور ہو گیا تھا اور گرفتاری پولیس پر بہ نشاندہی خود نعش مقتول کھیت خود سے برآمد کرایا تھا اور واقعات مقدمہ سے ثابت ہو رہا تھا کہ شریک جرم وعدہ حاصل کردہ ملزم نے مقتول کو قتل کیا تھا۔ اور ایسے حالات و واقعات مقدمہ موجود نہ تھے کہ ملزم شریک جرم یا معین جرم تھا۔ بلکہ وہ جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا ملزم تصور کیا گیا تھا۔ اس لئے ملزم

اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں جس بُرم کے واقعات کی اِطلاع دینا کسی شخص پر واجب ہے اس کا نہ دینا۔ ترک کرنا قابلِ سزا ہے۔ اور دفعہ ۱۷۶ و دفعہ ہذا امتیاز طلب ہیں۔ چنانچہ باصُول السداد جرائم۔ اِرتکاب جُرم یا ارادہ ارتکاب جُرم کی اِطلاع عدی جرائم مندرجہ دفعہ ۴۴ ضابطہ ہر شخص پر لازمی بیان کیگئی ہے اور خواہ وہ جُرم مندرجہ برٹش انڈیا یا برٹش انڈیا سے خارج واقع ہوا ہو۔ اور دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری میں خاص شخص مکھیا۔ پٹواری۔ چوکیدار۔ مالکان دخیل اراضی یا اس کا کارندہ وغیرہ وغیرہ مندرجہ خاص پر اطلاع عدی جرائم مندرجہ قریب تر مجسٹریٹ یا پولیس افسر کو مثل دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری لازمی قرار دیگئی ہے۔ اور اس دفعہ ۴۵ میں وہ صورتیں خاص اِطلاع عدی درج ہیں جو دفعہ ۴۴ ضابطہ میں نہیں ہیں مثلاً کسی ٹھگ یا سرقہ بالجبر کرنے والے یا قیدی فراری یا مجرم اشتہاری کے گاؤں میں آنے یا گاؤں سے کسی راستہ سے گذرنے کی بابت اطلاع عدی مندرجہ گان پر فرض ہے جو دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں وہ امور درج نہیں ہیں اور نہ ارادہ ارتکاب جُرم یا کسی اطلاع یا خبر مبنیہ دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کی عدم اطلاع عدی زیر دفعہ ۲۰۲ عاید ہوتی ہے۔ اِلّا حصہ دوم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند میں الفاظ اطلاع یا خبر اگر اِرتکاب جُرم سے متعلق ہو جزواً دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سے مشابہ ہیں۔ جو ہر دو صورت میں دفعہ ۱۷۶ و ۲۰۲ تعزیرات ہند کی سزا جو ماہیت و لازمہ مطابقیہ کھینچ تان سے کچھ فرق نہیں ہوتا ہے۔ اگر منطقیانہ دلایل سے ہی کام لینا ہے تو دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں عدم اِطلاع عدی ہی قابلِ سزا ہے لیکن چونکہ یہ درج نہیں ہے۔ کہ یہ ذمہ داری کس شخص کو اِطلاع دینے پر مبنی ہے جسکو اِطلاع دیجانے سے ذمہ داری قانونی سے سبکدوشی حاصل ہووے جیسا کہ تحت ج دفعہ ۲۰۳ درج کیا گیا ہے غور طلب ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) مُلزم کا اطلاع اِرتکاب جُرم دینا قانوناً فرض ہو (۲) مُلزم اِرتکاب جُرم کو جانتا یا باور کرتا ہو (۳) ملزم دانستہ اِرتکاب جُرم کی اِطلاع دینا ترک کرے۔

فرد قرارداد جُرم جہاں سرسری نمونہ۔ نہ ہو

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تُم فلاں شخص مُلزم پر حسب ذیل الزام جُرم قائم کرتا ہوں۔

تُم فلاں شخص مُلزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں

چونکہ مُلزم نے وجہ ثبوت کو چھپایا تاکہ اصل مُلزم سزا جائیہ سے بچ جائے۔ اِس لئے اپیل قابل منظوری نہیں ہے اور جو شخص ارتکاب جرم کرے اور پیروچہ شہادت وجہ ثبوت کو غائب کرے زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابلِ سزا نہیں ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۱۹۳ سنہ ۱۹۳۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۶۹

(۱۹) مُلزم نے ایک عورت کو قتل کرکے آلہ قتل و دھوتی خون آلودہ و نعش مقتولہ کو باہر نہر کے ریتہ میں دبا دیا تھا اور دوران تفتیش پولیس میں مُلزم نے کہا کہ اُس نے عورت کو قتل کیا ہے اور مُردہ نعش کو نہر کے ریتہ میں دبایا ہے جس نے نعش برآمد کرا دی تھی اور اپنے گھر سے آلہ قتل و دھوتی خون آلودہ جو چھپائے ہوئے رکھے تھے برآمد کرکے دیئے تھے۔ عدالت سشن نے مُلزم کو بجرم ۳۰۲ تعزیرات ہند جس دوام بعبور دریائے شور اور بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند وجہ ثبوت کو غائب کرنے کی پاداش میں پانچ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ میں اپیل مُلزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ مُلزم کا یہ اقرار کہ اس نے عورت کو قتل کیا اور مُردہ نعش کو نہر کے ریتہ میں چھپایا ہوا ہے آلہ قتل دھوتی خون آلودہ گھر سے پوشیدہ کی ہوئی اشیاء متعلقہ برآمد کرائی ہیں اور مُلزم کے خلاف تکمیل جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ثابت نہیں ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند میں حکم سزا پانچ سال قید سخت کا قائم رکھا جاکر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۷۷ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۹۰۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء

اگر جُرم کی خبر دینا واجب ہو وہ شخص اس خبر کو ترک کرے

دفعہ ۲۰۲۔ جو کوئی شخص یہ جانکر اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ کسی جُرم کا ارتکاب ہوا قصداً اُس جرم کی نسبت کوئی ایسی خبر دینی ترک کرے جس کا دینا قانوناً اُس پر واجب ہے تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی

ابتدائی ضابطہ

جُرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ ضروری ہے

ارتکاب جرم کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر بغیر کسی نیت یا ارادہ کے جھوٹی اطلاع دینا قابل سزا ہے خواہ وہ جرم برٹش انڈیا میں یا خارج از برٹش انڈیا میں دفعات مندرجہ تشریح تحت دفعہ ہذا میں سے کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔

دفعہ ہذا و مشابہ دفعات تعزیرات ہند

بدفعہ ہذا و دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند وہی امتیاز ہے جو دفعہ ۱۷۶ و دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں ہے اور جسکو تحت دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند بالتفصیل لکھا جا چکا ہے۔ دفعہ ہذا میں جب کسی جرم کا ارتکاب ہونا کسی شخص کو معلوم ہو۔ اور اس جرم کی صحیح اطلاع کے بجائے جھوٹی اطلاع جسکو جھوٹی جانتا یا باور کرتا ہو دے اس کو بدفعہ ہذا سزا دیجائیگی۔ لیکن دفعہ ہذا میں یہ امر درج نہیں ہے کہ اطلاع کس کو نہ دینا ذمہ داری عاید کرتا ہے گویا ایک شخص ذمہ دار عدم اطلاع دہی قانوناً قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جسکو اطلاع دینے سے سبکدوشی ہوتی ہے اس کا عہدہ یا نام بذیل درج نہیں ہوتا ہے۔ اس منطقی دلیل سے ذمہ داری نامکمل ہوجاتی ہے لیکن مفہوماً بلحاظ ترتیب قانونی معناً یہ تصور کیا جاوے کہ اطلاع سرکاری ملازم کو دیجانی مقصود ہے۔ اور الفاظ سرکاری ملازم جیسا کہ دفعہ ۱۷۶ و ۱۷۷ تعزیرات ہند و دفعات ۴۴۷ و ۴۵۹ ضابطہ فوجداری میں وضع کئے گئے ہیں سمجھ لئے جاویں کہ قانونی نقطۂ نظر سے سرکاری ملازم کے الفاظ بدفعہ ہذا متروک ہوجانے سے دفعہ ہذا قانوناً ناقص تصور کیجائیگی جیسا کہ زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری بجائے تعزیری دفعہ کے غیر موزون عبارت میں دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند بسلسلہ اندراج جرائم دفعہ ۴۳ و ۴۳ الف لکھی گئی ہے کہ اصل جرم کے حکم سزا میں بنظر حفظ امن آئندہ مجلکہ مہ ضامن میعادی ۳ سال عدالت مجوزہ کیسو کے جو غیر موزون ہے جسکے متعلق ہائیکورٹس یعنی انڈین لیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۹۴۵ و کریمینل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۱۱۵۹ و ۱۹۲۴ء و جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۶ میں اندراج دفعہ ۱۴۹ غیر موزونیت پر اعتراض کیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں تو الفاظ سرکاری ملازم اندراج طلب میں جو خود طلب ہے

اجزا قانونی بثبوت طلب

(۱) ارتکاب جرم قابل اطلاع کا وقوعہ میں آنا (۲) جرم منجملہ دفعہ ۴۴۷ ضابطہ کا ہونا (۳) ارتکاب جرم کا وقوع ملزم جانتا یا باور کرتا ہو (۴) دانستہ غلط جھوٹی اطلاع کا دینا (۵) ملزم کا اطلاع دینا قانونی فرض ہونا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ اعلیٰ تم مسمی ج پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

شخص کے قتل ہوجانے کی اطلاع قریب ترمجسٹریٹ یا پولیس افسر کو قانوناً تم اطلاع دینے کے پابند تھے جس کی تم نے دانستہ اطلاع نہیں دی ہے۔ اس لئے تم جرم قابل سزا دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ دوم کی سماعت کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت علاقہ میں ادا ہے۔

رولنگر آف ہائیکورٹس

زیر دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری جرائم کے ارتکاب کی اطلاع دہی قریب ترمجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو اشخاص پر قانوناً فرض قرار دیگئی ہے۔ جو شخص ارتکاب جرم مذکور کی اطلاع دہی دانستہ ترک کرے وہ زیر دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۲۰ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۵۸۲-۱۶ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۳۰

ارتکاب کئے ہوئے کسی جرم کی نسبت جھوٹ خبر دینا

دفعہ ۲۰۳ - جو کوئی شخص یہ جان کر یا یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس جرم کی نسبت کوئی خبر دے جس کا جھوٹ ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو تو اس شخص کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

تشریح دفعات ۲۰۱ و ۲۰۲ میں اور اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل داخل ہے۔ جسکا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا تو دفعات مرقوم الذیل یعنی دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ و ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۷۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ بغایت ۴۶۰ میں سے کسی دفعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔ اور اگر ملزم دفعہ ۲۰۳ سے بری ہوجاوے تو ممنشا دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری مکرر بند دفعہ ۱۷۷ قابل تحقیقات نہ ہوگا۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص عام اس سے کہ اس پر اطلاع دہی کسی جرم مندرجہ دفعہ مذکور لازمی نہ ہو

قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضیانامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح طلبی دستاویزات کے متعلق عدالت و پولیس کے لئے دفعات ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۱۶۵ ضابطہ میں درج ہیں۔ اور قانون شہادت کی دفعہ ۳۰ و ۱۳۱ و ۱۶۲ نیز دفعہ ۱۶۴ میں درج ہیں اور دفعہ ۱۷۵ تعزیرات ہند میں بھی دستاویز مطلوبہ کو سرکاری ملازم کے روبرو قصداً پیش نہ کرنا یا انکار کرنا قابل سزا قرار دیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں کسی دستاویز کا کسی کورٹ آف جسٹس کی کارروائی قانونی میں یا کسی سرکاری ملازم کی حیثیت منصبی میں مطلوب ہونا مخصص متعلقہ دستاویز جو قانوناً پیش کرنے پر مجبور ہو سکتا ہو وہ شخص دستاویز کو بطور وجہ ثبوت مستعمل ہونے سے قصداً روکنے کے لئے دستاویز کو چھپائے یا تلف کرے یا اس کے کسی جزو کو مٹا ڈالے یا کسی عمل سے اس کو ایسا کرے کہ دستاویز بیکار نہ ہو جائے۔ وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور دفعات ۴۷۴ و ۴۷۷ الف تعزیرات ہند میں جھوٹے حسابات یا نقصان رسانی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ دفعہ ہذا سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم دستاویز مطلوبہ کو قانوناً کورٹ آف جسٹس یا سرکاری ملزم کے روبرو پیش کرنے پر مجبور ہو (۲) ملزم دستاویز مطلوبہ کو بقبضہ ممن قصداً پیش ہونے سے روکے (۳) دستاویز بطور شہادت پیش ہونی مطلوب ہو جسکو ملزم جانتا ہو کہ ملزم دستاویز کو قابل استعمال شہادت کرنے کے لئے اس کو چھپانا یا تلف کرنا۔ جزواً یا کلیتاً یا کسی عمل سے ناقابل استعمال کرنا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں دستاویز مطلوبہ فلاں عدالت جسکو پیش کرنے کے لئے بطور ثبوت تم قانوناً مجبور تھے۔ اور تم نے عدالت میں بحالت صورت صحیح پیش کرنے کے اس کے الفاظ کو مٹا دیا ہے جس کی وجہ سے وہ دستاویز بطور وجہ ثبوت مستعمل ہونے کے قابل نہ رہی

تم منسی ج نے مورخہ یکم جولائی کو جرم ۳۹۲ تعزیرات ہند جو تمہارے دیہہ میں تاریخ فلاں وقوع میں آیا تھا تم نے ارتکاب جرم سے واقف ہوتے ہوئے تھانہ پولیس سٹیشن سنوانہ کو جھوٹی اطلاع دی جس کی وجہ سے تم جرم دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ جرم مذکور میں تمہاری تجویز عدالت مذکور میں عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کی تفتیش میں منسی باگا ایک شخص نے اپنے بیان میں جھوٹی اطلاع ارتکاب قتل کے متعلق تحریر کرائی تھی۔ جسکو عدالت مجسٹریٹ مجاز سے بدفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند سزا دیجئی تھی۔ باقاعدہ اپیل پر اپر برما جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند اس وقت لگائی جاتی ہے جبکہ اطلاع دانستہ ارتکاب جرم کی جھوٹی دیجاوے۔ لیکن جھوٹ بیان متعلق اطلاع جرم بدوران تفتیش تحریر کرانے سے دفعہ ۲۰۳ عاید نہیں ہوتی ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۰ سنہ ۱۹۲۰ء اپر برما۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۹۴۰ سنہ ۱۹۲۰ء ۳۔ اپر برما رپورٹ صفحہ ۲۰۴

وجہ ثبوت کے طور پر کسی دستاویز کا پیش کیا جانا روک دینے کے لئے اُسے ضائع کرنا

دفعہ ۲۰۴۔ جو کوئی شخص کسی ایسی دستاویز کو چھپائے یا تلف کرڈالے جسکو وہ کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں یا کسی کارروائی میں جو قانون کے مطابق کسی سرکاری ملازم کے روبرو اُسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے ہو رہی ہو ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے لئے قانوناً مجبور ہو سکے یا اُس تمام دستاویز یا اُس کے کسی جزو کو مٹا ڈالے یا ایسا کردے کہ پڑھی نہ جائے اِس نیت سے کہ اس کورٹ یا اس سرکاری ملازم مذکور الصدر کے حضور میں اُس دستاویز کا وجہ ثبوت کے طور پر پیش ہونا یا کام میں آنا روک دے یا بعد اس کے کہ اُس کو بغرض مذکور اُس دستاویز کے پیش کرنے کے لئے قانون کی رو سے حکم یا ہدایت ہو چکی ہو۔ افعال مذکورہ میں سے کسی فعل کا مرتکب ہو تو اُس شخص کو دونوں

شخص بن کر اس وضع ادعائی کی حالت میں کوئی اقرار یا بیان کرے یا کوئی اقبال دعوے داخل کرے یا کوئی تحکمنامہ جاری کرائے یا حاضر ضامن ہو جائے یا دیوانی یا فوجداری کے کسی مقدمہ میں کوئی اور امر کرے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل عدالت سشن یا پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور کوئی نالش بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری باصورت باب ۳۵ دفعات ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری رجوع نہ ہو سکیگی

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص مشہور یا فرضی شخص کی وضع اختیار کرکے کوئی اقرار یا بیان کرنا یا اس جھوٹ موٹ اختیار کردہ صورت میں کوئی اقبال دعوے داخل کرنا یا حکمنامہ جاری کرانا یا حاضر ضامن یا مال ضامن ہو جانا یا کسی مقدمہ دیوانی یا فوجداری میں بصورت مذکور کوئی اور عمل کرنا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ خواہ اختیار کردہ صورت اس شخص کی رضامندی سے عمل میں لائی گئی ہو۔ جس کی جھوٹی صورت بنائی گئی ہو اور بہر کیف اس وضع ادعائی سے مقصد صورت حسب معنی دفعہ ۲۴ تعزیرات ہند نتیجہ بد دیا ستی برآمد ہوگا اور ہر چہ قسم اختیار کردہ صورت بناوٹی میں بعض افعال عمل میں لانا تعزیری جرم قرار دیا گیا ہے چنانچہ زیر دفعہ ۱۴۰ فوج بحری یا بری یا ہوائی کی کسی سپاہی کا لباس یا نشان لئے پھرنا یا پہننا زیر دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند میں جھوٹ موٹ سرکاری ملازم بننا اور ۱۷۱ میں کوئی خاص لباس یا نشان سرکاری ملازم کے کسی طبقہ کا پہننا یا لئے پھرنا۔ اور زیر دفعہ ۲۲۹ اپیل جیوری یا اسیسر بننا اور بدفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند وضع ادعائی سے دوسرا شخص بن کر دغا کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور ہر ایک صورت جرم بالکل قانونی ایک دوسری صورت سے ممیز ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا مقدمہ دیوانی یا فوجداری میں جھوٹا شخص بننا (۲) ملزم کا اختیار کردہ صورت میں کوئی اقرار یا بیان کرنا یا اقبال دعوے داخل کرنا۔ یا حاضر ضامن یا مال ضامن ہونا۔ یا کوئی

جس میں تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

ایک مقدمہ میں مستغیث نے ملزم کے خلاف اس کے دانستہ ایک معاہدہ ایک حکم منقسمہ دو دستاویز کے ضائع کر دینے کا الزام جرم دفعہ ۴۷۷ تعزیرات ہند لگایا گیا تھا۔ جو زیر دفعہ ۲۰۴ ضابطہ فوجداری ڈسمس کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ اگر استغاثہ مستغیث سچا بھی ہوتا ہم جرم دفعہ ۴۷۷ تعزیرات ہند نہیں ہے کیونکہ دستاویزات ضائع کردہ کفالت المال نہیں تھیں۔ چنانچہ با قاعدہ درخواست پر کاتا ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ مجسٹریٹ نے استغاثہ کے متعلق کافی تحقیقات نہیں کی ہے۔ اور مجسٹریٹ کو دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند پر غور کرنا چاہیئے جیسا کہ استغاثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور مقدمہ اس قابل ہے کہ آئندہ دیگر مجسٹریٹ پر یہ ڈیوٹی تحقیقات کرے کہ اس نے جس نے پہلے حکم دیا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۵۰ صفحہ ۱۶۷ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۳۹۱ - ۳۸ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۵۸۔

(۲) ایک مقدمہ میں کورٹ آف وارڈز نے کاغذات حسابات پیش کرنیکا حکم فریق استغاثہ کو لکھ کر بھیجا تھا اس شخص نے طلبیدہ دستاویزات دانستہ پیش نہ کیں جس پر اس کے خلاف بجرم دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کے حکم کے خلاف ملزم نے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں درخواست قاعدہ پیش کی تھی اور عذر کیا تھا کہ دستاویز مطلوبہ نیک نیتی سے لاعلم رہ کر وہ پیش نہیں کر سکا تھا۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ کاغذات حسابات کو ملزم نے دانستہ پیش نہیں کیا ہے اور کسی دستاویز کے پیش کرنے سے محض انکار کرنا جرم دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند نہیں ہے تاوقتیکہ دانستہ دستاویز کو مخفی رکھ کر پیش نہ کیا جاوے۔ اور ذاتی لاعلمی سے بہ نیک نیتی کسی دستاویز طلبیدہ کا پیش نہ کرنا بھی جرم نہیں ہے۔ جو مقدمہ کے مناسب حال نہیں ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کیگئی اور حکم سزا قایم رہا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۷۵۔ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۳۸۱ سنہ ۱۹۳۹ء

دفعہ ۲۰۵۔ جو کوئی شخص جھوٹ موٹ کوئی اور شخص بننا کسی مقدمے یا استغاثے میں کسی امر یا عملدرآمد کی غرض سے جھوٹ موٹ کوئی

کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہے کہ اس کے صادر ہونے کا احتمال ہے وہ مال یا استحقاق جو اُس مال میں ہے۔ ضبطی یا عوض جرمانہ میں یا اس ڈگری یا حکم کی تعمیل میں جو دیوانی کے کسی مقدمے میں جو کسی کورٹ آف جسٹس نے جاری کی ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے جاری ہونے کا احتمال ہے۔ لیا نہ جائے تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و نا قابلِ راضینامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ یا مجسٹریٹ اوّل یا دوم ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری امر جاع نالش کے لئے ضروری ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا فریب سے کسی مال یا استحقاق کو اس لئے دور کرنا یا چھپانا یا منتقل کرنا یا حوالہ کرنا تاکہ وہ مال یا استحقاق کسی حاکم مجاز کے حکم کے مطابق لیا نہ جاوے قابلِ سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اسی مقصد تحفظ مال و استحقاق کے لئے دیگر دفعات تعزیری وضع کیگئی ہیں۔ چنانچہ دفعات ۲۱۰ و ۴۲۱ لغایت ۴۲۴ و ۲۰۷ و ۲۰۸ تعزیرات ہند میں شابہ صورتہائے قانونی حسب ذیل ہیں۔

زیر دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند غیر واجب روپیہ یا مال یا استحقاق کے حصول کے لئے فریب سے ڈگری یا حکم حاصل کرنا وغیرہ مستوجب سزا میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔

اور دفعہ ۴۲۱ تعزیرات ہند قرضخواہوں میں تقسیم کے روکنے کے لئے بد دیانتی یا فریب سے مال کو دور کرنا یا چھپانا قابل سزا قید میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔

اور زیر دفعہ ۴۲۲ تعزیرات ہند الفاظ مندرجہ زیر دفعہ ۴۲۱ تعزیرات ہند بغیر لینے کافی عوض کے کسی مال کا بد دیانتی یا فریب سے دور کرنا یا چھپانا یا کسی شخص کے حوالہ کرنا یا منتقل کرنا یا کرانا "متروک کئے گئے ہیں۔ اور بدفعہ ہذا کسی قرضہ یا مطالبہ خود یا کسی دوسرے شخص کے واجب الوصول کو قانون کے موافق میسر ہونے سے بد دیانتی یا فریب سے

اور فصل کرنا۔

فرد قرار داد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قایم کرتا ہوں

تُم فلاں شخص ملزم بایں وتاریخ فلاں عدالت میں مُسمّی فلاں ملزم کے بنام فلاں مشہور شاہوکار کے نام سے بقدر دو ہزار روپیہ کے مال ضامن ہوئے ہو۔ حالانکہ وہ شاہوکار جس کا نام تُم نے اپنا ہونا ظاہر کر کے جھوٹا عدالت کو اطمینان دلایا ہے۔ فوت ہو چکا ہے (یا جو صورت حسب معنی دفعہ ہذا مُلزم اختیار کرے درج کیجایا کرے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۵ تعزیرات سنہ ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجُرم بذکورہ بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگر آف ہائیکورٹس

مسمی قطب الدین ملازم ایک شخص نے اپنے آقا کے نام کے نوٹس عدالت کو وصول کر کے اطلاع یابی کر دی تھی جس کے خلاف جرم زیر دفعہ ۲۰۵ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول میں دو سال قید اور ایک صد روپیہ جرمانہ و عدم ادائے جُرمانہ چھ ماہ قید سخت کا حُکم دیا گیا تھا۔ جو عدالت سشن سے حُکم سزا قایم رہا جس کا اپیل ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب ملازم نے اپنے آقا کے نام کے حکمنامہ مصدرہ عدالت دیوانی پر اپنے مالک کے نام کا اطلاعنامہ پانا لکھ کر اطلاعیابی کی اور حسب دفعہ ۱۵۸ ب ایکٹ کرایہ داران بنگال اطلاعنامہ تھا تو بطریق واقعات حسب معنی دفعہ ۲۰۵ تعزیرات ہند دوسرا شخص جھوٹا بنایا نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حُکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۱۶ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۵۲

ضبطی کے طور پر یا ڈگری کی تعمیل میں کسی مال کا فرق کیا جانا روکنے کے لئے اُسے فریب کی رُو سے دُور کرنا یا چھُپانا

دفعہ ۲۰۶ - جو کوئی شخص فریب سے کسی مال کو یا کسی استحقاق کو جو اس مال میں ہو اِس نیت سے دور کرے یا چھُپائے یا کسی کے نام پر منتقل کر دے یا کسی شخص کے حوالہ کر دے کہ اس حُکم کے مطابق جو کسی کورٹ آف جسٹس، ما

حکم ضبطی (یا جرمانہ یا ڈگری یا حکم کی تعمیل میں لیا نہ جائے جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے)
تاکہ فلاں مقدمہ اجرائے ڈگری فلاں میں لیا نہ جاوے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات
ہند ہوئے ہو۔ جو جرم مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اِس لئے میں حکم
دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں یہ تعمیل حکم عدالت مقررہ مدعا علیہ زمیندار کی فصل کے خود فرق کرکے
اُسی مدعا علیہ کی سپردگی میں حسب ضابطہ تعمیل کنندہ سرکاری ملازم نے کر دئے تھے۔
لیکن دوسرے وقت پر جبکہ اُن کا دعوٰی کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مدعا علیہ نے اُس میں سے
متروکہ خرد و فروخت کر دیئے تھے جس پر مدعا علیہ کے خلاف بجرم دفعہ ۴۰۳ و ۴۰۶ و ۱۰۹
تعزیرات ہند قائم کیا جاکر عدالت سے جرم دفعہ ۴۰۶ و ۱۰۹ تعزیرات ہند
عائد کیا گیا۔ اور ملزم کیجانب سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ ارجاع استغاثہ بمنشاء
دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری درست نہیں ہوا ہے۔ اِس لئے کارروائی کالعدم کیجائے۔
چنانچہ ہائی کورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۰۶ تعزیرات
ہند باہم مختلف ہیں اور ہر دو دفعات میں ارادہ امتیازیہ ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۰۶
تعزیرات ہند منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ضروری نہیں ہے۔ کرسنیل لاجرنل
جلد ۳۸ صفحہ ۲۷۲ سنہ ۱۹۳۷ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۷۳۱۔

(۲) ایک شخص نے دو نابالغان کے گارڈین پر فصل ایستادہ کی قرقی کے لئے عدالت دیوانی
سے ڈگری حاصل کرکے سرکاری ملازم امین مقرر کیا تھا اور قبل از امین کے پہنچنے کے محافظ
نابالغان و دو دیگر اجارہ داران نے فصل کو درو کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور امین کے روکنے
پر انکار کرکے فصل درو کرتے رہے تھے جن کے خلاف بجرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند استغاثہ
ہوا تھا اور استغاثہ کے گواہان کی شہادت قلمبند ہونے اور موقع مکرر جرح پر ملزم نے
اعتراض کیا کہ عدالت کو جرم کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ اور واقعات تصور کردہ پر
جرم ۲۰۶ تعزیرات ہند ہے۔ اِس پر سب مجسٹریٹ نے یہ لکھ کر کہ فصل فرق ہو کر برضامندی
کیجانے کے بعد ملزم نے جرم کیا ہے جس کی نگرانی مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ
رولنگز ۱۹۳۶ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۵ و ۱۶۲ انڈین کیسز صفحہ ۴۲۵۔ آل انڈیا رپورٹر

روکنا مستوجب سزا قید دو سال تک ٹھہرایا گیا ہے۔

اور زیر دفعہ ۴۲۳ تعزیرات ہند کسی مال یا استحقاق کو ایسے وثیقہ کی بددیانتی یا فریب سے تکمیل کرانا۔ جس میں جھوٹ بیان بغرض استفادہ اشخاص متعلقہ مندرج ہو لائق سزا قید میعادی دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔

اور زیر دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند اپنے یا کسی دوسرے شخص کے مال کو بددیانتی یا فریب سے دور کرنا یا چھپانا یا اس میں مدد کرنا یا کسی استحقاق یا مطالبے یا دعوے کی نسبت بدنیتی سے دست بردار ہونا قابل سزائے قید دو برس قرار دیا گیا ہے۔

اور زیر دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند غیر واجب مال یا استحقاق کو فریبانہ قبول کرنا یا بہ تحویل لینا یا اس کا دعوے کرنا کہ وہ مال یا استحقاق عدالت یا حاکم مجاز کے حکم کی تعمیل میں لیا نہ جائے وہ شخص سزائے قید میعادی دو برس تک کا قرار دیا گیا ہے۔

اور زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند کسی غیر واجب روپیہ یا مال یا استحقاق خود میں دانستہ فریباً اپنے اوپر ڈگری جاری ہونے دینا مستوجب سزا قید دو برس تک ہو سکے گا۔

اور دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند لفظ بددیانتی کی نفی ہے۔ اور محض لفظ فریب سے بقول سر جیمس سٹیفن دھوکا۔ یا نیت دھوکا یا اخفا کرنا داخل ہے۔

اگرچہ دفعات مندرجہ صدر باہم مشابہ ہیں لیکن تاہم بلحاظ الفاظ قانونی مستعملہ جس مقصد کی تکمیل کے لئے وضع کیگئی ہیں اس کو امتیازیہ طور پر پورا کرتی ہیں۔

اجزا قانونی بثبوت طلب

(۱) ملزم کا اپنے قرضخواہان یا حاکم مجاز مندرجہ دفعہ مذکور کے حکم کے مطابق کسی مال یا استحقاق کو ادا نہ کرنے کے لئے فریب سے دانستہ دور کرنا یا چھپانا یا حوالہ کرنا (۲) یا اس مال یا استحقاق کو اس لئے حسب معنی دفعہ مذکور عاید کوے کہ کسی حاکم مجاز کے حکم کی تعمیل میں ضبطی یا جرمانہ یا ڈگری کے مطابق لیا نہ جاوے۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں اپنا فلاں فلاں مال مسمی فلاں شخص کے پاس اس لئے دانستہ فریباً چھپایا (یا دانستہ فریباً دور کیا یا کسی کے حوالہ یا منتقل کیا تاکہ حاکم مجاز کے

حق کی نسبت جو اس مال میں ہے۔ کوئی مغالطہ عمل میں لانے اس فریب کی نیت سے کہ اس کے سبب سے وہ مال یا استحقاق جو اُس مال میں ہے ایسے حکم کے مطابق جو کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے صادر ہونے کا احتمال ہے ضبطی یا عیوض جرمانہ میں یا کسی ایسی ڈگری یا حکم کی تعمیل میں جو کسی کورٹ آف جسٹس کی جانب سے دیوانی کے کسی مقدمہ میں جاری ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے جاری ہونے کا احتمال ہے لیا نہ جائے تو شخص مذکور کو دو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم سے۔ اور بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی نالش جو رع نہ کی جائے گی۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی مال یا استحقاق کو جو حسب دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند فریباً اس نیت سے کسی شخص کے حوالہ کرنا یا چھپانا یا منتقل وغیرہ کرنا تاکہ وہ کسی حق حاکم مجاز سے ضبطی یا جرمانہ یا ڈگری وغیرہ میں لیا نہ جائے۔ اس مال کو فریباً قبول کرے یا بہ تحویل لے یا بغیر واجبی دعوے کے دعوے کرے تاکہ وہ کسی حاکم مجاز کے حکم سے ضبط جرمانہ یا کسی ڈگری یا حکم میں لیا نہ جائے تو وہ شخص بطور الفعالی شریک جرم یا معین یا اصل جرم زیر دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند کا متصور ہو کر زیر دفعہ ہذا مستوجب سزائے قید دو برس تک کا ہوگا۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا فریباً کسی مال یا استحقاق میں اپنا کر کا حق واجبی نہ جانتے ہوئے اس کا حصو

۱۹۳۶ء مدراس صفحہ ۴۷۱ سنہ ۱۹۳۶ء کرمنل کیسز صفحہ ۶۲۲ - کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۲۷ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۰۳ - ۸ رولنگ مدراس صفحہ ۹۹۷ قرار دیا کہ لفظ فریب مستعملہ دفعہ ہذا مساوی لفظ دفعہ ۴۲۷ تعزیرات ہند مستعملہ بدیں نہیں ہے - اور دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند اسی قسم کے مقدمات سے متعلق ہے کہ جو دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند سے متعلق ہے - اڈمنسٹر سر جیمس سٹیفن نے بعنوان مقدمہ دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند تحریر کیا ہے کہ جب کبھی لفظ فریب یا بنیت فریب یا فریب سے بھی جرم میں واقع ہوں تو کم از کم دو چیزوں ارتکاب جرم کے لئے ضروری ہیں - اول فریب کیا یا نیت فریب کی اور بعض صورتوں میں اخفا ہونا جو واقعات و حالات مقدمہ میں کوئی صورت ہو ضروری نہیں ہے - اور ملزمان نے جو عمل کیا ہے وہ بد دیانتی سے فصل کو درو کیا ہے - اور جو واقعات سب مجسٹریٹ نے لکھے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں - اس لئے بصحت اس کو عمل کرنا چاہیئے - مگر اپیل نامنظور کیگئی - کرمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۱۷ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۱۴۴ سنہ ۱۹۳۸ء

(۱) ایک زمیندار کی فصل بحکم عدالت دیوانی قرق کی گئی تھی - زمیندار نے بعد تعمیل حکم قرقی چند روز بعد فصل متروحہ کو درو کر کے اکٹھا کیا تھا کہ اس کے خلاف بجرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند کارروائی کیجا کر اس کو عدالت ہجاز سے حکم سزا دیا گیا تھا - اور اپیل ضابطہ پر مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض فصل کو درو کر کے اکٹھا کر لینا جزاء قانونی جرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند کو پورا نہیں کرتا ہے - ملزم نے بالارادہ فصل کو فریبانہ چھپایا ہے اور نہ کسی کے حوالہ یا منتقل کیا ہے - اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا ہے کرمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۳۱۲ مدراس سنہ ۱۹۳۹ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۹۸۰ سنہ ۱۹۳۹ء

ضبطی کے طور پر یا ڈگری کی تعمیل میں کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کیلئے فریب کی رو سے اس کا دعوے کرنا

دفعہ ۲۰۷ - جو کوئی شخص کسی مال کو یا کسی استحقاق کو جو اس مال میں ہو فریب سے قبول کرے یا اپنی تحویل میں لے یا اس کا دعوے کرے یہ جان کر کہ اس مال یا استحقاق میں اس کا کچھ حق یا واجبی دعوے نہیں ہے - یا کسی مال یا اس استحقاق کے کسی

تمثیل

زید بکر پر دعوے کرے اور بکر یہ جان کر کہ مجھ پر زید کی ڈگری پا جانے کا احتمال ہے۔ خالد کے دعوے میں جسکا اُس پر کچھ واجبی دعوے نہیں ہے اس غرض سے اپنے اوپر فریب سے زیادہ تعداد کی نسبت فیصلہ صادر ہونے دے کہ خالد اپنے لئے خواہ بکر کے لئے بکر کے مال کے زر نیلام میں سے جو زید کی ڈگری کی رو سے نیلام ہو حصہ پائے تو بکر نے اس دفعہ کی رو سے جرم کا ارتکاب کیا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے اور بغیر منظوری کارروائی تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی مقدمہ قائم نہ کیا جائے گا۔ اور نہ بجز باب ۳۵ ضابطہ بدفعات ۴۷۶ یا ۴۷۸ ضابطہ فوجداری زیر کسی اور دفعہ کے عمل کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا دو دفعات سابق دفعہ ۲۰۶ و ۲۰۷ تعزیرات ہند میں جاری مستحقین و جاری احکامات حاکمان مجاز کے مطالبات اجرائے نہ ہونے دینے کے لئے فریبانہ عمل سے ان کے قانونی مطالبات کو روکا جاتا ہے۔ اس لئے ان دفعات کے وضع کرنے کی غایت یہ ہے کہ ہر قسم فریبانہ عمل جس سے جاری دعویداران اور جائز احکام تعمیل طلب میں کوئی روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ ان امور کا سدباب کیا جائے۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں جو شخص غیر واجب روپے یا واجب الادا روپیہ سے زاید اپنے روبرو فریباً ڈگری یا حکم کا اجرا ہونے دے تاکہ دیگر مستحقین محروم رہ جائیں قابل سزائے قید میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا غیر واجب روپے یا واجب سے زاید روپیہ کی اپنے اوپر ڈگری جاری کرانا (۲) ملزم کا کسی مال یا استحقاق خود میں کسی غیر مستحق شخص سے حکم حاکم مجاز اجرائے کرانا (۳) ملزم کا فعل بصراحت صدر فریب سے کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل

یا تحویل میں لینا یا اس کا دعوے کرنا (۲) ملزم کا ارادۃً اس مال یا استحقاق کو ضبطی یا جرمانہ یا ڈگری حاکم مجاز کے نفاذ کو روکنا (۳) ملزم کا اس مال یا استحقاق کی نسبت جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا کہ وہ حاکم مجاز کے حکم سے ضبط یا جرمانہ یا ڈگری تعمیل طلب ہونا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص کے ملکیت مال فلاں فلاں اشیاء کو معرفت فلاں وسایل یہ تحویل خود لیا (یا قبول کیا یا دعوے فلاں وجہ سے کیا۔ جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) یہ جانتے ہوئے کہ تمہارا اس مال لینے (یا دعوے کرنے کا) کوئی واجبی حق نہ تھا۔ تاکہ وہ مال فلاں احرائے ڈگری میں قرق نہ ہووے (یا ضبطی یا جرمانہ یا فلاں حکم حاکم مجاز میں جس سے تم لاعلم نہ تھے لیا نہ جاوے جیسا کہ صورت ہو درج ہو) اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذبور میں عمل میں آوے۔

غیر واجب روپیہ کے لئے فریب سے ڈگری جاری ہونے دینا

دفعہ ۲۰۸ - جو کوئی شخص کسی شخص کے دعوے میں ایسے روپے کے لئے جو واجب الادا نہ ہو۔ یا اس روپیہ سے جو اس شخص کا واجب الادا ہے زاید ہو یا کسی مال یا استحقاق کے لئے جو اس مال میں ہو۔ جس کا وہ شخص مستحق نہ ہو فریب سے اپنے اوپر ڈگری یا حکم جاری کرائے یا جاری ہونے دے یا کسی ڈگری یا حکم کو اس کی تعمیل ہو چکنے کے بعد اپنے اوپر یا کسی ایسی شے کے لئے جس کی نسبت اس کی تعمیل ہو چکی ہو۔ فریب سے جاری کرائے یا جاری ہونے دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جُرم قابل صفانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابلِ تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔
اور بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری یا حسب منشاء باب ۳۵ دفعات ۴۷۶ یا ۴۷۷ وغیرہ کوئی نالش اجرائے نہ ہوگی۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا حسب معنی دفعہ ۲۴ یا ۲۵ تعزیرات ہند بد دیانتی سے یا فریب سے کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے کی نیت کر کے دانستہ کوئی جھوٹا دعوے حسب معنی دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند کورٹ آف جسٹس میں کرنا سزائے قید میعادی دو برس تک کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے
اور دفعات ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند دفعہ ۱۸۲ سے ممیز ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں بغیر الفاظ بد دیانتی یا فریب ہے کے سرکاری ملازم کو جھوٹی خبر دے کر اس کے اختیارات جائز کا ناجائز استعمال کرائے کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے میں نافذ کرائے یا کوئی ایسا امر کرائے یا ترک کرائے جسکو بصورت سچا معلوم ہونے کے نہ کرتا اور نیز دفعہ ۱۸۲ میں الفاظ سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند و الفاظ جھوٹی اطلاع کے ہیں۔ اور دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند میں جھوٹا دعوے کے الفاظ بکورٹ آف جسٹس حسب معنی دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند ہیں۔ اور دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں جھوٹا الزام کارروائی فوجداری میں (Felony Charge) کسی جرم کے ارتکاب کی نسبت نقصان پہنچانے کی نیت سے لگانا یا اس کارروائی فوجداری میں ایسا جھوٹا الزام جرم کا لگانا جس کی پاداش میں سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سات برس یا زیادہ میعاد کی قید مقرر ہے۔ جن ہر سہ دفعات میں بین امتیازیہ تفریق ہے۔ جو محتاج مزید صراحت نہیں ہے۔ اور امتیازیہ تفریق بدفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ و دفعہ ہذا تحت دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بالتوضیح کیجا کر تا بیدر و لنگر بائیکورٹس حوالہ کئے گئے ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا جھوٹا دعوے دانستہ بہ کورٹ آف جسٹس کرنا (۲) ملزم کا کسی شخص کو بقصد فریب یا بد دیانتی سے نقصان یا رنج پہونچانے کے لئے کرنا ہوں

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا

قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ ومقام فلاں بعدالت فلاں اصل رقم یکصد روپیہ سے زیادہ مبلغ دوصد روپیہ کا جھوٹا دعوے برخلاف مسمی فلاں دایر کرکے فریباً ڈگری حاصل کی ہے (یا حسب مضمون الفاظ دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند جیسی صورت واقع ہو درج کیجاوے) جس میں تم جرم دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مرتوب عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

سلسلہ لیت دیت ایک رقم قرضہ کے مسمی زمان علی نے مسمی لادہا شاہ کو اراضی رہن کر دی تھی اور بھول زر ڈگری رقم قرضہ میں مسمی زمان علی مرہن کو بذریعہ عدالت نوٹس پہنچایا گیا کہ بعدم ادائے ڈگری کیوں اس کو گرفتار نہ کیا جاکر کارروائی ضابطہ اختیار کیجاوے۔ جس پر مسمی زمان علی نے بعدالت فوجداری مجسٹریٹ درجہ اول زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند برخلاف لادہا شاہ نالش کرکے اور وارنٹ کا اجرا کرایا تھا۔ جس پر لادہا شاہ نے ایک درخواست بعدالت مجسٹریٹ مذکور کی کہ تا فیصلہ مقدمہ دیوانی فوجداری کارروائی ملتوی کردیجاوے جو عدالت سشن تک نامنظور ہونے پر عدالت ہائیکورٹ میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ فریقین مقدمہ کو عدالت فوجداری میں جانے کی کبھی جرات نہ کرنی چاہیئے۔ جبکہ امر تنقیحی فیصلہ طلب متعلق عدالت دیوانی ہووے اور عدالت دیوانی سے فیصلہ پا سکتا ہو۔ چنانچہ بحوالہ ۵۷ پنجاب لا رپورٹ ۱۹۱۱ و ۱۲ کرمنل لاجرنل صفحہ ۵۰ حکم اجرائے وارنٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۷ لاہور ۱۹۲۵ء و انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۳۵۱ لاہور

کورٹ میں بددیانتی سے دعوی جھوٹ کرنا

دفعہ ۲۰۹ ۔ جو کوئی شخص فریب سے یا بددیانتی سے یا کسی شخص کو نقصان پہنچانے یا رنج دینے کی نیت سے کسی کورٹ آف جسٹس میں کچھ دعوے کرے جسکا جھوٹا ہونا وہ جانتا ہو تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

درمستغیث و دیگر معاونین نے درخواست فاعدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کی جس نے منظوری اجرائے
کارروائی دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری کرنیکا حکم دیا تھا جس حکم کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش
ہوکر بحوالہ رولنگز ہائیکورٹ کہ جبکہ دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری کا اصل ہائیکورٹ میں نہیں
ہو سکتا ہے سماعت ہوکر قرار دیا گیا کہ نالش بدفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند غیر واجب پر ہے کیلئے ڈگری حاصل کرنا ہے اور
بدفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند بھی اس اصول کے مطابق ہے اور جبکہ عدالت اپیل زیر دفعہ ۴۷۰ ضابطہ
فوجداری نالش کرنے پر راضی رکھ دے تو آمیدہ ہائی کورٹ میں اس کا کوئی اپیل نہ ہوگا۔ کلکتہ جلد ۱
صفحہ ۳۰۷ اور علطی عنوان سے کارروائی ضابطہ کالعدم نہیں ہوجاتی ہے اپیل ڈسمس کیا گیا۔
کرمنیل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۶۷ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۶۴۔

(۴) ایک مقدمہ دیوانی میں عدالت منصف سے مدعی مقدمہ پر جرم دفعہ ۲۰۹ و گواہان سے اختلاف
پر جرم دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند حسب قاعدہ منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عدالت کیا گیا تھا۔ اور عملی طریق
دفعہ ۴۷۰ ضابطہ فوجداری اختیار کیا تھا جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں منجانب ملزمان پیش ہوکر
قرار دیا گیا کہ اجرائے نالش زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری لشمول دفعہ ۴۰۶ ضابطہ یہ امر ظاہر ہونا چاہیے
کہ کس صورت واقع میں ارتکاب جرم کیا گیا ہے۔ اور یہ امر کافی نہیں ہے کہ مدعی فقط بار ثبوت مقدمہ
کہ اثبات سے ناکامیاب رہا ہے اور نہ یہ امر کافی ہے کہ جو گواہان مدعی نے تائید دعوے خود پیش کیے
ہیں ان میں اختلافات تھے یا غیر اغلبیت کی وجہ سے عدالت نے اس شہادت کو معتبر نہ سمجھ کر
دعوے کو جھوٹا سمجھا ہے۔ اس جرم کی بناء یہ ہے کہ مدعی نے دعوے جھوٹا کیا ہو۔ اور امر اثبات کو
یہ امر ثابت کرنا چاہیئے کہ دعوے قطعاً جھوٹا دانستہ کیا گیا تھا اور ایسے امتیازیہ اختیارات عدالت
ہائیکورٹ مداخلت نہیں کرے گی۔ چنانچہ منظوری نگرانی حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا
کرمنیل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۸۶۰ ۱۹۳۲ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۵۱۳

(۵) چھوٹا ناگپور سٹیٹ کے ایک منیجر نے ایک شخص کے خلاف زیر دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند ۱۹۳۰ء
۴۷۱ تعزیرات ہند میں مختلف سزاؤں کا حکم دیا تھا۔ جس کے متعلق درخواست ملزم پٹنہ ہائیکورٹ
میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ منیجر ریاست کی کارروائی عدالتی نہیں ہے اس لئے جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات
ہند عاید نہیں کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ درخواست ملزم منظور کیجا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لا
جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۵۴ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۳۲۴۔

(۶) ایک مقدمہ عدالت اسسٹنٹ سشن جج میں ایک رقعہ کی بنا پر جرم دفعہ ۴۶۷، ۴۷۱ و ۲۰۹ تعزیرات

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں جھوٹا دعوے برخلاف مسمی فلاں بہ نیت نقصان پہنچانے کے دانستہ فریبانہ بہ کورٹ مقام فلاں مقدمہ فلاں میں دایر کیا ہے (یا بددیانتی سے بہ نیت رنج پہنچانے کے جیسا کہ صورت واقع مقدمہ ہو درج کیا دے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک شخص نے جھوٹا دعوے برخلاف ایک شخص کے دایر عدالت منصف کرکے ڈگری حاصل کی تھی۔ جو جھوٹا دعوے ثابت ہوکر ملزم کے خلاف بجرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند عمل کیا جاکر سزا دیگئی تھی اور اپیل ملزم سشن کورٹ سے نامنظور ہوا تھا۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند کے لئے یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ آیا جس کورٹ آف جسٹس میں جھوٹا دعوے کیا گیا ہے اندر حدود علاقہ اختیار سماعت ہے یا نہیں۔ کیونکہ دفعہ ہذا میں الفاظ کورٹ آف جسٹس ہیں۔ اور کورٹ آف جسٹس علاقہ اختیار سماعت نہیں ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص فریبا جھوٹا دعوے کرکے ناواجب روپے کی ڈگری عدالت سے حاصل کرلے تو وہ شخص زیر دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ آیا وہ کورٹ آف جسٹس ڈگری جاری کرنیکی مجاز تھی یا نہیں کرمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۹۸ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۶۶۶

(۲) ایک مقدمہ میں مسمیان رام نندن پرشاد و نراین سنگھ کیخلاف جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند کی منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری بمنظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیگئی تھی۔ جس کی نگرانی منجانب ملزمان ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ہمیشہ منظوری جرم میں منظوری دینے سے پیشتر یہ امر دیکھنا چاہیئے کہ آیا بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ ملزم مرتکب جرم منظوری طلب ہوگا۔ اور کسی مقدمہ کا محض ڈسمس کردینا کافی دلیل اس کے جھوٹے ہونے کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر ظاہر ہونا چاہیئے کہ جھوٹا دعوے دانستہ نقصان پہنچانے کی نیت سے فریبا یا بددیانتی سے کیا تھا۔ اور اس مقدمہ میں چونکہ منظوری ضابطہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دے چکے ہیں۔ اس لئے بحالات مقدمہ درخواست ملزمان ڈسمس کیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۷ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۹۱۵

(۳) ایک مقدمہ میں مسمی حکمت اللہ خان کے خلاف مستغیث نے منصف کی عدالت میں درخواست کارروائی دفعہ ۴۷۶ ضابطہ عمل میں لانے کے لئے پیش کی تھی۔ جسکو عدالت منصف سے نامنظور کیا گیا

حوالہ کرنا ہے تاکہ وہ احکام جاری کرے تعمیل میں نالیہ بالا کے زیر دفعہ ۲۰۰ تعزیرات مذکور لائق سزا ٹھہرایا گیا ہے چنانچہ مثبتہ دفعات و دفعہ ۱۰ ضابطہ ۲۰۰ تعزیرات مذکور میں بتحفظ حقوق قانونی عامہ و استداد افعال فیصلہ بدنیت اشخاص کی احتیاط کردہ صدر تہا سے خلاف قانون کی امتناع کیلئے قواعد وضع کئے گئے ہیں تاکہ بجبر بداعملی سے جائز حقوق قانونی کی غیر محفوظ نہ رہیں اور بدطبع اشخاص معقول طرز عمل فریبانہ کے ارتکاب سے باز ہو جاویں ۔ دفعہ ہذا کا فرد جرم بقدر تغیر دفعہ مذکور کے جرم کے موافق اور دفعہ ۲۰۰ کے مطابق ہی ہے

ملزم کو فریب سے جیب روپے سے زائد دینا

اجزائے قانونی متعلقہ طلب

کسی مال یا استحقاق کی بابت جبر و فریب سے قبولی ڈگری یا حکم حاصل کرنا ۔ یا دیانیم کا کسی ارادہ کے متعلق اس کی تعمیل سے پہلے کے جدکہ بفریب تنکہ داری کرانا ۔ یا اپنے نام سے اجازت دینا ۔ کے معنے دینا ۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمات منصف میں سب انسپکٹر پولیس کی رپورٹ پر عدالت نے ملزم کو جرم دفعہ ۱۹۲۱ء ۔ ۱۹۳۱ء مدعی کے خلاف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے بھی کہ ہمارا منصف نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں ملزم کو سزا دیگئی تھی - جسکا اپیل چیفکورٹ اودھ میں پیش ہوکر ثابت ہوا کہ کاسیدائی مطابق قانون عمل میں نہیں لائیگئی تھی - اسلئے قرار دیا گیا کہ جب باقاعدہ عدالتی تحقیقات عمل میں نہ لائیگئی ہو تو جرایم دفعات ۲۰۹ و ۴۶۷ و ۴۷۱ تعزیرات ہند کی نالش شامل مثل نہیں کیجاتی ہے - اسلئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا - کرنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۶ء اودھ چیفکورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۶۰۲

غیر واجب روپے کے لئے فریب سے ڈگری حاصل کرنا

دفعہ ۲۱۰ - کوئی شخص کسی شخص پر ایسے روپے کی بابت جو اُسکا واجب الادا نہ ہو یا اُسکے واجب الادا سے زاید ہو یا کسی ایسے مال یا استحقاق کی بابت جو اُس مال میں ہو اور جسکا وہ مستحق نہیں ہے کوئی ڈگری یا حکم فریب سے حاصل کرے یا کوئی ڈگری یا حکم اس کی تعمیل ہو چکنے کے بعد کسی شخص پر جاری کرائے یا کسی ایسی شے کے لئے جاری کرائے جسکی نسبت اُس کی تعمیل ہو چکی ہو یا فریب سے اس قسم کا کوئی امر اپنے نام سے ہونے دے یا اُس کے کرنے کی اجازت دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے - اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا - قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز پنڈیڈلنی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے - اور بغیر منظوری ضابطہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی نالش اجرائے نہ ہوگی - بجز اس کے کہ حسب منشا دفعہ ۴۷۶ و ۴۷۷ دفعات متعلقہ باب ۳۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے

شرح

بدفعہ ہذا جو شخص غیر واجب الادا روپیہ یا واجب الادا سے زاید یا کسی مال یا استحقاق کی بابت جسکا وہ مستحق نہ ہو کوئی ڈگری یا حکم فریباً حاصل کرے یا اُس کی تعمیل ہو چکنے کے بعد کر لفریب جاری کرائے یا کوئی اور امر اپنے نام سے ہونے دے یا اُس کے کرنے کی اجازت دے قابل سزا ہوگا - اور جو شخص بصراحت صدر اپنے اوپر حسب معنی دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند فریب سے کوئی ڈگری یا حکم جاری ہونے دے وہ زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے - گویا ہر دو دفعات میں شخص متکب اور دوسرا وہ شخص جو فریباً اپنے اوپر ڈگری یا حکم جاری ہونے دیتا ہے - بصورت اشتراک لازم ملزوم ہیں اور ایک شخص ثالث ہوتا ہے جو ہمچو قسم مال یا استحقاق کو حسب معنی دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند فریباً مغالطہ میں ڈالنے کے لئے قبول کرتا ہے یا بہ تحویل لیتا ہے یا دانستہ اُس کا دعوے کرتا ہے وہ زیر دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا ہے - اور بدفعہ ہذا اس صورت میں جبکہ کسی مال یا استحقاق حسب معنی دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند بنیت فریب دور کرنا یا چھپانا منتقل یا کسی شخص کے

نقصان پہنچانے کی نیت سے جھوٹا دعوے جرم

دفعہ ۲۱۱ - جو کوئی شخص کسی شخص کو نقصان پہنچانیکی نیت سے اس پر فوجداری میں نالش دائر کرے یا کرائے یا کسی شخص پر کسی جرم کے ارتکاب کی نسبت جھوٹا الزام لگائے یہ جانکر کہ انصافاً و قانوناً اُس شخص پر اس نالش یا دعوے کی کوئی بنیاد نہیں ہے تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

اور اگر فوجداری کی نالش کسی ایسے جرم کے جھوٹے دعوے سے دائر کیجائے جسکی بابت سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سات برس یا زیادہ میعاد کی قید مقرر ہے تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ بھی مستوجب ہوگا

اصول دفعہ ۱۸۲، ۲۱۱ تعزیرات ہند میں جھوٹی اطلاع دینے سے نقصان یا خوف ملازم کو دینے کی اس لئے قابل سزا ٹھہرائی گئی ہے تاکہ انسان کو ایسے [illegible] سے باز رکھے اور راہ کینہ وری انتقام لینے کا خیال پیدا نہ ہو۔ کیونکہ بقول شیخ سعدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ بنی آدم اعضائے یک دیگر اند۔ جو اس کو باہم ایکدوسرے سے باخلاص و محبت رہنا چاہیئے تاکہ ایک دوسرا بآرام و آسایش زندگی بسر کرے۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ [illegible] قابل ضمانت و قابل راضی نامہ ہے۔ [illegible] تجویز [illegible] تعزیرات ہند جائز ہووے اور سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور جھوٹا جرم لگایا گیا ہو اور دیگر سطور متصلہ آخیر کی سزا کا جھوٹا جرم لگایا ہو تو قابل تجویز [illegible] مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے اور علاوہ اس کے بھی مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل کی تجویز کے قابل ہے۔ اور تجویز سرسری نہیں ہوگی۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے فوجداری کارروائی

نہ - واقعات مقدمہ نہیں ہے اس لئے بمنظوری درخواست نگرانی حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا
کریمنل لاء جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۸۸ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۶۶۰ - ۶ لاہور صفحہ ۴۸۵ - آل
انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۲۴ - ۷ لاہور لاء جرنل صفحہ ۳۴۱ - ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۱۷ - ۷ لاہور لاء جرنل صفحہ ۳۴۱

۳) ایک مقدمہ عدالت دیوانی میں جھوٹا دعوے مدعی حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند مقرر ہو کر سینئر سب
آرڈینیٹ جج سے منظوری نالش حسب قاعدہ دیگئی تھی جسکی نگرانی منجانب ملزم ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو
کر یہ بحث کیگئی کہ ہائیکورٹ کو نگرانی منظوری تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری پر مداخلت کرنا نہیں چاہیے
چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے بحوالہ رولنگز انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و ۲۶ - الہ آباد صفحہ ۴۴۴ و ۶ مدراس صفحہ
۱۳۰ و ۲۲ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۴۰۳ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۴ و ۷ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۲۸۱ و ۴ بمبئی لا رپورٹر
صفحہ ۶۱۸ و ۸ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۳۵۱ قرار دیا گیا کہ ڈگریدار کے خلاف زیر دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند منظوری
عدالت دیوانی دینا حسب دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری حکم دیا جا سکتا ہے اور زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری
عدالت کا عمل کرنا بغرض انصاف بمنظوری قاعدہ درست ہوگا - اور مناسب طور سے حسب ضابطہ عدالت تحت
کا عمل اندریں بارہ نہ کرنا ایک وجہ معقول مداخلت کی ہے - اندریں دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کیلئے یہ امر ضروری
ثابت کیا جانا مطلوب ہے کہ ملزم نے فریب سے عمل کیا ہے - چنانچہ بمنظوری درخواست حکم منظوری
سینئر سب آرڈینیٹ جج منسوخ کیا گیا - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۶ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور - انڈین کیسز
جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۷ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۶۷۶ - ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۹۲ - ۱۳۰ آل انڈیا

۴) ایک مقدمہ دیوانی میں ڈگریدار نے مدیون ڈگری سے تین مویشیان اور ۱۰ روپے کا یا جرانہ ڈگری میں حاصل کیا
تھا - اور مکرر اس وصولی کو چھپا کر مکرر اجرائے ڈگری کیا تھا جسپر عدالت منتدب سے برخلاف ڈگریدار جرم ۴۰۶ تعزیرات
ہند میں عمل کیا تھا - جسکے متعلق سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بلحاظ
واقعات مقدمہ عدالت ماتحت نے غلط تفہیم کی ہے - نظر بحالات واقعات جرم دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند ساید ہوتا ہے اور
ملزم نے فریباً ان واقعات کو عدالت سے پوشیدہ رکھ کر مکرر اجرائے ڈگری کے سلسلہ میں حسول وارنٹ کیا ہے جسکے لئے
ضابطہ یہ تھا کہ بمنشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاتا - جسکا مطلب یہ ہے کہ جب عدالت کی
کارروائی میں کوئی ایسی صورت واقع ہو تو باصول انصاف اور انسداد جرم یہ مناسب ہوگا کہ اس صورت
جرم کو نظر انداز کر کے دوسرے جرم میں کارروائی کیجاوے - اس لئے کارروائی جرم دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند
منسوخ کی جاتی ہے - اور زیر دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند عدالت عمل کرنا چاہیے تو مقدمہ نہایت ہوشیاری
اور غور سے اجرا کیا جاوے - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۷۹۷

کریمنل رپورٹ صفحہ ۹۹

تعزیرات ہند کی ذمہ داری عائد کی جائے گی۔ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ساید نہیں ہوگی
دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں لفظ اطلاعے اور الفاظ دفعہ ۲۱۱ میں کسی شخص پر جھوٹا الزام
کے استعمال سے ۔ ہے ظاہر ہے کہ دفعہ ۲۱۱ میں اس شخص کو ملزم بنانے کے لئے کام
کیا ہوا ۔ ملزوب ۔ ہے ۔ اور دفعہ ۱۸۲ میں ۔ امر نہیں ۔ ہے اور نہ حصہ آئین ۔ دفعہ
جرم زائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سات سال یا زیا
سے دفعہ ۱۸۲ کا تعلق ۔ ہے ۔ اور نہ سفید جھوٹ بے بنیاد الزام سے متعلق ہے ۔ ا
جرم دفعہ ۲۱۱ بتایا ۔ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بحالات قانونی سنگین و وسیع ہے اور
حصص پر مبنی ہے ۔ اول حصہ میں نقصان پہنچانے کی نیت سے کارروائی قوجہ
میں نالش دائر کرنا ۔ کرانا ہے ۔ اور حصہ دوم میں ایسا جھوٹا الزام یہ جان کر کہ الف
۔ ۔ اس نالش یا دعوے کی کوئی بنیاد نہ ہو لگانا ہے ۔ اور یہ الزام ایسے شخص کے
پاس لگانا مقصود ہے جس کو نقصان پہنچانے کے اختیارات حاصل ہوں یا اس
مداخلت پر اس میں افسر پولیس کے پاس جھوٹا الزام لگانا واجب ہوگا ۔ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات
ہند میں جھوٹی اطلاع سے سرکاری ملازم سے کوئی فعل کرانا یا ترک کرانا مقصود ہے جو
حال کی صورت پر دو نہ کرتا ۔ سرکاری ملازم کا اختیار جائز کسی شخص کو نقصان یا
پہنچانے میں نافذ کرایا جاوے ۔ دفعہ ہذا میں اطلاع جھوٹی سے سرکاری ملازم کا اختیار جا
مزر کرانا یا نافذ کرانا مقصود نہیں ہے ۔ اور اس اطلاع سرکاری ملازم سے
کسی شخص کو نقصان پہنچے ۔ کوئی تخصیص کسی شخص کی نہیں ہے ۔ گو مفہوم دفعہ
اطلاع دہندہ مدنظر ہو لیکن اس کے نقصان پہنچانے کی نیت یا اختیار علم میں نہ ہو یہ
دفعہ سے تعلق رکھتا ہے جو حکمت عملی کے استعمال سے نقصان یا سرکاری ملازم
پہنچانے کی خواہش رکھتا ہے اور دفعہ ۲۱۱ میں نہایت بیباکانہ و بے خوفانہ
کا الزام جسکو معمولی فہم و عقل کے انسان بھی خلاف انصاف اور جھوٹا جانتا ہے
الزام نام لے کر نقصان پہنچانے کے لئے لگاتا ہے جس ہر دو امور اطلاع دفعہ ۱۸۲ و جھو
الزام جس موسومہ پر نقصان پہنچانے کی بین خواہش دلی ہے ۔ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند
لگانے میں امتیاز یہ فرق ہے جس کے لئے منطقیانہ دلائل سے تعبیر کرنا محتاج طلب نہیں
اصولاً واقعات و حالات مقدمہ پر بلحاظ الفاظ قانونی پولیس یا عدالت و نیز دفعہ ۱۰

کرنا یا کرانے۔ یا کسی شخص کو نامزد کرکے اُس پر کسی جُرم کے ارتکاب کی نسبت جھوٹ موٹ
یہ جانکہ لگانا کہ انصافاً یا قانوناً اُس کارروائی یا الزام کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ چنانچہ بلحاظ الفا
قانونی پولیس یا عدالت میں کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے جھوٹی درخواس
دینا دفعہ ہذا و دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں داخل ہے۔ کیونکہ دفعہ ہذا میں یہ تعزیرات ہند اردو
نالش (Criminal Proceeding) جسکی معنی کارروائی فوجداری ہیں ترجمہ کیا
ہے۔ اور لفظ نالش کی تعریف بدفعہ ۴ ضمن ح ضابطہ فوجداری میں جو بیان مجسٹریٹ کے رو برو
جانے مراد ہے۔ پولیس کے رو برو کوئی بیان یا اطلاع کرنا لفظ نالش میں داخل نہیں ہے۔ اور یہ
مذکور میں یہ تعزیرات ہند اردو بہ تر آخیر نالش یا دعوے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ استعمال کئے
حالانکہ انگریزی تعزیرات ہند میں الفاظ کارروائی (Prosecution or Charge) استعمال ہوئے ہیں
چنانچہ وہ الزام جسکا بدیہی طور پر بے وجود بے بنیاد ہونا ظاہر ہو اور الزام کسی شخص کو نامزد کرکے
گیا ہو۔ اور اس الزام جُرم کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو یا سزائے قید سات سال
زیادہ ہو تو ملزم کو اس جھوٹی کارروائی فوجداری کرنے کی پاداش میں سات سال تک سزائے قید
سکتی ہے اور جُرمانہ کا بھی وہ مستوجب ہونا قرار دیا ہے۔ اور دیگر جرائم کا الزام جھوٹا لگانے پر
ہوگی۔ یا جُرمانہ یا ہر دو سزائیں دیجائینگی۔ بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند۔ ان ہر دو دفعات کی تصدیق میں
کلکتہ۔ بمبئی۔ لاہور۔ مدراس پٹنہ وغیرہ نے مختلف اظہار رائے کیا ہوا ہے۔ بعض نے
سنگین صورت جُرم کو عدالت اور خفیف صورت جُرم کو پولیس سے متعلق ہونا تجویز کیا ہے
اور بعض نے بلحاظ الفاظ قانونی جھوٹے الزام کا مقدمہ دفعہ ۲۱۱ زیر عمل ہونا اور جھوٹی اطلاع
جو پولیس میں دیجاوے وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند متعلق کیا ہے۔ جو مجموعی حیثیت سے
امتیاز دفعات قانونی نقطہ نگاہ سے تصحیح طلب ہے۔ چنانچہ جو الزام جھوٹا کسی
شخص پر کارروائی فوجداری میں بہ نیت نقصان رسانی لگایا جاوے اور کارروائی
کرنے یا کرانے کا باعث ہووے یا ایسے سفید جھوٹ کا الزام جُرم یہ جانتے ہوئے کہ
قانوناً یا انصافاً وہ کارروائی یا الزام لیے بنیاد ہے اُس شخص مذکور پر لگائے اور وہ جُرم
جسکا الزام لگایا جاوے خواہ کسی قسم کی سزائے قید کا جُرم ہو اور اگر وہ جُرم سزائے موت یا
حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سات سال یا زیادہ کا ہو عام اس میں کہ کارروائی فوجداری
پولیس یا عدالت میں کرائی گئی ہو۔ بہرصورت بلحاظ الفاظ قانونی اُس شخص پر زیر دفعہ ۲۱۱

کرائی ہے (یا مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس جھوٹا الزام بے بنیاد دانستہ جس کی قانوناً یا اضافاً کوئی بناء نہ تھی نقصان پہونچانے کی نیت سے لگایا ہے یا لگوایا ہے جیسی کہ صورت ہو درج کیجاوے جس کی کوئی بنیاد قانوناً یا اضافاً موجود نہ تھی جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت سشن ہے (یا مجسٹریٹ جیسا کہ صورت جرم ہو عمل ہوگا) اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

(نوٹ) صاحب مجسٹریٹ فرد جرم پر دستخط کر کے تحت فرد جرم حکم تحریر کرے گا کہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہ فرد قرار داد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھ کر سنا دیا گیا اور سمجھا دیا گیا ہے" تحت حکم سطور ذیل تاریخ و مقام تحریر کر دے گا۔

رولنگز آف ہائی کورٹس (۱) ایک مقدمہ میں مستغیث نے چند اشخاص پر کچھ زر نقد و کچھ سونا چرانے کا الزام پولیس میں بدریعہ استغاثہ لگایا تھا۔ پولیس نے بعد تفتیش مقدمہ جھوٹا معلوم کر کے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول کے پیش کیا۔ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کارروائی فوجداری شروع کی جسکی نگرانی بحوالہ رولنگز ڈویژن جج نے لوئر برما چیف کورٹ میں پیش کی کہ کارروائی دفعہ ۱۸۲ خلاف قانون ہے۔ اس لئے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہونی چاہیئے کہ الہ آباد ہائیکورٹ نے فیصلہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۶۔ بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام راگھو نہواری قرار دیا تھا کہ جونہی کہ جھوٹی رپورٹ پولیس کو پیش کیجائے جرم دفعہ ۱۸۲ مکمل ہو جاتا ہے اور کارروائی فوجداری کرنا تکمیل جرم کے لئے ضروری نہیں ہے اور مجسٹریٹ کو اختیار ہیں کہ وہ کون سی دفعہ میں کارروائی کرے لیکن اس وقت تک زیر دفعہ ۱۸۲ یا دفعہ ۲۱۱ کارروائی نہ کرے جب تک متدائرہ کارروائی فوجداری کا نتیجہ پیش نہ ہووے۔ اور ایک دوسرے مقدمہ مسمی راگھو اپیلانٹ بنام سرکار جلد ۴ ۳ الہ آباد صفحہ ۵۲۲ میں قرار دیا کہ جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں دو دفعات ۱۸۲ و ۲۱۱ میں آتا ہے اور کلکتہ ہائیکورٹ نے فیصلہ کریمنل لاء جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ بمقدمہ سرکار بنام سرور پرشاد میں بحوالہ ۵ کریمنل ۴ ۱۸ و ۷ کریمنل لاء رپورٹ صفحہ ۴ ۳۸ قرار دیا کہ اگر جھوٹا الزام سنگین ہے تو کارروائی بدفعہ ۲۱۱ کرنی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے مقدمہ گرد باری ناتھ بنام سرکار میں کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا تھا کہ جب جھوٹا

یا دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کے خلاف کارروائی ضابطہ کرے گی۔ کوئی خصوصیت پولیس یا عدالت کے روبرو کارروائی دفعہ ۱۸۲ یا دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی مشروط نہیں ہے اور جس شخص کو نقصان پہونچنے کا احتمال جھوٹی اطلاع یا جھوٹے الزام سے ہو اور وہ عدالت یا سرکاری ملازم سے اجازت مقدمہ برخلاف اطلاع دہندہ چلانے کی درخواست کرے تو اول سرکاری ملازم یا عدالت کو اُسے طلب کرکے اُس کو موقع عذرات دینا چاہیئے۔ اس کے بعد منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن ۶ ضابطہ دیجاوے اور سرکاری ملازم اگر مقدمہ برخلاف اطلاع دہندہ بدفعہ ۱۸۲ یا بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند چلانا چاہے تو اُس کو منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ سرکاری ملازم بذریعہ رپورٹ ضابطہ حسب قاعدہ کاغذات مجسٹریٹ مجاز کے پیش کرے گا اور عدالت بہ منشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کرے گی۔ اور اگر ملزم کسی ایک دفعہ جرم ۱۸۲ یا ۲۱۱ سے بری ہو جائے تو پھر دوسرے جرم کا استثنا نہ ہوسکیگا اور اجرائے کارروائی دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری اُس عدالت کا فرض ہونا چاہیئے کہ قبل از کسی کارروائی کے اُس کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا واقعات و حالاتِ مقدمہ اس امر کے مقتضی ہیں کہ اجازت جرم متعلقہ دینے پر ملزم سزا پاجائے گا۔ اس لئے بغیر وجہ معقول موجودگی حالات کارروائی کرنا درست نہیں ہے اور حکم مدلل بوجہ معقول سرسری دریافت کے بعد صادر کیا جاتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا نقصان پہنچانے کی نیت سے جھوٹی کارروائی فوجداری کرنا یا کرانا یا جھوٹا الزام کسی شخص پر لگانا (۲) ملزم کا علم کہ وہ اس کارروائی کو انصافاً یا قانوناً بے بنیاد جانتا تھا (۳) ملزم کا دانستہ جھوٹی کارروائی کرنا یا کرانا یا الزام جھوٹا لگانا (۴) ملزم کا الزام پر بنائے مخاصمت ہونا یا محض جھوٹا ہونا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و عدالت مجسٹریٹ فلاں جرم قتل عمد کا جھوٹا الزام بے بنیاد منسی فلاں شخص پر نقصان پہونچانے کی نیت سے دانستہ لگایا کہ کارروائی فوجداری

فوجداری برخلاف خاص شخص کے لگایا جاوے۔ اور اگر مستغیث واقعات و شبہات کی رپورٹ کرتا ہے اور معاملہ کو تفتیش طلب پولیس پر چھوڑتا ہے تو رپورٹ کرتا ہے نہ کہ الزام لگاتا ہے لیکن اگر وہ یہ خصوصیت کسی شخص کا نام لیتا ہے اور خواہش کرتا ہے کہ اُس کے خلاف عدالت میں کارروائی کیجاوے اور یہ کسی مجاز افسر کے روبرو زبانی یا تحریری اجرائے کارروائی کے لئے کرتا ہے جس کی بنا مستغیث کے بیان پر ہے۔ خواہ مستغیث کا اعتبا منحصر شخص کی مجرمیت پر ہو یا اُس کی یہ خواہش ہو کہ اُس کے برخلاف کارروائی کرے یہ الزام لگانے پر پہنچتا ہے اس لئے اول الذکر صورت میں دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوگی اور موخر الذکر میں دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوگی۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۶ جلد ۲ صفحہ ۹۳۶ کرمنل لاء جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۹۳۴ سنہ ۱۹۱۸ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۹۰۴ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء ناگپور صفحہ ۱۷ و ۲۳ ناگپور لاء رپورٹ صفحہ ۱۳۶ پٹنہ لاء جرنل ۱۰۱ صفحہ۔

(۵) پولیس نے ایک جھوٹے الزام پر کارروائی بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ مجاز کو رپورٹ کی تھی۔ جس پر مجسٹریٹ نے بلا موقع دینے اس امر کے کہ وہ جھوٹے الزام پر مندرجہ بائیزا کے حکم سزا صادر کر دیا جس کے اپیل پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا کہ محض یہ وجہ کہ پیشتر کارروائی فوجداری کرنے کے ملزم کو اس کے مقدمہ کے ثابت کرنے کا موقع نہیں دیا گیا حکم سزا منسوخ نہیں ہو سکتا ہے اور مکرر تحقیقات کا حکم دیا گیا اور کرمنل لاء ۱۲۰ جلد ۲۸ صفحہ ۶۳۹ و ۷ کرمنل لاء رپورٹ صفحہ ۶۰۸ کا حوالہ کیا تھا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۴۶ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۴۸ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۶۵۰۔ ۸ پٹنہ صفحہ ۴۳۴۔

(۶) ایک شخص سپورن سنگھ نے قتل کا جھوٹا الزام دو اشخاص پر لگایا تھا جس مقدمہ میں ہر دو بری ہوئے اور زیر دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند تحقیقات کے دوران میں دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں ملزم سزایاب ہوا جس ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ یہ امر انصافاً مناسب ہے کہ جب ایک شخص دوسرے پر جھوٹا الزام قتل کا لگاوے تو بادی النظر میں اس پر مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ چلایا جانا چاہیئے۔ اپیل ڈسمس حکم سزا بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند قائم رکھا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۹۲ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور۔

الزام جرم قابل مداخلت پولیس ہیں لگایا جاوے تو زیر دفعہ ۲۱۱ کارروائی کیجاوے نہ کہ زیر دفعہ ۱۸۲ کیجاوے۔ اور بمبئی ہائیکورٹ نے فیصلہ ۲۰ انڈین کیسز صفحہ ۷۴۷ مقدمہ اپایا ٹاٹو بامنڈی بنام سرکار میں قرار دیا ہے کہ جب اطلاع جھوٹی پولیس کو دے کر کارروائی فوجداری شروع ہو جاوے تو دفعہ ۲۱۱ کا جرم ہوتا اور دفعہ ۱۸۲ نہ ہوگی۔ مدراس ہائیکورٹ نے فیصلہ ۷ مدراس صفحہ ۱۱ میں قرار دیا کہ جب پولیس میں جھوٹی رپورٹ سے دفعہ ۲۱۱ عائد ہوتی ہو اور بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم سزایاب ہو جاوے تو یہ کوئی غلطی نہیں ہے جبکہ جھوٹا الزام لگانا روبرو پولیس کے قابل سزا دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہے۔ اور سشن جج نے لویر برما کے فیصلہ کا بھی حوالہ کیا ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ جب جھوٹی اطلاع سے پولیس کی رپورٹ کے نتیجہ پر کارروائی نوجداری ہو تو دفعہ ۲۱۱ قابل ترجیح ہوتی ہے۔ نوعیت مقدمہ کیسا ہی ہو کارروائی دفعہ ۲۱۱ کو خلاف قانون قرار نہیں دیا جاتا۔ کوئی وجہ مداخلت نہیں ہے۔ ریفرنس سشن جج نامنظور۔ ساکب کرمینل لاء جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۵۵ سنہ ۱۹۲۲ء لوئر برما چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۸۳۶

(۲) کسی مقدمہ کا کاب ہونا وجہ دفعہ ۲۱۱ نہیں ہے تاوقتیکہ بیت الفقرات پہونچانے کی جھوٹے مقدمہ سے ثابت کیجاوے۔ کرمینل لاء جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۰۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ ۳۹۴۔

(۳) جب پولیس کی رپورٹ مجسٹریٹ کے روبرو خلاف استغاثہ جھوٹی اطلاع دہی مستغیث کے پہونچے تو یہ امتیاز یہ اختیارات مجسٹریٹ کو اس طرح سے استعمال نہیں کرنے چاہئیں کہ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی کارروائی تفتیش کیجاوے بلکہ اس کو موقعہ معقول اپنے استغاثہ کو سچا ثابت کرنے کا دینا چاہیئے کرمینل لاء جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۳۹ سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۱۳ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۴۰۲۔ ۸ پٹنہ لا ٹائم ۶۶۲

(۴) جب جھوٹا الزام پولیس کے روبرو لگایا گیا ہو اور نہ عدالت نے کوئی کارروائی جاری کی ہو تو قبل از شروع کارروائی زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے استغاثہ بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ کارروائی بدفعہ ۲۱۱ برخلاف اطلاع دہندہ شروع کیجا سکتی ہے۔ اور جھوٹی اطلاع پر دفعہ ۱۸۲ کے لئے کسی خاص بیان یا خاص نامزد اشخاص کا کیا جانا مطلوب نہیں ہے اور دفعہ ۲۱۱ ان مقدمات سے متعلق ہے جن میں مشخص نام ملزم یا جھوٹا الزام

تو منظوری مجسٹریٹ کارروائی جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند ضروری نہیں ہے۔ کریمل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۰ - انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۸۴۳ سنہ ۱۹۱۷ء کلکتہ - ۴۳ کلکتہ صفحہ ۱۱۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۶۵ - ۲۸ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۰۴ -

(۱۱) ایک شخص سے سرقہ بالجبر جرم دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند کی جھوٹی اطلاع ثابت ہو کر مہتمم پولیس سٹیشن نے مجسٹریٹ متعلقہ کو کارروائی جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے تجویز کیا جس پر مجسٹریٹ نے ملزم سے وجہ معلوم کی اور اس کا حلفی بیان تحریر کیا جس نے کوئی شہادت بتائید خود پیش نہیں کی تھی - مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری کاغذات مع درخواست سائیل داخلدفتر کرتے ہوئے زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عدالتی روبکار حسب قاعدہ عمل کر کے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ملزم کے خلاف عائد کیا تھا - جس کی نگرانی منجانب ملزم عدالت سشن میں پیش ہونے پر عدالت سشن سے پٹنہ ہائیکورٹ میں بغرض تنسیخ کارروائی مجسٹریٹ ریفرینس کیا گیا - چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ مستغیث کا عدالت میں درخواست بتائید اطلاع پولیس پیش کرنا کہ وہ حسب تحریر شائیل کارروائی جرم کی سماعت کرے - زیر دفعہ ۴۷۶ ضمن ح نالش میں داخل ہے اس لئے مجسٹریٹ کا زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنا اس کے اختیار قانونی میں داخل ہے - اس لئے ریفرینس نامنظور کیا گیا اور حکم عدالت ماتحت قایم رہا - کریمنل لاء جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۹ سنہ ۱۹۱۶ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۹۹۷ -

(۱۲) ایک پولیس افسر نے مسمی میوالال کے مکان کی تلاشی لی تھی - جس نے ایک استغاثہ برخلاف پولیس افسر تلاشی کنندہ مجسٹریٹ کے ناجائز تلاشی لینے اور اس کو اور اسکی زوجہ کو دشنام دینے کی شکایت کی تھی - مجسٹریٹ نے درخواست کو دیگر مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس تفتیش کے لئے بھیجدیا تھا - جس نے بعد تفتیش استغاثہ کو جھوٹا الزام لگانا تحریر کر کے کارروائی جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف میوالال کرنے کی درخواست کی تھی جس پر مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف میوالال حسب قاعدہ عمل کیا تھا - جس کی بابت منجانب میوالال الہ آباد ہائیکورٹ میں درخواست حسب قاعدہ پیش ہو کر بمنظوری درخواست حکم عدالت منسوخ کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ جب درخواست میوالال بشکایت پولیس آفیسر پیش ہوئی تھی اس کو پولیس کے پاس دریافت کے لئے

۷) جب کوئی شخص جرم، واقعات کی معلومات رکھتا ہے ان کو رپورٹ کرتے ہوئے محدود نہیں کیا ہے اور استثنا ہائے پولیس کی تفتیش پر چھوڑتا ہے لیکن جب بہ نسبت وہ مجرم آدمیوں کے نام لے کر کارروائی فوجداری کرنے کے لئے اصرار کرتا ہے تو یہ امر حسب منشاء دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند لفظ الزام (Charge) کے پہونچتا ہے اور جونہی کہ الزام جھوٹا لگایا جائے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند مکمل ہو جاتا ہے۔ اور فریق اطلاع دہندہ کے خلاف بدفعہ ۲۱۱ نالش کر سکتا ہے۔ بلا لحاظ ان واقعات جو اس نے پہلے نالش میں کئے ہیں اور جب جھوٹا الزام دو شخصوں پر لگایا جاوے وہ ایک ہی جرم ہوگا اور ۲۹ کرمنل لاء جرنل صفحہ ۹۳۸ کی پیروی کی گئی۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۲۵۰ سنہ ۱۹۳۴ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۱۸۵۔

(۸) الفاظ "جھوٹا الزام" اور الفاظ کارروائی فوجداری کرانا جداگانہ نہیں ہیں۔ اگر وہ ہم واسطہ نہیں ہیں تو آخر الذکر الفاظ جو رپورٹ قابل مداخلت۔ پولیس سے کی جاوے متعلق ہیں اور اول الذکر یعنی جھوٹا الزام جو قابل مداخلت جرم میں پولیس کے پاس لگایا جاوے وہ جھوٹا الزام کہلائے گا لیکن وہ الفاظ کارروائی فوجداری کرنے میں نہیں پہونچے گا اور جب رپورٹ قابل مداخلت جرم کی پولیس میں کی جاوے۔ اور پولیس کے اختیارات کی مشتہری رپورٹ سے محرک ہو تو کارروائی فوجداری حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے الفاظ پر حاوی ہوں گے۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۲۶۹ و ۳۲ کرمنل لاء جرنل صفحہ ۱۰۰۹ سنہ ۱۹۳۱ء ناگپور کی پیروی کی گئی۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۴۱۰ سنہ ۱۹۳۴ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۸۱۶۔

(۹) مجسٹریٹ کے لئے یہ امر ناپسندیدہ ہے کہ درخواست سائل بلا تحریر حلفی بیان پولیس میں پڑتال کے لئے بھیجکر اور واپسی رپورٹ پر جھوٹی نالش کی گئی ہے۔ منظوری دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند بدوم حاضری منجملہ دو کے ایک شخص کی حاضری پر ہر دو کیخلاف دیگئی تھی جس کی نگرانی ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر نگرانی منظور کی گئی اور مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار ناپسندیدگی کیا جا کر کارروائی منسوخ کی گئی۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۶۰ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۹۰۸۔

(۱۰) جبکہ جوڈیشل تحقیقات بعدالت مجسٹریٹ مقدمہ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت نہ ہوئے

جنرل نمبر ۲۲ صفحہ ۳۱۶ سنہ ۱۹۱۱ء پٹنہ ہائی کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۷۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۱۲ء پٹنہ ۱۰۳ صفحہ ۔ جلد ۱ ۔ پٹنہ لاء رپورٹ جلد ۔ ۔ صفحہ ۵۰ کریمنل لاء جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۱ پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۰ ۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۴ء پٹنہ صفحہ ۳۰۶ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۷۰۳ ۔

(۱۶۱) مستغیث گمپت نے مہتمم پولیس سٹیشن متعلقہ کو اپنے ۔ ۔ ۔

بھیجنا مناسب تھا اور مجسٹریٹ کو خود یا کسی دیگر مجسٹریٹ کے پاس تحقیقات کے لئے بھیجنا چاہیئے تھا۔ اور پولیس کی رپورٹ پر بغیر لینے شہادت ملزم بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند رائے کرنا نامناسب تھا اور جب پولیس کے خلاف شکایت پیش ہو تو اس درخواست شکایتی کو کسی پولیس افسر کے پاس تفتیش کے لئے بھیجنا درست نہیں ہے۔ کرمنل لا برنل جلد ۲۱ - صفحہ ۴۱۶ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۶۱۴ - ۱۸ آل لاجرنل صفحہ ۶۲۰ - ۲ اپر پروونس لاء رپورٹ الہ آباد صفحہ ۲۱۳ -

(۱۴) دو مختلف شخصوں نے مختلف دو تاریخوں میں ایک شخص کے خلاف مال مسروقہ رکھنے کی اطلاع پولیس مقامی کو دی تھی۔ جو تفتیش سے غلط ثابت ہو کر ہر دو شخصوں نے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند رپورٹ کرنے پر حسب ضابطہ ملزمان عدالت ہاز سے سزایاب ہوئے تھے۔ چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ میں ملزمان کے اپیل پیش ہو کر ارد یا گیا کہ جب دو شخصوں نے مختلف تواریخ میں جداگانہ طور سے جھوٹی اطلاع یک شخص کے خلاف مہتمم پولیس سٹیشن کو دی ہے تو ہر دو کی نسبت ایک جرم دفعہ ۲۱۱ عزیرات ہند میں اکہتی سزا نہیں دینی چاہیئے تھی بلکہ جداگانہ طور سے تجویز کیجانی چاہیئے تھی اور اثبات جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے محض اطلاع کا جھوٹا جاننا ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ جاننا چاہیئے کہ اضافاً و قانوناً اس الزام کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ مکرر تجویز کا حکم دینا درست نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزمان حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۱۱

(۱۴) دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں الفاظ "جھوٹا الزام" ایسا ہونا چاہیئے اور ایسے ملزم کے پاس لگایا جانا چاہیئے جو باختیار خود اس شخص کو جس کے خلاف جھوٹا الزام لگایا گیا ہو اس کو سزا دے سکتا ہو۔ یا کسی قابل مداخلت جرم میں پولیس افسر کے پاس شکایت جھوٹے الزام کی کی گئی ہو۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۱ء اودھ چیفکورٹ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۸۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء اودھ چیف کورٹ صفحہ ۹۴ اودھ لاجرنل صفحہ ۲۴۲ - ۲۶ اودھ کیس صفحہ ۴۴ -

(۱۵) مستغیث کا کسی مقدمہ جرم قابل مداخلت پولیس یا دیگر جرم میں کامیاب نہ ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہے۔ کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا الزام قائم کیا جائے۔ کرمنل لا

عمل میں آنے پر اطلاع دہندہ نے رنگون ہائی کورٹ میں نگرانی تنسیخ منظوری پیش کی جس پر قرار دیا گیا کہ بحالاتِ واقعات مقدمہ مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۳ سنہ ۱۹۲۵ء رنگون انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۸۶۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء رنگون صفحہ ۲۱۱۔ ۲ برما لاجرنل صفحہ ۲۸۱

(۲۱) ایک شخص نے پولیس مقامی کو اطلاع دی کہ اُس کے گھر ڈکیتی کا جرم فلاں چند اشخاص نے کیا ہے۔ جس کی تفتیش پر اطلاع غلط ثابت ہو کر زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کے خلاف کارروائی کیگئی تھی اور ملزم سزایاب کیا گیا تھا۔ ملزم کی درخواست قاعدہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحث کی گئی کہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند حسب اطلاع ملزم ہو سکتا ہے۔ جرم دفعہ ۲۱۱ قانوناً نہیں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند میں یہ فرق ہے کہ ملزم نے صاف طور سے ملزمان کا نام لے کر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا ہے درخواست ملزم نامنظور۔ کیجا کر حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۱۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ صفحہ ۴۷۲۔ ۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۷۱۔

(۲۲) مسمی محمد یٰسین نے چند اشخاص کے خلاف بلوہ موقتل کی ارتکاب کی اطلاع پولیس کو دی۔ جس کی تفتیش سے اطلاع جھوٹی ثابت ہو کر مہتمم پولیس، سٹیشن نے مجسٹریٹ کو رپورٹ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بر خلاف محمد یٰسین پیش کی۔ اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری جرم دفعہ ہذا دی جا کر عمل کیا گیا تھا۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کی طرف سے پٹنہ ہائیکورٹ میں درخواست پیش ہو کر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی درخواست بر خلاف تفتیش پولیس مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئی تھی۔ اور پولیس سے ابتدائی اطلاع ملزم زیر تعزیف دفعہ ۴ ضابطہ ناطق نہیں ہے۔ اس لئے منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری درست نہیں ہے۔ درخواست ملزم منظور کیجا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۸۹ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۸۲۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۴۸۳۔ ۴ پٹنہ صفحہ ۳۲۳۔ ۶ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۴۵۷۔

(۲۳) جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے کہ استغاثہ ثابت کرے کہ کوئی وجہ

(۱۸) ایک مقدمہ میں جب ایک شخص دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ کی جانب سے علاقہ ریاست بڑودا میں جھوٹا الزام ایک شخص پر مجسٹریٹ کے روبرو لگانا ثابت ہوا تھا اور جس سے دفعہ ۴ تعزیرات ہند اُس کو علاقہ برٹش انڈیا میں تجویز کرنے کا سوال زیر بحث ہوکر بمبئی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند جھوٹا الزام لگاکر کارروائی فوجداری کرانے سے برٹش انڈیا میں جہاں مجموعہ ہذا نافذ العمل ہو مراد ہے رمبنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۸۹ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۵۱ - ۴۷ بمبئی صفحہ ۹۰۷ - ۲۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۷۲ -

(۱۹) ایک مقدمہ میں مسمی کالنشی رام اور دیگر ہمراہیان کے خلاف مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند منظوری دی تھی کہ اُنہوں نے سرقہ بالجبر جرم دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند و اطلاع جھوٹی دی تھی - جس کے خلاف عدالت سشن میں گرانی منجانب ملزمان پیش ہوکر عدالت سشن سے الہ آباد ہائی کورٹ میں تحریک تنسیخ کی گئی تھی جس پر قرار دیا گیا کہ جب مستغیث واقعات معلومہ کی اطلاع پولیس کو دیتا ہے - اور وہ اپنا شک ظاہر کرکے معاملہ کو پولیس کی تفتیش پر چھوڑ کر اُن کے فرائض کے اختیارات پر حصر کیا ہو وہ ایک رپورٹ کرتا ہے نہ کہ الزام لگاتا ہے - اور اگر وہ اس سے تجاوز کرکے بعد ان کی تفتیش ضابطہ کے ایک شخص شخص کا نام لے کر کارروائی فوجداری اس کے خلاف کرنیکی خواہش کرتا ہے - خواہ وہ خواہش زبانی کرے یا تحریری کرے ہر دو صورت میں الزام لگانا ہوگا - اس لئے بلحاظ واقعات مقدمہ کالنشی رام اور اس کے ہمراہیان کے خلاف جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی کارروائی نہیں ہوسکتی ہے - کیونکہ الزام عدالت میں نہیں لگایا گیا تھا - کرمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۳۹ سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۱۶۷ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء - الہ آباد صفحہ ۷۷۹ - ۲۲ آلہ آباد لاجرنل صفحہ ۸۲۹ - ۴۶ الہ آباد صفحہ ۱۰۰

(۲۰) ایک شخص نے پولیس کو برخلاف ایک شخص کے یہ اطلاع دی کہ وہ مُلزم سکّے بناتا ہے - پولیس کے جامہ تلاشی لینے سے ایک سانچہ سکّہ قلب بنانے کا اس کے گھر سے برآمد ہوا تھا - اور اُس کا پولیس نے چالان کردیا تھا - عدالت میں یہ امر ثابت کیا گیا تھا کہ یہ سانچہ اطلاع دہندہ نے قبل از تلاشی مُلزم کے گھر میں رکھوا دیا تھا اور مُلزم کو مجسٹریٹ نے رہا کردیا تھا - اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند

درخواست منجانب مُلزم مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جس سب مجسٹریٹ کے - درخواست مُلزم نے پیش کی تھی اُس نے اُس کا بیان حلفیہ قلمبند کر کے اُس کو داخلدفتر کر دیا تھا - اور مُنصف دہبہ یا پولیس کا جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے متعلق کارروائی کر کے ڈویژنل مجسٹریٹ کو تحریک کرنا دُرست نہیں تھا - اِس لئے منظوری درخواست مُلزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۵۰ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۹۰ - صفحہ ۳۹۸ - آل انڈیا - رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶-۲ ۲۲ مدراس لا ویکلی صفحہ ۲۰۹ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۱۷ -

(۲۶) مُستغیث پرمیشر لال نے مُنصف رام کے خلاف مُہتمم پولیس تفتیش کو رپورٹ کی کہ اُس نے اُس کے گھر یعنی اُس کی جھونپڑی کو آگ لگا دی ہے - سب انسپکٹر پولیس کی تفتیش سے یہ اطلاع جھوٹی بہ نیت نقصان پہونچانے مُستغیث مُنصف رام دریافت ہو کر بعدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سب انسپکٹر نے رپورٹ پیش کی تھی - جس پر مُلزم کو باقاعدہ کارروائی کرنے کے بعد بعدالت سشن سپرد کیا گیا تھا اور بعدالت سشن سے مُلزم کو بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کا سزایاب کیا گیا تھا جس کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بسماعت بحث مُباحثہ قرار دیا گیا کہ جب کوئی شخص جھوٹا الزام کسی شخص پر لگا کر پولیس کو اطلاع اس لئے دے کہ وہ زیر تجویز ہو کر نقصان اُٹھائے تو وہ اطلاع دہندہ مرتکب جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ہوگا اور حسب معنی حصہ مؤخر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی فوجداری کرانے کا باعث ہوگا اور بلحاظ واقعات مُقدمہ حکم سزائے قید دو سال کم کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۷۳ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۲۳ صفحہ ۸۸۵ - آل انڈیا - رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۶۷۸ - ۸ پٹنہ صفحہ ۴۷۲ - ۷ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۶۵۷ -

(۲۷) ایک مُقدمہ میں مستغیث نے درخواست استغاثہ نقصان رسانی برخلاف اپنے حصہ دار کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کی تھی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بغیر قلمبند کرنے اُس کے بیان حلفیہ کے استغاثہ کو ڈسمس کر دیا تھا - جس کی وجہ سے فریق ثانی نے اِس مستغیث کے خلاف پیروی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی تھی - اور عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مُستغیث کے خلاف عمل کرنے کے خیال کو معلوم کر کے مستغیث مقدمہ نے بعدالت

اضافاً وقانوناً الزام لگانے کی موجود نہ تھی اور ملزم کو علم جھوٹے الزام لگانے کا تھا اور مستغیث کا محض پولیس میں شبہ ظاہر کرنا الزام جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے چنانچہ غلام محمد و غلام رسول جن پر زہر دینے کا شبہ ظاہر کیا گیا تھا مستغیث فاضل دفعہ ۲۱۱ نہیں ہے۔ درخواست منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۵ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۵۲۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۳۲۵ - ۶ لاہور صفحہ ۲۸ - ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۳۰۔

(۲۴) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے پولیس میں اطلاع کی کہ ملزمان زبردستی اس کے مکان سے دھان اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس کے بعد دوسری درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی جو درخواست و رپورٹ پولیس جھوٹی ثابت ہو کر حسب ضابطہ اطلاع دہندہ کے خلاف مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار پایا کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں ہمیشہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند شامل ہوتا ہے اور جس عدالت میں جھوٹی درخواست ملزم نے پیش کی ہے اس کو اختیار ہے کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۱ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مطابق حکم دے اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک جھوٹی اطلاع جو پولیس کو دیجاوے بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عمل کیا جاوے بلکہ جب ملزم بخلاف ثابت نہ کیا جاوے۔ کہ اس نے بخاطر صحت یہ نیت نقصان پہونچانے کے جھوٹی اطلاع دی ہے جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۶۹ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۱۰۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۷۱۷ - ۵ پٹنہ صفحہ ۳۳ - ۶ پٹنہ لاٹائمز صفحہ ۵۱۵۔ ۱۹۲۶ء پٹنہ ہائیکورٹ کیس صفحہ ۱۰۶۔

(۲۵) جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اس لئے پولیس کو اختیار نہیں ہے کہ اس کی تفتیش باختیار خود کرے۔ اس مقدمہ میں مستغیث نے اپنے گھر پڑا کہ پڑ جانے کی اطلاع منصف دیہہ کو دی تھی۔ کہ بعض اشخاص نے یہ جرم کیا ہے۔ پولیس مقامی نے اس اطلاع کے جھوٹا ہونے کی رپورٹ سب مجسٹریٹ کے پیش کی۔ جس نے رپورٹ کو داخل دفتر کر دیا تھا۔ اس کے بعد پولیس نے بذریعہ نقشہ چار شیٹ مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ڈویژنل مجسٹریٹ کے پیش کر دیا تھا۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا جسکی

(۲۹) ایک ٹھاکر کے ملازم نے بوقت شب شور کیا کہ ڈاکو آئے۔ اس پر اہل دیہہ جمع ہو۔ اور چوکیدار دیہہ آگیا اور تھانہ متعلقہ میں مخبر بھیجا۔ اطلاع کر دی تھی۔ جب ۱۰ بجے نے آکر ایک درخواست عدالت مجسٹریٹ میں پیش کی اس کے صدر امت خاص دعویدار ڈکیتی کی ہے۔ یہ درخواست مہتمم پولیس سٹیشن کو بھیجی گئی۔ افسران تھانہ نے اصلاح جھوٹا الزام تحقیق کے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ٹھاکر کے خلاف کارروائی شروع کر دی تھی۔ جس کی نگرانی منجانب ٹھاکر الہ آباد ہائی کورٹ میں پیش ہوا تھا۔ یہ کہ افسران مجاز تھے کہ ٹھاکر کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا اجرا کراتے۔ کیونکہ نالش مستغیث نے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کی تھی اس لئے کارروائی عدالت جو حسب رپورٹ پولیس افسر انکوائری تھی۔ نوخ بیسٹی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۷ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۱۰۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۶۱۳۔ ۲۰ آل انڈیا جرنل صفحہ ۸۱۶۔ ۷ انڈیا رپورٹ آل ایپل صفحہ ۵۵۔

(۳۰) مسمی دین محمد نے برخلاف مسمی روپ رام استغاثہ جرم دفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند بعدالت مجسٹریٹ پیش کیا تھا جو زیر دفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری خارج ہو گیا۔ دین محمد کے خلاف کارروائی جھوٹا الزام جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عمل میں آیا۔ خلاف دین محمد نے الہ آباد ہائیکورٹ میں نگرانی پیش کی جس برقرار رہا۔ تاوقتیکہ عدالت کے روبرو کافی مادہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا موجود نہ ہو نالش نہیں کرنی چاہئے اور کسی مقدمہ کا بدفعہ ۲۰۳ خلاف بطہ فوجداری خارج ہو جانا کافی دلیل کارروائی جرم دفعہ تعزیرات ہند کی نہیں ہے۔ اور نہ یا۔ ثبوت اس امر کا کہ مستغیث بدنیتی مقدمہ وجوہات سے استغاثہ کا بعدالت پیش کرنا ثابت کرے مستغیث پر ڈالا جا سکتا ہے کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۵ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۹۶۵ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۱۰۰۔

(۳۱) جب کسی شخص نے جھوٹی اطلاع پولیس مقامی میں دی ہو تو وقتیکہ اطلاع دہندہ کو موقع اطلاع کے سچا ثابت کرنے کا نہ دیا جائے کوئی کارروائی برخلاف استغاثہ بجرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند اختیار نہ کیجا وے گی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۲ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۴۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۷۵

سشن نگرانی پیش کی جو نامنظور ہونے پر مستغیث نے بمبئی ہائیکورٹ میں درخواست پیش کی کہ بحالات صورت واقعہ مستغیث سے وجہ اس امر کی دریافت کرنا کہ کیوں اس کے خلاف زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی نہ کیجاوے خلاف قانون تھا۔ چنانچہ بعد سماعت بحث بحوالہ رولنگر قرار دیا گیا کہ جب مجسٹریٹ درخواست مستغیث پر بغیر قلمبند کرنے اس کے بیان کے جسکا وہ قانوناً بمنشائے دفعہ ۲۰۰ ضابطہ فوجداری تحریر کرنے کا پابند ہے۔ استغاثہ کو ڈسمس کرکے اس میں وجہ اس امر کی دریافت نہیں کر سکتا ہے کہ کیوں زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اس کے خلاف عمل نہ کیا جاوے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ جب وہ کسی درخواست یا نالش کو کسی جوڈیشل افسر کے پاس بھیجے تو اس معاملہ میں اس کا بیان قلمبند کرے جو واقعہ متعلقہ اور قابل ادخال شہادت ہے۔ اور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو واپس لینا چاہیئے۔ اور حکم سشن جج منسوخ کیا جاوے۔ کرنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۰۷ سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۶۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۲۸۴-۲۸۔ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۴۹۰۔

(۲۸) ایک شخص نے چند اشخاص کے خلاف ارتکاب جرم ۳۰۲ تعزیرات ہند کی اطلاع کی تھی اور ایک درخواست اس شخص نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ جہان آباد کے تحقیقات کے لئے پیش کی تھی۔ پولیس نے بعد تفتیش اطلاع کو جھوٹا معلوم کرکے مستغیث کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے استدعا کی تھی۔ مستغیث نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے درخواست پیش کی کہ اس کو اثبات جرم کا موقع دیا جاوے جس درخواست کو نامنظور کرکے مجسٹریٹ نے تحقیقات کی اور کاغذات بعدالت سشن سپرد کر دیئے تھے۔ ملزم نے پٹنہ ہائیکورٹ میں نگرانی پیش کی۔ جسپر قرار دیا گیا کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کا حکم خلاف اختیار تھا۔ اس کو خود بجرم دفعہ ۲۱۱ و ۳۰۲ تعزیرات ہند تحقیقات کرنی نہیں چاہیئے تھی۔ مناسب طریق قانونی اس کے لئے یہ تھا کہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرتا۔ جس کے مطابق عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حکم سپردگی عدالت سشن خلاف اختیار تھا۔ جسکو منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرنیل لاء جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۸۷ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۶۵۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۳۶۸۔ ۵ پٹنہ صفحہ ۴۵۰۔ ۷ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۷۱۶۔ آل انڈیا کرنیل رپورٹ صفحہ ۲۰

مستغیث کا جھوٹا الزام لگانا مندرجہ رپورٹ پولیس ثابت کرکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی کرنے کے اصدار حکم کی درخواست کی تھی اور مقدمہ ڈپٹی مجسٹریٹ کے پاس تکمیل جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے بھیجا گیا تھا جس کی نگرانی منجانب مستغیث بیراگ دت اطلاع دہندہ خلاف حکم ڈپٹی مجسٹریٹ پیش ہوکر نامنظور ہوئی تھی۔ اور بیراگ دت ملزم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں نگرانی پیش کی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات مقدمہ ملزم کے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند صحیح طور پر عمل ہووے کہ پولیس کی اطلاع کے بعد مستغیث نے مجسٹریٹ کی عدالت میں نالش نہیں کی ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مجاز ہے کہ جرم ناقابل مداخلت پولیس کی اطلاع پر مداخلت کرے۔ درخواست ملزم نامنظور کی جاکر کارروائی ماتحت جائز تصور کی گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۳۸ سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۱ صفحہ ۸۵۸ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۷۶۵۔ ۱۵۱ الہ آباد صفحہ ۳۸۲۔ ۱۰ لار رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۱۹۔ ۱۹۲۹ء سل لاجرنل صفحہ ۶۸۔ ۱۱ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۱۵۲۔

۲۵۱ جب جھوٹا الزام پولیس میں لگانے پر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ثابت ہو اور عدالت میں جھوٹا استغاثہ بصراحت صدر کرنے پر کارروائی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عام اس سے کہ عدالت میں تحقیقات کیسی ہوئی یا نہیں ہر دو صورت میں نالش دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے اختیار کی جاوے گی اور جب بحالات قانونی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوتا ہو تو وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کا مرتکب متصور ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۳۴۲ سنہ ۱۹۲۹ء رنگون ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۶۸۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء رنگون صفحہ ۲۵۴۔ ۶ رنگون صفحہ ۵۷۸۔

(۲۶) جب کسی استغاثہ کی اطلاع پر پولیس جھوٹی اطلاع کا الزام زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عائد کرکے باضابطہ رپورٹ مجسٹریٹ مجاز کے پیش کرے تو مجسٹریٹ کو چاہیئے استغاثہ کو بذریعہ سمن طلب کرکے اس کو موقع استغاثہ کی سچائی ثابت کرنیکا دینا چاہیئے۔ اور یہ نہیں چاہیئے کہ پولیس کی رپورٹ پر ہی مستغیث کو نوٹس جاری کیا جاوے کہ کیوں زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اس کے خلاف عمل نہ کیا جاوے۔

۳۱ کلکتہ ویکلی نوٹ - صفحہ ۱۶۴

(۳۲) اختیار بدفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند یہ ہے کہ بدفعہ ۱۸۲ بطور خاص اُس شخص کا نام نہیں ہوتا ہے جسکو نقصان پہونچانا مقصود ہو - اور ۲۱۱ تعزیرات ہند میں بطور خاص اُس شخص کا نام مطلوب ہوتا ہے جس پر جھوٹا الزام لگایا جائے - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء ناگپور صفحہ ۱۷ - ۲۳ ناگپور لاء رپورٹ صفحہ ۱۳۶ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۳۷ و آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۸۷ - ۱۰ ناگپور لاجرنل صفحہ ۱۹۱ - انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۷۵۴

(۳۳) مُسمّی محمّد نے جو ہسپتال فیروزپور کے کوارٹر میں مع اپنی دختر بیوہ مالدار کے داخل تھا - اُس نے پولیس مقامی میں رپورٹ کی کہ مُسمّی نہال سنگھ مع روشن بیگ و احمد دین مع ٹاکور کے بارادہ قتل و لوٹنے کے آیا تھا - پولیس مُقامی کی تفتیش سے محض نہال سنگھ کا مع ٹاکور کے بوقتِ شب حملہ آور ہونا ظاہر ہوا تھا - جسکا باقاعدہ چالان کیا گیا اور روشن بیگ و احمد دین کی بابت لکھا کہ اُن کے خلاف جھوٹا الزام مستغیث نے لگایا ہے - اس لئے بجُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی کیجاوے - جس کے مُتعلق کارروائی برخلاف مستغیث بجُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی گئی تھی اور عدالت مجسٹریٹ میں مُقدمہ دائر ہو کر مُلزم سزایاب ہوا تھا - جس کی باقاعدہ درخواست لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ جب رپورٹ پولیس میں چند اشخاص کے خلاف ارتکاب جُرم کی مُلزم نے دی ہو - اور اصل مُلزم کا چالان کیا گیا تھا - مالقا کے خلاف جھوٹے الزام پر جُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا مُقدمہ ٹھیک قائم کیا گیا ہے - اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ مجسٹریٹ کے روبرو تحریری استغاثہ مستغیث کا پیش ہونا چاہیئے تھا جو مالقا پر جھوٹے الزام لگانے کے جُرم کی سماعت کرتا - درخواست مُلزم نامنظور کی گئی - کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۰۵ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۶۸۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۲۵۹ - ۹ لاہور صفحہ ۴۰۸ - ۲۹ پنجاب لا رپورٹ ۵۱۵ - ۱۰ لاہور - لاجرنل صفحہ ۲۱۸ - ۱۰ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۱۳ -

(۳۴) ایک شخص نے چند اشخاص کے خلاف ارتکاب جُرم کی اطلاع پولیس کو دی اور اس کے ہفتہ بعد ایک درخواست مجسٹریٹ کو پیش کی تھی - جس نے درخواست ڈسمس کر دی تھی - اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پہلی اطلاع مستغیث پر تفتیش سے

زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا کم کیجا کر خلاف سزا بتبدیل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۰۸ ۱۹۳۶ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۱۴۰۔

(۳۹) ایک شخص کی جھوٹی اطلاع سرقہ جواہرات کے ہو جانے کی پولیس میں پیش ہو کر بذریعہ رپورٹ مجسٹریٹ کے پاس کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے بھیجی گئی تھی اور مقدمہ کا اخراج منظور ہو کر داخلدفتر ہو گئی تھی۔ اور فریق ثانی نے مجسٹریٹ کے درخواست پیش کی کہ اطلاع عدم بندہ جھوٹے الزامات کی بابت منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری فرمائی جاوے۔ مجسٹریٹ نے یہ لکھ کر کہ درخواست بچوں قسم منجانب سرکاری ملازم متعلقہ کیجاتی ہے نامنظور کر دیا تھا اور سائل نے بعدالت سشن نگرانی کی تھی جس پر سشن کورٹ سے تحقیقات کا حکم مجسٹریٹ کو لکھا گیا کہ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے ارتکاب کی بابت بعد تحقیق امورات مذکورہ حسب قاعدہ عمل کیا جاوے۔ اس حکم کے خلاف منجانب ملزم نگرانی رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے اجرائے میں تاخیر کرنی نہیں چاہیئے۔ اور موجودہ مقدمہ میں ۱۸ ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ بچوں قسم تاخیر کافی وجہ انکار اجرائے نالش جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہے۔ اور مصلحت عام کے خلاف ہے کہ عرصہ کے بعد تحقیقات اصلیت جرم کا حکم دیا جاوے گو مجسٹریٹ کو اختیارات حاصل ہیں کہ تحقیقات کا حکم دے لیکن اس کو نہایت دانشمندانہ امتیازیہ اختیارات کا استعمال کرنا چاہیئے۔ بنظوری درخواست کارروائی عدالت ماتحت وحکم عدالت سشن منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۴۲ ۱۹۳۶ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۱۵۰۔

(۴۰) ایک شخص نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کی تھی جو کارروائی ضابطہ کے لئے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پاس بھیجدی تھی اور ملزم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا رشتہ دار تھا۔ اور مجسٹریٹ نے یہ لکھ کر کہ بغیر منظوری لوکل گورنمنٹ مقدمہ چلایا نہیں جا سکتا ہے ملزم کو رہا کر دیا تھا۔ چنانچہ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ سینئر مجسٹریٹ کے پاس بھیجنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ سب آرڈینیٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجنا تھا۔ اور جبکہ فعل کا

کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۴۳ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۶۴۷ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۷۰ - ۷ پٹنہ صفحہ ۸۰۴ - ۱۰ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۸۲۷ -

(۳۷) کسی جھوٹی اطلاع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس یا اعلےٰ افسر پولیس کو دینا کارروائی فوجداری کا اجرا کرانا ہے - جبکہ کسی جرم سزائے قید کا جھوٹا الزام کسی شخص پر لگایا جاوے - وہ زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوگا نہ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کیا جائے گا - انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۲۰۸ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء کلکتہ صفحہ ۷۱۱ - ۳۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۳۰ء کرمینل کیس صفحہ ۱۱۱۱ -

(۳۸) مسمی ہدایت اللہ ایک شخص نے تین ٹیلیگرام ایک ڈپٹی کمشنر اور ایک اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر اور ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس امر کی شکایت کے متعلق دیئے کہ عطاء اللہ سب انسپکٹر نے اس کے ساتھ خاص جرائم کا ارتکاب کیا ہے - جن میں سے ایک سنگین جرم کیا ہے کہ مبلغ تین سو پچاس روپے جبراً حاصل کر لئے ہیں - جس پر ڈپٹی کمشنر نے مجسٹریٹ کو تحقیقات کا حکم دیا تھا - تحقیقات سے معاملہ جھوٹا ثابت ہوا - اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا حکم برخلاف ہدایت اللہ اطلاع دہندہ دیا اور اس کو زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ۱½ سال قید سخت کا حکم دیا تھا اور اپیل پر سشن کورٹ سے حکم سزا بحال رہا تھا اور ملزم کا اپیل پشاور جوڈیشل کمشنر کے کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ جو شخص حسب معنی دفعہ ۴ ضمن ج ضابطہ فوجداری نالش کرتا ہے وہ فی الواقع کارروائی فوجداری کا اجرا کراتا ہے - اور ایسا ہی وہ شخص بھی کارروائی فوجداری کا اجرا کراتا ہے - جو قابل مداخلت جرم کے ارتکاب کی اطلاع صاحب اختیار پولیس افسر کو اجرائے کارروائی فوجداری کیلئے دیتا ہے - اور یہ امر نہ محض استغاثہ یا رپورٹ پولیس کے پیش کرنے پر منحصر ہے بلکہ حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو کارروائی فوجداری کے اجرائے کا اختیار ہے - اور محض ٹیلیگرام میں یہ لکھنا کہ چند جرائم کا ارتکاب کیا ہے - اس کے یہ معنی نہیں ہیں - کہ ارادہ اطلاع دہندہ کیا ہے اور نہ اس سے استدعا کارروائی فوجداری کے اجرائے کی ثابت ہوتی ہے - اس لئے بلحاظ حالات و واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند قانونی الفاظ سے مناسب نہیں بلکہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے اور بہ تبدیل جرم

میں خطرہ میں ہوں - میری جان کی حفاظت کیجاوے اس درخواست کے جھوٹا ثابت ہونے پر عدالت مجسٹریٹ راولپنڈی سے ایک یوم سزائے قید و دو صد روپیہ جرمانہ کی رام رکھال کو ہوئی تھی اور عدالت سشن سے حسب دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری ایزادی سزا کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں تحریک کیگئی تھی - اور ملزم نے نگرانی پیش کی تھی - ہائیکورٹ لاہور نے بعد سماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے جھوٹے الزام کا اس لئے لگانا کہ کارروائی فوجداری کا اجرائے ہووے اور ایک وہ درخواست ہے جو جھوٹے الزام سے استدعا تحفظ خود اور محکمانہ طور پر ہیڈ کنسٹبل پر اثر ڈالنے کے لئے کیگئی ہے جو حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند جھوٹا الزام لگانے کی حد تک نہیں پہنچتا ہے - اور جھوٹا الزام یا بنا دینا کسی مجسٹریٹ کے روبرو کیا جاوے یا کوئی جھوٹی اطلاع جرم قابل مداخلت پولیس حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کیجاوے چنانچہ بحوالہ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۶۴۱ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء اودھ صفحہ ۴ و کریمنل لا جلد ۳۴ صفحہ ۸۰ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۲۴۶ و کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۰۱ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۱۰۰۰ متعلقہ قرار دیا گیا کہ ذمہ داری جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بھی یہ تبادلہ جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند عاید نہیں ہو سکتی ہے - کیونکہ پولیس افسر نے حسب منشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری تحریک کی تکلیف گوارا نہیں کی ہے منظوری نگرانی ملزم حکم سزا و ریفرنس سشن جج منسوخ کیا گیا اور ملزم بری کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۴۸ صفحہ ۱۰۷۰ - انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۳۳۳ -

(۴۳) ایک مقدمہ کی کارروائی کے دوران میں سشن جج نے بغیر تحریر وجوہات معقول سرسری طور پر ایک فریق مقدمہ کے خلاف جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کرنے کا حکم دیا تھا جس کے خلاف ملزم نے درخواست زنگون ہائیکورٹ میں پیش کی جس پر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا حکم دینے کے لئے ضروری ہے کہ اول مدعی نے نقصان پہنچانے کی نیت سے عمل کیا ہو - دوم جو الزام مدعی نے مدعا علیہ پر لگایا ہو اور جھوٹا ہو اور تیسرے وہ الزام اس علم سے لگایا گیا ہو کہ الضافاً و قانوناً اس الزام کی کوئی بنیاد نہیں ہے -

اور شرائط تکمیل منشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری یہ امر ظاہر ہونا چاہیئے کہ بدوران

ارتکاب باشتراک ڈپٹی کمشنر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند نہ ہو تو بغیر ماقبل منظوری لوکل گورنمنٹ مداخلت نہیں ہو سکیگی اور ہائیکورٹ ایسی صورت میں جبکہ خلاف ورزی قانون نہ ہوئی ہو۔ اُسے قانونی حکم رہائی سب ڈویژنل مجسٹریٹ میں مداخلت نہیں کرے گی۔ درخواست نامنظور کی گئی اور حکم رہائی سب ڈویژنل مجسٹریٹ قائم رہا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۹۸۸۔

(۴۱) ایک مقدمہ میں عدالت سے مستمی بزخیل ایجنٹ ڈرائیور اور اس کے دھرم داس وکیل کے خلاف نوٹس جرم دفعہ ۲۱۱ و ۱۰۹ تعزیرات ہند جاری ہوا کہ کیوں آپ کے خلاف کارروائی جرم منظور نہ کیجاوے جس کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جس واقع کا علم موکل رکھتا ہے اُس کے وکیل کو علم نہیں ہوتا ہے۔ اور ایڈووکیٹ کو اپنے موکل کے کسی واقع یا قانون کے ہونے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ ایڈووکیٹ اپنے موکل کا ناصح ہوتا ہے۔ اُسکو حسب ہدایت اپنے موکل کے کام کرنا چاہیئے لیکن ایسی ہدایات کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب کرے یا کسی بدچلنی کا مرتکب ہووے اور ایڈووکیٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ ان واقعات و شہادات کو ملحوظ رکھے جس پر استغاثہ کی بنیاد ہووے اور ایسا کوئی عمل اختیار نہ کرے کہ جس سے عدالت کو دھوکا ہووے۔ اور ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ جو جرم کسی عدالت کی کارروائی کے دوران حسب منشاء دفعہ ۴۰۶ ضابطہ فوجداری کسی عدالت کو معلوم ہوا ہووے اور ہائیکورٹ کی کارروائی میں اس کا ارتکاب نہ ہوا ہو۔ اس میں مداخلت کرے۔ اور ایسا ہی بسلسلہ نگرانی حسب منشاء دفعہ ۵۶۱ الف و ۴۳۹ ضابطہ فوجداری مداخلت کا اختیار ہے۔ چنانچہ بلحاظ واقعات و حالات نوٹس مجریہ عدالت مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۰۲ سنہ ۱۹۲۷ء سندھ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۸۹۱۔

(۴۲) مستمی رام رکھامل نے تین درخواستیں ایک انسپکٹر جنرل پنجاب و ایک ڈپٹی انسپکٹر پنجاب و ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس راولپنڈی کو بدیں مضمون بشکایت مستمی لاجپت رائے ہیڈ کنسٹبل پولیس میں کیں۔ کہ اُس نے ایک مقدمہ لاجپت رائے کے رشتہ دار کے خلاف بعدالت آنریری مجسٹریٹ دائر کیا ہوا تھا۔ جس کی پیروی کے لئے وہ عدالت میں حاضر تھا۔ وہاں لاجپت رائے نے اس کو دھمکا کر کہا کہ مقدمہ کو چھوڑ دے ورنہ اس کو پٹھانوں سے قتل کرایا جاوے گا۔ اور

گویا کارروائی فوجداری کی استدعا کرتا ہے۔ اس لئے حکم سزا قائم رہا اور درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ مدراس ۱۹۲۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۱۹۶ (۴۶) مسمیان غلام محمد و مرید حسین ہیڈ کنسٹیبلان لودھانہ نے مستغیثان پریم سنگھ و چین سنگھ و کرم سنگھ کو زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری گرفتار کر کے ضمانت کے لئے مجسٹریٹ درجہ اوّل کے پیش کیا تھا اور چند تواریخ کے بتادلہ جات پر حسب ہدایت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپکچر یوا پیس نے مقدمہ کو واپس لے لیا اور غلام محمد و مرید حسین ہیڈ کنسٹیبلان و دیگر پانچ گواہ مستغیثان کے خلاف جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۱ و ۲۱۸ و ۲۱۰ تعزیرات ہند بعدالت مجسٹریٹ کارروائی کی گئی اور شہادت میں پانچ ہمراہیان متعلقہ کو رہا کر دیا گیا تھا۔ اور ہیڈ کنسٹیبلان کی نگرانی بعدالت سشن پیش ہو کر بسفارش تنسیخ حکم مجسٹریٹ ہائیکورٹ لاہور میں تحریک کیگئی۔ چنانچہ لاہور ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ بدوران کارروائی عدالت مجسٹریٹ ارتکاب جرم ۲۱۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند واقع ہوا اور کسی عدالت کو بجز عدالت مجسٹریٹ جس کی کارروائی میں ارتکاب جرم ہوا یا جس کے یہ ماتحت ہے اختیار ماخذت حاصل نہیں ہے۔ جو طریق اختیار کیا گیا ہے وہ تنسیخ طلب ہے۔ اس لئے نگرانی منظور کی جاتی ہے۔ اور کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۱ تعزیرات ہند منسوخ کی جاتی ہے اور کارروائی جرم دفعہ ۲۱۸ و ۲۲۰ تعزیرات ہند برخلاف غلام محمد و مرید حسین جاری رکھی جاتی ہے جیسا کہ بغیر کسی تبدیلی کے کارروائی دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری برخلاف پریم سنگھ و کرم سنگھ و بچن سنگھ امیناری کی تھی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۲۲ ۱۹۴۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۲ صفحہ ۳۴۳

(۴۷) مسمی رام رکھا ایک شخص نے سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کے پاس درخواست کی کہ مسمی لاجپت رائے ہیڈ کنسٹیبل پولیس نے اس کو دھمکی دے کر ایک مقدمہ میں دست برداری کے لئے کہا ہے جس پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے لاجپت رائے سے دریافت کیا تو معاملہ جھوٹا معلوم ہوا۔ اور لاجپت رائے نے بعدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند الزام رکھا کے خلاف استغاثہ کر دیا اور ملزم سزایاب ہوا جس کا اپیل عدالت سشن سے نامنظور ہو کر لاہور ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہوا تھا اور واقعات پر ملزم جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سے بری کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ جرم بلحاظ واقعات کے دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند تھا۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند

کارروائی عدالت کے یہ امر عدالت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملزم نے کس طریق سے ارتکاب جرم کیا ہے اور تاوقتیکہ معقول غلبیت سے مجرمیت ملزم ثابت نہ ہو ارتکاب جرم کی کسی کارروائی کے لئے ہدایت نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حکم عدالت جس متعلق اجازت کارروائی ۲۱۱ تعزیرات ہند صحیح نہیں ہے۔ اس لئے منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی کارروائی مجسٹریٹ نے اذریں بارہ کی ہو وہ بھی منسوخ تصور ہو وے کریمنل لاء جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۲۶ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۸۹۴۔

(۴۴) جب کبھی کسی مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں واقعات کی صحت کا علم یا یقین نہ ہو کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے اور اصلیت واقعہ جھوٹ ہو اور محض غلط بالیقین کی بناء پر ۳۱ سے تاوان کیا گیا ہو مثلاً مسمی ب نے کچھ واقعات مسمی الف کو بتلائے جن کو نیک نیتی سے سچ سمجھ کر مسمی الف نے بذریعہ درخواست عدالت میں تحریر کر دیا ہو اور یہ امر ثابت ہو گیا ہو کہ مسمی ب کی کہانی جھوٹی تھی تو ایسی صورت میں بوجہ معقول نہیں ہے کہ مسمی الف پر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند جھوٹا الزام (کہانی کا سا دیکھا جاوے گا) چنانچہ درخواست ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۸۵۳۔

(۴۵) ایک شخص نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو برخلاف سب انسپکٹر پولیس رپورٹ کی کہ اس نے جواہرات اس سے لے کر واپس نہیں دیئے ہیں۔ واپس دلائے جاویں یہ درخواست جھوٹی ثابت ہو کر ملزم کے خلاف حسب دفعہ ۴۷ ۱۷۔ اس ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ سزا دیگئی تھی۔ ملزم کی درخواست حسب ضابطہ مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۴۷ و دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سر دو میں بجز الفاظ الزام دیگر الفاظ میں یکسانیت موجود نہیں ہے آدر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ ایک میں جھوٹا الزام بہ نیت نقصان پہنچانے کے دوسرے شخص پر لگانا ہے۔ دوسری صورت میں یہ جان کر کہ الضافاً و قانوناً الزام لگانے کی کوئی بنیاد نہ ہو اور کارروائی فوجداری کی استدعا کیجاتی ہے اور دفعہ ۴۷ میں کوئی کارروائی فوجداری یا کسی عدالت کا لفظ نہیں ہے اور معمولی الفاظ ہیں کہ جو بخاصمت اور بغیر غالب وجہ کے جھوٹا یا لغو بیہودہ الزام برخلاف پولیس افسر لگایا جاوے۔ اس لئے جرم دفعہ ۴۷ کے مطابق جھوٹا الزام پولیس افسر پر لگانا

ملزمان نامنظور کئے گئے ۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۳۹ء سندھ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ ۔ صفحہ ۲۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء ۔

(۴۹) ایک شخص نے عدالت مجسٹریٹ میں یہ استغاثہ کیا کہ وہ احاطہ کچہری میں اپنی گھوڑی باندھ کر تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہوا تھا ۔ واپسی پر گھوڑی کو عدم موجود پاکر مقامی پولیس میں رپورٹ سرقہ گھوڑی تحریر کرادی تھی جسکو پولیس نے جھوٹا ہونا ثابت کرکے کاغذات کو کارروائی ضابطہ کے لئے مجسٹریٹ درجہ اوّل کے پیش کردیا تھا اور مجسٹریٹ نے اس اطلاع سائل کو جھوٹا تصوّر کرکے بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف اس کے مثل دائر کرلی تھی اور منجملہ اُن اشخاص کے جن کی نسبت مستغیث نے گھوڑی کا سرقہ کرنا لکھا تھا ۔ منجملہ اُن کے ایک شخص نے مجسٹریٹ کے درخواست پیش کردی تھی کہ اطلاع جھوٹی پولیس میں اس کے خلاف مستغیث نے بہ نیت نقصان رسانی دی تھی جو جھوٹی ظاہر ہو گئی ہے ۔ اس کو بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سزا دیجاوے ۔ چنانچہ بعد تحقیقات اطلاع دہندہ کو عدالت سے سزا دیگئی تھی اور حسب قاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں درخواست ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ محض غفلتاً یا بعدم دریافت و پڑتال دہوشیاری مستغیث کو معلوم ہوا تھا ۔ جس کے متعلق اُس نے اطلاع دی تھی اور ۲۱۱ تعزیرات ہند صادق کے لئے استغاثہ کا دانستہ جھوٹا کیا جانا اور ملزم کا بیگناہ ہونا نہایت ضروری ہے ۔ چونکہ نگرانی میں مداخلت کرنا لیندیدہ خیال نہیں کیا گیا ہے ۔ اگلے کاغذات واپس کئے گئے ۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۵۷ پٹنہ سنہ ۱۹۳۹ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۱۶۷ ۔

(۵۰) ایک عورت نے پولیس مقامی میں اطلاع برخلاف ایک شخص کے تحریر کرائی کہ اُس نے اُس کے ساتھ زنا بالجبر کیا ہے ۔ جو پولیس کی تفتیش سے اطلاع جھوٹی ثابت ہوکر اُس عورت کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے کاغذات مجسٹریٹ درجہ اوّل کے پیش کئے گئے تھے جسکو بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی ۔ اور عدالت سشن کے بعد رنگون ہائیکورٹ میں کاغذات اپیل بجانب ملزم پیش ہوکر بحوالہ مختلف رولنگر آف ہائیکورٹس قرار دیا گیا ہے کہ واقعات کے لحاظ سے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند حصہ اوّل قابل اطلاق ہے ۔ اور ملزمہ صحیح طور پر مجسٹریٹ درجہ اوّل سے تجویز کیگئی ہے ۔ اور ۱۴ کلکتہ صفحہ ۶۳۳ و ۱۷ کلکتہ صفحہ ۵۷۴ و ۷ مدراس

کاغذات برخلاف بری شدہ مُلزم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند پیش کر دیئے تھے اور مُلزم نے حسب دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری عُذر کیا تھا کہ مُکرّر سماعتِ جرم ۱۸۲ تعزیرات ہند صحیح نہیں ہے۔ عدالت سشن سے بحوالہ دفعہ ۴۰۳ ضمناً تحریر کیا گیا تھا کہ سماعت جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قانوناً مانع نہیں ہے۔ اور مُقدمہ لاہور ہائیکورٹ سنگل بنچ سے ڈویژنل بنچ میں پیش ہو کر رائے عدالت سشن جج کے مطابق حُکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۶۰ لاہور دسمبر ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۸۹۴

(۴۸) ایک شخص نے ایک جھوٹی اطلاع سب انسپکٹر پولیس متعلقہ کو تھانہ میں دی کہ اُس پر چھ آدمیوں نے حملہ کر کے بیس روپے نقد اور ایک کوٹ اُس کا زبردستی مار پیٹ کر کے لے گئے ہیں۔ جو تفتیش پولیس سے اطلاع جھوٹی معلوم ہو کر ہیڈ کنسٹبل انچارج تھانہ نے بمنظوری سپرنٹنڈنٹ پولیس کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ سب ڈویژن کے پاس کاغذات پیش کر دیئے تھے اور مجسٹریٹ نے مُلزم کو بعد تحقیقات بہ ثبوت جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند دو سال قید سخت اور تین صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی اور حسب ضابطہ درخواست سندھ جوڈیشل کمشنرز کے کورٹ میں پیش ہو کر مُلزم کیجانب کے وکیل نے بحث کی کہ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سے پیشتر منظوری عدالت کی ضرورت تھی اور بغیر منظوری کے کارروائی بے ضابطگی کی حسب دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری اصلاح نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے مُلزم قابل برأت ہے چنانچہ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا کہ پورا طریق منظوری کا لعدم ہو چکا ہے اور عموماً دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری میں عدالت یا متعلقہ افسر کے لئے منظوری اجرائے کارروائی کے لئے ضروری نہیں ہے اور جبکہ مُلزم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب عدالت سب ڈویژن میں ہوا ہے اور عدالت کا منتظم افسر کی کارروائی کا شروع کرنیکے یہ معنی نہیں ہیں کہ ارتکاب جرم اُس کی عدالت میں ہوا ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اُس کی عدالت میں نہ ہوا ہو تو یہ کہنا محال ہے کہ جرم ۲۱۱ کا ارتکاب اس کے روبرو عدالت میں ہوا ہے اور جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند دو حصوں پر منقسم ہے اور حصہ اوّل و حصہ دوم دفعہ ہذا روبرو مجسٹریٹ یا پولیس پر مساوی طور سے حاوی ہے۔ اور ہر دو کے روبرو کارروائی فوجداری کے الفاظ حاوی ہیں۔ اس لئے اپیل

چاہیئے۔ گو اس میں میعاد گذر گئی ہے۔ لیکن معافی میعاد دے کر بصراحت حکم دیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۹۴۹ ۱۹۳۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۳۹ء صفحہ ۴۲۶

پناہ دہی مجرم

دفعہ ۲۱۲ - جس حال میں کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو تو جو کوئی شخص اس نیت سے کسی شخص کو پناہ دے یا چھپائے۔ جس کا مجرم ہونا وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اس مجرم کو سزائے جائز سے بچائے۔

اگر قابل سزائے موت ہو

تو اگر اس جرم کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہو تو اس شخص کو ہر دو اقسام قید سے ایک قسم کی سزائے قید دیجائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید ہو

اور اگر اس جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہو جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس شخص کو ہر دو اقسام قید سے ایک قسم کی سزائے قید دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اور اگر اس جرم کی پاداش میں ایسی قید کی سزا مقرر ہو جسکی میعاد ایک برس سے زیادہ اور دس برس سے کم ہو تو اس شخص کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل داخل ہے۔ جسکا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو۔ اور جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا ہو تو دفعات مرقوم الذیل

لاجرنل صفحہ ۱۶ و ۴ پٹنہ صفحہ ۴۷۲ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ صفحہ ۶۷۸ و ۲۷ کرمنل لاجرنل صفحہ ۳۷۳ و ۳۳ کرمنل لاجرنل صفحہ ۲۵۶ و انڈین کیسز جلد ۶ ۱۳ صفحہ ۲۷۷ و ۲۲ بمبئی صفحہ ۵۹۶ وغیرہ وغیرہ کا حوالہ کرتے ہوئے حکم سزا عدالت ماتحت بحال وقایم رکھا گیا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰۔ صفحہ ۱۱۳ رنگون ۱۹۳۹ء انڈین کیسز جلد ۱۷۸۔ صفحہ ۶۴۴ ۱۹۳۹ء۔

(۵۱) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں یہ قرار دے کر کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت میں یا اس کارروائی عدالتی میں وقوعہ ضروری ہے اور مقدمہ خارج کر دیا گیا جس پر عدالت سشن سے حکم مجسٹریٹ درجہ اول بحوالہ رولنگز آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۸ء سندھ صفحہ ۲۱۳ و ۱۷۸ انڈین کیسز صفحہ ۲۱۸۔ جلد ۱۱ رپورٹ سندھ صفحہ ۲۸ و ۱۰۰۔ کرمنل لاجرنل صفحہ ۱۲ منسوخ کیا گیا تھا جس کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ واضعان قانون کا یہ منشاء نہیں ہے کہ جب جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت میں یا سرکاری ملازم کے سلسلہ میں واقع نہ ہووے تو اس کو تحت منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کیا جاوے۔ بیشک جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بسلسلہ کارروائی عدالت یا سرکاری ملازم واقعہ نہ ہوا ہووے اور ایسی صورت میں پرائیویٹ شخص استغاثہ کر سکتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۰۔ صفحہ ۴۶۱ ۱۹۳۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۳۹ء۔

(۵۲) ایک شخص نے جرم دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند کا استغاثہ ایڈیشنل مجسٹریٹ کے پیش کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے بغیر تحریر حلفیہ بیان مستغیث۔ بہ منشاء دفعہ ۱۵۶ ضابطہ فوجداری پولیس تھانہ میں تفتیش کے لئے بھیجدیا تھا جس کی رپورٹ پر مقدمہ جھوٹا معلوم کر کے بغیر طلبی مستغیث مقدمہ حسب اختیار دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری ملزم کو طلب کیا گیا تھا۔ جس کے حکم کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگز ۱۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۷۴ و ۲۰۰۔ انڈین کیسز صفحہ ۴۷۔ و ۱۴ کرمنل لاجرنل صفحہ ۱۹۱ قرار دیا گیا کہ قبل از کارروائی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ملزم کو طلب کر کے اس سے وجہ اس امر کی معلوم کیجاوے کہ کیوں اس کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند نہ کی جاوے۔ اس کے بعد جو شہادت وہ دے حاصل کریں۔ آخیر فیصلہ کرکے عمل کرنا

قابل سزا ایک سال سے زیادہ اور دس سال سے کم نہ ہو۔ وہ قابلِ تجویز اُس عدالت کے ہوگا۔ جس کے اصل جُرم قابل تجویز ہوگا۔

شرح جو شخص اُس شخص کو جو جُرم کا مرتکب ہوا ہے۔ جسکا مُرتکب جرم ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو اُس کو پناہ دینا یا چھپانا تاکہ وہ سزائے جُرم سے بچ جاوے بدفعہ ہذا قابلِ سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور لفظ جُرم مستعملہ تحت دفعہ ہذا جُرائم دفعات مندرجہ خارج از برٹش انڈیا کے جُرم کا مُرتکب پناہ دہی کے لئے ویسا ہی ذمہ دار ہوگا جیسا کہ مُرتکب جُرم برٹش انڈیا جائے نفاذ مجموعہ ہذا کے مُرتکب جُرم کو پناہ دینا قابلِ سزا ہے اور دفعہ ہذا میں پناہ دہی سے زوجہ یا شوہر کو مستثنےٰ کیا گیا ہے اور مجموعہ ہذا میں بدفعہ ۱۳۰ پناہ دہی اسیرِ سُلطانی و دفعہ ۱۳۶ میں کسی افسر سپاہی فوج بری یا بحری یا ہوائی یا خلاصی جہازی وغیرہ نوکر ملکہ معظمہ کو پناہ دینا اور دفعہ ۲۱۶ میں کسی ثابت شدہ مجرم حراست سے بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا گرفتاری طلب شخص کو جسکا حکم گرفتار ہونیکا ہو دانستہ گرفتاری سے بچانے کے لئے پناہ دینا اور بدفعہ ۲۱۶ الف میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والے یا سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کر چکے ہیں تسہیل ارتکاب جرم یا سزا سے بچانے کے لئے پناہ دینا جُداگانہ طور پر پناہ دینا بلحاظ نوعیت واقعہ جُرم قابلِ سزا قرار دیا گیا ہے اور مستثنےٰ اشوہر یا زوجہ دفعات ۱۳۶ الغایت ۲۱۶ الف پر حاوی ہے اور لفظ پناہ دینا میں بہ منشائے دفعہ ۲۱۶ ب جائے پناہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا زر نقد یا کپڑے یا ہتھیار یا گولی بارود یا سواری بہم پہنچانا یا گرفتاری سے بچنے میں کسی طرح سے مدد

اجزا قانونی بثبوت طلب (۱) جُرم کا ارتکاب واقع ہونا (۲) ملزم کا جانتے یا باور کرتے ہوئے کہ وہ مرتکب جُرم ہوا ہے اس کو پناہ دینا یا چھپانا (۳) ملزم کا دانستہ مرتکب جُرم سزائے قانونی سے بچانے اور صورتِ سنگین جرائم کے لئے پناہ دینا یا چھپانا کہ وہ جُرم ہوا ہے (۴) مُلزم پناہ دہندہ کا جاننا کہ وہ شخص مُرتکب جُرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید دس سال تک کا ہے۔

فرد قرارداد جُرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تُم فلاں شخص مُلزم پر الزام جُرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

یعنے دفعات ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ تعزیرات ہند ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۵۰ و ۴۵۷ و ۴۵۸ تعزیرات ہند ۴۶۰ میں سے کسی دفعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا اور ہر ایسا فعل دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے لائق سزا متصور ہوگا۔ اس طرح پر کہ گویا شخص ملزم برنشش انڈیا کے اندر فعل مذکور کا مجرم ہوا تھا۔

مستثنیٰ ۔ اس دفعہ کا حکم اس حالت میں شامل نہ ہوگا۔ جہاں پناہ دینا یا چھپانا مجرم کے شوہر یا اس کی زوجہ سے سرزد ہو۔

تمثیل

زید یہ جان کر کہ بکر نے ڈکیتی کا جرم کیا ہے دانستہ بکر کو سزائے جائز سے بچانے کے لئے چھپائے تو اس صورت میں چونکہ بکر حبس دوام بعبور دریائے شور کا مستوجب ہے۔ اس لئے یہ دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد تین برس سے زاید نہ ہو۔ اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا

اصول غایت وضع قانون انسداد جرائم اور تحفظ حقوق و آسایش عامہ ہے جس کی حفاظت کے لئے مختلف قواعد قانون وضع کئے جاکر اجرائے کئے گئے ہیں۔ جن کی پابندی ہر ایک ادنےٰ و اعلےٰ شخص پر لازمی قرار دیگئی ہے۔ اور کسی شخص کی ذاتی حیثیت متمول یا عہدہ ملازمت کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ اور اسی واسطے ہر ایک دفعہ میں جو کوئی شخص (Any Person) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تاکہ ذمہ داری قانونی کسی شخص کے لئے وجہ معذرت نہ ہو سکے۔ اور اسی لحاظ سے مرتکبان جرائم کو سزا جائز سے بچانیوالے اشخاص کو مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ بجز زوجہ و شوہر کے کوئی شخص کسی رشتہ یا تعلق یا بطور کسی وجہ سے مسکدوش نہ ہو سکے اور استثنائے تحت دفعہ ہذا کی غایت کو زیر دفعہ ۱۶ تعزیرات ہند باوضاحت درج کیا گیا ہے

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ یا پریسیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے اور جب اصل جرم

مجرم کو سزا سے بچانے کیلئے حیلہ وغیرہ لینا

دفعہ ۲۱۳ - جو کوئی شخص کسی جرم کے بارے میں یہ جانتے ہوئے یا یقین رکھتے ہوئے کہ کسی شخص کو اس جرم کی سزا دلانے سے یا اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے یا کسی شخص کو گرفتار کرانے سے یا اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ یا حکم جاری کرانے سے یا اس کی حاضری کے لئے کوئی سمن یا نوٹس جاری کرانے سے یا اس کی ضمانت پر رہا کرانے سے یا اس کی حاضری کے لئے کوئی ضمانت نامہ یا مچلکہ لین

تم فلاں شخص مُلزم نے بایں ارتکاب بتاریخ و مقام فلاں مُسمّی فلاں مجرم مفرور سرقہ بالجبر کو جانتے ہوئے اپنے مکان میں چھپا کر رکھا تھا (یا پناہ دی) جس میں تم مُرتکب جرم دفعہ ۲۱۲ ضمن ۳ ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت (یا سیشن) کی تجویز کے لائق ہے۔ اِس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز ہائی کورٹس

(۱) جس شخص کی گرفتاری کا اشتہار جاری ہو چکا ہو یا جس کی جایداد قرق کی گئی ہو۔ جسکو حسب منشائے دفعہ ۲۱۲ مُرتکب جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا مجرم ثابت نہ کیا گیا ہو۔ ایسے شخص کو چھپانا یا پناہ دینا جرم دفعہ ۲۱۲ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ وہ شخص زیر دفعہ ۱۱۱ سزایاب نہ ہوگا تاوقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ پناہ دہندہ جانتا یا باور کرتا ہو کہ وہ حسب معنی دفعہ ہٰذا مُرتکب جرم پناہ دیا گیا یا چھپایا گیا تھا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۸۸ سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۵۴۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۳۴۳ سنہ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۰۶۔

(۲) ایک شخص کے مکان رہائشی کے دالان میں تین شخص جرایم پیشہ چوکیدار پولیس و دیگر اشخاص دیہات نے گرفتار کئے تھے اور صاحب مکان ملزم نے بعد دریافت گاؤں والوں پر خاموشی اختیار کی تھی اور کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ جس کے خلاف بدفعہ ۲۱۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول نے چھ ماہ قید سخت اور ۲۵ روپے جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید سخت کا حکم دیا تھا اور عدالت سیشن سے اپیل ملزم نامنظور ہوا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر تجویز کیا گیا کہ مثل میں یہ امر ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ملزم نے دانستہ ملزمان کو پناہ دی تھی اور ڈکیتی کا جرم اس دیہہ کے قریب اُن ایام میں ہو چکا تھا۔ ملزم کا دریافت پر خاموش ہو جانا اِس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اِس نے دانستہ ملزمان کو پناہ دی ہے بلکہ اس کا ڈیفنس یہ ہے کہ اس نے ملزمان مدخلہ کو بامداد دیگر اشخاص گرفتار کیا ہے۔ چونکہ بحالات واقعات مقدمہ اجرا جرم دفعہ ۲۱۲ تعزیرات ہند کو برخلاف ملزم ثابت نہیں کیا گیا ہے اِس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۶۸۰ سنہ ۱۹۳۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۴۶۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء

ازم جرم ذیل قائم کرتا ہوں ۔

فلاں تم فلاں شخص ملزم نے بایں وقت تاریخ و مقام فلاں [illegible]
نے بچانے کے لئے مستغیث فلاں شخص سے فلاں مالیت [illegible]
جیسی کہ صورت ہو درج ہے اس طرح سے تم نے جرم دفعہ ۱۱۴ [illegible]
کیا ہے جو میری یا سیشن جج کی سماعت کے لائق ہے ۔ اس لئے میں تم پر [illegible]
تمہاری تجویز جرم مذکور میں عمل میں آوے گی

رولنگز ہائیکورٹس جرم دفعہ ۱۱۴ تعزیرات [illegible] سے [illegible]
یا سزائے قانونی سے بچانا [illegible] سے
سے باز رہنا ثابت کیا جاوے اور جرم دفعہ ۱۱۴ [illegible]
استقال اور فرمانبرداری بیدانصاف میں [illegible]
ان اشخاص کی سزا دہی مقصود ہے جو ملزم [illegible]
سے مالہ الاحتظاظ یا اس کے مساوی [illegible]
ہو یا اس کا تدارک کرنا [illegible]
اور بہت کم ذہنوں کے لئے [illegible]
جانا ہے اور یہ واقعہ کہ اس شخص [illegible]
پر دفعہ ۱۱۴ سے جرم [illegible]
صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱ صفحہ ۱۰۰ و انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۶۱ و جلد ۱۰ ایلہ صفحہ ۱۰۰
حوالہ کیا گیا ۔ کرمیل ۔ جرنل سید ۱۹۰۰ صفحہ ۲۳۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ
آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ کلکتہ صفحہ ۸۵ [illegible]

مجرم کو بچانے کے عیوض میں ۔۔۔ ۱۱۴ ف ۱۱۴ ۔ جو کوئی شخص کسی
دینے یا مال واپس کرنے کے لئے کہنا جرم چھپانے یا کسی شخص کو کسی جرم کی سزا
جائیداد سے بچانے یا کسی شخص کو سزائے جائیداد کرانے سے باز رہنے کے عیوض میں کسی
شخص کو کچھ مالہ الاحتظاظ دے یا پہونچائے یا دینے یا پہنچانے کو لے یا دینے
پہنچانے پر راضی ہو ۔ یا ایسی شخص کو کوئی مال واپس کرے یا واپس [illegible]

ایسے شخص کو بھی ذمہ دار مواخذہ قانونی قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ ایسے ناجائز فعل میں کوئی شخص کسی اپنے استفادہ یا بہتری کے لحاظ سے بھی دخل ندانہ ہووے اور ہر قسم کرتح بداعمالی کی شوایت مجتنب ہے۔ تاکہ اس کے غیر نتیجہ کا اس کیلئے ذلت و خواری کا موجب ہونا غلبہ آئین ہووے

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا آوارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل بجائے عدالت سشن ہے۔ جبکہ اصل جرم قابل سزائے موت ہو۔ اور اگر جرم قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دو سال ہے تو قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے اور اگر اصل جرم قابل سزا کم از دس سال ہے تو مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا وہ عدالت جو اصل جرم کی تجویز کرے گی۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص جرم کے چھپانے یا جرم کی سزا جائز سے بچانے یا سزا جائز سے باز رکھنے کے معاوضہ میں اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے کوئی مایہ الاحتظاظ یا اسکے عوض میں کوئی مال حاصل یا قبول کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا اس کا اقدام کرے تو اس شخص کو بلحاظ نوعیت جرم جسکی اگر جرم قابل سزا موت ہو تو میعاد سزا سات سال تک ہو گی اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اور اگر جرم حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا ہو۔ یا سزائے قید دس سال ہو تو اس کو تین برس تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا اور جرم کی سزا دس سال سے کم ہو تو اس قسم کی سزا دیجائے گی جو اس جرم میں مقرر ہے۔ اور بڑی سے بڑی میعاد ایک چوتھائی تک ہو سکے گی یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) جرم کا ارتکاب ہونا (۲) ملزم کا جرم کی سزا سے بچانے یا سزا جائز سے باز رکھنے کے عیوض میں اپنے یا کسی شخص کے واسطے کوئی مایہ الاحتظاظ یا اس کے عوض میں کسی مال کا حاصل یا قبول کرنا یا قبول کرنے پر راضی ہونا یا اس کا اقدام کرنا (۳) جرم کا قابل سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال یا اصل جرم جو ہو ثابت کیا جاوے

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل

اغنائے جرم و شخص مرتکب جرم کو سزا جائیہ سے بچانے کے لئے اپنے استغلاء ناجائز کو مستقر بکہ کر صورت معاش بنایا ہوا ہے جرم قرار دے کر مرتکبان جرم کو مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ ہر قسم بد طینت اشخاص کے رجحان ذہنی جس سے انکو ایسی بداعمالی کی تحریک پیدا ہوتی ہے سد باب ہو جاوے۔ اس لئے دفعات ہذا و دیگر مشابہ دفعات میں قانونی دفعات سزا وضع کیگئی ہیں

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور جبکہ جرم ثابت سے بچانا ہو۔ وہ قابل تجویز سشن ہوگا اور جرم قابل سزائے حبس دوام یا سزائے شور یا سزائے قید دس سال تک کا ہو تب قابل تجویز سشن یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور باقی اور صورتوں میں مجسٹریٹ پریزیڈنسی مجسٹریٹ درجہ اول تجویز کرے گا یا وہ عدالت جس میں وہ جرم قابل تجویز ہو۔

شرح ۱ بنا بر ہذا جو شخص کسی شخص کو کسی جرم کی سزا قانونی سے بچانے یا سزا قانونی سے بچانے کے معاوضہ میں کسی شخص کو کچھ مایہ الاحتفاظ دے یا دینے کو کہے یا پہنچانے یا پہنچنے کو کہے یا پہنچانے پر راضی ہو۔ یا کسی شخص کو کوئی مال واپس کرے یا کرائے یا واپس کرنے یا کرانے کو کہے یا واپس کرنے یا واپس کرانے پر راضی ہو اور تحت دفعہ ۲۱۳۔ اپنے واسطے یا دوسرے کے نام سے مایہ الاحتفاظ یا بطور صلہ مال لیتا وغیرہ ہے اور دفعہ ہذا میں مایہ احتفاظ دینا یا پہنچانا یا مال واپس کرانا وغیرہ ہے جیسا کہ دفعہ ۱۶۱ و دفعہ ۱۶۲ میں مایہ الاحتفاظ لینے یا دینے والے کی نسبت بصورت قانونی بدفعات درج کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ہر شخص پر جداگانہ طور سے بدفعہ ۲۱۳، ۲۱۴ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عائد کیگئی ہے اور جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید دس سال یا جرم سزا قید کم از دس سال کی صورت میں مختلف سزائیں تحت دفعہ ۲۱۳ و تحت دفعہ ہذا درج کیگئی ہیں اور جن جرائم میں تحت دفعہ ۳۴۵ ضابطہ فوجداری راضینامہ ہو سکتا ہے۔ ان جرائم کے اشخاص سے دفعات ۲۱۳ و ۲۱۴ مذکور متعلق نہیں ہیں:

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ارتکاب جرم کا ہونا ۲۱۱ ملزم کو سزا قانونی سے بچانے کے لئے مایہ الاحتفاظ

واپس کرنے کو کہے یا واپس کرانے پر راضی ہو۔

اگر جرم قابل سزائے موت ہو تو اگر اس جرم کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید ہو اور اگر اس جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دس برس تک ہو سکتی ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اور اگر اس جرم کی پاداش میں ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دس برس سے کم ہو تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکے گی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ یا جرمانہ کی۔ یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

مستثنیٰ دفعات ۲۱۳ و ۲۱۴ کے احکام کسی ایسی صورت سے متعلق نہیں ہیں۔ جس میں جرم کی بابت قانوناً راضی نامہ ہو سکتا ہو۔

تمثیلات - جو قسم دفعہ ہذا میں ہیں وہ ایکٹ مصدرہ ۱۸۶۰ء کی رو سے منسوخ ہو گئی ہیں

اصول یہ امر مسلمۃ الجمہور انام ہے کہ واضعان قانون ملکی نے مجموعۃً کوئی قانون ایسا وضع نہیں کیا ہے کہ جو قانون حکم الٰہی کے متضاد و مغائر ہو۔ اور جس میں بدرویۂ انسانوں کی بد اعمالی و عادات ذمیمہ کی اصلاح کو مد نظر رکھ کر بالکل اد جرم کو ملحوظ نہ رکھا ہو۔ چنانچہ ایسے لوگ جنھوں نے

کو کام میں لائے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی

اصول یہ مسئلہ ہے کہ ہر شخص طبعاً ایسے افعال کی شرکت سے اجتناب کرتا ہے کہ جس کی شمولیت سے خطرناک نتائج پیدا ہونا یقینی ہوتا ہے۔ لیکن جب متواتر کثرت بداعمالیوں کے اثرات سے بعض لوگ متاثر ہوتے ہیں تو وہ مال مسروقہ کی بازیافت بابتہ دفعات ۴۱۳ و ۴۱۴ تعزیرات ہند میں بحیلہ تعاون مابہ الاحتیاط کے یعنے یا قبول کرنے وغیرہ میں شرکت اختیار کرکے صورت گذشتہ بنا لیتے ہیں جسکو فطرت انسانی بھی لذت کرتی ہے۔ اس کو سزا دینا اس لئے مناسب ہے

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل سماعت ہے اور قابل اجتناب ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پرزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول سے

شرح دفعہ زیر تشریح وہ تراں بداعمالیوں کو روکنے کے لئے کہ جو لوگ مال مسروقہ بدست سارقان سے بیل بیع میں خریدتے ہیں اور محض دیہات میں ان کو ٹھانگدار اور رسہ گیر کہتے ہیں اور یہ قسم کا مال مویشی مسروقہ بلحاظ ان کے تعلقات کے ان کے علم میں ہوتا ہے اور اکثر اوقات یہ کام ہوتا ہے کہ بحیلہ سازی مال مسروقہ کے واپس دلانے کا ذمہ لیکر اصل مالک سے بھونا نقد کی دیت لیت کرکے مال مسروقہ ملزم سے مالک کو واپس کرا دیتے ہیں۔ اور بعض اشخاص موسومہ مذکرہ صدر کا یہی ناجائز فعل بصورت معاش کیا ہوا ہوتا ہے چنانچہ زیر دفعہ ہذا مال منقولہ کی بازیافت میں امداد کرنے کے حیلہ یا سبب سے کوئی شے جو انکو باعث مسرت ہووے یا لینا قبول کرے یا لینے پر راضی ہو اور اس طرح سے وہ کسی جرم تعزیرات ہند قابل سزا سے محروم کیا گیا ہو۔ وہ قابل سزا ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ تمام وسایل اپنی مقدور کے مطابق مجرم کی گرفتاری اور اس کو سزا کرانے کے لئے اس نے استعمال نہ کئے ہوں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) جرم کے ارتکاب سے کوئی شخص مال منقولہ سے محروم کیا گیا ہو (۲) ملزم نے مابہ الاحتیاط لیا یا لینے پر راضی ہوا یا قبول کیا ہو (۳) ملزم کا یہ جیسہ

دینا یا دینے پر راضی ہونا یا مال واپس کرنا (۳) نوعیت جرم جس سے بچانا مقصود ہو۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمی فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایں تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص مرتکب جرم کو سزا قانونی سے بچانے کے لئے یا سزائے قانونی کی پیروی سے باز رکھنے کے لئے (فلاں شخص کو تم نے مابہ الاحتظاظ دیا یا کہ جیسا کہ صورت ہو) اس وجہ سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ (عدالت سشن جیسا کہ صورت ہو) کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگر آف ہائی کورٹس دفعہ ہذا و دفعہ ماسبق اس اصول پر وضع ہوئی ہیں کہ ارتکاب جرم کے بعد ان بد اعمالیوں کو روکا جاوے جو بمقابلہ ابتدائی صورتہائے انسدادی کے زیادہ خطرناک ہیں اور اصلی مجرمان کو سزائے قانونی سے بچانے کے علاوہ مستزاد ارتکاب جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے اس لئے بلحاظ نوعیت جرم قبل از صدور حکم اخفائے ارتکاب جرم ثابت کیا جانا چاہیئے۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۳۷ صفحہ ۶۵۸ بمبئی و مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ و کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۱۔

مال مسروقہ وغیرہ کی بازیافت میں مدد کرنے کے لئے صلہ لینا

دفعہ ۱۵۔ جو کوئی شخص کسی شخص کو کسی ایسے مال منقولہ کی بازیافت میں مدد کرنے کے لئے جیلے یا سبب سے کچھ مابہ الاحتظاظ لے یا لینے پر راضی ہو یا لینا قبول کرے جس سے وہ شخص کسی جرم کے سبب جس کے لئے اس نمونہ میں سزا مقرر ہے محروم کیا گیا ہو بجز اس کے کہ شخص مذکور مجرم کے گرفتار کرانے اور اس کو اس جرم کا مجرم ثابت کرانے کے لئے اپنے حتی المقدور سب وسیلوں سے

جرنل صفحہ ۹۲۷ - ۴۵ الہ آباد صفحہ ۱۵۹ - ۴ لا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۱ - کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۰ - انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۹۱ -

(۳) ایک شخص نے مستغیث کا مال مسروقہ واپس دلانے کے عوض میں مبلغ تیس روپے مفت میں حاصل کئے تھے اور اس کو مال مسروقہ واپس دلا دیا تھا - چنانچہ ملزم مبلغ تیس روپے حاصل کرنے والے کو بجرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز سے سزا دیگئی تھی جو عدالت سیشن سے حکم سزا قایم رہا تھا - الہ آباد ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ روپیہ حاصل کر کے مال مسروقہ کا واپس کرنا اس قیاس کو پیدا کرتا ہے کہ وہ سارق مال سے واقف تھا - گویا کہ وہ خود چور تھا - اس لئے صحیح طور پر بجرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے اپیل نامنظور کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۸۱ - الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۴ء الہ آباد صفحہ ۷۸۳ - ۲۲ آل لا جرنل صفحہ ۸۳۸ - ۱۴ الہ آباد صفحہ ۹۱۵

(۴) ایک شخص نے مستغیث مال مسروقہ کے مال بازیافت کرنے کی کوشش میں محنتانہ حاصل کیا تھا اور یہ صورت اس اصول کے خلاف ہے جس پر دفعہ ۲۱۵ وضع کیگئی ہے - مال مسروقہ کے بازیافت میں مستغیث سے روپیہ حاصل کر کے ملزم سے مال لے کر واپس کرنا یا اس مال کو پھاٹک میں پہنچا کر اس قرارداد کا ایفا کرنا اور ملزم کو سزا سے بچانے کے لئے وسائل عمل میں لانا زیر دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند قابل سزا ہے - کرمنل لا جرنل جلد ۲۹ - صفحہ ۲۱ - الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۴۳۷ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۲۲ - ۵۰ الہ آباد صفحہ ۱۸۶ - ۲۸ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۵۵۱ - ۸ لا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۱۵۸ - ۲۵ آل لا جرنل صفحہ ۸۶۶ -

(۵) مستغیث کدارناتھ کا سائیکل سرقہ ہو گیا تھا - بسلسلہ دریافت و پڑتال رانند ملزم سارق کا سائیکل سرقہ کرنا ثابت ہوا - جس کی واپسی کے لئے ملزم نے دس روپے بطور بایہ الاحتفاظ طلب کئے تھے - اور مستغیث نے ملزم کو محض دو روپے دیئے تھے - ملزم کے سائیکل واپس نہ کرنے پر مستغیث نے بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول بجرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند نالش دایر کر دی تھی اور

بازیافت مال منقولہ شخص مالک مال کو امداد دینے یا پتہ کرنے اور ملزم کی گرفتاری یا جرم کی سزا دلانے میں تا حد مقدور نالش بیان ہے۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص کے قبضہ سے مسروقہ مال کی بازیافت کے حیلہ یا سبب سے مسمی فلاں سے مبلغ ایک روپیہ بعوض بعث اخطا بقدر فلاں حاصل کئے ہیں جس میں مجرم سزا سے بچ گیا ہے۔ اس طرح سے تم جرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ جرم مذکور میں تمہاری تجویز بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

فیصلہ جات ہائیکورٹس (۱) ایک شخص نے مستغیث سے اس کے مال مسروقہ کے بازیافت کرانے کے معاوضہ میں مبلغ چودہ روپے حاصل کئے تھے۔ مال مسروقہ مستغیث کو دلایا گیا اور اصل رقم کی واپسی سے بھی انکار کر دیا تھا۔ جسپر عدالت مجسٹریٹ مجاز نے بدفعہ مذکور دو سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ ملزم کا اپیل چیف کورٹ اودھ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بظاہر صورت جرم دغا ہے۔ اور چونکہ جرم ۲۱۵ تعزیرات ہند کا فرد جرم لگایا گیا ہے۔ لہذا تنسیخ حکم سزا ملزم عمل کیا گیا۔ ۱۹ کرمنل لاجرنل۔ صفحہ ۵۲۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۱۰۷۔ جلد ۱۔ برما لاجرنل صفحہ ۱۰۹-۱۱۰ لا برما رپورٹ صفحہ ۴۲۔

(۲) مسمی سری گوپال کے پانچ بیل سرقہ ہو گئے تھے۔ پانچ یوم کے بعد مسمی ہرگیان نے مستغیث کو کہا کہ مبلغ دو صد روپیہ اس کو دیدے۔ وہ اس کے مسروقہ بیل واپس کرا دے گا۔ مستغیث نے انکار کر کے پولیس کو اطلاع کر دی تھی۔ پولیس نے عدالت مجسٹریٹ میں معاملہ پیش کر دیا۔ جس میں ہرگیان کو جرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند سزا دیگئی اور سشن کورٹ سے سزا قائم رہی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے بجائے دو سال قید سخت کے ایک سال قید سخت رہی اور الزام جرم ۲۱۵ تعزیرات ہند قائم رہا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۸۳-۲۰ آل

کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۵۲ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۸۶ صفحہ ۶۴۹ سنہ ۱۹۳۹ء

(۱۰) دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند میں (Dishonestly) اہم جزو ہے کہ جرم فوجداری اور اس کے بچانے کو جانتا ہو اور کسی سے روپیہ امداد دینے اور واپسی مال اور چور کو سزا دلانے کے لئے لیا جانا بھی جرم نہیں ہے۔ بلکہ ملزم کے فعل کو خلاف منشا دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند لانے کے لئے اول اس امر کی شہادت ہونی چاہئے کہ مال مسروقہ سرقہ ہوا ہے اور دوم ملزم اس جرم فوجداری کے ارتکاب کو جانتا ہو اور تیسرے وہ تمام ذرائع استعمال میں لاکر ملزم کی گرفتاری میں ناکامیاب رہا ہو اور جب ان اجزا قانونی دفعہ ۲۱۵ کے اثبات میں معقول شبہ رہا ہو تو ملزم کو شبہ کا فایدہ دینا چاہئے - کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۱ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۲۲ کا حوالہ کرتے ہوئے ملزم بری اور حکم ماتحت منسوخ کیا گیا - کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۴۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۹۸۷ - پوٹ سندھ صفحہ ۵۳ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنل کیسز صفحہ ۵۲۳ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۱۰۵

(۱۱) ایک شخص پر بند مسروقہ کی واپسی میں مابہ الاحتیاط کا ملنا مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ثابت کیا جاکر اس کو زیر دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند سزا دینگی تھی - ملزم کا اپیل عدالت سشن میں پیش ہوکر بغرض تنسیخ حکم سزا جو ڈویژنل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کا پانچ روپیہ بمعاوضہ واپسی بند مسروقہ حاصل کرنا ثابت ہے - اور رسید ملزم کی دستخطی موجود ہے - مینیجر مثل سے یہ امر باضابطہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ بند مسروقہ بھی ملزم نے بمعاوضہ پانچ روپیہ واپس کیا تھا - اس لئے بمنظوری ریفرانس سشن کورٹ حکم سزا عدالت مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا - اور ملزم بری کیا گیا - کرمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۰ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۹۳۴ -

دفعہ ۲۱۶ - جب کسی وہ شخص جو کسی جرم کا مجرم ثابت ہوا ہو - یا جس پر اس جرم کا الزام لگایا گیا ہو - اس جرم کے لئے حراست جانا

ایسے مجرم کو پناہ دینا جو حراست سے بھاگا ہو - یا جس کی گرفتاری کا حکم ہو چکا ہو

ملزم سزایاب ہوا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ شہادت استغاثہ سے ملزم کے برخلاف جرم ۲۱۵ تعزیرات ہند ثابت ہے۔ اور ملزم پر بار ثبوت تھا کہ وہ اپنی بیگناہی ثابت کرے۔ جسکو ملزم ثابت نہیں کرسکا۔ اس لئے بفیام حکم سزا عدالت ماتحت عدالت العالیہ سے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۸۷ پٹنہ ۱۹۳۸ء۔

۶) اصلی ملزم مرتکب جرم دفعہ ۴۱۱ بدفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند قابل سزا نہ ہوگا۔ اور حکم سزا دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند منسوخ کیا جاکر ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۷ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۲۰۶۔ ۲۶ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۳۱۳۔ ۲۶ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۱۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۵۰۰۔ لاہور صفحہ ۲۶۳۔ ۲۸ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۴۳۳ و نیز آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۶۳۔ ۷ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۷۷ (۷) جرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند کی سزا کے لئے مستغیث کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اس کا مال منقولہ ارتکاب جرم تعزیرات ہند سے منتقل ہوا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷۲۹ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۳۶۹۔ ۳۲ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۳۸ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۶۹ و آل انڈیا۔ کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۳۱۔ آل رپورٹ ۱۹۳۱ء لاہور۔ صفحہ ۴۶۵ ل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۱۵۷۔

۸) جرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند بعدم موجودگی شہادت اس امر پر کہ مال منقولہ ارتکاب جرم تعزیرات ہند سے منتقل ہوا ہے۔ قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۷۰۹ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۷۶۔ ۱۳ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۷۳۲۔ انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۳۰۱ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۳۸۔ ۱ پٹنہ صفحہ ۳۹۲۔ آل انڈیا رپورٹ ۳۲ء پٹنہ ۱۴۱ صفحہ۔

۹) جبکہ اپیلانٹ کی اپیل بدفعہ ۲۱۵ و ۴۱۱ تعزیرات ہند میں شامل تجویز کیئے ہے جرم محض ۴۱۱ تعزیرات ہند دوسرے شخص سے متعلق ہو اور کوئی شہادت شامل میں موجود نہیں ہے کہ ایک تجویز ہوسکے۔ یا ہر دو جرائم کا باہم کیا تعلق ہے۔ اس لئے اکٹھی تجویز خلاف قانون ہے۔ زیر دفعہ ۲۱۵ ملزم کے خلاف مکرر تحقیقات علیحدہ چلائے

انڈیا کے اندر اُس کے مجرم ہونے کی صورت میں بطور جرم کے مستلزم سزا ہوتا اور جس کے لئے شخص مذکور بموجب کسی قانون متعلق حوالگی مجرمان بریاست غیر یا بموجب ایکٹ فراری مجرمان مصدرہ ۱۸۸۱ء کے یا اور طرح پر برٹش انڈیا کے اندر گرفتار کئے جانے یا حراست میں نظر بند رہنے کا مستوجب ہے۔ اور ایسا ہر فعل یا ترک فعل اس دفعہ کی غرضوں کے لئے اس طرح پر لایق سزا متصور ہوگا کہ گویا شخص ملزم برٹش انڈیا کے اندر فعل یا ترک مذکور کا مجرم ہوا۔

مستثنےٰ ۱۔ اس دفعہ کا حکم اس حالت کو شامل نہ ہوگا جہاں پناہ دینا یا چھپانا اس شخص کے شوہر یا زوجہ سے سرزد ہو۔ جسکا گرفتار کیا جانا مقصود ہے۔

اصول پبلک کی آسایش وحفاظت کے لئے بقواعد مختلف واصناف آئین نے قانون وضع کیا ہے جسکا اتباع حاکم ومحکوم پر مساوی طور سے لازم قرار دیا گیا ہے اور اس کی غایت تحفظ حقوق عامہ وانسداد جرائم ہے۔ لفظ پناہ دہی جس کی تعریف بدفعہ ۲۱۶ کیگئی ہے۔ جس میں کسی شخص مجرم کو جائے پناہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا زر نقد یا کپڑے یا ہتھیار یا گولی یا بارود یا سواری بہم پہنچانا یا کسی شخص کو گرفتاری سے بچنے میں کسی نوع سے مدد دینا داخل ہے اور پناہ دہندہ کو بدفعات ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۶ (الف) قوانین ہند مستوجب سزا سخت ٹھہرایا گیا ہے۔ کیونکہ پناہ دہی سے ایسے اشخاص مندرجہ دفعات مذکور کے ارتکاب جرایم میں توسیع وحوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور نظم سلطنت کی بہترین ترتیب میں خرابی پیدا ہوکر بدترین نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر زوجہ شوہر کا بچوجہ قسم بدکرداری وبداعمالی میں ایک دوسرے کو پناہ دہی سے مستثنےٰ قرار دینا بظاہر اصولاً نقض تنظیم آسایش عامہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن واصناف آئین وقوانین نے اس میں اس غایت مصلحت رشتہ زن وشوہر کو ملحوظ رکھا ہے کہ جس کے ساتھ اس تمدنی دنیا کی ترقی کا سلسلہ قایم ہے۔ اور جو ایک دوسرے کے میل ملاپ اور اعتماد باہمی سے وابستہ ہے۔ اگر یہ استثنےٰ قرار نہ دیا جاتا تو وہ نتیجہ مفقود ہوجاتا جس کے لئے وضع قانون مطلوب ہے۔ اور یہ رعایت دفعہ جس مختلف طبائع ان لوگوں سے

میں ہو کر اُس حراست سے بھاگ جائے۔ یا جب کبھی کوئی سرکاری مُلازم اپنی سرکاری مُلازمی کے اختیارات جایزہ کے نفاذ میں کسی جُرم کے لئے کسی خاص شخص کی نسبت گرفتار کئے جانے کا حکم دے تو جو کوئی شخص اُس بھاگ جانے یا اُس کی گرفتاری کے حکم کو جان کر اُس شخص کو گرفتار نہ ہونے دینے کی نیت سے پناہ دے یا چھپائے تو شخص مذکور کو نیچے لکھے ہوئے طریقہ کے موافق سزا دیجائے گی۔

اگر جُرم قابل سزائے موت ہو اگر اِس جُرم کی پاداش میں جس کے لئے وہ شخص حراست میں تھا۔ یا جس کے لئے اُس کے گرفتار کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے سزائے موت مُقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید ہو اور اگر اُس جُرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا دس برس کی قید مقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ مع جُرمانہ یا بلا جُرمانہ دی جائے گی۔

اور اگر اس جُرم کی پاداش میں ایسی قید مقرر ہے جو ایک برس سے زاید اور دس برس سے کم ہو تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو جُرم مذکور کیلئے مقرر ہے۔ اور اسکی میعاد اُس قید کی بڑی سے بڑی ایک چوتھائی تک ہو سکیگی جو اُس جُرم کیلئے مقرر ہے یا جُرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

اس دفعہ میں "جُرم" کے لفظ میں۔ نیز ہر ایسا فعل یا ترک فعل داخل ہے۔ جسکا مجرم ہونا برٹش انڈیا کے باہر کسی شخص کی نسبت بیان کیا جائے اور جو برٹش

(۵) نوعیت جرم اور دوسری صورت میں اگر وہ شخص جسکو پناہ دیگئی ہو یا چھپایا گیا ہو تاکہ وہ گرفتار نہ ہو جاوے اس کی نسبت امور ات ذیل ثابت کئے جاویں (۱) ملزم کو علم ہو کہ وہ مفرور ہے اور اس کی گرفتاری کا حکم سرکاری ملازم مجاز سے ہو چکا ہو (۲) ملزم نے بعلم امور مذکورہ کے اس کو پناہ دی یا چھپایا ہو (۳) ملزم نے اس لئے چھپایا یا پناہ دی کہ وہ گرفتاری سے بچ جاوے (۴) جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزا دس سال یا ایک سال سے زائد اور دس سال سے کم کا جیسا کہ صورت ہو ثابت کیا جاوے۔

فرد قرار جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص ملزم یا مجرم مفرور حراست جائیزہ کو یا فلاں شخص مفرور کو جس کی گرفتاری کا حکم جاری ہو چکا تھا بعلم اس امر کے کہ جرم سزائے موت (یا جیسا کہ جرم ہو) کا ملزم تھا جان بوجھ اس کو پناہ دی یا چھپایا تھا کہ وہ گرفتار نہ ہو جاوے۔ میں دفعہ سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول (یا سشن جج) کی تجویز کے لائق ہے۔ اسلئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس تکمیل جرم دفعہ ۲۱۶ کے لئے کوئی خاص وقت محدود نہیں ہے۔ یہ اسی وقت مکمل ہو جاتا ہے جبکہ پناہ دی گئی یا چھپایا گیا۔ اور یہ امر غیر ضروری ہے کہ گرفتاری ملزم یا مجرم چھ گھنٹہ ٹال مٹول میں رہی تھی۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۶۰ و جلد ۱ صفحہ ۶۶۱ اور لفظ پناہ مستعمل دفعہ ۲۱۶ میں گرفتاری کے بچاؤ میں ہر ایک قسم کی امداد کرنا شامل ہے۔ اور محض خوراک و پارچات دینا ہی پناہ دینے میں شامل نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴۔ صفحہ ۶۵۹ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۳۔ صفحہ ۶۹۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور۔ صفحہ ۶۲۳۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۲۹۔

(۲) مجرم اشتہاری کو محض کھانا دینا حسب معنی دفعہ ۲۱۶ داخل نہیں ہے جبکہ شہادت اس امر کی کہ ملزم نے مجرم کو گرفتار ہونے سے ارادتاً روکا تھا موجود نہ ہو

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اگر جرم قتل یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال کا ہو تو قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔

شرح اور اگر جرم قابل سزائے ایک سال قید نہ کہ دس سال قید ہو تو قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا وہ عدالت جس میں جرم کی تجویز ہو سکتی ہے۔

بدفعہ ہذا گرفتاری طلب مفرور ملزمان جن کی گرفتاری کا حکم ہو چکا ہو۔ ایسا شخص مجرم جو حراست قانونی سے بھاگ گیا ہو اس کو گرفتار نہ ہونے دینے کی نیت سے پناہ دینے یا چھپانے والے کو بلحاظ نوعیت جرم قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا و دفعہ ۲۱۲ و ۲۱۶ تعزیرات ہند قدرے امتیاز طلب ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۲۱۲ میں ایسے شخص ملزم مرتکب جرم کو پناہ دینا یا چھپانا یا سزا جائیز سے بچانا جو نہ تو مجرم ہو۔ اور نہ حراست سے بھاگا ہوا ہو اور نہ اس کے خلاف اثبات جرم ہوا ہو۔ قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور بدفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند ایسے شخص کو پناہ دینا جس پر اثبات جرم ہو۔ یا الزام بلوہ ہو وہ حراست قانونی سے بھاگ گیا ہو۔ یا ایسا ملزم ہو جس کی گرفتاری کا حکم اجرا ہو چکا ہو اس کو گرفتار نہ ہونے دینے کی نیت سے پناہ دیجاوے یا چھپایا جاوے۔ اور بدفعہ ۲۱۶ الف میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں میں سے ہوں یا حال میں انہوں نے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کی ہو۔ ان سب باتوں میں سے کسی ایک کو تسہیل ارتکاب جرم کے لئے یا ان کو سزا سے بچانے کے لئے پناہ دیجاوے۔ عام اس سے کہ حدود برٹش انڈیا کے اندر یا باہر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کا ارادہ کر کے ارتکاب کیا ہو۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) جسکو پناہ دیگئی یا چھپایا گیا۔ اس پر اثبات جرم یا الزام جرم ہو (۲) پناہ دادہ یا پوشیدہ کردہ شخص مذکور حراست قانونی سے فرار ہوا ہو (۳) ملزم فراری مذکور سے علم رکھتا ہو (۴) پناہ دہندہ کا اس کو پناہ دینا یا چھپانا تاکہ وہ گرفتار نہ ہو جائے

حکمِ سزا کے اندراج کے وقت کا لحاظ کیا جانا چاہیئے۔ اور بجائے دو سال قید سخت کے چھ ماہ قید ہو چکی ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۵۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۱۴۷۔ ۵۲ مدراس صفحہ ۷۳۔ جلد ۱۔ مدراس کرمنل کیسز صفحہ ۲۵۳۔ ۱۹۲۸ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۵۸۸۔ ۱۲۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۱۰۔ ۲۸ مدراس ۱۰۔ ویکلی صفحہ ۴۰۳۔ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۰۳۔

سرقہ بالجبر کرنے والوں یا ڈکیتوں کو پناہ دینے کی پاداش میں سزا

دفعہ ۲۱۶ (الف) جو کوئی شخص یہ جانکر یا اس بات کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ بعض اشخاص سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنیوالے ہیں یا حال میں انہوں نے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کی ہے۔ ان سب کو یا ان میں سے کسی کو اس نیت سے پناہ دے کہ ایسے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ یا وہ لوگ یا اُن میں سے کوئی سزا سے بچ جائے اس کو قید سخت کی سزا جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے دیجائے گی۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح۔ اِس دفعہ کی اغراض کیلئے یہ امر قابلِ لحاظ نہیں ہے۔ کہ آیا بریٹش انڈیا کے اندر یا باہر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا ارادہ کیا ہے یا اسکا ارتکاب ہوا ہے

مستثنےٰ۔ اِس دفعہ کا حکم اُس حالت میں شامل نہیں ہے۔ جہاں پناہ دینا مجرم کے شوہر یا اس کی زوجہ سے سرزد ہو۔

اصول بدفعہ ہذا بہ مستثنےٰ اس مصلحت تحفظ خانہ داری شوہر و زوجہ پر مبنی ہے کہ اس رنگین و لکش بارونق دنیا کا انحصار ان ہر دو کے باہم ملاپ سے ہی وابستہ ہے اور اسی باہمی محبت و میل کے قیام و تحفظ کے لئے بدفعہ ۱۲۲ قانون

اور جو ملزمان جرم ڈکیتی سے بری ہو گئے ہوں۔ اُن پر الزام جرم دفعہ ۲۱۶۔ الف صادق نہیں آئے گا۔ کلکتہ جلد ۱۔ صفحہ ۴۱۱۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۰ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۰۵۰۔ اور یہ امر ثابت ہونا چاہیئے کہ ملزم مجرم کو اشتہاری ہونا جانتا تھا۔ اس مقدمہ میں ملزم لاہور ہائیکورٹ سے بری کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۸۹

(۳) کسی ملزم کو بجرم دفعہ ۲۱۶ سپرد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملزم نے گرفتاری سے بچانے کیلئے ارادتاً مفرور مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کو پناہ دی ہو۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۱۷ سنہ ۱۹۲۸ء بمبئی۔ انڈین کیسز ۱۰۸ صفحہ ۲۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء بمبئی صفحہ ۱۸۴۔ ۵۲ بمبئی صفحہ ۱۵۱۔ ۳۰ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۰۔ ۹ آل انڈیا کرمنل رپورٹ۔ صفحہ ۵۶۳۔

(۴) ملزم نے اطلاع پاکر کہ مجرم اشتہاری ملزم کے گھر میں ہے۔ ملزم کے مکان پر پولیس گئی اور ملزم سے پوچھا کہ تمہارے گھر میں مجرم اشتہاری فلاں موجود ہے۔ ملزم کی متزلزل بیانی اور ٹال مٹول سے یہ سمجھا گیا کہ وہ اس کو بھگا دے گا۔ اس طرز عمل ملزم سے جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند سے عائد ہوتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۷۲ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۵ صفحہ ۱۷۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۹۹ سنہ ۱۹۳۰ء کرمنل کیسز صفحہ ۷۳۔ ۱۱ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۳۷۷۔

(۵) ایک ملزم جس کی گرفتاری کا حکم ہو چکا تھا اور وہ مفرور تھا اس کو ایک شخص نے اپنے مکان میں پناہ دی تھی جس کے خلاف جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند عائد کیا جاکر سزا دیگئی تھی۔ بدوران اپیل اصل ملزم مفرور جرم سے بری ہو گیا تھا اور اس ملزم پناہ دہندہ کا اپیل باضابطہ مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر استدلال براءت اصل ملزم جس کی پناہ دہی میں اس کو سزا ہوئی تھی کیا گیا۔ جس پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند کے لئے ملزم مفرور کی گرفتاری کا حکم جاری ہونا کافی ہے اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب بھی کیا ہو۔ اور اصولاً بہ تحفظ اغراض و افعات ملزم مشتبہ ہونا چاہیئے ہو۔ جسکو پناہ دیگئی ہو۔ حسب معنی دفعہ ۲۱۶ جرم ہوگا۔ الا ایسی صورت میں

اپیل پر ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا کہ ملزم کی طرف سے تکمیل غرض منجملہ اغراض دفعہ ۲۱۶ (ب) ڈکیتوں کو نہیں دیا گیا تھا۔ بلکہ محض لوٹ کا مال بسہولیت لے جانیکے لئے ملزم دیا گیا تھا جو جرم دفعہ ۲۱۶ (الف) کی حد تک نہیں پہونچتا ہے۔ ملزم پر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور مسمی دمڑی کے قبضہ سے جو مال مغصوبہ برآمد ہوا تھا وہ علیحدہ حکم دفعہ ۱۱۲ تعزیرات ہند واجب التعمیل ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۱ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۷۱۱۔

(۲) ایسے اشخاص ڈکیتیان یا ڈکیت کو پناہ دینا جو جرم ڈکیتی سے بری ہوا ہو اس کو پناہ دینا جرم دفعہ ۲۱۶ الف اس کے برخلاف عاید نہیں ہوتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۴۱ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۰۵۰۔

(۳) پناہ دہندہ ڈکیت کی ضمانت بدفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری نہیں ہوگی بلکہ ایسے شخص زیر دفعہ ۲۱۶ الف کارروائی ضابطہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں کرمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۸۰۴۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸۳ و سنہ ۱۹۲۹ء آل لاجرنل صفحہ ۹۳۔ الہ آباد صفحہ ۴۵۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۲۵۰۔ ۱۰ الہ بہت آل کرمنل صفحہ ۳۰۔

دفعات ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۹ (الف) میں پناہ دینے کی تعریف

دفعہ ۲۱۶ (ب) دفعات ۲۱۲، ۲۱۶ الف میں لفظ "پناہ دینے" میں کسی شخص کو جائے پناہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا نقد یا کپڑے یا ہتھیار یا گولی بارود یا سواری بہم پہونچانا یا کسی شخص کو گرفتاری سے بچنے میں کسی نوع سے مدد دینا داخل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا لفظ پناہ دہی کی تعریف کی گئی ہے۔ اور اس میں علاوہ سامان حرب و ضرب وغیرہ وسائل کے ذریعہ امداد دینے کے علاوہ کسی مجرم کو گرفتاری سے بچانے کے لئے کسی طرح سے امداد دینا داخل ہے۔

شہادت اغثاء خاص اُمور ازدواج سے اُن کو مبرا کیا گیا ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضینامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پرنیز ڈلنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح مدفونہ ذا جو شخص سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں کو یا جنہوں نے حال میں ڈکیتی کی ہو۔ اِن سب کو یا اُن میں سے کسی کو پناہ دے۔ کہ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی سہل ہو جاوے۔ یا وہ لوگ یا کوئی سزا سے بچ جاوے۔ عام اِس سے کہ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے اِرتکاب کا ارادہ یا اس کا اِرتکاب برٹش انڈیا کے اندر یا باہر ہوا ہو۔ لیکن زوجہ یا شوہر باہم پناہ دہی سے مشتثنےٰ ہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) وجود خاص اشخاص جو سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والے ہوں یا جنھوں نے حال میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کی ہو (۲) ملزم نے جان کر یا باور کر کے تمام یا ان میں سے کسی ایک کو دانستہ پناہ دی ہو (۳) ملزم کا تسہیل اِرتکاب جرم یا سزا سے بچانے کیلئے پناہ دینا

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل ہم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمیان فلاں فلاں سارقان بالجبر یا ڈکیتیان (یا اُن میں سے جسکو پناہ دی گئی ہو اس کا نام درج کرو) کو پناہ اِس لئے دی کہ اِرتکاب جرم سہل ہو جائے یا وہ سزا سے بچ جاویں۔ تم نے جانتے یا باور کرتے ہوئے دانستہ جرم دفعہ ۲۱۶ (الف) کا اِرتکاب کیا ہے۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل (یا سشن جج کی تجویز کے لائق ہے) اِس لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

راولنگز ہائیکورٹس مسمّی دمڑی ایک شخص نے اپنا ٹٹو بطور عاریت دیا تھا جسپر بعد ڈاکہ زنی جس میں دو قتل و چند ضربات خطرناک پہونچیں تھیں۔ ڈکیتوں نے مال مسروقہ ٹٹو پر بار کیا۔ اور اس طرح سے بہت سا مال لے گئے تھے جسپر عدالت سے مسمّی دمڑی کو پانچ سال قید کی سزا دیگئی تھی

مُلزم کو بھگا دینا پناہ دہی میں داخل ہے اور حصّہ اخیر دفعہ ۲۱۶ ب صادق آتا ہے اس لئے اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۸۸ - اودھ - انڈین کیسز جلد ۵۹ - صفحہ ۱۵۲ - آل انڈیا ریپورٹر ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۴۲۳ - ۱۲ اودھ لاجرنل صفحہ ۲۷۰ - ۲ اودھ - ویکلی نوٹ صفحہ ۲۶۰

سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے ہدائیت قانونی سے انحراف کرے

دفعہ ۲۱۷ - اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہو۔ قانون کی کسی ہدایت سے جو اس طریقے سے متعلق ہے۔ جس پر اُس کو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے چلنا چاہیئے۔ جان بُوجھکر انحراف کرے۔ اِس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اُس کے باعث کسی شخص کو سزائے قانونی سے بچائے۔ یا جس قدر سزا کا وہ شخص مستوجب ہے۔ اس سے کم سزا دلائے۔ یا کسی مال کو ضبطی یا کسی خرچ سے جس کا وہ قانوناً مستوجب ہے بچائے تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جُرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم سے اور بموجب عہدہ ملازمت حسب دفعہ ۱۹ ضابطہ منظور طلوب ہوگی

شرح ہدایت قانونی سے صریح ہدایت قانون یا قواعد متعلقہ جو بمثل قانون نافذ الوقت زیر عمل ہو مراد ہے۔ اور سرکاری ملازم کا جان بُوجھکر ایسی ہدایت سے انحراف کر کے کسی شخص کو سزا قانونی سے بچانا یا کم سزا دلانا یا ضبطی مال سے بچانا اُس کے تحت دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے مثلاً پولیس افسر جو ابتدائی اطلاع بجائے اصلی غیر مرتکب جُرم کے دُوسرے شخص کا نام ارتکاب میں لکھتا ہے۔ اور اصلی مُلزم کو

رولنگز ہائیکورٹس

(۱) مسمی تارا سنگھ کے مکان میں مسمی دہارا سنگھ ڈکیت ہر دو ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ ہیڈ کنسٹبل پولیس کی دریافت پر مسمی تارا سنگھ نے کہا کہ ہمراہی دہارا سنگھ اس کا بھتیجہ مہمان ہے۔ اس طرح غلط بیانی سے دہارا سنگھ ڈکیت کو بھگا دیا گیا۔ معلومات پر تارا سنگھ کا فعل پناہ دہی متصور ہو کر عدالت سے سزا دیگئی۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد میں یا ضابطہ اپیل پر بحوالہ ۲۶ کرمنل لاجرنل صفحہ ۱۴۱ جس میں یہ امر تھا کہ ہمچو قسم طریق سے امداد کرنا پناہ دہی میں داخل ہے۔ سزا قایم رہی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۶۳ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۱۳۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۰۶۔ ۷ لاہور صفحہ ۳۰۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۱۸۔

(۲) لفظ پناہ دہی میں کسی شخص کو پناہ دینا۔ خوراک۔ پانی۔ روپیہ۔ پارچات اسلحہ۔ سامان سکہ۔ بارود وغیرہ متعلقہ باذرائع لیجانے کے گاڑی سواری وغیرہ یا کوئی اور طریق جس سے ملزم گرفتاری سے بچ جاوے داخل ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۸۴ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۵۰۰

(۳) ایک ڈکیتی جس میں دو قتل اور چند اشخاص زخمی ہوئے تھے۔ ایک ڈکیت کے پاس سے ایک شخص کا گھوڑا بطور عارضی دینا ثابت ہو کر اس کو سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض مال لوٹ کا لیجانے کے لئے عاریتاً گھوڑا یا غرض سہولیت دینا حسب معنی دفعہ ۲۱۶ الف پناہ دہی نہیں ہے۔ لیکن جو حکم زیر دفعہ ۴۱۲ تعزیرات ہند ہو چکا ہے۔ اس کو ملزم بھگتے گا۔ اور حکم سزا پناہ دہی جرم دفعہ ۲۱۶ الف قابل منسوخی ہے۔ منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل ۲۶ صفحہ ۱۵۱۔ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء الہ آباد۔ صفحہ ۶۷۶۔ ۲۲ آل لاجرنل صفحہ ۴۹۶۔ ۵ لا رپورٹر آل کرمنل صفحہ ۹۰۔

(۴) ایک شخص نے ملزم گرفتاری مفرور کو پولیس کی آمد کی اطلاع باشارات دیکر گرفتاری سے بچا دیا تھا۔ جسکو زیر دفعہ ۲۱۶ الف سزا دیگئی تھی۔ اودھ چیفکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر لفظ پناہ دہی کی توضیح کرتے ہوئے بحوالہ رولنگز ۲۵ الہ آباد صفحہ ۱۷۶ جلد ۴۰۔ انڈین کیسز صفحہ ۱۳۱ قرار دیا گیا کہ بذریعہ علامات واشارات

رولنگز آف ہائیکورٹس

جرم دفعہ ۲۱۷ یا ۱۱۸ تعزیرات ہند میں فجرمیت کے لئے بمثل جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند جس میں وجہ ثبوت کو غائب کرنا قابل سزا ہے۔ اس میں وجود اصلیت جرم لازمی ہے۔ دفعات کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ جس شخص کو بانحراف ہدایت قانونی سزا سے بچانا ملزم کی نیت میں تھا۔ وہ واقعی مرتکب جرم ہو اور قانوناً مستوجب سزا ہو۔ اس لئے بحالات و واقعات مقدمہ ملزم کو علم ہو یا باور کرنے کی وجہ ہو۔ کہ اس فعل غالباً ایک شخص کو سزا قانونی سے بچانے کے لئے تھا۔ جو حالات مقدمہ سے اخذ کیا جائے گا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۶۱ ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۶۵ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۸۹ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۵۶۱ ۔ ۱۸ ۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۳۷۰ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۰۱ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۸۵۰ ۔

سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے غلط کاغذ سررشتہ یا نوشتہ مرتب کرے

دفعہ ۲۱۸ ۔ اگر کوئی شخص جو کسی سرکاری ملازم ہو ۔ اور سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی کاغذ سررشتہ یا کسی اور نوشتہ کا تیار کرنا اس پر لازم کیا گیا ہو ۔ اور وہ اس کاغذ سررشتہ یا نوشتہ کو ایسے طور سے مرتب کرے جس کو وہ غلط جانتا ہو، اس نیت سے یا امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے باعث عامہ خلائق کو یا کسی شخص کو زیان یا نقصان پہنچائے یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کو علم سے کہ اسکے باعث کسی شخص کو سزائے قانونی سے بچائے یا کسی مال کو ضبطی یا کسی اور خرچ سے بس کا وہ مال قانوناً مستوجب ہے ۔ بچائے ۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے ۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی

بچاتا ہے، جو فرضی شخص بھی بعدم تکمیل رہا ہو جاتا ہے اور دفعہ ۱۹۶ و ۲۱۹ و ۲۲۰ قدرے امتیاز طلب ہیں دفعہ ۱۹۶ میں بانحراف کسی ہدایت قانونی کے کسی شخص کو سرکاری ملزم کا نقصان پہونچانا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں نقصان سے بچانا ہے۔ اور دفعہ ۲۱۹ میں ملازمان صاحب اختیار کا جنائتاً اور کینہ سے کوئی تجویز یا فیصلہ یا حکم یا کیفیت خلاف قانون تحریر کرنا ہے۔ اور یہ عدالت کی کارروائی کے دوران میں عمل خلاف آئین و قوانین ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۲۲۰ میں وہ ملازمان سرکار ہیں جن کو خود فیصلہ کرنے یا ملزم کو سپرد دشتن کرنے کا اختیار ہے یا جو مجسٹریٹ کسی مقدمہ میں ملزم کو زیادہ سزا بلحاظ نوعیت جرم دلانا چاہتا ہے۔ وہ حسب قاعدہ ملزم کو اس مجسٹریٹ کے پاس بھیجے گا۔ جس کو اختیارات دفعہ ۳۰ ضابطہ حاصل ہوں تو اس طرح سے کسی شخص کا بالارادہ خاصہ یا خباثت سے سپرد کرنا خاص صورت میں جو دفعہ ۱۹۶ یا ۲۱۷ یا ۲۱۹ سے علیحدہ صورت رکھتی ہے۔ ہر چہار دفعات مسطورہ میں باعتبار الفاظ قانونی علیحدہ علیحدہ صورت پائے ہیں جن میں کسی قسم کا کوئی خاص لفظی تفریق طلب پیچیدہ امر نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا میں یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جس شخص کو سزا سے بچانے کے لئے انحراف ہدایت قانونی سے سرکاری ملازم نے کیا ہے۔ وہ واقعی مرتکب جرم ہوا تھا۔ یا قانوناً صحیح طور پر لائق سزا تھا۔

امورات قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم سرکاری ملازم ہو (۲) ملزم قانوناً پابند ہدایت تھا جس سے انحراف کیا گیا (۳) ملزم نے دانستہ اختیار کردہ طریق خلاف ہدایت استعمال کیا (۴) ملزم نے جان بوجھکر سزا قانونی سے کسی شخص کو بچایا یا کم سزا دلائی۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت منصب سرکاری فلاں ہدایت قانونی سے دانستہ انحراف کر کے فلاں شخص کو سزا قانونی سے بچایا ہے (یا کم سزا دلائی ہے۔ یا ضبطی مال سے بچایا ہے۔ جیسا کہ صورت حسب معنی دفعہ ہذا ہو درج کیجاوے۔) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں حیثیت سرکاری ملازم فلاں کا غذ نوشتہ یا نوشتہ جس کا تیار کرنا تم پر لازمی تھا دانستہ غلط مرتب کرکے فلاں شخص (یا عام خلائق جیسا کہ صورت ہو درج ہو) کو نقصان پہونچایا ہے۔ یا ایسی ہی نیت یا بامر احتمال علم سے فلاں شخص کو سزا قانونی سے بچایا ہے۔ (جس حصہ صورت دفعہ ہذا کا ارتکاب ملزم نے کیا ہو وہ بطور مسطور فرد جرم میں درج کیا جاوے۔) جس سے تم زیر دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند جرم کے مرتکب ہوئے ہو جو قابل تجویز ششن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ مجرم مذکور تمہاری تجویز بعدالت ششن میں عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک سرقہ کے مقدمہ میں پولیس افسر تفتیش نے خاص گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ اور فرد قلاسی مکان مشتبہ مرتب کی تھی، دوسرے روز وہ اصل کاغذات افسر تفتیش نے تلف کرکے جائے ان کے دوسرے بناوٹی غلط کاغذات مرتب کئے تھے۔ پولیس افسر کو عدالت مجاز سے بدفعہ ۲۰۱ و دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ بمبئی سے حسب قاعدہ کاغذات پیش ہونے پر قرار دیا گیا کہ بلحاظ واقعات جرم دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ چنانچہ حکم سزا دفعہ ۲۱۸ بحال رکھا۔ اور حکم سزا دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند منسوخ کیا کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۱۱ و ۶۱۲۔ جرم دفعہ ہذا سے بچائی زائل ہوتی ہے۔ در انصاف میں تحریف ہوتی ہے اور جب اس جرم کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ تو یہ ضروری نہیں ہوتا ہے۔ کہ ملزم کا ارادہ سزا سے بچانے کا ثابت کیا جاوے۔ یہ کافی ہے۔ کہ ملزم جانتا ہو۔ کہ اغلباً انصاف نہیں ہوگا اور اس امر سے کوئی شخص سزا سے بچ جائے گا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۱۱ و کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۹ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۱۳۵-۲۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۸۲۳۔

(۲) دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند عائد کرنے کے لئے یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ اصلی جرم یا دوسرا بیان کہ وہ مجرم ہووے۔ اور جب کہ قابل مداخلت پولیس مقدمہ مہتمم پولیس تھانہ کے پاس اطلاع پر زیر تفتیش ہووے۔ اور وہ افسر دانستہ مجرم کو بچانے کے لئے غلط دستاویزات مرتب کرتا ہے۔ عام اس سے کہ متہم مجرم فی الواقع مجرم جرم ہو یا نہ ہو۔ وہ افسر غلط کاغذات

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز ششن ہے اور حسب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری قبل از سماعت مقدمہ ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو سرکاری ملازم بہ حیثیت منصبی کسی کاغذ رشتہ یا نوشتہ کو غلط جان کر مرتب کرے۔ کہ جس سے عامہ خلائق یا کسی شخص کو نقصان یا زیان پہنچائے یا ویسی ہی نیت یا بامر احتمال علم سے اس ترتیب غلط نوشتہ سے کسی شخص کو سزا قانونی سے بچائے۔ یا کسی مال کو ضبطی یا کسی اور خرچ سے جو مال پر عاید ہوتا ہو بچائے۔ تو وہ سرکاری ملازم بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ مدعا دفعات امتیازیہ وضع کرنے کی غایت یہ ہے۔ کہ سرکاری ملازمان بایمانداری و راست بازی سے اپنی خدمات منصبی کو انصاف کی مطابقت سے انجام دیویں جس سے تحفظ غایت وضع قانون رہے۔

دفعہ ۲۰۴ و ۱۷۶ میں امتیازیہ تفریق طلب امر دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند میں جس دستاویز کو بطور وجہ ثبوت کسی عدالت یا سرکاری ملازم کے روبرو مجبوراً پیش کرنے کی پابندی ہو۔ اس کو تلف کرنا یا چھپانا یا اس کے کسی جزو کو مٹانا یا ایسا کر دینا کہ وہ دستاویز پڑھی نہ جاوے۔ قابل سزا ہے۔ مثلاً کسی رپٹ روزنامچہ کو مٹا دینا یا اس کو چاک کر دینا ہے۔ اور دفعہ ۱۷۶ میں سرکاری ملازم جس کو بہ حیثیت منصبی کوئی دستاویز تیار کرنے یا ترجمہ کرنے کو سپرد ہوئی ہو۔ جان بوجھکر کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے غلط مرتب کرتا ہے۔ اور دفعہ ۲۱۸ کے الفاظ زیر شرح مندرجہ صدر صاف ہیں ہر سہ دفعات بلحاظ الفاظ قانونی تفریق شدہ ہیں کوئی امر مزید توضیح طلب نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا بہ حیثیت منصبی کاغذ رشتہ یا نوشتہ کو دانستہ غلط مرتب کرنا۔ (۳) ملزم کا اس کاغذ یا نوشتہ سے عامہ خلائق یا کسی شخص کو نقصان پہنچانا (۴) ملزم کا ویسی ہی نیت یا بامر احتمال علم سے اس ترتیب دستاویز مذکور کے باعث کسی شخص کو سزا قانونی سے بچانا (۵) ملزم کا بہ نیت مذکور اس کے باعث مال کو ضبطی یا خرچ سے بچانا (۶) ملزم پر اس دستاویز کا تیار کرنا بہ حیثیت منصبی لازمی ہونا۔

کہ پٹواری جملہ اندراجات خسرہ کا ذمہ دار تھا۔ اور اس کو تمام واقعات کی صحت کے بعد اندراج کرنا چاہیئے تھا۔ اور اس کو جاننا چاہیئے تھا۔ کہ فصل بحکم عدالت بنام شخص تالیف کے نام منتقل ہو چکی تھی۔ اس نے بنرمانہ نیت سے دانستہ یہ اندراج کیا تھا۔ اس لئے اپیل نامنظور حکم سزا قائم رہا۔ کرینیس لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۱ سنہ ۱۹۶۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۵۳۱

(۶) ایک پٹواری جس کا موجب [illegible] مینوئل قانون مال فرض ہے کہ بروقت پیمائش ارانتی خسرہ میں جملہ اندراجات ملکیت یا مکان و کاشتکاران اراضی متعلقہ میں کرے اور جن شخصوں کو عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل ہو کر قبضہ مل چکا تھا۔ ان کا اندراج دانستہ غلط کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند عدالت مجاز سزا دیگئی تھی۔ اور اپیل پر ہائیکورٹ الہ آباد سے حکم سزا قائم رہ کر اپیل نامنظور ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۵۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۰۶۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل کریمنل کیسز صفحہ ۲۱۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاء جرنل صفحہ ۸۰۳ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۹۶۸

سرکاری ملازم جو عدالت کی کارروائی میں فاسد طور سے کیفیت وغیرہ خلاف قانون مرتب کرے۔

دفعہ ۲۱۹۔ اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ عدالت کی کارروائی کسی حالت میں فاسد طور سے یا خیانت سے کوئی کیفیت مرتب کرے یا کوئی حکم دے۔ یا کوئی تجویز یا فیصلہ کرے جس کا خلاف قانون ہونا وہ جانتا ہو۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت ہے۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت شش ہے۔ منظوری تحت دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری ہے۔ بشرطیکہ سرکاری ملازم بلحاظ منصب منظوری طلب ہو۔ ورنہ چھوٹے ملازم بتجدد اختیار اس کی منظوری دے سکتا ہے۔ جو اس کو بحال و برخاست کر سکتا ہو

سررشتہ پولیس تیار کرنے میں جرم ۲۱۸ تعزیرات ہند کا مرتکب ہے۔ اور جہاں یہ امر ثابت ہو۔ کہ ملزم نے وہی تحریر کیا ہے۔ جو گواہوں نے اس کے روبرو بیان کیا ہے۔ وہاں یہ واقعہ پولیس کے روبرو جو بیانات تحریر ہوئے۔ ان کو غلط جانتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ کوئی وجہ جرم دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند عاید کرنے کی نہیں ہے۔ ملزم افسر پولیس کا اپیل ہائیکورٹ لاہور سے منظور ہوا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۷ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۶۶۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۴۶۱ ۔ ۷ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۳۱ ۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۶۶ ۔

(۴) ایک زمیندار اجارہ دار کے مقدمہ میں افسر مال کی عدالت میں پٹواری بطور گواہ کے پیش ہوا تھا۔ اور حلم دیا گیا تھا۔ کہ اپنا بیان مفصل بموجب فرد کاغذات قابل تحریر کرا دے۔ اور ایک فرد مرتب کرکے کاغذات مال سے پیش کرے۔ جس کے غلط فرد مرتب کرنے پر زیر دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند پٹواری کو سزا دی گئی۔ جس کے باقاعدہ اپیل پر ڈویژنل سشن جج الہ آباد نے رہا کر دیا گیا تھا جس کے خلاف نگرانی ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ پٹواری پر دفعہ ۲۱۸ عاید نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ پٹواری کا بیان جو اس نے تیار کیا ہے۔ وہ ایسی دستاویز نہ تھی جس کا مرتب کرنا اس کا فرض منصبی تھا۔ اور پٹواری سرکاری ملازم تھا منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ مطلوب تھی۔ اس لئے بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بھی مکرر تحقیقات کرانا مناسب نہیں ہے کہ آیا پٹواری نے حلفاً جھوٹی شہادت دی ہے یا نہیں۔ یہ نگرانی پٹواری کے حکم رہائی اڈیشنل سشن جج کے کی گئی تھی جو نامنظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۰ سنہ ۸۷۴ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد نمبر ۱۱۸۰ صفحہ ۲۳۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۳۷۴ ۱۰۔ لا رپورٹ ۔ ل کرمینل صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۲۹ء آل لاجرنل صفحہ ۱۲۵ ۔ ۱۲۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۲ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۰۔

(۵) ایک مقدمہ میں چند قطعات اراضی پر باضابطہ مقدمہ دائر کرنے کا تنبیہ دلایا گیا تھا۔ لیکن پٹواری حلقہ مسمی چندرابھول نے پیش خسرہ پیدائش فصل میں اصل ڈگریدار کا نام درج نہ کیا جس سے باہم فریقین جھگڑا ہو گیا۔ اور نقص امن کے احتمال سے سب انسپکٹر پولیس نے انتظام کیا۔ اور دریافت اصلیت سے پٹواری کا مرتکب جرم دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند ثابت ہو کر ایک سال قید سخت و پانسو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا تھا۔ باضابطہ اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا

سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت ششدن ہے۔ اور حسب دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری قبل اجرائے کارروائی عدالت منظوری طلب ہے۔

شرح دفعہ ۲۱۹ و دفعہ ہذا میں جرم قابل سپردگی کا فرق ہے دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم جس کو مقدمات سپرد کرنے کا اختیار ہو۔ اور وہ تجویز یا قید کے لئے فاسد یا خباثت کے ساتھ شخص کو تجویز یا قید کے لئے سپرد کرے یا قید رکھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ خلاف قانون عمل کرتا ہے۔ بدفعہ ہذا قابل سزا ہے۔ اور مقدمات کی سپردگی بصورت حالات مقدمہ بدفعات ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ ضابطہ فوجداری کی جاتی ہے۔ گرفتاری سپردگی خلاف قانون، دانستہ مواصمت رلی کی جاوے۔ مجسٹریٹ سپرد کنندہ قابل سزا ہوتا ہے اور ایسا ہی پولیس افسر اگر بارادہ فاسد خلاف قانون کسی شخص کو قید رکھے درکاغذ۔ مجسٹریٹ مجاز کے سپرد کرے۔ یا سپرد کرنے کے لیے اس کو مقید رکھے۔ تو وہ بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ دفعہ ہذا میں بکارروائی عدالتی کیفیت مرتب کرنا قانون فوجداری ملازم محکمہ پر بھی حاوی ہے۔ اور اگر کوئی شخص تحت دفعہ ۵۹ ضابطہ بصراحت صدر کسی شخص کو گرفتار کر کے تھانہ میں پیش کرے تو وہ قابل مواخذہ بدفعہ ہذا نہیں ہوگا۔ اگر دانستہ مخاصمت جس شخص کو گرفتار کرے وہ بدفعہ ۳۴۰ تعزیرات ہند قابل واخذہ ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم عہدہ دار ملازم سرکار ہو (۲) ملزم بحیثیت منصبی کسی شخص کو قید رکھنے یا قید کے لئے سپرد کرنے یا تحقیقات کے لئے سپرد کرنے کا قانوناً صاحب اختیار ہو (۳) ملزم نے باختیار منصب بخباثت خلاف قانون دانستہ اس کو قید رکھا یا سپرد کیا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں پسر فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت عہدہ فلاں باختیارات خود فاسد با بخباثت دانستہ خلاف قانون فلاں شخص کو فلاں تاریخ سے قید رکھا یا قید رکھا کر سپرد عدالت

شرح بدفعہ ہذا جو سرکاری ملازم عدالت کی کارروائی کے کسی حصہ پر فاسد یا خباثت سے خلاف قانون دانستہ کوئی کیفیت لکھے یا حکم دے یا کوئی تجویز یا فیصلہ کرے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور لفظ فاسد طور سے کے معنے خلاف قانون اصلیت کے خلاف بہ تحریص ذاتی عمل کرنا ہوتا ہے۔ اور خباثت بھی بہ نیت خلعت ارادتاً بغیر کسی سبب یا عذر جائز کے شرارتاً بخاصمت طبع مثل زنا ہوتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا رپورٹ یا حکم یا تجویز یا باظہار رائے خلاف قانون دانستہ کرنا (۳) ملزم کا فاسد یا خباثت سے ایسا کرنا (۴) ملزم کا یہ فعل کسی مرحلہ حیثیت منصبی میں دانستہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فاسد طور سے بہ حیثیت سرکاری ملازم بحیثیت مہتمم پولیس سٹیشن تھانہ فلاں بمقدمہ فلاں مسمی فلاں شخص کی نسبت دانستہ غلط رپورٹ تسلیمہ درج کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت شیشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعد الت عمل میں آوے

رولنگر آف ہائیکورٹس ایک مصنف عدالت نے ایک ڈگری بر خلاف مدعا علیہ دانستہ خلاف قانون بخباثت صادر کی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے منصف جرم دفعہ ۲۱۹ تعزیرات ہند صحیح طور پر قرار دیا جانا سلیم ہوا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۷ سنہ ۱۹۱۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۵۹۴ - ۱۵ - آل لاجرنل صفحہ ۱۰۶۔

جو شخص مجاز قید رکھنے یا سپرد کرنیکا ہو جان بوجھکر خلاف قانون کسی شخص کو خود قید رکھے یا قید کے لئے سپرد کرے

دفعہ ۲۲۰ - اگر کوئی شخص جو کسی ایسے عہدہ پر ہے۔ جس کی رو سے اس کو قانوناً لوگوں کو تجویز یا قید کے لئے سپرد کرنے یا قید رکھنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس اختیار کے نفاذ میں کسی شخص کو فاسد طور سے یا خباثت سے تجویز یا قید کے لئے سپرد کرے یا قید رکھے یہ جان کر کہ ایسا کرنے میں میں خلاف قانون عمل کرتا ہوں۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی

پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید مقرر ہے۔ اس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ یا۔

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص پر جو حبس میں تھا یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔ یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب تھا۔ جس کی پاداش میں دس برس سے کم کی میعاد کی قید مقرر ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اگر جرم قابل سزا جرم سنگین ہو تو شخص قابل تجویز عدالت ششن ہوگا۔ اور اگر حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال کا ہو تو عدالت ششن یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ فرسٹ کلاس اور اگر دوسری صورت کا جرم ہو تو مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم تجویز کر سکیگا۔ اور منظوری زیر دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری قبل از اجرائے کارروائی عدالت ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جس سرکاری ملازم پر ذمہ داری قانونی بہ حیثیت منصبی قانوناً کسی شخص کا گرفتار کرنا یا حبس میں رکھنا واجب ہو۔ وہ کسی ایسے شخص گرفتاری طلب، کو جس پر الزام فوجداری قابل گرفت ہو۔ یا وہ کسی جرم کی بابت قابل گرفتاری ہو۔ اس کو قصداً حبس سے بھاگ جانے دینا یا اس کا اقدام کرنا یا گرفتاری طلب شخص کو قصداً گرفتار نہ کرنا بہ نوعیت جرائم قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کا منشا نہیں ہے۔ کہ جن لوگوں کو اختیارات قانونی گرفتاری یا اطلاع دہی مثلاً بدفعہ ۵۴ ضابطہ میں عام اشخاص کو اختیار ہے۔ اور دفعہ ۵۴ و ۵۵ ضابطہ میں افسر پولیس یا مہتمم پولیس اسٹیشن، کو اختیار گرفتاری ہے۔ اور دفعات ۵۴ و ۵۵ ضابطہ میں اطلاع دہی لازمی ہے۔ مگر ان پر ذمہ داری قانونی گرفتاری کی نہیں ہے۔ اس لئے ان کا قصداً ترک گرفتاری بدفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند ذمہ داری عائد نہیں کرتا ہے۔ جن ملازمان سرکاری پر قانوناً گرفتاری لازمی ہے۔ مثلاً تحت دفعہ ۲۳ قانون پولیس پر عہدہ دار پولیس کو واجب ہے کہ گرفتاری طلب اشخاص جن کو وہ گرفتار کرنے کا مجاز ہے۔ اس کا گرفتار کرنا لازمی ہے۔ اور عہدہ دار پولیس کا قصداً ایسی ترک گرفتاری ملزم زیر دفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند اس کو ذمہ دار ٹھیراتا ہے

شش یا تحقیقات یا سزا کے لئے فلاں عدالت میں سپرد کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو جرم ہذا قابل تجویز عدالت شش ہے۔ تم کو میں تجویز کے لئے شش کورٹ میں (یا جیسا کہ صورت ہو) سپرد کر کے حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز مذکور بعد لت شش عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں خلاف قانون ایک ملزم کو غلط تفہیم واقعات پر قید رکھا گیا تھا۔ اور بدنیتی یا عداوت سے قید رکھنا ثابت نہیں ہوا۔ تو ہائیکورٹ سے ملزم بری کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ نیک نیتی سے عمل کرنے میں فروگذاشت ہو جانا قابل مواخذہ قانونی دفعہ ہذا نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۲۰۳

قصداً ترک گرفتاری اس سرکاری ملازم کیطرف سے جس پر گرفتار کرنا واجب ہے۔

دفعہ ۲۲۱۔ اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے اور جسپر سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا۔ یا جس میں رکھنا قانوناً واجب ہے جس پر کسی جرم کا الزام لگایا یا جو کسی جرم کی بابت گرفتار کئے جانے کا مستوجب ہے۔ اس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک کرے یا قصداً اس شخص کو اس حبس سے بھاگ جانے دے یا بھاگ جانے یا بھاگنے کے اقدام میں قصداً امداد کرے۔ تو اس کو نیچے لکھی ہوئی سزا دی جائیگی۔ یعنی

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص پر جو حبس میں تھا۔ یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔ یا ایسے جرم کے لئے وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب تھا۔ جس کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص پر جو حبس میں تھا۔ یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔ یا ایسے جرم کے لئے۔ وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب تھا۔ جس کی

کا مرتکب ہوا ہے۔ اور چوکیدار دیہہ جب مجاز بدفعہ ۴۵ ضابطہ افسر پولیس نہیں ہے۔ لیکن جب دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے۔ ملکہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ و جلد ۱ صفحہ ۱۲۳۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۲۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۱۳۵ ۔۔۔ رپورٹ آل انڈیا صفحہ ۔۔۔ سنہ ۔۔۔ کرمینل لا جرنل صفحہ ۲۲۴۔ ۱۴۔ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۔۔۔ سنہ ۔۔۔ کرمینل کیسز صفحہ ۶۰۰۔

قصداً ترک گرفتاری اس سرکاری ملازم کی طرف سے جس پر کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا واجب ہے جس کی نسبت حکم سزا صادر ہوا ہو یا قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو

دفعہ ۲۲۱۔ جو کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس پر اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا یا جس میں رکھنا قانوناً واجب ہے۔ جس کی نسبت کسی جرم کی بابت کسی کورٹ آف جسٹس نے حکم سزا صادر کیا ہو یا جو قانوناً حراست میں رکھ گیا ہو اس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک کرے۔ یا اس شخص کو قصداً اس حبس سے بھاگ جانے دے یا اس حبس سے بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام میں قصداً اس شخص کی مدد کرے۔ وہ اس کو نیچے لکھی ہوئی سزا دی جاوے گی یعنی

حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد چودہ برس تک ہو سکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص کی نسبت جو حبس میں تھا۔ یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ سزائے موت کا حکم صادر ہو۔ یا۔

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر وہ شخص جو حبس میں تھا۔ جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا یا اس حکم سزا کے تبادل کی رو سے حبس دوام بعبور دریائے شور یا مشقت تعزیری دائمی بحالت قید یا دس برس یا زیادہ میعاد کے حبس بعبور دریائے شور یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید کا مستوجب ہو۔ یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی

مہذا بموجب دفعہ ہذا کسی عہدہ دار پولیس کا حوالات پولیس سے کسی قیدی کو جو کسی جرم میں ملزم ہو۔ بھاگ جانے دینا یا اس میں اقدام کرنا قابل مواخذہ ہوگا۔ اور یہ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ وہ ملزم بحوالات قابل رہائی تھا۔ اُس کو بھگانا قابل عذر سمجھا جاوے گا۔ اس کی ذمہ داری ویسی ہی ہے۔ جیسا کہ ایک محرم کو بھگا دینے کی ذمہ داری ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم بہ حیثیت منصبی گرفتار کرنا یا قید میں رکھنا قانوناً لازمی ہونا (۳) گرفتاری طلب ملزم ہو۔ یا کسی جرم میں لائق گرفتاری ہو (۴) ملزم نے بالارادہ گرفتاری ترک کی ہو۔ یا اُس کو حبس سے بھاگ جانے دیا ہو۔ یا اُس میں یا اقدام میں امداد کی ہو۔ (۵) شخص بھگایا گیا۔ یا گرفتار طلب کی ملزمیت جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سیاہ دس سال تک یا جس نوعیت کی سزا کا جرم ہونا ثابت کیا جاوے۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم ذی شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ و محکمہ کا ہوتے ہوئے جب کہ تم قانوناً ذمہ دار تھے۔ تم نے دانستہ فلاں مقام و تاریخ کو فلاں شخص ملزم جرم فلاں کی گرفتاری ترک کی ہے یا جس سے فلاں ملزم جرم کو قصداً بھگایا یا بھاگنے یا اُس کے اقدام میں مدد کی ہے۔ (جیسا کہ صورت ہو لکھی جائے) اس وجہ سے تم جرم دفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ مجھ مجسٹریٹ اول کے دیا شش کورٹ کی جیسے صورت جرم ملزم چارج کی جاوے) کے لائق ہے۔ اس سے میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور (یا عدالت ششن) میں عمل میں آوے۔

ڈسنہ کمز آف ہائیکورٹس

ایک چور چوری کرتا ہوا چوکیدار دیہہ نے گرفتار کیا۔ اور ملزم کو کہا۔ کہ وہ اُس کو کچھ نقد روپیہ دے دے اس کی رپورٹ پولیس میں نہیں کی جائے گی۔ اور اُس کو چھوڑ دیا جاوے گا۔ چنانچہ چوکیدار کو بدفعہ ۳۸۴ و ۲۲۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی نگرانی حسب قاعدہ ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ چونکہ چوکیدار کا قانونی فرض گرفتاری یا قید رکھنے چور کا نہ تھا اس لئے جرم دفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں ہوا۔ لیکن وہ جرم دفعہ ۳۸۴ تعزیرات ہند

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام بحیثیت سرکاری ملازم جبکہ قانوناً تمہارا فرض تھا فلاں ملزم کی نسبت کورٹ آف جسٹس کا حکم سزا جرم ہو چکا تھا۔ یا جو قانوناً حراست میں رکھا جانا تھا۔ اس کو ارادتاً بھگایا ہے۔ یا اس حبس سے بھاگ جانے یا بھاگنے کے اقدام میں بالارادہ مدد کی ہے۔ اور دانستہ فلاں ملزم کی گرفتاری ترک کی ہے (جیسی کہ صورت ہو) تو وہ جرم میں یہ قابل کیا جاوے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند ہوتے ہو۔ مجسٹریٹ درجہ اول (یا عدالت جیسی صورت ہو درج کی جاوے) کی تجویز کے لائق ہے۔ میں حکم دیتا ہوں کہ بجرم مذکور تمہاری تجویز جائے مذکور میں سزا دی جاوے۔

رسپنگز آف ہائیکورٹس جیل وارڈرز زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے۔ وہ جو شخص اس قید سے ذریعہ سے مہو یا بیت پیدا کرکے کسی قیدی کو بھگائے یا اس کا اقدام کرے۔ دفعہ ۲۲۳ کے ماتحت قابل سزا ہے۔ (رسپنگز ہائیکورٹس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ رسپنگز جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۲۹ء کراچی کیسز صفحہ ۱۹۰۔

سرکاری ملازم غفلت کرکے حبس یا حراست سے بھاگ جانے دے

دفعہ ۲۲۳ ۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے واجب ہے جس پر اس کی سرکاری حیثیت سے کسی ایسے شخص کا حبس میں رکھنا قانوناً واجب ہے جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا جو کسی جرم کا مجرم ثابت ہوا ہو۔ یا قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔ غفلت کرکے اس شخص کو حبس سے بھاگ جانے دے۔ تو سزا قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدای ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہو۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنگ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور بمنشائے دفعہ ۱۹۰ ضابطہ منظور کی ہے۔

شرح بدفعہ ۲۲۱ کسی شخص کو جس پر الزام کسی جرم کا لگایا گیا ہو۔ دانستہ

قید جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔ اگر وہ شخص جو حبس میں تھا یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا کی رُو سے ایسی قید کا مستوجب ہو، جس کی میعاد دس برس سے کم ہو (یا اگر وہ شخص قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور اگر ترک گرفتاری بجرم تحت حکم موت، یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا جرم سزائے قید دس سال یا زیادہ سزا کا جرم ہو۔ تو جرم ناقابل ضمانت ہوگا۔ ورنہ قابل ضمانت ہوگا۔ اور ہر ایک صورت میں جرم ناقابل راضینامہ ہے۔ اور جرم ناقابل ضمانت قابل تجویز محض عدالت شش ہوگا۔ ورنہ قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا فسٹ کلاس مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری ضروری ہوگی۔

شرح دفعہ ماسبق دفعہ ہذا میں محض معمولی الفاظ کا فرق ہے۔ بدفعہ ہذا اس شخص کو جس سے بھاگ جانے دینا۔ جس کی نسبت کسی جرم کی بابت کسی کورٹ آف جسٹس نے حکم سزا صادر کیا ہو۔ یا جو قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔ یا اس کے بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام میں قصداً امداد کی ہو۔ اور یا جس شخص کا گرفتار کرنا قانوناً واجب ہو اس کا گرفتار کرنا یا حبس رکھنا قصداً ترک کیا جاوے۔ اور دفعہ ۲۲۱ میں کسی شخص ملزم یا جس پر الزام جرم لگایا ہو اس کی قصداً ترک گرفتاری کرنا ہے جس کی توضیح تحت دفعہ مذکور قبل ازیں کیجاچکی ہے

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا قانوناً یا بموجب گرفتاری یا حبس رکھنا ہو (۳) اس دیگر شخص کا یا بحکم کورٹ آف جسٹس زیر حکم جرم سزا ہوتا۔ یا اس کا قانوناً حراست میں ہونا (۴) ملزم کا اس کو قصداً ترک گرفتاری بارادتاً اس کو بھاگ جانے دینا یا بھاگنے میں امداد کرنا۔ یا اس میں اقدام کرنا (۵) شخص گرفتاری طلب وغیرہ کا ملزم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید دس سال جرم ہونا۔

نمونہ قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم سمی فلاں پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

واقعات مقدمہ بدفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ اور مجرمانہ سزا افسر متعلقہ قانونی شرائط کے اثبات پر دے سکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کر دیا گیا۔ (کریمنل لاجرنل، جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۱۱۰-۱۵۔ آل انڈیا جرنل صفحہ ۸۸۴۔

(۲) ایک وارنٹ ملزم مجسٹریٹ سے سپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ بھیجا گیا۔ وارنٹ پر دستخط مجسٹریٹ نہ تھے۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دستخط ہو کر وارنٹ تھانہ میں بھیجا گیا۔ وہاں سے کنسٹبل مامور ہوا کنسٹبل نے گرفتاری طلب شخص کو گرفتار کر لیا۔ مگر ملزم کے رشتہ داروں نے اس کو چھوڑا لیا مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۲۳ و ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا دی۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے حکم منسوخ کیا گیا۔ کہ وارنٹ خلاف قانون تھا۔ اور دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند سے دونوں سزائیں قائم کی گئی۔ اور دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند موجبہ تعمیل بے غفلت وارنٹ ہے۔ (کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز ۴۸ صفحہ ۴۰۲ سنہ ۱۹۱۹ء پٹنہ صفحہ ۲۶۵۔ ۵۔ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۲۲۶۔

(۳) کسی ملزم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند کے اثبات جرم سے پیشتر ملزم کا غفلت کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ ملزم کی غفلت اغلب نتیجہ غفلت کا تھا۔ (بنگلہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۰۔

(۴) چند قیدیان باغ سرکاری میں کام پر لگائے ہوئے تھے۔ ایک وارڈر جمعدار نے خلاف حکم عدالت ایک وارڈر کے ہمسایہ دو قیدیوں کو قبرستان کے درختوں کو پانی دینے بھیجا۔ جہاں سے ایک قیدی بھاگ گیا۔ جو غفلت وارڈر کا نتیجہ تھا۔ اور قبرستان فاصلہ سے تھیں۔ اور نظروں سے دور تھیں۔ قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور سے بجرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے۔ (کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۰ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۸۳۰۔ ۱۱ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۱ء فوجداری۔

(۵) ایک کنسٹبل پولیس کی ڈیوٹی لیبر سنتری کے تھی۔ ایک قیدی حوالات سے بھاگ گیا تھا کنسٹبل پولیس پر مقدمہ ۲۲۳ قائم ہوا۔ اور مجرمانہ سزا کے لئے دفعہ ۲۹ قانون پولیس اور زیر رول آر ۷۷ سٹی پولیس، پیش نگایا گیا تھا کنسٹبل دفعہ ۲۹ قانون پولیس سے بری ہو گیا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ اصول دفعہ ۳۰۲ ضابطہ اس مقدمہ سے

گرفتاری طلب ہو۔ قصداً جس نے بھاگ جانے دیا جاوے۔ اور
جس کی نسبت حکم کورٹ آف جسٹس ہو چکا ہو۔ یا قانونی حراست سے
بھاگ جانے دے اور دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم کا غفلتاً مجبوس کرنا
اور وہ شخص جسکو غفلتاً بھاگنے کا موقعہ دیا گیا ہو۔ اس کو بہ حیثیت منصب
میں رکھنا قانوناً واجب ہو۔ اور اس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو
ثابت ہو چکا ہو۔ یا وہ قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔ اس کی مناسب
میں احتیاط نہ کرنے سے بھاگنے کا موقعہ سرکاری ملازم دے۔ وہ بدفعہ

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہو
شخص کو جس پر الزام جرم لگا
میں مجرم ثابت ہو چکا ہو۔ یا وہ قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو جبکا
(۳) ملزم کا غفلتاً اس کو بھاگنے کا موقعہ دینا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مس
جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اپنے منصبی
میں فلاں موقعہ پر مناسب نگرانی و حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے
فلاں حراست یا مقام سے بہ غفلت دیا جس عدم خبرگیری و نگرانی
ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہوئے ہو۔ جو تم
کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز مجرم مذکور بعد

رولنگز آف ہائیکورٹس

کنسٹبلان ایک سنگین قیدی کو
دو ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اور
باندھے ہوئے تھے۔ راستہ میں قیدی نے اجابت کا بہانہ کرکے اجازت
کھول دی گئی۔ اور رسی ہٹا دی گئی۔ قیدی ایک طرف کو پاخانہ بیٹھ گیا
کا کر دیا جس کی وجہ سے کنسٹبلان گھبرا گئے۔ اور باد ل ہو رہے تھے۔ تار
اس طرح سے ملزم بھاگ گیا۔ مجسٹریٹ نے کنسٹبلان کو بدفعہ ہذا سزا دی
اپیل پر قرار دیا گیا۔ کہ کنسٹبلان غفلت کے مرتکب نہیں ہوئے۔ قید

یا جسکا جُرم وہ ثابت ہو چکا ہو اپنے جواز اگر گرفتار کئے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون مزاحم ہو۔ یا کسی حراست سے جس میں جُرم مذکور کے سبب سے وہ قانوناً نظر بند ہے، بھاگ جانے یا بھاگ جانے کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی "

تشریح ۔ اس دفعہ کی سزا اُس سزا کے علاوہ ہے۔ جس کا وہ شخص جو گرفتار کئے جانے کو ہو یا جو حراست میں نظر بند ہو۔ اس جُرم کی پاداش میں مستوجب ہے۔ جس کا الزام اس پر لگایا گیا یا جس کا وہ مجرم ثابت ہوا۔

ابتدائی ضابطہ جُرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدائً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جس شخص پر الزام لگایا گیا ہو۔ یا وہ مجرم ثابت ہو چکا ہو۔ حراست جائز سے بھاگ جائے یا گرفتاری خود میں تعرض یا خلاف قانون مزاحم ہو۔ تو وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ دونوں گرفتاری جائز ہونی چاہیئے مثلاً بدفعہ ۵۹ ضابطہ ایک ملزم ارتکاب جُرم سرقہ کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اور تھانہ منصلہ میں جاتے ہوئے بھاگ جائے۔ تو بدفعہ ہذا قابل مواخذہ ہوگا۔ اگر واقعہ میں سرقہ نہ کیا ہو۔ اور چوکیدار معلوم کرکے کہ اُس شخص نے سرقہ کیا ہے۔ اور اُس کو گرفتار کرے۔ اور راستہ میں تھانہ کو لیجاتے ہوئے فرار ہو جاوے۔ تو زیر دفعہ ہذا قابل سزا نہ ہوگا۔ کیونکہ چوکیدار کو اختیارات گرفتاری نہ تھے اور بدفعہ ہذا حکم سزا صادر کرتے وقت دفعہ ۳۹۶ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری کو نظر انداز نہ کیا جاوے۔ اور مشترک جرائم میں ترتیب سزا قابل لحاظ قانونی رہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم پر الزام جُرم کا ہونا (۲) ملزم کا گرفتاری جائز میں تعرض یا مزاحمت کرنا (۳) ملزم کا تعرض و مزاحمت خلاف قانون دانستہ کرنا۔

دیگر اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم پر الزام جُرم ہو۔ یا مجرم ثابت شدہ ہو۔ (۲)

متعلق نہیں ہے۔ کہ براءت ایک واقعہ حال کی دوسرے مقدمہ پر عاید نہیں ہوتی ہے کیونکہ دفعہ ۹ ۱ رول آر ۷۷ میں احکام مختلف ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۶ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۷۷۳۔

(۶) ایک مقدمہ میں ایک شخص کے خلاف جرم دفعہ ۱۴۱ ریلوے ایکٹ لگایا جا فرد جرم مرتب کی گئی تھی۔ مجسٹریٹ کو معلوم ہوا۔ کہ ملزم جرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا ہے۔ جس نے بہ تبدیل فرد جرم ۲۲۳ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی تھی۔ جس کے خلاف مدراس ہائیکورٹ میں درخواست ملزم حسب ضابطہ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ضابطہ اختیار کردہ مجسٹریٹ خلاف قانون ہے۔ اور جب کہ مجسٹریٹ کو یہ علم ہوا۔ کہ جرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند کا ملزم مرتکب ہوا ہے۔ تو اس کو لازم تھا کہ ملزم سے قبل از سزا حکم کے بہ حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ ضمن ج دریافت کرتا۔ کہ اس کو تجویز مقدمہ اپنے پر اعتراض تو نہیں ہے۔ یا وہ کسی اور عدالت میں تجویز مقدمہ کرائے گا۔ جس کا ملزم کو موقعہ نہیں دیا گیا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۰۱ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۸۰۶

(۷) ایک وارڈر جیل مسمی رودر سنگھ کو زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول نے دو سال قید کی سزا دی تھی کہ۔ زیر تجویز چار قیدیان جیل سے بھاگ گئے تھے۔ اور اندرون مکان جیل کے مامورگان وارڈر جیل اندرونی حصہ نے اور ملزم نے گرفتاری کے لئے کوشش بھی کی تھی۔ ملزم کی درخواست حسب ضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سزا یابی بجرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند کے لئے ملزم کی غفلت کا نتیجہ قیدی کا بھاگنا ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کیا جاوے۔ کہ اس وقت ملزم کا فرض کیا تھا جس کی ادائگی میں وہ غفلت کا مرتکب ہوا ہے۔ جو واقعات و حالات مقدمہ سے ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۱۸ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۳۶۵۔

تعرض یا مزاحمت جو کوئی شخص، اپنی گرفتاری جائز میں کرے،	دفعہ ۲۲۴۔ جو کوئی شخص کسی ایسے جرم کی علت میں جس کا الزام اس پر لگایا گیا ہو۔

کنسٹبل سے بھاگ گیا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ سے بدفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند سزایاب ہوا۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ناجائز وارنٹ کی گرفتاری میں فراری یا چھوڑا لینا بجرم دفعہ ۲۲۴، ۲۲۵ تعزیرات ہند ہے۔ اور بہ دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری کے اختیارات صورت ہائے مذکور پر حاوی ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۸۴۲ - ۳۴۳ کریمنل لاجرنل صفحہ ۷۰۶ - انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۹۰ - ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز ۳۴۰ - ۱۹۳۲ء پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۱۲ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۰ -

(۵) ملزم بدفعہ ۱۰۶ ضابطہ زیر تفتیش پولیس بھاگ گیا۔ گرفتاری پر زیر دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند جرم نہیں ہوا۔ بلکہ بدفعہ ۲۲۵ ب عمل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۲ سنہ ۱۹۲۴ء سندھ انڈین کیسز ۷۷ صفحہ ۸۱۴ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۱۹۲ - ۱۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۳۰ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۸۱۲ - انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۲۱ - ۳۱ الہ آباد صفحہ ۱۸۵ - ۱۸ لاجرنل صفحہ ۱۰۲۹ - ۲ - اپر پروونس لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۴ - لا رپورٹ انڈیا آل کریمنل صفحہ ۱۵۰ -

(۶) ایک شخص درخت اخروٹ پر چڑھ کر اخروٹ توڑ کر اُسے پلہ میں رکھتا رہا۔ ایک شخص دیکھ رہا تھا۔ جب وہ نیچے اُتر اخروٹ لیجانے لگا۔ تو اُس نے گرفتار کیا۔ اور تھانہ پولیس میں لیجاتے ہوئے راستہ سے فرار ہو گیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ سرقہ گرفتار کنندہ شخص کے روبرو ہوا ہے۔ جو بر دفعہ ۵۹ ضابطہ گرفتاری قانوناً جائز تھی حکم سزا بحال رہا۔ اور نگرانی نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۲۷۹ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۳۰۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء مدراس صفحہ ۳۸۲ - ۸ مدراس لا ویکلی صفحہ ۸۱۰ -

(۷) ایک کنسٹبل پولیس نے خلاف قانون واختیار ایک شخص کو گرفتار کیا۔ جو براستہ سفر بھاگ گیا۔ اور یہ امر ثابت نہ ہوا کنسٹبل پولیس نیک نیتی سے بہ حیثیت منصبی عمل کرتا تھا۔ قرار دیا گیا۔ کہ کنسٹبل مجرم حبس بیجا کا ہوا ہے اور ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ اور دفعہ ۲۲۴ سے رام سنگھ ملزم کو بری کیا۔ اور دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کو ملحوظ رکھکر حکم سزا کنسٹبل منسوخ کیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۸ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۴۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۳۴ -

(۸) ایک سب انسپکٹر پولیس نے ایک فاحش شخص دیبناتی کو گرفتار کیا۔ مگر وہ گرفتار ہو کر بھاگ گیا تھا۔ سب انسپکٹر نے مکرر اُس کی گرفتاری کے لئے تیاری کی۔ اُس پر گاؤں کے لوگوں نے ملزم کی

ملزم حراست قانونی میں رکھا گیا ہو۔ (۳) ملزم حراست قانونی سے بھاگ گیا ہو۔ یا بھاگنے کا اقدام کیا ہو۔ (۴) ملزم کا فعل ارادتاً ہو۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں (شخص فلاں سرکاری ملازم کی گرفتاری جائز میں تعرض یا مزاحمت کی ہے۔ یا یہ فلاں جرم بحراست قانونی تھے اور واسطہ حراست قانونی سے فرار ہوئے۔ اس واسطے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ چونکہ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی علالت کی تجویز کے لائق ہو۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ملزم بورعمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی اکسائز افسر نے جائز گرفتاری سے بھاگ جانا یا مخبر قاعدہ کو چھوڑا لے جانا زیر دفعہ ۲۲۴ اور دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۹ - ۴۳ کلکتہ صفحہ ۱۱۶۱ - ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۹۴ - انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۸۱۱

(۲) ایک شخص چند دیگر اشخاص کے ساتھ شبہ قتل میں گرفتار کیا گیا۔ اور وہ حراست سے بھاگ گیا تھا۔ مگر اصل جرم قتل عمد کسی کے خلاف ثابت نہیں ہوا تھا۔ اس لئے بھاگنے اور چھوڑانے والے زیر دفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند مرتکب جرم قرار نہیں دئے گئے۔ اور الزامات جرم قابل قیام متصور نہیں کئے گئے۔ انڈین کیسز جلد ۳۸ صفحہ ۷۰۱ - ۳۳ کرمینل لاجرنل صفحہ ۶۸۰ - ۳۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۸۵ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۲۸ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۵۲۸ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۲۶۳ -

(۳) جرائم دفعات ۲۲۴ و ۳۵۳ تعزیرات ہند میں گرفتاری ملزم کا قانوناً جائز ہونا نہایت ضروری ہے۔ ۱۳۸ انڈین کیسز صفحہ ۸۴۴ - ۳۳ کرمینل لاجرنل ۷۰۶ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۹۰ - سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۴۷ - انڈیا ۳۲۵ - ۱۳ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۳۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۱ -

(۴) ایک کنسٹبل نے ایک ناجائز وارنٹ کی تعمیل میں ایک شخص کو گرفتار کیا تھا۔ جو حراست

اپنے ہمراہ لے کر مسمی راگھونی کو گرفتار کر لیا تھا۔ اور راگھونی یا مذکور ایک دیگر شخص حراست کنسٹبل پولیس سے بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ راگھونی کے خلاف بدفعہ ۲۲۴ و دیگر دفعات کے خلاف بدفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کا الزام لگایا جا کر سزایاب کئے گئے تھے۔ درخواست ملزمان پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار پا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری پولیس افسر کو اختیار ہے۔ کہ جرائم قابل مداخلت میں شخص مرتکب یا مشتبہ کو بغیر وارنٹ کے گرفتار کرے لیکن بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی کے وقت مزاحم ہونا قابل مداخلت پولیس نہیں ہے۔ اور مجرم اشتہاری کی افسر پولیس گرفتاری اسی شرط بشرطیکہ اجرائے اشتہار ہونا ثابت کیا جاوے۔ لیکن جب اجرائے اشتہار ملزم جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ تو گرفتاری حراست جائز نہیں ہے۔ اس لئے بھاگنا یا چھوڑا لینا قابل سزا بدفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات مذکور نہیں ہے۔ اور زیر دفعہ ۸۷ ضمن ۳ ضابطہ فوجداری اس وقت واجب العمل ہوتا ہے جب کہ بیان تحریری عدالت کے اشتہار حسب ضابطہ تاریخ معینہ پر مشتہر کیا جانا ثابت کیا گیا ہو۔ اور ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ نہ کوئی شہادت بلاواسطہ اجرائے اشتہار اور تعمیل اشتہار واجب العمل ہونے کی۔ منظوری درخواست ملزمان حکم سزا دفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ (امپیریل ماجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۳۶ء سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۶۰۲)

(۱۲) ایک میلہ کے موقعہ پر سب ڈویژن مجسٹریٹ دیکھتا ہے کہ تختہ امن مورچے۔ میلے میں ایک دوکان پر ملزم بیٹھا تھا۔ اور اس کے پاس بہت سے پرانی لاٹھیاں لئے کھڑے تھے۔ ملزم کو مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ ان جملہ اشخاص کو متفرق کرتے لے جاؤ۔ ملزم نے کہا کہ آپ مجھے کیوں دھمکاتے ہیں۔ مجھے کسی شخص کی پرواہ نہیں ہے۔ اس پر سب انسپکٹر پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔ اور ملزم نے زور چھڑا لیا۔ اور بھاگ چلا۔ جس کو سب انسپکٹر نے گرفتار کر لیا۔ اور ملزم کو بجرائم دفعات ۲۲۴ و ۳۵۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور اڈیشنل سشن کورٹ سے اپیل نامنظور ہوا تھا۔ چنانچہ اور وہ چیف کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ موید نہیں ہیں اور دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند اس لئے متعلق نہیں ہے۔ کہ سب انسپکٹر پولیس نے گرفتاری سے قبل بادقت ملزم کو یہ نہیں بتلایا ہے۔ کہ کس جرم میں اس کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند

۔ داد کے لئے اجتماع کرنا شروع کیا جس پر سب انسپکٹر نے بدفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند عمل کیا۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ وہ اجتماع لوگوں کا بجرم دفعہ ۲۲۴ یا ۲۲۵ میں نہیں آتا ہے۔ کوئی کسی قسم کا تعرض یا مزاحمت نہیں کیا گیا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۷۶ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۳۰۸۔ ۲۳۔ آل لاجرنل صفحہ ۳۲۔ ۶ لا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۹۵۔

(۹) ایک مجسٹریٹ سب ڈویزنل نے اجرائے وارنٹ گرفتاری ایک شخص کا حکم لکھا۔ اور لکھا کہ سرکار چلا گیا۔ دیگر مجسٹریٹ درجہ اول جانشین نے وارنٹ جاری کر کے اپنے دستخط کرائے۔ بتعمیل وارنٹ کے وقت پولیس افسر سے مزاحمت و تعرض ملزم نے کیا جس پر بدفعہ ۲۲۴ ملزم کو سزا ہوئی۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے وکیل ملزم نے وارنٹ پر دستخط سب ڈویزنل مجسٹریٹ کے نہ ہونے سے وارنٹ ناقابل ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ قانوناً جائز تھا مجسٹریٹ درجہ اول کو باختیارات دفعہ ۱۹۰ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۹۲ ضابطہ بعد حاضری مجسٹریٹ سب ڈویزنل فرائض منصبی سب ڈویزنل مجسٹریٹ عمل میں لانے کا اختیار تھا۔ درخواست ملزم نامنظور اور حکم سزا بحال کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۹۷ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۱۹۲۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں سیٹی مجسٹریٹ نے بجرم دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند ملزم پر جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند شامل کر کے سزا دی اور بھگتا و سزا ایک ساتھ کا حکم دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ بمبئی میں درخواست کی۔ کہ ہر دو جرائم امتیازیہ مختلف ہیں اور حکم سزا مجسٹریٹ دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند سے زائد ہے۔ اور ایک ساتھ بھگتاؤ حکم سزا زائد حکم سزا سے کم نہیں ہے۔ اور حکم سزا ایک دوسرے کے بعد بھگتانا چاہیئے۔ چنانچہ ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا۔ کہ سٹی مجسٹریٹ کا نقطہ خیال صحیح ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خیال غلط ہے۔ کہ دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند میں یہ امر نہیں ہے۔ کہ حکم سزا ایک دوسرے جرم کے بعد سنگین جرم میں ہونا چاہیئے۔ جس میں ملزم سزایاب ہوا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۲ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۳۴۔

(۱۱) مسمی راگھونی کی گرفتاری کا وارنٹ زیر دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے جاری ہو کر راجو سنگھ کنسٹبل پولیس کے نام جاری کیا گیا تھا۔ اور کنسٹبل پولیس نے بغیر وارنٹ

بعبور دریائے شور یا دس برس یا زیادہ میعاد کے حبس بعبور دریائے شور یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید کا مستوجب ہو۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

یا اگر وہ شخص جو گرفتار کئے جانے کو ہو۔ یا جو چھوڑا یا گیا یا جس کے چھوڑانیکا اقدام کیا گیا ہو۔ اُس کی نسبت سزائے موت کا حکم صادر ہو چکا ہو۔ تو اس کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دس برس سے زائد نہ ہو۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ جرم فقرہ اول جرم حبس دوام بعبور دریائے شور کا ہو۔ وہ کسی صورت کا ہو۔ وہ ناقابل ضمانت ہوگا۔ اور اگر جرم دفعہ ہذا کی صورت کا ہو۔ تو قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہوگا۔ اور بصورت جرم فقرہ اول تحت دفعہ ہذا میں قابل تجویز ششن کورٹ یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور دوسری صورت میں محض عدالت ششن کی تجویز کے لائق ہوگا۔"

شرح دفعہ ۲۲۴ میں گرفتاری طلب شخص کا خود گرفتاری جائز میں متعرض یا مزاحم ہونا ہے۔ اور دفعہ ۱۳۰ تعزیرات ہند میں اسیر سلطانی کو چھوڑا لے جانا یا اس کا اقدام کرنا وغیرہ ہے۔ اور دفعہ ہذا میں بھی کسی شخص گرفتاری طلب میں دوسرے شخص کا تعرض یا خلاف قانون مزاحم ہونا۔ یا کسی کو جو قانوناً حراست میں ہو۔ چھوڑانا یا اس کا اقدام کرنا قابل سزا دفعہ ہذا ہے۔ اور اگر گرفتاری طلب یا محبوس جرم حبس دوام بعبور دریائے شور کا یا جرم سزائے قید دس سال کا ہو۔ یا وہ شخص جرم قابل سزائے موت کا بہ تناسب مدت تہائے مدینہ جرم تحت دفعہ ہذا میں سے کسی جرم کا ملزم یا مجرم ہو تو اس شخص متعرض و مزاحم یا چھوڑانے والے کو مطابق فقرہ ہائے تحت دفعہ ہذا سزا دی جاوے گی۔

قابل سزا نہیں ہے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۲۱۲ سنہ ۱۹۳۹ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۸۴۹ سنہ ۱۹۳۹ء"

کسی اور شخص کی گرفتاری جائز ہیں تعرض یا مزاحمت

دفعہ ۲۲۵۔ جو کوئی شخص کسی جرم کی علت میں کسی دوسرے شخص کے جو از اگرفتار کئے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون مزاحم ہو یا کسی حراست سے جس میں کسی جرم کے سبب سے وہ شخص قانوناً نظر بند ہے۔ چھڑا لیجائے یا چھڑا لے جانیکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی" یا اگر وہ شخص جو گرفتار کئے جانے کو ہو یا جو چھوڑا یا گیا یا جس کے چھوڑانے کا اقدام کیا گیا ہو اُس پر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کئے جانیکا مستوجب ہو۔ جس کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید کی سزا مقرر ہے۔ جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ یا اگر اُس شخص پر جو گرفتار کئے جانے کو ہو۔ یا جو چھوڑا یا گیا۔ یا جس کے چھوڑانے کا اقدام کیا گیا ہو۔ اُس پر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب ہو۔ جس کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ یا۔

اگر وہ شخص جو گرفتار کئے جانے کو ہو۔ یا چھوڑا یا گیا۔ یا جس کے چھوڑانے کا اقدام کیا گیا ہو۔ کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا یا اُس حکم سزا کے تبادل کی رُو سے حبس دوام

(۴) ایک سب انسپکٹر آکسائز کی ایک شخص کی گرفتاری میں تُرش و نزاعت ہوئی تھی۔ جس پر دو سو روپیہ جُرمانہ ملزم پر ہوا تھا۔ نگرانی ایزادی سزا پر پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند اس مقدمہ میں صورت سنگین نہیں ہے۔ اس سے سخت سزا نہیں دی جا سکتی ہیں۔ بجائے دو صد روپیہ جُرمانہ کے تینتیس روپیہ جُرمانہ کی سزا قائم رکھی اور باقی جُرمانہ اگر داخل ہو گیا ہو۔ واپس کیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۴۹ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۶۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۳۴۳

(۵) چند ملزمان مستغیث کی فصل کاٹ کر سرقہ کر رہے تھے۔ کہ مستغیث نے جو آکر دھیان سنگھ ملزم کو گرفتار کر لیا۔ ابھی مستغیث ملزم کو تھانہ متعلقہ میں لے جانے کو تھا کہ ملزم کے معاون آ گئے اور مستغیث کو کہا۔ دھیان سنگھ کو چھوڑ دے۔ مستغیث کے انکار پر اُس کو بہت مارا۔ اور اُس کو چھڑا کر لے گئے۔ مستغیث نے مجسٹریٹ درجہ سوم کے حالات مقدمہ کا استغاثہ تحریری پیش کیا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۷۹ و ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان کو سزا دی۔ جس کی نگرانی الہ آباد ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کو چاہیئے تھا۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۲۰۱ ضابطہ مستغیث کو استغاثہ واپس دیتا۔ لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ جرائم دفعات ۳۲۳ و ۳۷۹ و ۴۲۶ تعزیرات ہند قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ سوم تھے۔ مجسٹریٹ نے خلاف قانون عمل نہیں کیا ہے۔ اور چند جرائم کی صورت کا اندراج استغاثہ میں ہونا جس میں بجز ایک ۲۲۵ تعزیرات ہند کے باقی قابل تجویز مجسٹریٹ سوم ہوں۔ اُس سے دفعہ ۲۰۱ ضابطہ متعلق نہیں ہے۔ نگرانی ملزمان نامنظور کی گئی سابق حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۷۰۲۵۔

(۶) ایک چوکیدار پولیس بدفعہ ۴۵ ضابطہ افسر پولیس نہیں ہے لیکن زیر دفعہ ۵۹ ضابطہ ارتکاب جرم قابل مداخلت پولیس اپنے روبرو ہوتا ہوا دیکھکر قانوناً بجا گرفتاری ہے۔ ملزم کو گرفتار کر کے تھانہ کو لیجاتے ہوئے ملزمان نے جبراً ملزم کو چھوڑا لیا جن پر جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند صحیح طور پر قائم ہوا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۹۵۔

(۷) جرم دفعہ ۳۲۳ و ۲۲۵ تعزیرات ہند میں استغاثہ کو ثابت کرنا چاہیئے کہ گرفتاری

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جواز اگرفتاری دوسرے شخص میں تعرض یا مزاحم ہونا (۲) ملزم کا شخص مجبوس قانونی کو خلاف قانون چھوڑانا یا اس کا اقدام کرنا (۳) ملزم کا جائز گرفتاری طلب یا مجبوس قانونی کا دانستہ چھوڑانا یا چھوڑانے کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں زید مجسٹریٹ درجہ اول تم بکر زید عمر سکنہ رپورٹر جب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزمان نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سمی چھجو ملزم کی گرفتاری جو بوقت ۱۰ بجے دن کے مہتمم پولیس سٹیشن اور کر رہا تھا۔ تم نے بالارادہ متعرض و مزاحم ہو کر اس کو چھوڑایا ہے (یا چھجو مجبوس حوالات پولیس کو خلاف قانون چھوڑا یا ہے۔ (جس سے تم بکر۔ زید۔ عمر جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم دفعہ مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

بنگال میں ایک چوکیدار کی حراست سے سارق کو چھوڑانا مرتکب جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کے قرار نہیں دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴ ۔ انڈین کیسز جلد ۳۳ صفحہ ۴۴۶ (۲) ایکٹ بنگلات کو دفعہ ۲۹ نوٹیفیکشن فقرہ الف میں یہ امر درج نہیں ہے۔ کہ کس تنقیح پر اس نوٹیفیکشن سے حفاظت درختان بنگلات کی گئی ہے۔ اس لئے درختوں کو کاٹ لے جانا زیر دفعہ ۳۲ ایکٹ مذکور جو نوٹیفیکشن جرم نہیں ہوگا۔ اس لئے حکم خلاف قانون ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ اور افسر بنگلات بر خلاف نوٹیفیکشن زیر دفعہ ۲۹ الف کسی شخص کو جس نے بلا اجازت جنگل سے درخت کاٹ لئے ہوں۔ بغیر وارنٹ ضابطہ گرفتار نہیں کر سکتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۶۲ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ ہائیکورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۴۹۸ سال انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۵۱۶ ۔ ۵۴ کلکتہ صفحہ ۲۹۶۔

(۳) سب انسپکٹر اکسائز زیر دفعہ ۷۰ بہار و اڑیسہ ایکٹ ایسے شخص کو جو بنشائے دفعہ ۷۴ ایکٹ مذکور جرم کا مرتکب ہوا ہو۔ اس کو بغیر وارنٹ کے باختیارات خود گرفتار کر سکتا ہے۔ اور دفعہ ۷۸ ایکٹ مذکور ایسے مقدمہ سے متعلق نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً ضمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور اگر قصداً ملزم نے فعل کیا ہو۔ تو وارنٹ جاری ہوگا۔ ورنہ ضمن ہوگا۔ وارنٹ پیش کی صورت میں قابل تجویز عدالت ششم یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور ضمن ب کی صورت میں قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ سوم ہوگا۔ زیر منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری ضروری ہوگی

شرح بدفعہ ہذا جب کہ سرکاری ملازم قانوناً کسی شخص کو گرفتار رکھنے یا قید میں رکھنے کا پابند ہو اور محض گرفتاری ملتوی کی نسبت دفعہ ۲۲۱ یا ۲۲۲ یا دفعہ ۲۲۳ یا کسی قانون مجریہ وقت میں کوئی حکم درج نہ ہو۔ ایسے شخص کی گرفتاری قصداً یا غفلتاً ترک کرنا یا اس کا قصداً یا غفلتاً قید سے بھاگ جانے دینا بصورت قصد بضمن ف اور بصورت غفلت بضمن ب سرکاری ملازم بصراحت محولہ ضمن ق ۲ سزا ہوگا۔

اور بدفعہ ہذا ان اشخاص کے عدم گرفتاری یا حراست سے بھاگ جانے سے متعلق احکام ہیں جن اشخاص کی حراست یا قید کسی جرم کی پاداش میں نہ ہو۔ اور نہ ملزم کسی جرم کا ہو۔ اور اس پر دفعات مبینہ ۲۲۱، ۲۲۲ و ۲۲۳ تعزیرات ہند یا کوئی اور دفعہ یا حکم قانونی عائد نہ ہوتا ہو اور وہ اصلاً صورت واقعہ قابل انسداد ہو۔ تو دفعہ ہذا میں وہ سرکاری ملازم تا میعاد قانونی ہوگا۔ مثلاً وہ اشخاص جو بدم ادائے قرضہ بحکم عدالت دیوانی مقید ہوتے ہیں یا وہ جو بدم ادخال معاملہ زمین حسب دفعہ ۶۹ قانون مالگذاری نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مقید جیل یا بطور دیگر بحراست ہوتے ہیں یا اشخاص مندرجگان تحت دفعہ ۵۰ ضابطہ یا جو بدفعہ ۱۰۶ یا ۱۰۷ یا ۱۰۸ ضابطہ بدم دخال ضمانت محبوس کئے جاتے ہیں۔ جن کو سرکاری ملازم متعلقہ گرفتار کرنے یا قید رکھنے کا پابند ہے اس کی گرفتاری یا حراست ترک کرے یا اس کو قصداً بھاگ جانے دے یا بغفلت یا موقتہ دے۔ تو چونکہ مندرجہ بالا اشخاص کسی جرم کے ارتکاب یا الزام میں محبوس نہیں ہوتے ہیں اور نہ سرکاری ملازم کے قصداً بھاگ جانے دینے یا غفلتاً ایسا کرنے پر قانون دیوانی یا دیگر قانون میں کوئی حکم مندرج نہیں ہے۔ اس لئے یہ سرکاری ملازم بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم قانوناً پابند گرفتاری یا قید رکھنے کا تھا۔ (۳) ملزم کا ترک گرفتاری یا اس کو فید سے بھاگ جانے دینا۔ (۴) ملزم کا فعل مذکور دانستہ یا غفلتاً ہونا۔

جو از آئیں تعرض یا حراست جائز سے بھاگا۔ یا اُس کا اقدام کیا گیا تھا۔ یا چھڑایا یا اُسکا اقدام کیا گیا تھا۔ اور جب وارنٹ یا جائز کی تعمیل میں گرفتاری ڈالی گئی ہو۔ تو تعرض یا گرفتاری وغیرہ وغیرہ جرم نہ ہوگا۔ لیکن جب کنسٹبل پولیس نیک نیتی سے اپنے فرائض کی دانستگی جائز سمجھتا ہو مداخلت کرے۔ اور اس میں چند اشخاص ملزم کو چھوڑا لے جائیں۔ یا جب سنی دفعات ۲۲۳ یا ۲۲۵ تعزیرات ہند مرتکب جرم ہوں یا بلوہ کریں۔ تو ملزمان قابل سزا ہوں گے۔ اور جب ڈویژنل مجسٹریٹ کے نالش پر وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ اور دستخط وارنٹ پر ڈپٹی مجسٹریٹ ڈویژن نے بوجہ غیر حاضری ڈویژنل مجسٹریٹ کر دیئے تھے۔ تو وارنٹ جائز تھا چنانچہ بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۰۶ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۴۴۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۹۰ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۴۷۔ ۱۳ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۳۵۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۱۔

ایسی صورتوں میں سرکاری ملازم کی طرف سے ترک گرفتاری یا بھاگ جانے دینا جس کی نسبت اور طرح کا حکم نہ ہو

دفعہ ۲۲۵ (الف) جو کوئی شخص سرکاری ملازم ہو کر بحیثیت اپنی سرکاری ملازمی کے قانوناً کسی شخص کے کسی ایسی صورت میں گرفتار کرنے یا قید میں رکھنے کا پابند ہے جس کی نسبت دفعہ ۲۲۱ یا ۲۲۲ یا دفعہ ۲۲۳ یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں کوئی حکم مندرج نہیں ہے کسی ایسے شخص کی گرفتاری ترک کرے یا اُسکو قید سے بھاگ جانے دے۔ تو اُس کو حسب ذیل سزا دی جاوے گی۔

(الف) اگر ملازم مذکور قصداً اُس فعل کا مرتکب ہو۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ اور

(ب) اگر وہ اس فعل کا غفلتاً مرتکب ہو۔ تو اُس کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔

نظر بند یا کسی اور کسی شخص کو اس حراست سے چھوڑ لے یا چھوڑا لینے کا اقدام کرے جس میں وہ شخص قانوناً نظر بند ہو۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ | جرم دفعہ ہذا قابل دست پولیس و قابل اجرا۔ ے و رخت ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ ہر درجہ کسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔

شرح | جن اشخاص قابل مواخذہ قانونی بہ نعمات ۹۰ و ۱۱۰ و ۱۰۶ و ۱۰۸ ضابطہ کی گرفتاری جائز ترک کرنے یا قصداً یا غفلتاً ان کو بھاگ جانے دینے کی بابت زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) ضابطہ ہذا ذمہ داری لازم کی گئی ہے وار قانونی ٹھیرایا جانا کہ وہ مسدود شرح کی گئی ہے۔ تو وہ گرفتاری طلب شخص اپنے یا کسی اور شخص کے جو زاً گرفتار کئے جانے میں خلاف قانون تعرض یا مزاحمت کرے۔ یا وہ خود ایسی حراست سے بھاگ جانے یا بھاگنے کا قدم کرے۔ یا کوئی دوسرا شخص حراست سے مجبوس کو چھڑا لے یا اس کے چھوڑ لینے کا اقدام کرے تو وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ مقدمہ دیوانی قید کی زیر دفعہ ۶۹ و ۷۰ ضابطہ دیوانی قیدی بقایا معاملہ زمین کا گرفتاری خود میں توقف یا مزاحمت کرنا یا ایسے ہی کسی مجبوس زیر دفعہ ۱۰۰ یا ۱۰۷ یا ۱۰۸ یا ۱۰۹ یا ۱۱۰ ضابطہ کا دخل عمداً محسوب ہو۔ دوسرے اشخاص متعلقہ ان کا اس کو چھوڑ لینا وغیرہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے۔ مقدمہ ہذا متعلقہ سرکاری ملازم متعلقہ ہوگا۔ خود سپرنٹنڈنٹ دیوانی یا افسر متعلقہ مدعی ہوگا۔ وہ واقعہ کا گواہ مستغیث نہ ہو جائے۔ کیونکہ اختیارات مجسٹریٹی مقدمہ ان کو حاصل ہو جائیں گے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب | (۱) شخص گرفتاری طلب کا قانوناً قابل گرفتاری ہونا۔ (۲) گرفت رکنندہ کا مجاز گرفتاری ہونا (۳) ملزم کا خلاف قانون تعرض یا مزاحمت بگرفتاری و استہ تعرض یا (۴) گرفتاری طلب یا مجبوس کو خلاف قانون چھوڑ لینا یا اس کا اقدام کرنا۔

فرد قرار داد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم سمی فلاں شخص پر حسب ذیل الزام جرم

(۵) اور جرم بدفعات ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون میں داخل نہ ہو

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمی فلاں شخص پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں سرکاری عہدہ دار محکمہ فلاں ہوتے ہوئے بہ حیثیت منصبی پابند گرفتاری یا بلقید رکھنے فلاں شخص کیلئے تھے تم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص گرفتاری طلب یا عبوس کو دانستہ یا غفلتاً حراست سے بھاگ جانے دیا ہے۔ (جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) یا گرفتاری ترک کی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۵ الف تعزیرات ہند قابل سزا ہو، جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مستوجب عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

کسی افسر پولیس کا حسب اختیار دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری کسی شخص کو گرفتار کرنا بہ حراست، قانوناً جائز متصور ہوگی اور ایسا ہی بہ عدم تعمیل اجرائے ڈگری کسی شخص کا ایسی صورت میں جس دفعہ ۲۲۵ (الف) اختیار کرنا قابل سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۰۳۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۶۳۸ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹

آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۶۲۳۔ ۳۵۔ الہ آباد صفحہ ۷۰۴

(۲) ایک شخص کو بضابطہ گرفتار کرکے ایک کمرہ میں بند کیا گیا تھا لیکن سرکاری ملازم گرفتار کنندہ نے اس کمرہ کے تختہ بند کے حفاظت نہیں کی تھی جس کی غفلت سے ملزم گرفتار شدہ فرار ہو گیا تھا۔ چنانچہ جرم دفعہ ۲۲۵ (الف) غفلتاً فعل کا ارتکاب ہوا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۶۳۸ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ

دفعہ ۲۲۵ (ب) جو کوئی شخص قصداً کسی ایسی صورتمیں جس کی نسبت دفعہ ۲۲۴ یا دفعہ

ایسی صورتوں میں جو اگر گرفتار کئے جانے میں تعرض یا مزاحمت کرنا۔ یا بھاگ جانا یا چھوڑ دینا جن کی نسبت اور طرح سے حکم نہ ہو۔

۲۲۵ میں یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں کچھ حکم مندرج نہیں ہے، اپنے یا کسی اور شخص کے جو اگر گرفتار کئے جاتے ہیں تعرض یا خلاف قانون مزاحمت کرے۔ یا اس حراست سے بھاگ جائے۔ یا بھاگ جانے کا اقدام کرے جسمیں وہ قانوناً

انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۹۶۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۲۳ - ۱ رنگون صفحہ ۲۱۸ ۲ - برما لا جرنل صفحہ ۲۳۶ -

(۴) کوئی شخص جو زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری زیر تفتیش پولیس ہو - اور حراست جائز قرار ہو جاوے - تو بجائے دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند کے بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا - کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۴۶۲ سنہ ۱۹۲۳ء - انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۹۱۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۱۹۳ - ۱۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱ ۳ -

(۵) ہر ایک شخص کو حق ہے کہ وہ گرفتار کنندہ کا عہدہ اور اختیار معلوم کرے - اور وارنٹ گرفتاری طلب کر کے پڑھ لیا جاوے - اور اگر وارنٹ حسب خواہش نہ دکھلایا جاوے - تو گرفتاری ناجائز ہوگی اور پولیس افسر کے لئے یہ امر کافی نہیں ہے - کہ وہ زیر دفعہ ۵۵ ضمن ج ضابطہ فوجداری گرفتاری اس بنا پر کرے - کہ وہ چند جرائم کے ارتکاب کرنے کا شبہ رکھتا تھا - بلکہ یہ ضروری ہے کہ وہ مشہور عاونا جرائم مندرجہ کا مرتکب ہوتا ہے - اور زیر دفعہ ۲۲۵ - ب) تعزیرات ہند میں ملزم کی حراست قانونی ہونی چاہیئے - اور اس کی گرفتاری قانونا جائز ہو - اور کنسٹبل پولیس کی گرفتاری زیر دفعہ ۵۵ ضمن ج خلاف اختیار تھی - اس لئے ہر سہ ملزمان بری کئے گئے اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۳ سنہ ۱۹۲۵ء - رس - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۵۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء مدراس صفحہ ۵۵۵ - ۴۷ مدراس صفحہ ۴۴۲ - ۴۶ مدراس - لا جرنل صفحہ ۴۴۷ - ۱۹ مدراس لا ویکلی صفحہ ۵۰۴ - ۳۴ مدراس ٹائم صفحہ ۹۵ -

(۶) مسمی مادھو سنگھ مدیون ڈگری گرفتار ہو کر منصف کے روبرو پیش ہوا - جس کو سجراست چراسی کہا گیا تھا - اور حکم دیا گیا تھا - کہ دو یوم کی میعاد میں زر ڈگری ادا کر دے - مدیون ڈگری کے بھاگ جانے پر منصف نے بمنشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری ریکارڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کر دیا جس نے مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس کارروائی ضابطہ کے لئے بھیج دیا تھا - اور مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات قاعدہ ملزم کو بری کر دیا - کہ وہ قانونی حراست میں نہ تھا اور بمنشائے دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری عدالت شتن سے الہ آباد ہائی کورٹ میں الفرائیس پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ شش جج کسی قانونی سوال کو جس کا اس نے فیصلہ نہیں کیا ہے یکھبول رول ہائی کورٹ کو پیش کرے - اور بمجموعہ تعمیم طریق سے کسی مدیون ڈگری کا چراسی کے پاس سے بھاگ جانے پر معمولی طور سے نہ لش کی جانی چاہیئے - اور منصف کو یہ اختیار نہیں ہے - کہ

قائم کرتا ہوں۔ کہ تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ فلاں دانستہ گرفتاری جائز میں تعرض و مزاحمت خلاف قانون کی ہے۔ یا فلاں شخص مقید یا محصور کو دانستہ خلاف قانون چھوڑا یا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک چپراسی عدالت وارنٹ گرفتاری مسمی دیوا سنگھ مدعا علیہ لے کر اس کے مکان پر گیا تھا۔ دیوا سنگھ نے ہمراہ چپراسی جانے یا ضمانت دینے سے انکار کیا تھا جس پر عدالت سے رپورٹ چپراسی پر حسب قاعدہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا الزام لگا کر سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت ششش سے نگرانی چیف کورٹ لاہور میں پیش کی گئی تھی۔ کہ واقعات موجودہ پر جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) برخلاف ملزم عائد نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ چیف کورٹ لاہور سے نگرانی منظور کی جا کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کے لئے موجودہ واقعات سے زائد مطلوب ہوتا ہے۔ اس لئے حکم منسوخ کیا گیا۔ اور ۳۵۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۷۳ ۔ ۸۔ انڈین کیسز صفحہ ۸۲۳ کا حوالہ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۶ سنہ ۱۹۶۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۸۳۲ ۔ ۳۳ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء فوجداری۔

(۲) ایک شخص بجرم ادخال ضمانت نیک چلنی جیل میں مقید تھا۔ جہاں سے ملزم بھاگ گیا تھا جسکو بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے حکم سزا قائم رہا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۲۸۱ ۔ ۴۳۔ الہ آباد صفحہ ۱۸۵ ۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۸۳۱ ۔

(۳) ایک شخص نے وصولی ٹیکس مردم شماری کی رقم حصول طلب تھی۔ اور وارنٹ گرفتاری مدعا علیہ جاری کیا گیا۔ گرفتاری طلب چپراسی کو دیکھکر بھاگ گیا۔ اور تعقب سے گرفتار نہ ہوا۔ عدالت سے زیر دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ اور عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی رنگون ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند میں ارادتاً تعرض یا خلاف قانون مزاحمت گرفتاری جائز خود میں کرنے سے قدرے زیادہ بجبر مزاحمت مطلوب ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۸ سنہ ۱۹۲۳ء رنگون۔

اور اس حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اپیل لاہور ہائیکورٹ میں ہوئی قرار دیا گیا۔ کہ جبکہ گرفتاری مدیون ڈگری کا بھاگ جانا اور مکان خود کے اندر داخل ہونا باہر آنے سے انکار کرنا سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی کے وقت مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ارتکاب نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اور جو شخص بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا پا چکا ہو۔ مجرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حکم سزا تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ واقعات و شہادت مقدمہ سے تائید ہو۔ اور مزکور کی بنا وہ حکم سے نقصان پہنچا ہو حکم سزا جرمانہ قائم رہا۔ اور ایک ہفتہ مزم حبس میں مقدر رہ چکا تھا۔ وہ سزا قائم رکھکر مالبقایا سزا منسوخ کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۳۷ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۸۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۷۰۸۔ ۹ لاہور ماجرنل صفحہ ۴۰۸۔

(۹) ماسوائے ملزمان کے بعدم ادائے ٹیکس آمدنی بموجب نوٹیفیکیشن نمبر ۳۶۲ مطبوعہ ۲ مئی سنہ ۱۹۲۴ء حسب دفعہ ۶۹ پنجاب ریونیو ایکٹ وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے تھے۔ اور ملزمان نے سرکاری ملازمان مامورہ کی مزاحمت کی۔ اور پانچ ملزمان بمعہ دیگران بھاگ گئے تھے۔ اور ملزمان کو زیر دفعہ ۲۰۵ (ب) تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جن کا اپیل ڈسمس ہونے پر ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ گرفتاری پر بھر عدالت جسپال نہ تھی۔ اس لئے اس کی مزاحمت جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند نہیں ہوگا۔ اور بوجہ ادائے مقررہ ٹیکس اجرائے وارنٹ خلاف قانون تھا۔ اس لئے کہ انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۶۷۲ و دیگر مقدمات بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۵ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۶۰۱۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۳۳۲۔ ۹ لاہور صفحہ ۴۲۴۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۶۰۔

(۱۰) جب کہ ارادتاً گرفتاری میں مزاحمت نہ کی گئی ہو۔ اور مزاحمت کنندہ اپنی گرفتاری سے لاعلم ہو۔ اور نہ یہ جانتا ہو کہ اس کی گرفتاری مطلوب ہے۔ وہ زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند سزایاب نہ ہوگا۔ اور اجزا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند ثابت نہیں کئے گئے ہیں۔ اس لئے بمنظوری اپیل عدالت بشن حکم سزا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۸۶ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۷۷۲

مدیون ڈگری کو حراست چپراسی میں کر کے دیوم کی میعاد میں ادائے زر ڈگری کے لئے مجبور کرے اور ایسی صورت میں زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند مدیون ڈگری پر مواخذہ کرنا قانوناً حراست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ قانونی حراست نہ تھی۔ بصراحت صدر شنشن کورٹ لو جواب دیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۶۵ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۸۰۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۱۸۔ ۲۳ آل لا جرنل صفحہ ۱۸۶۔ ۴۷۔ الہ آباد صفحہ ۸۰۹۔

(۷) ایک شخص کالا کو زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری افسر پولیس نے گرفتار کر کے حراست قاعدہ رکھا تھا جس کو حراست سے بھاگ جانے پر ملزم کو زیر دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی جس کی درخواست معہ نگرانی سشن جج ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری افسر پولیس کو اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ بغیر حصول وارنٹ مجسٹریٹ گرفتار کرے اور جب ایسا شخص بغیر اختیار کے گرفتار کر لیا جاوے۔ تو اس کا حراست سے بھاگ جانا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا مرتکب نہ ہوگا۔ کیونکہ گرفتاری خلاف قانون تھی۔ درخواست ملزم منظور کی جا کر حکم سزا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل ۲۶ صفحہ ۱۳۶۰ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۴۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۶۲۳

نوٹ: بمفصل فیصلہ ہائیکورٹ لاہور میں الفاظ افسر پولیس کے درج ہیں۔ غلباً گرفتار کنندہ مہتمم پولیس سٹیشن نہ ہوگا کسی ہیڈ کنسٹبل پولیس نے جو مہتمم پولیس سٹیشن نہ ہوگا گرفتار کیا ہوتا افسر پولیس میں قانوناً ایک کنسٹبل پولیس بھی داخل ہے اور یہ گرفتاری غیر مہتمم پولیس سٹیشن زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری گرفتاری کی ہوگی۔ ورنہ مہتمم پولیس سٹیشن کو زیر دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری ضمن ج ایسے اشخاص کے گرفتار کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہے۔ اور دفعہ مسطورہ کے تین خیموں میں سے دو ضمن دفعہ ۱۰۹ ضمن ۳ دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری گرفتاری طلب اشخاص دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری میں عدالت کے اختیارات کی توضیح کی گئی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہے۔ کہ قانون اختیارات مہتمم پولیس سٹیشن زائل ہو جاویں۔

(۸) مسمی بانو شاہ جہنا داس مدعا علیہ پر کیسو رام ڈگری دار بحکم عدالت معہ سرکاری ملازم گرفتاری کیلئے گیا۔ مدیون ڈگری کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مگر وہ چھوڑا کر بھاگ گیا۔ اور اپنے مکان میں داخل ہو کر اندر کا قفل لگا لیا تھا۔ عدالت میں مذریعہ رپورٹ حکمنامہ مدیون ڈگری کے خلاف بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند بعد عفیفات دو ماہ قید سخت و یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی

(۱۳) ایک وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری عدالت سے اجرا ہو کر ناظر کے نام تعمیل کیلئے بھیجا گیا ناظر چار چپراسیوں کے نام وارنٹ منتقل کر دیا تھا۔ چنانچہ مدیون ڈگری نے چپراسیوں کو ضرر پہنچایا۔ اور خود مکان میں داخل ہو گیا تھا۔ عدالت میں منجانب چپراسیان رپورٹ پیش ہو کر مدیون ڈگری کے خلاف بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف مزم کی درخواست الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ضابطہ دیوانی میں کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں ہے۔ کہ جو منتقلی وارنٹ جائز کو دوسرے افسر یا ماتحت کے نام منتقل نہ کیا جاوے۔ اور جب وارنٹ ناجائز ہو۔ تو تعمیل کنندہ کا فرائض منصبی عمل کرنا نہ ہوگا۔ اور ناظر کا وارنٹ کو منتقل کرنا باقاعدہ نہ تھا اور لکھکر منتقل نہ کیا تھا۔ اس لئے مدیون ڈگری زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند مستوجب سزا نہ ہوگا۔ حکم سزا کم کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۸۸۷ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۸۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۸۸ و کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۵۶۔ ۱۸۔ الہ آباد صفحہ ۲۲۶۔

(۱۴) ایک مدیون ڈگری ادائیگی زر ڈگری کے لئے تعمیل کنندہ چپراسی نے دو یوم کے لئے حراست میں کر دیا۔ اور تیسرے روز عدالت دیوانی میں پیش کیا۔ جہاں سے مدیون ڈگری بھاگ گیا۔ لیکن حکم تحریری حراست میں رکھنے کا نہ تھا۔ ہائیکورٹ مدراس میں قرار دیا گیا۔ کہ گو حکم تحریری ہونا تھا۔ لیکن یہ غیر ضروری ہے۔ تاہم حراست جائز تھی اور عدالت سے مدیون ڈگری فرار ہوا۔ اور قانوناً حراست سے مدیون ڈگری کا فرار ہونا بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند جرم ہے۔ ایک روپیہ جرمانہ بہ لطف انصاف کیا جاوے۔ اور حکم برات منسوخ کیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۱۴ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۲۔

(۱۵) ایک چپراسی عدالت دیوانی سے وارنٹ مسمی سنتا سنگھ مدعا علیہ لیکر گیا بسنت سنگھ نے کہا میں نہیں جانا۔ اور وہیں بیٹھ گیا۔ ملزم کو بدفعہ ۲۲۵ (ب) باقدام سزا دی گئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ لاہور میں درخواست پیش کی۔ کہ یہ اقدام جرم نہیں ہوا ہے۔ کہ تعرض یا مزاحمت نہیں ہوتی ہے ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ اس وقت کوئی جبر استعمال نہیں کیا ہے۔ اور محض انکار یا بیٹھ جانا اقدام جرم نہیں ہے۔ باتفاق رائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم سزا منسوخ۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۲۶ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۹۴۶۔

(۱۶) ایک وارنٹ عدالت مال سے گرفتاری سروپ سنگھ زمیندار چپراسی لے کر گیا وارنٹ میں نام و مراتب ضروری کا اندراج نہ تھا۔ سروپ سنگھ اپنائے راہ سے بھاگ گیا۔ اور مکرر گرفتاری پر مقدمہ ۲۲۵ (ب) میں سزا دی گئی۔ اور اپیل پر سشن جج متعلقہ نے حکم سزا بحال رکھا۔ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ عدالت

آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۳۲۴ - ۹ - آل لاء کمینٹری رپورٹ صفحہ ۹۹ -

(۱۱) مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۰۰ ضابطہ فوجداری حسب درخواست سائل ایک خاص جگہ کیلئے وارنٹ اجرائے گیا تھا - وارنٹ سب انسپکٹر پولیس نے تلاشی مقام مذکور کے لئے پولیس کنسٹبل ماتحت کے نام منتقل کر دیا تھا جس مقام پر وارنٹ تعمیل طلب تھا - وہاں وہ عورت دستیاب نہ ہوئی - بلکہ ایک دوسرے مکان میں موجود پائی - جہاں سمی میگر سنگھ نے عورت کو گرفتاری سے بچانے کے لئے لاٹھی سے سرکاری ملازم کنسٹبل پر حملہ کیا - اور اس طرح عورت کو چھوڑا لیا تھا - جس کے خلاف بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند بعد کارروائی ضابطہ حکم سزا دیا گیا تھا - جس کے خلاف حسب قاعدہ ہائیکورٹ پٹنہ میں درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ جس مقام کی تلاشی مطلوب تھی - اور جس کی تصریح وارنٹ میں کی گئی تھی اس مقام سے تعمیل وارنٹ نہیں ہوئی ہے - بلکہ ایک دوسرے مقام پر مزاحمت ہوئی ہے - جس کی وجہ سے وارنٹ جائز نہیں رہا ہے - اس لئے بمنظوری درخواست، ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا - کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۷۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۵۷۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۵۵۰ - ۱۱ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۳۱ -

(۱۲) سمی گویال سنگھ مدیون ڈگری کی ضمانت سمی گوردت سنگھ نے کی تھی اور دوسری تاریخ پر گوردت سنگھ نے درخواست تنسیخ ضمانت پیش کر دی - کہ وہ ضمانت منسوخ کر دیجاوے جس پر گوردیال سنگھ کو عدالت سے نوٹس دیا گیا - چنانچہ عدالت نے ضمانت منسوخ کرکے گوپال سنگھ کو زبانی حکم دیا - کہ وہ جدید ضمانت پیش کرے - ورنہ بحراست رہے - گوپال سنگھ بعدم تعمیل حکم اپنے گھر چلا گیا - اور عدالت سے زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حسب قاعدہ اس کو سزا دی گئی تھی - جس کی درخواست ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۱ ضابطہ دیوانی ضمانت لی گئی تھی - اور حسب درخواست ضامن ضمانت منسوخ کی جا کر زبانی حکم مدیون ڈگری کو دیا گیا تھا - جو حکم بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۳ ضابطہ دیوانی جدید ضمانت کے لئے دینا مناسب تھا - لیکن ایسے زبانی حکم کی تعمیل میں مدیون ڈگری کا رد کنا خلاف قانون تھا - اس لئے جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں ہوا ہے - حکم سزا منسوخ کیا گیا - اور درخواست ملزم منظور کی گئی - کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۳ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۷۰۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۱۶۳ - ۲۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۳۰ - آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۹ -

سزا دی تھی۔ عدالت ششن نے ناگپور ہائیکورٹ میں سفارش کی حکم سزا منسوخ کیا جاوے۔ دو وارنٹ پر مہر عدالت نہیں ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۵ ضابطہ فوجداری وارنٹ پر مہر ہونا لازمی ہے۔ اس لئے وارنٹ ناجائز میں مزاحمت گرفتاری طلب شخص کا کرنا قابل سزا دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری رینز نے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور۔

(۲۱) مسمیان نبسہ و دیپن سنگھ و رام راج سنگھ پر مبلغ ۲۷۳۳ روپیہ کا دعوائے عدالت منصف میں کیا جاکر بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۱ ضابطہ دیوانی وارنٹ گرفتاری کے لئے مدعی کی جانب سے درخواست کی گئی تھی۔ مدعا علیہم دوسرے ضلع میں رہائش رکھتے تھے۔ چنانچہ وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا اور ایک بی وارنٹ گرفتاری مسمی نبسہ دیپن سنگھ کی گرفتاری کا اجرائے ہوکر ڈسٹرکٹ جج ستہ آباد کو تعمیل کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد مدعی نے دوسرا وارنٹ صدور فیصلہ اخیر پیشتر مسمی رام راج سنگھ مدعا علیہ کے لئے درخواست کی جو مستغیث نے منصف شاہ آباد کے پاس خلاف خلاف احکام دفعہ ۱۳۶ ضابطہ دیوانی بھیجا تھا۔ جہاں پر وارنٹ گرفتاری مدعا علیہم پر چپرے و پستول سے مسلح پولیس معاونان وارنٹ زخمی ہوئے تھے۔ مدعا علیہم مختلف جرم کے تحت گرفت رہوکر عدالت مجسٹریٹ مجاز متعلقہ میں سپرد کئے گئے تھے۔ اور بابل دفعہ ۱۳۶ ضابطہ دیوانی درخواست ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جو وارنٹ نبسہ دیپن سنگھ مدعا علیہ کی گرفتاری کا عدالت منصف سے جاری ہوا تھا۔ وہ بنشاء دفعہ ۱۳۶ ضابطہ دیوانی اجرائے نہ ہوا تھا۔ ناقص تھا۔ اس لئے حکم سزا (دفعہ ۲۲۵ ب) تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ علاوہ گیر جرم دفعات ۱۴۷ و ۳۵۳ و ۳۳۲ وغیرہ تعزیرات ہند میں جملہ ملزمان حملہ آور و بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند رام راج سنگھ ملزمان سزایاب ہوئے۔ اور حکم سزا قائم رہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲ سنہ ۱۹۳۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۸۴۹۔

(۲۲) ایک مقدمہ میں بہ تعمیل ڈگری عدالت منجانب مدیون ڈگری کی گرفتاری کا وارنٹ منصف ضلع کی عدالت سے اجرا ہوا تھا۔ جس وارنٹ کی تعمیل میں مدیون ڈگری ہمراہ تعمیل کنندہ وارنٹ عدالت منصف میں نہیں گیا تھا۔ اور اس نے بدستخط حکم پر کر دئے تھے اور یہ اطمینان دیدیا تھا۔ کہ نقد ڈگری ڈگردار کو مدیون ادا کر دیگا۔ اور جب سرکاری ملازم مدیون ڈگری کو ہمراہ عدالت میں لیجانے کیلئے اس کے گھر گیا۔ تو مدیون ڈگری گھر پر نہیں ملا تھا جسکے خلاف سب مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر ہوا

کو اختیار تھا۔ کہ مدیون ڈگری زمیندار کو بجائے وارنٹ گرفتاری کے بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۳۷ ضابطہ ایک نوٹس مدیون ڈگری کو بحاضری تاریخ مقررہ دیا جانا اور اس تاریخ پر مناسب حکم ہو جانا۔ اور چونکہ وارنٹ تا تکمیل کا اجرائے بلحاظ حالات مقدمہ خلاف قانون ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۵ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۸۸۷۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۔

(۱۷) ایک چپراسی دیوانی وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری لے گیا۔ اور مدیون ڈگری کو جبراً چپراسی عدالت سے بہرسنگھ نے چھوڑا لیا جس کو عدالت سے بدفعہ ۲۲۵ (ب) باضابطہ سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور کا اغذات باقاعدہ پیش ہو کر ظاہر ہوا۔ کہ بجائے اصل چپراسی مستغیث بنانے یا عدالت کے خود مستغیث بننے کے ایک شخص مستغیث بنایا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) مناسب مستغیث وہ شخص ہے۔ جس کی مزاحمت کی گئی۔ یا جس کی حراست سے چھوڑا گیا۔ واقف مقدمہ کا مستغیث بنانا ناجائز ہے۔ اور مجسٹریٹ مجاز ہے۔ کہ بطور حاصل کنندہ اطلاع مستغیث بنجائے کیونکہ زیر دفعہ ۲۴۸ و ۴۹ ضابطہ پیروکار باجازت عدالت دست بردار ہو سکتا ہے۔ اور بحوالہ رولنگ ویل لاہور گورنمنٹ اس عدالت کے انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۵۱۰-۲۹۔ کرمینل لاجرنل صفحہ ۶۵۲ و دیگر رولنگز قرار دیا گیا۔ کہ ہر ایک افسر مجاز عدالت بموجب رولز مستغیث بننے کا اختیار رکھتا ہے۔ بحالات مقدمہ مداخلت سے انکار کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۶ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۳۸۷ لاہور۔

(۱۸) جو شخص بعدم ادخال ضمانت نیک چلنی جیل میں بھیجا گیا ہو۔ اس کا فرار ہو جانا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) ہے۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۸۴۱-۴۳ الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۲۸۱۔

(۱۹) اصل مستغیث بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند نالش کرنے والا وہ ملازم سرکاری ہوگا جس سے حسب منشاء دفعہ مذکور بمزاحمت ملزم چھوڑایا گیا ہو۔ دوسرا شخص جو ارتکاب جرم سے واقفیت رکھتا ہو۔ نالش نہیں کر سکے گا۔ اور مجسٹریٹ باختیار دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری نالش کر سکتا ہے۔ اور مستغیث باجازت عدالت مقدمہ سے دست بردار ہو سکتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۶ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۳۸۷

(۲۰) ایک وارنٹ گرفتاری دعوی مقدمہ سرکاری جاری کیا گیا تھا۔ اور غیر مہر عدالت تھا۔ ملزم نے گرفتاری میں مزاحمت کی اور قرار اختیار کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے

جس دوام بعبور دریائے شور سے خلاف قانون بھاگ آنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمی فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں:۔

تم فلاں شخص کو بایام و تاریخ فلاں بجرم ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت ہائیکورٹ لاہور سے حکم جس دوام بعبور دریائے شور ہوا تھا۔ اور تم کو پورٹ بلیئر فلاں تاریخ کو بھیجا جا چکا تھا۔ چنانچہ تم فلاں تاریخ کو قبل انقضائے میعاد حکم خلاف قانون فلاں تاریخ کو بھاگ آئے ہو۔ اور تمہارا حکم نہ تبدیل ہوا تھا۔ اور نہ معاف ہوا تھا۔ اس واسطے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو عدالت ششن کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ششن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک ملزم کو حکم جس دوام بعبور دریائے شور ہو چکا تھا۔ مگر اس عبور دریائے شور نہ بھگتا تھا۔ کہ جیل سے ملزم فرار ہو گیا تھا۔ ہائیکورٹ برما سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب نہیں ہوا۔ کیونکہ عبور دریائے شور سے قرار نہیں ہوا ہے۔ اس لئے بدفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۴۸ سنہ ۱۹۱۲ء لوئر برما۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰۔ ۴ برما لا ٹائم صفحہ ۲۶۱

مخالف شرط معافی سزا دفعہ ۲۲۷۔ کوئی شخص جس نے سزا کی معافی مشروط قبول کی ہو، جان بوجھکر کسی شرط کے خلاف کرے جس پر وہ معافی منظور کی گئی ہے۔ تو اُس کو وہی سزا دی جائے گی جس کا حکم اُس کی نسبت ابتداً صادر ہوا ہو۔ اگر اُس نے اُس سزا کا کوئی جزو بھگتا نہ ہو۔ اور اگر اُس سزا کا کوئی جزو بھگت چکا ہو۔ تو سزائے مذکور کے اس قدر جزو کی سزا دی جائے گی۔ جو اُس نے نہیں بھگتی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز اُس عدالت کے ہے۔ جو اصل جرم کی سماعت کر سکتی ہے۔ جس میں اول اصل حکم سزا مقدمہ میں ہوا ہو۔

اور تحقیقات سے ثابت ہوا۔ کہ وارنٹ پر دستخط ہیڈ کلرک کے تھے۔ جس وارنٹ کو ناجائز قرار دیکر مدیون ڈگری کو بری کر دیا تھا۔ جس کا اپیل پنجاب گورنمنٹ ۷ راس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ پر دستخط ہیڈ کلرک کرنا خلاف قانون نہیں ہے۔ جب کہ ڈسٹرکٹ منصف کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔ اور بحالات واقعات مقدمہ مدیون ڈگری زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) قابل سزا ہے اور دس روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ۱۴ یوم قید سخت رہے گا۔ اور مدیون ڈگری کنٹمبل پولیس ہے۔ حکم سزائے قید میں اس کی ملازمت خالی رہے گی۔ اس لئے خفیف سزا پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۶۸۵ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۸ سنہ ۱۹۳۸ء

عود ناجائز حبس بعبور دریائے شور سے

دفعہ ۲۲۶۔ اگر کوئی شخص جسکی نسبت قانوناً حبس بعبور دریائے شور عمل میں آیا ہے حبس مذکور سے بھاگ کر پھر آئے اس حال میں کہ حبس بعبور دریائے شور کی میعاد منقضی نہ ہوئی ہو۔ اور اسکی سزا معاف نہ ہوئی ہو۔ تو اس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیجائے گی۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اور اس حبس بعبور دریائے شور کے عمل میں لانے سے پہلے قید سخت کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد تین برس سے زائد نہ ہو۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت دناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز مشنن ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں جب کہ مجرم حبس دوام بعبور دریائے شور اس مقام سے جو اسکے لئے مقرر ہے۔ قبل از اختتام میعاد قانونی یا معافی حکم سزا بھاگ کر واپس آجاوے یا حکم سزا کے بعد اثنار راہ سے یا جیل سے ایسا مجرم بھاگ جائے۔ تو زیر دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا لیکن یہ بھاگ کر آنا ایسا آنا نہیں ہے۔ جو دفعہ ہذا میں مقصود ہے۔ اور حبس دوام بعبور دریائے شور سے بھاگ کر یہ دفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کو قانوناً حکم حبس دوام بعبور دریائے شور دیا گیا ہوا۔ (۲) میعاد حبس دوام کا ختم نہ ہونا (۳) حکم حبس دوام بعبور دریائے شور معاف نہیں ہوا۔ اور نہ حکم تبدیل ہوا ہو۔ (۴) ملزم ما قبل انقضائے میعاد

رولنگز آف ہائیکورٹس دفعہ ۲۲۷ تعزیرات ہند یا برما ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۸ء ہر دو میں کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ کہ مجسٹریٹ کو ان اختیارات خاطعہ فوجداری سے زائد حکم سزا دینے کا مجاز قرار دیوے۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول جرم دفعہ ۲۲۷ تعزیرات ہند میں دو سال قید کا حکم دے۔ اور بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۸ء آٹھ ماہ قید یوم کی سزا کا حکم دیوے۔ یہ حکم خلاف قانون ہے۔ مکرر تحقیقات کی جاوے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۵ سنہ ۱۹۳۰ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۶۹۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۲۷۹ ۔ رنگون صفحہ ۳۵۸ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۶۲ ۔

(۲) مقدمہ ۲۲۷ تعزیرات ہند میں جن واقعات پر ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ اور جس حکم سزا میں جن واقعات پر اس کو مشروط معافی دی گئی تھی۔ وہ جملہ واقعات شرائط مذکورہ شہادت دستاویزی ثابت کئے جانے چاہئیں۔ زبانی شہادت ان امور کے اثبات کے لئے قابل اد خال ہے۔ لیکن ملزم کی شناخت اور وہ واقعات کہ جیسے خلاف شرط معافی کر کے اس نے جرم کیا ہو۔ وہ زبانی شہادت سے ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ۱۷۵۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۴۱۷ سنہ ۱۹۳۰ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۶۹۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۳۷۸ ۔ رنگون صفحہ ۳۵۵ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۶۴

قصداً سرکاری ملازم کی توہین کرنی یا اس کا تارج ہونا جب کہ وہ عدالت کی کارروائی میں اجلاس کر رہا ہو۔

دفعہ ۲۲۸ ۔ جو کوئی شخص قصداً کسی سرکاری ملازم کی توہین کرے یا کسی طرح سے کسی سرکاری ملازم کا تارج ہو جب کہ وہ سرکاری ملازم عدالت کی کارروائی کی کسی حالت میں اجلاس کر رہا ہو۔ تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت نوکیس ہے اور ابتدا سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ زیر جس عدالت میں یہ جرم ہوا ہو۔ اس کی تجویز دی جائے گی۔ اور جب کہ عدالت تحقیر کورٹ ہو جاوے۔ تو زیر دفعہ ۴۸۰ : ۴۸۱ و ۴۸۲ ضابطہ حسب قاعدہ عمل کیا جائے گا۔

شرح جن اشخاص کو بجرائم خاص تعزیرات ہند حسب ضابطہ سزائیں ہوتی ہیں۔ اور درخواست درثا ملزمان یا کسی ملزم کی درخواست واسطہ معطل رکھانے یا معاف کرنے کسی حکم سزا کے باجلاس جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ کے پیش کی جاتی ہے۔ تو جناب ممدوحین میں سے ایک صاحب حسب مناسب جس عدالت سے ملزم سزایاب ہوا ہے۔ بغرض اظہار رائے ارسال فرمائیں گے۔ اور عدالت بوجوہات معقول معہ مقدمہ نقل مثل تجویز و درخواست کو منظور (یا ناقابل منظوری) کی بابت لکھکر پیش کرے گی۔ چنانچہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ بشرائط مناسب حکم سزا معطل یا یا معاف فرمادے گی۔ جس کی بابت اندریں بارہ زیر دفعہ ۱۰۱ و ۲۰۱ ضابطہ احکام مندرج ہیں۔ اور جب کبھی کوئی شخص بشرائط معافی حاصل کرنے والا کسی شرط کی خلاف ورزی کرے تو اس شخص کو عہدہ دار پولیس بلاوارنٹ گرفتار کرکے بذریعہ رپورٹ پیش کرے گا۔ وہ شخص اس قابل ہوگا۔ کہ جو سزا جزاً وہ بھگت چکا ہو۔ منہا کر کے باقی سزا اس جرم کی بھگتائی جائیگی اور جناب ممدوحین کو بمنشائے دفعہ ۴۰۱ ضابطہ اختیارات حاصل ہیں۔ کہ کسی حکم سزا موت کو حبس دوام بعبور دریائے شور کے ساتھ اور بعبور دریائے شور کو مشقت تعزیری بحالت قید۔ قید سخت کسی میعاد کے لئے جو اس سے زائد نہ ہو۔ خواہ اس پر خانونا عاید ہوسکتی ہے۔ قید محض تا حد میعاد مذکورہ صدر جرمانہ کے یا بجائے جرمانہ اصل کے بجائے دوسری سزا جو پیش دیش ایک دوسری کے بعد لکھی گئی ہے۔ تجویز کرسکتی ہے۔ اور کوئی حکم احکامات دفعات ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ تعزیرات ہند میں مخل نہ ہوگا۔ اور دفعہ ہذا تعزیری نہیں ہے۔ اور بلحاظ الفاظ قانونی اس میں مشروط رہائی یافتہ ملزم کی خلاف ورزی پر شرائط کا بعدم متصور ہوکر وہ اصل جرم کی سزا جو معاف کی گئی تھی۔ بھگتے گا۔ اور دوسرا جرم جو اس نے خلاف شرائط کیا ہے۔ اس کی سزا پائیگا۔ دفعہ ہذا میں چونکہ سزا مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے اس دفعہ کا حوالہ تو بخلاف ورزی ہوسکتا ہے۔ لیکن جرم کی حیثیت پر دفعہ مستعمل کرنا مناسب متصور نہیں ہوتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم خلاف ورزی کنندہ کو اصل جرم میں حکم سزا دیا گیا ہونا۔ (۲) ملزم کی اصل سزا حسب ضابطہ شرائط معاف یا تبدیل کی گئی ہونا۔ (۳) ملزم کا شرائط مقررہ کو باستصوابی خود قبول کرنا (۴) ملزم کا شرائط مقررہ کی دانستہ خلاف ورزی کرنا۔ امور ات خلقہ کو شہادت دستاویزی سے ثابت کیا جانا چاہیئے

تحقیر یا ہرج ارادتاً کرنا۔

فرد قرار دادِ جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں سرکاری ملازم مجسٹریٹ (یا جو عہدہ ہو) درجہ اول کی دوران کاروائی عدالتی میں جب کہ شہادت استغاثہ قلمبند کر رہے تھے۔ اور سمی الف کی شہادت عدالت قلمبند کر رہی تھی۔ اس کو دانستہ باواز بلند دھمکا کر کہا۔ کہ اسطرح کا بیان نہ دو۔ ورنہ ملزم کو سزا ہو جائیگی جس سے تحقیر کورٹ ہوئی ہے جس سے تم بجرم دفعہ ۳۲۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت معمور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس گوپی چند گواہ ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی کے روبرو شہادت ختم نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے روز اس نے بوجہ ایک کام کے اسوا شہادت کی درخواست کی۔ جو عدالت نے نامنظور کی تھی گواہ نے کہا۔ کہ تا وقتیکہ آج اس کی شہادت ملتوی نہ ہوگی۔ وہ کوئی جواب نہیں دیگا جس پر بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ بہ تحقیر کورٹ گواہ کو دو صد روپیہ جرمانہ کیا گیا جس کا اپیل پنجاب چیف کورٹ میں پیش ہو کر اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۷۶ لاہور ۔ ۴۶ ۔ انڈین کیسز ۳۶ ۔ ۹۰ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء ۔ ۲۴ پنجاب دیکلی رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۱۸ء ۔ ۱۲ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء

(۲) ایک گواہ مقدمہ کو جو برآمدہ عدالت میں دوسرے شخص سے لڑ رہا تھا۔ عدالت نے روکا تھا۔ اور بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ تحقیر کورٹ میں بحاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ جس کے اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے بحالات واقعات ملزم کا فعل ہرج ڈالنے کی نیت سے کیا جانا ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۷۷ الہ آباد ہائیکورٹ ۔ انڈین کیسز ۵۳ صفحہ ۶۱۷ لا رپورٹ انڈیا آل کرمینل صفحہ ۲۰۰ ۔

(۳) ایک ملزم نے ایک مقدمہ میں تحریری بیان ملکہ مجسٹریٹ کے پیش کیا۔ اس میں یہ الفاظ تھے۔ کہ اسکے مقدمہ کی تحقیقات متعصب جج نے کی ہے مجسٹریٹ نے ملزم کو سمجھا کر کہا۔ کہ یہ الفاظ واپس لے لو ملزم نے انکار کر دیا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۲۸ تعزیرات ہند کارروائی دفعہ ۴۸۰ ضابطہ سرسری کر کے حکم سزا سنا دیا۔ بس کی نگرانی پر ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور پر جرم دفعہ ۳۲۸ تعزیرات ہند میں سزایاب ہوا ہے۔ کہ اس کا ارادہ صاف طور سے تحقیر کورٹ تھا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۰ ۔ اور جملہ جرائم تعزیرات میں جس میں اثبات ارادہ ضروری جز ہو۔ استغاثہ کو ارادہ مختص

شرح

بموجب باب ۳۵ ضابطہ فوجداری دفعات ۲۶۰ لغایت دفعہ ۲۶۵ ضابطہ جس عدالت کے روبرو جرم دفعہ ہذا ہووے۔ حسب دفعہ ۲۸۰ ضابطہ عمل کریگی، اور بمنشائے دفعہ ۲۸۷ ضابطہ بجز ہائیکورٹ کے کسی جرم تصفیہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ کے نہ کریگی۔ جب جرم مذکور خود اُس کے روبرو سرزد ہو یا بہ توہین اُس کے اختیار کے ہو۔ یا اُسکی اطلاع کسی عدالتی کارروائی کے دوران میں بہ حیثیت جج یا مجسٹریٹ اُس کے پاس پہونچے۔ اور جب کوئی شخص ارادتاً بدوران کارروائی عدالت فوجداری یا دیوانی یا ماں کسی جرم بخلہ جرائم دفعات ۱۷۵ یا ۱۷۸ یا ۱۸۰ یا ۲۲۸ تعزیرات ہند کا ارتکاب بواجہہ عدالت کرے۔ تو بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ عدالت مجاز ہے۔ کہ قبل برخاست کچہری اُسی روز اُس شخص کو خواہ رعیت برطانیہ اہل یورپ ہو یا نہ ہو حراست میں نظر بند رکھے۔ اور روبکار دائر کیا جاویگا۔ اور اس میں علاوہ دیگر امور ضابطہ کے یہ امور بطور خاص لکھے جاویں گے۔ کہ ہرج یا تحقیر کس مرحلہ کارروائی عدالت میں واقع ہوا ہے۔ اور اس ہرج و تحقیر کی نوعیت اور اُس کا دانستہ کرنا اور وہ عمل ملزم یا جو زبان سے تحقیرانہ طریق استعمال کیا گیا ہو۔ درج روبکار کیا جاوے۔ اور ملزم کا بیان بطریق سرسری و دیگر شہادت تحریر کرکے بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ ملزم کو عدالت دو صد روپیہ جرمانہ تک کا حکم سزا دے گی۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید محض کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اور یہ اختیارات گو ذیلی ہیں۔ لیکن معدلت گستری کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ جس جرم کا تعلق عدالت کی ذات سے ہو یا اُس کی عدالت میں جرائم مندرجہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ میں سے کوئی جرم واقعہ ہو۔ تو اُس کو تجویز کے لئے دوسرے مجسٹریٹ کے پاس حسب قاعدہ بھیج دینا چاہیے۔ اور اور جس مجسٹریٹ کے عدالت میں کوئی ایسا جرم تحقیر کورٹ واقعہ ہووے۔ اور اُسکو اس کے سماعت کا اختیار نہ ہو۔ تو باقاعدہ تجویز کیلئے حسب ضابطہ عمل کرکے دوسرے مجسٹریٹ مجاز کے بھجوائے گا۔ گو ایسے جرم کی تجویز جس سے عدالت کا تعلق ہو۔ اُس کو منتقل کرنا مناسب ہے۔ مگر جب کہ عدالت میں تحقیر کی گئی ہو تو اصول تنظیم سیاست و قیام معدلت عامہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ فوری عمل کیا جاوے۔ اور کچہری کے برخاست ہونے سے پیشتر اُسی روز یہ کارروائی مکمل کرکے حکم دیا جانا ضروری ہے۔ اور ہمچو نقسم فروگذاشت ہیئت صدر کی اصلاح دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری سے نہیں ہوگی۔ اس لئے جملہ امور روبکار میں بالتوضیح درج کئے جایا کریں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا دوران کارروائی عدالت عدالت میں تحقیر یا ہرج زبانی یا عملاً کرنا (۳) ملزم کا فعل

تم کو کیا نذر ہے۔ جس نے حاضر ہو کر باظہار افسوس رحم کی درخواست کی تھی۔ لیکن بعد سماعت عذرات بحوالہ روسنگز کرمینل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۱۵۲ - ۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۳۰ - ۹ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۹ و ۱۰ کلکتہ صفحہ ۱۰۹ و ۴۸ ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۷ و ۲۴ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۹۲۸ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۶ - جو مقدمہ عدالت سے فیصلہ پا چکا ہو۔ اسکے متعلق بذریعہ اخبار یا آرٹیکل تحقیرانہ الفاظ کا عدالت کی نسبت بحریر کرنا جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ عدالت ہائیکورٹ نے مقدمہ کا فیصلہ انصافاً نہیں کیا ہے۔ بلکہ ایک جماعت اشخاص کو خوش کرنے کے لئے کیا ہے۔ تحقیر عدالت ہے۔ اور کسی جج یا عدالت کی نسبت مذموم ناگوار افعال کا اتہام لگانا عام اس سے کہ وہ عدالت اعلےٰ ہو ماتحت ہو تحقیر عدالت تصور کیا جائیگا۔ چنانچہ جب ملزم مذکور تجویز زیر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہائیکورٹ لاہور سے ایکماہ قید محض اور ہزار روپیہ جرمانہ اور ہرجانہ کارروائی یکصد روپیہ کا حکم سزا دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۸۳۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۰۷ لاہور صفحہ ۵۲۸ - ۲۶ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۷۷۲

(۸) ایک مقدمہ میں دو ملزمان کے استفسار بدفعہ ۳۴۲ ضابطہ کے دوران میں چند سوالات مجسٹریٹ پر ملزم نے انکار کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۴۸۰ ضابطہ بہ تحقیر کورٹ سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں اپیل پر بعد بحث مباحثہ وکلا قرار دیا گیا۔ کہ استفسار ملزم سے کی شہادت کا پورا کرنا یا بطور جرح عمل کرنا خلاف قانون ہے۔ اور یہ طریق اردا کورٹ کرنا یا ہرج ڈالنا نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۶ - انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۲۴۲ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۲۰۳ - ۲۲ ناگپور لارپورٹ صفحہ ۱۰۸ - ناگپور لاجرنل صفحہ ۱۹۰ -

(۹) ایک شخص ایک دوسری عدالت میں پیش تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر مجسٹریٹ سب ڈویژن سے پوچھا کہ تم نے مجھکو بتلایا نہیں ہے کہ میرے مقدمہ میں کیا کیا ہے۔ جسکو مجسٹریٹ نے تحقیر کورٹ سمجھکر بہ ضابطہ اسکو سزا دی تھی جسکی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ہے۔ کہ ملزم ایک جاہل شخص ہے۔ اور واقعات حالات سے تحقیر بالارادہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ اسلئے درخواست ملزم منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۷ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۹۹۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۸۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۱۰ -

ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یہ عدالت اپیل کا بھی فرض ہے۔ کہ دیکھے کہ ارادہ ثابت ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۵ سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء بمبئی ۲۲۹ ۲۴ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۸۶ - ۲۶ بمبئی صفحہ ۶۷۳

(۴) ایک گواہ کو عدالت میں شہادت دیتے ہوئے بڑے زور سے ایک شخص نے دھمکایا تھا جس کو بدفعہ ۲۲۸ مجسٹریٹ نے حسب منشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ سزا دی۔ نگرانی پر ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا۔ کہ ملزم صحیح طور پر بدفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد ۱۹۳۔ ۴۔ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۵۰۸ ۴ الہ آباد صفحہ ۲۷۲ - ۲۱۔ آل لاجرنل صفحہ ۷۲۔

(۵) لیلو ملزم ایک مقدمہ میں سپیشل مجسٹریٹ درجہ سوم کے روبرو زیر تحقیقات تھا مسمی گوری لال گواہ استغاثہ ادائے شہادت کرتا تھا۔ ملزم نے یہ خیال کر کے کہ وہ استغاثہ کے حق میں شہادت تلقین نہ کر دے۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ لیلو تمہارے کان کھینچ دے گا جسکو حسب ضابطہ زیر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند پانچ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ اور شتن کورٹ سے الہ آباد ہائیکورٹ میں شفارش معافی کی گئی تھی۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ گواہ کو دھمکس میں دھمکایا۔ جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ درخواست ڈسمس کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۱۹۳ - ۴ لا رپورٹ آل کرمینل صفحہ ۸ - ۵۰۴ الہ آباد صفحہ ۲۷۲ - ۲۱ آل لاجرنل صفحہ ۷۲

(۶) ایک ملزم نے گواہ استغاثہ پر جرح میں حسب خواہش خود جواب حاصل کرنے کے لئے اس کو دھکیلا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند میں اس کو حسب قاعدہ سزا ہوئی تھی جس کی اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا ارادہ حقارت یا ہرج ڈالنے کا حسب معنی دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند نہ تھا۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۷۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۸۸۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۸

(۷) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند میں گورنمنٹ ایڈووکیٹ کی تحریک پر لاہور ہائیکورٹ نے مسمی حبیب ولد [illegible] اڈیٹر روزانہ اخبار سیاست طلب کیا گیا۔ کہ کیوں نہ ۲۲۸ و ۳۰۔ جون سنہ ۱۹۲۵ء کے اخبار میں آرٹیکل طبع کی ہے جس سے عدالت کی تحقیر ہوتی ہے

(۱۴)

باب دوازدہم

اُن جُرموں کے بیان میں جو سکّے اور گورنمنٹ سٹیمپ سے متعلق ہیں

باب ہذا میں جُرائم متعلق سکّہ ابتدائے دفعہ ۲۳۰ لغایۃ ۲۵۸ اور جُرائم متعلق سٹیمپ ابتدائے دفعہ ۲۶۲ لغایت ۲۶۳ الف قابل دست اندازی پولیس ہیں۔

سکّہ کی تعریف **دفعہ ۲۳۰** - سکّہ وہ دھات ہے جو کہ بوقتِ موجودہ نقد کا کام دے اور جس نام کے لئے کسی ریاست یا سلطنت کے حکم سے ٹھپّہ کیا گیا یا جاری کیا گیا ہو۔

ملکہ معظّمہ کا سکّہ ملکہ معظمہ کا سکّہ وہ دھات ہے جو ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند یا کسی پریذیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی اور گورنمنٹ واقع قلمرو ملکہ ممدوحہ کے حکم کے رو سے بطور نقد رائج ہونے کی غرض سے ٹھپّہ کیا اور جاری کیا گیا ہو اور وہ دھات جو اس طور پر ٹھپّہ کیا اور جاری کیا گیا ہو۔ اس بات کی غرض سے کہ ملکہ معظمہ کا سکّہ قائم رہے گا۔ بلحاظ اس امر کے بطور نقد اسکا رائج ہونا موقوف ہو گیا ہے

تمثیلات

(الف) کوڑیاں سکّہ نہیں ہیں۔

(ب) بے ٹھپّہ کئے ہوئے تانبے کے سکّے نہیں ہیں۔ گو وہ نقد کے طور پر مستعمل ہوں

(ج) ٹھپّے سکّے نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن سے مقصود نہیں ہے۔ کہ وہ نقد کے طور پر

اہل جوری یا اسیسر بننا

دفعہ ۲۲۹ - جو کوئی شخص دوسرا شخص بنجانے سے یا کسی اور طرح سے بقصد ایسا بات کرائے یا جان بوجھکر یہ بات ہونے دے کہ اُسکا نام اُن لوگوں کی فہرست میں درج ہو، جو اہل جوری میں داخل ہونیکی لیاقت رکھتے ہیں۔ یا اُسکا نام اہل جوری میں داخل ہو۔ یا اُس سے اہل جوری یا اسیسر کے طور پر حلف لیا جاوے۔ کسی ایسے مقدمہ میں جس میں وہ جانتا ہے کہ قانون کی رُو سے ایسی جوری کی فہرست میں مندرج کئے جانے یا اہل جوری میں داخل کئے جانے یا حلف لئے جانے کا مستحق نہیں ہے۔ یا یہ جان کر کہ وہ خلاف قانون ایسی جوری کی فہرست میں مندرج کیا گیا۔ یا اہل جوری میں داخل کیا گیا ہے یا اس سے حلف لیا گیا ہے۔ بالارادہ ایسی جوری میں یا ایسے اسیسر کا کام دے۔ تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ فرضی طور پر جوری یا اسیسر بننے کیلئے روکا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص دانستہ یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایسی فہرست جوری یا اسیسر میں درج ہونے یا حلف اُٹھانے کا مستحق نہیں ہے۔ فہرست میں اپنا نام درج ہونے دے اور اسی طرح سے بنام دوسرے شخص کے فرائض جوری یا اسیسر خلاف قانون انجام دے۔ وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا اپنا نام فہرست اہل جوری یا اسیسر میں یہ جانتے ہوئے کہ وہ اسکے اندراج یا بطور جوری یا اسیسر حلف اُٹھانے کا مستحق نہیں ہے۔ قصداً درج ہونے دینا (۲) ملزم کا باوجود جاننے کے بطور دوسرا شخص بصراحت صدر بن جانے سے جوری یا اسیسر کے فرائض کو انجام دینا

فرد قرارداد جرم (میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں کہ تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بمقدمہ فلاں دانستہ اپنا نام فہرست اہل جوری و اسیسران میں یہ جانتے ہوئے کہ ایسے اندراج یا حلف بطور جوری یا اسیسر اُٹھانے کا استحقاق نہیں ہے۔ اندراج ہونے دیتے ہوئے خدمات جوری یا اسیسر جیسا کہ صورت ہو درج کیا جاوے) بعدالت فلاں بمقدمہ نمبری فلاں میں دوسرا شخص زید بنکر فرائض متعلقہ دانستہ خلاف قانون انجام دئے ہیں۔ جسسے تم جرم دفعہ ۲۲۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ (جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے اُس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

حکمرانوں کے بلحاظ صورت و نوعیت واقع ہوا ہو۔

رولنگر آف بائیکورٹس

[illegible] امپریل بنک مراد آباد کے پاس پہونچے۔ اور معمول کردہ سکہ جات کی فروخت کے متعلق [illegible] کیا۔ اور خزانچی بنک نے دوسرے روز ۳ بجے کا وقت دیا۔ [illegible] اپنے کلارک کو دکھا کر خریدنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ دوسرے روز پولیس قبل از وقت بنک کے مکان میں پوشیدہ ہو لی تھی اور ملزمان کی آمد پر تین صد سکے دیکھ صد اٹھنیاں مبلغ دو صد روپیہ میں خرید نے لی ہم قرار ہو گئی۔ اس وقت پولیس نے آکر ان کو گرفتار کر لیا اور تلاشی سے مبلغ دو ہزار سکے ملتس ان کے پاس سے برآمد کر لئے تھے۔ اور ایک انسپکٹر پولیس کو فوراً [illegible] سکونت ملزمان پر تلاشی کے لئے بھیجا۔ عدالت سے بمنشائے دفعہ ۹۹ ضابطہ فوجداری [illegible] پر فریب بد دیانتی سے عمل کیا ہوا اور وزن کم کیا ہوا [illegible] دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند مذکور سزا دیگئی تھی۔ جس کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر [illegible] دیا گیا کہ واقعات موجودہ کے لحاظ سے ملزمان نے سکوں کے وزن [illegible] بالا دہ فریب کی صورت تبدیل کر کے بنک کو دھوکہ دینے کی تجویز کی ہے۔ [illegible] دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند [illegible] زیر تعریف سکہ تلبیس معتبر ہوگا۔ اپیل مذکور [illegible] خارج [illegible] جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۰ م ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ امپیریل کیس جلد ۴۶ صفحہ ۳۴ د۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ الہ آباد صفحہ ۳۲۱ - ۴۸ الہ آباد صفحہ ۹۰۳ - ۲۰ آل لا جرنل صفحہ ۸۱۲ - لا رپورٹ کرمنل صفحہ ۵۹

تلبیس سکہ

دفعہ ۲۳۱ - جو کوئی شخص سکہ کی تلبیس کرے یا سکے کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو جان بوجھ کر انجام دے تو شخص مذکور کو کوئی قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح - وہ شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا جو مغالطہ دینے کی نیت سے یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے اس مغالطہ کے چل جانے کا احتمال ہے کسی اصلی سکے

مستعمل ہوں۔

(د) سکہ جو کمپنی کا روپیہ کہلاتا ہے ملکہ معظمہ کا سکہ ہے۔

(ہ) فرخ آبادی روپیہ جو گورنمنٹ ہند کے حکم کے بموجب پیشتر نقد کے طور پر رائج تھا ملکہ معظمہ کا سکہ ہے۔ مگر وہ اب حسب مذکورہ رائج نہیں ہے۔

تشریح دفعہ ہذا میں تعریف عام سکہ جات جو مختلف حکمرانوں کی حکومت ہائے میں بطور زر نقد ڈھالے گئے جاکر اجرا کئے گئے ہیں بحصہ اول کی گئی ہے۔ اور سکہ ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند یا کسی پریذیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی اور گورنمنٹ قلمرو ملکہ ممدوحہ کے حکم سے بطور نقد رائج ہونے کے غرض سے ڈھالا اور جاری کیا گیا ہو۔ اور وہ دھات جو اس طرح سے ڈھالا اور جاری کیا گیا ہو۔ اس حصہ دوم دفعہ ہذا کی رو سے سکہ ملکہ معظمہ کا قائم رہے گا۔ عام اس سے کہ اس سکے کا بطور زر نقد کے رائج ہونا موقوف ہو گیا ہو۔ ہر دو حصص دفعہ ہذا میں جداگانہ طور سے تعریف کیگئی ہے۔ اور تشبیلات تحت دفعہ ہذا سے منصوری پیسہ کوڑیں دمڑیوں کو سکے کی تعریف سے خارج کیا گیا ہے۔ اور جب حکومت کمپنی کے نام سے موسوم تھی اور اس وقت فرخ آباد کی ٹکسال ۱۸۲۴ء میں بند کی جاکر روپیہ بنارس کی ٹکسال میں ضرب کیا جاتا تھا۔ اور اس ٹکسال میں کمپنی کا سکہ سنہ ۱۸۳۳ء تک ضرب کیا گیا تھا اور ٹکسال کلکتہ میں کمپنی کا سکہ ۱۸۳۵ء تک جاری رہا ہے۔ اور اسی سال میں انگریزی سکہ جاری ہو گیا تھا۔ اور پورانے سکے منسوخ کئے گئے تھے۔ لیکن بتشبیل ہذا میں فرخ آبادی سکہ جو بحکم گورنمنٹ ہند رائج تھا ملکہ معظمہ کا سکہ قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی مرشد آباد کے سکے جو بحکم گورنمنٹ رائج اوقت تھے بصراحت صدر سکے گورنمنٹ ہوں گے۔ اور جو سکہ جات ٹکسالہائے فتح آباد و بنارس۔ کلکتہ ستمبر ۱۸۳۵ء میں شہنشاہ مغلیہ خاندان کے اجرا کے تھے وہ شاہ ولیم چہارم کے چہرہ سے ڈھالے کئے جاکر قائم کئے گئے تھے۔ اور باب ۱۲ تعزیرات ہند میں دفعات ۲۳۰ لغایت ۲۵۲ تعزیرات ہند جرائم سکہ جات کے بعد دفعات ۲۵۵ لغایت ۲۶۳ الف تلبیس گورنمنٹ سٹیمپ کے جرائم اندراج ہیں۔ اور کرنسی نوٹ و بنک نوٹ ہائے کی تلبیس کے جرائم بدفعات ۴۸۹ الف لغایت ۴۸۹ و باب ۱۸ تعزیرات ہند میں درج کئے گئے ہیں اور دھات کے ٹکڑوں کو بطور سکے کے استعمال کرنے کے متعلق زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۸۸۹ء میں سزا مقرر کیگئی ہے۔ اور مہر طلائین شاہجہان بادشاہ یا جے پوری یا ریاست پٹیالہ یا دیگر

مرتکب ہوئے ہو۔ جو شخص عدالت سیشن کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سیشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک ملزم کے پاس تلبیس سکے دو اوزار سکہ بنانے کے برآمد ہوئے تھے۔ جبکہ عدالت سے سزا دیگئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور میں حسب ضابطہ مقدمہ پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب ملزم کے قبضہ سے اوزار و تلبیس سکے برآمد ہوئے ہیں تو ملزم کی نسبت دفعہ ۲۳۲ و دفعہ ۲۳۵ علیحدہ علیحدہ حکم سزا نہیں دیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ اوزار ہائے و سکہ کی برآمدگی ایک ہی معاملہ کا جزو ہیں۔ ۲ لکھ صفحہ ۲۳۰۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۶ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۷۰۰ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۸۰۰۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۰۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۱ سنہ ۱۹۳۰ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۶۔ ۳۱ کرمنل لاجرنل صفحہ ۵۲۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۲۹

تلبیس سکہ ملکہ معظمہ **دفعہ ۲۳۲** - جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کرے۔ یا اس کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو جان بوجھ کر انجام دے تو شخص مذکور کو سبب دوام حبس دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے ہی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ایتبل وارنٹ جاری ہوگا۔ ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔

اور تلبیس سکہ ملکہ معظمہ کے لئے آلات یا سامان پاس رکھنا جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند۔ دفعہ مذکور ملزم کو علیحدہ جرائم کی سزا نہ دی جائے گی۔

شرح دفعہ ہذا میں سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس کرنا یا اس کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو دانستہ انجام دینا جرم ہے۔ دفعہ ماسبق میں سکہ عام و دفعہ ہذا میں تلبیس سکہ ملکہ معظمہ جرم ہے۔ اور بلحاظ ماہیت ضابطہ۔ اجزائے قانونی و قرار جرم بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے مساوی ہیں۔ اور ایذادی سزا دفعہ ہذا محض بلحاظ احترام گورنمنٹ و نوعیت سنگین کے

کو ایسا کر دے کہ وہ کسی اور سکّے کی مانند معلوم ہو۔

ابتدائی ضابطہ قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ ناقابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ محضر قابلِ تجویز عدالتِ سشن ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص سکّے کی تلبیس کرے یا دو سکّے کی تلبیس کا کوئی جزو انجام دے قابلِ سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ سکہ جات موسومہ مرشد آباد۔ فرخ آباد۔ جونپور۔ بنگالہ اور بہار بنگال میں رائج تھے۔ جو بمنظوری گورنمنٹ برٹش انڈیا رائج الوقت قرار دیئے گئے تھے اور دیسی ریاستوں کے سکے بھی رائج تھے۔ دراصل ملکہ معظمہ سکے حسب نشاندہی دفعہ ۲۳۰ و ۲۳۱ ہیات ہے جو بوقت موجودہ رائج الوقت ہو۔ جو بحکم گورنمنٹ موجودہ مبیّنہ دفعہ مسطورہ بھٹہ اور جاری کیا ہو اور سکّہ جو کسی ریاست یا سلطنت کے حکم سے بھٹہ یا جاری ہوئے اور بوقتِ موجودہ نقد کا کام دے۔ اور جو سکّہ بھٹہ و منقش کیا ہوا دیاست کا بنا ہوا ہو۔ مگر رائج الوقت نہ ہو وہ حسب معنی دفعہ ہذا سکّہ نہیں ہے۔ اور تلبیس سکّہ اصلی سکّہ کی مانند ہوتا ہے۔ اور بلحاظ تعریف لفظ تلبیس دفعہ ۲۳۱ تعزیرات ہند اصلی سکّے کے مشابہ ہوتا ہے جس کے دھوکے سے انسان مغالطہ میں آ سکے۔ چنانچہ دانستہ یا بعلم احتمال چل جانے سکّے کے بنائے یا کوئی جزو اس میں تلبیس کا انجام دے قابلِ گرفت قانون بدفعہ ہذا ہوگا۔ اور دفعہ ہذا عام سکوں کی تلبیس کرنے کے متعلق ہے۔ اور اس باب میں ترتیب جرائم یکے بعد دیگرے سکّہ عام، سکّہ ملکہ معظمہ کا جرم علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ دفعہ ۲۳۱ و ۲۳۲ ہیات) اور دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ وغیرہ ہیں۔ اول سکّہ عام کا جرم اور دوسری دفعہ سکّہ ملکہ معظمہ کا جرم محض تخصیص الفاظ مذکورہ الفاظ سے جرم قرار دیا گیا ہے اور سزا میں امتیاز ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سکّہ کی تلبیس کرنا۔ یا کوئی جزو تلبیس دانستہ عمل میں لانا ثابت کیا جائے

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم کے خلاف حسب ذیل الزام جرم قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جان بوجھ کر سکّہ ریاست فلاں یا حکومت کی تلبیس کی ہے (یا کوئی جزو فلاں جو تلبیس کیا گیا ہو) جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۱ تعزیرات ہند کے

لاجرنل صفحہ ۲۷۲ - ونیز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۵۱ سنہ ۱۹۳۴ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۵ - ۳۱ کرمنل لاجرنل صفحہ ۵۲۷ - انڈین کیسز ۱۲۳ صفحہ ۵۲۵ -

(۲) ایک مقدمہ میں چھ اشخاص بجرم دفعہ ۱۲۰ ب بشمول دفعہ ۱۹۵ و ۲۳۲ تعزیرات ہند اور دو شخص منجملہ ان کے سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس میں اعانت کرنے کے جرم میں سزایاب کیے گئے تھے اور پانچ پانچ سال قید سخت و سو سو روپیہ جرمانہ اور دوسرے جرم میں تین تین سال قید سخت کا حکم عدالت سشن سے دیا گیا تھا - ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ ناگپور میں پیش ہو کر منجانب وکیل ملزمان یہ بحث کیگئی کہ دفعہ ۱۲۰ ب وہاں عاید کی جاتی ہے جہاں کوئی صریح شق قانونی سزا موجود نہ ہو اور دفعہ ۱۲۰ ب عموماً دیگر دفعہ الف تعزیرات ہند سے متعلق ہوتی ہے - اور خاص صورتوں میں بطور دیگر عمل ہوتا ہے اور دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند میں جدا گانہ حصے سمجھ کر حکم سزا دیا گیا ہے - اور جرم دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند واقعات سے متعلق نہیں ہے - چنانچہ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا کہ لفظ تلبیس مستعملہ دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند میں شباہت پیدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ تلبیس سکہ کو دھوکا دے کر سچا تصور کرا کر چلایا جاوے کہ دھوکا کھانیوالا اس سکہ تلبیس کو اصل سکہ سمجھے - اور دوسرا تلبیس سکہ ملکہ معظمہ مشمول دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند قابل قبولیت ہے - چنانچہ یہ تبدیل و تحقیقت حکم سر جیزاً اپیل ملزمان ڈسمس کیے گئے - کرمنل لاجرنل جلد ۳۹ - صفحہ ۸۳۸ ناگپور ۱۹۳۸ء ماہ نومبر ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۹۸۵ -

ساخت یا فروخت آلہ تلبیس سکہ | **دفعہ ۲۳۳** - جو کوئی شخص کوئی ٹھپہ یا آلہ بنائے یا اس کی مرمت کرے یا اس کے بنانے یا مرمت کرنے کے عمل کا کوئی جزو انجام دے یا اس کو خریدے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے اس غرض سے کہ وہ سکے کی تلبیس کے لئے کام میں آئے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس کا سکہ کے تلبیس کے لئے کام میں لایا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

اور رولنگ بھی ۱۹۳۶ء دفعہ ۲۳۱ یا دفعہ ۲۳۲ کریمنل لاجرنل میں طبع شدہ ہیں۔ اور اس رولنگ کے مطابق ہی دیگر ہائیکورٹس سے فیصلہ موجود ہیں۔ جو بلا ضرورت درج کرنا غیر ضروری ہے۔ تحت دفعہ ۲۳۱ مفصل درج کیا جا چکا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس یا اس کے عمل کا کوئی جزو اختیار کرنا (۲) ملزم کا جان بوجھ کر عمل مسطور کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سوورن طلائی سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس کر کے بہ تعداد فلاں جھوٹے تیار کئے ہیں (یا فلاں عمل جزواً اس کا تلبیس کیا ہے (جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۳۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اس لئے بذریعہ اس تحریر کے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

(نوٹ) تاریخ اور دستخط اور مہر عدالت کیجا کر حسب ذیل فرد جرم کے تحت حکم لکھا جاوے گا۔

تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہ فرد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھ کر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ اس پر مہر دستخط مجسٹریٹ درجہ اور مقام لکھا جائیگا

رولنگز آف ہائیکورٹس

میاں دہرمانند و بشنداس و بھگت سنگھ ملزمان بجرم دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند تلبیس سکہ ملکہ معظمہ و اوزار و سامان متعلقہ کا بغرض مذکور بنانا اور پاس رکھنے میں عدالت سیشن سے سات سات سال سزائے قید کے حکم صادر کئے گئے تھے۔ لاہور ہائیکورٹ میں ملزمان کے اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرائم دفعات ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند میں جبکہ تلبیس سکہ کے اجزا سامان و آلات ہیں جداگانہ طور پر جرم کی سزا نہیں دیجانی چاہیئے۔ جبکہ قبضہ آلات متعلقہ تلبیس سکہ کی غرض سے کیا گیا تھا۔ حکم سزا تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۰۰۰ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۷۸۔ ۵ لاہور

ساخت یا فروخت آلہ تلبیس سکہ ملکہ معظمہ

دفعہ ۲۳۴ - جو کوئی شخص کوئی ٹھپہ یا آلہ بنائے یا اُس کی مرمت کرے یا اس کے بنانے یا مرمت کرنے کا کوئی جزو انجام دے یا اُس کو خریدے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے اس غرض سے کہ وہ ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کے لئے کام میں لایا جائے یا یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اُس کا اس سکے کی تلبیس کیلئے کام میں لایا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی میعادی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ ہے۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل اضیانہ ہے اور قابل تجویز عدالت سشن ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ سکہ کے الفاظ کے مطابق اجزائے خلاف ثبوت طلب مساوی ہوں گے۔ اس میں سکہ عام اور اس دفعہ میں سکہ ملکہ معظمہ کے ٹھپہ و آلات وغیرہ کا بنانا و خرید و فروخت کرنا وغیرہ امور مندرجہ دفعہ ۲۳۳ کا عمل کرنا باحترام کو نٹ قابل سزا سات سال قرار دیا ہے۔ الفاظ قانونی میں بجز الفاظ مذکور جیسے کہ تحت دفعہ ۲۳۱ درج کیا گیا ہے کچھ فرق نہیں ہے۔ اس لئے فرد جرم قرار داد کا نمونہ تحت دفعہ سکہ ملکہ معظمہ لکھا جاتا ہے۔ ہر دو دفعہ کے تحت لکھنا طوالت و غیر ضروری ہے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول حکم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم حسب ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں ٹھپہ یا اوزار (جیسا کہ صورت جزو جرم ہو لکھی جاوے) بنائے یا علیحدہ کئے یا بغرض تلبیس سکہ ملکہ معظمہ کئے فلاں فلاں آلات وغیرہ فلاں تاریخ خریدے یا فروخت کئے (جس شخص سے یا جسکو فروخت کئے اس کا نام و تاریخ ٹھپہ درج کیا جاوے) اور غرض مسطور کو جانتے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے (جیسا کہ صورت ہو) فروخت کئے ہیں۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور عدالت سشن عمل میں آوے۔

ابتدائی ضابطہ قابل مداخلت پولیس سے قابل اجرائے وارنٹ ہے۔ ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں کوئی شخص کسی ٹھپہ یا آلہ کے بنانے یا مرمت کرنے یا اس کے جزو کو انجام دے یا اُس کو بغرض تلبیس سکہ خرید یا فروخت کرنا یا اپنے قبضہ سے علیحدہ کرنا یہ جان کر یا باور کرکے کہ سکے کی تلبیس کے لئے کام میں لائے جائینگے جرم قابل سزا تین سال قرار دیا گیا ہے اور آئندہ دفعہ ۲۳۴ میں بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے بھیجنے وغیرہ کا طریق مبینہ دفعہ ہذا عمل میں لانے کے لئے ہیں۔ اور ہر دو دفعات میں کچھ فرق نہیں ہے۔ محض باعتبار گورنمنٹ سزا میں ایزادی سے جو بدفعہ ۲۳۴ سات سال تک قید اور جرمانہ کا بھی مستوجب قرار دیا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا دانستہ کوئی ٹھپہ یا آلہ بنانا یا مرمت کرنا یا بغرض تلبیس سکہ خریدنا یا فروخت کرنا یا اس کو علیحدہ کرنا (۲) ملزم کا بغرض تیاری ٹھپہ وغیرہ یا خرید و فروخت کی غرض کو جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا ثابت کئے جاویں۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں۔ فلاں فلاں ٹھپہ (یا اوزار بنانے یا مرمت کئے یا کوئی جزو انجام دیا موحیا کہ صورت مطابق دفعہ ہذا موردج کیجاوے) جان بوجھکر بغرض تلبیس فلاں سکہ بنائے ہیں جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۳۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں اس تحریر کے ذریعہ حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

نوٹ۔ اس کے اختتام پر مجسٹریٹ درجہ اور مہر اور تاریخ و مقام لکھکر دستخط کرنے کے بعد بذیل حکم لکھے گا۔

تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہ فرد جرم ملزم کو پڑھکر سنادی اور سمجھادی گئی ہے دستخط و درجہ و تاریخ و مقام مجسٹریٹ لکھے گا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ سے آلات ۔۔۔ یا ان تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ برآمد ہونا (۲) ملزم کا سامان وغیرہ کا پاس رکھنا بغرض تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ (۳) ملزم کا جان بوجھ کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر بمطلب مذکور سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ قبضہ میں رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں کے قبضہ سے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں آلات و سامان تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کی تیاری کے لئے مستعمل ہوتا ہے برآمد ہوا ہے جسکو تم نے جان بوجھ کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر بغرض مذکور اپنے پاس رکھا تھا۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو جرم مجھ مجسٹریٹ درجہ اول یا سشن کورٹ کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیا جاوے تم عدالت سشن میں عمل میں آوے۔

رجسٹر آف ہائیکورٹس

کسی سکے کو تلبیس قرار دینے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ٹھیک اصل سکے جیسا ہو یا جو مذکور کا ہو۔ اور نہ کسی خاص درجہ کی دقت کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ یہ کافی ہے کہ وہ سکے ملکہ معظمہ جیسے ہم شکل و مشابہ ہو کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۴۱ و ۴۴۲۔

ایک تلبیس سکے کے اوزار و آلات ایک ہندو خاندان مشترکہ کے مکان کے برآمد سے مدفونہ برآمد ہوئے۔ جس کی برآمدگی کی ذمہ داری جملہ ممبر خاندان کے شخص پر عاید کیجا کر عدالت نے اسکو سزا دیدی تھی لیکن اس برآمدہ میں ایک شخص مشترکہ خاندان کا دوکان کرتا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ نے قرار دیا کہ بحالات واقعات مقدمہ یہ امر ناممکن ہے کہ وہ ملزم بہ حیثیت اعلے ممبر ہندو خاندان کے ان آلات و سامان تلبیس سکہ سے واقفیت یا قبضہ رکھتا ہو یا بلا واسطہ ملزم کو اقتدار حاصل ہو۔ یا وہ جانتا ہو جبکہ ایک ایسے جگہ اس کے جو ممبر ہے اس شئے کو بغیر اس کے اختیار یا علم کے رکھا پنچولہ کلکتہ جلد ۲۔ صفحہ ۴۴۳ حکم سزا منسوخ کیا۔ کرملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۹ سنہ ۱۹۱۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۱ صفحہ ۲۶۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۹ء پٹنہ

آلہ یا سامان کو تلبیس سکہ میں کام میں لانیکی غرض سے پاس رکھنا

دفعہ ۲۳۵ - جو کوئی شخص کوئی آلہ یا سامان اپنے پاس رکھتا ہو اس غرض سے کہ وہ سکہ کی تلبیس کے لئے کام میں لایا جاوے۔ یا یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اُس کا اس غرض کے لئے کام میں لایا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جاے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر ملکہ معظمہ کا سکہ ہو اور اگر سکہ جو تلبیس کئے جانے کو ہے ملکہ معظمہ کا سکہ ہے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ نا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ ضمن ۲ دفعہ ہذا محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اور حصہ اول دفعہ ہذا قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول کے

شرح بدفعہ ہذا جو شخص کوئی آلہ یا سامان تلبیس سکہ کی غرض سے اپنے پاس رکھے یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ غرض مذکور کے لئے مستعمل ہوگا۔ حصہ اول دفعہ ہذا میں قابل سزا ہوگا۔ اگر سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس کے لئے آلہ یا سامان وغیرہ رکھے حصہ آخیر دفعہ ہذا کے مطابق سزایاب ہوگا۔

اور دفعہ ہذا میں لفظ قبضہ میں اشیاء مندرجہ کا رکھنا جرم ہے۔ قبضہ کے معنی جسمانی گرفت ہی مراد نہیں ہے بلکہ قبضہ سے وہ اختیار و اقتدار مراد ہے جو اصل قابض شئے کو قانوناً ہوتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ شئے اس کے گھر یا قرب و جوار میں کسی جگہ موجود ہو اس کے قبضہ میں متصور ہوگی۔ جیسا کہ دفعہ ۲۷ تعزیرات ہند میں جو مال مالک کی طرف سے اس کی زوجہ یا نوکر یا ملازم کے قبضہ میں ہو۔ اصل مالک کے قبضہ میں سمجھا جائے گا۔ لیکن قبضہ مشترکہ نہ ہو۔ بلکہ تنہا شخص مُلزم کا ثابت کیا جانا چاہیئے۔

انڈیا کی حدود سے باہر سکے کی تلبیس میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو اسی طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اُس نے برٹش انڈیا کی حدود کے اندر اُس کے سکہ کی تلبیس میں اعانت کی

ابتدائی ضابطہ ابتدائی ضابطہ بموجب دفعہ ۴۱ ہوگا۔ یعنی فوجداری مقدمات پولیس رپورٹ پر ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضیانامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔

شرح بدفعہ ہذا ہر سکہ جو کسی ریاست یا سلطنت کے حکم سے ڈھالا اور جاری کیا جاکر تو موجودہ بطور رائج نقد کام دے ایسے سکہ کی تلبیس میں برٹش انڈیا میں رہ کر حدود برٹش انڈیا سے باہر تلبیس سکہ میں اعانت کرنا اسی طرح مستوجب سزا ہوگا کہ گویا برٹش انڈیا میں تلبیس سکے میں اعانت کی گئی ہے اور وہ شخص زیر دفعہ ۲۳۱ تعزیرات ہند بہ حیثیت معین قابل سزا ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا برٹش انڈیا میں رہ کر حدود برٹش انڈیا سے باہر تلبیس سکہ میں اعانت کرنا ثابت کیا جائے۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بموجب دفعہ ۲۳۷ تعزیرات ہند بایں تاریخ و مقام فلاں برٹش انڈیا میں رہ کر برٹش انڈیا سے باہر فلاں مقام تلبیس سکے میں فلاں شخص سکنہ فلاں کی اعانت کی ہے جس سے بطور ملزم اصل جرم دفعہ ۲۳۱ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز محض سشن کورٹ ہے چنانچہ تجویز سشن کورٹ کے لئے تم کو سپرد کیا جارہا ہے۔ اس لئے تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سشن میں عمل میں آوے۔

ملبس سکہ کو اندر لانا یا باہر لیجانا **دفعہ ۲۳۷** - جو کوئی شخص ملبس سکہ برٹش انڈیا کے اندر لائے یا اُس سے باہر لیجائے یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ وہ ملبس ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

صفحہ ۲۲۰ - ۴ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۵۲۵ -

(۲) محض قبضہ آلات اور مادہ تلبیس سکہ کوئی جرم نہیں ہے - جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند قائم رکھنے کے لئے ایسے آلات وسامان کا قبضہ بارادہ تلبیس سکہ ثابت کرنا چاہیئے - کرمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۲ کا حوالہ دیا گیا کہ جب قبضہ سامان بغرض تلبیس سکہ ثابت نہ کیا جاوے تو الزام جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند قائم نہیں رہے گا کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ - اور اس ارادہ اور قبضہ بغرض تلبیس سکہ کے ثابت کرنے کا بار ثبوت مستغیث پر ہے - ۱۲ کرمنل لا جرنل صفحہ ۳۷ وانڈین کیس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱ کا حوالہ دیا گیا - اور جہاں سامان متعلقہ تلبیس سکہ بصراحت صدر ثابت نہ کیا جائے تو محض اس پر آمدگی سے ارادہ اخذ نہ کیا جاوے گا - کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۴۷ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۲۴۷ لاہور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۲۰ - ۵ لاہور - صفحہ ۳۹۲ -

(۳) جب قبضہ آلات تلبیس سکہ کی برآمدگی زوجہ کسی شخص سے برآمد ہوئے تو زوجہ کو ذمہ دار قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدہ رہتی تھی - اور قبضہ و اقتدار آلات بغرض تلبیس سکہ تنہا زوجہ کا تھا - محض یہ واقعہ کہ زوجہ اپنے شوہر کے قبضہ میں آلات تلبیس سکہ کو جانتی تھی اور اس جگہ کی بھی واقفیت تھی جہاں سامان تلبیس سکہ موجود تھا - اس امر سے یہ ضروری نہیں ہے کہ زوجہ کا قبضہ جیسا کہ زوجہ کے خلاف حکم سزا جو عدالت ماتحت نے صادر کیا تھا ہائیکورٹ سے منسوخ کیا جاکر مستاۃ زوجہ کو بری کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹ سنہ ۱۹۳۴ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۴۷۴ - ۱۴ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۲۵۶ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۴۳۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۲۷۲ -

(۴) جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند قائم کرنے سے پیشتر استغاثہ کا فرض ہے کہ نہ محض ملزم کے قبضہ میں اوزار یا سامان رکھنا ہی ثابت نہ کرے بلکہ ان کا تلبیس سکہ کی غرض سے استعمال میں لانے کی غرض سے دانستہ یا بکامل علم رکھ کر قبضہ میں رکھنا ثابت کیا جاوے - اور اگر یہ امور ثابت نہ کئے جائیں تو حکم سزا جائز نہ ہوگا - چنانچہ بلنبوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا کرمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۳۴۴ سنہ ۱۹۳۸ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۹۴ -

ہندوستان میں رہکر ہندوستان کے باہر تلبیس سکہ کی اعانت کرنا

دفعہ ۲۳۶ - کوئی شخص جو برٹش انڈیا کی حدود کے اندر ہو برٹش

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں سکّہ ملکہ معظمہ کو جو ملبّس ہو اندر لانا یا باہر لیجانا ہے۔ اور اجزاء قانونی ثبوت طلب و فرد جرم کی صورت وہی ہے جو تحت دفعہ ۲۳۸ درج کی گئی ہے سکّہ ملکہ معظمہ و سکّہ کے لفظ کا فرق ہے۔

قبضہ میں لیتے وقت جو سکّہ کے جانا گیا ہو کہ یہ ملبّس ہے اُسے کسی اور کے حوالے کرنا

دفعہ ۲۳۹ - کوئی شخص جس کے پاس کوئی ملبّس سکّہ ہو۔ اور جسکو اُس نے قبضہ میں لیتے وقت ملبّس جانا ہو اُس سکّے کو فریب سے یا فریب کا ارتکاب کئے جانے کی نیت سے کسی شخص کے حوالہ کرے یا کسی شخص کو اُسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنیکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد پانچ برس تک ہوسکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ و قابل اجرائے وارنٹ و قابل تجویز سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص ملبّس سکّہ کو قبضہ میں لیتے وقت ملبّس جانا ہو ملبّس جان کر فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنا قابل سزا قرار دیا ہے اور اگر وہ سکّہ۔ سکّہ ملکہ معظمہ کا ہو تو بدفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ ہر دو دفعات میں فرق محض سکّہ و سکّہ ملکہ معظمہ کا ہے اور اجزاء قانونی و فرد قرارداد جرم میں بھی اسی لفظ کے اندراج کا فرق ہے۔ اور سکّہ ملبّس کا حوالہ کرنا یا تحالگی کا اقدام کرنا جرم ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں ملبّس سکّہ کا ہونا (۲) ملزم کا اُس سکّے کو ملبّس جاننا (۳) ملزم کا

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا ملبّس سکّہ کو جان کر یا باور کرنیکی وجہ رکھ کر کہ وہ ملبّس ہے برٹش انڈیا کے اندر لائے یا باہر لے جائے وہ شخص قابل سزا ہوگا۔ اور اگر وہ ملبّس سکّہ ملکہ معظمہ کا ہو تو زیر دفعہ ۲۳۸ تعزیرات ہند قابل سزا دس برس تک ہو سکتا ہے۔

ابتدائی ثبوت طلب (۱) ملزم کا ملبّس سکّے کو برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا (۲) ملزم کا جان بوجھ کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر ملبّس سکّہ کا لانا یا لیجانا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ملبّس سکّوں کو جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے برٹش انڈیا کے اندر فلاں جگہ سے لائے یا فلاں مقام پر لے گئے جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے (یا سیشن کورٹ کی تجویز کے لائق ہے۔ اگر ملکہ معظمہ کا سکّہ ہو تو سکّہ ملکہ معظمہ درج کرو) اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطورہ (یا بہ سیشن کورٹ جیسا کہ صورت ہو) عمل میں آوے۔

ملکہ معظمہ کے سکّہ سے ملبّس سکّے کو اندر لانا یا باہر لیجانا

دفعہ ۲۳۸ - جو کوئی شخص کوئی ملبّس سکّہ جسکو وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ ملکہ معظمہ کے سکّے سے ملبّس ہے۔ برٹش انڈیا کے اندر لائے یا اس سے باہر لیجائے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

حوالہ کرے یا کسی شخص کو اسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ و قابل اجرائے وارنٹ و قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۲۱۹ تعزیرات ہند محض الفاظ سکہ و سکہ ملکہ معظمہ کا فرق ہے اور یہی ترتیب باب ہذا میں رکھی گئی ہے۔ جہاں سکہ مروجہ دیگر حکومت کی ملبس یا فریباً ملبس سکہ کی حوالگی وغیرہ جرم ٹھہرائی گئی ہے وہاں ساتھ ہی ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس یا فریباً حوالگی یا داشت وغیرہ بشکل صورت رُم قرار دیگئی ہے۔ چنانچہ دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند میں عام سکے ملبس جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملبس جانا گیا ہو۔ اُنکو فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنا مستوجب سزائے قید سعاد پانچ سال ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بدفعہ ۲۶۰ تعزیرات ہند ملبس سکہ ملکہ معظمہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملبس جانا گیا ہو فریباً کسی کو اپنی تحویل میں لینے کی نیت سے تحریک کرنا یا اُس کا اقدام کرنا سزائے قید سعاد دس سال قرار دیا گیا ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں سکہ ملبس ملکہ معظمہ کا ہونا (۲) ملزم کا بطور اصل یا بعد ملبس ہونے کے فریباً حوالہ کرنا یا حوالگی کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم فرد قرارداد جرم بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے دیگر عبارت وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند لکھی گئی ہے۔ اور بعد ترتیب فرد جرم تاریخ و مقام لکھے گا اور دستخط مجوز کر دے گا اور اس کے ماتحت یہ حکم لکھے گا کہ مصدق کیا جاتا ہے۔ فرد قرارداد جرم ملزم کو پڑھ کر سنائی اور سمجھا دیگئی ہے لکھ کر دستخط تاریخ اور مقام لکھے گا

رولنگز آف ہائیکورٹس جرائم دفعات ۲۴۰، ۲۴۳، ۲۴۶ و ۱۰۹ تعزیرات ہند میں مشترکہ تجویز کرنا خلاف قانون ہے۔ انڈین کیسز

جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۱ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۴۸

مُلبتس سکّہ کسی شخص کے فریباً حوالہ کرنا یا اُس کا اِقدام کرنا۔

فردِ قرار دادِ جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں مُلزم پر الزام جُرم حسب ذیل قایم کرتا ہوں

تم فلاں شخص مُلزم نے بایّام وتاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص کو بجائے فلاں (سکّہ ملکہ معظمہ یا مُلبتس سکّہ مُلبتس جانتے ہوئے فریباً حوالہ کیا یا اُس کو لے لینے کی تحریک کی ہے تاکہ فریب چل جاوے جس سے تم مُرتکب جرم دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز (یا جو قابل تجویز سیشن کورٹ ہم) کے لائق ہے۔ اِس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے (یا عدالت سیشن میں تجویز مقدمہ عمل میں آوے۔)

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو مُلبتس سکہ اصل مالک یا اس کے ملازم کے پاس ہو اور مالک مُلزم جانتا ہو کہ سکّہ مُلبتس ہے اور اُس مالک نے بکر کے پاس رکھا ہے جسکو مُلبتس جانا ہوا ہے تو ایسے سکّے کے حوالگی اصل مالک پر عاید ہوگی نہ کہ ملازم پر ہوگی۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۵ سنہ ۱۹۱۷ء کلکتہ

(۲) اور جرم حوالگی مُلبتس سکہ میں یہ کافی نہیں ہے کہ مُلزم نے مُلبتس سکہ حوالہ کیا ہے بلکہ یہ ثابت کرنا ہوگا کہ بروقت قبضہ میں آنے مُلبتس سکّہ ملزم کے اس کو مُلبتس جانتا تھا اور فریباً مُلبتس سکّہ کو حوالہ کیا ہے۔ اگر یہ جُزو ثابت نہ کیا گیا ہو تو جرم بجائے دفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ تعزیرات ہند کے زیر دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند ہوگا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۳۶، سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۸-۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۳۵

(۳) جرایم دفعات ۲۳۹ و ۲۴۰ تعزیرات ہند جُداگانہ جُرایم ہیں ایک ہی مُلزم اگر حسب معنی دفعات جُرایم کا مُرتکب ہوا ہے تو ہر دو جرایم میں علیحدہ علیحدہ سزایاب ہوگا۔ دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند عاید ہی نہ ہوگی۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۷۰۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پشاور صفحہ ۹۹

مُلبتس سکّہ ملکہ معظمہ کو فریباً کسی اور شخص کے حوالہ کرنا

دفعہ ۲۴۰ - کوئی شخص جس کے پاس کوئی ایسا سکّہ مُلبتس ہو جو ملکہ معظمہ کے سکّہ سے مُلبتس ہو اور جسکو اُس نے قبضہ میں لیتے وقت ملکہ معظمہ کے سکّہ سے مُلبتس جانا ہو۔ اُس سکّے کو فریب سے یا فریب کے اِرتکاب کئے جانے کی نیّت سے کسی شخص کے

جسکو وہ ملمع جانتا ہو۔ لیکن اس کو قبضہ میں لیتے وقت ملمع نہ جانا ہو۔ سکہ اصلی کی حیثیت سے کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرے یا اس کو لیتے وقت اس سکہ کے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنیکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا اس جرمانہ کی سزا جس کی مقدار اس سکے کی مالیت کے دس گنے تک ہو سکتی ہے جس کی تلبیس کیگئی۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیل

اگر زید قلب ساز ہے اپنے شریک بکر کو کچھ روپیہ جو کمپنی کے روپیہ سے ملمع ہے دینے کے لئے حوالہ کرے۔ اور بکر ان روپوں کو خالد کے ہاتھ کہ وہ بھی قلبی روپے کا چلانے والا ہے بیچ ڈالے۔ اور خالد ان کو ملمع جان کر خریدے۔ پھر خالد ان کو کسی مال کی قیمت میں حامد کو دے ڈالے۔ اور حامد ان کو ملمع جان کر لے لے۔ اور ان روپوں کے لینے کے بعد یہ معلوم کرے کہ وہ ملمع ہیں اور کسی اور شئے کی قیمت میں اس طور سے دے ڈالے کہ وہ کھرے تھے تو اس صورت میں خلد صرف اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہے۔ مگر بکر اور خالد جیسا حال ہو دفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ کے رو سے سزا کے مستوجب ہیں۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگی۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح بدفعہ ہذا ایسے ملمع سکہ کو جسکے قبضہ میں لیتے وقت ملمع نہ جانا ہو بعد میں معلوم کرکے اس کو اصلی سکہ کی حیثیت سے کسی کے حوالہ کرے یا اس کو تحویل خود میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے۔ اس کو سزا دو برس تک بدفعہ ہذا دیجائیگی۔ لیکن دفعہ ہذا کے لئے سکہ ملکہ معظمہ کے متعلق کوئی دفعہ تعزیرات ہند میں نہیں ہے جس کی ترتیب

(۲) ایک مقدمہ میں مسمیان بلند خاں و عبد الرزاق و احمد اللہ کی تجویز مشترکہ کیجا کہ بدفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند حکم سزا عدالت سے دیا گیا تھا جس کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر اول یہ بحث کی گئی تھی کہ مشترک تجویز یکجا کرنا خلاف قانون ہے کہ عبد الرزاق مقام جالندھر ملبس سکہ ملکہ معظمہ ایک دوکاندار کو دیتا ہوا دیکھا گیا جسکے ہمراہ مسمیان عبد العلی کو بھی بسازش جرم ایک کنسٹبل پولیس نے گرفتار کیا تھا اور تھانہ پولیس میں تلاشی مکان پر ہر دو ملزمان کے قبضہ سے ملبس سکے ملکہ معظمہ برآمد ہوئے تھے اور احمد اللہ کی دوکان مقام دہلی تھی۔ وہاں پولیس جالندھر نے تلاشی سے ہمچو قسم سکے ملبس سکے ملکہ معظمہ برآمد کئے تھے۔ بحالات واقعات مقدمہ ہائی کورٹ لاہور نے یکجا تجویز مشترک خلاف قانون قرار دے کر بمنظوری اپیل ملزمان حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۴ صفحہ ۱۲۵۳ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۶۱۔

(۳) مسمی دوست محمد ملزم کے قبضہ سے چند ملبس سکہ ملکہ معظمہ برآمد ہوئے تھے جبکہ وہ ایک دوکاندار کو دے رہا تھا۔ اور قبل ازیں دس قسم کے سکے ملبس اور دوکاندار کے پاس دیتا تھا جس نے مشتبہ سمجھ کر واپس کر دیئے تھے جسکو عدالت سشن سے بجرم دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل ناگپور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب ملبس سکہ ملکہ معظمہ ملزم کے قبضہ میں آتے وقت اس کے ملبس ہونے کا اس کو علم نہ ہو تو حکم سزا جرم دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے۔ اور حوالگی کے وقت اس کو ملبس ہونے کا علم ہونا سزا کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور مثل سے واقعات جرم ۲۴۱ تعزیرات ہند کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۴۰ تبدیل بدفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند کیا جاسکتا ہے۔ اور جبکہ ملزم کے گھر سے ملبس سکے ملکہ معظمہ برآمد ہوتے ہوں تو اُن کا ملبس جاننا حالات واقعہ و فعل کی نوعیت سے اخذ کیا جائے گا۔ مگر اس تبدیلی جرم سے سزا میں کمی نہیں کیجائیگی۔ جرم تبدیل کیا گیا۔ اور سزا قایم رکھی گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۷۴ سنہ ۱۹۳۷ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۴۴۷

دفعہ ۲۴۱۔ جو کوئی شخص کوئی ملبس سکہ ایسے سکے کو اصلی سکے کی حیثیت سے کسی اور کے حوالہ کرنیوالے نے پہلے قبضہ میں لیتے وقت نہ جانا ہو کہ یہ ملبس ہے

پھر معلوم ہو کہ یہ ملبس ہیں اور حامد ان روپوں کو کسی اور شخص کو کسی شے کی قیمت کے بدل میں دے دے تو حامد بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا اور دیگر ملزم دفعہ ۲۳۹ یا دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند جیسا کہ صورت ہو قابل سزا ہوں گے۔

تمثیل تحت دفعہ ۲۴۱ میں کمپنی کے روپیہ سے ملبس سکہ چلانے کو معنوی بجائے الفاظ سکہ ملکہ معظمہ دکھلانا مقصود معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ اصولاً ہر ایک قسم کے قانون میں استعمال الفاظ قانونی مدلولیہ کی قید اٹھا کر یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ اُن کے معنی سمجھنے میں خلاف اصطلاحی معنی کے اختراعی خیالات سے تعبیر کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہووے چنانچہ دفعہ ۲۳ تعزیرات ہند میں لفظ سکہ و سکہ ملکہ معظمہ کی تعریف جداگانہ طور سے کی گئی ہے اور نیز باب ہذا میں جہاں سکہ کی تلبیس یا اس کے اختیار رکھنے کا بتانا وغیرہ جرم قرار دیا گیا ہے وہاں اس کے ساتھ ہی ایک دفعہ سکہ ملکہ معظمہ وضع کی گئی ہے۔ تاکہ بلحاظ احترام سکومت نوعیت جرم سنگین ہونے کے سزا سخت دیجائے اور نیز ہر ایک قانون میں تمثیل باتباع اصلی الفاظ دفعہ قانونی بغرض توضیح مطلب دفعہ متعلقہ دی ہے۔ اور یہاں اصل الفاظ قانونی ماتحت تمثیلی کے جانے معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر روپیہ کمپنی جس کی ٹکسال فتحگڈھ کی ٹکسال مغلیہ کے سلسلہ میں جبکہ فرخ آباد کی ٹکسال ۱۸۳۵ء میں بند کی گئی تھی اور یہ روپیہ بنارس کی ٹکسال میں بھی ضرب کئے گئے تھے اور اس ٹکسال میں کمپنی کا روپیہ ۱۸۳۰ء تک ضرب کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سائر میں مندوستانی ٹکسالوں اور کلکتہ میں کمپنی کی ٹکسال سے فرخ آبادی سکے ۱۸۳۵ء تک جاری رہے تھے ستمبر ۱۸۳۵ء میں کمپنی نے انگریزی سکہ جاری کیا۔ جس پر بجائے نام شہنشاہ خاندان مغلیہ کے شاہ ولیم چہارم کا چہرہ سکہ پر قایم کیا گیا تھا۔ اور پرانے سکوں کی نسبت حکم موقتی صادر کیا گیا تھا کہ وہ چلن کے معنی کیا ہوں گے۔ چونکہ فرخ آبادی و مرشد آبادی روپیہ ایک ہی حکم سے ٹھپہ جاری کئے گئے تھے اور بلحاظ دفعہ ۲۳۰ تعزیرات ہند سکہ ملکہ معظمہ میں وہ سکہ ملکہ معظمہ بھی سکہ قائم رہے گا۔ خواہ اس سکہ کا بطور زر نقد رائج ہونا موقوف ہو گیا ہو۔ تو بدیں لحاظ اس سکہ کا تلبیس کرنا ذمہ داری قانونی میں داخل ہوگا۔ لیکن ترتیب دفعات قانونی کے یہ عمل صریح خلاف معلوم ہو رہا ہے۔ اور اگر اس کو جزو الفاظ قانونی سمجھ کر وقعت دی جاوے تو بلحاظ طریق قانونی اس تمثیل میں بمثل دیگر ترتیب قانونی نوعیت جرم ملبس سکہ

دفعات لکھنے کے جو ضمناً بدل تو ضیح کیجاتی ہے۔

(۱) دفعہ ۲۳۱ سکہ کی تلبیس کرنا یا کوئی جزو اس کا انجام دینا ہے۔ اور دفعہ ۲۳۲ میں ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کرنا بمقابلہ دفعہ ۲۳۱ کے جرم سنگین قرار دیا ہے۔ اور دفعہ ۲۳۱ میں سزا سات سال کی اور دفعہ ۲۳۲ میں سزا دس سال تک مقرر ہے۔

(۲) دفعہ ۲۳۳ میں آلات تلبیس سکہ کا بنانا یا مرمت کرنا یا خرید و فروخت کرنا یا قبضہ سے جدا کرنا جرم قابل سزا قید تین سال تک ہے اور ۲۳۴ میں بمقابلہ دفعہ ۲۳۳ سکہ ملکہ معظمہ کے آلات کا بنانا یا خرید نا وغیرہ جرم سزا قید ۷ سال تک مقرر ہے۔

(۳) دفعہ ۲۳۵ میں آلات و سامان تلبیس سکہ کے لئے پاس رکھنا جرم سزا تین سال تک ہے اور ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کے لئے بصراحت مسطور کرنا جرم سزائے قید دس سال تک ہے۔

(۴) دفعہ ۲۳۶ میں برٹش انڈیا میں رہکر باہر سکے کی تلبیس میں اعانت کرنا ایسا ہی جرم متصور ہوگا جیسا کہ حدود برٹش انڈیا میں سکے کی تلبیس میں اعانت کرنا ہے اور دفعہ ہذا میں لفظ سکہ تعریف کردہ بدفعہ ۲۳۰ ضمن ہذا ہے ضمن ۲ سکہ ملکہ معظمہ کا لفظ مستعمل نہیں ہوا ہے۔ گویا کہ سکہ ملکہ معظمہ میں صورت دفعہ ۲۳۶ حاوی نہیں ہے کہ ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس میں بصراحت دفعہ ۲۳۶ اعانت کرنا اعانت نہیں ہے۔

(۵) دفعہ ۲۳۷ میں ملبس سکہ برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا جرم سزا قید تین سال ہے اور اس کا جزو بصراحت الفاظ قانونی سکہ ملکہ معظمہ ہو تو بدفعہ ۲۳۸ سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔

(۶) دفعہ ۲۳۹ میں ملبس سکہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملبس جانا گیا ہو فریباً کسی کے حوالہ کرنا یا حوالگی کا اقدام کرنا جرم سزا پانچ سال ہے اور اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو تو جرم بدفعہ ۲۴۰ سزائے قید دس سال تک ہوگی۔

(۷) دفعہ ۲۴۱ میں ملبس سکہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملبس نہ جانا ہو۔ پھر اس سکے کو بطور اصلی سکے کے کسی کے حوالہ کردے یا اس کا اقدام کرے اس جرم میں سزا دو سال قید ہے اور اس دفعہ کے تحت میں یہ تمثیل ہے کہ جس میں زید قلب ساز اپنے شریک بکر کو کمپنی کے روپیہ سے ملبس روپیہ چلانے کو دیتا ہے جو یہ شخص بکر مسمی خالد قلب ساز کو بیچ ڈالتا ہے۔ جو ملبس جان کر خریدتا ہے۔ پھر خالد مسمی حامد کو کسی مال کی قیمت میں دیدے وہ ملبس نہ جانکر

اپنے تحویل میں لینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور مثل مذا تحت دفعہ ۲۴۱ میں زید قلب ساز اپنے شریک بکر کو روپیہ جو کمپنی کے سکہ سے ملمع ہیں چلانے کے لئے دیتا ہے۔ اور بکر ان روپوں کو خالد قلب ساز کے پاس فروخت کرتا ہے جو ملمع جان کر خریدتا ہے۔ اور حامد ان ملمع نہ جانکر خالد سے بعاوضہ صحیح مال کے لیتا ہے اور حامد بعد لینے کے معلوم کر لیتا ہے کہ ملمع ہیں کسی شخص کو اصلی کھرے کی حیثیت سے دیتا ہے جس میں حامد کو ملزم دفعہ ۲۴۲ و بکر و سالہ کو بدفعہ ۲۳۹ و ۲۴۰ مستوجب سزا الکھا ہے مثل مذکور ہے بدقلب ساز بکر اپنے شریک کو روپیہ ملمع چلانے کے لئے دیتا ہے جو زید قطع نظر جرم دفعہ ۲۳۱ یا ۲۳۲ کے کم از کم دفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ کا مرتکب کے ہر دو معین جرم ہیں اور خالد اصل جرم کا مجرم ہے۔ اور حامد زیر دفعہ ۲۴۱ ملزم ہے۔ خواہ الفاظ مبہم مثل مذا سے ہی یہ امر متبین الثبوت ہے۔ کہ دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند میں سکہ ملکہ معظمہ کے الفاظ قابل ایزادی ہیں۔ اگر بلحاظ تعریف کمپنی کا روپیہ باوجود موقوف ہو جانے زیر تعریف الفاظ ملکہ معظمہ سمجھا جاوے تو پھر تمثیل میں الفاظ مشتبہ اور مبہم کا لکھنا سود تھا۔ جو یہ امر قابل غور اصلاح طلب ہیں۔ دراصل یہ دفعہ سکہ ملکہ معظمہ سے متعلق نہیں ہے۔ یہ جرم سلطنت یا سلطنت ہے جیسا کہ بدفعہ ۱۲۰ حصہ اول میں تفاوت کیا گیا ہے دفعہ ۲۴۱ سے متعلق ہے اسی واسطے یہ جرم مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم کی تجویز کے قابل قرار دیا گیا ہے اور نیز دفعہ مذکور کی تمثیل میں خالد کو اسی دفعہ کی رو سے موجب سزا لکھنا صاف ہو گیا ہے۔ کہ واضعان قانون نے مثل مذا کو توضیحاً سکہ زیر تعریف دفعہ ۲۳۰ حصہ اول سے ہی متعلق رکھا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں بھی سکہ ملکہ معظمہ کے الفاظ ایزاد طلب ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم نے ملمع یا سکہ زیر تعریف شخص کو حوالہ کیا یا اس کا اقدام کیا (۲) ملزم نے بطور اصلی سکہ کے دانستہ حوالہ کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۳) ملزم کو ملمع سکہ کا قبضہ میں لیتے وقت علم ہونا

فرد قرارداد جرم

میں الف مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی ب ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں

۱ تم مسمی ب نے تاریخ یکم جنوری ۱۹۳۶ء بروز شنبہ دو ملمع سکہ ساورن ریاست پٹیالہ بطور

ملکہ معظمہ سزائے قید سنگین وجرمانہ وغیرہ مستزاد ہونا چاہیئے مناسب درج نہیں ہے۔ دفعہ اول اور مبینہ صدر دفعہ ہذا کے لئے آئندہ محتاج اصلاح ہے۔ اور تمام باب سکہ نوعیۃ ۲۵۴ تعزیرات ہند تک دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند کے ساتھ سکہ ملکہ معظمہ کو قبضہ میں لیتے وقت ملتبس جانا ہو۔ اور پھر ملتبس جانکر اصلی سکہ کی حیثیت سے کسی شخص کو حوالہ کرنا یا اسکو تحویل میں لے لینے کا اقدام کرنا بملحوظی ترتیب دفعات جرم قرار دیا ہوا ہے۔ موجود نہیں ہے۔

(۸) دفعات ۲۴۴ و ۲۴۵ میں ماسوا اکسال کا وزن یا ترکیب معینہ قانون کے مغایر وزن یا ترکیب کرنا اور دفعہ ۲۴۵ میں مثقال سے اوزار آلہ ضرب بطور ناجائز کسی شخص کا لیجانا جرم

(۹) دفعہ ۲۴۶ میں سکہ کا وزن بدیانتی یا فریب سے گھٹانا یا ترکیب بدلنا قابل سزا تین سال تک قید قرار دیا ہے۔ اور دفعہ ۲۴۷ میں ملکہ معظمہ کے سکہ میں بعد اخذ دفعہ ۲۴۶ عمل کرنا قابل سزا سات سال تک قید قرار دیا ہے۔

(۱۰) دفعہ ۲۴۸ میں سکہ کی تبدیل صورت کرنے اور ہر قسم کے سکہ کی حیثیت سے چلانا قابل سزا قید تین سال تک ہے۔ اور دفعہ ۲۴۹ سکہ ملکہ معظمہ پر بعد دفعہ ۲۴۸ عمل کرنا قابل سزا قید سات سال تک قرار دیا ہے۔

(۱۱) دفعہ ۲۵۰ میں ایسا سکہ جس میں بموجب دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ ہو چکا ہو۔ اور قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو۔ فریباً حوالہ کرنا یا اقدام کرنا قابل سزائے قید پانچ سال تک۔ اور ۲۵۱ میں سکہ ملکہ معظمہ جس کی تعریف بدفعہ ۲۴۰ یا ۲۴۱ کا جرم ہو چکا ہو اور قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہووے کہ جرم ہو چکا ہے۔ فریباً حوالہ کرنا یا اس کا اقدام کرنا قابل سزائے قید دس سال تک رکھا گیا ہے۔

(۱۲) دفعہ ۲۵۲ میں سکے بغیر جرم دفعات ۲۴۶ یا ۲۴۸ ہو چکا ہو۔ اور قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو۔ فریباً کسی کے حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھنا قابل سزائے قید تین سال رکھا ہے اور دفعہ ۲۵۳ میں ملکہ معظمہ کے سکے کو جس پر جرم ۲۴۷ یا ۲۴۹ بصراحت ۲۵۲ ہو چکا ہو۔ فریباً حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھنا قابل سزائے قید پانچ سال قرار دیا ہے۔

(۱۳) دفعہ ۲۵۴ میں جس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ پر کوئی عمل جرم دفعات ۲۴۶ یا ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۵۰ کا انجام پا چکا ہو اور شخص قابض قبضہ میں لیتے وقت نہ جانتا ہو کہ عمل مذکور کسی پر ہو چکا ہو۔ اس کو اصلی سکہ کی حیثیت سے حوالہ کرنا یا اس کے مغایر قسم کی حیثیت سے

تین سال تک ہوگا۔ اور اگر وہ سکہ ملکہ معظمہ کا ایسا ہے جس کا دفعہ ۲۴۰ میں ذکر ہے تو وہ شخص بدفعہ ۲۴۳ سات سال تک ہو سکے گا جب کہ [illegible] قید کی سزا دینے کی وجوہات [illegible] سزا دینا مناسب سمجھے۔

جبر کے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم جس سکہ کو قبضہ میں رکھتا تھا (۲) ملزم کا قبضہ میں لیتے وقت ملتبس جاننا (۳) ملزم کا فریباً اُس سکہ کو چلانے کے لئے پاس رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں زید مجسٹریٹ درجہ اوّل تم عمری بکر ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

کہ تم عمری بکر نے ملتبس سکہ سادرن۔ یا ست زائد سکہ قبضہ میں لیتے وقت ملتبس جانتے ہوئے فریباً چلانے کے لئے اپنے پاس رکھا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے بموجب ہے۔ اس لئے میں تمہیں [illegible] کرتا ہوں کہ تم مذکور بعدالت اسکو عمل میں آوے اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو تو حسب دفعہ ۲۴۰ جرم [illegible] سکہ ملکہ معظمہ لکھا جائے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

[illegible] دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند استغاثہ کو لازم [illegible] ملزم سکہ کو ملتبس جانتا تھا تو شہادت بدواسطہ یعنی [illegible] جب اس شخص نے جس کے قبضہ سے ملتبس سکہ دینا چاہا ہو۔ اور اس نے اس سکہ کو تبدیل کر کے دینے کا کہا ہو۔ اس نے [illegible] شخص کو فریباً دینے کے لئے پاس رکھا ہو۔ قرینہ مدلل سکہ پر کہ بہ نیت فریب ہی ملتبس سکہ کو ملزم اپنے پاس رکھتا ہے جزو دفعہ ۲۴۲ یا ۲۴۳ [illegible] کہ موجود ہو [illegible]

(۲) ایک کمرہ سیر جس کو ملزم کا فضل دکھاتا تھا مینو مینوسہ میں چھپے ہوئے بارہ ٹکڑے چاندی ہم قدر روپیہ رائج الوقت مع تیس ملتبس سکوں کے جو اس سال کے منقوش تھے برآمد ہوئے تھے۔ اور اس مقدمہ میں ایک بکس جس کی کلید ملزم شخص کے قبضہ میں تھی اس میں سے بھی ملتبس سکے برآمد ہوئے تھے۔ جو سکے ملکہ معظمہ تھے۔ چنانچہ ملزمان زیر دفعہ ۲۴۲ و ۲۴۳ تعزیرات ہند عدالت ماتحت سے سزایاب ہوئے تھے۔ چنانچہ چیف کورٹ اودھ میں قرار دیا گیا کہ حالات و واقعات مقدمہ سے برآمدگی از قبضہ ملزمان ملتبس سکے حسب دفعہ ۱۱۴ قانون شہادت

اصلی سکّہ کے مسمی ج کو بالعوض مبلغ چالیس روپیہ حوالہ کیں جبکو تم بروقت حوالگی مُلمّع جانتے تھے۔ جس فعل خلافِ قانون سے تم مُرتکب جُرم دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارِ سماعت کے اندر ہے۔ اِس لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ بجُرم مذکور تمہاری تجویز بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

روبنگز ہائیکورٹس (۱) جبکہ ملزم مُلمّع سکّہ جبکو قبضہ میں لیتے وقت مُلمّع نہ جانا ہو۔ ایک شخص کو چلایا ہو۔ اس نے کہا کہ یہ خراب ہے بتبدیل کر دو۔ اس وقت ملزم کو علمِ مُلمّع ہونے کا ہوا۔ اور دوسرے شخص کو لینے کی تحریک کی تو دفعہ ۲۴۱ کے اقدام میں ذمہ داری عاید کیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۴۴۹۔ ۴۳، ۴۴، لاہور ۱۹۱۴ صفحہ ۹۔

(۲) جبکہ مُلزم نے مُلمّع سکّہ کو قبضہ میں لیتے وقت مُلمّع نہ جانا ہو۔ اور یہ معلوم کرنے کے بعد دانستہ اس سکّہ مُلمّع کو حوالہ کرے تو زیر دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند قابلِ سزا ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۳۶، ۱۹۳۰ء لاہور۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۳۵ لاہور۔ انڈین جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۸

اُس شخص کا سکّہ مُلمّع کو پاس رکھنا جس نے اسے قبضہ میں لیتے وقت مُلمّع جانا ہو

دفعہ ۲۴۲ - جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا اِرتکاب کیا جائے مُلمّع سکہ اپنے پاس رکھتا ہو۔ اور قبضہ میں لاتے وقت اُسے یہ علم تھا کہ وہ مُلمّع سکّہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس ہو سکتی ہے۔ اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جُرم دفعہ ہذا قابلِ مداخلت پولیس و قابلِ اجرائے وارنٹ و ناقابلِ راضی نامہ اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص مُلمّع سکّہ قبضہ میں لیتے وقت مُلمّع جانتا ہو۔ اور فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھتا ہے وہ شخص بدفعہ ہذا قابلِ سزا

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص کے مکان متبنیہ سے کچھ ٹکڑے چاندی بشکل روپیہ اور کچھ سکے ملتبس چھپائے ہوئے برآمد ہوئے تو قرار دیا گیا کہ حسب یعنی دفعہ ۴۴۳ تعزیرات ہند ملتبس سکے برآمد ہوئے ہیں۔ ۱۴۲۔ انڈین کیسز صفحہ ۱۵۲۔ ۳۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۹۸۔ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۴۵۔ انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء اودھ۔ صفحہ ۱۶۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۸۵۔

(۲) ایک ملزم کی خانہ تلاشی بجرم دفعہ ۴۵۷ و ۳۸۰ تعزیرات ہند کے دوران میں تین روپے اور تین اٹھنیاں و دو چونیاں و بارہ ٹکڑے آنوں کے برآمد ہوئے تھے۔ اور پولیس کی جانب سے ملزم کا چالان بدفعہ ۴۴۳ تعزیرات ہند کیا گیا تھا۔ اور عدالت میں بصفائی خود ملزم نے بشراکت موتی لال سی جو رسٹیٹ سے نیلامی میں خریدنا تحریر کرایا تھا۔ لیکن عدالت ایڈیشنل سشن جج سے ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم و موتی لعل نے بجملہ رسدی نصف نصف سکے ملتبس خریدے تھے۔ اور یہ امر ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ملتبس سکے ملکہ معظمہ کو کسی شخص کے حوالہ کرنے کے لئے اقدام کیا گیا ہو۔ یا قبضہ ملتبس سکہ فریب سے رکھا گیا تھا یا ارادہ فریب ارتکاب فریب کے لئے پاس رکھا ہو۔ منظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور کریمنل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۵۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۸۵ میں امتیاز کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۵ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۶۰۳

(۳) ایک مقدمہ میں مسمی تلسی رام کو بجرم دفعہ ۴۴۳ تعزیرات ہند ایک سال قید سخت و یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی اور یہ مقدمہ پولیس مقامی نے تلاشی مکان ملزم و دیگر برادرش مسمی سالگ رام سے سکہ قلب و سانچے سکہ بنانے کے ایک کمرہ مکان سے برآمد ہوئے تھے۔ عدالتی تحقیقات سے یہ امر کامل طور سے ثابت نہیں ہوا تھا کہ جس کمرہ سے برآمدگی ہوئی ہے وہ یقیناً تنہا قبضہ ملزم سے ہوئی تھی۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ یہ امر ثابت کیا جانا چاہیئے تھا کہ اشیاء برآمدہ مقبوضہ کمرہ ملزم سے برآمد ہوئی تھیں یا یہ امر ثابت ہونا چاہیئے کہ اشیاء برآمدہ متعلقہ ملزم کے علم میں تھیں کہ کمرہ مذکور میں موجود ہیں۔ اس مقدمہ میں بحالات واقعات یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ملزم

ملزم کی مجرمیت ثابت ہوتی ہے کہ ملبس سکے ملزم نے فریباً چلانے کے لئے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ یا بارادہ فریب عمل کرنے کے لئے رکھے تھے۔ اور ملزم جو عدالت سشن سے بری کیا گیا وہ حکم غلط ہے منسوخ کیا جاکر ملزم کو زیر دفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند جو مجسٹریٹ درجہ اول نے سزا دی تھی قائم رکھی۔ کرنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۱۵۲

اُس شخص کا ملکہ معظمہ کے سکے سی ملبس سکے کو پاس رکھنا جس نے اُسے قبضہ میں لیتے وقت ملبس جانا ہو

دفعہ ۲۴۳ - جو شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے کوئی ملبس سکہ اپنے پاس رکھتا ہے جو ملکہ معظمہ کے سکے سے ملبس ہو اور اُس کو قبضہ میں لاتے وقت اُسے یہ علم تھا کہ وہ سکہ ملبس ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ

قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کسی ملبس سکہ ملکہ معظمہ کا جسکو قبضہ میں لاتے وقت اس کے ملبس ہونیکا قابض کو علم ہو۔ بہ نیت ارتکاب فریب اپنے پاس رکھنا قابل سزا ہے اور یہ قبضہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اس کے اختیار و اقتدار کے اندر وہ سکہ مذکور ہووے۔ اور اس سکہ مسطور کا بعلم ملبس و نیت مجرمانہ دھوکا دے کر چلانے کے لئے قبضہ میں رکھنا ثابت کیا جانا چاہیئے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

اجزائے قانونی ثبوت طلب بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے باقی جملہ اُمور مطلوبہ وہی ہیں جو تحت دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

فرد قرارداد جرم

ترتیب فرد قرارداد جرم میں بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے وہی ہیں جو تحت دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص کے خلاف الزام جرم حسب ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں ملازم مامورہ ٹکسال گورنمنٹ برٹش انڈیا مقام فلاں میں بحیثیت ملازمت فلاں مامور رہتے ہوئے فلاں فعل کے ذریعہ تم نے اپنے فرض کو دانستہ ترک کرکے سکے کی ترکیب یا مقررہ وزن کم کرکے اصل سکے کے وزن کے مغایر سکہ کیا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

ناجائز طور سے آلہ ضرب سکہ ٹکسال سے لے جانا **دفعہ ۲۴۵** - جو کوئی شخص کسی ٹکسال سے جو جواز اً برٹش انڈیا میں مقرر کیئی ہو ضرب سکہ کا کوئی اوزار یا آلہ بلا اختیار جائز نکال لے جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتدا اً وارنٹ جاری ہوگا ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ قابل تجویز محض عدالت سشن ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا ضرب سکہ کا کوئی اوزار یا آلہ کسی ٹکسال سے جو برٹش انڈیا میں گورنمنٹ نے مقرر کی ہے۔ بلا اختیار جائز اور بلا تخصیص کسی نیت یا ارادہ کے نکال لیجانا قابل سزا قید سات سال ہے۔ عام اس سے کہ وہ شخص متعلقہ ملازم ٹکسال ہو یا کوئی اور شخص ہو۔ قابل مواخذہ قانونی ہے۔

اجزاے قانونی بثبوت طلب (۱) ملزم کا ٹکسال مقررکردہ گورنمنٹ برٹش انڈیا سے کوئی اوزار یا آلہ ضرب سکہ لے جانا (۲) ملزم کا بلا کسی اختیار قانونی کے آلہ وغیرہ لے جانا۔

فرد قرار داد جرم میں احمد مجسٹریٹ درجہ اول تم چھجو ملزم پر الزام جرم

اشیاء بر آمدہ کی دانستہ سے لاعلم نہ تھا۔ اس لئے درخواست نامنظور کیگئی اور حکم سزا قایم رہا۔ کرنیل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیس جلد ۱۶۲ صفحہ ۲۹۵

وہ شخص جو ٹکسال میں مامور ہو سکے کہ وزن یا ترکیب معینہ قانون سے مغایر وزن یا ترکیب کر دے

دفعہ ۲۴۴ - جو کوئی شخص کسی ٹکسال میں جو برٹش انڈیا میں جو از امقرر کیگئی ہے مامور ہو اور وہ شخص کوئی فعل کرے یا کوئی ایسا امر ترک کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہے اس نیت سے کہ کوئی سکہ جو اس ٹکسال سے جاری ہو اس وزن یا ترکیب سے جو قانوناً کی رو سے معین ہے مغایر وزن یا ترکیب کا ہو جائے تو اس شخص مذکور کو دونو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز سشن ہے۔

شرح

بذفعہ ہذا ملازمان ٹکسال جن کا بہ حیثیت ملازمت ٹکسال میں دخل ہو اور آلات متعلقہ ٹھپہ وغیرہ سے تعلق رکھتا ہو۔ کسی فعل یا ترک فعل سے سکہ کا وزن یا ترکیب جو قانوناً مقرر ہے مغایر وزن یا ترکیب اس کی کرے اور یہ عمل ملزم کا ارادتاً ثابت کیا جاوے محض غفلت یا لاپرواہی کسی ملازم کی جس سے ترکیب یا وزن سکہ میں فرق ہو جاوے اثبات جرم دفعہ ہذا کے لئے درست نہیں ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا ٹکسال گورنمنٹ برٹش انڈیا میں باضابطہ ملازم ہونا (۲) ملزم کے کسی فعل یا ترک فعل سے سکہ کا وزن یا ترکیب جو قانوناً مقرر شدہ ہو۔ اس سے مغایر وزن یا ترکیب کو ارادتاً کرنا (۳) ملزم جو فعل یا ترک فعل کرے اس کو قانوناً کرنا یا ترک کرنا واجب نہ تھا۔

مُلزم کا بد دیانتی یا فریب سے اِس سکّہ پر عمل کرنا (۳) مالم کے عمل سے سکّہ کا وزن کم ہو جائے یا اُس کی ترکیب بدل جائے۔

فرد قرار داد جُرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں مُلزم کے خلاف اِلزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں شخص ملزم نے بایّام و تاریخ و مقام فلاں سکہ ریاست پٹیالہ کو بد دیانتی سے یا فریب سے بذریعہ عمل اس کا وزن کم کیا یا اس کی ترکیب بدل دی جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۷ (یا ۲۴۷) اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو اور بجائے سکہ ریاست پٹیالہ لکھا جاوے) تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول (یا عدالت سشن کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجُرم مذکور بعدالت مذکور (یا عدالت سشن عمل میں آوے)

رولنگز آف ہائیکورٹس جبکہ کوئی شخص کسی سکّے یا سکّہ ملکہ معظمہ کا وزن کاٹنے یا تراشنے سے کم کردے اور اِن سکوں کو ملزم زیور کی شکل میں بنا کر پہننا ظاہر کرے کہ ان کا رگڑنا اور تراشنا بطور صفائی تبلاوے لیکن مُلزم نے زیور کی شکل میں سکّوں کو پیش نہیں کیا ہے لیکن بحالات مُلزم فریب سے سکّوں کی صورت بدلیں اور کم وزن کرنے کا بدفعہ ۲۴۷ تعزیرات ہند مجرم ہے۔ گو اس نے کبھی پہلے سکّوں کو زیور کی شکل میں پہننے کے لئے استعمال کیا ہو۔ ۴۸ آلہ آباد صفحہ ۶۰۳ - ۲۴ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۸۴۲۔

فریب یا بد دیانتی سے ملکہ معظمہ کے سکّے کا وزن گھٹانا یا اُس کی ترکیب بدلنا

دفعہ ۲۴۷ - جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے کسی سکّے پر فریب یا بد دیانتی سے کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکّہ کا وزن کم ہو جائے یا اُس کی ترکیب بدل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔

ذیل قایم کرتا ہوں

تم مسمی چھجو رام ملزم نے بایں تاریخ فلاں بحساب فلاں مقرر کردہ گورنمنٹ برٹش انڈیا سے فلاں اوزار یا آلہ بلا اختیار جائز ٹکسال مذکور سے باہر لئے تھے جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ جرم مذکور تمہاری تجویز بعدالت سشن عمل میں آوے۔

فریب یا بددیانتی سے سکے کا وزن گھٹانا یا اسکی ترکیب بدلنا

دفعہ ۲۴۶ - جو کوئی شخص کسی سکے پر فریب یا بددیانتی سے کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکہ کا وزن کم ہو جائے یا اُس سکہ کی ترکیب بدل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح - جو شخص کسی سکہ میں سے کھود کر کوئی جزو نکال لے اور گڑھے میں کوئی اور شے بھر دے تو اس نے اس سکے کی ترکیب کو تبدیل کیا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا جو شخص کسی سکہ پر فریب یا بددیانتی سے کوئی عمل کرکے اُس کا وزن کم کردے یا اس کی ترکیب بدل دے۔ اور وزن کم اس طرح کیا جاتا ہے کہ سونار کو تیزابی مصالحہ اندازہ سے ڈال کر نکال لیتے ہیں۔ اس پر سے سونا تین چار رتی اس طرح سے اُس برتن میں رہ جاتا ہے کہ نقش سکہ کے خراب یا کم نہیں ہوتے ہیں۔ اور ترکیب بدلنے کی صورت تحت دفعہ تشریح کی گئی ہے۔ جو جزو قانون ہے۔ اور سونے یا چاندی کے سکہ میں سونا یا چاندی کسی طریق سے اتار کر کم کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ دفعہ عام سکوں کے جرم سے متعلق ہے اور دفعہ ۲۴۷ سکہ ملکہ معظمہ سے متعلق ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سکہ پر کوئی عمل کرنا (۲)

اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت ہوگا۔ استثنا ۱ دفعہ ۴۱۷ جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ درجہ اول سے

شرح بدفعہ ہذا عام سکہ پر کسی عمل سے اس کی صورت تبدیل کرنا یا وہ رقم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ میں کسی عمل سے بلزیب بدیا نئی سکہ کا وزن کم کرنا یا ترکیب بدلنا یعنی دفعہ ۲۴۶ اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو تو جرم دفعہ ۲۴۷ تعزیرات ہند قرار دیا ہے۔ اور اگر سکوں کی صورت کو اس طرح بدلا جائے کہ کسی تانبہ کی دمڑی یا دھیلا پر طلا چیر کر ساورن کی صورت یا اٹھنی یا پیسے پر چاندی چڑھا کر اور لکیریں کناروں پر کھینچ کے صورت تبدیل کی جاوے تاکہ اس مبدلہ صورت کی حیثیت سے اس کو چلایا جاوے تو جرم دفعہ ۲۱۰۸ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور اگر ملکہ معظمہ کے سکے پر بصراحت مذکور عمل کیا جاوے تو زیر دفعہ ۲۴۶ تعزیرات ہند مجرم ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سکے یا سکہ ملکہ معظمہ پر کوئی عمل کرنا (۲) ملزم کے عمل سے سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کی صورت کو بدلنا (۳) ملزم کا صورت اس ارادہ سے بدلنا تاکہ وہ سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کا اور قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جاوے۔

فرد قرارداد جرم میں رام سرنداس مجسٹریٹ درجہ اول تم رام نراین ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

کہ تم رام نراین ملزم نے بمقام انبالہ بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء کو تانبہ کے دھیلے سکہ ملکہ معظمہ پر سونا چڑھا کر اس کو بہ حیثیت ساورن کی شکل میں تبدیل کیا ہے تاکہ ارادتاً بہ حیثیت سکہ دیگر اس کو چلایا جاوے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۸ یا ۲۴۹ تعزیرات ہند (جو صورت جرم ظاہر ہووے) مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لایق ہے (یا تجویز سشن جج کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور (یا بعدالت سشن) عمل میں آوے۔

ونا قابل ضمانت و ناقابلِ راضینامہ ہے - اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے -

شرح بدفعہ ہذا ملکہ معظمہ کے سکے پر بددیانتی یا فریب سے حسبِ معنی دفعہ ۲۴ یا دفعہ ۲۳ تعزیرات ہند کوئی ایسا عمل کرنا جس سے اس کا وزن کم ہو جائے یا ترکیب بدل جائے تو اُس شخص کو سزائے قید سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا ہر دو سزاؤں کا مستوجب ہوگا -

امتیاز بدفعہ ۲۴۶ و ۲۴۷ تعزیرات ہند

ہر دو دفعات میں محض الفاظ سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کا فرق ہے - دفعہ ہذا میں سکہ ملکہ معظمہ پر بددیانتی یا فریب سے کوئی عمل کرکے اُس کا وزن کم کرنا یا اُسکی ترکیب حسب تشریح قانونی تحت دفعہ ۲۴۶ تعزیرات ہند بدلنا قابلِ سزا ہے - اور بدفعہ ۲۴۶ تعزیرات ہند دیگر سکوں کی نسبت بصراحت الفاظ مذکور عمل کرنا مستوجب سزا ہے - اور یہی فرق اجزائے قانونی بثبوت طلب و ترتیب فردقرار داد جرم میں امتیاز ہے - اور ابتدائی ضابطہ بھی ہر دو دفعات مساوی ہے -

رولنگر آف بائیکورلس

جبکہ سکے کو بشکل زیور تیار کرکے بنایا جاوے یا اس کا وزن کم کرکے بشکل زیور منتقل کیا جاوے تو وہ بہ حیثیت زیور منصور نہ ہوگا - بلکہ ایک سکہ ملکہ معظمہ کا بددیانتی سے وزن کم کرکے فریباً عمل لیا جانا کہا گیا ہے کہ وہ پہلے سے اس کو بشکل زیور استعمال کرتا رہا ہو - ۴۸ - ۱۰ آلہ آباد صفحہ ۶۰۳ - ۷ لا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۵۹ - ۲۲ آل لا جرنل صفحہ ۸۴۲ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء

سکے کی صورت کو اس نیت سے بدلنا کہ وہ کسی اور قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے

دفعہ ۲۴۸ - جو کوئی شخص کسی سکے پر کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکے کی صورت بدل جائے اس نیت سے کہ سکہ مذکور کسی اور قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے

یا کسی دوسرے شخص کو اسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح کسی سکہ ریاست یا سلطنت کا بمنشاء دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ وزن کم کیا گیا ہو یا اس کی صورت تبدیل کی گئی ہو۔ اور جسکو قبضہ میں لیتے وقت جانا گیا ہو کہ اس کا وزن گھٹایا یا ترکیب بدلی گئی ہے یا اس کی صورت بدلی گئی ہے نیز بیان کسی شخص کے حوالہ کرنا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں سکے جن کا وزن کم کر دیا گیا ترکیب یا صورت بدلی ہوئی تھی موجود ہونا (۲) ملزم کا جاننا کہ جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند کا سکوں پر ہو چکا ہے (۳) ملزم کا ان سکوں کو کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرنا یا بہ تحویل لینے کا اقدام کرنا (۴) ملزم کا فریباً یا بارادہ فریب ارتکاب کرنا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

کہ تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ جس کے سبب جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند ہو چکا تھا اسے لیتے وقت تم جانتے تھے کہ ارتکاب جرم دفعات ان سکوں پر ہو چکا ہے۔ اور تم نے فریباً یا بارادہ مسمی فلاں شخص کے حوالہ کیا ہے یا اس کو تحویل میں لینے کا اقدام کیا ہے (جو صورت متعلق ہو) اس طرح سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۵۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز (یا عدالت سشن) کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم بعد عدالت مذکور (یا عدالت سشن) عمل میں آوے۔

ملکہ معظمہ کے سکّے کی صورت کو اِس نیّت سے بدلنا کہ وہ کسی اور قسم کے سکّے کی حیثیّت سے چل جائے

دفعہ ۲۴۹ - جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے سکّے پر کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکّے کی صورت بدل جائے۔ اِس نیّت سے کہ سکّہ مذکور کسی اور قسم کے سکّے کی حیثیت سے چل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ۲۴۸ و دفعہ ہذا قابلِ مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ و قابلِ اجرائے وارنٹ ہے اور عدالت سشن یا مجسٹریٹ پرنسپل یا مجسٹریٹ درجہ اول کی سماعت کے قابل ہیں۔

شرح ہر دو دفعات مسطورہ میں لفظ فریب اور بددیانتی موجود نہیں ہیں اسلئے اثبات جُرم ہر دو دفعات مذکور کے لئے ایک قسم کے سکّے ملکہ معظمہ پر کسی عمل سے اُس کی صورت تبدیل کرنا تاکہ دوسری قسم کے سکّے کی حیثیت سے چل جائے ثابت کرنا چاہیئے مثلاً اَدھنّی پر پارہ یا چاندی پھیر کر روپیہ کی حیثیت سے چلانے کے لئے تیار کرنا وغیرہ جس کے متعلق جملہ اُمور اجزائے قانونی وفرد قرارداد جرم وغیرہ تحت دفعہ ۲۴۸ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

قبضہ میں لیتے وقت جو سکّہ کہ جانا گیا ہو کہ یہ مبدّل ہے اُسے کسی اور کے حوالہ کرنا

دفعہ ۲۵۰ - کوئی شخص جس کے پاس ایسا سکّہ ہو جس کی نسبت اُس جُرم کا ارتکاب ہو چکا ہے جس کی تعریف دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ میں کی گئی ہے اور جس نے اُس سکّے کو قبضہ میں لاتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سکّے کی نسبت جُرم مذکور کا ارتکاب ہو چکا ہے۔ فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے اُس سکّے کو کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرے

جُرم کا ارتکاب ہو چکا ہے جس کی تعریف دفعہ ۲۴۶ اور ۲۴۸ میں کی گئی ہے اور اُس نے سکّہ مذکور کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سکّے کی نسبت جُرم مذکور کا ارتکاب ہو چکا ہے تو شخص مذکور کو دونوں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جُرم قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ امتداً وارنٹ جاری ہو کا جُرم ناقابلِ ضمانت ہے۔ ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں عام سکّہ ریاست یا کسی سلطنت کا جس کی نسبت دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ ہو چکا ہو۔ اور قبضہ میں لیتے وقت وزن سکہ کم کیا گیا ہو۔ یا اس کی ترکیب بدلی گئی ہو۔ یا بدفعہ ۲۴۸۔ اس کی صورت بدلی گئی ہونا جانا گیا ہو۔ ایسے سکّوں کو فریب کا ارتکاب کرنے کے لئے اپنے پاس رکھنا جُرم ہے۔ اور بدفعہ ۲۵۳ سکّہ ملکہ معظمہ دفعات ۲۴۷ جو ۲۴۹ کا بصراحت دفعہ ۲۵۲ عمل کرنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اجزائے قانونی ثبت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں سکّہ یا سکّہ ملکہ معظمہ جو بجرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند مکمل ہوں موجود ہونا (۲) ملزم کا ان سکّوں کو قبضہ میں لیتے وقت زیر جُرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند ہونا جاننا (۳) ملزم ان سکّوں یا کسی ایک سکّے کو فریباً چلانے کے لئے یا بارادہ رکھنے کے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے اپنے پاس رکھنا۔

فرد قرارداد جُرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمی فلاں ملزم کے خلاف الزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سکّہ یا سکّہ ملکہ معظمہ جس کی نسبت جُرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہو چکا تھا۔ اور قبضہ میں لیتے وقت تم ارتکاب جُرم دفعات مسطور کا ہونا جانتے تھے اور تم مسمی فلاں نے سکّے کو چلانے کے لئے یا بارادہ فریب ارتکاب کئے جانے کے لئے اپنے پاس رکھا تھا جس سے تم جُرم دفعہ ۲۵۲ تعزیرات ہند

دفعہ ۲۵۱ - کوئی شخص جس کے پاس ۱۱ کہ جسکی قبضہ میں لیتے وقت جو ملکہ معظمہ کا سکہ جانا گیا ہو کہ یہ مبدّل ہے - اُسے کسی اور کے حوالہ کرنا

نسبت اُس جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے - جس کی تعریف بدفعہ ۲۴۷ یا ۲۴۹ میں کی گئی ہے - اور جس نے اُس سکے کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سکے کی نسبت جرم مذکور کا ارتکاب ہو چکا ہے - اُس سکے کو فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرے یا کسی دوسرے شخص کو اُسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے - اور قابل اجرائے وارنٹ ہے - اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابل تجویز پر بنڈیٹ جسٹریٹ یا جسٹریٹ درجہ اوّل یا عدالت سشن ہے -

شرح دفعہ ہذا میں ان سکوں ملکہ معظمہ کی حوالگی یا حوالگی کی تحریک کے اقدام کی سزا ہے - جیسا کہ بدفعہ ۲۵۰ سکہ ریاست، یا کسی سکہ سلطنت کی بابت وزن گھٹائے یا ترکیب بدلی گئی یا صورت بدلی گئی سکوں کی حوالگی یا اُس کو تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے - اجزائے قانونی وغیرہ بحث دفعہ ۲۵۰ لکھے جا چکے ہیں - جو کہ الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے وہی اجزائے قانونی ہیں جو بدفعہ مذکور درج کئے گئے ہیں - اور فرد قرار داد جرم بھی قریباً ویسی ہی ہے

دفعہ ۲۵۲ - جو کوئی شخص اُس شخص کا سکے کو پاس رکھنا جس نے اُسے قبضے میں لیتے وقت جانا ہو کہ مبدّل ہے

فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے - کوئی ایسا سکہ اپنے پاس رکھتا ہو - جس کی نسبت اس

نسبت اپنے قبضہ میں لاتے وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ عمل انجام پا چکا ہے۔ اصلی سکہ کی حیثیت سے یا جس قسم کا وہ ہے اس سے مغائر قسم کے سکہ کی حیثیت سے کسی شخص کے حوالہ کرے یا کسی شخص کو اس بات کی تحریک کرنیکا اقدام کرے کہ وہ شخص اس سکہ کو اصلی سکہ کی حیثیت سے یا جس قسم کا وہ ہے اس سے مغائر قسم کے سکے کی حیثیت سے اپنی تحویل میں لے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار اس سکہ کی مالیت کے دسگنا تک ہو سکتی ہے۔ جس کے عوض سکہ مبدل چلایا گیا ہے یا جسکے چلانیکا اقدام کیا گیا ہے۔

ابتدائی ضابطہ | جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدائی رپورٹ جاری ہوگا۔ ۱۰ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے

شرح | جس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کی نسبت کوئی عمل جرم مبینہ دفعات ۲۴۶ یا ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۴۹ تعزیرات ہند ہو چکا ہے اور قبضہ میں لیتے وقت نوعیت جرم دفعات مسطورہ سے لاعلم ہو کہ کوئی عمل ان سکوں پر ہو چکا ہے بہ حیثیت اصلی کسی شخص کے حوالہ کرے۔ یا بطور اصلی سکے کے لینے کی ترغیب کرے یا اس کے مغائر قسم کے سکے کی حیثیت سے حوالہ کرے یا اس کو اس امر کی تحریک کا اقدام کرے کہ وہ شخص اسکو بہ حیثیت مبینہ لے لیوے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب | (۱) ملزم کا سکہ ملبس دفعات ۲۴۶ لغایۃ ۲۴۹ جن کی نسبت قبضہ میں لیتے وقت ملبس ہونے سے لاعلم تھا۔ لیکن بعدہٗ ان کی ملبس نوعیت کو جان کر حوالہ کرنا یا اس کے لینے کی ترغیب دینا (۲) ملزم کا بطور اصلی غیر ملبس ہونے کی حیثیت سے یا بطور مختلف قسم کے سکہ کی حیثیت سے حوالہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں ملزم کے خلاف الزام

کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق (یا عدالت سیشن) ہے۔ اِس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے (یا عدالت سیشن میں عمل میں آئے گی)

اُس شخص کا ملکہ معظمہ کے سکّہ کو پاس رکھنا جس نے اُسے قبضہ میں لیتے وقت مبدّل جانا ہو

دفعہ ۲۵۲۔ جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب

کا اِرتکاب کیا جائے کوئی سکّہ اپنے پاس رکھتا ہو جس کی نسبت تعریف دفعہ ۲۴۷ خواہ ۲۴۸ یا ۲۴۹ میں کی گئی ہے۔ اور اُس نے سکّہ مذکور کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سکّہ کی نسبت جرم مذکور کا اِرتکاب ہو چکا ہے، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل راضینامہ ونا قابل ضمانت ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں سکّہ ملکہ معظمہ دفعات ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۴۹ کی صورت جرم کو بالفاظ اجزاء قانونی مبینہ تحت دفعہ ۲۵۲ تعزیرات ہند۔ بہ تبدیل الفاظ سکّہ سکّہ ملکہ معظمہ کا بغرض فریباً چلانے کے لئے پاس رکھنا قابل سزا ہے۔ محض دفعہ ہذا و دفعہ ۲۵۲ میں لفظ سکّہ و سکّہ ملکہ معظمہ کا فرق ہے۔ دیگر امورات و آسبزائے قانونی و فرد جرم مساوی ہیں۔ ملاحظہ ہو تحت دفعہ ۲۵۲ سابق الذکر۔

ایسے سکّے کو اصلی کی حیثیت کسی اور کے حوالہ کرنا جسکو حوالہ کرنیوالے نے پہلے قبضہ میں لیتے وقت مبدّل نہ جانا ہو

دفعہ ۲۵۴۔ جو کوئی شخص کوئی سکّہ جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ کوئی ایسا عمل جس کا ذکر دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۴۹ میں ہوا ہے۔ انجام پا چکا ہے۔ لیکن جس کی

ہو کر واجب ہوتا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا تلبیس سٹیمپ کرنا یا جان بوجھ کر اُسکے کسی جزو کا ملبس کرنا۔

(۲) ملزم کا گورنمنٹ سٹیمپ جو محکمات مختلف گورنمنٹ میں بطور کورٹ فیس تا تکمیل متعلقہ مستعمل ہوتا ہے۔ اس کی تلبیس کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام وتاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ محکمہ دیوانی (یا جس صیغہ کا جیسا کہ ہو) کی تلبیس کی ہے۔ یا اس کے کسی جزو کی دانستہ تلبیس کی ہے (جیسے صورت ہو) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۵۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول (یا بعدالت سشن) عمل میں آوے

تلبیس گورنمنٹ اسٹامپ کی غرض سے کوئی آلہ یا سامان پاس رکھنا

دفعہ ۲۵۶۔ جو کوئی شخص کوئی آلہ یا سامان اس غرض سے اپنے قبضہ میں رکھتا ہو کہ وہ کسی ایسے اسٹامپ تلبیس کے کام میں آئے یا یہ جاننا یا باور کرنیکی وجہ رکھتا ہو کہ اُسکا کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے۔ جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں بمثل دفعہ ۲۵۵ تعزیرات ہند کوئی آلہ یا سامان تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے اپنے پاس یا یہ جان کر یا باور کر کے رکھنا کہ سٹیمپ

جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام وتاریخ فلاں ملبس سکہ (یا سکہ تاکہ معظم جسکا وزن کم کیا گیا یا ترکیب بدلی گئی تھی جسکو قبضہ میں لیتے وقت تم لاعلم تھے بعدہ جس عمل سے وہ سکہ تیار کیا گیا تھا تم جان گئے تھے اور اس سکہ ملبس ساورن پیشیارہ کو تم نے مسمی فلاں شخص کو بالعوض خرید کشمیر بطور اصلی سکہ حوالہ کیا تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۵۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو میرے مجسٹریٹ درجہ اول کی سزا ات کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

تلبیس گورنمنٹ اسٹامپ | **دفعہ ۲۵۵** - جو کوئی شخص کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کرے یا جان بوجھ کر اس کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو انجام دے جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح وہ شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا جو ایک نوع کے اصلی اسٹامپ کو اور نوع کے اصلی اسٹامپ کی صورت کا کر دینے سے تلبیس کرے۔

ابتدائی ضابطہ | جرم بدفعہ ہذا قابل راخلت پولیس وقابل اجرائے وارنٹ وقابل ضمانت وناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح | بدفعہ ہذا جیسے سکہ کی تلبیس کرنا جرم ہے ایسا ہی جان بوجھ کر سٹیمپ کی تلبیس کرنا یا اس کی تلبیس کا کوئی جزو انجام دینا قابل سزا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید میعاد دس سال تک قرار دیا گیا ہے۔ اور سٹیمپ سرکاری آمدنی کے لئے جاری شدہ ہے۔ اور محکمات فوجداری۔ دیوانی۔ مال وڈاک خانہ وانکم ٹیکس وغیرہ وغیرہ میں فروخت ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک گورنمنٹ میں بحفاظت عام باقاعدہ کاغذ پر بناء

شرح دفعہ ہذا مطابق دفعہ ۲۳۴ تعزیرات ہند ہے۔ جو کوئی آلہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے بنائے (یا اُس کی ساخت کا جزو انجام دے یا اُس کو خریدے یا فروخت کرے یا اپنے قبضہ سے جُدا کرے۔ اس غرض مسطور کے لئے یہ جاننکر یا باور کرنیکی وجہ رکھکر کہ اُس کا تکمیل تلبیس سٹیمپ میں مستعمل کرنا مقصود ہے۔ جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے جو زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے اور معمولی اوزار ہتھکل دیگ مشینری بھی ہوتے ہیں۔ یہ امر لغور و تحقیق ثابت کیا جانا چاہئے کہ وہ آلہ واقعی تلبیس سٹیمپ کے لئے ہوتا ہے جس کی تائید واقعات مقدمہ سے بھی کی جاوے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا کوئی آلہ تلبیس سٹیمپ بنانا یا اس کی ساخت کا کوئی جزو انجام دینا یا اُس کو خریدنا یا فروخت کرنا یا اُس کو علیحدہ کرنا (۲) ملزم کا جاننا یا باور کرنے کی وجہ۔ کھنا کہ وہ آلہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ میں مستعمل ہوگا۔

فرد قرارداد جرم میں، فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں آلہ دانستہ یا باور کرنے کی وجہ۔ کھ کر تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے بنایا ہے اور فلاں تاریخ فلاں شخص کو بقیمت فلاں فروخت کیا ہے (جو صورت واقع ہو محض بنایا یا خریدا یا فروخت کیا یا علیحدہ کیا وغیرہ موافق لکھی جاوے) جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت سشن ہے جسکو میں بعدالت سشن سپرد کرونگا۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم دفعہ مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

ملبتس گورنمنٹ اسٹامپ کی فروخت **دفعہ ۲۵۸**۔ جو کوئی شخص کوئی اسٹامپ بیچے یا معرض بیع میں رکھے۔ یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ وہ کسی ایسے اسٹامپ سے ملبتس ہے جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے

کی تلبیس کے لئے کام میں لایا جاوے گا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے۔

اجزائے قانونی بثوت طلب (۱) ملزم کا آلہ یا سامان تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لیے پاس رکھنا (۲) ملزم کا دانستہ یا باور کرنے کی رو سے رکھ کر اپنے قبضہ میں رکھنا کہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے استعمال کیا جاوے گا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں۔ نے بایام و تاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ کے لئے فلاں آلہ یا سامان اس لئے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا تھا کہ ان کو دانستہ یا باور کر کے کہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ میں استعمال کیا جاوے گا۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۶ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو محض عدالت سشن کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

ساخت یا فروخت آلہ بغرض تلبیس گورنمنٹ اسٹامپ **دفعہ ۲۵۷**۔ جو کوئی شخص کوئی آلہ بنائے یا اس کی ساخت کے عمل کا کوئی جزو انجام دے یا اس آلہ کو خریدے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے اس غرض سے کہ وہ کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کے کام میں آئے یا یہ جانکر یا باور کرنیکی وجہ رکھکر کہ اس کا کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے۔ جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضیانامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔

کوئی اسٹامپ جسکو وہ جانتا ہو کہ کسی ایسے اسٹامپ سے ملتبس ہے جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے اپنے پاس رکھنا ہو اس نیت سے کہ اس اسٹامپ کو اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لائے یا اپنے قبضہ سے جُدا کرے یا یہ غرض ہو کہ وہ اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لایا جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی قید کی سزا دی جاے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا بمثل دفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند متعلق سکہ ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ کو دانستہ بطور اصلی کام میں لانا یا علیحدہ کرنا یا اصلی کی حیثیت سے کام میں لانے کی نیت سے پاس رکھنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بلا نیت چلانے کے محض اپنے پاس رکھنا جرم نہیں ہوگا جبکہ کوئی شخص ملتبس سٹیمپ دہوکا میں آکر خرید لے اور معلوم کر کے اپنے پاس رکھ کر اصلی خرید کر اپنے کام میں لاوے تو محض داشت جرم نہ ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا ملتبس گورنمنٹ سٹیمپ اپنے پاس رکھنا (۲) ملزم کا ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ دانستہ چلانے کے لئے رکھنا (۳) ملزم کا بطور اصلی چلانے کے لئے یا استعمال کرنے کے لئے رکھنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ اپنے پاس بطور اصلی چلانے کے لئے یا استعمال کرنے کے لئے اپنے پاس رکھا تھا جسکو تم ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ جو سرکاری

تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

اِبتدائی ضابطہ جرم ہذا قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور محض قابلِ تجویز عدالت سشن ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر ملبس سٹیمپ گورنمنٹ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا ہوا ہو۔ اس کو فروخت کرنا یا فروخت کی جگہ رکھنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ملبس سٹیمپ گورنمنٹ مستعملہ کو کسی عمل سے غیر مستعملہ بنا کر بشکل اصلی چلایا جانا جرم دفعہ ۲۶۲ ہے۔ لیکن دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند میں ملبس سکہ کو فریب کا ارتکاب کئے جانے کے لئے کسی کے حوالہ کرنا بدفعہ ہذا کے مقابل جرم ملبس سکہ ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا ملبس سٹیمپ گورنمنٹ کو دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ یہ ملبس ہے فروخت کرنا یا فروخت کے لئے پیش کرنا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں شخص نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ملبس سٹیمپ گورنمنٹ جسکو تم جانتے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے تھے کہ یہ ملبس ہے اور بتبدیل صورت کردہ مستعمل مورخہ فلاں مشمولہ مقدمہ فلاں مدعی کا بعدالت فلاں پیش کردہ تھا تم نے اس کی صورت کو تبدیل کرکے بطور اصل سٹیمپ مسمی فلاں شخص کے پاس تاریخ فلاں بقیمت فلاں فروخت کیا یا معرض بیع میں رکھا تھا (جیسا کہ صورت واقع ہو) جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے اور عدالت سشن میں سپرد کئے جاؤ گے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سشن میں عمل میں آوے۔

ملبس گورنمنٹ اسٹامپ کو پاس رکھنا **دفعہ ۲۵۹** - جو کوئی شخص

سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری ہے استعمال کیا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۴۶۰ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز یا عدالت سشن کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مزبور (بعدالت سشن) عمل میں آوے۔

رولنگر آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے مستعمل سٹیمپ گورنمنٹ محکمہ جنگلات میں کاغذات لائسنس میں بہ تلبیس سٹیمپ استعمال کئے تھے۔ جسکو بدفعہ ۴۶۰ تعزیرات ہند سب ڈویژن مجسٹریٹ سے دوصد روپیہ جرمانہ اور ایک سال قید سخت کی سزا دیگئی تھی۔ ملزم کا اپیل باضابطہ رنگون جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے گورنمنٹ سٹیمپ مستعملہ کو زیر قواعد جنگلات اصلی غیر مستعملہ سٹیمپ کے مشابہ کر کے استعمال کیا ہے اور اجازت نامہ لائسنس چرائی مویشیان پر لگایا ہے جو بمنشائے دفعہ ۴۸ تعزیرات ہند ملتبس کیا گیا ہے۔ ملزم صحیح طور پر بدفعہ ۴۶۰ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹ سنہ ۱۹۳۱ء ناگ پور۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۷۸۵

گورنمنٹ کو زیان پہنچانیکی نیت سے کسی مادے سی جسپر گورنمنٹ اشٹامپ ہو کوئی تحریر مٹانا یا کسی دستاویز سے وہ اشٹامپ جو اسی کیلئے کام میں لایا گیا ہے۔ دور کرنا

دفعہ ۲۶۱۔ جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا زیان کرائے کسی مادے سی جس پر کوئی ایسا سٹیمپ لگا ہو جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے کوئی تحریر دستاویز دور کرے یا مٹا ڈالے جس کے لئے وہ اشٹامپ کام میں لایا گیا تھا یا کسی تحریر یا دستاویز سے کوئی اشٹامپ جو اس تحریر یا دستاویز کے لئے کام میں لایا گیا ہو۔ اس غرض سے دور کرے کہ وہ اشٹامپ کسی اور تحریر یا دستاویز کے لئے کام میں لایا جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین ۳ برس تک

آمدنی کے لئے جاری ہے جانتے تھے جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی تجویز کے لائق ہے۔ اِس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے۔

مُلبّس جانے ہوئے گورنمنٹ اسٹامپ کو اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لانا

دفعہ ۲۶۰۔ جو کوئی شخص اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کوئی اسٹامپ کام میں لاوے یا یہ جان کر کہ وہ اسٹامپ کسی ایسے اسٹامپ سے مُلبّس ہے۔ جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے

شرح دفعہ ہذا میں کسی مُلبّس گورنمنٹ سٹیمپ کو ملبّس جانکر اصلی سٹیمپ کی حیثیت سے دانستہ کام میں لانا ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۲۵۴ تعزیرات ہند جسمیں مُلبّس بنے ہوئے سکّہ کو اصلی سکّہ کی حیثیت سے مغایر قسم کے سکّے کی حیثیت سے کسی شخص کے حوالہ کرنا ہے۔ مشابہ ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) مُلزم کا مُلبّس گورنمنٹ سٹیمپ استعمال کرنا (۲) سٹیمپ ملبّس کا گورنمنٹ کی آمدنی کے لئے جاری شدہ ہونا (۳) مُلزم کا ملبّس جان کر بطور اصلی سٹیمپ کے استعمال کرنا۔

فرد قرارداد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمی فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں مُلبّس سٹیمپ گورنمنٹ کو ملبّس جان کر بحیثیت اصلی گورنمنٹ

مذکور عدالت سیشن میں عمل میں آوے ۔

مستعمل جانے ہوئے گورنمنٹ اسٹامپ کو کام میں لانا

دفعہ ۲۶۲ ۔ جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا زیان کرائے کوئی اسٹامپ جو گورنمنٹ سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہو کسی غرض سے کام میں لائے یہ جان کر کہ وہ کام میں آچکا ہے ۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے ۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا ۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے ۔

شرح بدفعہ ہذا فریباً یا بہ نیت زیان کرانے گورنمنٹ کسی مستعمل سٹیمپ کو دانستہ کام میں لانا یہ جانتے ہوئے کہ پہلے کام میں آچکا ہے ۔ مثلاً سٹیمپ پوسٹ آفس یا دیگر مستعمل سٹیمپ کو کام میں لانا جرم دفعہ ہذا ہے ۔

اجزائے قانونی ثبوت مطلب (۱) ملزم کا سٹیمپ گورنمنٹ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری ہو اور پہلے وہ استعمال کیا جا چکا ہو مکرر استعمال کرنا (۲) ملزم کا سابقہ مستعمل شدہ سٹیمپ کو جاننا ملزم کا یہ نیت زیان کرانے گورنمنٹ یا فریبانہ طور سے اس کا دانستہ استعمال کرنا ۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں ۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے ۔ بہ نیت زیان کرانے گورنمنٹ اس سٹیمپ مستعملہ کو دانستہ مکرر استعمال کیا ہے ۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ پہلے استعمال ہو چکا تھا جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے ۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز

ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ بدفعہ ہذا جرم قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالتِ سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا قریباً دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ تعزیرات ہند تلبیس سکہ سے ملتی جلتی ہے چنانچہ بدفعہ ہذا فریب سے یا بہ نیت زیان گورنمنٹ کسی سٹمپ سے جس پر کوئی سٹیمپ لگا ہوا ہو۔ کوئی تحریر دور کرے یا مٹاوے یا دستاویز کو دور کردے تاکہ وہ سٹیمپ کسی اور تحریر یا دستاویز کے لئے کام میں لایا جاوے۔ اور ملزم کی نیت یا فریب اس کے فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ سے ثابت کی جاوے گی۔ اور عموماً تکمیل ضابطہ کے لئے دیوانی فوجداری و مال میں سٹیمپ گورنمنٹ شامل ہوتے ہیں۔ بعض سٹیمپ اہلمد کی غفلت سے بلاعمل قاعدہ شامل ہوجاتے ہیں۔ لیکن پشت سٹیمپ پر نام خریدار ضرور درج ہوتا ہے۔ اور بعض پر عنوان مقدمہ لکھ دیتے ہیں۔ اور بعض کو اوزار سے کاٹ دیتے ہیں۔ چنانچہ کسی تحریر کو سٹیمپ سے مٹا کر یا اس دستاویز جس پر سٹیمپ لگا ہوا ہے علیحدہ کرکے کسی دوسری تکمیل میں لگانا قابلِ سزا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) سٹیمپ گورنمنٹ کی آمدنی کے لئے تھا (۲) ملزم کا سٹیمپ گورنمنٹ سے کوئی تحریر مٹانا یا دستاویز جس پر سٹیمپ لگا ہوا ہو دور کرنا (۳) ملزم کا اس دستاویز یا سٹیمپ کو کسی دوسری تکمیل میں استعمال کرنا (۴) ملزم کا بہ نیت فریب دہی یا بہ زیان ناجائز گورنمنٹ عمل کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے فریباً یا بہ نیت زیان پہنچانے گورنمنٹ سٹیمپ مشمولہ مثل ۔ عدالت فلاں سے حروف بتاریخ فلاں لکھے ہوئے مٹا کر یا دستاویز مشمولہ مثل نکال کر اس کے سٹیمپ کو فلاں مثل یا دستاویز میں استعمال کیا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا گورنمنٹ سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا ہو۔ اور اس پر علامت کام میں آچکنے کی ہو چکی ہو۔ اس کو چھیلنا یا دانستہ اپنے پاس رکھنا یا فروخت کرنا یا قبضہ سے علیحدہ کرنا (۲) ملزم کا فریب دینے کی نیت سے یا گورنمنٹ کا زیان کرانے کے لئے کیا جانا (۳) ملزم کا جملہ امور تسلیم کرنا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام حسب رقم ذیل قائم کرتا ہوں

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ قیمتی پانچ روپیہ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری ہے اور وہ کام میں آچکا تھا جس پر علامات کام میں آچکنے کے بعد کیجا چکی تھیں تم نے ان علامات کو چھیل کر مسمی فلاں شخص کے پاس بقیمت پانچ روپیہ قریباً گورنمنٹ کو زیان پہنچانے کی نیت سے فروخت کیا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تا حوالی کہتا ہوں تجویز مجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے۔

ولنگز آف ہائیکورٹ

ایک شخص مسمی بازار حسن کی نسبت پولیس مقامی کو مستغلہ سٹیمپ کے فروخت کرنے کا شبہ تھا۔ ایک روز پولیس نے اس کے ہاتھ میں سٹیمپ دیکھ کر اس کو گرفتار کر لیا تھا۔ اور مستغلہ سٹیمپ کو فروخت کے لئے پاس رکھنے کے جرم دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند میں ڈپٹی مجسٹریٹ کے اس کا چالان کر دیا جس نے تحقیقات کے بعد اس کو بری کر دیا تھا۔ جس کا باضابطہ اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں ضروری ہے کہ کوئی نشان جس میں سٹیمپ کا استعمال ہیں آچکنا ظاہر ہو اس کو چھیلے یا فریباً دور کرے تاکہ گورنمنٹ کا نقصان ہووے اس لئے ضروری ہے کہ فریب یا بارادہ نقصان گورنمنٹ ثابت کیا جاوے اور دوسرے حصہ دفعہ ہذا میں جس سٹیمپ کو اپنے پاس رکھنا یا بیچنا اس غرض سے ثابت کیا جاوے کہ وہ نشان جو پہلا دور کیا گیا ہے تاکہ وہ استعمال کیا جاوے لیکن استغاثہ اس کو ثابت نہیں کر سکا ہے اور نہ حسب دفعہ ۳۰ کورٹ فیس کا اس سٹیمپ پر عمل ہوا ہے۔ اس لئے قبضہ میں رکھنا ایسے سٹیمپ کا زیر حصہ دوم دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عاید نہیں کرتا ہے۔ اس لیے اپیل

مجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے ۔

اس نشان کو چھیلنا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹامپ کام میں آچکا ہے

دفعہ ۲۶۳ ۔ جو کوئی شخص فریب سے اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا زیان کرائے کسی اسٹامپ پر سے جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے کوئی ایسا نشان چھیل ڈالے یا دور کرے جو اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے اس اسٹامپ پر لگایا یا نقش کیا گیا ہو کہ وہ اسٹامپ کام میں آچکا ہے یا ایسا اسٹامپ جسکو وہ جانتا ہو کہ کام میں آچکا ہے اور جس پر سے وہ نشان چھیلا یا دور کیا گیا ہو جان بوجھ کر اپنے پاس رکھے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاوے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے ۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے ۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا ۔ جرم قابل ضمانت ۔ ناقابل راضینامہ اور قابل تجویز عدالت سشن یا عدالت پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے ۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص گورنمنٹ سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری شدہ ہے اور وہ سٹیمپ کام میں آچکا ہو ۔ اور اس کام میں آچکنے کی علامت یا نشان قاعدہ کیا جا چکا ہو ۔ فریب سے یا گورنمنٹ کا زیان کرانے کی نیت سے اس علامت یا نشان کو چھیل ڈالے اور اس کو دانستہ اپنے پاس رکھے یا فروخت کرے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے اور چونکہ اب ایک اونس سے عدالتی سٹیمپ مشمولہ اشٹامپ متعلقہ و دیگر محکمات میں کاٹے جاتے ہیں اس لئے اب یہ دفعہ جاوی نہیں ہوتی ہے اور محض ایسے روسای عدالتوں میں اونس نہیں ہوتا ہے ۔ وہاں سٹیمپ پر سیاہی سے قلم پھیر کر کاٹتے ہیں ۔ اور بعض مدعی یا مستغیث یا متعلقہ شخص کا نام لکھ دیتے ہیں ۔ اور وہ ڈاکخانہ کے سٹیمپ پر مہر وغیرہ کا نشان و تاریخ ہوتی ہے ۔ ان سٹیمپ پر دفعہ ہذا جاوی ہوگی ۔

شرح دفعہ ہذا کسی مصنوعی سیٹمپ کا بنانا یا دانستہ چلانا یا باور کرنا یا بغرض ڈاک دانستہ استعمال کرنا یا اپنے پاس رکھنا یا اس کی تیاری کے لئے کوئی ٹھپا یا کندہ کردہ دھات کی تختی یا آلہ یا سامان متعلقہ بغیر عذر جائز اپنے پاس رکھنا زیر دفعہ ہذا وہ شخص قابل سزا ہوگا اور جملہ اشیاء ضبط کی جائیں گی

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم نے مصنوعی سیٹمپ گورنمنٹ بنایا یا دانستہ چلایا یا کاروبار کیا یا کوئی ٹھپا یا آلہ وغیرہ اپنے پاس مصنوعی سیٹمپ بنانے کو رکھا (۲) ملزم نے دانستہ بغرض ڈاک مصنوعی سیٹمپ استعمال کیا۔ یا مصنوعی سیٹمپ فروخت کیا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمّی فلاں کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام وتاریخ ومقام فلاں مصنوعی گورنمنٹ سیٹمپ بنا کر فلاں شخص کے پاس دانستہ چلایا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۳ الف تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ مجرم مذکور تمہاری تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت عمل میں آوے (جو صورت واقعہ ہو درج کرو)

باب سیزدہم (۱۳)

اُن جرموں کے بیان میں جو باٹوں اور پیمانوں سے متعلق ہیں

باب ہذا میں جملہ دفعات ذیل نا قابل مداخلت ہیں۔ اور جھوٹے باٹ یا پیمانوں کا فریباً استعمال کرنا جرم قرار دیا گیا ہے تاکہ دھوکا و فریب سے عامہ خلایق نقصان نہ اُٹھائے اور کوئی شخص جھوٹے باٹ و پیمانہ کسی قسم کے استعمال نہ کرے جس کے انسداد کے لئے زیر دفعہ ۱۵۲ ضابطہ فوجداری مہتمم پولیس سٹیشن کو اختیارات قانونی مداخلت دیئے گئے ہیں۔

تولنے کے جھوٹے آلے کو فریب سے استعمال کرنا **دفعہ ۲۶۴** - جو کوئی شخص

نامنظور کیا گیا اور حکم سابق بحال رہا۔ کرمنل لا جرنل، جلد ۳۳، صفحہ ۱۰۰۵، سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۴، صفحہ ۱۰۲۔

مصنوعی اسٹامپ کی ممانعت

دفعہ ۲۶۳ (الف) جو کوئی شخص

(الف) کوئی مصنوعی اسٹامپ بنائے یا جان بوجھ کر چلائے یا اس کا کاروبار کرے یا اسے بیچے یا کوئی مصنوعی اسٹامپ کسی ڈاک کی غرض سے جان بوجھ کر استعمال کرے یا

(ب) کوئی مصنوعی اسٹامپ بدون عذر جائز کے اپنے پاس رکھے یا

(ج) کوئی ٹھپا یا دھات کی کندہ کی ہوئی تختی یا آلہ یا سامان کوئی مصنوعی اسٹامپ تیار کرنے کے لئے بنائے یا بدون عذر جائز کے اپنے پاس رکھے تو اس کو جرمانے کی سزا دی جائے، جس کی مقدار دو سو روپے تک ہو سکتی ہے۔

(۲) ہر ایسا اسٹامپ یا ٹھپا یا دھات کی کندہ کی ہوئی تختی یا آلہ یا سامان مصنوعی اسٹامپ بنانے کا جو کسی شخص کے پاس پایا جائے قرق ہو کر ضبط ہو جائے گا۔

(۳) اس دفعہ میں "مصنوعی اسٹامپ" کے لفظ سے ہر ایسا اسٹامپ مراد ہے جس سے جعلی ہونا ظاہر ہوتا ہو کہ گورنمنٹ نے اُسے محصول ڈاک کی شرح ظاہر کرنے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ یا ایسے اسٹامپ کی جسے گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے۔ کوئی نقل، کامل یا ناقص یا تغیر مراد ہے۔ عام اس سے کہ وہ کاغذ پر یا کسی اور چیز پر ہو

(۴) اس دفعہ میں اور نیز دفعات ۲۵۵ لغایت ۲۶۳ میں (بشمول اُن دونوں دفعات کے) "گورنمنٹ" کے لفظ میں جب وہ کبھی ایسے اسٹامپ کے ساتھ یا اس کی نسبت مستعمل ہو جو محصول ڈاک کی شرح ظاہر کرنے کی غرض سے جاری کیا جاوے باوصف کسی مضمون مندرجہ دفعہ ۱ کے وہ شخص یا اشخاص داخل سمجھے جائیں گے جو ہندوستان کے کسی حصہ میں اور نیز جنابہ ملکہ معظمہ کی قلمرو کے کسی حصہ میں یا کسی ملک غیر میں ایگزیکٹو گورنمنٹ کا انتظام کرنے کے لئے قانوناً مجاز کر دائے گئے ہوں۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے، ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز عدالت پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول کی

پیمانے یا دیگر آلات وزن جو قریباً مستعمل کئے جاتے ہوں باختیارات خود گرفتار کرکے مجسٹریٹ مجاز کو رپورٹ کرے گا۔ اور مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری عمل کرے گا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا دانستہ جھوٹا آلہ تولنے کی غرض سے قریباً استعمال کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں کو اپنی جھوٹی پنسیری جو پاؤ پنجیہ کم تھی دانستہ قریباً استعمال کرکے یکصد من گندم وزن کرکے فروخت کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے۔

جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا فریب سے استعمال کرنا **دفعہ ۲۶۵** - جو کوئی شخص کسی جھوٹے باٹ کو یا طول یا وسعت کے جھوٹے پیمانے کو فریب سے کام میں لائے یا ان میں سے کسیکو کسی اور باٹ یا پیمانے کی حیثیت سے جو اس سے مغائر ہو فریب سے کام میں لائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ ناقابل دست اندازی پولیس و قابل اجرا سمن و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور بموجب دفعہ ۲۰ ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی جھوٹے باٹ یا طول یا وسعت کے جھوٹے پیمانے یا ان میں سے کسیکو کسی اور باٹ یا پیمانے کی حیثیت سے جو اس سے مغائر ہو فریب سے حسب معنی دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند کام میں لانے والا شخص مستوجب سزا ہوگا۔

تولنے کے کسی آلے کو جسے وہ جھوٹا جانتا ہو۔ فریب سے کام میں لائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل دست اندازی پولیس غیر قابل اجراء سمن وغیر قابل ضمانت وناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے

شرح بدفعہ ہذا تولنے کے جملہ قسم کے ترازوؤں کو جھوٹا جانتے ہوئے کسی شخص کا دانستہ فریباً حسب معنی دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند کام میں لانا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند جھوٹے باٹ یا پیمانہ طول یا وسعت کو فریباً کام میں لانا یا اُن کو کسی اور باٹ یا پیمانہ کے کسی مغائر حیثیت باٹ یا پیمانے سے فریباً استعمال کرنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بدفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند تولنے کے کسی آلہ یا باٹ یا طول یا وسعت کے کسی جھوٹے پیمانے کو جانتے ہوئے اس نیت سے پاس رکھنا کہ وہ فریب سے کام میں لایا جاوے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۶۷ تعزیرات ہند مندرجہ آلات و باٹ و پیمانہ جات کو بنانا یا فروخت کرنا یا قبضہ سے علیحدہ کرنا کہ وہ سچے کی حیثیت سے مستعمل ہو یا یہ جانتے ہوئے کہ سچے کی حیثیت سے کام میں لایا جانا محتمل ہو۔ چنانچہ ہر چہار دفعات مسطور کے جرایم میں سزائے قید میعادی ایک برس تک یا جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جانی قرار پائی ہیں۔ اور یہ دفعہ بالخصوص اُن اشخاص کی سزا کے لئے وضع کیگئی ہے جو جھوٹے تولنے یا ناپنے کے آلات سچوں کی حیثیت سے کام میں آنے کے لئے بناتے یا فروخت کرتے ہیں۔ اور جملہ دفعات مندرجہ صدر میں اور اُن پیمانہ کی مقداریں دستور العمل رواج خاص قابل لحاظ ہوگا۔ کیونکہ مجموعاً ۸۰ روپیہ بھر وزن کو ایک سیر کہا جاتا ہے۔ لیکن بعض مقامات میں یہی وزن سیر ۹۴ روپیہ بھر اور بعض اضلاع میں اس سے زاید روپے کا ایک سیر ہوتا ہے۔ جس سے تجارت پیشہ اشخاص لاعلم نہیں ہوتے ہیں۔ اور وہ مال تجارت کا اندازہ و مقدار اور قیمت کی صحت کر لیتے ہیں۔ اس طرح سے فریب اور دھوکہ سے مغالطہ کی گنجایش مفقود ہو جاتی ہے۔ اور نیز اس کے استناد کے لئے زیر دفعہ ۱۵۳ ضابطہ فوجداری مہتمم پولیس سٹیشن مجاز قرار دیا گیا ہے کہ جھوٹے باٹ یا

ملزم کی درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند استغاثہ کا فرض ہے کہ ثابت کرے کہ ملزم جعلی باٹ یا پیمانہ کو غیر صحیح جانتا تھا۔ اور اس نے اس کو استعمال کیا۔ اس مقدمہ میں کسی شہادت سے یہ امر ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ملزم اس کو غیر صحیح جانتا تھا اس لیے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۲ سنہ ۱۹۰۹ء ناگپور۔ انڈین کیسز ۱۰ صفحہ ۶۷۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۲۳۹ سنہ ۱۹۲۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۶۳۔ ۱۳ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۲

جھوٹے باٹ یا پیمانہ کو پاس رکھنا

دفعہ ۲۶۶ - جو کوئی شخص تولنے کا کوئی آلہ یا کوئی باٹ یا طول یا وسعت کا کوئی پیمانہ جسے وہ جھوٹا جانتا ہو اپنے پاس رکھتا ہو۔ اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ فریب سے کام میں لایا جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت غیر قابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پر یا بیدیکی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور بمنشائے دفعہ ۳۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا بمثل دیگر دفعات ذیل ملتبس سکہ یا سٹیمپ یا آلات فریب جو کہ نیکے لئے پاس رکھنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ ایسا ہی تولنے کے آلات یا باٹ یا طول یا وسعت کے کسی پیمانہ کو جھوٹا جانتے ہوئے فریباً استعمال میں لانے کے لئے پاس رکھنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ زیر دفعہ ۲۴۵ تعزیرات ہند آلہ یا سامان ملتبس سکہ کی غرض سے پاس رکھنا اور زیر دفعہ ۲۴۹ تعزیرات ہند ملتبس سکہ فریباً حوالہ کئے جانے کے لئے پاس رکھنا اور ملتبس سکہ بلکہ معظمہ بغرض مذکور پاس رکھنا اور زیر دفعہ ۲۵۹ تعزیرات ہند ملتبس سٹیمپ فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنے کی غرض سے پاس رکھنا جداگانہ جرم قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور بدفعہ ۲۵۶ تعزیرات ہند تلبیس گورنمنٹ سٹیمپ کی غرض سے کوئی آلہ یا سامان قبضہ میں رکھنا جرم ہے۔ اور اثبات جرم دفعہ ہذا کے لئے آلہ تولنے کا

بدفعہ ماقبل جھوٹے ترازوؤں کے استعمال کا انسداد کیا گیا ہے اور زیر دفعہ ہذا جھوٹے باٹ یا طول یا وسعت کے پیمانوں کو فریباً استعمال کرنے کا سدباب کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں عام رواج کے مطابق خاص مقدار سیر یا من کی مختلف ہوتی ہے۔ وہاں اس کی اصلیت کو مخفی رکھ کر عمل نہیں کیا جاتا ہے بلکہ عام دستور العمل کے مطابق تجارتی کاروبار میں جملہ سوداگروں کو واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اسی کے مطابق خرید و فروخت کرتے ہیں۔ چنانچہ مظفرنگر۔ دہام پور۔ نگینہ وغیرہ میں چوالیس سیر کا من اور بلی بھیت و سہارنپور مرشد آباد وغیرہ میں پینتالیس ساڑھے پینتالیس سیر کا من ہوتا ہے۔ کلکتہ و بمبئی میں بھی فرق ہے جس سے تجارتی لوگ لاعلم نہیں ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا فریباً استعمال کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جھوٹا وزن ایک من جو پانچ سیر کم تھا پچاس من چاول اس سے وزن کرکے مسمی فلاں مستغیث کے حوالہ کئے تھے جس کو تم جانتے تھے کہ وہ پانچ سیر کم کا وزنہ ہے اور فریب سے اس کو استعمال کیا ہے (یا کسی دوسرے باٹ یا پیمانہ کی حیثیت مغائر فریباً استعمال ہو۔ جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج فرد جرم کیا جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی سماعت کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

ایک شخص نے اناج منڈی میں گندم کا بھرا ہوا چھکڑا خرید کیا اور ایک بخود کا کھاتہ بھی خریدا تھا جبکہ وزن کے دوران میں مہتمم پولیس سٹیشن نے خریدار کو گرفتار کرلیا کہ اس نے فریباً پانچ تولہ کم وزنہ سے تولا ہے جسکا بدفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور مجسٹریٹ درجہ دوم سے بعد تحقیقات تین ماہ قید سخت و یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی جس کا اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش ہوکر نامنظور ہوا تھا۔ اور ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں

اور فروخت کنندہ ہر دو اس پیمانہ کے طول سے پورے طور سے واقف ہوں ارادہ فریب کا سوال نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بغیر اس علم یا پیمانہ کو واقفیت خریدار سے مخفی رکھ کر عمل کرتا ہے وہ مجرم ہوگا۔ چونکہ باقاعدہ اپیل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اصل مثل واپس ہووے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۱۵ء آلہ آباد۔ و انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۴۳۳ - ۴۰ الہ آباد صفحہ ۸۴۰ - ۱۵ آل لاجرنل صفحہ ۶۰۰

جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا بنانا یا بیچنا

دفعہ ۲۶۷ - جو کوئی شخص تولنے کا کوئی آلہ یا کوئی باٹ یا طول یا وسعت کا کوئی پیمانہ جسے وہ جھوٹا جانتا ہو سچے کی حیثیت سے کام میں لانے کی نیت سے بنائے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے یا یہ جانکر کہ بیچنے کی حیثیت سے اس کے کام میں لائے جانے کا احتمال ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و قابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز پر یذیڈنگ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔ اور بدفعہ ۳۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جاسکتا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا تولنے کے کسی آلات یا باٹ یا طول یا وسعت کے کسی پیمانہ کو جھوٹا جانتے ہوئے سچے کی حیثیت سے استعمال کرنے کے لئے بنانا یا فروخت کرنا یا اپنے قبضہ سے جدا کرنا۔ جانتے ہوئے کہ بحیثیت مسطورہ اس کے کام میں لائے جانیکا احتمال ہے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی دفعات ذیل سکے و سٹیمپ کے جرائم میں ٹھپہ یا آلات کا بنانا یا فروخت کرنا یا قبضہ سے جدا کرنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ زیر دفعہ ۲۳۳ تعزیرات ہند تلبیس سکے کی غرض سے کوئی ٹھپہ یا آلہ بنانا یا خریدنا یا فروخت کرنا

ناپ یا طول یا وسعت کے نشان کا جھوٹا ہونا۔ اور اس کا بارادہ فریب استعمال کرنے کے لئے پاس رکھنا۔ اور ان کے جھوٹے ہونے کا علم ملزم کو ہونا۔ اور ملزم کے قبضہ میں آلات وغیرہ کا ہونا یہ امور ثابت کئے جانے ضروری ہیں۔ جرم ہذا کے لئے فریبانہ نیت کا ثابت کرنا لازمی ہے اور بغیر اثبات فریباً نہ محض داشت تولنے کے آلہ وغیرہ سے جرم صادق نہ آئے گا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں کسی جھوٹے آلات یا باٹ یا طول یا وسعت کا ہونا (۲) ملزم کو اس کے جھوٹے ہونے کا علم ہونا (۳) ملزم کے قبضہ میں بغرض فریباً استعمال کرنے کیلئے ہونا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جھوٹے آلات و پیمانہ فلاں فلاں فریبا جھوٹے جانتے ہوئے اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے تھے جبکو فلاں مہتمم پولیس سٹیشن نے گرفتار کر کے جرم دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند تم کو پیش کیا ہے اور تم مجھ مجسٹریٹ کی عدالت سے فیصلہ کرانے پر معترض نہیں ہوا اور جھوٹے باٹ و پیمانہ دانستہ فریباً استعمال میں لانے کی غرض سے رکھا تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس مسمی ہرک چند کی دوکان میں دو گز ایک ۳۵ انچ اور دوسرا ۳۵½ انچ استعمال کیا جاتا تھا۔ اور اس دیہہ میں ۳۵½ انچ کا پیمانہ جاری تھا۔ جبکو تمام گاؤں والے تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے ملزم کو ایک مقدمہ سے بری کر دیا تھا۔ دوسرا مقدمہ ملزم کے خلاف ۳۵ انچ کا قایم رکھا تھا۔ سشن جج الہ آباد نے ہائیکورٹ میں برات ملزم کی مثل پر سفارش کی کہ برات منسوخ کیجاکر ملزم کو بدفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند سزا دیجاوے۔ جس پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ برات ملزم کا اپیل لوکل گورنمنٹ کیجانب سے ہوتا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اگر ضروری سمجھے وہ لوکل گورنمنٹ کو بری شدہ ملزم کے خلاف اپیل کے لئے تحریک کر سکتا ہے اور ضروری جزو جرم دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند ارادہ فریبانہ ہے اور جہاں خریدار

(۱۴)

باب چہاردہم

ان جرموں کے بیان میں جو عامہ خلائق کی عافیت اور سلامتی اور آسایش اور حیا اور عادات پر مؤثر ہیں اور قابلِ دست اندازی پولیس ہیں

امر باعثِ تکلیف عام

دفعہ ۲۶۸ - جو شخص امر باعثِ تکلیف عام کا مجرم ہوگا جو کوئی ایسا فعل کرے یا کسی ایسے ترک ناجائز کا مجرم ہو جو عامہ خلایق کو یا عموماً اُن لوگوں کو جو اُس کے قرب وجوار میں رہتے یا کسی زمین یا مکان پر دخل رکھتے ہوں کوئی نقصانِ عام یا خطرہ عام یا رنج عام پہنچائے یا جو اُن لوگوں کو جنھیں کسی استحقاق عامہ کے کام میں لانے کی ضرورت ہو بالضرور نقصان یا مزاحمت یا خطرہ یا رنج پہنچائے کوئی امر باعثِ تکلیف عام اس وجہ سے درگذر کے لائق نہ ہوگا کہ اُس سے کچھ آسایش یا نفع ظہور میں آتا ہے۔

شرح جو شخص کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ حسب معنی دفعہ ۳۹ و ۴۳ تعزیرات ہند سے عامہ خلایق یا عموماً قرب وجوار کے رہنے والے یا کسی زمین یا مکان پر دخل رکھنے والے اشخاص کو جن کو عام حقوق کے استعمال کا حق ہو۔ اُن کو نقصان عام یا خطرہ عام یا رنج عام پہنچائے تو زیر دفعہ ہذا امر باعث تکلیف کہا جائے گا۔ اور ہمچو قسم افعال کے انسداد کے لئے دیگر دفعات تعزیرات ہند میں مختلف صورتہائے کے لئے قواعد وضع کئے گئے ہیں۔ چنانچہ زیر دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند

یا اپنے قبضہ سے جُدا کرنا۔

اور زیر دفعہ ۲۵۸ تعزیرات ہند مُلتبس گورنمنٹ سٹیمپ کو فروخت کرنا یا معرض بیع میں رکھنا جُداگانہ طور سے مستوجب سزا قرار دیئے گئے ہیں۔

اور تعزیرات ہند مؤلفہ سر مسٹر گورتحت دفعہ ۲۶۷ تعزیرات ہند بہ سنہ ۲۷۸۵ پر دفعات ۳۹ و ۴۱ تعزیرات ہند نا لیاً مطبع کے سہو سے غیر متعلق درج ہو گئی ہیں جو دراصل حوالہ طلب مناسب دفعات ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۵۷ تعزیرات ہند ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کوئی آلہ یا باٹ یا طول یا وسعت کا کوئی پیمانہ بنانا یا فروخت کرنا یا جدا کرنا (۲) ان آلات یا باٹ وغیرہ کا جھوٹا ہونا (۳) ملزم ان کے جھوٹے ہونے کا علم رکھتا ہو۔ (۴) ان جھوٹے آلات و پیمانہ جات وغیرہ کو بہ حیثیت سچے ہونے کے دانستہ یا بافعال بلم فروخت کرنا یا بنانا یا جدا کرنا ہو۔

فرد قرار داد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص مُلزم پر الزام جُرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں پیمانہ جھوٹے طول کو (یا آلہ یا باٹ یا پیمانہ وسعت جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) فلاں شخص کے پاس دانستہ و بقصد فلاں رقم فروخت کیا ہے (یا بنایا یا قبضہ میں فلاں شخص کے دیا ہے جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیجاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۷ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو قابل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری بجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے۔

ہو گیا تھا۔ چنانچہ ایسے بند کا لگانا بمنشائے دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند امر باعث تکلیف عام قرار دیا گیا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۳ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۳۹۔ آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۱۲۲ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ ۔ ۴۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۷۰ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۴۴۰۔

(۳) کانٹے دار جھاڑیوں کا سڑک عام پر پھیلانا گو اس سے تنہا ملزم کا فایدہ ہوتا ہو۔ لیکن چونکہ ہر دو ملزم و برادر مشترک عدم تقسیم اراضی متعلقہ کے کاشتکار ہیں۔ اس لئے ہر دو کا عمل مشترک ہوا ہے اور یہ فعل بمنشائے تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند امر باعث تکلیف ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۳۲ سنہ ۱۹۳۰ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۲۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۲۳۵ ۔ ۵۲ مدراس صفحہ ۷۹ ۔ ۵۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۱۵ ۔ ۲۸ مدراس لاویکلی صفحہ ۶۲۱ ۔ انڈیا مدراس کرمنل کیسز صفحہ ۱۳۱۷ ۔ ۲۸ مدراس لاویکلی صفحہ ۶۲۱۔ انڈیا مدراس کرمنل کیسز صفحہ

(۴) ضلع اعظم گڑھ کے سرو ہا بازار جس کی سڑک کے ہر دو جانب بازار ہیں اس کے ایک جانب بازار میں مکان و دکانات میں اشخاص مالکان نے چبوترہ بنوائے تھے۔ جن کو امر باعث تکلیف عام سمجھ کر کارروائی ضابطہ عدالت مجسٹریٹ میں شروع کیا کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی پر سیشن جج آگرہ آباد ہائیکورٹ میں ریفرنس پیش کیا کہ حکم عدالت تنسیخ طلب ہے۔ منسوخ کیا جاوے۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند میں نہیں آتا ہے۔ اور زیر تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند چبوتروں سے کسی شخص قرب و جوار کے رہنے والے یا عامہ خلایق کو نقصان عام یا خطرہ عام یا ریخ عام پہنچانے کا باعث نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس چبوترہ پر کرایہ دار یا مالک کے بیٹھنے سے باعث تکلیف پبلک یا کسی شخص کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے بمنظوری ریفرنس حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۶۹ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ سنہ ۱۹۳۱ء آل لاجرنل صفحہ ۶۶۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۶۷۴

(۶) لفظ عام مستعملہ دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند۔ کمپنی اہل اسلام و پڑوس اہل اسلام میں بھی داخل ہے۔ اور خطرہ یا ریخ عام میں داخل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۶۳۸ ۸ رول آر ڈر ۲۸ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی صفحہ ۸۹۹۔

ایسا فعل جس سے عفونت پھیل کر جان انسان کو خطرہ ہو غفلتاً کرنا (۲) بدفعہ ۲۷۰ خباثتاً مبنیہ جرم دفعہ ۲۶۹ کرنا (۳) بدفعہ ۲۷۱ جبا قاعدہ انتظام کی انجکشن جو متعدی امراض کی روک کے لئے مقرر ہوا ہے انحراف کرنا (۴) دفعات ۲۷۲ لغایت ۲۷۶ مضر صحت ادویہ میں بآمیزش وغیرہ فروخت کرنا (۵) دفعہ ۲۷۷ چشمہ عام کو گدلا کرنا (۶) دفعہ ۲۷۸ ہوا کو مضر صحت کرنا (۷) بدفعہ ۲۷۹ لغفلت بے احتیاطی گھوڑا گاڑی چلانا (۸) دفعہ ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۴ لغایت ۲۹۰ و ۲۹۲ لغایت ۲۹۴ الف وغیرہ میں مختلف طریق ناجائز جن سے انسان کی جانکو خطرہ ہوتا ہے اس کے لئے تعزیر مقرر کی ہے تاکہ ہر ایک شخص ایسے ناجائز افعال سے مجتنب رہے جس سے انسانی زندگی کو خطرہ محتمل ہو۔ انہی امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے باب ۱۰ دفعات ۱۳۳ لغایت ۱۴۳ و باب ۱۱ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جبکہ اندیشہ امر باعث تکلیف عام ہو یا تاخیر نہ ہونی چاہئے اور غیر منقولہ باب ۱۲ دفعہ دفعہ ۱۴۵ لغایت ۱۴۸ میں جو قواعد وضع کئے گئے ہیں بمثلے دفعہ ۱۳۳ و ۱۴۰ و ۱۴۵ بالضمام دفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری عدالتوں کو فوری انسداد امر باعث تکلیف عام کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اور کسی فعل باعث تکلیف عام کے لئے یہ وجہ معذرت نہیں ہوگی کہ اُس فعل سے فاعل کا فائدہ ہے۔ یا وہ فعل اُس کا ذریعہ معاش ہے۔ یا وہ فعل اپنی ذاتی ملکیت کی جگہ کرتا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل یا ترک خلاف قانون کرنا (۲) ملزم کا فعل پبلک یا قرب وجوار کے ساکن یا مقیم اشخاص کے حقوق کے خلاف ہو (۳) ملزم کا فعل اشخاص عام و خاص کو نقصان یا خطرہ یا ضرر عام پہونچانے کا باعث ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

راستہ شارع عام سڑک پبلک کے استعمال کرنے کا حق ہے کہ ایک اینچ بھی کسی وجہ سے باعث رکاوٹ نہ ہووے۔ جبکہ پبلک کسی امر سے اس کے استعمال سے رُک جاوے تو یہ امر باعث تکلیف عام ہوگا اور بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ کرنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۴۲ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۱۰۰۶ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۷۵۴ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۲۷ - ۶ لاہور صفحہ ۲۰۳

(۲) ایک شخص نے نہر کے پانی کی زیادہ آمد سے اپنے کھیتوں کی طرف بند لگا لیا۔ جس سے طغیانی پانی سے دوسرے دیہات کے اشخاص کے کھیتوں میں پانی پہونچکر فصل کا نقصان

میں کسی جگہ نہیں کیگئی ہے۔ لیکن اصول قانون کی دفعات ۲۱۸ لغایت ۲۲۲ صفحہ ۱۰۲ لغایت ۱۰۵ میں لفظ غفلت کے معنی ایک صریح فرض کے ایفا کے ترک کے کئے گئے ہیں اور اس کا یہ مطلب ظاہر کیا ہے کہ ایسے فعل کو ترک کرنا جس کے کرنے کا وہ پابند ہے۔ اور فاعل اس ترک فعل کے نتائج پر خیال نہیں کرتا ہے۔ اور اگر خیال اس کے دل میں آتا بھی ہے تو ناکافی وجوہات پر یہ اُمید رکھتا ہو کہ وہ نتائج پیدا نہ ہوں گے۔ گویا کسی فعل کے نتائج کی نسبت بالکل بے توجہی مُراد ہے اور اس کا اطلاق بے پرواہی کے لفظ پر عاید ہوتا ہے۔ کیونکہ بے پرواہی میں شخص فاعل اپنے فعل کے اغلب نتائج کی نسبت مطلق خیال نہیں کرتا ہے

اور مجموعتاً لفظ غفلت کا اطلاق اس فعل پر صادق آتا ہے جس کا ترک کرنا باقتضائے فطرت انسانی اس کو نہیں چاہیئے۔ جس کو مرتکب فعل اس کی نوعیت اور نتائج پر بعقل سلیم غور کرنے کے بغیر ضروری احتیاط و ہوشیاری کو متروک کرکے عمل کرتا ہے اور بجز دفعہ ۲۱۹ تعزیرات ہند کے دیگر دفعات مندرجہ صدر میں لفظ غفلت کے ساتھ لفظ بے احتیاطی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس لفظ میں شخص مرتکب فعل کی نیت میں بدی کا احتمال نہیں ہوتا ہے۔ نہ اس کے احتمال کا علم ہوتا ہے۔ نہ اس کے احتمال کے باور کرنے کی وجہ ہوتی ہے۔ لیکن وہ اپنے فعل کے اغلب نتائج کا خیال ناکافی وجہ سے کرتا ہے کہ نتائج مذکور وقوع میں نہ آئیں گے۔ اور اس کا وہ فعل ایسے طریق سے کرنا ہوتا ہے کہ جس طریق سے اس کو کرنا چاہیئے۔ اور غفلت میں محض مُرتکب فعل جو اس کو کرنا چاہیئے ترک کرتا ہے

بدفعہ ہذا لفظ خلاف قانون (Unlawfully) مستعمل ہوا ہے اور لفظ (Illegal) خلاف قانون کی تعریف زیر دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند کیگئی ہے کہ ہر ایک امر جو جُرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا بنائے نالش دیوانی پیدا کرے اور جبکہ کسی امر کا ترک خلاف قانون ہو تو اُس امر کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہوگا اور اس لفظ کی تعریف نہایت وسیع معنی میں کیگئی ہے اور لفظ (Unlawfully) کی امتیازیہ تعریف کسی قانون ایکٹ نمبر ۱ مو ایکٹ مرتبہ سنہ ۱۸۹۷ء ۱۹۰۳ء عبارت عامہ میں نہیں کیگئی ہے جو دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند کے مُترادف ہے اور زیادہ کر زیادہ (Unlawful)

غفلتاً وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ پہنچانے والے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو

دفعہ ۲۶۹ - جو کوئی شخص خلاف قانون یا غفلت سے کوئی فعل کرے جو ایسا ہے - اور جسکو وہ جانتا ہے یا جس کی نسبت وہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ اُس سے کسی ایسے مرض کے عفونت پھیلنے کا اِحتمال ہے - جس سے جان کو خطرہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

اِبتدائی ضابطہ

جُرم قابلِ مداخلت پولیس ہے - ابتداً سمن جاری ہوگا - قابلِ ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے - اور ناقابلِ تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ سرسری سے تجویز کیا جاسکتا ہے لیکن جن حکومتوں میں سرسری طریق کا عملدرآمد نہیں ہے - وہاں حسب قاعدہ فرد قرارداد جرم مرتب کیجاکر باضابطہ عمل کیا جاتا ہے -

اصول

اور اصول وضع دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی شخص دانستہ یا غفلتاً ایسا فعل نہ کرے کہ جس سے عفونت پھیلکر یا اس کے اثرات سے کوئی مرض پیدا ہوکر انسان کی جان معرض خطرہ میں نہ ہوجائے - اور ایسی اشیا جو سڑاند پیدا کرنے والی ہوں یا جن امور سے امراض پیدا ہوجانے کا احتمال ہو ان کو اختیار نہ کیا جائے اور ایسے مریض طاعون یا ہیضہ یا دیگر متعدی امراض والے کو ایسے مقام آبادی میں لاکر نہ رکھا جاوے کہ جہاں ان کے قیام سے انسان کی صحتِ جسمانی معرض خطرہ میں ہوجانے کا احتمال پیدا ہووے -

شرح

دفعہ ہذا لفظ فعل حسب معنی دفعہ ۳۲ و ۳۳ م تعزیرات ہند، باور کرنے کی وجہ رکھنا بدفعہ ۲۶ تعزیرات ہند اور لفظ بار بدفعہ ۴۵ تعزیرات ہند کے لحاظ سے استعمال کئے گئے ہیں - اور لفظ غفلت مستعمل دفعہ ہذا اکثر زیر دفعات تعزیرات ہند ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۲ و ۲۸۴ و ۲۸۹ و ۳۰۴ الف و ۳۳۶ و ۳۳۸ تعزیرات ہند استعمال لیا گیا ہے لیکن اس لفظ غفلت کی تعریف کسی جگہ تعزیرات، ایکٹ عبادات عامہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۷ء مرعہ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۱۰ء

۳۸ مدراس لا جرنل صفحہ ۸۰ - ۲۰ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۳۸ - ۱۰ مدراس لا ویکلی صفحہ ۶۲۰ -

(۲) مسمی نگیلا نگنے دیہہ سے باہر میدان میں اینٹیں بنانے کی اجازت باقاعدہ درخواست پر لی ہوئی تھی وہاں ایک شخص مزدور ہفتہ میں فوت ہو گیا تھا - اور اُس سے اور بھی دو تین موتیں ہوئی تھیں - جس کے خلاف بعدم اطلاع دہی پر زیر دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند لشکول دفعہ ۳ ایکٹ اِنسداد امراض معدی سنہ ۱۸۹۷ء ایک ہفتہ قید سخت اور دس روپے جرمانہ کی سزا مجسٹریٹ درجہ دوم سے کی گئی تھی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اپیل پیش ہونے پر بعدالت لوئر برما چیفکورٹ ریفرینس پیش کیا گیا تھا - چنانچہ چیفکورٹ مذکور نے قرار دیا گیا کہ حسب معنی دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند ترک فعل زیر دفعہ ۲۶۹ زیر تعزیرات ہند متلون ہوتا ہے - لیکن ملزم کا فعل حسب دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند خلاف قانون نہیں ہے - اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جاتا ہے - اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اگر مناسب سمجھے تو مناسب کارروائی قانونی کا حکم دے سکتا ہے - کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۶ سنہ ۱۹۲۴ء لوئر برما رپورٹ - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۴۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء رنگون صفحہ ۱۴۰ - ۲ برما لا جرنل صفحہ ۱۱

خباثتاً وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ پہنچانے والے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو

دفعہ ۲۷۰ - جو کوئی شخص خباثت سے ایسا فعل کرے - جو ایسا ہے اور جسکو وہ جانتا ہے یا جس کی نسبت وہ باور کرنیکی وجہ رکھتا ہے کہ اُس سے کسی ایسے مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہے جس سے جان کو خطرہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند قابل دست اندازی پولیس اور قابل جمانت وقابل صلح نا وقابل راضی نامہ وقابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہیں -

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۲۶۹ میں بغفلت یا خلاف قانون فعل کرنا جو زندگی انسانی کیلئے خطرناک

میں عموماً فعل ناجائز وغیر واجب کہا جاتا ہے و ناقابل عذر کیا جاتا ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل خلاف قانون یا بلفقت کرنا (۲) ملزم کا نوعیت فعل کو جان کر یا بادر کرنے کی وجہ رکھ کر کہ مرض کے عفونت پھیلنے کا احتمال ہے (۳) وہ ایسی عفونت یا متعدی مرض تھی جس سے انسانی زندگی کو خطرہ ہو۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ ومقام فلاں پر آبادی دیہہ میں دانستہ سنڈاس یا خانہ بنایا ہے (یا جو اور صورت ہو درج کیجاوے) و غلاظت کے اٹھوانے کا کوئی انتظام نہیں کیا ہے جس سے قرب وجوار کے رہنے والوں میں عفونت پھیل کر مرض کے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور اس سے صحت انسانی معرض خطر میں ہے۔ اس فعل سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

دفعہ ۲۶۹ میں محض خلاف ورزی حکم امورات جن سے عفونت پھیل کر اس مرض کے پبلک میں پیدا ہونے کا احتمال ہے کافی نہیں ہے۔ بلکہ عدم مطابعت ہدایت خلاف قانون غفلتاً کی گئی ہو جس کا اثر متعدی مرض کا پھیلنا ہووے اور غایت خلاف قانون فعل ملزم یہ ہے کہ خطرہ عفونت پھیلنے کا ہو اور اگر عفونت کے پھیلنے کی روک کے لئے بچاؤ عمل میں لایا گیا ہو تو فعل کا خلاف قانون یا غفلتاً کرنا نہیں کہا جائے گا اور زیر دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند جرم نہیں ہوگا اور نیز محض عدول حکمی جبکہ پورے طریق سے باحتیاط خبر گیری روک عفونت کی گئی ہو اور خطرہ بچاؤ عملاً کیا ہو تو ذمہ داری قانونی عاید نہ ہوگی اور نہ ایسی صورت میں جبکہ ہائی آفیسر نے مریض چیچک کو علیحدہ ہسپتال میں رہنے کا حکم دیا ہو۔ اور اس کو اس کے ورثا گھر میں لے گئے تھے اور یہ حکم زیر دفعہ ۱۶۶ شہر مدراس کی میونسپلٹی سے دیا گیا تھا تو مدراس ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ عفونت کی روک کے لئے ضروری احتیاط عمل میں لایا گیا تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۸۵ سنہ ۱۹۱۹ء مدراس سنڈین کیسز جلد ۵۳ صفحہ ۴۹۵

کسی مرکب تری کو کوارنٹین کی حالت میں رکھنے کے لئے یا واسطے انتظام آمد و رفت درمیان اُن مراکب تری کے جو کوارنٹین کی حالت میں ہیں۔ اور ساحل دریا یا اور مراکب تری کے یا واسطے انتظام آمد و رفت ایسے مقاموں کے جہاں کہ کوئی مرض عفونتی پھیلا ہوا ہے۔ اور اور مقامات کے جاری یا مشتہر کیا ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور زیر دفعہ ۳۶ ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور جن ولایتی حکمرانوں میں باب بست و دوم ضابطہ فوجداری پر عملدرآمد نہیں ہے۔ وہاں باقاعدہ بترتیب قرار داد جرم عمل کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ بموجب ب ہدایت دفعات ۴۴۱ و ۴۴۲ ضابطہ فوجداری عمل نہ کیا جاوے۔ جو کرنا چاہیئے۔

شرح جب کبھی کسی مرکب تری اور داخل انڈیا اور مراکب تری میں کوئی مرض عفونتی پھیلا ہوا ہو۔ اور گورنمنٹ ہند حسب معنی دفعہ ۱۶ تعزیرات ہند یا کسی اور گورنمنٹ حسب معنی دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند واسطے انتظام آمد و رفت درمیان مراکب تری معنی دفعہ ۴۸ تعزیرات ہند کو کوارنٹین کی حالت رکھنا ضروری سمجھا ہوا ہے تو حسب اختیار انڈیا پورٹس ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء و بمنشائے دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۷ء قواعد کوارنٹین مقرر کر دے گی۔ جن کے انحراف پر ملزم زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) وجود قواعد متعلق کوارنٹین مرتبہ گورنمنٹ (۲) قواعد کا باقاعدہ مشتہر کیا جانا (۳) ملزم کا قواعد مرتبہ سے واقفیت رکھنا (۴) ملزم کا قواعد سے انحراف کرنا (۵) ملزم کا دانستہ مطابعت قواعد نہ کرنا۔

ہو - اور دفعہ ہذا میں بجائے غفلت یا خلاف قانون کے نیا شتاً یعنی از راہ بدی یا کینہ سے فعل کرنا جسکو فاعل جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ ایسے فعل سے مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو قابل سزا قید دو برس تک قرار دیا گیا ہے - اور بمقابلہ سزا جرم دفعہ ۲۶۹ کے چار چند زیادہ محض بلحاظ خباثت (Malignancy) کی نوعیت سے سنگین سزا مقرر کیگئی ہے - مثلاً ایک شخص ایک مریض ہیضہ یا طاعون کو اپنے مخالفوں کے دھڑے بندی کے گاؤں میں لیجاتا ہے - اور یہ امر ثابت ہوگیا کہ از راہ کینہ مریض کو لے گیا تھا - جہاں مرض چند اشخاص کو ہو جاوے یا نہ ہووے وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا - اور اگر وہاں کوئی شخص بھی مخالف پارٹی مریضان مرجاوے تو وہ شخص قتل انسان کا ملزم ہوگا - اور نیز دفعہ ہذا کی ذمہ داری بھی اس پر عاید ہوگی -

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل خباثتاً کرنا (۲) ملزم کے فعل سے عفونت پھیلنے کا احتمال ہونا (۳) ملزم کے فعل سے بعفونت مرض پھیلا جو انسانی زندگی کے لئے مُتعدی تھا (۴) ملزم فعل کی نوعیت کو جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ مرض متعدی کی عفونت سے انسان کی زندگی معرض خطر میں ہوگی -

فرد قرارداد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف الزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں -

تم مسمی فلاں نے بایوم و تاریخ و مقام فلاں (جو فعل کیا ہو) خباثتاً کیا جس سے عفونت پھیل کر انسانی زندگی معرض خطر میں ہوگئی - اور تم نے یہ فعل جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر فلاں مقام پر کیا ہے - بس سے مرض متعدی (جس قسم کا ہو درج کیا جاوے) پھیلا ہے (اگر کوئی مریض ہوا ہو اس کا نام وغیرہ) جس سے تم مرتکب جُرم دفعہ ۲۷۰ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو - جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے - اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجُرم مذکور عدالت مذکور عمل میں آوے

قاعدہ گورنمنٹ سے انحراف کرنا

دفعہ ۲۷۱ - جو کوئی شخص جان بوجھکر کسی ایسے قاعدہ سے انحراف کرے جو گورنمنٹ ہند یا کسی اور گورنمنٹ نے

بشرطیکہ بموجب باب بیست[20] دفعات ۲۴۱ لغایۃ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری تجویز مقدمات قابل احسن کے مطابق عمل نہ کیا جاوے۔ جو لازمی طور پر ہونا چاہیئے۔

شرح دفعہ ہذا و دیگر دفعات لغایۃ ۲۷۶ تعزیرات ہند انسانی صحت کے تحفظ کے لئے وضع کیگئی ہیں کہ کوئی شخص خورد و نوش کی اشیاء میں اس طرح سے فروخت کے لئے آمیزش نہ کرے کہ جس سے وہ شئے مضر صحت انسانی ہو جاوے اور زیر دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند ہر قسم اشیائے کے فروخت کی ممانعت کیگئی ہے۔ اور نیز اُن اشیاء خورد و نوش کی فروخت یا فرض بیع میں رکھنے کی قانوناً امتناعی کیگئی ہے۔ جب عام طور پر اشیا مضر صحت معلوم ہوں اُن کو فروخت نہ کیا جاوے اور نہ فروخت کے لئے رکھا جاوے۔ اور ایسا ہی ادویات مضر یا مرکب میں آمیزش کرنا یا ان کو فروخت کرنا جبکہ اصلی تاثیر ادویات زائل ہو کر مضر نتیجہ پیدا کرنے کا احتمال اغلب ہو اُن کے استعمال یا فروخت وغیرہ کرنے پر زیر دفعات ۲۷۴ لغایۃ ۲۷۶ تعزیرات ہند وہ شخص قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے اور اسی اصول تحفظ صحت انسانی کے لئے بموجب ایکٹ میونسپل پنجاب نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ء دفعات ۱۴۵ لغایۃ ۱۵۳ قواعد وضع کئے گئے ہیں اور زیر دفعہ ۱۴۸۔ ایکٹ مذکور دودھ یا محسن دینے والے حیوانات مویشیان کے خورد و نوش میں مضر یا غلیظ اشیائے کے استعمال سے روکا گیا ہے کہ کوئی مضر شے یا غلیظ یا از قسم فضلہ ایسے مویشیوں کو نہ کھلایا جاوے۔ اور جو شخص خلاف شاے دفعہ مسطورہ کرے تو اُس کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ صحت عامہ کو ملحوظ رکھنے کیلئے زیر دفعہ ۱۴۱ و ۱۴۲۔ میونسپل ایکٹ ہیضہ و متعدی امراض کے بیماروں کو بمشورہ اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ میں بھجوایا جاوے اور ہیضہ قسم امراض کی اطلاع دہی شخص متعلقہ پر لازمی کیگئی ہے۔ اور خورد و نوش کی اشیاء جو مضر صحت ہوں فروخت کرنا بدفعہ ۱۵۰ قانون میونسپل یکصد روپیہ جرمانہ تک کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے۔ بدفعہ ہذا دیگر امور رنڈیوں وچکلہ وغیرہ کے متعلق بدفعات ۱۵۲ و ۱۵۳۔ ایکٹ مذکور قواعد وضع کئے گئے ہیں جن کا مجموعتاً مقصد صحت انسانی کی حفاظت رکھنا ہے۔ اور اسی لحاظ سے زیر تعریف جرم دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بعض لوکل اینڈ سپیشل لاء کی صورتیں جرم کو جرم تعزیرات ہند تصور کیا جاکر زیر دفعات ۲۷۲ لغایۃ ۲۷۶ تعزیرات ہند شخص مرتکب کو قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ کو فلاں مقام میں فلاں مرض عفونتی پھیلا ہوا ہے مرکب تری کو بموجب قواعد مذکور کوارنٹین کی حالت میں رکھنا تھا۔ تم نے دانستہ باوجود جاننے قواعد و مرض مذکور کے دانستہ ان سے انحراف کرکے عمل کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعد الت سزا بورجہ عمل میں آوے۔

کھانے پینے کی شے میں جس کا بیچنا مقصود ہو آمیزش کرنا

دفعہ ۲۷۲ - جو کوئی شخص کھانے یا پینے کی کسی شے میں ایسی طرح آمیزش کرے کہ وہ شے کھانے یا پینے میں مضر ہو جائے۔ اس نیت سے کہ اس شے کو کھانے یا پینے کی شے کی حیثیت سے بیچے یا اس علم سے کہ کھانے یا پینے کی شے کی حیثیت سے اس شے کے بک جانے کا احتمال ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا آسمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت ہے و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا دوم ہے اور حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

اور جن حکمرانوں کی حکومت میں باب ۲۲ دوم ضابطہ فوجداری پر عملدرآمد نہیں ہے وہاں باضابطہ قرارداد جرم مرتب ہوگا جواب ملزم باضابطہ بکار روائی کی جاتی ہے

شئے کو بیچے یا معرض بیع میں رکھے۔ بیچنے کے لئے انکار سے جو مضر نہ دیکھی ہو یا
ہوگئی ہو۔ یا ایسی حالت میں ہو کہ کھانے یا پینے کے قابل نہ ہو۔ یہ جان کر یا اس
امر کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ شئے مذکور کھانے یا پینے کے لئے مضر ہے تو شخص
مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد
چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے
تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔ وارنٹ یا ابتدائی سمن جاری
ہوگا۔ اور قابل ضمانت ہے۔ وہ ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل
تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم سے۔ اور زیر دفعہ ۳۴۸ ضابطہ
بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

جن حکومتوں میں باب بست دوم سرسری کا عمل آمد نہیں ہے وہاں سب تا
موجب باب بیست وصایت ۲۴۱ لغایتہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاتا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا اجناس خوردنی و نوشیدنی مضر صحت ہو گئی ہوں اور وہ خورد و نوش کے
ناقابل ہوگئی ہوں۔ اور ایسی اشیاء کو مضر صحت انسانی جانکر یا اور کسی کی
وجہ رکھ کر بیچنا یا فروخت کرنا یا فروخت کیلئے رکھنا ناقابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۲۷۲
میں خورد و نوش کی اشیا میں آمیزش کرکے بیچنا۔ وہ اس آمیزش سے مضر ہوگئی ہو۔ انکو
کو فروخت کرنا مستوجب سزا ہے۔

اور عموماً بعض اشخاص گھی میں چربی یا تیل اور شراب میں کچلہ کا سست یا دیگر ایسی اشیاء
بغرض تجارت ملا دیتے ہیں۔ جو صحت انسانی کے لئے مضر نتیجہ پیدا کرتی ہیں
اور ہر قسم اشیا مضر صحت اثبات جرم برحسب دفعہ ۵۲۱ ضابطہ فوجداری تلف کر دیجاتی ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا مضر صحت اشیا کو بیچنا
یا معرض بیع میں رکھنا یا فروخت
کے لئے نکالنا (۲) وہ شئے ناقابل خورد و نوش مضر تندرستی ہو گئی ہو (۳) ملزم کا

اور ہر قسم مضرِ صحت اشیاء وغیرہ کی نسبت جرم دفعہ ۲۷۲ بغایتہ ۲۷۵ تعزیرات ہند ثابت ہو جاوے تو عدالت مجاز ہے کہ بمنشاے دفعہ ۵۲۱ ضابطہ اکو تلف کرادے۔

اجزاے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا اشیاء خورد و نوش میں آمیزش کرنا (۲) اور اس آمیزش سے اس خوراک خوردنی و نوشیدنی کا مضرِ صحت ہونا (۳) ملزم کا اس آمیزش کو بآواز فروخت کے لئے یا بالعلم اس کے کہ اس کے فروخت ہونے کا احتمال ہے اختیار کرنا

فرد قرار جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں دیسی شراب میں کچلہ کا ست ملا کر پانچ بوتل بیچ مسمی فلاں شخص کو مضرِ صحت انسانی جانتے ہوئے دانستہ فروخت کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعد الت مزبور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص سور کی چربی گھی میں ملا کر فروخت کرتا تھا جسکو زیر دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز نے سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل بعدالت سشن پیش ہو کر عدالت سے ریفرنس ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش کیا گیا تھا۔ جس پر ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند کا مقصد مضر اشیاء کو بآمیزش یا بطور دیگر فروخت کرنا قابل سزا ہے لیکن کسی شے کا بخیال کسی شخص کے اس کا خلاف ہونا متعلق نہیں ہے۔ اور سور کی چربی گھی میں ملا کر فروخت کرنا سوائے اہل اسلام کے مذہب میں مضر ہو سکتا ہے۔ لیکن حسب منطوق دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند مضر صحت جسمانی قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ سشن جج منظور کیا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۰ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۰۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۳۱۴۔ ۴۰۰۔ الہ آباد صفحہ ۴۴۶ ۲۱ آل لا جرنل صفحہ ۸۷۵۔ ۵ لا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۲۰۔

کھانے یا پینے کی مضر شے کو بیچنا

دفعہ ۲۷۳ - جو کوئی شخص کھانے یا پینے کی شے کی حیثیت سے کسی ایسی

ہم سے کہ وہ کسی معالجے کے لئے اِس طرح سے بک جاے یا کام میں آوے کہ گویا اس میں آمیزش نہیں ہوئی تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم قابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پر بنچ۔ فسٹ مجسٹریٹ۔ سُپرنٹنڈنٹ درجہ اوّل یا درجہ دوم ہے۔ اور سب ضابطہ دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور جن حکومتوں میں باب ۲۲ ضابطہ فوجداری پر عمل نہیں ہے وہاں باب بیست و دفعات ۱۴۱ و ۱۴۲ تعزیرات و ۲۱۱ ضابطہ فوجداری تجویز مقدمات قابل اجرائے اسمن پر عمل کیا جاتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی مُفرد یا مُرکب دوا میں آمیزش کرکے اُس کی تاثیر کم کیجاوے یا وہ اُس آمیزش سے مُضر صحت ہو جاوے۔ اور اس نیت یا امر احتمال علم اس کے کہ وہ دوا مغشوش ہو جاوے۔ اور اس کی اصلیت آمیزش کو مخفی رکھ کر عمل کیا جاوے تو وہ شخص مُرتکب جُرم مستوجب سزا ہوگا اور ہر قسم ادویہ آمیزش مُضرہ صحت کو فروخت کرنا یا معرض بیع میں رکھنا یا اُس کے لئے نکالنا اور ایسے طریق سے عمل کرنا کہ گویا اُس میں آمیزش نہیں کیگئی ہے اور معالجہ میں اس کو استعمال کیا جاوے زیر دفعہ ۲۰۳ تعزیرات سند قابل سزا ہے۔ اور اگر اس دوا مُفرد یا مُرکب کو کوئی اور دوا کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرے یا دوائی خانہ سے بغرض معالجہ تقسیم کرے زیر دفعہ ۲۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے اور مقصد و غایت وضع دفعہ یہ ہے کہ کوئی شخص دھوکا دے کر کسی دوا مطلوبہ کے بجائے کوئی اور دوا خریدار کے حوالہ نہ کرے اور خریدار کو یہ باور نہ کراوے کہ وہ دوا مجربہ میں لائی جا چکی ہے۔ باوجودیکہ ایسا نہ کیا گیا ہو۔

اور ایسے شخص ملزم کے اثبات جرم پر حسب دفعہ ۲۱۵ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری ایسی ادویہ

اس کے خورد و نوش کو مضر صحت جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ایک سالم بکرے کا گوشت جس میں سڑاند پیدا ہو کر انسانی استعمال کے لئے تندرستی کے مضر ہو گیا تھا مسمیان فلاں فلاں اشخاص کے پاس فروخت کیا ہے جس کو اسسٹنٹ سرجن نے صحت انسانی کے لئے مضر تجویز کیا ہے باوجود جاننے اور علم مضر صحت رکھنے کے فروخت کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) کسی شخص کا دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرنا مضر صحت انسانی نہیں ہے۔ اس لئے دودھ میں پانی کی آمیزش کرنا جرم دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کرنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۴۱۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۶۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۹

(۲) ایک ملزم کو عدالت ڈپٹی مجسٹریٹ سے مضر صحت شے کے جاننے یا باور کرنے پر سزا دی گئی تھی۔ ملزم کے اپیل پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے الہ آباد ہائیکورٹ میں تنسیخ حکم کے لئے رپورٹ بھیجی کی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا الفاظ مندرجہ دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند کہ مضر شے کو ملزم جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو مثل مقدمہ میں ثابت کئے جانے چاہئیں۔ جس کا وجود مثل میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری رپورٹ مسمی سکندر ام ملزم بری کیا گیا اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرنیل لاجرنل جلد ۴۵ صفحہ ۵۳۷۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۰۰۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۷۳۔ ۸۹ انڈین کیسز صفحہ ۹۶۱۔ ۲۶ کرنیل لاجرنل ۱۴۴۱

دواؤں میں آمیزش کرنی

دفعہ ۳۷۴ - جو کوئی شخص کسی دوائی مفرد یا مرکب میں ایسی طرح سے آمیزش کرے کہ اس کے ذریعہ سے اس دوائی مفرد یا مرکب کی تاثیر کم کر دے یا اسکا عمل بدل دے یا اس کو مضر بنا دے اس نیت یا اس امر کے احتمال کے

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدائی تحقیق جاری ہو سکتی ہے اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنگ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوم ہے۔ اور حسب منشاء دفعہ ۶۰ ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے لیکن جس مقدمہ میں باب بست و دوم ضابطہ فوجداری پر عمل آمد ہو رہا ہو حسب ضابطہ باب بیست دفعات ۲۷۱ لغایت ۲۷۴ ضابطہ مذکور کارروائی عمل ہوگا۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی دوائے مفرد یا مرکب میں آمیزش کر کے بطور اصلی چیز کے فروخت کرنا یا اس کا اقدام کرنا کہ جس آمیزش سے اس دوا کی تاثیر کم ہو جائے یا عمل بدل جائے یا وہ مضر صحت کیفیت ہو۔ یا کسی ناواقف شخص کو معالجہ کے لئے اُس کے استعمال میں دی جاوے یا کسی آمیزش کی ہوئی دوائی کو غیر آمیزش کی ہوئی کی حیثیت سے مستعمل کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور دفعہ ہذا اس اصول پر وضع ہوئی ہے کہ کوئی شخص اصل ادویات میں بتا دیا آمیزش کر کے اُن کو مضر صحت بنا کر بحصول استفادہ خود فروخت نہ کرے۔ کیونکہ ہر ایک دوا مرکب کے مزاج کے مطابق دوا کی طاقت اور اُس کے اثر کو ملحوظ رکھ کر تجویز کیجاتی ہے۔ اور اس کے بتا دیا آمیزش سے مرض بڑھ کر مریض معرض خطر میں ہو جاتا ہے۔ اور ایسی آمیزش سے اصلی فائدہ دوا کا جاتا رہتا ہے اور نہ اُس کی وہ تاثیر رہتی ہے جو قانون قدرت نے رکھی ہے اس لئے بدفعہ ہذا دواؤں کی آمیزش اور تبادلہ کرنے کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ تحفظ صحت ہر ایک انسان قایم رہے اور حکیم یا اس کا ایجنٹ یا کمپونڈر یا ملازم جو مجموعہ قسم آمیزش ادویہ سے علم رکھتے ہوئے اشتراک کریں وہ ذمہ داری فوجداری سے مستثنےٰ متصور نہ ہوں گے۔ اور اثبات جرم کے بعد ایسی ادویہ حسب منشا دفعہ ۱۲۱ شمس ۲ ضابطہ فوجداری تلف کر دی جائیں گی۔

اور اگر دفعات ۲۷۲ لغایت ۲۸۰ تعزیرات ہند یا اور دیگر جرائم جو حسب معنی دفعہ ۴ شمس ۱ ضابطہ فوجداری قابل احترائے سمن ہیں قابل تجویز سرسری ہیں اور باب بست و دوم سرسری کارروائی کا اس حکومت میں عمل نہ ہو تو موجب باب بیست تجویز مقدمات قابل احترائے سمن بصراحت ذیل ہوگی۔

ملزم کی حاضری پر حسب دفعہ ۲۴۲ ضابطہ فوجداری اُس سے استفسار کیا جائیگا کہ وہ وجہ ظاہر کرے کہ کیوں اُس کو جرم مندرجہ استغاثہ کا مجرم نہ ٹھہرایا جاوے اور اگر ملزم اقبال جرم کرے یا وہ

تلف کر دیجائیں گی۔ اور معہذا دیگر اشیاء کھانے یا پینے کی متعلقہ دفعات ۲۷۲ و ۲۷۴ بھی بصراحت مسطور ضابطہ فوجداری ہیں

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا مفرد یا مرکب ادویات میں آمیزش کرنا (۲) اور اس آمیزش سے اس دوا کی تاثیر کم ہو جائے یا اس کا عمل بدل جائے یا وہ مضر صحت انسانی ہو جائے (۳) ملزم کا اس کو مضر صحت یا ناقابل خورد و نوش جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر اس دوا آمیزش کو فروخت کرنا یا فروخت کے لئے پیش کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ و مقام فلاں معجون مقوی مرکب ادویہ باور کرا کر مسمی فلاں شخص کو دیگر تجربہ شدہ ادویہ کی آمیزش کر کے اس کی تاثیر کو کم کر کے بجائے فائدہ کے اس معجون کو مضر صحت انسانی بنا دیا ہے اور اس کو یہ باور کرایا تھا کہ اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۵ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی سماعت کی تجویز کئے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بابت استماع مسطورہ عمل میں آوے۔

آمیزش کی ہوئی دواؤں کو بیچنا۔

دفعہ ۲۷۵ - جو کوئی شخص یہ جان کر کہ کسی دوائے مفرد یا مرکب میں ایسی طرح پر آمیزش کی گئی ہے کہ اس کے سبب سے اس کی تاثیر کم ہو گئی یا عمل بدل گیا یا وہ مضر بنا دی گئی ہے اس کو بیچے یا معرض بیع میں رکھے یا بیچنے کے لئے نکالے یا دواخانہ سے معالجہ کے لئے ایسی دوا کی حیثیت سے جس میں آمیزش نہیں کیگئی تقسیم کرے یا کسی شخص سے جو اس آمیزش سے واقف نہ ہو معالجے کے لئے اس کا استعمال کرائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی میعاد ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مُرکّب کی حیثیت سے جہاں بُوجھ کر بیچے یا معرض بیع میں رکھے یا بیچنے کے لئے نکالے یا دواخانہ سے معالجہ کیلئے تقسیم کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے اور ابتدا سمن جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوم ہے۔ اور حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے اور جن ایسی رؤسا کی حکومتوں میں سرسری ضابطہ کی تجویز کا عملدرآمد نہیں ہے۔ وہاں حسب باب بیسٹ دفعات ۲۴۱ لغایت ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاتا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی دوائے مُفرد یا مرکّب کو کسی اور مُفرد یا مُرکّب دوا کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرنا یا فروخت کے لئے نکالنا یا محض بیع میں رکھنا یا دواخانہ سے مریض کو دینا قابلِ سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور دفعہ ماقبل و دفعہ ہذا میں لفظی طریق سے یہ امتیاز ہے کہ کسی دوائے مُفرد یا مُرکّب میں آمیزش کرکے اُس کی تاثیر عمل کو بدلا یا دے یا اُس کو مُضرِ صحت انسانی کر دیا گیا ہو۔ اُس کو فروخت وغیرہ کرنا یا مریض ناواقف کو استعمال کے لئے دینا بدفعہ ۲۷۵ تعزیرات ہند جُرم قرار دیا ہے۔ اور بدفعہ ہذا کسی دوائے مُفرد یا مُرکّب کو اور مُفرد یا مُرکّب دوا کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرنا یا مریض کو دواخانہ سے استعمال کے لئے دینا اور اس میں آمیزش کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور دفعہ ماقبل میں آمیزش کرنا اور نیز مُضرِ صحت کر دینا ضروری ہے۔ گو کسی مُفرد یا مُرکّب دوا کو کسی اور دوا مفرد یا مُرکّب کی حیثیت سے فروخت کرنا دوا کے اصلی اثر اور فایدہ کو زایل کرکے مُضرِ صحت انسانی نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ لیکن تاہم جہاں وہ اجزاے قانونی ثبوت طلب ثابت نہ ہوں وہاں باصول السنداد جُرم ملزم زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہو جائے گا۔ تاکہ ہمچو قسم صورتہاے جُرایم کے ارتکاب سے غایت وضع قانون آسایش عامہ کی حفاظت رہے اور بدکردار و بدطینت اشخاص اپنے مکروہ عمل سے مجتنب رہیں۔

کوئی وجہ معقول ظاہر نہ کرے تو حسب دفعہ ۲۴۳ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ حکم اثبات جرم صادر کرے گا اور بصورت دیگر استغاثہ کا بیان اور جملہ شہادت متعلقہ استغاثہ قلمبند کرے ملزم کا بیان سنکر جو وہ اپنی تبائید بیان خود ملزم کرے اس کی شہادت حسب دفعہ ۲۴۴ ضابطہ تحریر کرے گا اور اگر ملزم بیگناہ معلوم ہو تو اس کو حسب دفعہ ۲۴۵ ضابطہ بری کرے گا بشرطیکہ حسب دفعہ ۳۴۹ یا دفعہ ۵۶۲ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ عمل کرنا مناسب نہ سمجھے اور اگر ملزم کو مجرم قرار دے تو مطابق قانون حکم سزا دے گا اور واقعات مقدمہ سے جو جرم ثابت ہو گواہ نہ دیں اور جرم تحریر کیا گیا ہو اس کے مطابق حکم دے گا۔ اور اگر تاریخ پیشی مقررہ پر فریق حاضر نہ ہو تو حسب دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری ملزم کو مجسٹریٹ بری کر دے گا اور اس صورت میں جبکہ مجسٹریٹ مقدمہ کو ملتوی کرنا چاہے تو تاریخ پیشی تبدیل کرے گا اور اگر مدعی کے دست بردار ہونا چاہے تو حسب دفعہ ۲۴۸ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کی اجازت پر وہ مقدمہ سے دست برداری دیدے گا۔ اور مجسٹریٹ ملزم کو بری کر دے گا۔ اور اگر مقدمہ بذریعہ نالش دائر نہیں ہوا ہے بلکہ بطور دیگر حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری یا رپورٹ پولیس پر زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند دائر ہوا ہو تو مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا بمنظوری ما فضل مجسٹریٹ ضلع دیگر ہر مجسٹریٹ حسب دفعہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری مجاز ہے کہ بہ تحریر وجوہات بلا سنائے رائے برأت یا حکم اثبات جرم موقوف کر کے ملزم کو مخلصی دیگا۔ ایسے مقدمات مبنیہ صدر قابل احرائے سمن ہیں حسب منشائے دفعہ ۲۴۲ ضابطہ فوجداری کوئی با ضابطہ فرد قرارداد جرم مرتب کرنی ضروری نہ ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا مفرد یا مرکب دواؤں کو آمیزش کرکے ان کی تاثیر کو کم کر دینا یا مضر صحت کر دینا (۲) ملزم کا ہمچو قسم دواؤں کو فروخت کرنا یا معرض فروخت میں رکھنا۔ یا فروخت کے لئے ان کو نکالنا (۳) ملزم کا اس آمیزش کردہ دوا کو اصلی دوا کی حیثیت سے دینا یا معالجہ کے استعمال کے لئے تقسیم کرنا (۴) ملزم کا ان لوگوں کو اس آمیزش سے لاعلم رکھنا (۵) ملزم کا اس آمیزش دوا کے نقصان رساں اثر سے واقف ہونا۔

کسی دوا کو کسی اور دوا مفرد یا مرکب کی حیثیت سے بیچنا

دفعہ ۲۷۶ - جو کوئی شخص کسی دوائے مفرد یا مرکب کو کسی اور دوائے مفرد یا

وغیرہ کرنے یا مویشی ہنلانا قابلِ مواخذہ زیر دفعہ ہذا ہوگی ۔ یہ دفعہ ہذا قابلِ مواخذہ قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ خاص چشمہ یا تالاب جس کی صراحت سطور اول میں کیگئی ہے ان کو خراب یا گدلا کرنا ارادتاً ثابت کیا جانا چاہیئے ۔ تاکہ پبلک کی آسایش میں کوئی شخص ہیچ قسم فعل کے ارتکاب سے باعث تکلیف عام نہ ہووے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا پانی کو خراب یا گدلا کرنا
(۲) پانی چشمہ عام یا حوض عام جو واسطے خاص استعمال پوشیدن وغیرہ پبلک کے لئے رکھا گیا ہو (۳) ملزم کا ارادتاً گدلا یا خراب کرنا

رولنگز آف ہائیکورٹس

کسی کنواں میں جسکا پانی پبلک خورد و نوش میں استعمال کرتی ہے اس میں کسی شخص کا تھوکنا جرم دفعہ ہذا ہے ۔ گو اس سے پانی خفیف خراب ہوتا ہو ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۱۷ء ۔ انڈین کیسز جلد ۴۰ صفحہ ۲۹۸ ۔ ۱۳ ناگپور ۔ لا رپورٹ صفحہ ۶۸ ۔

ہوا کو مُضر صحت کرنا

دفعہ ۲۷۸ ۔ جو کوئی شخص کسی جگہ کی ہوا کو بالارادہ فاسد کردے اس طرح پر کہ وہ ان لوگوں کی صحت کے لئے مُضر ہو جو عموماً اُس کے قرب میں بود و باش رکھتے یا کاروبار کرتے ہوں یا کسی گذرگاہ عام سے ہو کر آمد و رفت رکھتے ہوں تو شخص مذکور کو جرمانے کی سزا دی جائے گی جو پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے ۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابلِ مداخلت پولیس ہے ۔ اور ابتدائی سمن جاری ہوگا ۔ قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضیانہ ہے ۔ اور قابلِ تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے ۔ حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے اور جن دیسی ریاستوں کی حکومتوں میں باب بست و دوم تجویز سرسری ضابطہ فوجداری کا عملدرآمد نہیں ہے وہاں بموجب باب بیست و دفعات ۲۴۱ تا ۲۴۹ ضابطہ بموجب سمن کیس عمل کرنا چاہیئے ۔

شرح

انسانی زندگی کی ضروریات اگرچہ اور بھی ہیں ۔ لیکن سب سے مقدم اور نہایت ضروری ہوا ہے ۔ جس کے بدون انسان کا زندہ رہنا محال ہے اور جو اشیاء قیام ہستی کے لئے لازمی ہیں ۔ اُن کے خراب ہو جانے یا بہ تعداد ایام خاص نہ ملنے کی صورت

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا دوائے مفرد یا مرکب کا اور دوا مفرد یا مرکب کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرنا یا معرض بیع میں رکھنا یا فروخت کے لئے رکھنا یا دواخانہ سے مریض کو تقسیم کے لئے دینا (۲) اور اس مفرد یا مرکب دوا کی اصلیت میں فرق ہونا جس مفرد یا مرکب دوا کی حیثیت سے ملزم نے دی ہو۔

عام چشمے یا حوض کے پانی کو گدلا کرنا

دفعہ ۲۷۷ - جو کوئی شخص کسی چشمہ عام یا حوض عام کے پانی کو بالارادہ خراب یا گدلا کرے اس طرح پر کہ اسکو ایسا کر دے کہ جس مطلب کے واسطے وہ حسب معمول کام میں آتا ہے جیسا تھا ویسا اسکے لائق نہ رہے تو شخص مذکور کو دونوں ضمنوں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانچسو روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا کمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے اور بطور سرسری تحقیقات کیا جا سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ جو چشمہ عام یا تالاب یا حوض عام خلائق کی آسایش پانی پینے یا وضو کرنے یا بطور دیگر ضرو۔ یات کے لئے اس میں سے پانی لیجا کر مناسب استعمال کرنے کے لئے مختص کئے گئے ہوں ان میں کوئی شخص ایسا عمل نہ کرے کہ جس سے وہ چشمہ یا تالاب خراب یا گدلا ہو کر جس کام کے لئے وہ بنایا یا استعمال کیا جاتا ہے اس کے نا قابل استعمال نہ ہو جاوے۔ اس لئے زیر دفعہ ہذا یہ قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو کوئی شخص کسی چشمہ عام یا حوض عام کے پانی کو بالارادہ خراب یا گدلا کرے کہ جس غرض کے لئے وہ حسب معمول کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کے لائق نہ رہے وہ شخص لائق سزا تین ماہ قید یا پانچ صد روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ لیکن کسی شخص کی ناواقفیت یا غفلت سے کوئی عمل ایسا ہو جانا یا عام دریا یا راجباہ یا نہر وغیرہ میں کوئی فعل نہانے یا دھونے یا آب دست

رولنگر آف ہائیکورٹس

ایک سنیتھیے ایک کھلا ہوا منہ تن سڑی ہوئی ڈالنے ایک شخص کے گھر میں پھینک دی تھی جو دوائی صحت انسانی کے تحفظ کے لحاظ سے اُس جگہ کی ہوا مُضر صحت ہو گئی تھی۔ ہیومستقیت کی نالش پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ملزم کو زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند ساٹھ روپیہ جُرمانہ کی سزا دی تھی۔ ملزم کی درخواست حسب قاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۷۸ تعزیرات ہند انسداد پبلک باعث تکلیف عام کے لئے ہے نہ کہ پرائیویٹ باعث تکلیف عام کے لئے ہے کہ کھال متعفن مستغیث کے گھر میں مُضر صحت ملزم نے بالارادہ پھینکی تھی۔ لیکن فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ قرب کے رہنے والوں کے لئے ہوا مُضر صحت و باعث تکلیف عام ہو گئی تھی اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا اور نیز لکھا گیا کہ گو ملزم کا فعل نہایت کریہ و قابل ملامت تھا کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۱۱۳۔ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۸۷۔ ۱۲۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ

کسی شارع عام پر بے احتیاطی سے گاڑی چلانا یا سوار ہو کر نکلنا

دفعہ ۲۷۹۔ جو کوئی شخص کسی شارع عام میں ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کوئی گاڑی چلائے یا سوار ہو کر جائے کہ اُس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جُرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا متعلق جانتی ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور اس کی تجویز ہر مجسٹریٹ کر سکتا ہے اور سرسری کارروائی کیجاوے گی۔

شرح دفعہ ہذا میں بے احتیاطی یا غفلت سے گاڑی یا گھوڑا چلانا یا سوار ہو کر جانا قابل

میں بھی ناقابل اصلاح خطرہ زندگی کے لئے پیدا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن ہوا ہی ایسی چیز ہے کہ جس کے بدون انسان کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اور اسی کے صاف اور تازہ ملتے رہنے پر زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہوا فاسد یا زہریلی یا بدبودار مستقر نہ ہووے۔ اس لئے تحفظ صحت انسانی کے لئے بدفعہ ہذا قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو کوئی شخص بلا ارادہ ہوا کو کسی فعل کے ذریعہ فاسد مضر صحت قرب وجوار کے رہنے یا کاروبار کرنے والوں یا گذرگاہ عام سے ہو کر آمد و رفت رکھنے والوں کے لئے کریگا وہ شخص پانصد روپیہ جرمانہ تک کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

اور مردہ مویشیوں کی کھالیں رکھنے والے یا کھٹیک۔ ان کے رنگنے والے یا پزاوہ اینٹوں کا آبادی دیہہ میں بنانے والے یا متعفن۔ غلیظ گندہ کوڑا یا گند کی تیز آب اثر کے دھوؤں و دیگر ہمچو قسم افعال ایسے ہیں کہ ان کو آبادی دیہہ یا حسب منی دفعہ ہذا ایسی جگہ استعمال میں لانے سے زہریلا مادہ پیدا ہو کر مضر صحت انسانی ہو جاتا ہے۔ اور ہوا میں زہریلا پیدا ہونے سے انسان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے اوتاً ایسے فعل کے مرتکب کے لئے سزا مقرر کیگئی ہے تاکہ لوگ ایسے افعال سے مجتنب رہیں اور کسی ایک شخص کی شکایت صحت سے دفعہ ہذا کا تعلق نہیں ہے۔ بلکہ بطور امر ساعت تکلیف عام کے اس فعل کا اثر ہونا چاہیئے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل ہوا کو بالارادہ فاسد کرنیکا ہو (۲) وہ فعل یا شے بنوا کو مضر صحت کرنے والی تھی (۳) اور اس سے قرب وجوار کے رہنے یا کاروبار کرنے یا کسی راستہ عام سے آمد و رفت رکھنے والوں کی صحت کے لئے مضر اثر کا ہونا۔

فرد قرار داد جرم

میں، فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر لزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ بمقام فلاں آبادی دیہہ فلاں میں فلاں فعل ارادتاً کیا ہے جس سے قرب وجوار کے ساکنان دیہہ کے لئے ہوا مضر صحت ہو گئی ہے اور یہ فعل تم نے بالارادہ ان کی صحت خراب کرنے کے لئے کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

سے نقصان یا ضرر پہنچنے کا محض احتمال ہو اور دفعہ ۲۹۳ میں بے احتیاطی یا غفلت کے فعل سے ضرر پہنچ جانا ہوتا ہے۔ اور اگر سواری یا راہی ضرر پہونچ جاوے یا کسی کمپنی یا ڈاکٹر کے عمل بے احتیاطی یا غفلت سے کسی مریض کو بغیر کسی مجرمانہ نیت کے یا کسی دیگر اقسام کے فعل سے کسی شخص کی غفلت یا بے احتیاطی سے ضرر پہونچ جاوے تو دفعہ ۳۳۷، ۳۳۸ جرم ہوگا اور اگر ضرر شدید پہونچے تو دفعہ ۳۳۸، ۳۳۹ تعزیرات ہند جرم ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) موٹر چلانے والے کا یہ کام نہیں ہے جبکہ سڑک پر بمقابل گاڑی یا سواریں آرہی ہوں موٹر کو غفلت و لاپرواہی سے سیدھا چلاوے۔ اس کو دایاں یا بایاں اطراف کو مناسب احتیاط سے موٹر چلانی چاہئے اور اگر سامنے سے راستہ پر ٹریفک آرہی ہو تو اس کو موٹر پیچھے ہٹا کر یا کسی خطہ کے داہنی طرف سڑک کے موڑ لیجانی چاہیئے اور اگر سامنے راستہ صاف ہو تو موٹر کو بغیر خسارہ سیدھا لیجا سکتا ہے۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند ملزم موٹر ڈرائیور کو دو ماہ قید سخت و ایک سال کے لئے لائسنس منسوخ کرنے کی سزا دی ہے۔ جو اس قدر سخت نہیں ہے کہ ہائیکورٹ ملزم کی نگرانی میں مداخلت کرے، حکم سزا صحیح ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ حکم سزا کو غلط کیا جائے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۴ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۵۲ بمبئی۔ ۲۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۳۵۸۔

(۲) ایک موٹر ڈرائیور جہاں دو سڑکیں ملتی تھیں ایک تاریک کو سڑک کی غلط طرف موٹر چلا رہا تھا کہ ایک موٹر بائیسکل سے ٹکرا کر اس کو نقصان پہونچا دیا۔ ملزم موٹر ڈرائیور کو بدفعہ ۲۷۹ تعزیرات سند تین ماہ قید سخت کی سزا دی۔ جس کا اپیل باقاعدہ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ملزم صحیح طور پر بدفعہ ۲۷۹ سزایاب ہوا ہے اور دفعہ ۹ موٹر ایکٹ ۱۹۱۴ء اس وقت عاید ہوتی ہے جبکہ موٹر ڈرائیور مناسب طور سے موٹر معمولی حالات میں چلا رہا ہو اور خاص حالت سڑک کی وجہ سے جس پر وہ موٹر چلا رہا ہو نامناسب ہو۔ اور جو موٹر ڈرائیور سڑک کی صحیح طرف موٹر نہیں چلا رہا ہے۔ جو ہمیشہ ہر ایک حالت میں نامناسب ہے دفعہ ۹ مذکور ایسی صورت سے متعلق نہ ہوگی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۳ سنہ ۱۹۲۵ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۲۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء سندھ صفحہ ۹۷۔ ۷۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۵۰۳۔ ۱۶ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۴۷۔

سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ لفظ بے احتیاطی یعنی (Rashness) اس فعل کا وقوع میں آنا ہوتا ہے جس سے ایک فرض منصبی کا نقص واقع ہو اور اس طریق سے استعمال نہیں کرتا ہے جس طریق سے کہ ہونا چاہیے مثلاً ہر شخص کو شارع عام میں گاڑی چلانے یا سوار ہو کر جانے کا حق حاصل ہے اور ایسا ہی راستہ چلنے والے کا بھی فرض ہے کہ گاڑی وغیرہ کی آمد و رفت سے بردار رہیں اور اپنے آپ کو بچائیں اور جہاں گاڑی وغیرہ معمولی رفتار احتیاط سے بازار میں لیجانی جاری ہو وہاں کوئی شخص اپنی جلد بازی و عدم پیش بینی سے سڑک کی ایک جانب سے دوسری جانب کہ جہاں گاڑی کے آگے سے گذرتا ہوا گاڑی والے کو آجانے نوگاڑیبان ذمہ مواخذہ نہ ہوگا۔ گویا زیادہ آہستگی یا احتیاط سے چلانا باعث وقوع امر مذکورہ نہ ہوتا لیکن جب کوئی سوار یا گاڑی پیدل چلنیوالا آمد و رفت عامہ کی جگہ تیز رفتاری سے چلے اور راہرو اتفاقی کا اندیشہ غیر ضروری الفشان کا امید کرتے ہوئے یعنی دفعہ ۲۷۹ کے لیے اتیاطی سے کیا جانا کہا جاتا ہے اور لفظ غفلت میں (Negligence) کسی شخص کا ایسے فعل کو ترک کرنا ہے جس کے کرنے کا وہ فرض ہے۔ یعنی وہ ان نتائج پر جو اس ترک فعل سے پیدا ہوں گے ہرگز قریب نہیں کرتے اور ناکافی وجوہات پر امید کرتا ہے کہ وہ نتائج پیدا نہ ہوں گے ضروری غور و توجہ کو عمل میں نہیں لاتا ہے تو ایسی صورت میں ایسے فعل کے کرنے کو غفلت سے کیا جانا کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص رات کو بلا لالٹین روشن کیے گاڑی چلا رہا ہے۔ اور دوسری گاڑی یا سوار سے ٹکرا کر اس کے گھوڑے کو نقصان پہنچاتا ہے تو اس کے غفلتاً روشنی نہ رکھنے کے ترک فعل سے وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل مواخذہ قانونی ہوگا۔ اور موٹر ڈرائیور کا بغفلت و بے احتیاطی سے موٹر چلانا بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ سنہ ۱۹۱۴ء محض یا لغایت روپیہ جرمانہ تک کی سزا ہے۔ موٹر چلانے والا کو یا صول السنداد جرائم بمشمولے دفعہ ۲ تعزیرات ہند زیر دفعات ۲۷۹ یا ۳۳۷ یا ۳۳۸ تعزیرات ہند جیسا کہ صورت ہو سزایاب ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا گاڑی پر یا سوار ہو کر بے احتیاطی یا غفلت سے چلانا (۲) ملزم کا راستہ شارع عام پر سواری یا گاڑی چلانا (۳) ملزم کا سواری یا گاڑی کو ایسا چلانا جس سے انسانی زندگی کو خطرہ یا ضرر یا نقصان پہنچنا محتمل ہو۔

امتیاز بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ دفعہ ۲۷۹ میں خصوصیت سوار ہو کر غفلت یا بے احتیاطی

ملزم نمبر ۲ کا حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۷۷ سنہ ۱۹۲۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۵۳۶۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء سندھ صفحہ ۶۴۔

(۶) ایک سڑک پر بارہ شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ موٹر ڈرائیور نے ہارن بجایا جس پر وہ گھبرا کر ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ اس دوران میں ایک آدمی کو موٹر سے ضرر پہونچگیا۔ ملزم کو بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ مجسٹریٹ نے سزا دی گئی تھی ایڈیشنل سشن جج نے ریفرانس ہائیکورٹ میں پیش کیا جس پر قرار دیا گیا کہ ملزم ایک شخص استعمال کنندہ کا فرض ہے کہ جس غرض کے لئے سڑک بنائی گئی ہے۔ اس پر چل کر راستہ مسافت طے کرے۔ اور موٹر ڈرائیور کا فرض ہے کہ سڑک پر آمد و رفت کرنے والوں کو مطلع کر دے چنانچہ ان کو خبردار کیا گیا ہے۔ جب سگنل ڈرائیور نے دیا ہے تو اس نے ان کو علم ہونا سمجھ لیا تھا۔ موٹر والوں کا ہی احتیاط کرنا فرض نہیں ہے بلکہ سڑک استعمال کرنے والوں کی بھی ذمہ واری ہے کہ مناسب استعمال سڑک کا کریں۔ بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ۔ ملزم کو بری کیا گیا اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۶ سنہ ۱۹۳۴ء ناگ پور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۵۴۱۔ ۱۰ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۳۱۷۔ ۶ رپورٹ ناگ پور صفحہ ۱۸۶۔ انڈین کیسز ۱۴۸ صفحہ ۵۴۱۔ آل انڈیا لاجرنل ۱۹۳۴ء ناگ پور صفحہ ۸۹ سنہ ۱۹۳۴ء۔ کرمنل کیسز صفحہ ۲۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۴ء ناگ پور صفحہ ۶۵

(۷) ایک موٹر ڈرائیور کے غلط طرف چلانے موٹر کے بالمقابل موٹر سے ٹکرائی۔ جس میں ضرر شدید پہونچا۔ دوسرا ایک شخص ہلاک ہوا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدفعات ۲۷۹ و ۳۳۸ و ۳۰۴ (الف) سزائے جرمانہ کی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایزادی سزا کی سفارش کی تھی چنانچہ اودھ چیفکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جب قتل میں شہادت اس امر کی موجود نہیں ہے کہ ملزم نے غفلت ولاپرواہی سے موٹر چلائی تھی تو ملزم بدفعات ۲۷۹ و ۳۳۸ و ۳۰۴ (الف) سزا نہیں پا سکتا ہے اور یہ امر ہمیشہ ضروری نہیں ہے کہ غلط طرف موٹر کو غفلت ولاپرواہی سے چلایا جاوے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی سفارش آزادی منظور کیگئی۔ اور حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور نیز قرار دیا گیا کہ فی گھنٹہ ۳۰ میل کی رفتار سیدھی و وسیع سڑک پر موٹر کا چلانا غفلت ولاپرواہی سے چلانا نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۷ صفحہ ۱۱۵۷ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۸۰۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۲۳۔ ۶ رپورٹ اودھ صفحہ ۷۹ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۲۷۵ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۳۹۱۔

(۸) ملزم سڑک سے غلط طرف موٹر آہستہ چلا رہا تھا۔ مستغیث کی سامنے سے بہت تیز

(۳) چرن سنگھ موٹر ڈرائیور کو بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ نمبر ۱۹۱۴ء مجسٹریٹ نے سزا دی تھی کہ وہ اپنی موٹر کو سیدھا لئے آرہا تھا جبکہ دوسری موٹر سیدھی بالمقابل جا رہی تھی ملزم نے کسی طرف کو موٹر نہیں بچایا ہے بلکہ بغفلت تیز چلا آیا جس کو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بدفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سپرد کر دیا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سٹی مجسٹریٹ کے پیش کر دیا۔ جہاں ملزم کو بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ سزا دی گئی تھی۔ ملزم کے اپیل پر سشن جج نے ہائیکورٹ الہ آباد میں رپورٹ استصواب پیش کی۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد نے قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۷۹ و دفعہ ۵ موٹر ایکٹ میں سے جس جرم کا الزام ملزم پر لگایا جاوے تو ہر دو میں سے کسی ایک ملزم کو سزا دی جا سکتی ہے کہ مقدمہ ہذا میں ملزم کو لفظاً ان پہونچنے کا سوال نہیں ہے۔ اور موجودہ واقعات کے لحاظ سے ملزم کو بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ پچاس روپیہ جرمانہ درست کیا گیا ہے اور لائسنس ملزم کا ضبطانہ کرنے کی بابت سفارش سشن جج ہم حکم ضبطی لائسنس منسوخ کرتے ہیں۔ حکم سزا قائم رکھا گیا ہے کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۵۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۹۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۷۹۸۔ ۲۳۔ آل لاجرنل صفحہ ۷۹۰۔ ۶ لا رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۱۵۰

(۴) ایک موٹر ڈرائیور کی غفلت سے ایک عورت کو ضرر پہنچا اور وہ بیہوش گر پڑی تھی اتفاقاً اسسٹنٹ سرجن آگیا۔ عورت کو ہسپتال لے گیا اور موٹر کا نمبر لکھ کر بھیج دیا۔ جس پر ملزم کو بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ تعزیرات ہند سٹی مجسٹریٹ نے بیس روپے جرمانہ کی سزا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ میں ایذادی سزا کے لئے باقاعدہ تحریک کی جس پر اودھ چیفکورٹ سے ملزم کو تین ماہ قید سخت ایذاد کیگئی کرمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۹۴ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۹۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۴۸۱۔ ۴۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۶۸

(۵) ایک مقدمہ میں موٹر ڈرائیور نے ایک شخص جو اس کے ہمراہ اس کا میل ملاپی تھا۔ اثنائے راہ میں اس کو موٹر چلانے کے لئے بٹھلا دیا اور خود اندر بیٹھ گیا۔ اس کی غفلت سے ایک شخص راہ رو کو موٹر سے ضرر پہنچ گیا جس پر مقدمہ دفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ چلانے والے پر اور زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند اعانت جرم مذکور ملزم نمبر ۲ جس نے موٹر چلانے ملزم کو اپنی جگہ بٹھلا دیا تھا جس کے پاس لائسنس بھی ڈرائیوری کا نہیں تھا۔ ہائیکورٹ سندھ جوڈیشل کمشنری سے ملزم نمبر ۱ موٹر چلانے والا کی سزا زیر دفعہ ۳۳۷ تعزیرات ہند بحال رکھی گئی اور ملزم نمبر ۲ لائسنسدار اصلی ڈرائیور بدفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند سزایاب نہیں کیا گیا کہ یہ ملزم زیر ایکٹ موٹر سزایاب کیا جا سکتا تھا۔

رنگون ۱۹۳۵ء - انڈین کیسز جلد ۵، صفحہ ۱۳۳ -

(۱۱) ایک ٹریم کار و شتر گاڑی چلانے والوں میں باہم گاڑیوں کی ٹکر ہو جانے سے سوار یوں کو خطرہ ہو گیا تھا جس غفلت و بے احتیاطی سے ہر دو چلانے والوں کو عدالت ہذا نے ٹریم سے بیس بیس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی تھی - جن ہر دو کے اپیل حسب ضابطہ سندھ بوڈ ٹیل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اس فعل غفلت و لاپرواہی کے لئے مدعم موٹر ریس سے کچھ زیادہ مطلوب ہے اور ٹریم کار کی لائن شتر گاڑی سے جداگانہ ہوتی ہے اور شتر کے علیحدہ ہو جانے پر صورت واقعہ ظہور میں آئی ہے اور بجائے سیدھے راستے کے شتر غلط راستہ پر چلا ہے - اس لئے بحالات واقعات مقدمہ کسی ڈرائیور کی غفلت یا بے احتیاطی جس معنی دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند نہیں ہے - بمنظوری اپیل حکم سزا عدالت ماتحت فسوخ کیا گیا کرمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۵۱۵ ۱۹۳۸ء سندھ انڈین کیسز جلد ۱۷۵ صفحہ ۲۷ ۱۹۳۹ء

بے احتیاطی سے مرکب تری کو چلانا

دفعہ ۲۸۰ - جو کوئی شخص کسی مرکب تری کو اس طور پر بے احتیاطی یا غفلت سے چلائے کہ اس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے - یا دونوں سزائیں دیجائیں گی -

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے - ابتداً سمن جاری ہوگا - قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے سرسری تجویز کیا جائے گا -

شرح

بدفعہ ہذا مرکب تری کا غفلت یا بے احتیاطی سے چلانا جرم ہے دفعہ ہذا و ۲۷۹ میں فرق محض لفظ مرکب تری کا ہے اور تحت دفعہ ۲۷۹ الفاظ کی تفریق کیگئی ہے کہ غفلت و بے احتیاطی سے کیا معنی باصول قانون لئے گئے ہیں اور بمقابلہ گاڑی وغیرہ کے مرکب تری میں غفلت کرنا سخت خطرناک ہے -

رفتار ہو کر آ رہی تھی۔ ملزم نے جب دیکھا کہ سامنے بالکل مقابل موٹر مستغیث تیز آ رہی ہے ملزم نے سگنل دیا کہ وہ اپنی موٹر کا رخ بدلے گا۔ باوجود ان حالات کے موٹریں ٹکرا گئیں۔ لیکن یہ حادثہ ہرگز واقع نہ ہوتا اگر مستغیث اسی موٹر کو بہت تیز نہ چلاتا۔ قرار دیا گیا کہ بحالات و اتفاقات مقدمہ ملزم غفلت کا مجرم نہیں ہے ملزم بری کیا گیا۔ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۸ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۶۹۹

(۹) بدفعہ ۲۷۹۔ الفاظ "کسی دوسرے شخص" بہت وسیع ہیں۔ یہ الفاظ سڑک پر چلنے والے اشخاص پر ہی محدود نہیں ہیں بلکہ موٹر میں بیٹھی ہوئی سواریوں سے بھی اسی طرح متعلق ہیں جس طرح بغفلت یا لاپرواہی سے گاڑی چلانے سے اشخاص یا کسی شخص دوسرے کو نقصان یا ضرر کا خطرہ ہو۔ چنانچہ موٹر کے سڑک کے گہاؤ کی طرف ڈرائیور کی غفلت سے نالی میں گر جانے سے ایک عورت کو ضربات پہونچی تھیں اور مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ ملزم ڈرائیور کو ہر جرم میں سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور ۲۵ روپے مسمات مضروبہ کو جرمانہ سے بابتاء دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری دلائے گئے تھے اور تین ماہ کے لئے لائسنس موٹر ڈرائیوری ضبط کیا گیا تھا۔ ملزم کے اپیل پر سشن جج نے تنسیخ حکم ۲۷۹ کے لئے اودھ چیفکورٹ میں باضابطہ تحریک کی جس پر حکم سزا دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا اور حکم دفعہ ۳۳۷ و ضبطی لائسنس و معاوضہ مسمات بحال و قایم رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۵۲ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۳۳۵۔ ۸ رپورٹ اودھ صفحہ ۸۶۔ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۲۶

(۱۰) موٹر کاریں بے احتیاطی و غفلت سے چل رہی تھیں۔ ایک موٹر کار میں پارک انسپکٹر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ موٹر کار تعقب میں ہے کہا گیا تھا کہ انسپکٹر نے ڈرائیور کو تیز رفتار چلانے کے لئے کہا تھا جس میں موٹر کی رفتار سے آسائش عامہ خلائق پر خطر ہو گیا تھا جس کے خلاف زیر دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند اور انسپکٹر پارک کے خلاف بدفعہ ۲۷۹ و ۱۱۴ تعزیرات ہند مواخذہ ہو کر مجسٹریٹ مجاز سے موٹر ڈرائیور کو چھ ماہ قید سخت اور انسپکٹر کو ۴ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا تھا۔ رنگون ہائی کورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ انسپکٹر کے الفاظ کو کہ موٹر کے تعقب میں چلایا جاوے۔ الفاظ غفلت یا بے احتیاطی میں داخل نہیں ہے اور موٹر چلانے والا غفلت و بے احتیاطی کا مرتکب ہوا ہے۔ جسکا اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور پارک انسپکٹر کا اپیل منظور کیا جا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹

قرار دیا ہے۔ لفظ عربی میں سوار کو کہتے ہیں۔ اس سے لفظ Navigation ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں جہاز رانی کا ترجمہ موزوں ہوا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں اس لفظ سے تمام کشتی رانی مراد ہے۔

ضابطہ فوجداری قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا افشان یا جھوٹی روشنی یا پانی پر چلنے والا نشان جہاز یا کشتی رانی کو گمراہ کرنے کے لئے دکھلانا (۲) ملزم کا بہ نیت یا باعتبار علم یہ گمراہی کہ کشتی چلانے والے کے عمل کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم پر میں فلاں نے بایں وقت تاریخ فلاں وقت فلاں جہاز کو جھوٹی روشنی اس وقت بگمراہی ناخدا دکھلائی ہے جبکہ جہاز موسومہ فلاں طرف کو چل رہا تھا اور بہ نیت و باحتمال سلم غلط راہ نمائی سے فلاں مرکب تری چلانے والے کو گمراہ کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۸۱ تعزیرات منہ ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے جس کے لئے تم کو سپرد کیا جاتا ہے کہ جرم مذکور کی تجویز تمہارے برخلاف عمل میں آوے۔ اس لئے تم کو ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز عدالت سشن عمل میں آوے۔

کسی شخص کو پانی کی راہ اجورے پر غیر ماؤں یا حد سے زیادہ لدے ہوئے مرکب تری میں لے جانا

دفعہ ۲۸۲ - جو کوئی شخص پانی کی راہ سے کسی شخص کو کسی مرکب تری میں جبکہ وہ مرکب تری ایسی حالت میں ہو یا اس قدر لدا ہوا ہو کہ اس میں اس شخص کی جان کو خطرہ ہو جان بوجھ کر یا غفلت کر کے اجورے پر لیجائے یا لیجائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) وجود کشتی (۲) ملزم کا کشتی کو بغفلت یا بے احتیاطی سے عبور کرنا (۳) انسانی زندگی کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر یا نقصان کا احتمال ہو۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

ایک شخص دخانی کشتی چاندنی رات کو دریا میں لئے آتا تھا۔ دریا کے گہرے پانی میں کچھ دیسی کشتیاں لنگر ڈالے ہوئے تھیں۔ ڈرائیور دخانی کشتی والے نے کشتیوں کو بغیر روشنی کے متحرک کیا۔ اور وصل دیا اور قبل از ٹھہرانے کشتی کے یہ دخانی کشتی ان دو کشتیوں سے ٹکرا گئی۔ اور کشتیاں قریباً ڈوبنے کو تھیں کہ بچانے والی کشتیاں اس نے بھیجیں۔ دخانی کشتی کا ڈرائیور عدالت سے بجرم دفعہ ۲۸۰ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ جبکا اپیل ہائیکورٹ میں باقاعدہ پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ ملزم نے غفلت یا بے احتیاطی سے کام نہیں کیا ہے دفعہ ۲۸۰ تعزیرات ہند کے لئے غفلت یا بے احتیاطی کا نتیجہ فوری ہونا چاہیئے۔ جبکہ ملزم نے تاحد ممکنہ ضروری احتیاط اختیار کیا تھا وہ دفعہ ۲۸۰ کا مجرم نہیں ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲ - انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۰ - ۱۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۳۵ - ۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۶۵۶

جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنیوالا نشان دکھانا

دفعہ ۲۸۱ - جو کوئی شخص کوئی جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنے والا نشان دکھائے

اس نیت یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس دکھلانے کے سبب سے کسی مرکب تری سے چلانے والے کو گمراہ کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ - دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے

شرح جو کسی مرکب تری کو جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنے والا نشان بہ نیت و یا احتمال علم مرکب تری کے چلانے والے کو گمراہ کرے وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا

اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی شخص کے فعل سے یا کسی مال کے اپنے قبضہ یا اقتدار میں رکھتے ہوئے شارع عام یا مرکب ترقی کے راہ میں کسی شخص کو خطرہ یا مزاحمت یا نقصان پہنچانے کا باعث ہو تو بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا مثلاً شارع عام میں کسی مال کا پڑے رہنے دینا جس سے اشخاص چلنے والوں کی روکاوٹ کا باعث ہو یا کوئی گڑھا کھودنا یا شارع عام کے تحت چاہ لگانا جو لغیر من کے زمین کے برابر ہو جس میں راہ رو اشخاص کے گرنے کا اندیشہ ہو۔ یا کسی نہر یا دریا میں مچھلی پکڑنے کے لئے ایک لکڑیوں کی جالے نشست بنانے جو مرکب ترقی کی روانی میں مزاحمت کا موجب ہو۔ غرضیکہ مقصد یہ ہے کہ براستہ شارع عام کسی فعل یا ترک تگہداشت مال سے کسی شخص کو مزاحمت یا خطرہ یا نقصان نہ پہونچے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا کسی فعل یا ترک سے یا اپنے مقبوضہ مال کی ترک نگہداشت سے خطرہ یا مزاحمت یا نقصان کا باعث ہونا (۲) ملزم کا کسی نہر یا دریا میں کسی عمل کے ذریعہ مرکب ترقی کی روانی میں موجب خطرہ یا مزاحمت یا نقصان کا ہونا۔

رولنگز آف ہائی کورٹس (۱) ایک مقدمہ میں ایک جیبی منڈ کی تعمیر کے لئے سڑک پر گارڈر آہنی و دیگر ملبہ ضرورتی سڑک شارع عام پر گرایا گیا تھا جس سے سڑک پر گذرنا مشکل ہو گیا تھا۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے ٹھیکیدار کو بدفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند سزا دی۔ باقاعدہ اپیل ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ فعل سے یہ امر ثابت نہیں ہے کہ آیا سرکاری افسر کے حکم سے یا ٹھیکیدار کے حکم سے اس کے ملازم نے یہ گارڈر وغیرہ سڑک پر گرائے ہیں۔ استغاثہ کا فرض تھا کہ بدفعہ ۲۸۳ ثابت کرتا کہ مزاحمت کا فعل بحکم یا بہدایت ٹھیکیدار عمل میں آیا تھا اور جو شخص ٹھیکیدار کا ملازم ہو وہ اس لئے کہ ٹھیکیدار کے آدمیوں یا کسی ملازم نے بہدایات ٹھیکیدار عمل کیا ہے قابل سزا نہ ہوگا۔ تبع حکم عدالت ماتحت ملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۱ سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۵۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۱۹۲ و آل لاجرنل صفحہ ۱۲۵

(۲) دو مقدمات جداگانہ میں مسمیان علی رضا و الٰہی بخش نے اپنے چھکڑے مری روڈ پر بلا اجازت خاص وقت و خاص سڑک پر دن میں چلائے تھے۔ جس میں سڑک پر چلنے پھرنے

ابتدائی ضابطہ | یہ دفعہ غیر قابل دست اندازی پولیس ہے اور اس سمن جاری ہوگا و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح | جو شخص کسی جہاز یا کشتی یا بیڑہ وغیرہ مرکب تری میں جو بوجہ ناکارہ یا ناقابل سفر یا ناقابل سفر میں زیادہ لداؤ سامان یا مسافروں کی وجہ سے زاید مسافر سوار کرنے سے انسان کی جان کو خطرہ ہو۔ جان بوجھ کر یا بےتغافلت اُجرت پر لیجانے کا باعث ہو تو وہ کشتی جہاز والا بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا اور کشتی وغیرہ کے لداؤ پر بحفاظت انسانی اس لئے دفعہ ہذا وضع کی گئی ہے تاکہ نادرست و بوسیدہ ناقابل مرکب تری کو کرایہ کے لالچ میں انسان کو معرض خطرہ میں نہ ڈالا جاوے لیکن خشکی پر چلنے والے گڈھ یا دیگر سامان یا انسانوں کو لیجانے والی سواریوں کی بابت ہمچو قسم تعزیرات ہند میں کوئی دفعہ موجود نہیں ہے۔ البتہ قانون ریلوے میں مال گاڑی و سواری گاڑی میں مال گاڑی کے بوجھ کی بڑی سے بڑی مقدار و تعداد ہر ایک مال گاڑی و سواری گاڑی میں تحریر ہوتی ہے۔ جسکے متعلق زیر دفعہ ۴۳ و ۶۳ قانون ریلوے ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء میں تعزیر ہے اور بعض جہاز یا کشتیاں ایسی نکمی ہوتی ہیں کہ سمندر کے کنارے پر تھوڑی چل سکتی ہیں لیکن وہ سمندر میں سفر کے قابل نہیں ہوتی ہیں

سزائے قانونی ثبوت طلب | (۱) ملزم کا ایک شخص کو اُجرت پر کشتی یا جہاز میں لیجانا جبکہ وہ پورے طور پر لدا ہوا ہو (۲) کشتی یا جہاز کا ناکارہ یا مرمت طلب ناقابل استعمال ہونا (۳) ملزم کا جاننا یا بغفلت عمل کرنا

مشکی یا تری کے عام راہ پر خطرہ یا مزاحمت پہنچانا

دفعہ ۲۸۳ - جو کوئی شخص کسی فعل کے کرنے سے یا کسی مال کی نسبت جو اس کے قبضہ و اہتمام میں ہو نگہداشت ترک کرنے سے کسی شارع عام یا مرکب تری کی عام راہ پر کسی شخص کو خطرہ یا مزاحمت یا نقصان پہنچائے تو شخص مذکور کو جرمانے کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار دو سو روپے تک ہو سکتی ہے۔

ابتدائی ضابطہ | جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے

جس سے انسان کی جان کا خطرہ ہو یا کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔ یا کسی زہریلے مادے کی نسبت جو اُس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت کرکے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اُس زہریلے مادے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم سے اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا میں ہر ایک قسم کی زہریلی اشیا کی نسبت ہر شخص کی ذمہ داری کیگئی ہے کہ وہ کامل احتیاط و حفاظت سے اُن کی نگہداشت رکھے اور غفلت سے ایسی فروگذاشت نہ کرے کہ جس سے انسان کی جان کو خطرہ یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو یا جس قدر مناسب احتیاط اُس زہریلے مادے کے خطرہ کے دفعیہ کے لئے ضروری ہو ترک نہ کرے۔ مثلاً زید کمپونڈر ب کو غفلتاً ادویات نسخہ میں سے ایک زہریلی دوا ڈال دیتا ہے جس کے استعمال سے مسمی ب کی جان معرض خطر میں ہو جاتی ہے چنانچہ مسمی زید بذھ ہذا قابل سزا ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا آگ یا آتشگیر مادہ کی نسبت فعل کرنا (۲) ملزم کا آگ یا بھک سے اُڑ جانے والے مادے کی نسبت ضروری امور کا ترک کرنا جس سے انسانی زندگی معرض خطر میں ہو جائے (۳) ملزم کا فعل غفلت یا بے احتیاطی سے کیا جانا (۴) ملزم کا اس آگ یا بھک سے اڑ جانیوالے مادے کا قبضہ میں ہونا (۵) ملزم کی غفلت یا بے احتیاطی سے اغلباً انسانی زندگی کو خطرہ ہونا۔

آگ یا آتشگیر مادے کی نسبت تغافل کرنا دفعہ ۲۸۵۔ جو کوئی شخص آگ یا آتشگیر مادے سے کوئی فعل ایسی بے

والوں کی مزاحمت ہوئی تھی۔ سب انسپکٹر پولیس نے گرفتار کر کے بلا قاعدہ مجسٹریٹ کے چالان کر دیا۔ مجسٹریٹ نے پانچ روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اور ملزم نے اپنے بیان میں سڑک پر چھکڑے چلانے کو تسلیم کر کے معافی مانگی تھی۔ بقاعدہ اپیل کورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بغیر شہادت ضابطہ کے محض ملزم کا تسلیم کر لینا دلیل مجرمیت کی نہیں ہے۔ یہ امر ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ ملزم باعث مزاحمت ہوا ہے اور اس کے فعل سے خطرہ یا نقصان یا مزاحمت پہنچی جو ثابت نہیں کیا گیا۔ حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزم بری کئے گئے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۰۷ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۹۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۱۵۳۔

(۳) ایک شخص نے سڑک پر چارپائی بچھائی ہوئی تھی۔ سب انسپکٹر نے بدفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند چالان کر دیا۔ مجسٹریٹ بالتعلق نے سزا دے دی۔ سشن جج فرخ آباد نے بحوالہ رولنگ ۱۳ کرمنل لاجرنل صفحہ ۸۲۰۔ الہ آباد تنسیخ حکم عدالت سے لئے سفارش کی کہ سڑک پر چارپائی بچھانا جرم دفعہ ہذا نہیں ہے۔ جرم دفعہ ۲۹۰ ہوگا جبکہ امر باعث تکلیف ہو۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد میں بہ تنسیخ رولنگ مذکور قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند و امر باعث تکلیف عام ملزم کے ارادہ سے متعلق نہیں ہے۔ یہ سورت باب ۱۴ کی کسی دفعہ سے متعلق ہے جس میں انسان کی صحت یا نقصان و شائستگی و اخلاق مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور باعث تکلیف بلا شبہ بلا کسی ارادہ ملزم کے ثابت ہوتا ہے اور دفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۹۰ میں بلا کسی ارادہ کے غفلتاً عمل کیا جاتا ہے اور مزاحمت بغفلت ہو جاتی ہے۔ اور جب ملزم نے سڑک عام پر چارپائی بچھائی اور اس سے سب انسپکٹر پولیس کی مزاحمت کا باعث ہوا تو ملزم مرتکب جرم دفعہ ۲۸۳ ہوتا ہے۔ حکم سزا مجسٹریٹ قائم رکھا اور ریفرنس سشن جج نامنظور کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۸۹۳ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۳۹ سنہ ۱۹۳۵ء آل کرمنل کیسز صفحہ ۱۶۲ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۸۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۱۰۵۷ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنل کیسز صفحہ ۸۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد ۷۴۶۔ رپورٹ آل صفحہ

زہریلے مادے کی نسبت تعاقل کرنا

دفعہ ۲۸۴۔ جو کوئی شخص کسی زہریلے مادے سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت کے ساتھ کرے

بھک سے اُڑ جانیوالے مادہ کی نسبت تغافل کرنا

دفعہ ۲۸۶ - جو کوئی شخص بھک سے اُڑ جانے والے کسی مادے سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت کے ساتھ کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو یا بھک سے اُڑ جانے والے کسی مادے کی نسبت جو اس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اس بھک سے اڑ جانے والے مادے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے - ابتدا سمن جاری ہوگا - قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے جو سرسری تجویز کی جائے گی۔

شرح

دفعہ ہذا کے الفاظ و اجزائے قانونی وہی ہیں جو بدفعہ ۲۸۵ تعزیرات ہند کے ہیں - دفعہ ہذا بھک سے اُڑ جانے والے مادہ کے متعلق بے احتیاطی یا غفلت سے فعل کرنا ہے - اور دفعہ ۲۸۵ میں آگ یا آتش گیر مادے کے متعلق ہے - اور امتیاز مرد امور تحت دفعہ ۲۸۵ تعزیرات ہند کیا گیا ہے۔

کل کی نسبت تغافل کرنا

دفعہ ۲۸۷ - جو کوئی شخص کسی کل سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی کے ساتھ کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔

یا کسی کل کی نسبت جو اس کے پاس ہو یا اس کے اہتمام میں ہو جان بوجھ کر یا

احتیاطی یا غفلت کے ساتھ کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو یا کسی آگ یا کسی آتشگیر مادے کی نسبت جو اُس کے پاس ہو جان بُوجھ کر یا غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اِس خطرہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اس آگ یا آتشگیر مادے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جُرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے و قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز ہوگی۔

شرح بدفعہ ہذا آگ یا آتش گیر مادے مثلاً بارُود کارتوس وغیرہ مُبیّنہ دفعہ ۴ ضمن الف ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۴ء سے کوئی فعل بے احتیاطی یا بغفلت کرنا جس سے انسانی زندگی کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنا مُحتمل ہو یا ایسی ہی مادے کو اپنے پاس رکھتے ہوئے ضروری نگہداشت جو خطرہ کے دفعیہ کے لئے لازمی ہو مترُوک کرنا زیر دفعہ ہذا قابلِ سزا ہے آتشگیر مادہ و بھک سے اُڑ جانے میں امتیاز ہے چنانچہ آتشگیر مادے بارود و پٹرول کے علاوہ کیروسائین تیل و گھاس پھُوس وغیرہ پر بھی لفظ آتش گیر حاوی ہے اور بھک سے اُڑ جانیوالا مادہ کا مزید توضیح ۸ رجون ۱۹۰۸ء ایکٹ ۱۲ میں کی گئی ہے۔ لیکن یہ مادہ چٹخنے اور پھٹنے اور پھیلنے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ڈائنامیٹ و پٹاس و دیگر فلزات کے مُرکبات اور بھک سے اڑ جانے والے مادے ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا غفلت و بے احتیاطی سے آگ یا آتشگیر مادہ کی نسبت کوئی فعل کرنا (۲) ملزم کے فعل سے انسانی زندگی کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر کا احتمال ہو (۳) ملزم کا مادہ مذکور کو اپنے پاس رکھتے ہوئے ضروری نگہداشت ترک کرنا جو اغلب خطرہ زندگی انسانی کیلئے لازمی ہو۔

تو بدفعہ ۳۰۴ (الف) جرم ہوگا اور اگر نتیجہ موت غفلت سے یا بے احتیاطی مشینری بلا واسطہ ہو تو بدفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند جرم ہوگا۔ اور وہ شخص جس نے کوئی عملی حصہ مشینری کے متعلق نہ لیا ہو وے اور موت واقع ہو جائے تو زیر دفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند جرم نہ ہوگا انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۳ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء صفحہ ۴۵۳ ۔

(۲) دفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند کا یہ منشا نہیں ہے کہ مالک مشینری ہر ایک اغلب خطرہ کا ضامن قرار دیا جاوے لیکن یہ کافی ہے کہ جس قدر احتیاط مطلوب ہو معقول احتیاط خبرداری سے اغلب خطرہ کی حفاظت جس کے وقوع میں آنے کا خیال ہو عمل میں لایا گیا تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۳۲ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۵۶۲ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۵۰۷ ۔

(۳) مسمی فتح چند نے میدہ پیسنے کی مشین باشتراک مسمی مہری رام ٹھیکہ پر لی اور مہر یرام بطور مینیجر ہوا اور منشی رام مستری مقرر ہوا جبکہ مشین چل رہی تھی دو لڑکیں خورد سال پڑوس کی کھیلتی ہوئیں باحاطہ مشین داخل ہوئیں اور پٹہ چرخی جو چل رہا تھا۔ اس میں لپٹ گئیں۔ ایک تو اسی وقت مر گئی دوسری کو ضرر خطرناک پہنچا تھا۔ مسمیان فتح چند و مہری رام و منشی رام بدفعہ ۳۰۴ (الف) جرم قرار دیا جا کر عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ لاہور میں باضابطہ مرسلہ ملزمان کی اپیل پیش ہو کر فتح چند بری کیا گیا اور منشی رام و مہر یرام کو ذمہ دار حفاظت مشینری قرار دیا جا کر ڈیڑھ ڈیڑھ صد روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ تین تین ماہ قید سخت کے سزایاب ہوئے اور حکم سزا عدالت ماتحت میں کمی کی گئی۔ اور بجائے دفعہ ۳۰۴ (الف) کے بدفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند سزایاب کئے گئے کہ انہوں نے نگہداشت مشینری میں غفلت کی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۷۵ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶

عمارت کے مسمار کرنے یا اسکی مرمت کرنیکی نسبت تغافل کرنا

دفعہ ۲۸۸ - جو کوئی شخص کسی عمارت کے مسمار کرنے یا مرمت کرنے میں اس عمارت کی نسبت ایسی نگہداشت جان بوجھ کر یا غفلت کر کے ترک کرے جس کے خطرے سے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اس عمارت یا اس کے کسی حصہ

غفلت کرکے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ کے دفعیہ میں جس کے پہنچنے کا احتمال انسان کی جان کو اُس کل سے ہے کافی ہو۔

تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابلِ تداخلت پولیس ہے۔ ابتدا آسمن جاری ہوگا قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ۲۸۴ میں زہریلے مادوں اور دفعہ ۲۸۵ میں آگ یا آتش گیر مادے ہے اور دفعہ ۲۸۶ میں بھک سے اُڑ جانے والے مادے اور دفعہ ہذا میں مشینری جسکی کوئی تعریف تعزیرات ہند میں نہیں کیگئی ہے اور نہ ایکٹ عبادات عامہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۷ء میں کیگئی ہے۔ لیکن بہ حیثیت نوعیت لفظ مشینری علم جرّ ثقیل یعنی کلوں کے متعلق جو شخص کوئی فعل غفلت یا بے احتیاطی سے کرے جس میں انسانی زندگی معرض خطر میں ہو یا دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنا محتمل ہو یا کوئی شخص جس کے پاس وہ مشین ہو اور خود کام کرتا ہو اور وہ فائر مین ہو یا کوئی انجنیر ہو جس کے اہتمام میں مشینری ہو دانستہ یا بغفلت ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ زندگی انسانی کے دفعیہ کے لئے ضروری ہو۔ ایسا شخص بدفعہ ہذا قابلِ سزا ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا فعل بغفلت یا بے احتیاطی سے کسی مشینری کے متعلق کرنا (۲) فعل مذکور سے انسانی زندگی کو خطرہ کا ہونا۔ یا کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہونا (۳) ملزم کا مشینری کے متعلق بغفلت یا جان بوجھ کر ایسی نگہداشت ترک کرنا جو خطرہ انسانی زندگی کے دفعیہ کے لئے ضروری ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس جبکہ غفلت یا بے احتیاطی کا فعل بلاواسطہ سے نتیجہ کسی دوسرے شخص کی موت کا ہوئے

اس کے گرانے یا مرمت کرنے میں جو انسان کی جان کو خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہو ترک کرنا (۳) ملزم کا فعل دانستہ یا یہ تغافل اس خطرہ کے لاپرواہ رہنا۔

حیوان کی نسبت تغافل کرنا **دفعہ ۲۸۹** - جو کوئی شخص کسی حیوان کی نسبت جو اُس کے پاس ہو جان بوجھ کر غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو انسان کی جان کو خطرے یا ضرر شدید کے اندیشہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہونچنے کا احتمال اُس حیوان سے ہے۔ کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی حیوان کی نسبت دانستہ یا غفلتاً اس احتیاط و حفاظت کا ترک کرنا جبکا جان انسان کو خطرے یا ضرر شدید سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بمجملہ دیگر حیوانات کے بعض حیوان اپنی خصلت و اصلیت کے لحاظ سے خطرناک ہوتے ہیں اور باوجود اُن کی نوعیت و زندگی کے بعض لوگ ان کو شوقیہ اور بعض بطور صورت معاش ان کو رکھتے ہیں۔ ان کے خطرناک ہونے کا علم پالنے یا رکھنے والے کی نسبت قیاس کیا جائے گا۔ اور اس خطرہ کا جو اس حیوان سے کسی شخص کو پہنچے۔ رکھنے والا اس کا جوابدہ ہوگا۔ لیکن دیگر حیوانوں کی بدخصلت یا بدعادت کے متعلق اُس رکھنے والے کا واقف ہونا ثابت کرنا ہوگا۔ ورنہ وہ جوابدہ نہ ہوگا۔ مثلاً الف اپنے چیتا کو جو اس نے بطور شوقیہ پہلاوٹ کے پالا ہوا تھا بازار میں لئے جا رہا تھا کہ اثنائے راہ میں الف کی عدم نگہداشت چیتے نے ب پر جھپٹ کر ضرر شدید پہنچا دیا تو زید بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور اگر کوئی مالک کسی خطرناک بیل یا ٹٹو یا گھوڑے یا کتا کو بلا مناسب احتیاط یا

کے کرنے سے باز رکھنے کی غرض سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور حسب دفعہ ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور جن حکومتوں میں باب مذکور پر عملدرآمد نہیں ہے وہاں حسب دفعہ ۲۴۱ لغایت ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاوے گا اور بدفعہ ۲۴۴ و ۲۴۵ ضابطہ فوجداری حکم دے گا۔ کوئی فرد قرارداد جرم مرتب نہ ہوگی۔

اصول دفعہ ہذا میں حفاظت خطرہ زندگی انسانی کو ملحوظ رکھنے کے لئے تغیرات و مرمت مکانات میں تحفظ ما تقدم نگہداشت خطرہ انسانی کے لئے ضروری احتیاط رکھنا لازمی قرار دیا ہے کہ دانستہ یا بلغفلت ایسا عمل اختیار نہ کیا جاوے کہ جس کی غفلت و لاپرواہی سے انسانی زندگی کا معرض خطر میں ہونا محتمل نہ ہووے اور ایسا ہی بدفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند نگہداشت حیوانوں میں تغافل کرنے کو قانوناً روکا حاکر ذمہ داری قانونی شخص غافل پر عاید کیگئی ہے تاکہ ہر ایک انسان مناسب احتیاط و ہوشیاری کو متروک نہ کرے

شرح بدفعہ ہذا بہ سلسلہ تعمیر یا مرمت مکانات تحفظ زندگی انسانی مرکوز خاطر رکھ کر وضع کیگئی ہے کہ کسی عمارت کے مسمار یا مرمت کرتے وقت با احتیاط و ہوشیاری و نگہداشت سے عمل کیا جاوے اور مناسب احتیاط سے جو امور حفاظت انسانی کے لئے ضروری ہیں اختیار کئے جائیں۔ اس میں غفلت و لاپرواہی عمل میں نہ لائی جاوے اور نہ دانستہ اس خطرہ کو جس سے انسان کی جان کو اس عمارت یا اس کے کسی جزو سے پہونچنا محتمل ہو نظرانداز نہ کیا جاوے تاکہ آیندگان و روندگان یا پڑوس کے لوگ خطرہ سے محفوظ رہیں اور بصورت تغافل یا بہ لاپرواہی عمل کیا جاوے گا تو وہ شخص زیر دفعہ ۲۸۸ تعزیرات قابل سزا ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا کسی عمارت کو مسمار یا مرمت کرنا (۲) ملزم کا بعقل سلیم مناسب نگہداشت

سزائے امر باعث تکلیف عام جسکے لئے کوئی اور سزا معین نہیں ہے

دفعہ ۲۹۰ - جو کوئی شخص کسی ایسی حالت میں کسی امر باعث تکلیف عام کا مرتکب ہو جسکی پاداش میں اس مجموعہ کی رو سے کوئی اور سزا معین نہیں ہے تو شخص مذکور کو جرمانے کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار دو سو روپے تک ہو سکتی ہے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح

امر باعث تکلیف عام کی تعریف بدفعہ ۶۸ تعزیرات ہند کیگئی ہے۔ اور جس امر سے خاص صورت خطرہ یا مزاحمت یا نقصان کے پہونچنے کا ہو یا ایسی صورت امر باعث تکلیف ہو جس کے انتظام کے لئے مجموعہ تعزیرات ہند میں کوئی خاص دفعہ تعزیری موجود نہ ہو تو ایسا شخص بدفعہ ہذا سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ اور عدم ادائے جرمانہ میں بمنشائے دفعہ ۶۷ تعزیرات ہند قید محض ہوگی اور راستہ پر مویشی ذبح کرنا جس کی آواز ذبح راہ رو کو سنائی دیتی ہو یا کسی حصہ راستہ عام پر کوئی مکان تعمیر کرنے سے راستہ راہ گذر کے لئے تنگ ہو جائے یا ایک دوکاندار سستہ کے ٹکٹ فروخت کرتا ہو اور وہاں اس قدر اجتماع اشخاص ہو جائے کہ آیندہ و روندگان گاڑی گھوڑا چلنے سے رک جائے وغیرہ ہیچو قسم صورتہائے زیر دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہیں۔ اور امر باعث تکلیف عام کی دفعات تعزیری دفعہ ۲۶۹ میں بمقتضائے فعل کرنا اور بدفعہ ۲۷۰ بخباثت عمل کرنا اور بدفعہ ۲۷۹ وغیرہ مشابہ دفعات میں خاص خاص قوانین بآصول ایذا و جرائم وضع کئے گئے ہیں تاکہ انسان ہر ایک کام میں بمقتضائے ہوشیاری عمل کرے اور بدفعہ ہذا بالتخصیص بنیت خباثت وغیرہ کے امر باعث تکلیف عام خاص صورت کا

اجرائے قانونی بثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل خلاف قانون کرنا (۲) ملزم کے فعل سے خطرہ یا مزاحمت یا نقصان عام ہو (۳) ملزم کے فعل سے مزاحمت یا خطرہ عام یا متصلہ مکانات کے ساکنان کو ہو۔ یا ایسے اشخاص کو ہو جو اس جگہ کے استعمال کا قانوناً حق رکھتے ہوں۔

حفاظت کے جس کے خطرناک ہونے سے مالک واقف ہو اور بلا مناسب احتیاط جو نگہداشت کے رات عام کے متصل چھوڑے رکھے۔ جس سے جان انسان کو خطرہ یا ضرر پہونچے تو مالک بجرم دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ میں حیوان کا ہونا (۲) ملزم کا اس حفاظت حیوانی کا ترک کرنا جو اغلب نتیجہ خطرہ زندگی انسانی یا ضرر شدید کی روک کے لئے استعمال کرنا ضروری ہو (۳) ملزم کو اغلب خطرہ کا علم ہونا یا بغفلت نگہداشت حیوان ترک کرنا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) دفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند کے لئے حیوان کی نسبت غفلت اور اغلب خطرہ انسانی زندگی کا ہونا اور حیوان کا قبضہ لازم ہونا ضروری ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۳ سنہ ۱۹۱۶ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۸۱۵ - ۱۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۶۸۲ - ۳ بمبئی کرمنل کیسز صفحہ ۲۰۳

(۲) خطرناک حیوانات کی نسبت قیاس کیا گیا ہے کہ فطرتاً وہ خطرناک ہوتے ہیں لیکن پالتو حیوان مثلاً کتا کی نسبت یہ قیاس نہیں ہے تاوقتیکہ یہ امر ثابت نہ ہو کہ اس کتا میں کاٹنے کی عادت تھی۔ اس لئے بدفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند کسی پالتو حیوان جو بہ نوعیت خود خطرناک قیاس نہ کیا گیا ہو۔ یہ امر ثابت کیا جاوے کہ اس کتا کی کاٹنے کی عادت سے مالک واقف تھا اور اس نے مناسب نگہداشت بغفلت ترک کی تھی۔ اس لئے جرمانہ بجائے ۵ روپیہ کے ۳ روپیہ تجویز رکھا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۹۱۳۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے اپنے کاٹ کھانے کتا کی حفاظت ضروری نہیں کی تھی۔ کتا نے ایک شخص کو کاٹ لیا تھا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزم کو بہ خفیف ضرر پہونچنے کی سزا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ میں ریفرائنس پیش کیا۔ جس پر قرار دیا گیا کہ ملزم جرم دفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند کا ذمہ دار ہے۔ جسکا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ یہ جرم ۳۲۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ ملزم نے نگہداشت بغفلت ترک کی ہے۔ حکم سزا بجائے ۳۲۳ کے بدفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند تبدیل کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۵ سنہ ۱۹۲۴ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۵۳۔

ملزم امر باعث تکلیف بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند کا مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۴ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۱۸۱، ۱۹۳۰ء لاہور

(۴) ایک شخص کی بارات معہ باجہ حدود فرنچ میں گئی اور وہاں آتشبازی چلائی گئی تھی جس کی وجہ سے حدود برٹش انڈیا کی متصلہ عمارتوں کو آتشبازی وغیرہ کے چلنے سے بہت نقصان پہنچا اور گھبراہٹ سی ہوا تھا اور علاقہ مدراس کے مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند استغاثہ پیش ہو کر کارروائی ضابطہ اختیار کی گئی تھی۔ جس پر فریق مقدمہ نے اعتراض کیا کہ فرنچ کی حدود میں فعل کیا گیا ہے برٹش انڈیا میں کوئی جرم نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ارتکاب جرم حدود فرنچ میں ہوا تھا۔ گو حدود برٹش انڈیا کے ساکنان کو بابہ وآتشبازی سے رنج پہنچا ہے اور دفعہ ۱۷۹ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اور جب اس قسم کے جرم سے دفعہ ۱۷۹ ضابطہ فوجداری متعلق ہووے تو اجرائے کارروائی سے پیشتر حسب دفعہ ۱۸۰ ضابطہ فوجداری پولیٹیکل ایجنٹ یا لوکل گورنمنٹ سے اس مقام کی منظوری حاصل کیجاوے۔ کارروائی مجسٹریٹ منسوخ کیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۷، ۱۹۳۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۴۶ - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۱۹۰، آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء مدراس صفحہ ۱۸۹، ۱۳۱، لاویکلی صفحہ ۸۲ ۱۹۳۵ء کرمنل کیسز صفحہ ۲۲۷ - ۶۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۱۱ -

(۵) ایک شریف باحیثیت آدمی عمر ۵۰ سالہ نے پبلک جگہ ایک املی کے درخت کے نیچے پیشاب کر دیا تھا۔ جسکو عدالت مجسٹریٹ سے دس روپیہ جرمانہ بدفعہ ۲۹۰ کیا گیا تھا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض کسی پبلک راستہ میں پیشاب کرنا جرم دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اجزائے قانونی رنج عام یا خطرہ عام حسب معنی دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند راستہ عام پر چلنے والوں کو نہیں ہوتا ہے اور ایسے دیہہ میں جہاں ایک معزز شخص عمر ۵۰ سالہ نے درخت املی کے نیچے پیشاب کر دیا ہے۔ اور کوئی ایکٹ ہمچو قسم اس گاؤں سے متعلق نہیں ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۲۰ مدراس ۱۹۳۷ء انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۶

امر باعث تکلیف عام کے نہ کرتے رہنے کی ہدایت پا کر اُسے کرتے رہنا

دفعہ ۲۹۱ - اگر کوئی شخص کسی امر باعث تکلیف

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مشین آٹا پیسنے کی ٹھیکیدار باجازت منسپلٹی چلاتا تھا۔ اور قریب اختتام ٹھیکہ پر وہ رات کو بھی مشین چلانے لگ گیا۔ جس کے خلاف دس اشخاص متصل رہائش رکھنے والوں نے جن کو دھواں اور آواز مشین کے باعث رائو خلل آرام موتا تھا زیر دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند نالش کی تھی جو مجسٹریٹ مجاز سے میخر مشین سزایاب ہوا تھا اور عدالت سشن سے زیر دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ میں تحریک کیگئی کہ حکم مجسٹریٹ منسوخ طلب ہے منسوخ کیا جاوے۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا کہ حکم سزا مجسٹریٹ کو کوئی وجہ مداخلت نہیں ہے۔ لیکن مالک مشین اس باعث تکلیف عام کا ذمہ دار نہیں ہے۔ حکم سزا بمقابلہ مالک مشین منسوخ کیا گیا کہ عام اصول کے مطابق مالک کسی فعل مجرمانہ ملازمان کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ معین جرم نہ ہو کرنیلا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۱۵ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۸۷-۴۶ کلکتہ۔ صفحہ ۱۵-۲۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۶۲-۲۱ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۶۲

(۲) ایک دوکاندار سڑک کے ٹکٹ فروخت ہونے تھے۔ وہاں اجتماع کثیر سے راستہ آمد و سواری وراہ رو اشخاص میں مزاحمت ہوتی تھی۔ جس پر زیر دفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں باضابطہ کاغذ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جو مجمع راستہ سڑک یا کوچہ میں جمع ہو کر باعث تکلیف ہووے اور جو شخص اس اجتماع کا باعث ہوا ہے و بمقابلہ جمع ہونے والوں کے زیادہ قابل مواخذہ ہے۔ اور خواہ وہ دوکان سے باہر تھا یا اندر تھا۔ ملزم اس صورت میں ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے۔ درخواست ملزمان نامنظور کیگئی۔ کرنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۵ سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۶۹۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۵۶۸۔ آل لاجرنل صفحہ ۶۶۲۔ ۵ لا رپورٹ آل کرنیل صفحہ ۹۰۔

(۳) مسمی مالک ٹکٹ سڑک کے فروخت کرتا تھا اس کی دوکان کے آگے بسبب اجتماع اشخاص کثیر جمع ہو گیا تھا۔ کہ جس سے سواری گاڑی کی اشخاص آمد و رفت چلنے والوں کو رکاوٹ ہوتی تھی جس پر مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند مسمی مالک مبلغ کو پچاس روپے جرمانہ کیا تھا۔ ایڈیشنل سشن جج لودھ کے حکم کی ملزم نے نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں کی۔ جس پر قرار دیا گیا کہ خریداری ٹکٹ کے اجتماع سے مزاحمت سواریوں کی ہونا فروختگی ٹکٹ سڑک بلا واسطہ یا ضروری نتیجہ نہیں ہے۔ اور

کے ارتکاب کی روک کے لئے مجسٹریٹ مجاز سے حکم ہدایت قانونی امتناعی کا حسب ضابطہ جاری ہونا (۲) ملزم کا باوجود حصول ہدایت قانونی بمنشاء ۱۴۳ دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ ضابطہ فوجداری مکرر امر باعث تکلیف کو جاری رکھنا (۳) ملزم کا سرکاری ذی اختیار کی ہدایت سے اطلاع حاصل کرنا

رولنگز آف ہائیکورٹس الزام جرم دفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے کہ ملزم نے پہلے امر باعث تکلیف عام کا ارتکاب کیا تھا جسکو ہدایت کیگئی تھی کہ فعل امر باعث تکلیف سے باز رہے۔ لیکن ملزم نے مکرر اسی امر باعث تکلیف عام کا ارتکاب کیا۔ اور جس روز سے ممانعت کیگئی تھی اس کو جاری رکھا اور مولیشیوں کو احاطہ محدود بدیوار میں ذبح کرنا امر باعث تکلیف عام زیر تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ ص ۶۰۶ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ ص

فحش کتاب وغیرہ کا بیچنا وغیرہ

دفعہ ۲۹۲ - جو کوئی شخص کوئی فحش کتاب یا رسالہ یا تحریر یا تصویر سادہ یا رنگدار یا شبیہ یا مورت بیچے یا بانٹے یا بیچنے یا کرایہ پر چلانے کے لئے دوسرے ملک سے لائے یا چھاپے یا عمداً عامہ خلایق کو دکھائے یا ایسا کرنے پر اقدام کرے یا ایسے کرنیکو خود کہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

مستثنے ۱ - اس دفعہ کے حکم میں وہ شبیہ شامل نہ ہوگی (خواہ تراشی ہوئی یا کھدی ہوئی یا رنگدار بنی ہوئی ہو۔ خواہ اور طرح چیرنائی گئی ہو) جو کسی مندر کے اوپر ہو یا اندر یا کسی ایسی گاڑی کے اوپر ہو۔ جو بطور حکو لیجانیکیواسطے استعمال کی جاتی ہو۔ یا کسی مذہبی غرض کیلئے رکھی یا استعمال کیگئی ہو

اصول دفعہ ۲۹۰ لغایت ۲۹۴ تعزیرات ہند میں فحش افعال اختیار کرنے سے انسان کو اس لئے روکا گیا ہے تاکہ اس کے اخلاق و عادات پر بُرے اثرات ناقابل اصلاح پڑ کر نیک اعمال جیسر النسانی ہستی کی تولید کا انحصار ہے ضائع نہ ہو جاوے۔ اور یہ وہ معیوب فحش پن (Obscene) ہے کہ جس سے نہ محض ہستی انسانی ہی تلف ہوتی ہے بلکہ تنظیم

عام کا اعادہ کرے یا اُسے کرتا رہے جسکو کسی ایسے سرکاری ملازم کی جانب سے اُس امر باعث تکلیف کے اعادہ نہ کرنے یا اُسے نہ کرتے رہنے کی ہدایت ہو چکی ہو جو ایسی ہدایت نافذ کرنے کا اختیار جائز رکھتا ہو تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دیجائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس و قابل اجرائے سمن ہے۔ و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ درجہ دوم ہے۔

شرح اور دفعہ ۱۴۳ تا ۱۴۸ ضابطہ فوجداری میں امور باعث تکلیف کے انسداد کے احکام درج ہیں انکے احکامات کے اجرائے بعد جو شخص مکرر امر باعث تکلیف کا مرتکب ہو۔ زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اور جب حکم مصدرہ بدفعہ ۱۴۳ تا ۱۴۸ و ۱۴۵ وغیرہ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرکے باوجود امتناع قانونی مکررہ فعل امر باعث تکلیف کا وہ شخص ممتنع کرے تو بمنشائے دفعہ ۱۸۷ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ بذریعہ روبکار سرسری تحقیقات کے بعد ملزم کو حسب ضابطہ بدفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند کے لئے دیگر مجسٹریٹ مجاز کے پاس بھجوائے۔ خود تجویز نہ کرے اور اثبات جرم کے لئے واقعات و حالات ضابطہ کو عدم تعمیل حکم مالعد برخلاف ملزم ثابت کئے جاویں اور ایک مفصل حکم۔ اصل شکل پر لکھا جاوے۔ اور اس میں ہر ایک قسم کی شہادت و واقعات متعلقہ کا مکمل اندراج کرکے مواد مائے گواہان متعلقہ لکھ کر اس حکم کا روبکار سمو ملزم یا ضمانت لے کر بھیجنا چاہیئے تاکہ بوجہ جنبش اس عدالت کو تکمیل مقدمہ میں دقت نہ ہو۔ کیونکہ ملزم نے محض اختیار عدالت باوجود امتناعی حکم امر باعث تکلیف عام کے مکرر اُس کا ارتکاب کیا ہے اور دفعہ ۲۸۸ تعزیرات ہند و دفعہ ہذا میں بیّن فرق ہے۔ اور دفعہ ہذا میں خاص کوئی امر تفریق طلب نہیں ہے جس میں اختیاریہ امور لکھے جاویں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کو بمقدمہ دفعہ ۱۴۳ و دفعہ ۱۴۴ و ۱۴۵ ضابطہ فوجداری بالنسبت امر باعث تکلیف عام

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں کتاب یا رسالہ موسومہ فلاں بمضمون فحش فلاں یا تحریر یا تصویر یا نمبیہ سادہ یا رنگدار (جیسا کہ صورت مبینہ دفعہ ہذا ہووے) فروخت یا تقسیم یا بکرایہ چلانے کے لئے دوسرے فلاں تک سے لائے (جس قسم کا واقعہ ہوا اس کا مختصر اس کی نوعیت و مضمون کے درج کیا جاوے) جس سے مرتکب جرم دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند ہوئی جو مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ بہتاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطورہ عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند معیار لفظ فحش یہ ہے کہ آیا جن کے ہاتھوں میں ایسی کتاب یا رسالہ پہنچے ان کے خیالات کو مزید بگاڑنے کی ترغیب دے گا اور ضرر رسان اثرات پیدا کرنے میں ترقی کرے گا۔ اور کسی مضمون کتاب کے فحش نہ ہونے کا یہ جواب نہیں ہے کہ بلیغ کرنے والا کا منشاء فحش ہونے کا نہ تھا بلکہ فحش ہونے یا نہ ہونے کا معیار اس کتاب کے مضمون پر منحصر ہے نہ کہ ان وجوہات پر جن پر ان کا لکھنا کیا جائے گا۔ جبکہ صاف طور سے ایک رسالہ فحش ہو تو ان کا فحش لکھنا ارادتاً لکھا جانا اس کے لاعلاج نتیجہ سے متخذ ہوگا۔ اور ملزم پر الزام لگاتے ہوئے اس کتاب کے خاص الفاظ فحش ضبط تحریر میں لائے جاویں۔ اگر ایسا متروک ہو جاوے اور ملزم کو اس سے نقصان نہ پہنچے تو ہائیکورٹ نگرانی میں مداخلت نہیں کرے گی۔ کولنس لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۱، ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۱۰۶۱ ۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۷۷ و جلد ۲ صفحہ ۷۲۰۔

فحش کتاب وغیرہ کے بیچنے یا دکھانے کے لئے پاس رکھنا

دفعہ ۲۹۳ - جو کوئی شخص کوئی ایسی فحش کتاب یا کوئی اور شئے جو دفعہ اخیر مذکورہ بالا میں مصرح ہوئی بیچنے یا بانٹنے یا عامہ خلایق کو دکھلانے کے لئے اپنے پاس رکھتا ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل

تمدنی دنیا کی وہ غایت جس پر اس نظام کی عمر کی وخوش اسلوبی منحصر ہے بے سود و ناکارہ ہو جائیگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ مذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابلِ ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور تحت دفعہ ۲۶۱ ض ط فوجداری بطور سرسری تجویز ہو سکتی ہے۔ اور جہاں ساکی حکومت ہیں ضابطہ سرسری عمل نہیں ہے۔ وہاں حسب دفعہ ۲۱۱ تا ۲۱۹ ضابطہ فوجداری ابتدائی تحقیق کیس عمل کیا جاتا ہے۔ اور اثبات جرم پر فحش کتاب یا تصویر وغیرہ وغیرہ حسب بیان دفعہ ۵۲۱ ض ط فوجداری بحکم عدالت تلف کئے جانے کا حکم دے دی اور ضبطی دستاویزات رنگین یا متحرک و عکسی کا حکم تحت دفعہ ۵۹ (الف) دیا جاتا ہے۔

شرح یہ امر محتاج اظہار نہیں ہے کہ منشا وضع قانون سے عامہ خلایق کی جان و مال کی آسایش و حفاظت مقصود ہے۔ اور اس طبقہ خلایق انسانی میں مختلف طبائع کے انسان ہوتے ہیں جن کے اخلاق و پاکیزہ خیالات کا تحفظ ضروری ہے۔ اور بلحاظ اختلاف طبع بہت سے انسانوں کے دل فحش کتب و تصاویر سے بآسانی اور جلد ناپاک و شہوانی خیالات حاصل کر لیتے ہیں جو ان کی آیندہ زندگی کے لئے خطرناک ہوتے ہیں۔ اور ایسی فحش کتب یا تصاویر جو ناپاک و شہوت انگیز خیالات پیدا کرنے کی بنائے ہوتی ہیں۔ ہمچو قسم اشیاء کے بیچنے یا بانٹنے یا دوسرے ملک سے لانے یا چھاپنے یا عامہ خلایق کو دکھلانے یا اس کے اقدام کرنے کو تحت دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے تاکہ ان کے دیکھنے یا دیکھنے سے تمام نوعمر و سن بلوغ سن رسیدہ اشخاص ناپاک و گندے خیالات سے محفوظ رہیں جو انسان کی دائمی خوشحالی و بہتری کے لئے سدِ راہ ہوتے ہیں اور کسی کتاب میں ایک فقرہ بھی فحش لکھ کر مذہبی بحث و نیک نیتی پر استدلال کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ نیک نیتی کی شناخت نوعیت مضمون و ملزم کے فعل سے اخذ کی جاوے گی اور نیز بدنیتی مضمون فحش تحریر کر کے یا تصاویر فروخت کر کے یہ کہنا کہ اس کی نیت نیک تھی۔ بمقابلہ نوعیت فعل و نتائج کے وجہ معذرت قابل قبولیت نہیں ہے اور وہ ہمچو قسم تصاویر و رسالہ یا کتب یا تحریر بمنشائے دفعہ ۵۲۱ ضابطہ فوجداری تلف کر دی جائیں گی یا بمنشائے دفعہ ۹۹ (الف) ضابطہ فوجداری ضبط کیجائینگی

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا فحش کتاب یا تصویر فروخت کرنے کے لئے یا کرایہ پر چلانے کے لئے دوسرے ملک سے لانا یا چھاپنا یا عامہ کو دکھلانا (۲) ملزم کا دانستہ بصراحت مذکور عمل کرنا یا اس کا اقدام کرنا۔

بذا میں پمفلٹ کا شائع ہونا امر متنازعہ ہے اور مضمون واقعی مشتعل کرنیوالا ہے اور مزید حیثیت عرفی کے علاوہ جس کے متعلق عدالت دیوانی میں بھی دعوے ہو سکتا ہے۔ اور نیز مضمون پمفلٹ پڑھنے والے کو بلحاظ اسکی نوعیت کے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بلوہ ہوا اور جو اب ملزم متعلقہ نے ارادتاً خلاف قانون کیا ہے۔ اور تقسیم کنندہ پمفلٹ زیر دفعہ ۵۳ قابل سزا ہوگا۔ اور جسکے پمفلٹ حسب معنی دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند فحش ہے جو پڑھنے والوں کے سیالات کو خراب یا برانگیختہ کرے گا اور اثرات بد اخلاقی پیدا کرے گا وہ مجرم بدفعہ ۲۹۲ ہوگا اور ہر ایک مقدمہ میں سوال تنقیحی بلحاظ واقعات مقدمہ کے ہوگا۔ حکم سزا کم کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۴۰۱ - ۲۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۶۶

(۳) کتاب کوک شاستر میں لفظ آسن کی شمولیت حسب معنی دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند داخل نہیں ہے اور داخل شدہ فحش ہے۔ اس لئے کوئی جرم نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۷۳ - انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۸۰۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ - صفحہ ۶۴۹

۱۰ - آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۴۶۳ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ -

(۴) لفظ فحش مستعملہ دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کے یہ معنی ہیں جن لوگوں کے ہاتھ میں جائیگا انکے خیالات کو برانگیختہ اور خراب کردے گا اور اس لفظ کا یہ مدعا نہیں ہے کہ وسیع تربیت و تعلیمیافتہ انسانوں کے لئے تکلیف دہ اثر پیدا کرے گا بلکہ وہ مضمون کتاب ان کے دلوں پر خراب اثر پیدا کرے گا اور وجہ بخر کہ اس کے فحش مضمون کے لئے باعث روک نہیں ہے اور ہر ایک شخص اس فحش مضمون سے تعلق رکھنے والا اس کے نتائج کا ذمہ دار ہے۔ اور استغاثہ کو اثبات جرم کے لئے ثابت کرنا چاہیئے کہ کتاب میں کون سا مضمون فحش ہے اور بطور خاص اس کا فحش ثابت کرنا نافع سماعت نگرانی نہیں ہو سکتا ہے۔ اور فحش مضمون نوجوان مرد و عورت پر جن کے دماغ اثر پذیر ہیں موثر ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۱، کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۴۶۱ - ۳۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۸۵ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۲۳ - ۵۶ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۲۳ - سنہ ۱۹۳۲ء - کرمنل صفحہ ۶۰۸ - ۶۰ کلکتہ صفحہ ۱۹ - آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۱۳۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۵۱

فحش افعال اور گیت | **دفعہ ۲۹۴** - جو کوئی شخص اور دوسروں کو رنج پہنچانے

(الف) کوئی فحش فعل عامہ خلائق کی آمد و رفت

ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے، اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔ اور بمنشائے دفعہ ۲۶۰ و ۲۶۵ ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا اُن کتب یا رسالہ یا تصویر مصرحہ دفعہ ماقبل کو فروخت کرنے یا عامہ خلائق کو دکھلانے کے لئے اپنے پاس رکھنا جرم قابل سزا قرار دیا ہے۔ اور توضیحی امور غایت وضع دفعات تحت دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔ اور جس رسالہ کتاب کا مضمون فحش ہو جس کے پڑھنے سے دلوں میں گندے اور ناپاک خیالات کے اجتماع سے بد نتائج پیدا ہوں اور میلان طبع شہوانی تحریکات کے لئے محرک ہو۔ وہاں نیک نیتی سے کتاب کا لکھنا بیان کرنا مستفید نہیں ہے۔ جبکہ اس مضمون کی نوعیت سے لازمی نتیجہ فعل پڑھنے والوں کے دلوں میں خراب و برگشتہ کرنے والے خیالات پیدا کرنیکا موجد ہووے اور خصوصاً نوعمر مذکور و اناث اور عموماً دیگر اشخاص کے ذہنوں میں پلید و شہوت انگیز خیالات پیدا کرے ملزم استلزام سزا سے سبکدوشی حاصل نہیں کر سکیگا۔ اسی لحاظ سے ہمچو قسم کتب وغیرہ کو زیر دفعہ ۵۲۱ ضابطہ فوجداری تلف کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ اجزائے ثبوت طلب قریباً وہی ہیں جو بدفعہ ماقبل درج کئے گئے ہیں، وہ دفعہ ہذا کے اجزائے ہیں۔ مصرحہ دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند میں فروخت یا تقسیم کرنے یا عامہ خلائق کو دکھلانے کے لئے پاس رکھنا ثبوت طلب ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب و فرد قرار داد جرم

اجزائے قانونی ثبوت طلب و فرد قرار داد جرم دفعہ ہذا بہ تغیر معمولی الفاظ قریباً دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کے مطابق ہیں۔

رولنگر آف ہائیکورٹس

(۱) ایسا مضمون بحوالہ کتب مذہبی اجنبیہ میں شایع کرنا جس مضمون سے نفرت انگیز ناپاک خیالات ناظرین کے دلوں پر پیدا ہوں۔ یا ان کا پیدا ہونا قرین عقل ہو۔ پرنٹر یا ایڈیٹر ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہیں ہو سکتے ہیں۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۰ء۔

(۲) ایک مقدمہ میں ملاں رحمت علی و محمد علی بدفعہ ۱۵۳ و ۲۹۲ تعزیرات ہند متعلق تحریری امور کے پمفلٹ چھپوا کر عام طور پر تقسیم کرائے تھے۔ جس پر ملزمان متعلقہ عدالت سے سزایاب ہوئے تھے۔ ملزمان کے اپیل باقاعدہ ہائی کورٹ بمبئی میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ مقدمہ

صورت نقص امن کی رکھتا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت ۱۸ ب

(۱) ملزم کا کوئی فحش فعل کرنا یا آمد و رفت عامہ کی جگہ یا اس کے قریب کوئی فحش گیت گانا یا فحش شعر پڑھنا یا فحش باتیں بکنا (۲) ملزم کا فعل یا گانا یا شعر پڑھنا یا باتیں بکنا عام خلائق کی جگہ یا اس کے قریب ہوں (۳) اُن امور کا فحش ہونا (۴) ملزم کا بہ نیت رنج رسانی دیگران وہ عمل کیا جانا ہووے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۹۴ تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ مجاز نے تین ماہ قید کا حکم صادر کیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ حکم سزائے قید تین ماہ بے قاعدہ سخت صادر کیا گیا ہے آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۲۵۳-۲ برما لاجرنل صفحہ ۹۸۔

لاٹری آفس یعنے چٹھی ڈالنے کا دفتر رکھنا

دفعہ ۲۹۴ (الف) جو کوئی شخص کوئی دفتر یا مقام بغرض ایسی لاٹری یا چٹھی ڈالنے کے رکھے جس کی اجازت سرکار سے نہیں ہے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

جو کوئی شخص کوئی تجویز مشتہر کرے اس مضمون کی کہ میں اپنا قدر روپیہ یا فلاں مال دوں گا یا فلاں شخص کے نفع کے واسطے فلاں کام کروں گا یا نہ کرونگا اگر کوئی واقعہ یا امر اتفاقی جو کسی لاٹری مذکور میں کسی ٹکٹ یا لاٹ یعنی قرعہ یا نمبر یا نشان کے ڈالنے کی نسبت یا اُس سے متعلق ہو پیش آئے تو اُس کو جرمانے کی سزا ہوگی جو ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

اصول

موجودہ زمانہ میں ہر قسم لاٹری۔ یا چٹھی ڈالنے یا بطور دیگر کثیر التعداد صورتیں بہ تحریص حصولِ مال زیر عمل ہو گئی ہیں کہ ایک قسم کا ذریعہ معاش مقرر ہو

کی جگہ پر کرے یا

(ب) عامہ خلائق کی آمد و رفت کی جگہ میں یا اُس کے قریب کوئی فحش گیت گائے یا کوئی فحش شعر پڑھے یا فحش باتیں بکے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوم ہے اور بطور سرسری باب بست و دوم دفعات ۲۶۰ تا ۲۶۵ ضابطہ فوجداری عمل ہوگا۔ مگر جہاں سرسری ضابطہ پر عمل نہ ہو وہاں باب بیست دفعہ ۲۴۱ تا ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کرنا چاہیئے اور صدور حکم کے وقت حسب دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری بہ تحفظ امن ضمانت کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں لفظ اور فقرہ بصیغہ جمع مستعمل ہوا ہے۔ اور بظاہر کسی شخص کے کسی فحش فعل یا فحش گیت یا فحش شعر کسی آمد و رفت عامہ کی جگہ یا اُس کے قریب کرنے سے ایک سے زیادہ تعداد کے اشخاص کی دل آزاری کے باعث ہونے پر تحت دفعہ ہذا اس کو قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ لیکن جہاں کسی ایسے مقام عام میں کوئی شخص بصراحت صدر کوئی فعل کرے اور اُس سے ایک شخص کی رنج دہی کا باعث ہو تو قانوناً ایسی صورت میں بھی وہ شخص قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ بمنشائے دفعہ ۹ تعزیرات ہند تائید دفعہ ۱۳ ضمن (۲) قانون عبادات عامہ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ء یہ امر صاف کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ الفاظ جو بمعنی صیغہ واحد ہیں وہ صیغہ جمع کو شامل ہیں اور وہ الفاظ جو بمعنی صیغہ جمع ہیں صیغہ واحد کو شامل ہیں۔ بنا بریں بدفعہ ہذا اصولاً ایک طرف فتنہ پرداز و بے حیا اشخاص کے افعال ذمیمہ کا انسداد مقصود ہے دوسری طرف اخلاق و پاکیزہ خیالات انسانی کی حفاظت مطلوب ہے۔ اس لئے جو شخص کوئی بے حیائی کا فعل عامہ خلائق کی آمد و رفت کی جگہ کرے یا اُس کے قریب فحش گیت گائے یا فحش شعر پڑھے یا فحش باتیں بکے زیر دفعہ ہذا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بہ ثبوت جرم دفعہ ہذا زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری حکم دیا جا سکتا ہے کہ حسب معنی دفعہ ہذا یہ فعل ایک

بغیر لس ڈالنے لاٹری رکھنا (۳) اس جگہ لاٹری ڈالنے کو بغیر منظوری حکومت ضابطہ رکھنا (۴) باتجویز روپیہ یا مال کے دینے کے لئے ملزم کا مشتہر کرنا (۵) ملزم کا بذریعہ ٹکٹ یا قرعہ اندازی یا صورت نشان برآمدگی پر پبلک کو اطمینان دلانا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) ٹکٹوں کی خرید ہر خریداران ٹکٹ پر انعام اتفاقی تقسیم کرنے کے سلسلہ کو لوٹری کہتے ہیں۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۷۷ اور لوگوں کے بلانے کی تجویز کو بذریعہ اخبار یا اشتہار مشتہر کرنا کہ وہ لوگ لاٹری میں حصہ لیں اور بلحاظ تعداد خرید ٹکٹ انعام دیئے جانے کا اظہار کیا جاوے کہ وہ ٹکٹ خریدیں یہ واقعہ زیر دفعہ ۲۹۴ (الف) مشتہر کرنے کی حد تک پہونچتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۷۷ سنہ ۱۹۲۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۳۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۲۱۳۔ ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۹۲

(۲) جو اس کاروبار کے لئے دفتر لاٹری انعامی مبلغات کے لئے مقرر کیا گیا ہو جس سے آخیر لاٹری کا انعام برآمد کیا جانا ہو وہ زیر دفعہ ۲۹۴ الف مستوجب سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۱۸۷۔ ۱۶ مدراس لا ویکلی صفحہ ۷۵۷۔ ۲۳ کرمنل لاجرنل صفحہ ۶۰۸۔ ۴۴ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۹۵۔ ۳۲ مدراس لاٹائم صفحہ ۳۴۰۔

(۳) کسی غیر مستند لاٹری میں ٹکٹوں کا اشتہار کسی خاص جگہ کا دینا حسب معنی دفعہ ۲۹۴ الف جرم نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۶۔ ۲۶ کرمنل لاجرنل صفحہ ۲۲۲۔ ۲۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۶۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۳، صفحہ ۱۰۰۶

(۴) کسی گھوڑ دوڑ پر شرائط انعام جیتنے والے گھوڑوں کا مقرر کرنا اور اس کے لئے خاص انعامات گھوڑوں کے لئے تعین کرنا جرم ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ مشتہر کرنے والے نے ادائیگی رقوم کی ذمہ داری کی ہو۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۴۳۔ ۲۶ کرمنل لاجرنل صفحہ ۹۸۰، ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۳۶۳۔ انڈین کیسز جلد صفحہ ۱۶ ۱۔

(۵) کتب متعلقہ ٹکٹ لاٹری کا تقسیم کرنا مشتہر کرنے کے مساوی ہے آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء کرمنل کیسز صفحہ ۹۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸۔ صفحہ ۲۴۷۔

(۶) اور لفظ مال مندرجہ دفعہ ہذا سے مال منقولہ و مال غیر منقولہ ہر دو شامل ہیں۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۷ء مدراس صفحہ ۶۶۔ ۵۰ مدراس صفحہ ۴۷۶۔ ۵۱ مدراس لاجرنل صفحہ ۶۸۵

گیلہے جس سے کو اتفاقاً کسی شخص کو اس سے کچھ خوش قسمتی سے ملجاتا ہے۔ لیکن عموماً بکثرت پبلک کو نقصان ہوتا ہے۔ اور بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ جن میں محض ایک دو کو بطور حصول تحریص دیگران برائے نام انعام برآمد کردیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں کلیتاً فائدہ کمپنی والے کا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے خلاف ایسے امور اختیار کرنے کے لئے قانوناً منظوری گورنمنٹ عالیہ مشروط کردیگئی ہے۔ تاکہ اس صورت کی اصلیت نفع نقصان کو دیکھ کر منظوری دی جاوے

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جائیگا

تشریح دفعہ ہذا میں بموجب دفعہ ۱۰۔ ایکٹ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۷۰ء ترمیم ہوکر اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ کوئی جگہ یا دفتر یا لاٹری یا چٹھی ڈالنے کے لئے بلا منظوری رکھے یا کوئی شخص حسب ضمن ۲ دفعہ ہذا کوئی تجویز مشتہر کرے۔ قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور لاٹری یا چٹھی ڈالنے کا طریق اختیار کرنا جس کی گورنمنٹ سے قانوناً اجازت نہیں ہے۔ یا کسی تجویز چٹھی ڈالنے کی بذریعہ اخبار یا اشتہارات مشتہر کرنا ذمہ داری قانونی قابل مواخذہ عاید کرتا ہے اور جو اشخاص عام محکموں کو بطور انعام خرید کریں نہ کہ ان محکموں کو اشیاء فروخت طلب کے لئے خریدنے لاٹری کی حد تک پہونچتا ہے۔ اور طریق انعامات اگر بطور بازی نہ ہووے اور اس کا حاصل ہونا اتفاقیہ ہووے تو ناجائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ بمنشائے دفعہ ۳۰ ایکٹ معاہدہ نمبر ۱۸۷۲ء معاملات بطور شرط کے نہیں ہوتے ہیں اور جن معاملات کا شرط پر جیتنا یا کسی بازی کے نتیجہ کے موافق یا کسی امر غیر یقین کے وقوع پر کسی شخص کی حوالگی مشروط کیگئی ہو۔ ایسے مشروط معاملات کالعدم ہیں۔ اور نہ کوئی دعوے اس معاملہ کا عدالت میں قابل مسموع ہوگا۔ لیکن اس دفعہ ۳۰ کے تحت گھوڑ دوڑ کے معاملہ کو مستثنےٰ قرار دیا ہے جو بظاہر قانونی نقطۂ خیال سے بلا استثنےٰ غور طلب معلوم ہوتا ہے۔ اور اجرائے کارروائی دفعہ ہذا سے قبل منظوری دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ لازمی ہے۔ اور لاٹری وغیرہ کے لئے منظوری لوکل گورنمنٹ مطلوب ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) دفتر یا مقام لاٹری وغیرہ کے ملزم کا رکھنا (۲) اس مقام کو

صفحہ ۳۹ سنہ ۱۹۳۴ء کرمنل کیسز صفحہ ۶۳۸ - آل انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۲۴ء سندھ صفحہ ۶۹

(۱۰) لاٹری ایک تجویز ہے جسکا انعام اتفاق یا لوٹ پر تقسیم ہوتا ہے اور اس کی نہایت سادہ صورت یہ ہے کہ انعام اُن لوگوں پر تقسیم کیا جاوے جنہوں نے اس فنڈ کی تقسیم سے اتفاق کیا ہو اور غیر مساوی طور پر جس سے وہ متعلق ہوگا وہ شخص فایدہ اٹھانیوالا اُس متفقہ قرارداد کے مطابق ہوگا۔

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ذخیرہ جس میں انعام تقسیم کیا جاوے فایدہ اٹھانیوالوں پر ہی منحصر رکھا جاوے اور نہ ہر ایک خریدار ٹکٹ بجز اس اِنعام مقررہ کے جو تجویز کیا جا چکا ہو کسی رقم عام فنڈ سے حسب معنی لاٹری تعلق رکھے گا۔ اور جرم دفعہ ۲۹۴ (الف) میں لاٹری یا چٹھی ڈالنا ایک ضروری مشروط جزو جرم ہے۔ اور لفظ ڈالنا عملی یعنی بدفعہ ہذا میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور جب سنہ ۱۸۶۰ء میں یہ دفعہ وضع ہوئی ہے اس وقت واضعان آئین و قوانین کا یہ اغلب خیال تھا کہ لاٹری کا اجرا یہ ہوگا کہ جیتنے والے کا نام ایک شکے یا بکس یا کسی اور شے میں سے نکالا جاوے گا جو یہ اصلی چٹھی ڈالنا ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۴ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۱۴۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۱۴۹

(۱۱) چند اشخاص نے چٹ فنڈ کے نام سے ایک دفتر مقرر کیا۔ اور فروختگی ٹکٹوں بطور لاٹری کا اجرا کرکے لوگوں سے روپیہ وصول کر لیا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزمان کو بدیں وجہ بری کر دیا کہ انہوں نے آخیر دسمبر تک بذریعہ درخواست گورنمنٹ سے اجازت حاصل کی تھی اور حکم یہ تھا کہ اخیر دسمبر تک روپیہ لوگوں کو واپس کر دیا جاوے۔ چنانچہ ناگپور ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ باوجود حکم کے ملزمان نے روپیہ اشخاص متعلقہ کو واپس نہیں کیا ہے اور حکم مجسٹریٹ درست نہیں ہے۔ مگر تحقیقات بجرم دفعہ ۲۹۴ (الف) کیجاکر مطابق قانون کے حسب ضابطہ حکم دیا جاوے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۹ - صفحہ ۹۱۶ ناگپور سنہ ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۶۴۰ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء

۱۔ مدراس لاویکلی صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۲۶ء۔ مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۹۴۹ - ۳۸ مدراس سیشل ٹائم
ریکورٹ صفحہ ۱۳۶ - ۲۸ کرمنیل لاجرنل صفحہ ۴ - ۷ آل انڈیا کرمنیل رپورٹ صفحہ ۱۷۲
۷) ایک شخص کے پاس سرکلر آئرلینڈ تھا جس میں گھوڑ دوڑ کا انعام ۷ کروڑ دیا جانا لکھا تھا۔
رفی ٹکٹ ۷ روپیہ آٹھ آنہ قیمت مقرر تھی اور اول انعام پچاس ہزار۔ دوئم تیس ہزار سوم
۱۰ ہزار وغیرہ وغیرہ اس طرح سے صد ہا خریداران ٹکٹ کے لئے انعامات درج تھے۔
رکم از کم بارہ صد روپیہ کا انعام مقرر تھا جو خط و کتابت و فروختگی ٹکٹ ہائے سے صورت
قعہ بجرم دفعہ ۲۹۴ (الف) صادق آتی ہے اور یہ عذر کہ وہ شخص قانون سے ناواقف تھا کوئی
مقبول عذر نہیں ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۱۸ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۴۳
فحہ ۱۱۳ - ۵۶ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۵۳۹ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنیل کیسز صفحہ ۱۱۱ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء
۸) ایک سائیکل و گراموفون کے متعلق ایک شخص تین روپیہ فی ٹکٹ مقرر کرکے ہر ایک ماہ کے بعد
ں ماہ تک ہمیشہ دیئے جانے مقرر کئے تھے۔ اور ۲۰ ماہ کے بعد ایک سائیکل یا ایک گراموفون
بور انعام دیئے جاویں گے۔ یہ صورت موجودہ ایک لاٹری کی صورت ہے۔ اور اس کو ملزم
ے چھپوا کر عام طور پر تقسیم کرایا تھا جو زیر دفعہ ۲۹۴ (الف) حصہ آخیر مجرم قرار دیا جا کر سزا یاب ہوا
نیل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۲۳۲ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۱۱۱۹ - ۵۷ مدراس
فحہ ۹۲۳ - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۲۶ - آل لاء رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۲۵۷ - سنہ ۱۹۳۴ء مدراس
بی نوٹ صفحہ ۲۶۵ - ۴۰ لاویکلی صفحہ ۲۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۴۶۴ -
۶ مدراس لاجرنل جلد ۱۶۳۔

۷) مستمی دھنا لیہ گھسیٹا دوکاندار نے نصف آنہ ٹکٹ کی فروخت میں برآمدگی لاٹری پر ایک
ل مٹھائی ہر دو پیسے کے خریدار ٹکٹ کو دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جسکو مجسٹریٹ درجہ اول
چی نے دفعہ ۲۹۴ (الف) کے ہر دو ضمنوں سزا روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی جس کی نگرانی
مہ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے پبلک کو محرک کیا ہے کہ وہ
یٹ مٹھائی کے لئے ٹکٹ خریدیں اور ہر ایک خریدار ٹکٹ کو ایک بنڈل مٹھائی کا انعام کے طور
گا۔ جو حسب معنی دفعہ ۲۹۴ (الف) تعریرات ہند لاٹری ہے۔ اس لئے درخواست
م نامنظور کیجا کر حکم سزا بحال رکھا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۲۴۹ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ
ین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۱۰۹۳ - آل لاء رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۶۹ - ۷ رپورٹ سندھ

اصول | دفعہ ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷ ۔ بربنائے مذہب عبادتگاہوں و دیگر اشیاء متبرک کو نجس و خراب کرنے یا مداخلت بیجا سے اس لئے روکا گیا ہے کہ کسی فرقہ اشخاص یا شخص کی توہین مذہب سے لوگوں کی دل آزاری کا باعث نہ ہووے اور معابد گاہوں کی حفاظت کا اعلےٰ فرض قرار دیا گیا ہے کہ جب انگلستان میں شہنشاہ معظم دام اقبالہ کی تاجپوشی کی رسم ادا کیجاتی ہے تو اُس وقت بپتسمہ و تاجپوشی کی رسم سے پیشتر شہنشاہ معظم انجیل مقدس پر ہاتھ رکھ کر مطابق قانونی و دیگر امور کے اظہار کے سلسلہ میں معابد گاہوں کی حفاظت کرنیکا بھی حلف کرتے ہیں ۔ جس سے گرجاؤں و مساجد و شوالہ وغیرہ کی تحفظ کے احکام سے اس پاک جگہ کا احترام و اعزاز ہوتا ہے ۔ اس لئے ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ خلاف احکام دفعہ ۲۹۵ و ۲۹۶ تعزیرات ہند کوئی ایسا عمل نہ کیا جاوے کہ جس سے تحقیر مذاہب و دل آزاری اشخاص متعلقہ ہووے ۔

ابتدائی ضابطہ | جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے ۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے ۔

شرح | دفعہ ہذا میں عبادت گاہوں و اشیاء غیر ذی روح کو جو کسی فرقہ کے نزدیک متبرک سمجھی جاتی ہیں جن کے خراب کرنے یا مضرت پہونچانے یا نجس کرنیکو کوئی فرقہ مذہباً توہین سمجھتا ہو ہر شخص کو ممانعت کیگئی ہے ۔ لیکن بعض فیصلہ جات ذیل میں لفظ "شئے مستعملہ دفعہ ہذا میں اشیاء جاندار بھی جو مقدس سمجھی جاتی ہے داخل کیگئی ہیں ۔ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۵ و لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء جلد ۸ صفحہ ۱۷ لیکن فیصلہ چیفکورٹ پنجاب اجلاس کامل آنریبل مسٹر جسٹس رائیکن صاحب چیف جج لاہور بمقدمہ علی محمد وغیرہ سایلان بنام سرکار بجرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند مفصلہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۷ء پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۱۸ء میں جس میں سکھوں نے ایک مسجد کے قریب کچھ خانگی جانور جھٹکا کر کے مسلمانوں کو رنج پہونچایا تھا اور مسلمانوں نے اس کا انتقام لینے کے لئے گائے کو ذبح کیا کہ سکھوں کی نسبت اپنی مذہبی توہین خیال کرنے کا احتمال تھا ۔ جس پر چند مسلمان مدعا علیہ ہذا مجرم قرار پائے ۔ اور سخانب پیٹر کار سرکار فیصلہ نمبر ۲۷ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۴ء و دیگر فیصلہ حوالہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر گائے کا اس نیت سے ذبح کرنا

(۱۵)
باب پانزدہم

اُن جُرموں کے بیان میں جو مذہب سے متعلق ہیں

مجموعہ ہذا میں ہر قسم کے جُرائم کے اِنسداد کے لئے مختلف سزائیں درج کیگئی ہیں لیکن مذہبی تحقیر و توہین کے افعال ذمیمہ جو بعض کمینہ خصائل کو تا اندیش اشخاص سے وقوع میں آکر ایسی سنگین صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ جن کے ارتکاب سے اِس قدر خطرہ عظیم پیدا ہوجاتا ہے کہ کسی سنگین ترین جرم کے ارتکاب سے ایسا احتمال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اِس لئے ہر قسم جرائم کے اِنسداد کے لئے افسران پولیس کو نہایت سرگرمی و دلچسپی سے ہر عکس کوشش عمل میں لانی چاہیئے۔ اور جس مصلحت کو واضعان قانون نے مدِ نظر رکھ کر کسی متبرک شئے یا عبادت گاہ کے بالارادہ خراب یا نجس کرنے کی سزائیں مقرر کی ہیں ایسا ہی عدالتوں کا بھی اس پر بخوبی عمل پیرا ہونا اُن کے نیک فرائض منصبی کا مفید نتیجہ پیدا کرے گا۔

کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کی نیت سے کسی عبادت گاہ کو نقصان پہونچانا یا نجس کرنا

دفعہ ۲۹۵ - جو کوئی شخص کسی عبادت گاہ یا کسی شئے کو جو لوگوں کے کسی فرقہ کے نزدیک متبرک سمجھی جاتی ہو خراب کرے یا مضرت پہونچائے یا نجس کرے۔ اس کے ذریعہ لوگوں کے کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کرنے کی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ لوگوں کا کوئی فرقہ اس خراب کرنے یا مضرت پہونچانے یا نجس کرنے کو اپنے مذہب کی ایک طرح کی توہین سمجھے گا تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

اور لفظ شے بطور لفظ اپنی عمومیت کے ہر جاندار کے استعمال کے لئے کسی قسم کی مناسبت و سوزونیت نہیں رکھتا ہے اور اگر کھینچ تان کر خلاف منشا اس لفظ کے معنی کی توسیع ہر جاندار پر محتوی کی جاوے تو قطع نظر نقص لفظ مذکور کے ہر ایک انسان پر بھی اس کا اطلاق ہوگا کیونکہ بعض مقدمہ میں انسان ایک فرقہ کے نزدیک مذہبا قابل احترام و پرستش ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گائے یا سانڈ یا ماتھی یا ہنومان جی وغیرہ کو متبرک و قابل پرستش مانا گیا ہے تو پھر ایسی صورت میں کسی شخص کا کسی متبرک انسان یا حیوان مبینہ مسطور کو مضرت پہونچانے یا کسی شے غلیظ کے ڈالنے سے اس کو ناپاک کرنا بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا اور اس طرح مستلزم دلائل سے الفاظ قانونی کی تعبیر کرنے سے اصل منشا قانون زائل ہو کر بہت سا سعید مجموعہ ہذا معرض اعتراض ہو جاوے گا جیسا کہ سٹیفن صاحب نے ڈائجسٹ آف دی کریمنل لا آف انگلینڈ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶ میں لفظ حیوان کی تعریف پر جس میں سوائے انسان کے ہر جاندار داخل کیا گیا ہے نظر استہزا اس کو فضول ہی نہیں کہا بلکہ اس کی صحت میں بھی شک کیا ہے جس میں فرشتہ۔ مینڈک کا بچہ اور درخت داخل کیا گیا ہے اور آجکل تو یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ ہر نباتات جاندار ہے اور تذکیر و تانیث رکھتا ہے۔ اس لئے الفاظ قانونی کی تعبیر سیدھے سادے طریق سے اسکی منشا کو ملحوظ رکھ کر کیجاتی ہے اور قانون منطق نہیں ہے۔ منطق بوجب فیصلہ پنجاب چیفکورٹ بے قاعدہ قواعد پر مشتمل ہے۔ اس لئے لفظ شے ذی روح پر محتوی نہیں ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) مجرم نے عبادت گاہ یا کسی شے متبرک کو خراب کیا یا مضرت پہونچایا یا نجس کیا

(۲) اس جگہ یا شے کا ایک فرقہ مذہب کے نزدیک پاک و متبرک ہونا (۳) مجرم کا ارادہ فرقہ اشخاص متعلقہ مذہب کی توہین کرنا یا علم اس امر کے کہ وہ فرقہ مذہبی اس کو خراب کرنے یا مضرت پہونچنے یا نجس کرنے کو توہین سمجھے گا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں بجدیٹ و جج اول ضلع فلاں مجرم پر باتہام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں مجرم نے بایام و تاریخ فلاں عبادت گاہ کو فلاں ناپاک چیز سے نجس کیا اور اس طرح تمہارے عمل سے فرقہ مسمی و باشندگان کے مذہب کی توہین ہوئی ہے (جو صورت خراب کرنے یا نجس کرنے یا نقصان پہونچانے کی ہو یا بت قابل پرستش کی نسبت جو ناپاک و معیوب عمل کیا

کہ ہندوؤں کے مذہبی احساس کو گزند پہونچے جو اس فعل کے ارتکاب پر حاوی ہو سکے تو اس قسم کے افعال کو بلا سزا رہنے دینے سے پبلک پر بہت خطرہ لاحق ہوگا۔ اس پر فل بنچ چنکورٹ نے اپنا فیصلہ نمبر ۴۷ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء منسوخ فرما کر بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ اجلاس کامل و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۵۲ قرار دیا کہ پیروکار سرکار کی یہ اس قسم کی دلیل ہے۔ جو کورٹ آف جسٹس سے بڑھ کر واضعان قانون کے پیش کرنی لازم ہے تاہم اس کے متعلق ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ ہائیکورٹ کلکتہ اور الہ آباد کے فیصلہ کو شایع کئے ہوئے قریباً ۳۰ سال گذرے ہیں اور واضعان قانون نے دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کی اس طرح ترمیم کرنے کے واسطے کوئی کارروائی نہیں کی جو افعال مخولہ مذکور پر حاوی ہو۔ چنانچہ اس کے مطابق یہ مقدمہ تنہا پنچ سے بروئیداد مذکور فیصلہ ہوا۔ پنجاب لا رپورٹ ۱۹۱۶ء ۱۰ و پنجاب ویکلی کرمنل رپورٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ء و انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۳۳۰ و کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۱۴ سنہ ۱۹۱۸ء فل بنچ۔

اور اسی طرح سے ایک مقدمہ میں ایک سانڈ کو گوشت خوری و قیمت کھال کے لئے چند مسلمانوں نے پکڑ کر ذبح کر لیا اور عدالت مجسٹریٹ جہاں آباد سے متعلقین مندر کے خلاف بدفعہ ۱۰۷ ضابطہ عمل کیا جا کر دو دو سو روپیہ کی ضمانتیں میعادی ایک ایک سال کے لیں۔ جس پر بعدالت ہائیکورٹ نگرانی پیش ہو کر منجانب پیروکار سرکار بحث کیگئی کہ ہندو مذہب سرادھوں کے موقع پر سانڈ کی پرستش کرتے ہیں اور اس کی نظر یعنی بھینٹ کرتے ہیں اور اس کو دیوتا سمجھتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے مذہبی خیالات کو مضرت پہنچکر توہین ہوتی ہے۔ لیکن عدالت ہائیکورٹ پٹنہ سے نگرانی دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری منظور ہو کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کر کے اصل جرم ۲۹۴ الف میں قرار دیا گیا کہ کسی چھوڑے ہوئے سانڈ کو گوشت کے لئے یا قیمت کھال کے لئے ذبح کر دینا جرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۵۳ سنہ ۱۹۲۰ء و انڈین کیس جلد ۵۶ صفحہ ۴۳۷

چنانچہ لفظ "شئے" مستعملہ دفعہ ہذا کو جو اول الذکر فیصلہ جات میں ہر شئے جاندار پر بھی حاوی کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اصل لفظ انگریزی Object ہے جسکا ترجمہ بدفعہ ہذا شئے کیا گیا ہے۔ اور لفظ شئے عربی لفظ ہے جس ہر دو الفاظ انگریزی (Object) اور شئے کے معنی چیز ہے جسکا اطلاق گائے یا سانڈ یا کسی اور حیوان پر کرنا دفعہ ہذا و لفظ مذکور کے اصل منشا و مفہوم کے مغائر تعبیر کرنا ہے۔ اور اس لفظ میں اشیائے مادی کے دیوتا جو ہندو مذاہب میں متبرک و محترم سمجھے جا کر پرستش کئے جاتے ہیں داخل ہیں

[illegible] جس کیا ہے اس لئے زیر دفعہ [illegible] تعزیرات ہند [illegible] ہم کہا ہے جس کے حکم سزا قایم رکھ کر درخواست مزمان اپیلانٹ نامنظور کی۔ [illegible] ناگپور صفحہ [illegible] ۱۹۱۰ء ناگ پور۔ [illegible] جلد ۶ صفحہ [illegible] آل انڈیا رپورٹر ناگپور صفحہ [illegible]

۵ ایک مقدمہ میں ایک [illegible] اس کے اندر کے [illegible] پر چلایا گیا جس کی مجازت زیر دفعہ [illegible] بشمول دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند [illegible] دیا جس کی باقی [illegible] سزا کو [illegible] سے بجائے حبس دوام کے سزا ہر جرم بھگتنے کے ایک ہی سات سزا میں بھگتنے کا حکم تبدیل کیا گیا۔ کرمنل [illegible] جرنل جلد ۵ صفحہ [illegible] اودھ [illegible] جلد ۲ صفحہ [illegible] آل انڈیا رپورٹر [illegible]

کسی فرقہ اشخاص کے مذہبی خیالات یا مذہبی عقاید کی سوچ بچار کر یا بہ نیت فاصد حقارت کرنا

دفعہ ۱۹۵ (الف) جو کوئی شخص سوچ بچار کر بہ نیت فاصد کسی فرقہ رعایا کے مذہبی خیالات کو بذریعہ الفاظ جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا نقوش مرئیہ کے ذریعہ سے کہے گئے ہوں کسی شخص کے مذہبی کی حقارت کرے یا اس کا اقدام کرے یا مذہبی عقاید کسی فرقہ اشخاص کی حقارت کرے یا اس کا اقدام کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اصول۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ تحفظ تنظیم حکومت کے لئے رعایا کا با امن و امان آزادانہ زندگی بسر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور چونکہ عامہ خلایق میں مختلف فرقوں کے خیالات مذہبی ایک دوسرے فرقے کے خلاف ہیں۔ اور یہ مرض انڈیا میں اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ ایسی خاص طبائع بہت کم ہیں۔ جو اس مختلف رنگا رنگ مخلوق کے خالق رب العالمین کی بندگی پر غور کر کے اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہو بلکہ اس اختلاف کو ہی فروغ دینا اور یہ بہبودی سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے ہر قسم اشخاص کی نکتہ چینی جس سے کسی فرقہ کے مذہبی خیالات یا عقاید کی حقارت ہووے بدفعہ ہذا روک کے لئے قانون وضع کیا گیا ہے۔ تاکہ عام طور پر لوگوں کو ایسے

فرد جرم میں لکھنا چاہیے۔ جس کے لئے اب ثبوت طلب ہیں۔ صراحت کیجئے۔ جس سے فرد جرم
دفعہ ۱۵۰ تعزیرات سزا کیے ہوئے جو جوڈیشل مجسٹریٹ کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا
ہوں کہ مجرم کو بلحاظ ہی تجویز میرے روبرو عدالت مجسٹریٹ درجہ اول عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) کسی شخص کا گائے کو دانستہ یا بعلم جان سے مارنا (ذبح کرنا) اس لئے کہ ہندو مذہب کے
قائل ناراض ہوں زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند جرم نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۵۔

(۲) ایک موضع میں سکھوں نے مسجد کے قریب چند جانوروں کا جھٹکہ کیا۔ جس پر مسلمانوں کو رنج ہوا
اور انہوں نے سکھوں کو مذہبی مضرت پہونچانے کے لئے گائے ذبح کر دی اس علم سے کہ غالباً
اس سے سکھوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوں گے۔ ملزمان عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوئے
اور سشن جج نے اپیل منظور کئے۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا کہ مسلمانوں نے کوئی جرم
دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند نہیں کیا ہے۔ کرمنل اپیل ۱۹۱۳ء صفحہ ۳۳ ۱۹۱۳ء پنجاب چیف کورٹ
انڈین لیسر جلد ۴۴ صفحہ ۳۳۰۔ انڈیا پنجاب لا رپورٹ ۱۹۱۳ء کرمنل ۱۶۰۔ پنجاب لا رپورٹ
صفحہ ۱۹۱۷۔ ۲۰ پنجاب رپورٹ ۱۹۱۳ء کرمنل۔

(۳) کسی جھوٹے کو گوشت خوری کے لئے اور کھال کے لئے نظر بنیاد ذکر نا جرم دفعہ ۲۹۵
تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۵۵۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۴۵۰ ۱۹۱۲ء
مینہ انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۴۲۷

(۴) چند یوم سے کمبخت قوم ہندوؤں دوہر لینے خاکر وہاں میں ناراضگی اس امر پر تھی کہ ہر لوگ
ہندوؤں میں شامل ہونا چاہتے تھے اور ہندو ان کو شامل نہیں کرتے تھے۔ اور میگھ ناتھ دیوتا
جو ایک برج میں ہندوؤں کی جانب سے پرستش کیا جاتا تھا ایک روز پنڈہ مہر اس برج میں گئے
اور وہاں ایک بکرا بھیٹ کیا گیا اور اس کا خون میگھ ناتھ بت پر چھڑک دیا اور بت کے گلے
میں ہار ڈالکر چلے آئے۔ جس پر مسمیان آتما رام وجے رام وغیرہ ہندوؤں نے مجسٹریٹ درجہ اول
کی عدالت میں استغاثہ بدفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کر دیا۔ مجسٹریٹ مجاز نے آٹھ ملزمان کو سزا دیدی
جس کی نگرانی ہائیکورٹ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ صدیوں سے
یہ رواج ہے اور نیز بھگت ہندوؤں کا خیال ہے کہ کسی ہندو دیوتا کے مندر میں کوئی ناپاک داخل
نہیں ہو سکتا اور نہ بت کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ اور ملزم اپیلانٹ اس برج میں داخل ہوئے

راجپال وعلم الدین ہر دو کی جانیں تلف ہو گئیں ہیں۔ اور بھی بیچو قسم صورتہائے کے اختیار کرنے سے جانیں کھو چکے ہیں اور مزید براں مختلف طبقات کے لوگوں کو مذہبی بھیس سے دشمنی و تنفر کے خیالات میں اس قدر دل آزاری افزونی ہو گئی ہے۔ کہ جس کا بحالات واقعات موجودہ زائل ہو کر نیست و نابود ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

اور رہا یہ امر کہ دفعہ ۱۵۳ (الف) میں خباثتاً یا بہ نیت بدی یا کسی پیغمبر یا پاک ہستی یا مذہبی عقاید کی تحقیر وغیرہ کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے دفعہ ۱۵۳ (الف) متعلق نہیں ہوتی ہے۔ ملزم کے ارادہ یا نیت کو بلاواسطہ یا بواسطہ اس کے ذریعہ ثابت نہیں کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ سے ارادہ اخذ کیا جاتا ہے۔ اور لفظ بالارادہ کی تعریف دفعہ ۳۹ تعزیرات ہند میں واقعات وحالات واختیار کردہ وسائل سے نتیجہ پیدا ہونا محتمل ہو تو اس نتیجہ کا پیدا کرنا دانستہ بالارادہ پیدا کرنا قرار دیا گیا ہے۔ اور اس اصول پر ہر شخص اپنے فعل کے قدرتی نتائج کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے اور اس فعل کے طبعی اور ضروری نتائج کا بالارادہ کرنا تسلیم کیا گیا ہے۔ جس کی بنا پر ہمیشہ رولنگز آف ہائیکورٹس نافذ ہوتے رہتے ہیں مسمی راجپال کے رسالہ کا نام رنگیلا رسول (Amoreno Prophet) کے رکھنے سے ہی ایک ایسے طبقہ اہل اسلام میں دشمنی یا تنفر کے خیالات مقابلہ اہل ہنود بڑھانا بین ثبوت ہے۔ اور کسی پیغمبر یا بانئے مذہب کے ذاتی خصایل پر حملہ کرنا انتہائی خیالات دشمنی و تنفر کے بڑھ جانے سے کئی جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ جب ایک طبقہ خلایق ایک پیغمبر کی حرکات و سکنات کے مطابق عمل کرنا قرار واقعی فرض اور دائمی وابدی نجات کا موجب اور اس کو خاتم النبیین و شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین سمجھتا ہو تو ایسے پاک و مطہر وجود ذیجود کی خصایل پر معیوب طریق سے حملہ کرنا بے انتہا خطرناک خیالات دشمنی و تنفر کے بڑھانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہتا ہے۔ اور اہل اسلام کی کتاب مقدس کلام اللہ میں جس قدر نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں ان جمیع پیغمبران کا باعزاز و احترام ذکر کیا گیا ہے اور اگر کوئی شخص کرشن جی مہاراج یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے طریق زندگی و خصایل پر بدکردار بہ حملہ کرکے کوئی کتاب طبع کرائے اور اس کتاب کا نام بھی ویسا ہی بہ لفظ رنگیلا رسول رکھ کر شایع کرائے تو کیا اس کے معنے یہ نہ ہوں گے کہ اس نے طبقہ جماعت میں بمقابلہ دیگر فرقہ کے دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھانے کا ارتکاب نہیں کیا ہے بلکہ ضرور مرتکب جرم ہونا کہا جاوے گا

الفاظ زبانی یا تحریری کہنے یا بیچنے یا بذریعہ نقوش مرئیہ تحقیر یا تذلیل کرنے سے اجتناب رہے

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ ہے۔ اور کوئی عدالت بغیر قبل منظوری نواب گورنر جنرل بہادر یا اجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ یا ایسے افسر کی منظوری سے جسکو نواب گورنر جنرل بہادر کے اجلاس سے حسب نشان دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری اختیارات دیئے گئے ہیں استغاثہ کی سماعت نہ کرے گی اور حسب دفعہ ۹۹ (الف) ضابطہ فوجداری لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ تلاشی ایسی فتنہ انگیز دل آزار مغوتحریرات نوشتہ یا مطبوعہ کی برآمدگی کرا کر ضبطی کا حکم دے۔

شرح دفعہ ہذا میں راجپال مصنف رسالہ رنگیلا رسول جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی پر معیوب الفاظ میں اہل اسلام کی دل آزاری کرکے دشمنی و تنفر کے خیالات میں اضافہ کیا تھا۔ اس کی بابت ایکٹ سنہ ۱۸۹۷ء سے ہوئی۔ اور اہل اسلام کے شور و فغان پر ایزاد و ضع ہوئی ہے۔ لیکن بظاہر الفاظ دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند جس میں عدالت مجسٹریٹ جہاز سے راجپال مصنف کتاب کو سزا دیگئی تھی ملزم کے خلاف صادق آتے ہیں کہ ملزم نے مضمون تحریری سے طبقہ اہل اسلام میں دشمنی و تنفر کے خیالات بڑھانے کا ارتکاب کیا تھا۔

دشمنی یا تنفر کے خیالات پیدا ہوتے سے نہ محض ایک طبقہ جماعت کے دلوں میں دوسرے طبقہ کے خلاف عداوت بڑھ جانے سے نوبت کشت و خون تک پہونچنا اغلب ہوتا ہے بلکہ خوش اسلوبی تنظیم ملکی میں نرلزل سے تشویش ناک صورت کا پیدا ہونا محتمل ہوتا ہے اور یہ امر ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کے دلوں میں فطرتاً موجود ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہبی طریق کو طبعاً دیگر مذاہب کے طریق سے بہتر و پسندیدہ خیال کرتے ہیں اور یہی وہ خیال ہے جسکو خیال مخالفت یا اس کو اچھا نہ سمجھنا تنفر پیدا کرتا ہے۔ جو بیان استعمال کیا گیا ہے یا قدرتاً وجود مخالفت و تنفر ہر طبقہ کے لوگوں میں باہم فطرتاً موجود ہوتا ہے۔ اس لئے کسی کسی تقریر یا تحریر سے اُن کا بڑھانا باہم طبقات مختلف جماعت ہائے مذہبی میں کشیدگی سے خطرناک صورتیں پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ بابیں خیالات دشمنی و تنفر کے خیالات سے

تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ بہ تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے

مجمع مذہبی کو ایذا پہونچانا **دفعہ ۲۹۶** - جو کوئی شخص بالارادہ کسی مجمع کو ایذا پہونچائے جو مذہبی عبادت یا مذہبی رسموں کے ادا کرنے میں جوازاً مصروف ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت ہے۔ [illegible] سے اور قابل تجویز پر مجسٹریٹی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جبکہ مجمع اشخاص بادائے مراسم مذہبی یا عبادت جوازاً مصروف ہو بالارادہ اس مجمع مذہبی کو ایذا پہونچانا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں لفظ Disturbs مستعمل ہوا ہے جس کے معنی مخل ہونا یا دقت کرنا یا کسی ذریعہ سے تکلیف دینا یا حیران و پریشان کرنا یا غیر مطمئن کرنا یا بدسلوکی کرنا وغیرہ کے ہیں جو ایک طریق ناجائز مثلاً اس وقت شور کرنا یا گانا بجانا وغیرہ سے مجمع مذہبی مذکور ایذا پہنچانا تاکہا جائے گا۔ اور جب ملزم کے عمل سے باعث اختلاف مراسم یا عبادت ہوگا تو ارادہ خود بخود اس کی نوعیت سے متبادر و مکشف ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) مجمع مذہبی کا مراسم مذہبی یا العبادت جوازاً مصروف ہونا (۲) ملزم کا بالارادہ اس مجمع کو ایذا پہونچانا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ فلاں مقام پر جبکہ مجمع ادائے مراسم مذہبی یا العبادت جوازاً مصروف تھا بالارادہ اس مجمع کو ایذا پہونچائی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

اور یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جس رب العالمین نے رنگین دُنیا پیدا کر کے قایم رکھی ہوئی ہے اور ہر قوم کے لوگوں اور نیک و بد اعمالوں اور خود اس کی اپنی ہستی پر اعتراض یا انکار کرنے والوں کو نعمت ہائے بے بہا عطا کر کے ہر قسم کے آرام و آسایش پہونچا رہا ہے تو ہم کو کیا حق ہے کہ ہم کسی بانی مذہب کی تحقیر و تذلیل کر کے دین و دنیا میں رسوائی حاصل کریں۔ کیوں نہ ہم اپنی بد اعمالیوں و بد کرداریوں اور خواہشات نفسانی کی اصلاح کر کے ذرایع مکتی یعنی نجات حاصل نہ کریں اور ہم و جملہ مختلف مذاہب کے انسان باہم اخلاص و محبت و اتحاد و اتفاق رکھ کر تعلقات قایم رکھیں اور اس شعر کے مطابق عمل پیرا نہ ہوں۔ بنی آدم اعضاء یکدیگراند کہ در آفرینش ز یک جوہراند۔ اور ہماری محسن گورنمنٹ نے آسودگی رعایا خلائق کو بامن و آسایش رکھنے کے لئے مختلف دفعات ۱۰۸ (الف) ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۵۳ اور ۵۱۰۔ دفعات ۲۹۲ لغایت ۲۹۰ تعزیرات ہند و دفعہ ہذا وضع کر کے مذہبی اسم و مقدس مقامات و تحقیر گورنمنٹ و اشخاص و دیگر امور ضروریہ کے لئے وضع کی ہیں تاکہ ہم امتناعی احکامات ملحوظ رکھ کر کامل اتباع سے گورنمنٹ کی وفاداری و اطاعت کا عملی اعتراف کریں اور اس گورنمنٹ عالمین کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ کوئی قانون موجودہ گورنمنٹ نے ایسا تدوین نہیں کیا ہے جو احکامات گورنمنٹ عالمین کے خلاف یا متضاد ہووے۔

اور دفعہ ہذا بطور اشک شوئی و مصلحت ملکی بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۱۷ء ایزاد کر کے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۲۷ء سے نافذ العمل کی گئی ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا منکہ معظمہ کی رعایا میں کسی فرقہ کے مذہبی عقاید و خیالات کی تحقیر و تذلیل کرنا (۲) ملزم کا بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری نقوش مرئیہ کے ذریعہ سے دانستہ بہ نیت فاسد عمل کرنا

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ پریذیڈنسی تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مجمع عام میں اپنے مذہب کی پرچار کرتے ہوئے عیسائی مذہب کے بانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فلاں مخصوص الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرقہ مذہب عیسائی کی دانستہ فاسد طور سے تحقیر و تذلیل کی ہے۔ جن الفاظ سے فرقہ مذہب عیسائی کے خیالات و عقاید کی مذمت ہوتی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹۵ الف

کا مرتکب ہو یا کسی لاش انسانی کی تذلیل کرے یا ان شخصوں کو ایذا پہنچائے جو ادائے مراسم تدفین کے لئے جمع ہوئے ہوں تو شخص مذکور ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیا جائیگی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا جرم قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا صحت سیشن یا دوم ہے

شرح دفعہ ہذا میں کسی شخص کا دل دکھانے یا بہ نیت توہین مذہب کسی عبادت گاہ یا قبرستان یا اتمام مراسم تجہیز و تکفین یا مقام امانت نعش انسانی میں مداخلت بیجا کرنا یا کسی نعش انسانی کی توہین کرنا یا ان لوگوں کو جو مراسم تدفین کے لئے جمع ہوئے ہوں ایذا پہونچانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی عبادت گاہ یا کسی مقام واجب الاحترام یا مقبرہ مقدس یا کسی قبرستان کے احاطہ میں جو کسی اہل اسلام یا دیگر مذاہب کے لوگ حرمت و توقیر کرتے ہوں بہ نیت توہین مذہب داخل ہو یا بہ تمثال علم توہین مذہب زنا کا مرتکب ہو یا قبرستان میں قبروں کو گرائے یا ان چلائے یا کھودے یا ایسے مقام پر جہاں مراسم تجہیز و تکفین عمل میں لائی جاتی ہیں یا جس جگہ وہ نعش دفن کی وقتاً فوقتاً امانت رکھی جاتی ہو مزاحمت کرے یا کسی ناجائز فعل سے ان کو جائز حقوق مراسم کی ادائیگی سے باز رکھے یا کسی نعش انسانی کی توہین کرے یا ان لوگوں کو جو مراسم تکفین یعنی مُردہ نہلانے یا کفن تیار کرنے وغیرہ وغیرہ کے لئے جمع ہوئے ہوں ان میں مخل ہو کر ایذا پہونچائے وہ شخص مستوجب سزا ہوگا۔ اور لفظ مداخلت بیجا مستعملہ دفعہ ہذا الفاظ مداخلت بیجا مجرمانہ مندرجہ دفعہ ۴۴۱ تعزیرات ہند کے ہم معنی نہیں ہیں۔ دفعہ ہذا میں یہ ضروری نہیں۔ جائیداد دوسرے شخص کی متصور ہو یا کہ یہ مداخلت بیجا خود مالک۔ اراضی جس میں قبرستان ہو اس کے مداخلت بے حسب معنی دفعہ ہذا کرے پر بھی جرم عاید ہوگا۔

لفظ مداخلت بیجا اور لفظ مداخلت بیجا مستعملہ دفعہ ہذا کے وہ معنی نہیں ہیں جو مداخلت مجرمانہ بدفعہ ۴۴۱ بیان کئے گئے ہیں بلکہ ایسی مداخلت بیجا مراد ہے جس سے کسی شخص کی دل آزاری یا توہین مذہب کا باعث ہو۔ مثلاً قبرستان کو مسمار

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) علیٰ جزو جرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند کالج مذہبی کے اداے مراسم مذہبی یا بعبادت کسی فعل سے ایذا پہونچانا ہے۔ لیکن محض جھوٹی افواہ پھیلانا کہ جلوس بروقت عبادت مجمع نکلیگا۔ وغیرہ وغیرہ گو باعث تشویش و فکر ہو لیکن تاہم جرم دفعہ ہذا نہیں ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۱۴۴۱ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۹۷-۱۷۔ آل لاجرنل صفحہ ۸۲۰۔

(۲) جبکہ ایک تعزیہ اہل اسلام خانگی درختوں کے جھنڈ میں سے لیجائے رہے تھے۔ جہاں سے اُن کو لیجانے کا حق نہ تھا۔ اہل ہنود کا باہم جھگڑا ہو کر حکم سزا بدفعات ۱۴۷ و ۳۲۳ و ۲۹۶ تعزیرات ہند دیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ اودھ سے قرار دیا گیا کہ پرائیویٹ درختوں کے جھنڈ سے ملزمان کو لیجانے کا اہل اسلام کو حق نہ تھا۔ حکم سزا کم کر کے الزام جرم ۲۹۶ تعزیرات ہند قایم رکھا تھا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۷۸ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۵۴۰ سنہ ۱۹۳۳ء۔ کرمنل کیسز صفحہ ۳۸۳-۱۰۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۸۲۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۱۹۶۔

(۳) ایک شوالہ کے راستہ میں چند اشخاص کچھ کھڑے ہو گئے تھے اور کچھ زمین پر لیٹ گئے تھے جسکی وجہ سے شوالہ میں ہندو مذہب کے لوگ جانے سے رُک گئے تھے جن کے خلاف بجرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند عدالت سے حکم سزا دیا گیا تھا۔ مسبوریا سیلورٹ سے قرار دیا گیا کہ کسی مجمع مصروف بعبادت کو ایذا پہونچانے میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ وہ مجمع کسی مراسم مذہبی میں مصروف تھا۔ اس لئے ملزمان مرتکب بجرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے بمنظوری اپیل ملزمان بری کئے گئے۔ ۱۱ میسور لاجرنل صفحہ ۴۵۵

قبرستانوں وغیرہ میں داخلت کرنا

دفعہ ۲۹۷۔ جو کوئی شخص کسی شخص کا دل دکھانے یا کسی شخص کے مذہب کی توہین کرنے کی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے ذریعہ سے کسی شخص کا دل دکھیگا یا کسی شخص کے مذہب کی توہین ہوگی کسی عبادتگاہ یا قبرستان یا ایسے مقام میں جو ادائے مراسم تدفین کے لئے معین ہو یا بمنزلہ لاش کی ودیعت گاہ کے ہو کسی مداخلت بیجا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قریم کرتا ہوں

تم مسمی فلاں نے بایام وتاریخ فلاں قبرستان واقع فلاں مقام مستغیث مسمی فلاں کے والد وزوجہ کی قبر کو کھود کر زمین کے ہموار کیا ہے جس سے مستغیث ومتعلقین کو ایذا پہونچی ہے (جو واقع ملزم کے فعل سے ہوا ہو اس کو بصراحت درج کیا جائے) اور مذہبی عقائد کے لحاظ سے تحقیر وتذلیل ہوئی ہے بس مداخلت بیجا سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارے تجویز بجرم مذکور بعدالت بسطور عمل میں آوے۔

رولنگر آف ہائیکورٹس

(۱) مسمی شورام کے پوتے کی بیوی مرگئی تھی جسکو جلانے کیلئے دہلی میں لے گئے اور اس کو جلانے کو تیار تھے کہ ملزم رہنے وہاں آکر کہا کہ لاش کو مت جلاؤ اور اس کی وجہ معلوم کرکے پر انہوں نے کہا کہ پولیس نے وجہ بیان کریں گے۔ یہ سنکر مستغیث تھانہ میں رپورٹ کرنے کے لئے چلا گیا تھا۔ ملزم نے مجسٹریٹ رشک سے بدفعہ ہذا سزایاب ہوئے۔ عدالت چیفکورٹ لاہور میں نگرانی ملزمان قرار دیا گیا کہ محض یہ الفاظ کہنا کہ لاش کو نہ جلائیں متوفی کی لاش کی کوئی بیحرمتی نہیں کی گئی ہے نہ رسوم موت کی ادائیگی میں کوئی مزاحمت یا جبراً استعمال میں لایا گیا۔ اور نہ جلانے سے روکنے کے واسطے کوئی اقدام کیا گیا ہے۔ اس لئے ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۴۲ء و پنجاب ریکارڈ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۹ء و انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۳۳۷

(۲) زید امام مسجد جبکہ مسجد میں نصف نماز پڑھ چکا تھا تو چند اشخاص نے مسجد میں آکر زید کو کہا کہ تم نے پچھلے دنوں موضع کو گالیاں کیوں دی تھیں۔ اس پر آپس میں گالی گلوچ ہوگئے اور ملزم کو بدفعہ ۲۹۷ سزا دیگئی تجویز ہوا کہ یہ مداخلت بیجا حسب معنی دفعہ ۲۹۷ نہیں ہے۔ یہ جرم دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اس لئے ملزم بری کیا گیا۔

(۳) ایک ہندو نے ایک عورت کے ساتھ ایک ایسے احاطہ میں جس میں ایک مسلمان فقیر کا مزار تھا ۹ بجے شب زنا کیا اور اہل اسلام اس مزار کی حرمت وتوقیر کرتے تھے۔ چنانچہ جرم دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند ہوا۔ اور قرار دیا گیا کہ یہ عذر قابل منظوری نہیں ہے کہ ملزم نے فعل مرتکبہ ۹ بجے ایسے وقت کیا تھا جبکہ وہ خیال کرتا تھا کہ اسے کوئی دیکھ نہیں سکیگا۔ انڈین لاریورٹر

وہاں جاکر قبروں میں ایسا فعل کرنا جس سے کسی شخص کا دل دُکھے ایک فعل بیجا حسب منشا دفعہ ہذا مداخلت بیجا ہے۔ خواہ وہ اراضی جس میں قبرستان واقع ہیں شخص مرتکب مداخلت بیجا کی ملکیت ہو۔ کیونکہ جس طرح یہ فقط مداخلت بیجا دفعہ ۲۹۷ میں استعمال کیا ہے کوئی خاص مراد دفعہ ۴۴۱ نہیں لیجا سکتی ہے۔ قانون کا مقبولہ اصول ہے کہ تمام تعزیری سٹیٹیوٹ (Statutes) کے معنی سختی سے لئے جاویں۔ کیونکہ تعبیر الفاظ قانونی کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ الفاظ کی مراد اُن کی قدرتی مفہوم میں لینی چاہیئے۔ جن میں یہ دیگر ہم زمانہ سٹیٹیوٹ میں استعمال لئے گئے ہوں جس کے لئے دفعہ ہذا محمد حاوی ہے اور مداخلت بیجا مجرمانہ دفعہ ۴۴۱ کے مرتکب کی نسبت یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ وہ شخص ایسی جایداد میں داخل ہوا تھا جو دوسرے شخص کے قبضہ میں تھی اور دفعہ ہذا میں اپنی ملکیت کی اراضی مقبوضہ کی قبرستان جس کے درختوں کے ثمر سے متمتع ہوتا ہو جو اس پر پیدا ہوئے ہوں اور کئی سالوں سے دفن کرنے کے کام میں بھی لائی جاتی ہو بہرحال وہ شخص حسب مفہوم دفعہ ۲۹۷ مداخلت بیجا کا مرتکب ہوگا۔ کیونکہ دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دفن کرنے والی زمین گورستان کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔ اگر یہ دفن کرنے والی زمین ہو چکی ہو اور اس پر قبریں موجود ہوں تو یہ اراضی مُردوں کے واسطے ہو جاتی ہے۔ اس لئے مداخلت بیجا کا کوئی فعل جس سے فوت شدہ اشخاص کے رشتہ داروں کے احساس کو ضرر پہونچتا ہو یقیناً اُس پر دفعہ مذکور عاید ہوگی پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۵ء فل بنچ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۵ و جلد ۳۳ صفحہ ۷۷۳ وانڈین لا رپورٹ ۴۰ کلکتہ صفحہ ۵۴۸ کی پیروی کیگئی ہے اور مسٹر امیر علی صاحب کی شرع محمدی جلد اوّل (طبع چہارم) صفحہ ۴۰۶ کا حوالہ دیا گیا ہے اور ۲۷ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۳ء پریوی کونسل میں تمیز کیگئی ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا بہ نیت یا باحتمال علم توہین یا دل آزاری کے لئے مداخلت بیجا کرنا (۲) مداخلت بیجا کسی عبادتگاہ یا قبرستان یا مقام جہاں مراسم تدفین عمل میں آتی ہوں یا وہ مقام بمنزلہ نقش کی ودیعت گاہ کے ہو کرنا (۳) ملزم کے فعل میں کسی نقش انسانی کی تذلیل ہو یا اُن اشخاص کو ایذا پہونچے جو مراسم تدفین میں جمع ہوئے ہوں (۴) ملزم کے عمل ناجائز سے کسی شخص کے احساسات کو تکلیف یا مذہب کی حقارت کا ہونا

کو پوشش سے آراستہ و پیراستہ کرکے بہ نیت دل آزاری اہل سنود محلہ مذکورہ میں لیجانے ہیں یا واسطے کرانے ہیں کہ گائے مذکور آج ذبح کی جائے گی یا لحم گائے ٹوکروں میں رکھ کر محلہ مذکور میں بہ نیت مذکور دانستہ لیجا کر بازار فروخت کرنے آواز دیتے ہیں تو اس صورت موجودہ میں وہ اشخاص بدفعہ ہذا قابل مواخذہ ہوں گے۔ دفعہ ہذا کا مدعا ولیسا ہی ہے جیسا کہ بدفعات ۱۴۱ الف و ۱۴۳ (الف) میں وضع کیا گیا ہے۔ اصل دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی فرقہ والا آدمی دوسرے فرقہ مذہب کے آدمی کی دل آزاری بہانہ سازی بمد مذہبی تکلیف پہنچانے کے وسائل مہیا کرنا جائز عمل میں لاوے جس سے دوسروں کے مذہبی خیالات کو رنج پہنچے۔ اور بذریعہ الفاظ یا بطور صورت بنانے یا نمائشی رنگ اختیار کرکے کسی کے مذہب کی یا کسی شے کی جسکو دوسرے مذہب والے متبرک و پاک سمجھتے ہوں تحقیر سے دل نہ دکھایا جاوے لیکن جہاں نیک نیتی سے باستدلال عقاید بغیر کسی بدنیتی کے تائید مذہب خود کچھ الفاظ استعمال کئے جاویں ذمہ داری قانونی عاید نہ ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا الفاظ دل آزار یا بہانہ مذہبی صورت یا کوئی آواز یا کوئی صورت اختیار کرنا (۲) ملزم کا جان بوجھ کر دانستہ عمل کرنا (۳) ملزم کا بہ نیت ایذا پہنچانے مذہبی احساسات کسی فرقہ یا شخص کے (۴) ملزم کا کسی شے مذہبی متبرک یا پاک خیال کی توہین کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام وتاریخ فلاں الفاظ فلاں بباعث تحقیر فلاں شخص استعمال کئے جو مذہبی دل آزاری مستغیث ہوئے ہیں۔ اور جس کے مذہبی احساسات کو ایذا پہنچی ہے (جیسے صورت کا مقتضیہ ہو فرد جرم میں اس کو تفصیلاً لکھا جاوے) کہ وہ ہمارے زیر فیصلہ ہے تاکہ ہم بارتکاب جرم دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند سزا دیں جو مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہو اس سے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تم اس تجویز بجرم مذکور میرے روبرو عمل میں لاؤ۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ایک سکھ نے بکرے کا جھٹکہ مسلمانوں کے روبرو کیا تھا۔ جس پر ایک مسلمان مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت سے مقدمہ دائر ہوا کہ ملزم سزایاب ہوا تھا جس کی باقاعدہ ہائیکورٹ میں اپیل ہوکر

(۴) لفظ مداخلت بیجا مستعملہ دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند کے وہ معنی نہیں ہیں جو مداخلت بیجا مجرمانہ تحت دفعہ ۴۴۱ تعزیرات ہند بیان کئے گئے ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ملزم نے کسی مبنیہ جگہ مندرجہ دفعہ ہذا جان بوجھ کر یا بعلم اس کے کسی مداخلت یا توہین آمیز فعل کا ارتکاب کیا ہو۔ ۴۰ کرمنل لا جرنل صفحہ ۱۱۷ و ۱۸۹ - انڈین کیس صفحہ ۹۶۷، ۷ کرمنل ویکلی نوٹ صفحہ ۵۳ و کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸ کی پیروی کرتے ہوئے مزید قرار دیا گیا کہ اگرچہ یہ شخص عدالت دیوانی سے حسب ضابطہ خاص اراضی کے مالک قابض قرار دیئے گئے تھے۔ لیکن تاہم اس سے وہ مستحق نہیں ہو جاتے ہیں کہ کسی قبر واقع اراضی میں مداخلت بیجا حسب مفہوم دفعہ ہذا کریں۔ یا کسی ناوٹ عمارت کو جو اس قبر پر بنی ہوئی ہو نقصان پہنچا دیں۔ اگر ایسے فعل سے اس شخص کے احساسات کو ٹھیس لگے جسکا تعلق اس قبر سے ہو یا غالباً اس فعل سے دل دکھاوے چنانچہ حکم سزا بدفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند قائم رکھ کر قاعدہ زیر عمل کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۵۱۷ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ الہ

سوچ بچار کر مذہب کی بابت دل دکھانیکی نیت سے بات وغیرہ کہنا

دفعہ ۲۹۸ - جو کوئی شخص سوچ بچار کر مذہب کی نسبت کسی شخص کو دل دکھانے کی نیت سے کوئی بات کہے یا کوئی آواز نکالے جسکو وہ شخص سن سکے۔ یا اس شخص کے پیش نظر کوئی حرکت کرے یا کوئی شئے اس کے پیش نظر رکھے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے - اور ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و قابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا دوم ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں جملہ مذاہب کے واعظین و لیکچرار کے لئے پابندی کیگئی ہے کہ بسلسلہ کسی وعظ یا لیکچر کے ایسے الفاظ عمداً استعمال نہ کریں کہ جن سے کسی غیر مذہب کے شخص کی مذہباً دل آزاری یا توہین کا باعث ہووے اور نہ کوئی شخص مجاز ہوگا کہ اس غرض سے کسی غیر مذہب کے آدمی کے روبرو کوئی بات کہے یا کسی طریق سے باواز اس شخص کی سماعت میں لاوے یا کوئی فعل اس کے روبرو کرے۔ یا کوئی شئے شخص مخاطب کے پیش نظر رکھے۔ مثلاً اہل اسلام کا

باب شانزدہم (۱۶)

اُن جُرموں کے بیان میں جو جسم و جانِ انسان پر مؤثر ہیں

قتل انسان مستلزم سزا

دفعہ ۲۹۹ - جو کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب سے ہلاکت کا باعث ہو۔ اس نیت سے کہ ہلاکت وقوع میں آئے یا اس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع میں آئے جس سے ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہے یا اس علم سے کہ غالباً اُس فعل کے کرنے سے وہ ہلاکت کا باعث ہوگا تو وہ شخص جرم قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلات

(الف) زید کسی غا - پہ لکڑیاں اور کھ س پھُوس اور باڑ دے اس نیت سے اس کے ذریعہ سے ہلاکت کا باعث ہو یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے ہلاکت واقعہ ہونے کا احتمال ہے۔ اور بکر اُس کو سخت زمین سمجھ کر اُس پر چلے اور اُس میں گر کر ہلاک ہو جائے تو زید قتل انسان مستلزم سزا کے جرم کا مرتکب ہے۔

(ب) زید جانتا ہے کہ بکر کسی جھاڑی کے پیچھے ہے اور عمرو یہ نہ جانتا ہو اور زید عمرو کو اُس جھاڑی پر بندوق چلانے کی تحریک کرے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ تحریک بکر کی ہلاکت کا باعث ہوگی عمرو بندوق چلائے اور بکر کو ہلاک کرے تو اُس صورت میں ممکن ہے کہ عمرو کسی جرم کا مجرم نہ ہو۔ مگر زید قتل انسان مستلزم کے جرم کا مرتکب ہوا۔

(ج) زید کسی مُرغی کو مارنے اور چُرانے کی نیت سے مرغی پر بندوق چلائے اور بکر کو جو کسی جھاڑی کے پیچھے ہو ہلاک کرے اور زید کو یہ معلوم نہ ہو کہ بکر وہاں ہے تو اس صورت میں زید قتل انسان مستلزم کے جرم کا مجرم نہ ہوگا۔ گو وہ ایک فعل ناجائز کرتا تھا۔ کیونکہ اس نے بکر کے مار ڈالنے کی نیت نہ کی تھی

قرار دیا گیا کہ جھٹکہ کرنے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو ایذا نہیں پہونچی ہے جبکہ انکا گوشت دوکان کے اندر فروخت کیا گیا ہے۔ گو جھٹکہ باہر کیا گیا۔ اور وہ بکرا جھٹکے کے بعد باہر ہی درست کر لیا گیا تھا اور اگر بارادہ ایذا رسانی مذہب اسلام اس جھٹکہ کا کرنا سمجھ لیا جاوے تو یہ ایسا خفیف معاملہ ہے کہ جسکو معمولی عقل کا انسان گستاخی نہ ہوگا۔ اور دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے اور مسلمان مجسٹریٹ کا دوکان جھٹکہ بند کرنے کا حکم دینے پر ملزم کے مقابلہ کرنے کی شکایت کرنا اور ایک خفیف معاملہ کو ایک بہت بڑا معاملہ دکھلانا کہ مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو ایذا پہنچی درست نہیں ہے اور مجسٹریٹ درجہ دوم کا حکم دوکان جھٹکہ بند کرنے کا تحت دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری صادر کرنا اس کے اختیارات سے باہر ہے۔ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۵ ۱۹۱۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۸۷۵ جلد ۴۳ صفحہ ۴۹۷۔ الہ آباد۔ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۴۲۵

(۲) چند مسلمانوں نے ایک دیہہ کے محلہ اہل ہنود میں ایک گائے ذبح کی تھی۔ جس کے خلاف بدفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند الزام لگایا جا کر عدالت مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں بحث کیگئی کہ دعوت کے موقع پر مسلمانوں نے اپنے مہمانوں کو خوش کرنے کے لئے فعل کیا تھا نہ کہ کسی ہندو کے مذہبی طریق سے دل آزاری کی نیت سے عمل کیا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند سے بہت وسیع ہے اور جو فعل کسی کے مذہبی خیالات کو مجروح کرے اس میں شامل ہے اور وجہ تحریک متزلزل نہیں ہے حسب نوعیت فعل نتیجہ پیدا ہونا ملزم کے علم میں ہو تو قانوناً قیاس کرنا چاہیئے کہ نتیجہ کے مطابق ملزم کی نیت تھی گو وہ مختلف وجہ رکھتا تھا اور ملزم کو جاننا چاہیئے کہ بوجوہگی اہل ہنود اس کے مذہبی خیالات کو اس کے فعل سے ٹھیس لگے گی۔ اس لئے بدفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند ملزم کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۲۔ الہ آباد ۱۹۳۴ء انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۷۳

(۳) دفعہ ۳۰۰ دفعات ذیلی دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) کے الفاظ جو کہ فعل ہلاکت وقوع میں آنے کی نسبت سے بیان کیا گیا ہو وہ ہلاکت کا باعث ہونے تفریق طلب ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۳۰۰ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) کے الفاظ مطلوبہ کا استعمال تو صاف ہے مثلاً زید کی عمارت ہے۔ زید نے بہ نیت ہلاکت بکر کو پستول کے فائر سے ہلاک کیا تو زید حسب معنی تعریف دفعہ ۳۰۰ ضمن مذکور مجرم دفعہ ۳۰۲ مجرم قتل عمد کا ہوگا اور چونکہ استثناء ۱ دفعہ ۳۰۰ دفعہ ۲۹۹ کا جزو ہیں۔ اس لئے جو صورت واقعہ الفاظ قانونی استثناء ۱ دفعہ ۳۰۰ میں سے کسی ضمن سے متعلق ہوتا ہے اُس کو زیر دفعہ ۳۰۰ موجب قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور اس جرم دفعہ ۳۰۴ میں بالکل وہی الفاظ ہیں۔ جس کی یہاں تفریق مقصود ہے اور جن کو شرط تقدم جرم ہذا قرار دیا ہے اور نیز یہ کہ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) کے الفاظ مطابق الفاظ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) قتل عمد ہیں۔ جن سے ضمن ہائے استثناء ۱ دفعہ ۳۰۰ کا الحاق ہونے کی وجہ سے سزا بھی مناسب حال مطلوب تھی۔ اس لئے واضعان قانون نے دفعہ ۳۰۴ کو دو حصوں پر تقسیم کر کے بلحاظ احوال مختلف سزائیں وضع کی ہیں۔ چنانچہ حصہ اول دفعہ ہذا میں وہ شخص قابل سزا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید مسیاد دس سال مع جرمانہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جس نے کوئی فعل جس سے ہلاکت واقع ہو ہلاکت کے باعث ہونے کی نیت سے کیا گیا ہو یا ایسے ضرر جسمانی کے باعث ہونے کی نیت سے کیا گیا ہو۔ جس سے ہلاکت واقع ہونیکا احتمال ہو اور حصہ دوم دفعہ ہذا میں جس نے کوئی فعل اس علم سے کیا گیا ہو کہ اُس سے ہلاکت کا احتمال ہو سزائے قید میعادی دس سال تک یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے اور جملہ فیصلہ جات عدالت ہائے ہائیکورٹس اسی تناسب کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور اس دفعہ ۳۰۴ میں کلیتاً وہی الفاظ مندرج ہیں جو بدفعہ ۲۹۹ تعریف قتل انسان مستلزم سزا ہیں اور کسی لفظ استثناء ۱ دفعہ ۳۰۰ کا اس میں تذکرہ نہیں ہے۔ کیونکہ استثناء ۱ کو واضعان قانون نے اسی فقرہ قانونی تفریق طلب دفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) کا جزو تصور کیا ہوا ہے جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے۔ اگر یہ ایسا نہ ہوتا تو آج تعزیرات ہند کے نفاذ کو قریباً ساٹھ سال ہو چکے ہیں جنکے دوران میں چند بار واضعان آئین و قوانین کو مجموعہ ہذا پر غور و ترمیمات کرنے کا موقع حاصل ہوتا رہا ہے۔ عرصہ سے اس میں ترمیم ہو گئی ہوتی چنانچہ اس طرح سے بصراحت صدر ہر دو ضمن ہائے سبوق الذکر کی تفریق بصراحت ذیل لکھی گئی ہے۔

اور نہ اس کی بدنیتی تھی کہ ایسے فعل کے کرنے سے جس سے وہ جانتا تھا کہ ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہے ہلاکت کا باعث ہو جائے۔

شرح دفعہ ہذا میں جرم قتل انسان مستلزم سزا کی تعریف کے تین ضمن ہیں۔ اور یہ ایسے جامع و مبسوط الفاظ قانونی میں کہ باوجود مختلف پانچ ضمن ہائے استثناء دفعہ ۳۰۰ مجموعہ ہذا کے جامع تعریف دفعہ ۲۹۹ کی توضیح کے جزو میں اور اس دفعہ کے شروع اقتباس کے الفاظ کوئی فعل جس کے باعث ہلاکت واقع ہو۔ اس بنیت سے کیا گیا ہو کہ ہلاکت ہو تو جس آئے مطابق الفاظ قانونی ضمن اول دفعہ ۳۰۰ تعریف قتل عمد میں۔ جس ہر دو الفاظ قانونی میں فقط فرق نہیں ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ یہی الفاظ قانونی دفعہ ۲۹۹ ضمن جرم دفعہ ۳۰۴ حصہ اول میں درج ہیں کہ جس کی پاداش میں سزائے قید مقرر کی گئی ہے اور دوسری طرف یہی الفاظ قانونی دفعہ ۳۰۰ ضمن اول تعریف قتل عمد میں وضع کئے گئے ہیں کہ جس کی پاداش میں مجرم دفعہ ۳۰۲ سزائے موت درج کی گئی ہے اور فقط ہمزا ایسی متضاد و مغائر صورت ہے کہ جو ایک دوسرے الفاظ قانونی کی نہ محض تکذیب سی کرتی ہے بلکہ ایک قابل اعتراض نقص قانونی پیدا کرتی ہے۔ اور جہاں تک ان ہر دو فقرات قانونی کی توضیح و تعریف کی معلومات کے لئے مطالعہ کتب قانونی کیا گیا ہے ان میں بعض شارح نے بجز اس امر کے فقط ذکر کر دینے کے کہ دفعات مذکورہ کے ہر دو ضمنوں کے الفاظ قانونی بالکل ایک سی ہیں" ان کے متعلق امتیاز یہ تفریق پر کچھ روشنی نہیں ڈالی گئی ہے اور میرے نزدیک بجز تقسیم تفریق طلب الفاظ قانونی کو بلا توضیح و امتیاز یہ تفریق چھوڑنا گویا قانونی الفاظ کو نظر انداز کر دینا ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ اپنی تفہیم کے مطابق بصراحت روشنگر اظہار خیال کیا جاوے۔ عام اس سے کہ وہ خیال امتیاز یہ تفریق کیسا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہو چنانچہ مجموعی افتراق جرم قتل انسان مستلزم سزا و جرم قتل عمد یہ ہے کہ جو واقع ہلاکت انسانی الفاظ قانونی دفعہ ۲۹۹ یا ہر پانچ استثناء دفعہ ۳۰۰ میں سے کسی ضمن پر صادق نہ آوے تو بہر ہلاکت قتل انسان مستلزم سزا جرم قتل عمد ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۲۹ ۱۰ ۱۹۲۷ء و انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۲۱۳ - آل انڈیا رولنگ ۲۵ الہ آباد صفحہ ۱۵ - ۳ لکھنؤ صفحہ ۲۴۴ - لنڈیا لا کیسز صفحہ ۵۷۹ - ۹ - آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۷ -

(۲) باوجود دفعہ کسی ضمن محولہ مسطورہ میں سے کسی ایک ضمن سے متعلق ہو جائے وہ ہلاکت قتل انسان مستلزم سزا تحت دفعہ ۳۰۴ حصہ اول یا دوم جیسا کہ صورت موجرم ہوگا۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ

کے کرنے سے ہلاکت کا باعث ہو وضع کئے گئے ہیں۔ اور دفعہ ۳۰۰ قتل عمد کے لئے
اگر فعل ایسے ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت سے کیا گیا ہو جس سے
کے ہلاک ہو جانے کا احتمال ہے" اور اس کے متن (۳) میں الفاظ "فعل
کی نیت سے کیا گیا ہو اور وہ ضرر جسمانی جسکا پہونچانا مقصود تھا بحیثیت
موافق (یعنی عادتاً) ہلاک کرنے کو کافی ہو" وضع ہوئے ہیں جن کے معنی
فعل کی نوعیت اور اس کا اثر اور موجودگی حالت شخص مقتول انسانی زندگی
اور اس کے مختلف درجات اہمیت کے نتائج پر اعتبار کیا جاتا ہے کہ آیا فعل کے ارتکاب سے
موت کا واقع ہونا اغلب تھا یا نہایت اغلب نتیجہ فعل تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلم ہے کہ جب ہم قتل
انسان مستلزم السزا دفعہ ۳۰۰ یا جرم قتل عمد دفعہ ۳۰۰ ثابت کیا جاتا ہے تو مجرم کے حالات سے
اخذ کیا جائے گا۔ کیونکہ اصولاً ملزم کے دلی ارادہ یا علم کی حالت پر ہمارے شہادت کا موجود ہونا
غیر ضروری ہوتا ہے کہ عام طور پر علم و نیت۔ مجرمانہ اختیار کردہ فعل کے نتائج و حالات واقعہ سے
اقتباس کیا جاتا ہے۔ جو ایک مسلمہ مسئلہ قانون ہے۔ مثلاً ایک عورت کی ٹانگ پر زخم کا
ناسور تھا اس کو اس نے اور اس کی والدہ نے صورت جہل اور اس کی والدہ نے کہ
نے علاج کی خواہش کی۔ ملزم نے اسے [illegible] ہلکو کہ کو اول پان کھانے کو دیا جس نے کہا کہ پان کھوا دیا۔ چنانچہ ملزم نے یہ کہکر دھوکہ
چھپا ہوا ہے لات وغیرہ سے اس کو مارنا شروع کیا تاکہ عورت [illegible] ہے۔ ملزم ضربات کی
وجہ سے عورت مر گئی۔ عدالت سشن نے ملزم کو دفعہ ۳۰۲ و پھانسی دینے کا حکم دیا
۳۲۳ و ۵۰ روپے جرمانہ کی سزا دیگئی۔ عدالت ہائیکورٹ سے پوتھا ملزم بزیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات
ہند کہ اس سے ایسا ضرر جسمانی پہونچا جس سے ہلاکت کا احتمال تھا تحت دفعہ ۳۰۴ حصہ دوم
۷ سال قید سخت کا سزایاب ہوا اور دیگر ملزمان حبس دوام بعبور دریائے شور میں سزایاب
کئے گئے اور دو ملزمانکو بدفعہ ۳۰۴ حصہ دوم دو دو سال قید کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۵ ۱۹۱۸ء

۹ ملزم کی رشتہ دار کو مقتول نے اغوا کرنا چاہا۔ اس کی رپورٹ تھانہ میں دے کر ملزم مع ہمراہی راستہ
میں بیٹھ گیا جہاں سے مقتول کو گذرتے وقت لاٹھیوں سے مضروب کیا۔ مگر سر کو بچاتے رہے اور
مقتول پسلیوں کے ٹوٹنے اور پھیپھڑے کو ضرب پہنچنے سے ۳ یوم کے بعد شفاخانہ میں مر گیا۔ ملزم
دیا گیا کہ قتل کا ارتکاب اس علم سے نہیں کیا گیا کہ ہلاکت کا باعث ہو اس لئے جرم ۳۰۴ میں سزایاب

(۴) چنانچہ جو مقدمات حسب معنی استثناء مجوزہ دفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) میں کسی طور سے داخل جرم دفعہ ۳۰۰ ہوں اور نیز وہ جملہ مقدمات جو بلحاظ واقعات بدفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) متعلق ہوں وہ بحسب دفعہ ۳۰۰ حصہ اول مستوجب سزا ہوں گے۔ اور جو مقدمات بدفعہ ۲۹۹ ضمن (۳) داخل ہوں اور دفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) اس سے متعلق نہ ہو وہ حصہ اخیر دفعہ ۳۰۰ بحسب رات ہذہ میں سزایاب ہوں گے۔ انڈین کیسز جلد ۳۰ ۲۱۳۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۹ء۔ انڈین کیس جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۳ لاہور جلد ۲ کلکتہ ۱۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۵۷۔ ۱۱۰ لاہور صفحہ ۱۰۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۲ ۶۴ ۱۲۰۔ آل انڈیا کرمنل کیسز صفحہ ۴۷

(۵) مسمی رحمانی شاہ نے ۱۱ بجے شب اپنے گھر آکر اپنی زوجہ مسمات غلام خاتون کے ساتھ مسمی ایما کو ہمبستر دیکھا۔ ایما اُس کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ مگر ملزم نے تعاقب کر کے ایک چاقو سے جو اس کے پاس تھا بہ نیت ہلاکت قتل کر دیا اور پھر اُسی وقت گھر واپس آکر بہ نیت مذکور اپنی زوجہ مسمات غلام خاتون کو قتل کر دیا۔ ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ حصہ اول ہر دو قتل کی پاداش میں سات سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا جس کے بھگتاؤ کا حکم ساتھ ساتھ (Concurrently) تھا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۴۷۔

(۶) مسمی اُجاگر سنگھ نے اپنے بڑھے سوتیلے باپ مسمی بسنت سنگھ کو رضامند کر کے قتل کر دیا تھا تاکہ اُس قتل کا الزام اپنے مخالف دشمنوں پر لگا کر پھانسی کی سزا دلا سکے۔ چنانچہ اُجاگر سنگھ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ حصہ اول حبس بعبور دریائے شور کی سزا تجویز کیگئی۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۱۷ء و کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۱۸ء و انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۴۱۳۔ ۴۵ پنجاب رپورٹ کرمنل ۱۹۱۷ء

(۷) اور خصوصاً قتل انسان متلزم السزا قتل عمد کے الفاظ کی تعبیر بطور اصطلاح عام کے کیگئی ہے اگر ہر لفظ کے معنی پر منطقیانہ بحث کیجاوے تو اصل مفہوم و منشا و اقتضائے قانون کے ضائع ہو جائیگا لیکن اس میں کلام نہیں ہے کہ دفعہ ۲۹۹ و دفعہ ۳۰۰ قتل عمد کے الفاظ باہم مشابہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور ضمن ۲ و ۳ ہر دو دفعات کے قریباً مساوی ہیں لیکن تاہم تحت شرح ہذا بطور ترتیب ہر دو خیالات کا مزید تجزیہ مختصراً بحوالہ اسناد کیا گیا ہے۔

(۸) اور دفعہ ۲۹۹ کے ضمن ۲ میں فعل کا ارتکاب اس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع میں آئے جس سے ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہو۔ اور ضمن ۳ میں فعل کا ارتکاب اس علم سے کہ غالباً اُس فعل

تشریح نمبر ۲ ۔ جس حالت میں ضرر جسمانی کے سبب سے ہلاکت واقع ہوئی اس میں اگر اس ضرر جسمانی کا باعث ہی اس ہلاکت کا باعث مستقل نہ ہوگا۔ گو مناسب تدبیروں اور عاقلانہ علاج کی طرف رجوع کرنے سے اس ہلاکت کی روک ہو سکتی تھی۔

شرح | اس تشریح سے اس امر کو صاف کیا گیا ہے کہ جب ضرر جسمانی کا فعل علاج جراحی یا عدم حصول موقعہ علاج یا کوئی اور فعل بعید ضرر جسمانی سے مرتب ہوا ہو یا عمل جراحی سے ہلاکت کا متصور ہونا کاٹنے سے شخص مضروب مرجوح سے قوی تر ہو اور ضرر جسمانی کے علاوہ کوئی دوسری وجہ موت ہو اور ضرر جسمانی فی نفسہ موت سے متعلق نہ ہو تو شخص ضارب بہ حیثیت ضرر فہ مسئول نہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹ | ایک مقدمہ میں مضروب ضرب ضارب کا دیئے ہوئے زخم کے مندمل ہونے کی وجہ سے موت واقع ہوئی تھی اور ضارب کا یہ عذر تھا کہ زخم کے مندمل ہونے کی وجہ سے موت کو ضارب سے قرار دیا گیا کہ ملزم زیر تشریح ۲ کی رو سے قتل عمد کا مرتکب ہوا ہے اور حکم سیشن جج متضمن سزائے قید ۷ سال دیا گیا۔

کرمنل لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۰۳ رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۹۱

تشریح ۳ ۔ رحم مادر میں کسی بچے کی ہلاکت کا باعث ہونا قتل انسان نہیں ہے مگر کسی زندہ بچے کی ہلاکت کا باعث ہونا قتل انسان مستلزم سزا کی حد تک پہنچ سکتا ہے اگر اس بچے کا کوئی جزو رحم سے باہر نکل آیا ہو گو اس بچے نے تنفس نہ لی ہو یا تام و کمال پیدا نہ ہوا ہو۔

شرح | یہ امر ظاہر ہے کہ جب تک بچہ رحم مادر کے اندر ہے وہ ماں کی جان کا جزو ہے اور وہ علیحدہ ہستی متصور نہیں ہوتی ہے اور جو بچہ یا اس کا کوئی جزو رحم مادر سے باہر نکل آئے وہ بچہ ایک زندہ ہستی شمار کیا جاتا ہے اور دم لینے کے پیشتر سینہ دیا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن دم لینے کے بعد سامنے کی طرف قدرے ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے اور قدود ذنب کو قدرے

حوالہ۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء

ملزم نے ایک ٹکوا مہلوک کے سر میں مارا جس سے فوراً مضروب مر گیا۔ قرار دیا گیا کہ ملزم جانتا تھا کہ ایسے نازک حصہ پر ٹکوا سے ضرر پہونچانے سے نہایت اغلب نتیجہ موت ہوگا۔ اس لئے ملزم حسب ضمن (۲) دفعہ ۳۰۰ قتل عمد زیر دفعہ ۳۰۲ میں حبس دوام سزا پانے کا مستحق ہے (کرمنل لا جرنل ۲۳ صفحہ ۱۱۷ و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۶۸ و انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۴۳۹)

تشریح نمبر ۱۔ جو کوئی شخص کسی اور شخص کو جو کسی عارضہ یا مرض یا تعب جسمانی میں مبتلا ہو ضرر جسمانی پہونچاوے اور اسکی ذریعہ سے اسکی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو تو شخص مذکور اس کی ہلاکت کا باعث متصور ہوگا۔

شرح تشریح ہذا میں یہ امر بتلایا گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی عارضہ یا ضعف جسمانی میں مبتلا ہو اور وہ کسی شخص کے ضرر جسمانی پہونچانے سے مضروب ہلاک ہو جائے تو یہ امر ثابت ہونا طلب ہوگا کہ آیا ضرر جسمانی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہوا ہے یا مرض جسمانی سے موت واقع ہوئی ہے۔ یا اس ہلاکت میں ضرور محمد معاون ہوا ہے تو شخص جس سے یہ ہلاکت کی ہے اور واقعات و حالات و نتیجہ طبعی سے ضرر کا اشتراک ہلاکت میں نہ ہو اور مرض جسمانی کی بنا سے موت ہوئی ہو تو ذمہ داری ہلاکت نہ ہوگی بلکہ بجرم دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۵ تعزیرات ہند جیسا کہ حالات مرتکب جرم ہوگا مثلاً ایک عورت کسی عارضہ میں مبتلا تھی اور رشتہ دار سمجھتے تھے کہ اس کو بھوت چمٹا ہوا ہے مارنے سے بھوت نکل جائے گا۔ بھوت نکالنے کی غرض سے اس کو مارا جس زدوکوبی و کمزوری جسمانی بیماری سے وہ مر گئی ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دیگئی اور ایسا ہی ایک شخص نے رضامندی بیمار بھوت نکالنے کیلئے ضرب کی تھی جو نتیجہ جسمانی بیماری و ماریٹ سے مر گئی تھی۔ ہائیکورٹ اپر برما سے دو ملزمان کو بدفعہ ۳۰۴ ضمن (۲) دو دو سال قید سخت کی سزا دیگئی (کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۵ سنہ ۱۹۱۳ء و انڈین کیسز جلد ۲۱ صفحہ ۶۷۶)۔

ایک مقدمہ میں ۶ ملزمان بجرم دفعہ ۳۰۶ و ۳۲۵ و ۳۰۴ تعزیرات ہند بسلسلہ بھگائے جانے ایک عورت کے جسمی سنتو کی ہلاکت کا باعث ہوئے تھے۔ جسمی سنتو کی تلی بڑھی ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے بیمار تھا اور ضربات معمولی تھیں۔ ملزمان بیماری و تلی بڑھی ہوئی مہلوک سے لاعلم تھے۔ اس لئے ہائیکورٹ لاہور نے ملزمان کو چھ چھ ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ (کرمنل لا جرنل

ارادہ کرتا ہے۔ انہ آیا دلا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ و ۱۲۱۔ انڈین کیسز صفحہ ۶۶۳

علم لفظ علم اکثر استیعاب یعنے ذمہ داری (قابلیت مواخذہ) کا معیار سمجھا جاتا ہے اور بلحاظ احتمالات قانونی ہر قسم کے موقع پر بہ نوعیت فعل و درجہ اغلبیت نتائج کو ملحوظ رکھ کر اخذ کیا جاتا ہے اور اس سے انسان کے دل کی وہ حالت مراد ہے کہ جس سے بوقت صدور فعل وہ نتیجہ کو سمجھ سکتا ہے کہ اس کا وقوع میں آنا ممکن ہے۔ لیکن باشتراک جذبات انسانی فعل کے نتیجہ کی معلومات کامل کا لحاظ نہیں رکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ جیسے فعل سے جو نتیجہ پیدا ہوا۔ محتمل یا اغلب یا نہایت اغلب تھا۔ اس لئے اس لفظ علم پر واقعہ کے لحاظ سے وضاحت متعلقہ میں اپنے اپنے موقع محل میں ذمہ داری عاید کیگئی ہے جو ہر مقدمہ کے حالات و نوعیت فعل و نتائج درجہ اغلبیت سے اندازہ تفہیم کیا جاتا ہے جس کی امتیاز یہ تفریق کی وضاحت نقشہ مندرجہ مشمولہ سے بخوبی ہوتی ہے جو کہ دفعہ ۳۰۰ کے اختتام پر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ علم ایک قوت دماغی ہے جو بیرونی واقعہ کو بذریعہ مسامات قوائے جسمانی حاصل کیجانے کی قابلیت رکھتی ہے۔ جس کے ذریعہ بلحاظ حالات واقعہ انسان نتیجہ فعل سمجھ سکتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (علم) (۱) سرفہ کے ارتکاب کے لئے دھتورہ ایل مکان چار پانچ اشخاص کو دیا گیا۔ ان میں سے تین آدمی مر گئے تھے۔ دھتورہ کے زہریلے مادے سے دیہاتی لوگ بھی واقف ہیں کہ انسانی زندگی کے لئے خطرناک ہے اور عمل مدعا ملزم سرقہ تھا اور علم یا ارادہ یا نیت ہر سہ جاگانہ امور ہیں ملزم دھتورہ کے نتیجہ ہلاکت سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایسا امر ہے کہ اغلباً ہلاکت محتمل ہے اور ملزم نے باشتراک جذبات انسانی فعل کے نتیجہ کی معلومات کامل کا لحاظ نہیں رکھا ہے۔ کہ نتیجہ محتمل یا اغلب یا نہایت اغلب تھا اور علم کا سوال ہمیشہ واقعات و حالات مقدمہ پر ہوتا ہے اور ایسی زہریلی جنس جو مقدار کافی میں دیجاوے مہلک ہوتی ہے کرنیل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۱۱۳۴ ۱۹۲۶ء۔ بمبئی انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۶۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۵۱۸۔ ۲۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۰۳

(۲) جب پانچ ملزمان نے بکثرت ضربات ٹانگوں اور زانو گھٹنوں و ہاتھوں و دھڑ مضروب پر لگائیں کہ جن سے ہر دو ٹانگیں مضروب کی ٹوٹ گئیں تھیں اور مضروب ضربات سے

ڈھانپے ہوئے دکھائی دیتا ہے اور خُشش کے سانسنے کے کنارے قدرے بڑھ کر سینہ کے خول کو پُر کرتے ہیں۔ بغیر دم لینے کے ایسا کبھی نہیں ہوتا ہے۔ اور جب بچہ نے دم لیا ہو تو زکات اور خُشش کی اونچائی میں فرق ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کی زیادتی یا کمی سے بچے کے دم لینے پر منحصر ہے میڈیکل جورس پروڈنس طبع چہارم صفحہ ۴۳۸۔

اسی صورت میں جبکہ بچے کا کوئی حصہ رحم مادر سے باہر نکل آیا ہو گو اس نے سانس نہ لیا ہو اور تمام و کمال پیدا نہ ہوا ہو اور اثبات جرم کے لئے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ بچہ زندہ تھا اور جب وہ رحم مادر میں زندہ تھا اس کے بعد بھی تولید پر اس کا سانس لینا کہا جاتا ہے کہ جبکہ یہ اپنی ماں کے رحم سے کُلاً جُزاً باہر آیا تھا بیچاب ریکارڈ نمبر ۲ ۱۹۱۴ء۔

فعل لفظ فعل کے معنی ایسی جسمانی حرکات پر محدود ہیں جو خواہش یعنی مرضی کے قصد یہ کا نتیجہ ہوتا ہے اور جو حرکات ہماری جسمانی حرکت سے پیدا ہوتی ہیں ہر ایک واقعہ فعل کہلاتا ہے اور فقط وہی واقعہ جو حرکات جسمانی سے پیدا ہوتا ہے فعل نہیں کہلاتا بلکہ تمام سلسلہ واقعات کو جو آخیر میں پورا ہوتا ہے فعل کہتے ہیں اور اس عمل میں جو متواتر درجے ہیں شمار میں نہیں لائے جاتے۔ مثلاً اگر ایک شخص طول طویل سازش کے ذریعہ دوسرے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو تو تمام سلسلہ واقعات کا جو اس کے مارے جانے تک ظاہر ہو فعل کہلاتا ہے۔

نیت و خواہش نیت انسان کے دل کی وہ حالت ہوتی ہے جس کے پورا کرنے کے لئے ذرائع کا سلسلہ پیدا کرنے کی انسان کو خواہش ہوتی ہے اور پھر دل میں وہ خواہشیں پیدا ہوتی ہیں جس سے حرکات جسمانی کو پیدا کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے اغراض کا سلسلہ اور غایت مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے خواہشات کا سلسلہ لا انتہائی ہو سکتا ہے لیکن مختصر یہ ہے کہ اگر قتل یا سرقہ غایت مطلوبہ ہے تو آلہ قتل یا آلہ نقب کے بہم پہونچانے کی خواہش ہوتی ہے اور پھر جسمانی حرکات کے ذریعہ اس غایت کو پورا کیا جاتا ہے اور یہی وہ نیت وجہ محرک ہوتی ہے جس کے چاہنے کے لئے جسمانی حرکات کے ذریعہ سے غایت مطلوبہ حاصل کی جاتی ہے۔ جس کی باطنی حالت کو ذرائع مستعملہ و توقعیت فعل اغلبیت نتیجہ و حالات واقعہ کے معقول و قرین قیاس نتائج سے اخذ کیا جاوے گی۔ کیونکہ ملزم کا دلی ارادہ کسی صحیح شہادت سے ثابت ہونا محال ہے۔ وہ حالات جو فعل کو ظاہر کریں گے عام طور پر علم و نیت کو ثابت کریں گے۔ اس لئے یہ قیاس کرنا صحیح ہے کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا

لاہور - انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۷۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۹۳-۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۶۳ -

(۶) ملزم نے مضروب کے سر پر ڈاکو مارا تھا جس کے صدمہ سے وہ ایک ماہ زیر علاج شفاخانہ رہ کر صدمہ ضرب سے وہ فوت ہوا - ملزم بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بالارادہ نیت و علم ہلاکت مرتکب فعل قرار دیا جا کر بقتل عمد سزایاب کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۳۵ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۳۳۶

(۷) ملزم نے ایک لاٹھی اسکے وزنداد ہلوک کے سر پر ماری تھی جس سے وہ مر گیا تھا تو ہائیکورٹ رنگون سے ملزم کو ہلاکت کا علم ہونا قیاس کیا گیا ہے - اور سر جیسے نازک حصہ پر ایک وزنی لاٹھی کی ضرب لگانا اس کے طبعی نتائج سے لاعلم نہیں رہ سکتا ہے - اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم سزایاب کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۰ - رنگون سنہ ۱۹۳۶ء و انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۴۵۹ و انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۱۴۳ - کرمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۷۵۱ - لاہور ہائیکورٹ سنہ ۱۹۳۶ء

(۸) جبکہ مجموعی ضربات مختلف کی گہرائی پانچ انچ سے کم نہ ہو تو یہ زور طاقت ضربات کا لگانا ثابت ہوگا اور ضرر مہلک خیال کیا جائے گا جس میں سے ملزم کا علم و نیت ہلاک مضروب قیاس ہوگا - چنانچہ ملزم رنگون ہائیکورٹ سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۸۳ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون - انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۱۹۴ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون

(۹) جبکہ ملزم مختلف حصص جسمانی مضروب ہو ضربات لاٹھی پر لگائی گئی ہیں جس کا نتیجہ ہلاکت ہووے تو قیاس کیا گیا کہ ملزم نتیجہ ہلاکت سے لاعلم نہیں تھا - اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا اور گھونسے یا ہمچو قسم دیگر اسلحہ سے ضربات لگانا اور نتیجہ ہلاکت ہونا ملزم کی نیت اور علم ہلاکت کی قیاس کی جائے گی - کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۷۷ سنہ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۳۵۳ لاہور سنہ ۱۹۳۷ء -

(۱۰) ملزم نے لاٹھی سے مضروب کے سر پر ضربات مادیں جس سے وہ مر گیا تھا - اور ہائی کورٹ رنگون سے قرار دیا گیا کہ ملزم نتیجہ ہلاکت کا ارادہ اور علم رکھتا تھا - اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۹ - صفحہ ۲۱۷ سنہ ۱۹۳۸ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۹۲۶ -

کچھ روز بعد مر گیا تھا۔ صورت واقعات میں ملزم کا یہ فعل جس سے مقتول کی موت واقع ہوئی ہے ایسا فعل ہے جس سے موجودہ واقعات سے ملزم جانتا تھا کہ اس کے اس فعل سے مقتول کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ ملزم نے دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ضمن (۳) دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کا جرم کیا ہے۔ اس فعل سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال تھا جس کو دفعہ ۳۰۴ ضمن (۱) تعزیرات ہند کا جرم قرار دیا گیا ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۱ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۲ صفحہ ۳۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۱۵۰۔ ۱۰۰۔ ۱۰۰۔ ۳۰۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۷۴۔ ۱۲۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ ۱۸۰۔

(۴) جبکہ فعل مذکورہ ایسے قریب الوقوع حصہ تک موکد تھا اس سے ہلاکت ہوگا یا کہ اس کے ایسا فعل سے ہلاکت کا باعث ہونے کا علم ہو اور ملزم کی نیت یہ تصور کیا جائے گا کہ اس کو اپنے فعل کے نتیجہ کا علم تھا۔ اور جس واقعہ کو ملزم جانتا ہو پھر کسی خاص شخص کے ہلاک کرنے کے ارادہ سے نہیں کیا ہے اس کے ۳۰۰ کے ضمن (۴) سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲۔ کرمنل جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۱ صفحہ ۲۶۔ ایب کیس جلد ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۲۶۶۔

رولنگز آف ہائیکورٹس
نیت و علم مشترکہ

(۴) جبکہ بعض سخت ناکافی اشتعال پیدا کے ماتحت جس کے اور نتیجہ ضرب کھوپڑی کا ٹوٹنا اور ہلاکت ہونا تو ملزم کا ضرر رسانی علم قیاس کیا جائے گا کہ ملزم بروقت صدور فعل نتیجہ ہلاکت کو سمجھنے کی قابلیت رکھتا تھا کہ سر جسیا نازک حصہ جسمانی پر سخت ضرب لگانے سے موت کا امکان ہے۔ جو جب دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ضمن (۲) قتل عمد ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۸ ۱۹۲۵ء لاہور و انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۹۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء لاہور صفحہ ۲۴۸۔ ۶۔ لاہور لا جرنل صفحہ ۵۲۷

(۵) جبکہ سر جیسے نازک حصہ دماغی پر ضرب ڈانگ لگائی گئی ہو اور کھوپڑی مضروب ٹوٹ کر ہلاکت واقع ہو جائے تو یہ امر تصور کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم نے بہ نیت ہلاکت اس علم سے ضرر جسمانی پہونچایا ہے کہ جس سے ہلاکت کا امکان ہووے تو زیر دفعہ ۳۰۲ ضمن (۲) تعزیرات ہند قتل عمد ہوگا۔ کلکتہ جلد ۲۔ صفحہ ۹۶۷۔ کرمنل لا جرنل ۲۸ صفحہ ۹۶۶ ۱۹۲۷ء

کو لاٹھیوں سے مارا دیا۔ پندرہ ضربات پشت و سر و مونڈھا اور پسلیوں پر تین ضربات سے چار پسلیاں دکھوپری ٹوٹ گئی تھی۔ سشن جج نے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اس دس سال قید کی سزا تجویز کی تھی۔ پنجاب چیفکورٹ میں اپیل ملزمان دنگرانی و پیروکار سرکار پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ملزمان اپنے افعال کے نتائج سے لاعلم نہ تھے اور نیت ہلاکت ضربات رسانیدہ ملزمان سے منتج ہوتی ہے کہ فعل ایسے ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ جس سے ملزمان کے علم میں مہلوک کی ہلاکت کا احتمال تھا۔ اس لئے ہر چہار ملزمان کو بدفعہ ۳۰۴ حصہ دوم تعزیرات ہند سزا دیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۱۱ء و انڈین کیسیں جلد ۴ صفحہ ۳۴۹-۳ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء کرمنل۔ ۵ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء کرمنل

تمثیل

(ب) زید یہ جان کر کہ بکر ایسے مرض میں مبتلا ہے۔ ایک ضرب سے اُس کے ہلاک ہو جانے کا احتمال ہے ضرر پہونچانے کی نیت سے بکر کو مارے اور بکر اس ضرب کے سبب سے مر جائے تو زید قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ گو ایسی ضرب طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) کسی تندرست شخص کی ہلاکت کے باعث ہونے کو کافی نہ ہو سکے۔ لیکن اگر زید یہ جانتا ہو کہ بکر کسی مرض میں مبتلا ہے اور اس کے ایسی ضرب لگائے جو طبیعت کی عادت معہودہ کے مطابق (یعنے عادتاً) کسی تندرست شخص کی ہلاکت کے باعث ہونیکو کافی نہ ہو سکے تو اس صورت میں زید قتل عمد کا مجرم نہ ہوگا۔ اگرچہ اس نے ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت کی ہو بشرطیکہ ہلاک کرنا یا ایسا ضرر جسمانی پہونچانا اس کی نیت میں نہ تھا جو طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے۔

تفسیر اگر فعل کسی شخص کو ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت سے کیا گیا ہو اور وہ ضرر جسمانی جسکا پہونچانا مقصود تھا طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) ہلاک کرنے کو کافی ہو یا

رولنگر آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے معمولی نزاع لفظی پر ایک بھاری لاٹھی دوسرے شخص کے پیلی طرف سر کے ماری جس کی ضرب سے کھوپری مقروب ٹوٹ گئی اور فوراً اُسی جگہ گرا اور مر گیا۔ عدالت

احتمال ہر فعل کا وقوع میں آنا اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ اس کا ہونا امکان میں ہو اور اتفاقات اس کے وقوع میں آنے کے حق میں ہوں اور یہ لفظ احتمال لفظ اغلب سے کسی قدر کم درجہ رکھتا ہے۔ گویا اغلب قوی تر درجہ احتمال کا ہے اس لئے کسی شئے کے بغیر اغلب ہونے کے وقوع میں آنے کو احتمال کہتے ہیں اور جہاں بجائے لفظ احتمال کے لفظ اغلب استعمال کیا گیا ہے۔ وہاں لفظ احتمال اس میں شامل متصور ہوتا ہے جیسا کہ دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند ضمن (۳) میں لفظ اغلب مستعمل ہوا ہے۔

قتل عمد دفعہ ۳۰۰۔ صورتہائے استثناء کے سوائے جو آئندہ بیان کی گئی ہیں حسب ذیل صورتوں میں قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد ہوگا۔

پہلی۔ اگر وہ فعل جس کے باعث ہلاکت واقع ہوئی اس نیت سے کیا گیا ہو کہ ہلاکت کا باعث ہو یا

رولنگز ہائیکورٹ (ضمن اول) (۱) مسمات بانو زوجہ غازی خاں بدچلن تھی تاریخ واقعہ رات کو اپنے شوہر غازی خاں کے کہنے پر مباشرت کرنے سے انکار کر دیا اور گالیاں دیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ چنانچہ شوہر اس مسمی غازیخاں نے اپنی زوجہ مسمات بانو کو کلہاڑا سے قتل کر دیا۔ ہائیکورٹ لاہور نے زیر دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم کو بہ تخفیف سزائے موت حبس دوام بعبور دریائے شور کیا گیا۔ کرمینل جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۰ سنہ ۱۹۲۲ء وائڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۵۷۲ لاہور۔

(۲) جب ایک شخص نے بندوق سے دوسرے شخص پر فائر کے دوبارہ بندوق کو بھر کر فائر کیا ہے تو دفعہ ۳۰۰ صورت پہلی ارادہ ہے۔ اسلئے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱۰ پٹنہ ۱۹۳۳ء ود

تمثیل

(الف) زید یکے کے ساتھ انکی نیت سے اسپر بندوق چلاتا ہے کہ اس سبب سے مرجائے تو زید قتل کا مرتکب ہوا

دوسری۔ اگر فعل ایسے ضرر جسمانی کیلئے پہونچانے کی نیت سے کیا گیا ہو جس سے مجرم کے علم میں شخص ضرر رسیدہ کے ہلاک ہونیکا احتمال ہو یا

رولنگز آف ہائیکورٹس مسمیان سندر سنگھ۔ راجا سنگھ۔ بیلا سنگھ برادران حقیقی و مسمی گنڈا سنگھ ہر چہار ملزمان نے مسمی سندر سنگھ

زید لوگوں کے ایک غول پر محض بلاوجہ بھری ہوئی توپ چلائے اور ان میں سے ایک کو ہلاک کردے تو زید قتلِ عمد کا مجرم ہوگا۔ گو پہلے سے فکر کرکے اس نے کسی خاص شخص کے ہلاک کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔

حسب ذیل صورتوں میں قتلِ انسان مستلزم سزا ہوگا قتلِ عمد نہ ہوگا

جبکہ قتلِ انسان مستلزم سزا قتلِ عمد نہیں ہے۔

مشتثنیٰ ۱۔ قتلِ انسان مستلزم سزا قتلِ عمد نہ ہوگا۔ جبکہ سخت و ناگہانی باعثِ اشتعال کے سبب سے مجرم کو اپنے ضبط کرنے کی قدرت نہ رہے اور وہ اُس شخص کو ہلاک کردے جس نے وہ باعث اشتعال طبع دلایا ہو یا غلطی یا اتفاق سے کسی دوسرے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو اور مستثنیٰ ہذا شرائط ذیل سے مشروط ہوگا۔

پہلی۔ یہ کہ مجرم خود اُس باعث اشتعال طبع کا طالب نہ ہوا ہو۔ یا بالارادہ اس غرض سے اُس باعث اشتعال طبع کا محرک نہ ہوا ہو۔ کہ اسے کسی شخص کے ہلاک کرنے یا اس کو ضرر پہونچانے کی وجہ ہو جائے۔

دوسری۔ یہ کہ وہ باعث اشتعال طبع ایسے امر کے سبب سے نہ دلایا گیا ہو۔ جو قانون کی تعمیل میں کیا گیا ہے یا جسکو کسی سرکاری ملازم نے اپنی سرکاری ملازمی کے اختیارات کے نفاذ جائز میں کیا ہے۔

تیسری۔ یہ کہ وہ باعث اشتعال طبع کسی ایسے امر کے سبب سے نہ دلایا گیا ہو جو استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ جائز میں کیا گیا ہے۔

تشریح۔ یہ بات کہ آیا وہ باعث اشتعال طبع واقع میں ایسا سخت و ناگہانی تھا یا نہیں کہ اُس سے اس جرم کا قتلِ عمد کی حد تک پہونچا رک جائے ایک امر تنقیح طلب ہے۔

شرح

اس ضمن کے مشتثنیٰ سے فایدہ اٹھانے کے لئے اشتعال طبع سخت و ناگہانی ہو اور اُس جوش طبیعت میں قوتِ اختیار ضبطِ اشتعال یا جذبات قایم نہ رہے اور اشتعال طبع کا خود طالب یا محرک نہ ہو اور کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کے استعمال یا کسی شخص کے استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ جائز میں پیدا نہ ہوا ہو۔

رولنگز آف ہائی کورٹس (۱) مسمی شریف عمر ۳۰ سال کی زوجہ مسمات خیر النساء

سیشن سے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) ملزم کو سزا موت کی بحالی کے لئے لکھا۔ عدالت چیف کورٹ لوئر برما سے قرار دیا گیا کہ وجہ تحریک غیر ضروری ہے اور ہر مقدمہ اپنے خاص حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں معمولی لاٹھی خفیف ضرب باعث ہلاکت ہو جاوے وہاں عموماً جرم قتل نہیں ہوگا اور بلکہ آلہ ضرب لاٹھی کا قد و موٹائی و وزن اور طاقت ضارب و نوعیت ضرب مقدمہ میں غور طلب ہوتی ہے۔ اس مقدمہ میں آلہ ضرب لاٹھی کا قد ۵ فٹ ۱۱ ½ انچ طول اور موٹائی ۴ ½ انچ اور وزن ۱۱۶ تولہ تھا اور مقدمہ حال میں نوجوان طاقتور ملزم نے نہایت سخت ضرب لگائی تھی جو بمنشائے دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) ہلاکت کے لئے کافی تھی۔ اس لئے ملزم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کرنیل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۲۳ء عدالت چیفکورٹ لوئر برما و انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۴۹۵ و ۲ کلکتہ صفحہ ۱۱

تمثیل

تعزیرات ہند (ج) زید تلوار یا لٹھ سے بکر کو قصداً ایسا زخم پہونچائے جو طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) کسی آدمی کے ہلاک کرنیکو کافی ہوتا ہے اور بکر اس زخم کے سبب مر جائے تو اس صورت میں زید قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ گو بکر کا ہلاک کرنا اس کی نیت میں نہ تھا۔

چوتھی۔ اگر وہ شخص جو اس فعل کا مرتکب ہے۔ یہ جانتا ہو کہ وہ فعل ایسا شدت سے خطرناک ہے کہ اغلباً ہلاکت یا ایسے ضرر جسمانی کا باعث ہوگا جس سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے اور اس فعل کے ارتکاب میں ہلاکت کا خطرہ یا ضرر مذکورۃ الصدر کا خطرہ پیدا کرنا محض بلا وجہ ہو۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ہ دوران ایک لڑائی کے ملزم نے ایک مہلک ضرب مہلک کے ماری جو لڑائی میں شامل نہ تھا اور بغیر کسی ہتھیار کے تھا اور ملزم اس کے لڑائی میں نہ شامل ہونے سے لاعلم تھا۔ اور ملزم کو عدالت سیشن سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سزائے موت دیا گیا تھا بہ ہائیکورٹ میں قرار دیا گیا کہ باستفادہ استثناء دفعہ ۳۰۰ ضمن ۴ ملزم کو ۷ سال قید سخت کیا گیا اور حکم سیشن منسوخ کیا گیا۔ کرنیل لا جرنل جلد ۱۳۔ صفحہ ۲۷۲-۱۴۔ انڈین کیسز ۶۵۶-۴ برما لا ٹائم ۱۷۔

تمثیل

دیس راج سے ہو گیا تھا جسکو دیس راج نے ملازمت سے علیحدہ کر کے اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ دوسرے روز مسمی کیسر سنگھ و مسمات ہیرو مستی دیس راج کے گھر میں ایک چارپائی پر بیٹھے تھے مسمی دیس راج نے گھر میں آکر دیکھا۔ چنانچہ دیس راج نے کیسر سنگھ کے سر پر لاٹھی ماری۔ جس سے کھوپری پھٹ گئی اور مضروب مر گیا۔ صاحب سشن جج گجرات نے زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند جس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا اور عدالت ہائیکورٹ لاہور فل بنچ سے حکم سشن جج مستر دکر کے زیر استثنا ۱ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) ملزم کو بامحال قید سخت کیا۔ انڈین کیس جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۸ ۔ و کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۴ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء و انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۳۹۰۲ پنجاب رپورٹ ۱۹۱۳ء ۱۰۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۲۴ الاہ

(۵) مسمات رمضان بی بی عمر ۱۴ یا ۱۶ سال دختر سراج الدین کے ساتھ مسمی اسمٰعیل کی آشنائی تھی جو مسمات کو اس کا آشنا مکان پر لے گیا تھا۔ سراج الدین دختر خود کی تلاش میں تھا کسی خیر الدین جو اسمٰعیل کا عزیز دوست تھا اس نے سراج الدین کو اس سلسلہ میں گالیاں دیں اور کہا کہ دیکھ تیری لڑکی کو بھی خراب کر لیا ہیں گے۔ اس پر سراج الدین جو پہلے سے مشوش و جذبات اشتعال سے بھرا ہوا تھا ان الفاظ سے مزید مشتعل ہو گیا اور خیر الدین کے سر میں ٹکوا مارا۔ اس ضرب سے وہ مر گیا۔ اپیل پر قرار دیا گیا کہ ملزم زیر دفعہ ۳۰۲ ضمن اول جس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا صحیح طور پر قابل سزا ہے اور ہیئت صورت اشتعال طبعی واقعات و حالات مقدمہ پر ہوتا ہے۔ کہ آیا اشتعال ایسا تھا کہ معمولی فہم و ادراک کا آدمی ایسے واقعہ سے مشتعل ہو سکتا ہے اور بعض آدمی اس سے ان جذبات کو منضبط نہیں کر سکتے ہیں۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۰۶ لاہور ۱۹۳۵ء و انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۲۰۴ لاہور ۱۹۳۵ء۔

(۶) ایک شخص گاؤں میں چلتن اور بد نام تھا اور ملزم کے ساتھ پہلے بھی لڑ بھڑ چکا تھا۔ بروز واقعہ مہلوک بحالت شراب ملزم سے دشنام دہی سے پیش آیا اور سخت سست کہتے ہوئے اسکو دشنام دہی سے سخت مشتعل کر دیا تھا۔ ملزم نے مہلوک کو لاٹھی سے مارا تھا جن ضربات سے مضروب مر گیا تھا اور سشن کورٹ سے ملزم کو بجرم ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے پھانسی کا حکم دیا جا کر کاغذات بجانے حکم سزا کے لئے ہائیکورٹ ڈنگون میں پیش کئے گئے تھے ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا غلبہ غیظ بحالت اشتعال طبع ہیئت ہر ایک مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہوتا ہے مہلوک بحالت نشہ ملزم سے نہایت بد سلوکی سے پیش آیا تھا۔ اور پہلے پانچ دفعہ ملزم سے

عمر ۲۵ سال بدرجہ تھی اور مسمی احمد نمبردار سے آشنائی تھی۔ ایک روز مسمی شریف نے مسمات مذکور زوجہ خود واحد کے ساتھ ہمبستر پاکر چھرے سے قتل کیا۔ احمد بچ نکلا۔ مسمات کو اسی وقت قتل کردیا عدالت سیشن نے سزائے حبس دوام کا حکم ہوا۔ اور عدالت پشاور جوڈیشل کمشنری سے یہ قرار دیکر کہ اشتعال ناگہانی ناقابل الضباط تھا جسکا ملزم خود محرک نہ تھا۔ حکم سزا تین سال قید سخت دیا گیا کرمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۲۳ء پشاور و انڈین کیسز ۔ ب ۷۱ صفحہ ۹۱۳ و الکلکہ صفحہ ۲۷ و ۲۹ کلکتہ ۱۹۱۹ء

(۲) مسمات نورانی زوجہ قادربخش کی آشنائی مسمی محمد مامو کے ساتھ تھی۔ مورخہ ۱۰ جون کی شب کو باتفاقاً آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے مکان کے برآمدہ میں مسمات نورانی و محمد مامو مرد و کو ہم آغوش دیکھ کر بحالت اشتعال مرد کو قتل کردیا۔ عدالت سیشن سے ملزم کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا گیا۔ عدالت ہائیکورٹ لاہور سے ملزم کو بدیں وجوہات کہ اشتعال طبع فوری نہ تھا بس ضبط تھا جو اس کے اختیار سے باہر تھا جسکا وہ خود طالب یا محرک نہ ہوا تھا پانچ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۵۶۳ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۳۰۴ ۔ ۹۴ انڈین کیسز صفحہ ۱۴۰ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۳۵ ۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۵۰۲ ۔ ۲ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۰۸ ۔

(۳) مسمات مولی کی آشنائی کانہا ریمن سے تھی۔ ایک روز دوپہر کو مسمات اپنے شوہر کو کھانا کھلا کر گھر سے باہر گئی۔ خاوند مسمات نے یہ سمجھ کر کہ آشنا خود سے ملنے گئی ہے۔ اس کے عقب میں گیا۔ گاؤں سے باہر چند درختوں کے جھنڈ میں ہر دو کو بیٹھے دیکھا۔ ملزم نے پہلے بھی چند بار مسمات کو مسمی کانہا آشنا اس کے ساتھ دیکھا تھا اور منع کیا تھا۔ مگر وہ باز نہیں آئی تھی۔ ملزم نے مسمات کو نبکا سے جو گندم کاٹنے کا ہوتا ہے اور اپنے ہمراہ لے گیا تھا مسمات مذکور کو قتل کردیا۔ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم اشتعال طبع کا خود طالب ہوا تھا۔ اس لئے استثنا ۱ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) سے استفادہ حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حسب تجویز صدارت سیشن حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۵ ۔ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ و انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۲۴۱ ۔ اور حکم میں اس وجہ پر کہ چند ماہ پہلے بھی ملزم نے زوجہ خود کو آشنا مذکور کے ساتھ ملتے جلتے دیکھا تھا۔ اس وقت سخت اشتعال طبع کے ہونے کو تسلیم کرکے لوکل گورنمنٹ کو سفارش کی ہے۔

(۴) مسمی کیسر سنگھ دیس راج کے پاس ملازم تھا۔ کیسر سنگھ کا تعلق ناجائز مسمات ہیرو زوجہ

ہو جانے پر استدلال کیا گیا تھا۔ مگر بعد سماعت بحث ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا کہ قانون کا یہ منشا نہیں ہے کہ اشتعال طبع کی خود تلاش کر کے اس سے استفادہ حاصل کیا جائے۔ بلکہ اشتعال طبع یک بیک پیدا ہونا چاہیئے۔ اور ملزم کو خوب معلوم تھا کہ اُس کی دختر بدچلن ہے اور مہلوک سے آشنائی کی ہوئی ہے۔ اور اگر یہ تسلیم کر لیا جاوے کہ بحالت اشتعال طبع واقعہ فعل ہووے تو یہ اشتعال اتفاقی نہ تھا۔ اس لئے دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) سے ملزم مستفید نہیں ہو سکتا ہے اور بموجب قسم مقدمہ ۳۵ کرمنل لاجرنل صفحہ ۱۳۷۸ و ۱۵۱۱۔ انڈین صفحہ ۱۵۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۱۰۳ میں ہم فیصلہ کر چکے ہیں۔ اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۶۳۷ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۰ صفحہ ۳۳۳ و ۱۹۳۷ء لاہور

(۱۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے غیر شخص کو زنا کرتے دیکھ کر ہر دو کو ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن اس قدر وقت وہ رکھتا تھا کہ وہ ایسا موقع حاصل نہ کرتا۔ ہائیکورٹ لاہور میں ملزم کی جانب سے بحث اشتعال طبع ہو کر استفادہ چاہا گیا تھا۔ مگر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ فی الواقع ملزم کو اشتعال طبع ہو گیا تھا۔ مگر اس کو یہ موقع نہ دیکھنے اور اشتعال طبع حاصل نہ کرنے کے لئے وقت تھا۔ اس لئے ہم قانونی نقطۂ نظر سے حکم حبس دوام بعبور دریائے شور میں کمی نہیں کر سکتے اور لوکل گورنمنٹ بعد غور مناسب حکم صادر کر سکیگی۔ اور جاری رائے میں یہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات منسب ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۵۷ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۳۱۴ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور

(۱۲) اور ایک ایسی عورت ایک مقدمہ میں باپ اپنی لڑکی کی آشنائی ایک شخص سے جانتا تھا اور یہ معلوم کر کے کہ اُس کی دختر مکان آشنا پر گئی ہے۔ باپ لڑکی کا وہاں پہونچا آشنا کو قتل کر دیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے اشتعال طبع تسلیم کرتے ہوئے حکم سزا حبس دوام صادر کیا گیا یہ لکھا کہ ملزم خود طالب اشتعال ہو کر استفادہ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) حاصل کر سکتا ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۳۰۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۱ صفحہ ۱۸۷ لاہور

(۱۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کے آشنا کا پتہ کا حال معلوم کر کے بحالت سخت غیظ و غضب میں آکر اس کو ہلاک کر دیا تھا۔ عدالت سشن سے قاتل کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا تجویز کی تھی۔ عدالت جوڈیشل کمشنر کورٹ سے بحالات اتفاقات مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۴ ضمن اولی تجویز کیا جا کر ۱۰ سال قید کا حکم دیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸

مہلوک اسی طرح سے بدسلوکی کر چکا تھا اور ہر قسم طریق سے ملزم جیسے مزاج کے آدمی سے مہلوک کرنا ناقابل ضبط ہوتا ہے۔ اس لئے حسب استثنا ۱ ضمن اول ملزم زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۱۱۔ رنگون ۱۹۳۶ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱۔ صفحہ ۵۔

(۷) فریقین میں پہلے سے عداوت تھی اور بالمقابل مکانات فریقین تھے۔ مہلوک نے ملزم کو بآواز بلند گھر سے چیلنج دے کر بلایا اور اس کو بہت سی گالیاں دیں اور مہلوک نے ملزم کے کیس پکڑ کر دو ضربات ماریں اور باہم لڑائی ہو گئی۔ ملزم کے ہاتھ میں چھرا تھا جو مہلوک کے مارا اور وہ مر گیا۔ سشن جج نے ملزم کو بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) قتل عمد میں سزا کا حکم دیا۔ اور عدالت ہائیکورٹ مدراس سے باتفاق رائے دو ججان ملزم کو باستثنا دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) چیلنج دے کر بلانے اور گالیاں دینے کی صورت کو یکایک اشتعال طبع میں ارتکاب جرم ہونے قرار دے کر دس سال قید سخت کا حکم دیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۳۴۳ و کرمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷ سنہ ۱۹۲۸ء و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۸ء۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۳۶ سنہ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۹۶۷۔ ۹۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۲۶۳۔ مدراس

(۸) ملزم اپنی زوجہ کے ہمراہ چلا جا رہا تھا کہ مہلوک اس میں مزاحم ہوا کہ پہلے یہ عورت مہلوک کے بھائی سے کر لیوہ کردہ تھی۔ اس باہم تنازعہ میں ملزم نے مہلوک کو سنگدلی سے مارا تھا۔ چنانچہ ضربات سے مضروب ہلاک ہوا تھا۔ اور سشن کورٹ سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سزا دیا جا کر کاغذات بحالی حکم کے لئے ہائیکورٹ رنگون میں پیش کئے گئے۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ مہلوک کو مداخلت کرنے کا قانوناً حق نہ تھا۔ جبکہ وہ اپنی زوجہ کے ہمراہ جا رہا تھا جس مداخلت ناجائز سے اس کو یکایک اشتعال طبع ہوا۔ اس لئے استثنا حصہ اول و چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند سے ملزم استفادہ کا مستحق ہے۔ اس لئے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۶۹ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد

(۹) ملزم کی بیوہ دختر مدعیہ چلن تھی اور اس نے ایک شخص مسمی شیرا موچی سے تعلق ناجائز کیا ہوا تھا ایک شب کو مسمات کو راں اپنے آشنا کے مکان میں داخل ہوئی۔ قدم حسین بلور شوہر بیوہ نے دیکھ کر باہر کا قفل لگا دیا۔ اور مسمات کے والد کو جا کر کہہ دیا تھا۔ جس نے ایک کلہاڑا گھر سے لیجا کر اپنی دختر اور اس کے آشنا کو قتل کر دیا تھا۔ اس مقدمہ میں اشتعال طبع حسب دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱)

(د) زید بکر کے روبرو جو مجسٹریٹ ہے گواہ کے طور پر حاضر ہوا اور بکر یہ کہتا ہے کہ زید کے اظہار کے کسی ایک لفظ پر بھی اعتماد نہیں کرتا اور زید نے حلف دروغی کی ہے اور زید ان باتوں سے دفعتاً غیظ میں آجائے اور بکر کو ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔

(ہ) زید بکر کی ناک مروڑنے کا اقدام کرے اور بکر استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں زید کو اس لئے پکڑے کہ اس کی یہ حرکت روکے اور زید اس سبب سے دفعتاً غیظ شدید میں آکر بکر کو ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔ کیونکہ وہ باعث اشتعال طبع ایسے امر سے دلایا گیا جو استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں سرزد ہوا۔

(و) زید بکر کو مارے اور بکر اس باعث اشتعال طبع کے سبب سے غیظ شدید میں بھر جائے اور خالد جو قریب کھڑا ہوا ہو اس نیت سے کہ اس غیظ میں زید کو بکر سے ہلاک کرائیگا موقع ملجائے بکر کے ہاتھ میں اس غرض سے ایک چھری دیدے اور بکر اس چھری سے زید کو ہلاک کرے تو اس صورت میں ممکن ہے کہ بکر صرف قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہو مگر خالد قتل عمد کا مرتکب ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی زوجہ سے زنا کرتے دیکھا اور خاموش پڑا رہا۔ جب وہ فارغ ہوا تو شوہر نے چاقو سے اس کو ہلاک کر دیا تھا۔ عدالت مستغیث نے ملزم کو سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ سے بمنشائے ضمن (۱) دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو استفادہ دے کر بجنسہٖ حکم جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم کو پانچ سال قید سخت کا حکم دیا کرمنل لاجرنل جلد ۹ ۳ صفحہ ۹۵۶ - الہ آباد ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۷، صفحہ ۱۸۳ دسمبر ۱۹۳۸ء

مشتشنے ۲ - قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا - اگر جرم نیک نیتی سے استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم یا مال کے نفاذ میں اس اختیار سے بڑھ جائے جو اس کو قانون کی رو سے حاصل ہے اور اس ضرر سے جو اس حفاظت کے لئے ضرور ہے زیادہ ضرر پہونچانے کی پہلے سے کوئی رنجش یا نیت نہ کرکے اس شخص کو ہلاک کرے جس کے خلاف اس استحقاق حفاظت کو نافذ کرتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) مسمیان کالو وغیرہ ارات کو کھیت کی حفاظت کے لئے گشت کر رہے تھے کہ چند بار پہلے فصل کا

صفحہ ۹۶۸ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۲۷ ۱۹۳۷ء جوڈیشل کمشنرز کورٹ ..

(۱۳) مسمات امرکور زوجہ کرتار سنگھ ایک بدچلن عورت تھی اور اپنے باپ کے گھر گئی ہوئی تھی نے ایک شخص سے آشنائی کر لی تھی۔ جس کا حمل اس کو ہو گیا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے شوہر کے گھر میں آنے پر اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ جس کے متعلق گاؤں کے لوگوں نے استہزائی مبارک دی۔ جس سے کرتار سنگھ نے مشتعل ہو کر مسمات امرکور کو ہلاک کر دیا اور ساتھ ہی نو زائیدہ بچہ بھی مر گیا تھا جس پر بدوران تفتیش ملزم نے بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کے روبرو اقبال جرم کیا تھا اور عدالت سشن سے بجرم ۳۰۲ سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ اور بچہ کی ہلاکت پر بجرم دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم صادر کیا تھا۔ لاہور ہائی کورٹ سے بحالت مقدمہ ملزم کو حکم سزائے موت دوام بعبور دریائے شور بجرم دفعہ ۳۰۲ صادر کیا۔ اور بجرم دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند حکم سات سال قید سخت قائم رکھا۔ (انیس لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۶۹ لاہور ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۶۶۶ ۱۹۳۸ء لاہور۔

تمثیلات

(الف) زید غلبہ غیظ میں جو بکر کے دلائے ہوئے باعث اشتعال طبع کے سبب مشتعل ہو گیا ہو بکر کے طفل حامد نامی کو قصداً ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔ کیونکہ وہ باعث اشتعال طبع طفل نے نہیں دلایا تھا۔ اور اس طفل کی ہلاکت اتفاق یا شامت سے کسی ایسے فعل کے کرنے میں واقع نہیں ہوئی جس کا سبب وہ باعث اشتعال طبع ہوا ہو۔

(ب) بکر زید کو سخت دشنام دہی باعث اشتعال طبع دلائے اور زید باعث اشتعال طبع کے ہوتے ہی بکر پر طپنچہ چلائے اور اس کے ہلاک کرنے کی نیت ہو اور اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ وہ خالد کو ہلاک کرے جو اس کے پاس کھڑا ہے۔ مگر قطعاً نہیں آتا اور زید خالد کو ہلاک کرے تو اس صورت میں زید قتل عمد کا مرتکب نہیں ہوا بلکہ صرف قتل انسان مستلزم سزا کا۔

(ج) زید کہ ناظر کا پیادہ ہو۔ جواز بکر کو گرفتار کرے اور بکر گرفتاری کے باعث دفعتہً غیظ شدید میں آکر زید کو ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔ کیونکہ وہ باعث اشتعال طبع ایک ایسے امر سے دلایا گیا جو ایک سرکاری ملازم کی جانب سے اس کے اختیارات بنفاذ میں سرزد ہوا

زید یہ اس حملے پر اصرار کرے اور بکر نیک نیتی سے یہ سمجھ کر کہ وہ اپنے تئیں کسی اور تدبیر سے بچانے کھانے سے نہیں بچا سکتا زید کو تپنچہ مار کر ہلاک کرے تو بکر قتل عمد کا مرتکب نہیں ہوا بلکہ صرف قتل انسان مستلزم سزا کا۔

مستثنیٰ ۳ - قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا۔ اگر مجرم جو سرکاری ملازم ہو یا کسی ایسے سرکاری ملازم کی مدد کر رہا ہو جو معدلت عامہ کے اجرار کے لئے عمل کر رہا ہے ان اختیارات سے جو اسکو قانون کی رو سے حاصل ہیں بڑھ جائے اور کسی ایسے فعل کے کرنے سے ہلاکت کا باعث ہو جسکو وہ نیک نیتی سے جائز اور اپنی منصبی خدمت کی مناسب انجام دہی کے لئے بحیثیت اس سرکاری ملازمی کے ضروری سمجھتا ہو اور اس شخص سے جو ہلاک ہوا ہو کچھ عداوت نہ رکھتا ہو۔

زید مہتمم پولیس سیشن اپنے علاقہ کی تفتیش کے لئے جا رہا تھا کہ راستہ میں بکر مجرم اشتہاری دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند ملگیا۔ زید نے بکر کو گرفتار کر لیا۔ لیکن بکر نے زید کو بیراہ دھکیل کر گرا دیا اور خود بھاگ لیا۔ زید نے سمی احمد نفیت والے سے استمداد کی اور ہر دو نے بکر کا تعقب کیا دوران تعقب میں احمد نے بکر کے پیچھے سرپس لاٹھی ماری تاکہ اس کو گرفتار کر لیا جاوے۔ بکر صدمہ لاٹھی سے غوراً مر گیا تو احمد حسب مستثنیٰ ۳ قتل انسان مستلزم سزا دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کا مجرم ہوا کہ اس نے استحقاق قانونی سے تجاوز کیا ہے کہ بکر غیر مسلح تھا۔ سلسلہ تعقب گرفتاری ممکن تھی۔

الف - ب - ج نے د کو جو باغی ہے اس غرض سے مارڈالا کہ وہ بچکر فرار نہ ہو جائے تو یہ ہر سہ قتل انسان مستلزم سزا دفعہ ۳۰۴ کے مجرم ہیں۔

مستثنیٰ ۴ - قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا۔ اگر پہلے سے فکر نہ کر کے ناگہانی تنازعہ کے واقعہ ہونے پر بحالت غیظ ناگہانی لڑائی میں اس کا ارتکاب ہوا ہو اور بدون اس کے کہ مجرم نے اس عمل میں نامناسب استفادہ کیا ہو یا بے رحمی سے یا غیر معتدل طور پر عمل کیا ہو۔

تشریح - ایسی صورتوں میں یہ امر لحاظ طلب نہیں ہے۔ کہ اشتعال طبع کس فریق نے دلایا یا کس نے پہلے حملہ کا ارتکاب کیا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) ایک مقدمہ میں سمی رام ناتھ پر جس ناگہانی تنازعہ پر

چوراہی گئی تھی۔ ایک رات اندھیرے میں ایک آدمی کو فصل کاٹتے دیکھا۔ چوراہن کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس لاٹھی بھی تھی۔ مسمی کالو نے نیک نیتی سے یہ سمجھ کر کہ یہ چور ہے اور اس کے پاس لاٹھی ہے۔ زیادہ اس کے مارے۔ کالو ایک ضرب لاٹھی چور کے سر پر مارتا ہے۔ اور شور چور چور کر دیا۔ مقصلہ کھیتوں کے لوگ آئے تو دیکھا کہ یہ چور مسمی کالو ضارب کا رشتہ دار تھا اور اس میں چوری عادات تھیں۔ عدالت سشن نے کالو کو بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ڈیڑھ سال قید سخت کی۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے نیک نیتی سے باستقبال اتحاق حفاظت خود اختیاری مال تحت دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند فعل کیا ہے۔ اور اس قانونی حق سے ملزم نے تجاوز کیا ہے جو اس کو حاصل تھا۔ اور بلا ارادہ اس سے زیادہ نقصان پہونچانے کی نیت نہیں تھی کہ جس قدر ضرورت تھی۔ اس لئے بمنسوخی حکم صاحب سشن جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کو تبدیل کر کے جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ۶ ماہ قید کی کر کے ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا کہ یہ واقعہ بے احتیاطی سے ہوا ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۱ء و انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ کلکتہ صفحہ ۴۲۶۔

(۲) ایک شخص نہایت خطرناک اور عادات اور چند بار دوں کو ضرر شدید پہونچا چکا تھا اور دیہہ کے لوگ اس سے خائف تھے۔ ایک شخص مسمی بالگا سے اس کی لڑائی ہو گئی۔ مسمی بالگا ملزم کے پاس گنڈاسہ تھا۔ جبکہ مدعو نے چند بار حملہ کر کے اس کے ہاتھ سے کھو سا تھا جو اس کے ہاتھ میں رہا۔ جس پر ملزم نے گنڈاسہ مارا۔ جس ضرب کا نتیجہ ہلاکت ہوئی۔ سشن کورٹ نے دفعہ ۳۰۴ استثناء ۱ دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ سے ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری دیا گیا۔ اور قرار دیا گیا کہ اگر یہ نیت ضرر حملہ ملزم سمجھا جاوے تو حسب تجویز عدالت سشن ضمن ۲ دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم مستوجب سزا ہے۔ لیکن واقعات اور مضروب کی خصلت خطرناک کے لحاظ سے ملزم کو اپنی ہلاکت کا خطرہ تھا اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۶ و بنگال انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۹۲۵۔ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون

تشریح نمبر ۲ متعلقہ

زید بکر کو لاٹھی مارنے کا اقدام کرتے ہوئے اس طرح پر کہ بکر کو ضرر شدید پہونچے اور بکر چھینچ نکال دے

وحلیہ ۱ و ۲ کلکتہ صفحہ ۲۷ و آل انڈیا رپورٹ لاہور ۱۹۲۵ء صفحہ ۶۴۴۔

(۴) ایک شخص مسمی شریف کی بکریوں کا ریوڑ مسمی فرید کے کھیت میں داخل ہو گیا تھا جسکو فرید نے نکال کر شریف کو ہدایت کر دی تھی کہ نگرانی کرے۔ دوبارہ پھر بکریاں کھیت میں داخل ہو گئیں تھیں جن کو فرید نے نکالدیا تھا۔ اس کے بعد تالاب پر مسمی شریف نے فرید کو گالیاں دیں اور ناگہانی تنازعہ میں فرید نے معمولی لاٹھی شریف کے سر میں ماری جس سے شریف گر گیا تھا اور گرے پڑے کے کوئی ضرب نہیں لگائی۔ شریف تھوڑی دیر بعد کھڑا ہو کر اپنے گھر چلا گیا تھا۔ چند گھنٹوں کے بعد مضروب مر گیا تھا جس پر فرید کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سشن سپرد کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا کہ تنازعہ ناگہانی تھا اور ضرب بغیر کسی نیت ہلاکت کے لگائی گئی تھی اور وہ ضرب معمولی خفیف تھی اور ملزم نے کوئی استفادہ نہیں کیا اور نہ بیرحمانہ عمل تھا۔ اس لئے بجائے حکم قید پانچسال قید سخت محکم سشن جج کے دو سال قید سخت کا حکم دیا گیا اور سزا کم کیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۴ لاہور۔ انڈین کیسز ۱۹۳۴ء صفحہ ۶۹۵ لاہور

(۵) مسمی حسینا ملزم اور مسمی نادر کا دفعتہً تنازعہ ہو گیا۔ اور مسمی نادر کے گاؤں گلوچ پر حسینا ملزم کو اشتعال ہو گیا جس نے ایک چاقو جو اس کی جیب میں تھا مسمی نادر کے مار جس ضرب شکم سے مضروب مر گیا تھا۔ سشن کورٹ سے ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ جرم ہذا دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حسب بشارہ استثناء (۴) دفعہ ۳۰۰ ہوا ہے۔ اس لئے حکم سزا تبدیل کر کے حقیقۃً اول دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم کو سزائے قید سخت دس سال کا حکم دیا گیا اور حکم سشن کورٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۱۶ لاہور ۱۹۳۴ء انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۴۰۶ لاہور و کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۶ لاہور ۱۹۳۵ء انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۷۷۔ اور اس مقدمہ جلد ۲۶ میں ایک ناگہانی تنازعہ پر تلی بڑھی ہوئی تھی اور بڈھا شخص بہت کمزور تھا۔ سر پر معمولی ضرب ملزم نے ماری تھی۔ جس میں بوجہ کمزور و تلی کے مر گیا تھا اور ضمن (۴) استثناء کے مطابق بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حصہ دوم بجائے حکم قصاص کے پانچ سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔

(۶) ملزم و مہلوک میں اتفاقاً تنازعہ ہوا۔ ملزم کے پاس کلہاڑی تھی اور مہلوک غیر مسلح تھا

بحالت غیظ ایک شخص کے قتل کا مرتکب ہوا تھا۔ اودھ چیفکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ گو اشتعال ناگہانی تھا لیکن دفعہ ۳۰۰ کی رو سے مستثنیٰ نہیں ہوتا ہے کہ ملزم کا فعل بے رحمانہ تھا اور غیر مناسب استفادہ حاصل کیا ہے۔ اس استثنا سے فایدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ فعل بے رحمانہ نہ ہو۔ اگر استفادہ نامناسب اٹھایا ہو۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۱۵ انڈین کیسز ۱۴۶ صفحہ ۵۶۳۔ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیفکورٹ ۔

(۲) مسمیان ہردیال وجہانگیر و بھگوان وویگر اشخاص کے تین کھیت نیشکر مشترک تھے جو ہردیال کو بادائیگی رقم معین حصہ داران نے فروخت کر دیئے تھے۔ چند روز بعد ادائیگی رقم پر دفعتاً تکرار ہوگیا اور ایک نیاب دوا اور دوسری جانب تین اشخاص تھے۔ بحالت غیظ لڑائی ہوگئی۔ جس میں مسمی ہردیال کے سر میں تین ضربات لاٹھی مہلک باعث ہلاکت ہوئیں عدالت سشن سے ہر سہ ملزمان بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند۔ بحوالہ ۴۳۔ انڈین کیسز ۴۳۸ سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں نگرانی پیش ہو کر بحوالہ کرمنل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۵ و انڈین کیسز جلد ۲۱ صفحہ ۶۲۳ قرار دیا کہ تین ملزمان کی لاٹھیوں کے ضربات سے سر کی کھوپڑی ناگہانی لڑائی میں ٹوٹی ہے۔ اور لاٹھی ایک مہلک ہتھیار ہے مضروب کی زندگی ختم ہوئی ہے۔ نہ کہ جان کو خطرہ ہوا ہے۔ یہ ہلاکت اچانک لڑائی بحالت ناگہانی غیظ و غضب سے واقع ہوئی ہے جس سے مستثنیٰ ۴ متعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ہر سہ ملزمان تعزیرات ہند دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزایاب کئے گئے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۳ سنہ ۱۹۱۰ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷

(۳) مسمیان فتا و کالو میں معمولی تنازعہ پر اچانک لڑائی ہوگئی جس میں مسمی کالا کے ۴ ضربات مونڈے و چھاتی و متصل ناف خفیف اور ایک ضرب شکم کی سنگین تھی۔ چونکہ چہار ضربات ایک بہت معمولی چاقو سے فتا ملزم کے ہاتھ سے آئی تھیں اور مسمی فتا کے کالا کی لاٹھی سے بے شمار ضربات چہرہ و سر و پشت و گھٹنوں پر بہ تعداد ۱۲ ضربات تھیں۔ جن میں سے ایک ضرب شدید انگشت کی ہڈی شکستہ ہوگئی تھی۔ کالا مضروب شکم کی ضرب سے مرگیا اور مہلک و ملزم میں کوئی عداوت یا سابقہ ارادہ قتل ثابت نہیں ہوا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا کہ ناگہانی لڑائی میں بحالت غیظ بلا سابقہ ارادہ کے یہ قتل حسب مستثنیٰ (۴) وقوع میں آیا ہے۔ اس لئے فتا ملزم زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن (۱) سات سال قید سخت کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۰ سنہ ۱۹۲۶ء و انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۵۹۸

حکم سزا دیا گیا۔ پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے ملزم کو جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۲ پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۹۱۹ سنہ ۱۹۳۸ء پشاور

اور ضمن (۴) مندرجہ صدر متعلق کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ اس میں یہ امر بغور دیکھ لیا جاوے کہ ملزم خلاف واقعہ اس ضمن سے نامناسب استفادہ حاصل نہ کرے یا بیرحمی سے فعل کرکے مطلب براری نہ کرے۔ اور نہ غیر مستعمل طور پر عمل کرکے اس ضمن سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور اگر مجموعی صورت اس میں سے ثابت ہوگی تو پھر ضمن (۴) متعلق نہ ہوگا۔

مستثنیٰ ۵ - قتل انسان مستلزم سزا اس حالت میں قتل عمد نہ ہوگا جبکہ وہ شخص ہلاک کیا گیا ہے۔ اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کا ہو اور اپنی رضامندی سے ہلاک کیا جائے یا ہلاکت کا خطرہ اٹھائے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس | مسماۃ [illegible] کا مر گیا تھا۔ جس کے رنج والم سے اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ اسکو ہلاک کرکے اس روزانہ رنج و تکلیف ناقابل برداشت سے نجات دلائے۔ چنانچہ بار بار کے تقاضا مسماۃ ہندہ نے وہ اس کو قتل کر دیا ہے جو بمشمولے مستثنیٰ (۵) زیر دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) مرتکب ہندہ قابل سزا ہوگا۔ ۶ ڈبلیو رپورٹ صفحہ ۵۷۔

تمثیل

زید بکر سے جس کی عمر ۱۸ برس سے کم ہے ترغیب دے کر بافسادہ خودکشی کا ارتکاب کرائے تو چونکہ اس صورت میں بکر کم عمری کے باعث سے اپنی ہلاکت کی رضامندی دینے کے ناقابل تھا اس لئے زید نے قتل عمد میں اعانت کی۔

امتیاز دفعہ ۳۰۰ و ۳۰۴ تعزیرات ہند

یہ امر ظاہر ہے کہ حصہ اول دفعہ ۲۹۹ و دفعہ ۳۰۰ مشابہ ہیں حصہ دوم دفعہ ۲۹۹ اور دوسرا و تیسرا استثناء دفعہ ۳۰۰ متعلق ہیں۔ اور تیسرا حصہ دفعہ ۲۹۹ سنہ بیارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند سے مشابہ ہے۔ زیادہ مشکل حصہ اول دفعہ ۲۹۹ و حصہ اول دفعہ ۳۰۰ کی ہے۔ لیکن عموماً حصہ اول دفعہ ۳۰۰ قتل عمد اس وقت متعلق

ملزم نے مہلوک کے کلہاڑی ماری جس میں اس کا معدہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا اس لزم نے استثناء ۴ پر استدلال کیا اور ہائیکورٹ یعنے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ نے قرار دیا گیا کہ استثناء ۴ دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور چونکہ سشن کورٹ سے دیا گیا ہے اس میں دست اندازی کرنا مناسب نہیں ہے۔ استثناء (۲) بھی متعلق نہیں ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۴۳ سنہ انڈین کیسز ۱۹۰ صفحہ ۷۰۶

(۷) ایک تنازعہ ناگہانی باہم فریقین پر لڑائی ہو گئی۔ اور ملزم نے اپنی جیب سے چاقو نکال کر اس کے معدہ میں مارا جس سے مضروب مر گیا تھا بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا یاب ہوا۔ اور استثناء (۴) دفعہ ۳۰۰ سے استفادہ نہ دیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۷، صفحہ ۸۷ اپیلیٹ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۲۸۴۔ ۱۹۳۶ء پشاور۔

(۸) جبکہ باہم اشخاص کے اتفاقاً لڑائی ہو۔ اور فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں اور ایک دوسرے کے حق حفاظت خود اختیاری خیال میں نہ ہو۔

اور ایک فریق سے دوسرے کا ایک آدمی مر جاوے تو زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن (۲) تعزیرات ہند قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۶ ۳ صفحہ ۱۱۲۵۔ الہ آباد ۱۹۳۲ء انڈین کیسز جلد ۱۵۷۔ صفحہ ۴۲۲ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(۹) جبکہ مہلوک غیر مسلح ہو اور ملزم مسلح ضربات مارے جس کا نتیجہ ہلاکت ہووے تو نفس دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۴۱۷ پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۹۳۵ء

(۱۰) جبکہ بغیر کسی سابقہ ارادہ کے دفعتہً لڑائی اتفاقیہ میں ملزم نے بحالت جذبات مہلوک کے سر پر مہلک ضرب لاٹھی کی ماری تھی اور عدالت ایڈیشنل سشن جج سے ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قرار دیا گیا تھا کہ اچانک لڑائی میں واقع قتل ہوا ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) جرم قتل انسان مستلزم سزا ہے جرم قتل عمد نہیں ہے۔ اس لئے تنسیخ حکم ہو کر بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند دس سال قید سخت کیا جاوے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۲۱ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۱۱۴ ۱۹۳۶ء رنگون۔

(۱۱) ایک شخص نے دفعتہً لڑائی ہو جانے پر جبکہ اس کی پشت پر چند نشانات ضرب تھے ملزم نے بالمقابل شخص کے درانتی ماری تھی جس کی ضرب سے مضروب مر گیا تھا۔ اور زیر دفعہ ۳۰۰ مستثنےٰ ۴ ملزم کو سپرد سشن کیا گیا اور سشن سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند

فعل سے جو ضرر جسمانی پہونچا ہے اور اس سے ہلاکت کا احتمال ہو۔ دوحصہ دوم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند ہوگا۔

اور حصہ سوم دفعہ ۲۹۹ و حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند باہم مختلف ہیں چنانچہ اگر تمام ارتکاب فعل موت کا باعث ہوں تو دفعہ ۳۰۰ ورنہ اگر فعل سے احتمال ہلاکت ہو تو دفعہ ۲۹۹ میں آئے گا اور یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جو مقدمات بدفعہ ۳۰۰ داخل ہوتے ہیں وہ بلا ضرورت دفعہ ۲۹۹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعکس مقدمات جو بدفعہ ۲۹۹ داخل ہوں ضروری نہیں ہے کہ وہ بدفعہ ۳۰۰ داخل ہوں اور دفعہ ۲۹۹ کا ضمن (۱) حسب دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند سے مشروط ہے ورنہ وہ اس میں داخل ہوگا۔

اور نیز وہ مقدمات جو در اصل دفعہ ۲۹۹ کے حصہ دوم میں داخل ہوں اور دفعہ ۳۰۰ کے ضمن ۲ و ۳ میں داخل نہ ہوں گے۔

اور جو مقدمات دفعہ ۲۹۹ کے حصہ سوم میں داخل ہوں اور دفعہ ۳۰۰ کی چوتھی صورت میں داخل نہ ہوں تو ایسے مقدمات بدفعہ ۳۰۴ ضمن ۲ قابل سزا ہوں گے۔

اور حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ایسی صورت سے متعلق نہ ہوگا جبکہ ضرر جسمانی منتج بہ ہلاکت ہو۔ بلکہ ایسے تمام مقدمات مطابق جنرل رول معمولا بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) و ضمن ۳ داخل ہوں گے۔

مندرجہ بالا تفریق دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تعزیرات ہند ہائیکورٹ لاہور نے بدوران فیصلہ مقدمہ کی ہے۔ مقدمہ یہ تھا کہ ایک گاؤں میں دو فریق بطور دھڑے بندی دو پارٹیوں کی صورت میں باہم مخالفت تھی۔ ملزمان اپیلانٹ میں سے مسمی سومن سنگھ اپیلانٹ کی مہلوک اور اسی مہلوک نے چار سال پہلے ضربات سے ٹانگ توڑ دی تھی۔ جس پر مرحوم فریق پارٹی غنات دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ہوئے تھے۔ فریق اپیلانٹ سومن سنگھ نے موقع پا کر مسمی دیو سنگھ اپنے مخالف کو اور دیگر چار ہمراہیوں کو بیشمار ضربات سے مضروب کیا اور دیو سنگھ کی دونوں ٹانگیں (گھٹنے) مار کر توڑ دی تھیں لیکن نادک حصہ دماغی دیگر حصہ اعضائے بدیہ پر کوئی ضرب نہ آئی تھی اور مضروب کچھ عرصہ کے بعد مر گیا تھا۔ جج نے پانچوں ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بدوام بعبور دریائے شور کی سزا دی تھی۔ ہائی کورٹ لاہور نے دفعہ ۲۹۶ و ۳۰۰ تعزیرات ہند

ہوتا ہے جبکہ ارتکاب جرم دفعہ ۳۰۰ کے کسی استثناء میں داخل نہ ہو۔ اور حصہ دوم دفعہ ۳۰۰ دفعہ ۲۹۹ کے حصہ دوم سے مختلف ہے۔ حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ میں ملزم کی نیت و علم میں ضرر پہونچانے میں احتمال ہلاکت ہوتا ہے۔ اور بلحاظ حالات و واقعات ملزم کے فعل سے زندگی انسانی معرض خطر میں ہوتی ہے۔ مثلاً الف جانتا ہے کہ مسمی ب کی مرض تلی بہت بڑھی ہوئی ہے اور الف ایک سخت ضرب ب کی تلی پر مارتا ہے جس سے تلی بیٹھ کر موت واقع ہو جاتی ہے تو یہ صورت واقعہ بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) تعزیرات ہند اس لئے داخل ہے کہ ملزم کو خاص علم مضروب کی تلی بڑھی ہوئی کا تھا۔ اور یہی عام اصول بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) عاید کرنے کا ہے اور دفعہ ۲۹۹ کے ضمن (۲) میں اس علم کی نفی ہے۔ اگر الف کو بخصوصیت علم ب کی مرض کا نہ ہوتا اور باہم فرانی کسی کو کوئی ضرب تلی پر لگ کر ہلاکت واقع ہو جاتی تو یہی صورت بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند داخل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دفعہ ۳۰۰ کی دوسری صورت میں تمثیل نہ ہیں خاص علم کی ہوگی بالعموم صورت ضمن مذکور کی جملہ مقدمات کے واقعات پر منحصر ہے۔ دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند کا حصہ دوم بخیالات مذکور متعلق نہ ہوگا۔

اور تیسرا حصہ دفعہ ۳۰۰ و دوسرا و تیسرا حصہ دفعہ ۲۹۹ محض درجہ فعل کی نوعیت پر منحصر ہے کہ جس ضرر جسمانی کے ارادہ سے ہلاکت کا احتمال ہو وہ بدفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور جب ضرر جسمانی جس کا پہونچانا مقصود تھا وہ طبیعت کی عادت معمولہ کے موافق یعنی طبعاً ہلاکت کے لئے کافی ہو تو صورت بدفعہ ۳۰۰ صورت تیسری میں داخل ہوگی اس میں فعل کی نوعیت اور وہ آلہ جو استعمال کیا گیا اور وہ حصہ جسمانی جس پر ضرر پہونچانا گیا گئی ہے اور خاص حالات کے لحاظ سے بدفعہ ۲۹۹ یا بدفعہ ۳۰۰ ضمن ۳ میں داخل ہوتی۔ جبکہ فعل کی نوعیت سے نہایت اغلب نتیجہ موت ہو مثلاً ایک نوجوان شخص ایک بوڑھے کو لڑائی ضرر پہونچانے کی نیت سے سر پر زور لگاتا ہے جس سے کھوپڑی ٹوٹ کر مضروب کو ضرر جسمانی ہے۔ چونکہ سر ایک نازک حصہ زندگی انسان ہے جو بحیثیت ضرب کے ناقابل برداشت اس لئے ملزم نتیجہ موت سے لاعلم نہیں کہا جائے گا۔ جو اصولاً صحیح اور مسلمہ اور قانون فطرت اور قانون قدرت کے مطابق ہے کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج کا فعل کا ارادہ کرتا ہے اور اس کی نوعیت اور نتیجہ کا ذمہ دار ہے۔ اور اگر محض ملزم کے

رکھنا چاہیئے اور بصورت اثبات علم ملزم کو خفیف جرم کا مرتکب خیال کر کے سزا دینا چاہیئے اور ہر دو صورتہائے حالات واقعات اور نوعیت فعل سے مستنتج کیا جانا چاہیئے - چنانچہ مقدمہ ہذا میں بجائے واقعات بجائے دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے ملزم کو بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند بحصہ آخیر حکم سزا دیا گیا ہے - کرمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۳۷۵ سنہ ۱۹۳۹ء سندھ و انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء -

جب کسی شخص کے فعل سے ہلاکت وقوع میں آنے سے عدالت کسی شخص ملزم کی تجویز کرے اور واقعات مقدمہ جن سے ہلاکت وقوع میں آئی ہے تو عدالتوں کو حسب ذیل مرحلہ جات کو بغور ملحوظ رکھنا چاہیئے -

(ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ آیا ہلاک اس فعل کا نتیجہ ہے کہ جو شخص مرتکب سے وقوعہ میں آیا ہے - دوم وہ فعل جو باعث ہلاکت ہوا ہے وہ قانونی نقطہ نظر میں قتل انسان مستلزم السزا ہے - سوم ملزم کا فعل جس سے ہلاکت وقوع میں آئی ہے زیر دفعہ ۳۰۰ باستثناء دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ہر دو میں سے کون سی صورت کس ضمن کے متعلق ہوتی ہے - چہارم جب استغاثہ یہ ثابت کر دے کہ ملزم کا فعل بہ نیت ہلاکت یا بعلم اغلب ہلاکت یا احتمال ہلاکت وقوع میں آیا ہے تو عدالت کو واقعات پر دفعات ۲۹۹ و جملہ استثناء دفعہ ۳۰۰ یا صورتہائے دفعہ ۳۰۰ قتلعمد کا جو ضمن متعلق ہوتا ہو اس پر بطور امتیاز کر کے عمل کرنا چاہیئے اور علم یا ارادہ کا سوال خاص واقعات و حالات کا ہر ایک امر مقدمہ جداگانہ پر فعل کی نوعیت سے نتیجہ برآمد کرنا ہوگا - کیونکہ بنائے فعل صورت استثناء دفعہ ۳۰۰ قتل انسان مستلزم السزا ہے جیسا کہ بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات تعریف کی گئی ہے اور اس میں مدارج اغلبات کو نوعیت فعل کی روشنی میں اندازہ کر کے امتیازیہ صورت اخذ کرنی چاہیئے اور جب کسی گواہ کی شہادت سے دفعہ ۳۳ قانون شہادت عدالت کو متعلق کرنی ہو تو اسکو چاہیئے کہ جملہ شرائط دفعہ ۳۳ قانون شہادت کی تکمیل فعل سے ثابت کیجانی چاہیئے - کرمنل لا جرنل جلد ۴۰ - صفحہ ۷۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء رنگون ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۸۳ - صفحہ ۱۱۵ اپیلیز نمبر ۷۹۷ و ۸۷۲ و ۸۷۹ و ۹۶۸ و ۹۸۵ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۷ و ۱۰۵۲ و ۱۱۴۶ سنہ ۱۹۳۸ء مورخہ ۳۱ - جنوری ۱۹۳۹ء

کے الفاظ کی تفریق بصراحت صدر کرتے ہوئے زیر دفعہ ۳۰۲ حصہ دوم ملزمان کو دس دس سال قید سخت کا حکم دیا۔ اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور منسوخ کر کے کم کیا گیا اور لکھا کہ ملزمان کا مطلب انتقام لینے کا تھا۔ اور کوئی ضرب سر یا کسی دوسرے حصہ نازک پر ملزمان نے نہیں لگائی ہے۔ تمام مضروبات کمر و پشت و ٹانگوں پر ہیں جو بوجوہات صدر باعتبار دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۴ حکم دیا گیا ہے۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۹ء ہائیکورٹ لاہور و انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۳۳۳ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۱۵۷ - ۱۰ لاہور صفحہ ۴۷۷ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۰۴ - ۱۲ - آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۸۷ -

معہذا ایک مقدمہ میں جس کے واقعات یہ تھے کہ مسمی فیضو کی آشنائی مسمات سیانی دختر نتھو سے تھی اور مسمی فیضو مسمات مذکور کو بہکا کر لے گیا تھا۔ جہاں سے مسمات سیانی کو واپس لا کر ایک شخص سے اس کی منگنی کر دی تھی۔ ایک روز مسمیان فیضو۔ حاجی و محمود بعد مسمات سیانی کی شادی کی تاریخ تھی بوقت دوپہر مسمی نتھو کے گھر گئے اور مسمات سیانی کو لیجانے کو تھے کہ اس کی دادی نے مزاحمت کی تھی جو بکشش مکش زدوخورد میں ہلاک ہو گئی تھی اور اس دوران جھگڑے میں مسمات سیانی کو بھی ضربات آئیں تھیں اور ملزمان بھاگ گئے تھے جس کی اطلاع پر سب انسپکٹر علاقہ نے موقع پر آ کر تفتیش کر کے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزمان کا چالان کر دیا تھا۔ اور عدالت ایڈیشنل سشن جج سے بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کاغذات منظوری کے لئے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش کر دیئے گئے تھے اور منجانب ملزمان اپیل پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ وکلا فریقین قرار دیا گیا کہ مقدمہ قتل عمد و قتل انسان مستلزم سزا میں عموماً بجز کو دفعہ ۳۰۰ کے ضمن ۱ و ۲ و ۳ و ۴ تعزیرات ہند کو ملحوظ رکھ کر امتیاز کرنا چاہیئے جن سے ان کو کافی راہ نمائی ہو گی اور خصوصاً سشن جج کو تاکہ خاص طور پر ان مستثنیات قتل عمد کا حصہ سمجھنا چاہیئے اور نیز دفعات ۲۹۹ و الفاظ جزو دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کی مطابقت الفاظ قانونی مدنظر رکھنی چاہیئے اور اگر ہلاکت بحصہ دوم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند جس سے بالارادہ ضرر جسمانی ہلاکت واقع ہو جاوے تو یہ واقعہ حصہ اول دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ہو گا اور اگر بغیر ارادہ کے بعلم اغلب ہلاکت کا باعث ہووے تو زیر حصہ دوم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ہو گا۔ اور ملزم کا ارادہ فعل کی نوعیت و واقعات متعلقہ سے اخذ کیا جاوے گا جس کا بار ثبوت مستغیث پر ہو گا۔

اور عام طور پر ارادہ و علم مندرجہ دفعہ ۲۹۹ و حصہ اول و دوم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند میں جج کو اقتباس

وقوانین کا بصراحت عمد رنشا نہ ہوتا تو تعزیرات ہند
کے نفاذ کو عرصہ ساٹھ سال کا ہو چکا ہے۔ اس دوران میں
تعزیرات ہند چند بار و اصنعان قانون کے زیر عنوان ہو کر
ضروری امور توضیح طلب میں ترمیم ہو چکی ہے کبھی کا
اول دفعہ ۲۹۹ ترمیم ہو گیا ہوتا لیکن چونکہ مدعا نتیجہ مذکور
ہی تھا۔ اس لئے ایزادی نہیں کی گئی ہے۔ اور مزید
تصدیق اس امر سے ہو جاتی ہے کہ جملہ فیصلہ جات ہائیکورٹ
سے تمام ایسے قبل متعلق استثنار دفعہ ۳۰۰ زیر دفعہ
۲۹۹ ضمن اول داخل کر کے تحت دفعہ ۳۰۴ حصہ اول
قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں [illegible] مفید
مقدمہ کنیل لاجنل جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ ۹۲۷
۱۰ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۲۱۴ و آل انڈیا رپورٹ
۱۹۲۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۴ سنگھ [illegible]
جسٹس حسن صاحب بہاولپور ہائیکورٹ سے بھی خیر
یہ قانونی نقطہ دفعہ تعبیر ضمن ۵ سے استثنار دفعہ ۳۰۰
متعلق روشنی پڑتی ہے۔

ایک زمیندار نے ہل چلانے کے بعد اپنے بیل کھول دیئے تھے اور
خود بآرام بیٹھ گیا۔ بیل چرتے ہوئے دوسرے کے کھیت کی
طرف چلے۔ باپ نے اپنے بیٹے کو جو اس طرف کام کر رہا تھا

دفعہ ۳۰۰

۹۸۳

کہ تھانہ میں چلا گیا اور مفصل بیان لکھا دیا۔ جس کا چالان
بدفعہ ۳۰۲ ہلاکت جوت نزاین و دفعہ ۳۰۷ زوجہ خود کی گردن پر
بہ نیت ہلاکت زخم پہنچانے کی بابت کیا گیا۔ عدالت
سشن سے بحالی حکم سزائے موت کے لئے بہ ثبوت جرم
دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند اور دھ چیف کورٹ میں لکھا گیا عدالت
چیف کورٹ سے بدیں وجہ کہ ملزم نے بعد عذر و خوض جرم کیا ہے اور
سخت اشتعال طبع متعلق نہیں ہو سکتا اسلئے بمنشائے دفعہ ۳۰۰
ضمن (۱) تحت دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند تیشواری مجرم کو سزائے
موت کا حکم دیا گیا اور لکھا گیا کہ مقدمہ دفعہ ۳۰۲ کی قبیل سے
جانے پر مقدمہ دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند واجب التعمیل نہ ہوگا
(امپیریل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۷۶ ۱۹۲۸ء و انڈین کیسز جلد
۱۰۹ صفحہ ۱۱۱۷ -

سمی سندر سنگھ کی ہمشیرہ کو بھگائے جانے کا شبہ سمی
نظام پر کیا گیا تھا۔ سندر سنگھ پنچایت میں گیا وہاں
نظام بیٹھا تھا سلسلہ کلام سندر سنگھ کو اشتعال ہو گیا۔
اور نظام کے سر پر سندر سنگھ نے لاٹھی ماری جس
سے دوسرے روز بنیجہ ضرب سے نظام ہلاک ہو گیا
تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ سے بمنشار دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱)
بجرم دفعہ ۳۰۴ ضمن اول پانچ سال قید کا حکم دیا گیا

قسمۂ توضیح و تفریق الفاظ قانونی و فقرہ ۹۵ و اضافہ بعد فصل ۱۰ و ترمیم و اضافہ فقرہ ۹۹ و فقرہ ۱۰۰ و اضافہ بعد فقرہ ۱۰۰ و فقرہ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و

کہ بیلوں کو روک لیوے۔ تاکہ دوسرے کے کھیت میں نہ جاویں
اس کے پسر نے انکار کر دیا۔ باپ نے ایک ڈلا اس کی طرف
پھینکا اور لڑکے نے مشتعل ہو کر ایک لاٹھی اپنے باپ کے
سر میں ماری جس سے وہ وہیں مر گیا۔ عدالت سیشن
سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ
سے ملزم کے تیز مزاج و ناقابل برداشت و مشتعل ہونے کا
حال معلوم جانتا تھا اس لئے اس کو فوری اشتعال ہو گیا
تھا جس کی وجہ سے بالارادہ ہلاکت ضرب لگائی گئی ہے
جو زیر صنف (۱) دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اور
سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۵
صفحہ ۲۲۱ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۱۸۔ و کریمنل لا
جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۶۹۵ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۸۹
۱۹۳۸ء۔

اور ایسا ہی ایک شخص کے بحالت اشتعال شدید فوری واقعہ
میں ملزم کے عقب سر و معدہ پر ضربات چاقو مارنے سے
ہلاکت واقع ہوئی تھی۔ عدالت سیشن سے بدفعہ ۳۰۲
تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ نگرانی پر ملزم کو بمشمار
دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند بحالات واقعات مقدمہ تین سال
قید سخت کا حکم مدراس ہائیکورٹ سے بجرم دفعہ ۳۰۴

تعزیرات ہند دیا گیا۔ کریمنل جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۰ مدراس
۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۴۳۲ ۱۹۳۸ء۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۸ء
شالگرام اجاگر سنگھ و بسنت سنگھ ایک فریق و سیتا
سنگھ و رگھوناتھ سنگھ و چلن سنگھ دوسرا فریق باہم سخت مخالفت
تھی۔ بسنت سنگھ کہ دو بوڑھا آدمی تھا اس نے اپنا کہ اپنے
دو بیٹے پر رضامندی دے کر کہا کہ وہ اس کو قتل کر کے فریق
مخالف مذکور پر قتل کا الزام لگا کر ان کو پھانسی دلا جاوے اور
اس طرح سے انتقام لیا جاوے۔ چنانچہ اجاگر سنگھ نے برضامندی
اپنے دو بیٹے بوڑھے باپ کو کلہاڑے سے قتل کر کے پولیس
مقامی مخالفین مسطور کے خلاف قتل کی اطلاع کر دی اور
تفتیش میں اصلیت واقع منکشف ہو کر اجاگر سنگھ کا بدفعہ ۳۰۲
تعزیرات ہند چالان کیا گیا اور سیشن کورٹ نے سیاق حکم
سزائے موت کے لئے لکھا۔ چیف کورٹ لاہور نے اجاگر سنگھ
مجرم بشمار دفعہ ۲۹۹ من نمبر (۱) بقبول استثناء دہ دفعہ ۳۰۰
صنف (د) تحت دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حسب (۱) احمد بخش ولد
بیجو در یائے شور کا سزا یاب کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹
صفحہ ۱۲۵ ۱۹۱۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۴۱۲ و پنجاب
ریکارڈ نمبر ۴۷ ۱۹۱۴ء۔

مسمی دلیا کی زوجہ سے مسمی بندا اس کی آشنائی تھی جب کہ چندا

دفعہ ۳۰۰

کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۳۱ ۱۹۳۳ء انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۱۸۳
اس مقدمہ میں بوجہ فوری اشتعال طبع کے بنشائے وقتہ
نہ یہ حکم دیا گیا ہے ۔ ۹ اودھ ۔ لاجرنل صفحہ ۵۹۷ ۔
آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء ۔ اودھ صفحہ ۱۱۲ کرمینل لاجرنل
جلد ۲۴ صفحہ ۸۰۸ ۔ انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۷۱۲

۹۸۴

ایک شخص نے ایک شخص کا عمداً شکار کرنے کے لئے اس پر
بندوق سے فائر کیا تھا ۔ لیکن اس کے فائر کرنے سے
مقصود پورا نہ ہوا اور باقاعدہ چالان عدالت مجسٹریٹ
درجہ اول پیش ہو کر ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
عدالت سشن سے حکم دیا جا کر ملزم نے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ
فوجداری بحالی حکم سزا کے لئے ہائیکورٹ مدراس
کاغذات پیش کئے گئے ۔ ہائیکورٹ سے بعد سماعت
بحث مباحثہ قرار دیا گیا کہ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات
ہند حکم سزائے موت دیا جاوے اور اس وقت تک
پھانسی میں لٹکا رہے جب تک کہ اس کا دم نہ نکل جاوے
انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۶۵۴ ۔ ۱۹۳۰ء مدراس ویکلی
نوٹ صفحہ ۳۷۷ ۔
دو ملزمان سرقہ کے لئے ایک شخص کے مکان پر گئے ۔ اور

ایک جزو دم ۱۴۰۱

دفعہ ۳۰۰

ہاں صندوق سے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا ۔ مگر یہ ثابت نہ ہوا
کہ ہر دو میں سے کس کے فائر سے مہلوک ہلاک ہوا ہے ۔ اس لئے
ہائیکورٹ لاہور نے ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
ضمن (۱) ۳۴ میں دلایا ۔ سزائے سزا کی سزا دی ۔ کرمینل لا
جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۳۱ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۲۷۲
آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۲۹۲ ۔ ۱۱ لاہور لاجرنل صفحہ
۳۰ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۰ ۔

۹۸۵

دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) اس وقت متعلق ہوتا ہے جبکہ فعل ارادہ
سے کیا جائے کہ اس کا نتیجہ موت ہو ۔ اور ارادہ ہونا اس
مقدمہ سے اخذ کیا جاتا ہے جو عام طور پر ضروری نتیجہ اٹھانے
کا موجب ہے ۔ جسکا یہ نیچرل اصل ہے کہ جب قاتل ایک ہتھیار
سے انتخاب کرتے وقت جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ اغلب ہونا چاہئے
تو اس کی نسبت کیا جائے گا کہ اس نے ارادہ سے فعل کیا ہے
اور اصلاً مراد ایک شخص کی نسبت قائم کیا گیا ہے کہ وہ
عاقل اور اغلب نتیجہ اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے ۔ اس لئے دفعہ
۳۰۰ ضمن (۱) محض اس وقت عاید کیا جائیگا کہ جب ملزم
ملزمان کو جاننا چاہیئے کہ اس فعل یقینی نتیجہ ہلاکت پیدا کریگا
اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ارادہ صرف کافی نتیجہ موت کا
ہووے ۔ ایسی صورت میں ضمن (۳) دفعہ ۳۰۰ متعلق

ایک جزو دم ۱۴۰۱

ضمن ۲	یا اس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع میں آئے	دفعہ ۲۹۹ ضمن (۲) کے الفاظ اور دفعہ ۳۰۰ قتلِ عمد کے الفاظ قریباً مساوی ہیں لیکن قانونی نقطۂ نظر سے باہم مختلف ہیں چنانچہ ضمن (۲) دفعہ ۲۹۹ تصریحات سپہ میں ملزم کے ضرر جانی پہنچانے میں اس قسم کا اشتمال نیت ہونا قانون نے تسلیم کیا ہے۔ کہ	ضمن ۲	اگر فعل ایسا ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت سے کیا
		زوجہ خود سے باتیں کرتا دیکھا تھا۔ تاریخ واقعہ کو رُلیا نے مسمی بشنہ اس کو اپنے گھر سے نکلتا ہوا دیکھ کر اپنی زوجہ کو منع کیا کہ اس سے ناجائز تعلق چھوڑ دے مگر چونکہ زوجہ مذکور سخت بد اخلاق تھی رُلیا کو سخت کلامی سے جواب دیا۔ رُلیا پہلے سے رنجیدہ تھا اب مزید مشتعل ہو گیا اور اپنی زوجہ کو بنیت ہلاکت پہوڑا سے مار دیا۔ عدالت سشن لاہور سے ملزم کو بجرم ۳۰۲ بجائے حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور کے لئے چیف کورٹ لاہور میں لکھا۔ ملزم کا اصل پیش ہو کر چیف کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ہلاکت کے فعل سے پہلے مسمی بشنہ اس کا اپیلانٹ کی بیوی کے پاس گھر جانا بہت بھاری اور ناگہانی سخت اشتعال پیدا کرتا ہے۔ اس لئے حکم عدالت سشن مترو کر کے تحت دفعہ ۳۰۴ (ضمن ۱) بشمول استثناء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) رُلیا کو پانچ سال قید سخت کیا گیا۔ انڈین کیس جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۰ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۳ء		ہوگا اور یہ سوال نتیجہ ضرر شہادت اکثری پر اتفاق سے کیا جائے گا اور صحیح اصول فعل کا طبعی نتیجہ ہلاکت بمنشاء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) اُس وقت عاید ہوگا جبکہ موت کا درجہ احتمالیت کی روشنی میں اختیار کیا جائے گا۔ ذکر ملزم کے بیان یا قرائن کی روشنی میں قیاس کیا جائے گا۔ اور میرے خیال ناقص کی تائید کریمنل لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۸ لاہور و ۲۲۵ زنگون سنہ ۱۹۰۹ء انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۹۰۰ لاہور و صفحہ ۲۲۵ رنگون سے ہوتی ہے۔

دفعہ ۳۰۰

ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

سے وہ ہلاکت کا باعث ہوگا

احتمال سے وسیع دفعہ ہیں اور اس ضمن میں ارادہ جزو بحرم نہیں ہوتا ہے اور درجہ اغلبیت منحصر نہیں دفعہ ۳۰۰ ضمن ۲ و ۳ و ۴ سے مختلف ہے۔ اور ضرر رسانی بالارادہ واقعہ ایسا نہیں ہوتا ہے کہ انسانی طبایع کے موافق یقیناً ہلاکت کے لئے کافی ہو بلکہ حالات واقعہ و مستعد فعل کا تحت ہلاکت کم درجہ کی اغلبیت سے پیدا ہوتا ہے اور یہ ضمن دفعہ ۹۹۹ ضمن ۲ سے بوجہ عدم موجودگی لفظ نیت خفیف ہے۔ اس لئے ایسے سلسلہ حالات جو ضمن ۳ مسطورہ پر صادق آویں وہ تحت دفعہ ۳۰۰ جملہ آخیر قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں اور جب فعل کی نوعیت سے اغلب نتیجہ موت ہو تو ضمن ۳ مذکور ہوگا۔ اور زیادہ اغلب ہو تو ضمن (۴) دفعہ ۳۰۰ قتلعمد ہوگا اور نہایت اغلب نتیجہ موت کی صورت میں تحت دفعہ ۳۰۰ ضمن ۱ و ۳ قتلعمد ہوگا جسکی تائید انڈین کیس جلد ۷، صفحہ ۲۹۵ و ۲ کلکتہ صفحہ ۹۱۹ میں ہوتی ہے۔ اور یہی امتیاز ضمن ہائے مسطرجسٹس سر چارلس ورکس صاحب بہادر نے تمہیدات انڈین کیس جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ و کریمنل لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۹ میں کیا ہے

مثلاً ملزم و مسمی جگیشر نفی رکھنا کا باہم تکرار ہوا۔ ملزم نے جگیشر کے لات ماری جس سے مضروب کی نرخرہ کی ہیڈ ٹوٹ گئی اور

نیت سے کیا گیا ہو اور وہ ضرر جسمانی طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق لینے عادتاً ہلاکت کرنے کو کافی ہو

تفریق و نشاندہی ضمن ۳ دفعہ ۲۹۹ بالتوضیح علیحدہ طور پر درج کی گئی ہے اور ضمن (۳) دفعہ ۳۰۰ قتلعمد اس وقت ساقط ہوتا ہے جبکہ فعل معمول طبایع انسانی کے خلاف برداشت ہو یا طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق ہلاکت کے لئے کافی ہو۔ جو حالات واقع یا نوعیت فعل پر مشتمل ہے معتبر کیا جاتا ہے اور تعینی نوعیت فعل و انتہائی درجہ اغلبیت سے بعید نتیجہ موت پیدا ہوتا ہے۔

(۱) ملزم نے مضروب کو ۹ ماہ و ایک ماہ قبل از واقعہ لڑائی تھی۔ جسکی وجہ سے باہم رنجش تھی۔ ملزم نے ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو بیچ شام کسی بہانہ اپنے مخالف کے آبادی میں پایا۔ ملزم نے لڑکے میں مضروب کو مارا۔ جس سے مضروب گر گیا۔ کمیشنر نے ملزم کو قید کی سزا دی کہ سب قتل کی نوعیت شنین سے انتہائی درجہ اغلبیت نتیجہ موت واقع ہوا ہے۔ اور ملزم کا فعل طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق ہلاکت کے لئے کافی تھا۔ اس لئے ملزم اپیلانٹ کو حسب عنوان دفعہ ۳۰۰ ضمن ۳ تحت دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے موت دی گئی اور لکھا گیا کہ جب ملزم کے علم سے اغلب وجہ باعث موت ہو تو ضمن ۳ دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور جب بہت زیادہ درجہ اغلبیت فعل سے نتیجہ موت ہو تو ضمن ۲ دفعہ ۳۰۰ قتلعمد تعزیرات ہند

| ضمن ۳ | یا اس علم سے کہ غالباً اس فعل کے کرنے | اس ضمن ۳ دفعہ ۲۹۹ تعزیرات میں جس مناسب الفاظ نیت واحتمال نتیجہ دفعہ ۲۹۹ ضمن ۲ کے الفاظ سے واضح کئے گئے ہیں اور لفظ نیت لفظ علم سے اور لفظ احتمال لفظ | فرق | کہتے ہیں اور یہی قابلیت مواخذہ کی ذمہ داری کا معیار سمجھا گیا ہے۔ اصل کیس رٹ لاہور نے ایک مقدمہ میں دفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) کا ضروری جزو یہ تحریر کیا ہے کہ ملزم کی نیت دیا ضرر پہونچانے کی ہو کہ جس سے ملزم کے علم میں موت کا وقوعہ میں آنا ممکن ہو۔ اگرچہ ملزم کے فعل پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ ملزم اپنے فعل کے قدرتی اور ضروری نتائج کا ارادہ کرتا ہے۔ لیکن تاہم اصولاً ہمیشہ ملزم کے فعل کی نوعیت اور اس کے نتائج سے نیت یا علم قیاس ہوتا ہے اور لفظ مستند دفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) محض اقلیت فعل پر ہی منحصر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیس پر دلالت کرتا ہے۔ یا یوں کہو کہ بروقت صدور فعل ملزم منجملہ نتائج سمجھا ہے کہ اس کا وقوعہ میں آنا ممکن ہے۔ کرنیل لاء جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۹۲۸ء لاہور نڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۱ | موت دینا کو نگ و اوجاگر سنگھ ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ دیر تعزیرات ہند ایک ایک سال سخت کا حکم دے کر بنشاء دفعہ ۳۰۷ صابقہ فوجداری بحالی حکم سزا کے لئے ہائیکورٹ لاہور میں لکھا گیا۔ اس مقدمہ میں محض دیا سنگھ برادر حقیقی مقتول کی شہادت سرواقعہ رویت تھی اور کوئی شہادت (Eye witness) دیگر نہ تھی اور دیگر شہادتے نگرانی ایں سزا کی منحصر بہ بیوت مورث سے اپنے ملزمان و نگرانی ایں ادی سزا منظور نہ کر کے سزائے موت بخلاف ایک شدہ ملزم و ایک [illegible] بخلاف [illegible] کہ [illegible] |
| | | | | | |

اگر فعل کسی شخص کو ضرر پہونچانے کی

اور ایک مقدمہ ہلاکت میں جبکہ مضروب کے چند ضربات جسم پر تھیں اور منجملہ اُن کے ایک ضرب لاٹھی کی تھی جو کہ اس میں اودھ چیفکورٹ سے جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مستغد عدالت سشن کے حکم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند اس علم سے کہ غالباً اس فعل سے ہلاکت کا باعث ہوگا متعلق کرکے ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ضمن (۱) سزا دی ہے۔ اودھ چیفکورٹ کرمنل لاجرنل جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ ۱۹۳۹ء

مسمات بخشش سنگھ و ملکھی سنگھ و بارا سنگھ و دلیپ سنگھ و نگھر سنگھ کی لڑائی مسمی لال سنگھ و ہمراہیوں سے ہوئی تھی ملزمان نے مسمی لال سنگھ کو بضربات لاٹھی مضروب کیا تھا مگر کوئی ضرب کسی اعضائے رئیسہ پر نہیں لگائی گئی تھی۔ محض ایک انگشت کی ہڈی شکستہ ہوئی تھی اور دیگر ضربات خفیف تھیں۔ اور لال سنگھ مضروب بوقت وقوع ملزمان کا مارنا بتلایا تھا جن کے نام مسمی سردار خان نمبردار نے ایک کاغذ پر لکھ لئے تھے اور اس کے بعد لعل سنگھ مضروب فوت ہوگیا تھا۔ اور پولیس مقامی نے تفتیش کرکے جملہ ملزمان کا چالان بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کرکے عدالت

اور معمے کی دیوار کٹ جاوے اور موت واقعہ نہ ہووے اور ملزم کی نیت قتل کی بحث میں رنگون ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کا فعل طبیعت کی عادت معہودہ کے مطابق ہلاکت کے لئے کافی تھا۔ اس لئے ملزم کا فعل بہ نیت ہلاکت کیا جانا تصور کیا جاوے گا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۵ رنگون انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۸۸۴ و کرمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۸۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۹۰۲

(۵) ملزم نے سر میں لاٹھی ماری جس سے مضروب مر گیا تھا اور ملزم کو معمولی طریقہ طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق ناقابل برداشت سمجھا کر رنگون ہائی کورٹ ملزم کو سزائے موت دی گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۱۷ رنگون ۱۹۳۵ء و انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۹۲۶۔

(۶) ایک شخص نے معمولی تنازعہ میں جبکہ مہلوک نے اس پر لاٹھی چلائی تھی جو اس کے جسم پر ضرب لگی تھی تو ملزم نے ایک چاقو جو اس کے پاس تھا لاٹھی مارنے والے کے مارا تھا جس سے نازک حصہ دل پر لگنے سے ہلاکت واقع ہوئی تھی عدالت سشن سے ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری کا فائدہ دے کر بری کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کے اپیل ضابطہ پر رنگون ہائیکورٹ سے چاقو کی ضرب کا

دو پسلیاں بھی ٹوٹ گئیں۔ مضروب ضرب کے بعد بقائمی ہوش خود پہنچ دینے گیا اور اس کے دو گھنٹہ بعد اور موت سے ایک گھنٹہ پیشتر کھانا کر مر گیا۔ اسسیسروں کی رائے جرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند تھی اور پانچ یورپین سول سرجن کی شہادت صفائی ملزم کے حق میں تھی۔ مگر ہائی کورٹ لاہور نے قرار دیا کہ رائے اکسپرٹس مقدمات میں واقعہ متعلقہ ہے لیکن ایسی رائیں قانونی الفاظ کی تسلیم یا توضیح نہیں کر سکتی ہے جبکہ شہادت استغاثہ امر واقعہ بلا واسطہ ہوں اور بحالات مقدمہ ملزم اپنے فعل کے اغلب نتیجہ ہلاکت سے لاعلم نہیں تھا اس لئے حسب منشاء دفعہ ۲۹۹ ضمن ۴ بدفعہ ۳۰۰ ضمن ۲ خفیفہ آخیر ڈیڑھ سال قید سخت اور چار سو روپیہ جرمانہ ملزم کو سزا کیگئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۷۷ ۱۹۲۶ء انڈین کیس جلد ۵۶ صفحہ ۱۶۴ ا۔ کلکتہ صفحہ ۹۸۱ و آل انڈیا رپورٹ لاہور ۱۹۲۶ء صفحہ ۳۱۳۔

اور اس خیال کو ہمیشہ یقینی طور پر اپنے ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ جملہ مقدمات جو بدفعہ ۳۰۰ قتلعمد داخل ہوں وہ خواہ مخواہ بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند داخل ہو جاتے ہیں لیکن وہ جملہ مقدمات جو بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند داخل ہوتے ہوں وہ ضروری طور پر بدفعہ ۳۰۰ قتل عمد داخل نہیں ہوتے ہیں۔

ہوگا اور انتہائے درجہ اغلبیت میں یقیناً نتیجہ موت واقع ہوگا ضمن ۴ و ۳ دفعہ ۳۰۰ قتلعمد تعزیرات ہند ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۹۱۹ ۱۹۲۳ء رنگون۔

(۲) ایک شخص نے لڑائی میں ایک شخص کی پیشانی پر چھرا مارا جس سے مضروب مر گیا ہائیکورٹ لاہور نے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) ملزم قتل عمد قرار دے کر سزائے پھانسی دی گئی کرمنل لاجرنل جلد ۱۰۱ صفحہ ۷۹ و ۸۰ جنوری ۱۹۳۰ء و انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۲۷۴ فیصلہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۹ء۔

(۳) مسمی ناتھو و رشیم جان زوجہ فقیر محمدؐ سے آشنائی تھی۔ مسمی فقیر محمدؐ نے اپنی زوجہ کو روکا۔ مگر وہ باز نہ آئی۔ فقیر محمدؐ نے رشیم جان کو مارا اور اس کے والدین کے بھیجدیا۔ وہاں سے ۳ ماہ بعد آگئی ناتھو فقیر محمدؐ ریلوے ورک شاپ راولپنڈی میں ملازم تھے۔ ایک روز ہر دو ڈیوٹی آ رہے تھے کہ مسمی ناتھو نے ایک چاقو مسمی فقیر یا کے معدہ میں مارا جس سے فقیر محمدؐ کے معدہ کی آنت کٹ گئی اور وہ مر گیا۔ عدالت ہائیکورٹ لاہور سے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) مسمی ناتھو کو سزا پھانسی دی گئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۲۶۸ و کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۹ ۱۹۲۸ء لاہور

(۴) جبکہ ایک شخص دوسرے شخص کے معدے میں چھرا مارے

دفعہ ۳۰۰

۹۹۰

ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

۱۔ جو کسی مرد یا عورت کو کسی ناجائز مقصد کے لیے یا ایسی حالت میں جس میں یہ محتمل ہو کہ وہ شخص ناجائز مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا، خریدتا ہے،	خریدنا برائے مشغولی	سات برس تک اور جرمانہ کی سزا کا	ناقابل
۲۔ جو کسی مرد یا عورت کو کسی ناجائز مقصد کے لیے یا ایسی حالت میں جس میں یہ محتمل ہو کہ وہ شخص ناجائز مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا، بیچتا ہے،	بیچنا برائے مشغولی		
۳۔ جو کسی مرد یا عورت کو کسی ناجائز مقصد کے لیے یا ایسی حالت میں جس میں یہ محتمل ہو کہ وہ شخص ناجائز مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا، کسی جگہ سے لے جاتا ہے،	لے جانا برائے مشغولی		
۴۔ جو کسی مرد یا عورت کو کسی ناجائز مقصد کے لیے یا ایسی حالت میں جس میں یہ محتمل ہو کہ وہ شخص ناجائز مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا، وصول کرتا ہے،	وصول کرنا برائے مشغولی		

۳۰۱۔ جو کوئی کسی ایسے شخص کو جو کہ نابالغ ہو، یا جو کہ ایسا شخص ہو جس کے بارے میں یہ محتمل ہو کہ وہ نابالغ ہے، کسی ایسے شخص کے قبضہ سے جو کہ ایسے نابالغ کا قانونی محافظ ہو، بغیر ایسے محافظ کی رضامندی کے لے جاتا ہے یا بہکا کر لے جاتا ہے یا لے جانے کا سبب ہوتا ہے، یا کسی ایسے شخص کو جو کہ پاگل ہو، یا جو کہ ایسا شخص ہو جس کے بارے میں یہ محتمل ہو کہ وہ پاگل ہے، کسی ایسے شخص کے قبضہ سے جو کہ ایسے پاگل کا قانونی محافظ ہو، بغیر ایسے محافظ کی رضامندی کے لے جاتا ہے یا بہکا کر لے جاتا ہے یا لے جانے کا سبب ہوتا ہے، وہ کسی ایسے نابالغ یا پاگل کو کسی ناجائز مقصد کے لیے لے جانے کا یا بہکا کر لے جانے کا سبب ہوا ہے یا نہیں، اس کو سات برس تک کی میعاد کی قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی ذمہ دار ہوگا۔

۱۔ جو کسی نابالغ یا پاگل کو کسی ناجائز مقصد کے لیے اس کے قانونی محافظ کی رضامندی کے بغیر لے جاتا ہے یا بہکا کر لے جاتا ہے،	نابالغ یا پاگل کو بغیر رضامندی محافظ کے لے جانا	سات برس تک اور جرمانہ کی سزا کا	ناقابل
۲۔ جو کسی نابالغ یا پاگل کو کسی ناجائز مقصد کے لیے اس کے قانونی محافظ کی رضامندی کے بغیر لے جانے کا سبب ہوتا ہے،	نابالغ یا پاگل کو بغیر رضامندی محافظ کے لے جانے کا سبب ہونا		

		محمد یٹ درجہ اوّل میں پیش کر دیا تھا۔ اور بعد معزولی مہلوک سمیان ہار و سنگھ و گھر سنگھ ملزمان مفرور ہو گئے تھے اور مسمیان بخشیش سنگھ و ملکھی سنگھ و دیپ سنگھ و دیگر ملزمان کی نسبت بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد گی بعدالت سشن کیگئی تھی اور عدالت سشن سے ملزمان کی نسبت زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم حبس دوام بعبور دریائے شور کا دیا جا کر کاغذات متعلقہ بمقدمہ ہائے دفعہ ۳۰۷ ضابطہ فوجداری لاہور ہائیکورٹ میں پیش کئے گئے تھے۔ اور اپیل ملزمان بہ پیروی ایڈوکیٹ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر مخالف گورنمنٹ ایڈوکیٹ و پیروکاران ملزمان بحث قانونی سماعت ہو کر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) کہ ضربات مہلوک طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق ہلاکت کے لئے کافی تھیں متعلق نہیں ہوتا ہے واقعہ و حالات مقدمہ کی نقد ادضربات بے رحمانہ نوعیت ضربات سے قیاس کرنا چاہیئے کہ ملزم جانتے تھے کہ اغلباً ہلاکت کا احتمال ہوگا۔ اور اس لئے بمقتضائے دفعہ ۳۰۴ ضمن اوّل مضروب کی ہلاک (Shock) کا نتیجہ ہے۔ ملزمان قابل پاداش ہیں۔ چنانچہ تبدیل جرم و			غازک حصہ جسمانی پر مارنے سے طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق ہلاکت کے لئے کافی تصور کر کے بمنظوری اپیل بجرم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۵۹ رنگون ۱۹۳۹ء و انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۴۱۳ ۱۹۳۹ء و کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۴۹ رنگون ۱۹۳۹ء و انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۹۸ ۱۹۳۹ء (۷) ہلاک ملزم نے ایک شخص کے ۲۸ ضربات جسم پر ماریں اور منجملہ ۲۸ کے ۱۲ ضربات بازوؤں اور ٹانگوں پر تین جن سے ہڈیاں ٹوٹ گئیں تھیں عدالت سشن سے بفضن (۲) دفعہ ۳۰۰ زیر تعزیرات ہند عمل کیا گیا تھا۔ مگر فعل میں وہ ۲۸ ضربات لاکر ثابت نہ تھے اور ایک دانت بھی ضربات سے مضروب کا ٹوٹا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ مجموعہ ضربات طبعاً ہلاکت کے لئے کافی تھیں اور انسانی جسم کے ناقابل برداشت تھیں اس لئے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم عدالت سشن سے برقرار قائم رکھا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۴۱۱ لاہور لاہور ۱۹۳۹ء انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۹۲ ۱۹۳۹ء
		ضمن (۳)	الف) شخص جو اس وقت	دفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) قصد اس وقت متعلق ہوتا ہے جبکہ دیگر ضمنہائے دفعہ ۳۰۰ قصد یہ سے کوئی ضمن متعلق واقعہ	

دانستہ کسی شخص کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے اور ایسی کوشش سے کوئی شخص اس مقدمہ میں موجب قتل نہیں ہے (C) انسانی غلطی کی کتابت سہوی کی کوشش سے کرے اور ایسی کوشش سے کوئی شخص ہلاک ہو جائے تو کوشش کرنے والا شخص اس مقدمہ میں موجب قتل ہے (d) اور اس دفعہ کے مقاصد کے لئے یہ امر کہ کوشش کرنے والا شخص اس کام کو اپنی ذات سے یا کسی آلہ کی مدد سے کرے کوئی فرق نہیں پیدا کرتا۔

نظیر

انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۶۹ و ۱۷ و ۱ - کلکتہ صفحہ ۷۱۲ -

انبار کی جا سکتا ہے اور اعلیٰ قسم رات درجہ اخلاقیت اگر فعل کی نوعیت سے نتیجہ بیشتر اعلیٰ طور پر نہایت اغلب ہو تو یہ صورت مستثنیٰ نہیں (۳) دفعہ ۳۰۰ قصور بات سہو نتیجہ دفعہ ۳۰۲ ہو جائے گی - اس لئے صورت میں ملزم کی طاقت اور شخصیت اصلی یا بھیجا یا جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ واقعہ سے اختصاص کیا جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ لاہور جلد ۴۰ صفحہ ۷۲۵ رنگون سنہ ۱۹۳۹ء انڈین کیسز جلد ۱۸۲ صفحہ ۱۹۵ میں یا بمبئی ہائی کورٹ سے ایک مقدمہ جس دفعہ ۳۰۲ قصور بیانات سہو میں دفعات ۲۹۹، ۳۰۰ قصور بیانات سہو میں بیان کرتے ہوئے جلد ۱۸ رنگون صفحہ ۱۸۲ و ۱۹۰ و ۱۹۱ روپرٹ ۱۹۴۰ء رنگون صفحہ ۴۴۲ تحریر کیا ہے کہ دفعہ ۲۹۹ و دفعہ ۳۰۰ قصور بیانات سہو میں یہ ایک جزو قتل عمد ہے کہ ہر قتل عمد قتل سہو نہیں ہے بلکہ قتل کا اس قسم کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ قتل کا اس قسم کا ہونا ضروری ہے کہ جس سے کیا جانا کہ اغلباً ہلاکت کا احتمال ہو قتل انسان شخص اشرار ہوگا - اور اگر یہ علم تمام اغلبات سے باعث موت ہوگا ایسا مذکور ہے کہ اغلبی نہیں ہے یقینی ہونا ضروری ہے قتل انسان سے تعلق رکھتا ہے -

دفعہ ۳۰۰

خطرہ پیدا کرنا محض بلاوجہ ہو

سمجھنا چاہیئے کہ اس کے فعل سے ہلاکت کا احتمال تھا گو اس کا کسی مخاطب شخص کا ہلاک کرنا پیش نظر نہ تھا ایسے مقدمات بدفعہ ۳۰۴ (الف) مطلق حاوی نہیں ہوتے ہیں اور بدفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند ذمہ داری ہلاکت اس شخص پر بھی عاید کیگئی ہے کہ جو شخص دوسرے شخص کو ہلاک کر دیوے اور ملزم نقب زنی اسلحہ گنڈاسہ اپنے گرفتار کرنے کی حفاظت میں لے گیا تھا۔ جس کو ہائیکورٹ لاہور سے زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن نمبر ۳ تعزیرات ہند میں سزا دیگئی تھی۔ پنجاب ہائیکورٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۱۱ء اور ایک مقدمہ کرمینل لاجرنل جلد صفحہ ۱۲، سنہ ۱۹۳۹ء و ۳۸ کرمینل لاجرنل سنہ ۱۹۳۷ء و جلد ۴۰ صفحہ ۳۱۴ سنہ ۱۹۳۹ء میں تفصیل کے ساتھ تفریق جرائم دفعہ ۲۹۹ و ۳۰۰ و استثناء دفعہ ۳۰۰ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور جب ضرر جسمانی سے ہلاکت کا احتمال ہو یا بایں علم کہ غالباً اس فعل سے ہلاکت محتمل ہو تو قانونی نقطۂ نظر سے الفاظ علم و اغلبیت ہر دو الفاظ بمقابلہ ضمن دوم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۹ ضمن ۳ تعزیرات ہند میں موجود ہیں جس میں احتمال شامل ہے۔ جس صورت کو واقعہ کے لحاظ سے بآسانی

یہی ضمن ہے اور یہ نہایت نامناسب ہے کہ اس کو وہاں لگایا جاوے جہاں یہ متعلق نہ ہو سکے۔

میرے خیال میں بملحوظی الفاظ قانونی دیگر ضمنہائے دفعہ ۳۰۰ قتل عمد اس ضمن (۴) مذکورہ کا منشا یہی ہے جو بصراحت سمجھ درج کیا گیا ہے کیونکہ قانون ہمیشہ واقعات مقدمہ کے لحاظ سے متعلق کیا جاتا ہے اور بعض مابعد فیصلہ جات میرا اس امر پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ مثلاً مسمی ہراری و امراؤ ملزم میں بسلسلہ ہنگامہ گانی گلوج ہوئی جس پر امراؤ ملزم نے ہراری کے لاٹھی ماری جو اس کے سر پر لگی اور ہراری کی کھوپری ٹوٹ گئی اور تھوڑی دیر بعد مضروب مر گیا۔ سشن جج نے ملزم کو بلحاظ نوعیت فعل بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند دس سال قید سخت کا حکم دیا اور ہائیکورٹ الہ آباد میں نگرانی ایزادی سزا پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دوران گانی گلوج میں ملزم نے بغیر نیت ہلاکت ایک معمولی لاٹھی مضروب کے سر پر مارتے وقت جان لیا تھا کہ فعل بہ نیت منظر ہلاکت ہے جو بہ اغلبات ہلاکت کا باعث ہوا ہے تو کا ارتکاب بلاوجہ کیا گیا ہے۔ اس لئے بمنشاء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) تعزیرات ہند تبدیل سی (c) ملزم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۵۳ سنہ ۱۹۱۳ء

دفعہ ۳۰۰ ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

۹۹۴

ادنیٰ مستقل دستیاب نہ ہو سکتی۔ دیکھو شہزادہ بلدیم کو پھانسی ہو چکی تھی لیکن وہ شخص جسکو مقتول سمجھا گیا تھا کچھ عرصہ کے بعد سفر کی طرف سے زندہ واپس آگیا تھا۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ جملہ واقعات نفس قتل کو ثابت کیا جاکر حکم دیا جاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) ایک مقدمہ میں ایک عورت کی آشنائی ایک شخص سے ہو گئی یا اس شخص نے اپنے شوہر کو شب کے وقت میں ملاکر اس کو بیہوش یا جس سے خود بھی کھایا اور شوہر کو بھی دیا تھا اور ایک شخص کہ جو والا گیا تھا اس کو [illegible] سے بچانے کی [illegible] کیس [illegible] صفحہ [illegible] یعنی [illegible] صفحہ [illegible]

(۲) دفعہ ۳۰۰ تعزیرات [illegible] ایک شخص دوسرے شخص کو بیت ہلاکت کوئی ایسی [illegible] ہے [illegible] اس شخص جس کے دوسرا شخص اس فعل سے ہلاک ہو جاوے [illegible] وہ شخص جس نے فعل کیا ہے شخص کی ہلاکت کا [illegible] ہے [illegible] شخص کی ہلاکت کا ذمہ دار ہوتا ہے دفعہ ۳۰۰ تعزیرات [illegible] کامیابی میں ناکامیابی میں [illegible] جاوے [illegible] ظاہر ہوگا کہ الف پر اگر بندوق کی [illegible] کرنے کی نیت سے گولی چلائی ہے [illegible] کو مقتول کر دے یا ہلاک کر دے تو وہ جرم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات [illegible] ہوگا۔ مذید تعمیر جلد ۱۵ صفحہ ۶۴۸ پشاور [illegible] ۱۹۲۲ء ترمیم کمیشنر [illegible] ۱۹۲۳ء پشاور [illegible] اس دفعہ پشاور ریونیو بورڈ [illegible] کی [illegible] کرنے تحت دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند کے جرم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند کو ساتھ سال قید سخت کی سزا دی ہے لیکن میرے خیال میں بلحاظ الفاظ قانونی دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند و دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند بدیہی طور پر امتیاز شدہ ہیں دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند میں جس صورت واقعی کے لئے وضع کیا گیا ہے وہ تمام دفعات تعزیرات ہند سے کسی ایک دفعہ میں بھی صورت مشابہ دفعہ منظور نہیں ہے۔ اس میں وہ خاص صورت قابل سزا قرار دی گئی ہے جس کی نیت بطور شرح دفعہ ہذا شروع میں درج کیگئی ہے اور دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند اقسام قتل کے متعلق ہے۔ اور فیصلہ

جس شخص کو ہلاک کرنے مقصود تھا اس کے سوا کسی اور کو ہلاک کرنے قتل انسان مستلزم سزا ہوگا

دفعہ ۳۰۱ - اگر کوئی شخص ایسا امر کرنے سے جس سے اس کی نیت ہو یا جس سے اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ وہ ہلاکت کا باعث ہوگا کسی ایسے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو کر قتل انسان مستلزم سزا کا ارتکاب کرے جس کی ہلاکت کے باعث ہونے کی نہ تو اس نے نیت کی نہ اس امر کا احتمال اس کے علم میں تھا کہ وہ اس کی ہلاکت کا باعث ہوگا تو یہ قتل انسان مستلزم سزا اس نوع کا ہوگا جس کا ارتکاب اس حال میں ہوتا جبکہ مجرم اس شخص کی ہلاکت کا باعث ہوتا جس کی ہلاکت اس کی نیت میں تھی یا اس امر کا احتمال اس کے علم میں تھا کہ وہ اس کی ہلاکت کا باعث ہوگی۔

ابتدائی ضابطہ

ابتدائی ضابطہ کے جو نوٹیفکیشن نمبر ۱۵۰۰ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۱ء کے ذریعہ ۱ اپریل ۱۹۶۱ء سے نافذ ہوا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا اس اصول پر وضع کیا گیا ہے کہ جب کوئی فعل یا ترک فعل جرم ہو تو اس سے کہ مرتکب فعل کی نیت کیا تھی یا فعل کے نتائج میں آتا ہے ہر شخص کسی طرح سے ذمہ دار قرار دیا جائے گا جیسا کہ وہ فعل اسی نیت یا علم کے مطابق وقوع میں آتا اور وہ شخص ہذا یہ ذمہ داری قانون اتفاق کے مطابق قابل مواخذہ قرار دیتی ہے۔ مثلاً شخص بہ نیت ہلاکت کسی زید پر فائر کرتا ہے۔ لیکن غلطی سے بجائے زید کے۔ بکر کو لگ کر ہلاکت واقعہ ہو جاتی ہے تو الف ویسا ہی ذمہ دار ہوگا جیسا کہ بصورت ہلاکت زید تھا جس واقعہ جرم ہوتا۔ اور اس صورت میں جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات سزا دیا گیا ہے بلکہ سزا ہے۔ یہ قتل ترکیب دفعہ ۳۰۰ تعزیرات مذکور جب سزا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ صورت واقعہ زیر دفعہ ۳۰۰ تعزیرات مذکور کی مستثنیات دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند نہ آوے۔ کیونکہ اگر حالت استثنا طبع جائے زید کے بکر غلطی سے ہلاک ہو جائے تو بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند تا بل سزا ہوگا۔

اور تکمیل جرم کے لئے اجزائے قانونی ثبوت طلب ایسے ثابت کئے جاویں کہ جن سے مار ڈالنے کی نیت اور واقعات متعلقہ کی موجودگی ثابت ہو جاوے۔ اور عموماً مقدمات قتل میں جملہ امور مطلوبہ ثابت کئے جاویں اور ولیل صاحب نے بسلسلہ مقدمات کرون مولفہ ولیل صاحب جلد ۲ صفحہ ۹۰ میں ایک واقعہ کا تذکرہ کیا ہے جہاں ایک شخص کو دوسرے شخص کے قتل عمد میں سزائے موت دی گئی تھی

فلاح و بہبودی مقدم رکھی گئی ہے۔ اور اسی اصول کے مطابق گورنمنٹ دنیا دی نے بھی بہ تحفظ انسانی ان کو خودکشی یا ضرر شدید پہونچانے یا اٹھانیکو امتناع قانونی کیگئی ہے۔ کہ جو شخص خودکشی کا اقدام یا اس میں اعانت یا اپنے آپ کو ضرر شدید پہونچائے گا یا اس میں اعانت حاصل کرے گا وہ مستوجب سخت سزا قرار دیا گیا ہے اور اسی سلسلہ حفاظت کے لئے مختلف آئین و قوانین دنیا کی آسایش و تحفظ حقوق جاری کرنے کے لئے وضع کئے ہیں تاکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے حقوق کی حفاظت اور ایک دوسرے کے آرام و آسایش میں ممد و معاون رہکر بامن و امان بسہولیت آزادانہ زندگی بسر کرتا رہے لیکن بایں ہمہ جو شخص ایک معمولی دنیاوی رنجش و مخالفت باہمی کی وجہ سے دوسرے انسانکو ہلاک کردیتا ہے تو ایسے کج فہم خودرو انسان کے لئے سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور اس لئے مقرر کیگئی ہے کہ ایسے بدطینت و بدکردار و بد اعمال انسان ایسی آزاد و نیک اعمال سوسائٹی میں رہنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ ایسے کو تاہ اندیش و بدبخت کو دائماً و ابداً نیک سوسائٹی سے جدا کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کسی رنجش یا مخالفت کی وجہ سے اپنے تجنیس بھائی کو ہلاک نہ کرے ورنہ وہ خود بھی ہمیشہ کے لئے دین و دنیا ہر دو سے محروم رہکر جہنم واصل رہے گا۔ بہرحال انسان کے لئے ایک دوسرے کیساتھ ہمدردی سے پیش آنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ بقول ایک صاحب کے دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھیں کروبیاں

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور قابل اجراے وارنٹ و نا قابل ضمانت و نا قابل راضی نامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت ہے

شرح

دفعہ ہذا بامتیاز دفعہ ہذا و دفعات ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۴ تحت دفعہ ۲۹۹ و ۳۰۰ و بذریعہ نقشہ بہ تفریق الفاظ قانونی بحوالہ رولنگز آف ہائیکورٹس کیجا چکی ہے

اجزاے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا باعث ہلاکت انسان ہونا۔ (۲) ملزم کے فعل سے بالارادہ ہلاکت کا ہونا (۳) یا ملزم کا یہ نیت ایسے ضرر جسمانی پہونچانے کے فعل کرنا جس سے ہلاکت کا واقع ہونا ممکن ہو (۴) ملزم کا فعل جو بہ نیت ضرر پہونچانے کے کیا گیا ہو وہ فعل طبیعت انسانی کی عادت معہودہ کے موافق یعنے طبعاً ہلاکت کے لئے کافی تھا (۵) ملزم نے جان بوجھ کر ایسا سخت خطرناک فعل کیا جس سے ہلاکت بہ نیت اغلب ہو یا ایسا ضرر جسمانی پہونچے

پشاور میں ایک شخص قتل کیا گیا ہے نہ کہ مرتکب جرم کا اصل مقصد ہلاکت ناکامیاب رہا ہے بلکہ کامیاب ہوا ہے۔ اس لئے باصول السنا دجرایم واصل غایت وضع دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا تھا جیسے کہ کرنیل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۷ رنگون ہائیکورٹ میں ایک شخص نے بجائے ایک خاص شخص کے قتل کرنے کے غلطی سے اس کے باپ کو قتل کرنے پر ملزم کو جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور میں سزایاب کیا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ (۳) سمات جوانی کی آشنائی مسمی بودہ سے تھی۔ اس نے سمات مذکور کو سر لاکر دیا کہ اپنے شوہر کو کھلا دے۔ چنانچہ حلوا تیار کر کے سمیان مدایا و شوہر سمات و تین دیگر اشخاص کو کھلایا گیا۔ مسمی مدایا حلوا کھا کر مر گیا مگر دیگر اشخاص و شوہر سمات سخت تکلیف اٹھا کر بچ گئے۔ سمات کا منشا زہر دینے سے اپنے شوہر کی ہلاکت کا تھا۔ مدایا کی ہلاکت کا نہ تھا تجویز کیا گیا کہ سمات مدائیا جرم قتل عمد کی مجرم ہے۔ باوجودیکہ مسمی مدایا کے قتل کرنے کی نیت نہ تھی۔ ۱۵۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۱۳ و انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۳ و کرنیل لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۵۰۵ (۴) سمات برکتی زوجہ صوبا کرسچن مسمی لبھو کے گھر جہاں مسئولہ کا گانا ہو رہا تھا گئی ہوئی تھی۔ مسمی صوبا بتین دفعہ وقتاً فوقتاً سمات برکتی کو بلانے گیا کہ گھر چلے مگر وہ یہ کہتی رہی کہ تھوڑی دیر کو آوں گی۔ بالآخر تیسری دفعہ صوبا نے برکتی کے ایک ضرب ٹانگ ماری جو بجائے برکتی کے لگنے کے سمات فینی جو برکتی کے پاس بیٹھی تھی لگی بیہوش ہو گئی جو ہسپتال میں جا کر مر گئی عدالت ہائیکورٹ لاہور نے منشائے دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند اور دفعہ ۳۰۲ حبس دوام بعبور دریائے شور کا سزایاب ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۷۶۸ و کرنیل لاجرنل جلد

قتل عمد

دفعہ ۳۰۲۔ جو کوئی شخص قتل عمد کا مرتکب ہو اس کو سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اصول

یہ امر جملہ کتب مقدس الہامی میں مسلمہ ہے کہ تمام مخلوقات رب العالمین میں سے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ وہ جنس اعلےٰ ہستی انسانی ہے کہ ان میں بعض ایسی پاک ذوی الاقتدار برگزیدہ ہستیاں گذری ہیں جن کو اوتار اور رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔ اور جس قدر رشی و پیغمبر مختلف طبقات انسانوں کے لئے وقتاً فوقتاً مبعوث ہو کر ہدایات قانونی واجب التعمیل لاتے رہے ہیں۔ ان قانون وضائع میں مجموعتاً انسانوں کی

جو غالباً باعثِ ہلاکت ہو۔ اور اس فعل کے ارتکاب میں خطرہ ہلاکت، یا خطرہ ضرر مفرط کا پیدا ہونا محض بلا وجہ ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بتاریخ فلاں بمقام فلاں شخص کو اتفاقاً بمنشا بیماری یا بیپرواہی کی صورت میں درج کیجاوے) ہلاک کیا۔ جو جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سیشن (یا ہائیکورٹ) ہے۔ اس لئے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز مجرم مذکور عدالت سیشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) مسمیان مولا سنگھ و بل سنگھ مع دیگر ہمراہیان چھیوں سے ملح ہو کر دولا سنگھ کے قتل کے لئے اس احاطہ میں جہاں وہ سویا پڑا تھا گئے۔ مسمیان مولا سنگھ و بل سنگھ نے احاطہ مکان کے اندر داخل ہو کر مسمی مولا سنگھ نے دولا سنگھ کے سر میں چھری ماری جس سے مرگیا۔ مجسٹریٹ کے ختم ہونے کے بعد ملزمان بدفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات سپرد سیشن کئے گئے۔ عدالت سیشن سے بحوالہ مقدمہ امیر ابراہیم کلاب وغیرہ مشتہرہ انڈین لا رپورٹ ۳۰ الہ آباد صفحہ ۸۰ جس میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ مابین فریقین محاربہ کی صورت ہوئی اور تین شخصوں نے مسمی ہردیال پر حملہ کیا۔ ایک جانب تین اشخاص اور دوسری جانب دو اشخاص تھے۔ بادی مدعا لطائی تھی۔ (۱) یہ قرار پایا تھا کہ سر شمار ان ایک ہی قسم کے ہتھیار سے مسلح تھے اور ان سب نے ہردیال پر حملہ کیا تھا اور ہر ایک کی مشترک غرض تھی کہ ممکن ہے کہ یہ ارادہ مشترک باعث ہلاکت ہوتے ہوئے ہو۔ مگر سب نے بنا ارادہ پورا کرنے میں مہلک آلات سے کام لیا۔ (۲) انکی نسبت یہ خیال کرنا لازم ہے کہ یہ جانتے تھے کہ یہ باعث ہلاکت ہوں گے۔ اور (۳) ہر امتہ کنگ انڈین لا رپورٹ ۱۴ کلکتہ صفحہ ۷۰۰ میں صاحب سیشن جج نے بدفعہ ۳۰۲ جس میں ملزم نے ایک شخص سنتوش کو بوقت انسپکٹر کو ہلاک کیا تھا۔ اور دیگر ہمراہی نے مجرم ہلاکت کرنے میں اقدام کیا تھا۔ اور ۳۰۲ و ۱۱۴ بنائے دفعہ ۳۰۲ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ذمہ دار قرار دیئے تھے۔ یہ ہر دو ملزمان مسمیان مولا سنگھ و سنگھ بنائے دفعہ ۳۴ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سزائے موت صادر کیا اور بجائے حکم سزا کے لئے کاغذات چیف کورٹ لاہور میں پیش کئے گئے اور ملزمان کی جانب سے اپیل پیش ہوئی